مشیر عالم ڈائرکٹری

(مؤلفہ)

صمصام شیرازی

مؤلف مشیر عالم ڈائرکٹری و یادگار سلور جوبلی و چہاردہ سلام حضور نظام و باغ دکھنا
ومصنف گلدستۂ شیراز، دفتر عثمانی، نذر قاسم، نذر حجت، ششل مراثی، تازیانۂ عبرت
دفتر راہ نجات، شبیہ غم، شہید غم، فیشن کی کہانی فیشن ایبل کی زبانی وغیرہ

قیمت پانچ روپیہ (صہ/) (جملہ حقوق محفوظ) علاوہ محصول ڈاک

ادارہ مشیر عالم ڈائرکٹری

معزز پبلک کی خدمت میں اپنا ساتواں کارنامہ پیش کرنے کی عزت حاصل کر رہا ہے اس کے ملاحظہ سے خود روشن ہو جائے گا کہ ادارہ کی یہ پیش کش سنین ماضیہ کی پیش کشوں سے کہیں زیادہ وزنی اور شاندار ہے۔ ادارہ نے جو محنت و مشقت اس کی اشاعت میں اٹھائی ہے اس کے اظہار کی چنداں ضرورت نہیں۔

ادارہ اس بات کی کوشش کر رہا ہے کہ ایک سال کی ڈائرکٹری دوسرے سال کی ڈائرکٹری سے زیادہ وزنی مفید و کارآمد اور شاندار شائع ہوا کرے آج تک ایسی شاندار ڈائرکٹری اردو زبان میں ہندوستان کے کسی مقام سے شائع نہیں ہوئی۔ اُمید کہ اہل ملک اور زبان اردو کے خیرخواہ اس اردو واحد ڈائرکٹری کو یورپی ڈائرکٹریوں کے مماثل بنانے کے لئے اس کو بنظر قدردانی ملاحظہ فرمائیں گے۔

کاغذ کی گرانی، ضخامت اور تصاویر کی زیادتی، کثیر مواد کی فراہمی کے باوجود ڈائرکٹری کی قیمت میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔ البتہ بعض امراء کے گراں قدر مشورہ کی بناء پر اس کی سائز بجائے کراؤن کے ڈیمی کر دی گئی۔

صمصام شیرازی
(سیدالاخبار زادہ)

یکم آذر ۱۳۴۹ ف

الیس اللہ بصیر بالعباد

حیدرآباد دکن

بملاحظہ انور گرامی گوہر عالیجناب منیجر کارخانہ عینک سازی برقی متصل عثمان گنج

ڈاکٹر ایچ ایم سلطان ابیدین صاحب زید مجدکم

خوب اطفال کی حکایت ہے — کیا بلاغت ہے کیا فصاحت ہے

پانچ لڑکوں میں کل تھی یوں تکرار — کون سی شے ہے جس میں راحت ہے

سن کے پہلے نے اس طرح سے کہا — سب سے بڑھکر جہاں میں دولت ہے

دوسرے نے کہا کہ عالم میں — قابل قدر علم و حکمت ہے

تیسرا طفل یوں ہوا گویا — سب میں معقول نیک خصلت ہے

سن کے چوتھے نے یوں جواب دیا — خوب دنیا میں حسن صورت ہے

پانچویں نے کہا یہ نخوت سے — سب سے بہتر فقط حکومت ہے

ان سے میں نے کہا یہ سب بے سود — زائل انساں کی جب بصارت ہے

آنکھ اللہ کی وہ نعمت ہے — (مطلع) گر نہ یہ ہو تو پھر قیامت ہے

ڈاکٹر ایچ۔ ایم۔ سلطاں کی — آج سارے جہاں میں شہرت ہے

یہ مبصر ہیں اور عینک ساز — جن کی مداح سب ریاست ہے

قدرداں ان کے بادشاہ و وزیر — کل امیروں میں قدر و عزت ہے

دور ہو جائے ان کی عینک سے — جس قدر آنکھ کی شکایت ہے

آپ [illegible] ہوگی — قلت ارزاں گراں "حکمت" ہے

عمدہ عینک ہو اور پھر ارزاں — سن کے یہ بات سب کو حیرت ہے

زائد و کم کا کچھ حساب نہیں — یہاں منظور جب رعایت ہے

بسر و چشم لائیے تشریف — کہئے کس چشمہ کی ضرورت ہے

ان کا احسان سب کی آنکھوں پر — چشم مردم رہین منت ہے

کون ہے احتیاط سے خالی — ہر بشر کے لئے ضرورت ہے

[illegible] — خوب موقع ہے [illegible]

کون سی چیز کی کمی ہے عزیز — میر محمد [illegible] جب سلامت ہے

موٹر کا جملہ سامان ٹیر ٹیوب بہترین
و انگلش بیاٹریوں کے ملنے کا
(مرکز)
یوسف برادرس
سدی عنبر بازار
حیدرآباد دکن

شہریار دکن

فخر سلاطین زمن شاہنشاہ اقلیم سخن سلطان ابن سلطان خاقان ابن خاقان

اعلحضرت اقدس واعلی، قدر قدرت، سکندر شوکت، دارا حشمت، فریدون مرتبت

ہز اگزالٹیڈ ہائینس نواب سر میر عثمان علی خان بہادر سلطان العلوم مظفر الملک والممالک

آصف جاہ سابع فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک سپہ سالار جی۔سی۔ایس

آئی، جی۔بی۔ای خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

کلام الملوک ملوک الکلام

خاصه سخن، سخن ملوک است که حکیمان گفته اند که کلام الملوک ملوک الکلام
ه پند و نصیحت ملوک را شنیدن دیدهٔ دل را روشن کند که سرمه و توتیای
شم خرد حکمت است پس سخن ایشان را بچشم دل باید شنید و اعتماد باید کرد۔

اقل السادات صمصام شیرازی
مدیر ادارهٔ نشر عالم دائرکتری
اندرون دروازهٔ چادرگهات
حیدرآباد (دکن)
هندوستان

کلام الملوک ملوک الکلام

کلام فیض التیام بلاغت حیات نظام اعلیحضرت سلطان العلوم خسرو دکن و برار خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

دل بسملم بہ سینہ ز تیغ نگاہ کیست | روزم چو شب سیاہ ز زلف سیاہ کیست

نالیدن و بخاک طپیدن گناہ من | آتش زدن بخرمن جانم گناہ کیست

این ہا کہ زیب صحن گلستان ہمی شدہ | بر لالہ و صنوبر و نسرین نگاہ کیست

بلبل چرا تو نالہ و ماتم کنی - بگو | بر باد گشتہ گلشن و صحرا ز آہ کیست

باشد ترا خبر نہ از آن نرگس چمن | کحل البصر بہ دیدہ من گرد راہ کیست

حقا بجز حمایت و تائید غیبیم | ہر ساعتی مپرس کہ حفظ و پناہ کیست

عثمان منم یکی ز سگان در نبی

آثار تخت و تاج ندانم ز جاہ کیست

این جمله کائنات بجان خیرخواه کیست

برتر ز ماه و مهرِ فلک عزّ و جاه کیست
افزون ز نجم و قطرهٔ باران لشکر سپاه کیست

ای دل بگو که جان من اندر پناه کیست
عثمان شهریارِ دکن خلد اللہ ملکه پادشاه کیست

جز ذاتِ ذوالجلال و رسولش بهم انبیا بلیست ۴
افزون ز بارگاهِ شہم بارگاه کیست

شاهِ فرنگ را که وفادار یار هست
با این شکوه و وقر و علی پایگاه کیست

گردن دلِ خلائق عالم بسجده صید
جز پادشاهِ ملکِ دکن سیم و را کیست

از قاف تا به قاف ببین لطف و جود او
این جمله کائنات بحفظ و پناه کیست

صمصام جز شهنشهٔ عثمانِ خلد اللہ ملکه دین پناه
این جمله کائنات بجان خیرخواه کیست

شہزادہ والاشان کرنل نواب معظم جاہ بہادر
برادر ولیعہد دکن

نو رتن ... کی

پکی موڑ پر بیٹھے اور عالم کے

کبھی موڑ چھوڑ کر اور ہال کرنے میں پائیں

بس کہی اور سے ایک ساتھ لکھا جا دکھاتے کہ موڑ چھوڑنے کی

صورت ہی ہمیں ایک وقت میں ایک سلسلہ ...

دو ویک چھپی

الف

الف

ابوالحسن صاحب (مولوی سید ...... رضوی) آپ حیدرآباد فرخندہ بنیاد کے ایک ممتاز حکام سے ہیں ۱۶ آذر ۱۲۹۶ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے اردو، فارسی عربی اور انگریزی میں اعلیٰ درجہ کی قابلیت رکھتے ہیں۔ امتحان بی اے میں کامیاب ہوکر تکمیل درس کے لئے ولایت (انگلستان) تشریف لے گئے اور وہاں سے بیرسٹری کی سند حاصل کرکے حیدرآباد واپس ہوئے۔ یکم اردی بہشت ۱۳۲۲ف کو بحیثیت سوم تعلقدار سلک ملازمت سرکاری میں منسلک ہوئے اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے ۲ اردی ۱۳۳۰ف کو منصرم اول تعلقدار ضلع میدک زاں بعد مستقل اول تعلقدار ضلع بیڑ ہوئے۔ ایک عرصہ تک ضلع بیڑ میں اول تعلقدار کی حیثیت سے اپنے مفوضہ کام کو نہایت خوش اسلوبی بے لوثی اور مستعدی سے انجام دیتے رہے۔ ضلع بیڑ کی اکثر و بیشتر اصلاحات آپ کی رہین منت ہیں ۱۳۳۸ف میں آپ کا تبادلہ ضلع ناندیڑ کی اول تعلقداری پر ہوا۔ اس وقت آپ ضلع ناندیڑ کی خدمت جلیلہ اول تعلقداری پر فائز و کارگزار ہیں۔ آپ نصفت شعار، بے لوث اور خوش اخلاق حاکم۔ انتظامی امور اور قابلیت میں اپنی آپ نظیر ہیں۔

(۲)

ابوالفتح خاں بہادر (نواب محمد ....) آپ نواب سلطان الملک بہادر

کے بڑے صاحبزادے ہیں ۱۳۰۶ف میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی آپ کے والد بزرگوار کی عزیمت انگلستان کی وجہ سے آپ کی اعلیٰ تعلیم کا مسئلہ رہ گیا۔ تاہم ایک خصوصی اہتمام کے تابع نظام کالج میں آپ کی تعلیم و تربیت ہوئی۔ آپ صائب الرائے وسیع النظر اور عملاً ایک پختہ کار مسلمان امیر ہیں، پابند صوم و صلواۃ ہیں سنجیدگی اور پابندی وضع میں امیری کو کبھی ہاتھ سے نہیں دیا۔ طبیعت میں عروج اور عمل میں صلاحیت نمایاں خصوصیت سے پائی جاتی ہے ۱۹۱۷ء میں بحکم محکم خسروی سر ریناڈ گلانسی معین المہام فینانس کے ماتحت اپنے کار مفوضہ کو بحسن و خوبی انجام دیا۔ اس بارہ میں سر گلانسی نے مداحانہ قلم اٹھایا ہے۔ مگر من بعد آپ نے یہ سلسلہ ترک کر دیا، سوسائٹی میں آپ کی خاص عزت ہے۔ آپ کا پتہ۔ امیر پیٹھ حیدر آباد دکن ہے

(۳)

ابوالقاسم خاں صاحب (نواب میر ......) آپ نواب میر محمد حسین خان ہمتن جنگ مرحوم کے فرزند اور نواب میر احمد خاں قوت جنگ قوت یار الدولہ مرحوم کے پوترے ہیں۔ بتاریخ ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۰۳ھ بمقام بلدہ حیدر آباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے اور اپنی اوائل عمری کے طے کرنے پر کئی سال تک مدرسہ عالیہ میں تعلیم پائے آپ فارسی اردو عربی۔ انگریزی وغیرہ میں کافی مہارت رکھتے ہیں اور خصوصاً فنی حیثیت سے گھوڑے کی سواری میں آپ ایک اچھے شہسوار ہیں۔ اسپ سواری میں آپ کو ید طولیٰ حاصل ہے کہ ایسی نظیریں دور موجودہ میں کم ملیں گی۔ قانونی شعبات علم میں بھی آپ کو اچھا خاصہ دخل ہے۔ چنانچہ آپنے امتحانات عدالت و کوتوالی کے اردو فارسی مضامین میں بدرجہ اعلیٰ کامیابی حاصل فرمائی۔ آپکی جاگیر موسوم بہ چندی پیٹھ ہے۔ جس کی سالانہ آمدنی چھ ہزار روپے ہے۔ آپ نہایت درجہ منتظم، حلیم الطبع اور

خوش مزاج نواب ہیں، فرض شناسی اور رعایا پروری میں آپ کو کافی دخل ہے۔ آپ خود ہی اپنی جاگیر کے سارے انتظامات فرماتے ہیں، مختصر یہ کہ آپ بڑی خوبیوں کے نواب ہیں۔ ہر کہ ومہ سے بکشادہ پیشانی ملاقات فرماتے ہیں۔ کوئی ضرورتمند آپ کے دروازہ سے محروم نہیں جاتا۔ آپ میں باوجود امارت غرور و تمکنت نام کو نہیں ہے آپ کی شادی نواب محمد امام الدین خاں دائم جنگ مرحوم کی صاحبزادی یعنے نواب محمد نجم الدین خاں صاحب کی ہمشیرہ سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو تین فرزند (۱) میر محمد حسین خاں (۲) میر محمد علی خاں (۳) میر محمد عمر خاں ہیں، تینوں صاحبزادے کم سن اور اپنے والد کے زیر نگرانی تحصیل علم میں مشغول ہیں آپ کا پتہ۔ ترپ بازار روبروئے قدیم عزیز کمپنی حیدرآباد دکن ہے

(۴)

ابوسعید مرزا صاحب (مولوی......) آپ ۱۳۰۰ف میں بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ بارسٹری کے امتحان میں کامیابی حاصل فرما کر بحیثیت منصف درجہ اول سلک ملازمت میں داخل ہوئے اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے ناظم اول دیوانی اور اس کے کچھ عرصہ بعد ناظم اول فوجداری اور زاں بعد ناظم اول مطالبات خفیفہ مقرر ہوئے۔ آپکی قانونی قابلیت ولیاقت اور کام کی خوش اسلوبی کی وجہ رکن مجلس عدالت العالیہ ہوئے اور اس وقت بھی رکنیت کے اہم کام کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں، آپ کا شمار حیدرآباد کے قابل اور متدین حکام میں ہے۔ آپکا ہر فیصلہ انصاف پر مبنی اور قانون کو لیے پہلو میں لئے ہوئے ہوتا ہے۔ جب ہی تو آپ جیسے ہی حکام پر قانون اور انصاف کو ناز ہے۔ آپ کے مدلل فیصلوں کا جواب نہیں نہایت انصاف پسند اور بے لوث حاکم ہیں۔ کئی بار انگلستان کا سفر فرمایا۔ حیدرآباد دکن کی تہی

زندگی میں آپ کو نمایاں جگہ حاصل ہے۔ آپ کا پتہ سدی کا رسالہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۵)

احسن یار جنگ بہادر (نواب......) آپ کا اصلی نام محمد احسن الزماں ہے آپ بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد ۱۲۹۱ف میں تولد ہوئے۔ ابتداً آپ نے ہندوستان میں تعلیم کی اعلیٰ ڈگری حاصل کی۔ زاں بعد ولایت تشریف لے جا کر کوپرس ہل کالج سے سند سول انجینئرنگ حاصل فرمائی اور مراجعت فرمائے وطن ہو کر انجینئری کا کام خانگی طور پر شروع فرمایا اور ایک عرصہ تک ایم۔اے زمان اینڈ کو قائم کر کے بمقام لکھنؤ عمارت و سامان عمارت کے کاروبار وسیع پیمانہ پر انجام دیتے رہے۔ اس بعد ۱۳۲۱ف میں بحیثیت ڈیولپمنٹ کمشنر سلک ملازمت سرکار عالی میں امتحاناً تین سال کے لئے داخل ہو کر اس خدمت مفوضہ کے فرائض کو اس خوش اسلوبی و دلدہی سے انجام دئیے کہ گورنمنٹ عالیہ نے میعاد معینہ کے اختتام پر آپ کو سررشتۂ ڈرینج میں سپرنٹنڈنگ انجینئر کی خدمت پر مامور فرما دیا اور جب بوجہ انتقال نواب کرامت جنگ مرحوم چیف انجینئری کی جائداد خالی ہوئی تو اس پر آپ کو ترقی ملی۔ آپ فن تعمیر و آرائش میں خاص ملکہ رکھتے ہیں۔ اور دوران ملازمت میں آپ نے فن انجینئری سے متعلق وہ وہ خدمات انجام دئے ہیں کہ جن کی گورنمنٹ عالیہ معترف ہے۔ بلدہ حیدرآباد کی اکثر اسکیمیں مثلاً صفائی فضلہ و صفائی و ترقی و آرائش بلدہ وغیرہ آپ ہی کی کاردانی و اعلیٰ قابلیت کی رہین منت ہیں۔ بتقریب سالگرہ ہمایونی پیشگاہ اعلیٰحضرت سلطان العلوم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ سے ۲۱ رجب المرجب ۱۳۵۲ھ کو آپ خطاب مستطاب نواب احسن یار جنگ بہادر سے مفتخر و ممتاز ہوئے۔ یحیٰی آستانہ عالیہ حضرت یوسف صاحبؒ و شریف صاحبؒ کے آپ معتمد ہیں۔ آپ کا پتہ۔ جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے۔

نواب احمد یاور جنگ بہادر

نواب غوث یار خان صاحب فرزند نواب احمد یار جنگ بہادر

(۶)

احمد یاور جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا اصلی نام حیدر یار خاں ہے۔ آپ نواب رسول یار خاں حکیم الحکماء محی الدولہ سادس مرحوم کے فرزند سوم اور نواب رسول یار جنگ بہادر کے چھوٹے بھائی ہیں زبان اردو، فارسی، عربی وغیرہ پر آپ کو عبور حاصل ہے ۱۳۱۶ف میں آپ پیش گاہ حضرت غفران مکان سے بتقریب جشن سالگرہ خانی و بہادری و خطاب مستطاب "احمد یاور جنگ" سے مفتخر و مباہی اور منصب دو ہزاری و یکہزار سوار و علم سے سرفرازی پائے۔ آپ ایک عرصہ دراز تک مالگزاری میں سرکاری خدمت انجام دیتے رہے۔ نہایت خوش خلق، ملنسار، فیاض ہمدرد، رحمدل اور ہر دلعزیز نواب ہیں۔ آپ کے فرزند ارجمند نواب غوث یار خاں صاحب ہیں جو اپنے والد محترم کی طرح تعلیم یافتہ اور الولد سر لابیہ کے مصداق ہیں جن کی شادی نواب شرف الدین مرحوم کی صاحبزادی سے نہایت تزک و احتشام کے ساتھ ہوی جس میں امراء، وعمائدین و روساء حیدرآباد مدعو تھے۔ آپ میں انتظام جاگیرات کا مادہ بدرجہ اتم موجود ہے۔ آپ کی جاگیرات کی رعایا آپ کے زیر سایہ نہایت آرام و آسایش کے ساتھ زندگی بسر کر رہی ہے۔ ہر وقت آپ کو اپنی جاگیرات کی رعایا کی فلاح و بہبود کا خیال رہتا ہے۔ آپ کا پتہ۔ عدن باغ روڈ حیدرآباد دکن ہے۔

(۷)

احمد علی خاں ضامن نواب میر .... بیگن پلی) آپ آنریبل نواب میر اسد علی خاں مرحوم کے دوسرے فرزند ہیں۔ آپ بتاریخ ۱۲۔ دی ۱۳۱۰ف پیدا ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم شروع میں اتالیق کے ذریعہ گھر پر والدین کی نگرانی میں ہوی۔ بوجہ ذہانت و ذکاوت آپ کی ابتدائی تعلیم کا خاص طور پر انتظام کیا گیا۔ تحتانی تعلیم

ابتداءً مدرسہ اعزہ میں اور اس کے بعد مدرسہ عالیہ میں ہوئی۔ ثانوی تعلیم کچھ تو مدرسہ عالیہ میں اور کچھ سینٹ جارجز گرامر اسکول میں ہوئی۔ حیدرآباد میں کچھ عرصہ کے لئے آپ نے کیمبرج کے نصاب کے تحت تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۱۰ء سے ۱۹۱۴ء تک مدراس میں مدرسۂ اعظم جس کا اب محمڈن کالج نام ہے، اور وسلی کالج میں تعلیم کا سلسلہ جاری رہا۔ کیمبرج کی تعلیم کی تکمیل کی غرض سے آپ علی گڑھ ۱۹۱۴ء میں بھیجے گئے جہاں تقریباً دو سال تک بلگرامی ٹیٹوریل کالج میں رہکر پریلیمنری اور جونیر کیمبرج کی تکمیل کی گئی۔ اور کیمبرج کورس کے سینیر امتحان کے لئے تیاری کروانے کی غرض سے آپ کو اسی زمانہ کے ہندوستان کے بہترین ادارے "ہسٹینگز ہاؤز اسکول" علی پور کلکتہ میں شریک کیا گیا، جنگ عظیم کے دوررس اثرات اور یوریپ کی خوفناک حالت جو خصوصاً ۱۹۱۶ء کے بعد سے ہوگئی تھی اس بات کی اجازت نہ دی کہ آپ کیمبرج کے امتحانات کامیاب کرکے یوریپ فوراً روانہ ہوسکیں۔ اس لئے ہندوستانی امتحانات کی تیاری لازمی ہوگئی چنانچہ سنہ ۱۹۱۸ء میں دہلی منتخب کیا گیا۔ جہاں آپ کے والد ماجد سال میں زیادہ حصہ کونسل کی وجہ سے بسر کرتے تھے۔ دہلی کے مشہور اسکول اسٹیفین مشن ہائی اسکول میں شریک ہوکر پنجاب میٹرک کا امتحان کامیاب کیا۔ ۱۹۱۸ء سے ۱۹۲۴ء تک آپ کا قیام دہلی میں رہا۔ جہاں سینٹ اسٹیفین کالج سے آپ نے سنہ ۱۹۲۰ء میں انٹرمیڈیٹ ۱۹۲۲ء میں بی۔اے اور سنہ ۱۹۲۴ء میں ایم۔اے کے امتحانات کامیاب کئے۔ علاوہ درس کے کالج کی کئی مصروفیات میں آپ کی گہری دلچسپی رہی لیٹریری انجمنوں کے آپ صدر یا نائب صدر مختلف اوقات میں رہے ہیں۔ اسپورٹ اور گیمس کلب کے آپ معتمد تھے اور دو سال تک جامعہ دہلی کے ٹینس چامپین رہے، علاوہ انگریزی کے بی۔اے اور ایم۔اے میں آپ کے اختیاری مضامین سیاسیات، تاریخ اور معاشیات تھے۔ ایم کے لئے آپ کا مقالہ "پنجاب کی صنعتی زندگی" ایک ایسی تصنیف ہے کہ جس سے

ہندوستان اور خصوصاً پنجاب کی صنعتی حالت ماضی، حال اور مستقبل کا پتہ ملتا ہے تقریباً
ایک سال تک ۱۹۲۲ء تا ۱۹۲۳ء جبکہ آپ کی شرکت ایم اے کے لئے ہوگئی تھی، تو
حیدر آباد میں آپ نواب مہدی یار جنگ بہادر (جو اُس زمانہ میں معتمد سیاسیات سرکار عالی
تھے) کے اعزازی پرسنل مددگار کی حیثیت سے کام انجام دیتے رہے۔ بوجہ ذوق و
شوق تعلیمی ساتھ ساتھ اس کے آپ نے ایم، اے کی تیاری بھی کی۔ سنہ ۱۹۲۴ء میں دہلی اور
پنجاب کے جائنٹ یم اے کے امتحان میں کامیابی حاصل کی سنہ ۱۹۲۵ء میں آپ کا تقرر
سررشتہ تعلیمات سرکار عالی میں بحیثیت مددگار سٹی کالج عمل میں آیا۔ چار ایک ماہ یہاں
رہکر آپ نے تعلیمی رخصت حاصل کی اور سپٹمبر سنہ ۱۹۲۵ء میں انگلستان اعلیٰ تعلیم کے
لئے روانہ ہوئے سپٹمبر سنہ ۱۹۲۵ء سے جولائی سنہ ۱۹۲۸ء تک آپ کا قیام یورپ میں
رہا۔ جہاں آپ نے لیڈز یونیورسٹی سے ڈپلوما ان ایجوکیشن کی ڈگری حاصل کی۔
انرٹمپل (لندن) سے بیرسٹر ہوئے اور چھ ماہ تک لندن کے ایک دیرینہ تجربہ کار
بیرسٹر کے تحت قانون کی عملی تعلیم حاصل کی جس کی وجہ سے آپ بالراست برٹش انڈیا
کے ہائیکورٹس میں پریکٹس کرنے کے مجاز ہیں۔ ماسٹر آف ایجوکیشن کے لئے آپ کا مقالہ
"ریاست اور خانگی تعلیمی امداد" سے موسوم ہے جس میں ہندوستان کی تمام تعلیم
پر روشنی ڈالتے ہوئے بتلایا گیا ہے کہ کہاں اور کس حد تک ریاست اور خانگی
ذرائع تعلیم کی ترقی اور اصلاح میں مفید ہوسکتے ہیں یورپ کے دوران قیام میں جب
آپکو فرصت ملی آپنے وہاں کی تعلیمی حالت سے متعلق معلومات اور تجربے حاصل
کئے۔ انگلستان فرانس اور اسکاچستان کے مختلف اقسام کے تعلیمی اداروں کو آپنے
دیکھا ہے اور ان کی تعلیمی مصروفیات۔ اور انتظام سے متعلق تفصیلی اشارات تیار کئے
ہیں۔ یورپ سے واپس ہونے پر آپ کا تقرر مدرسہ فوقانیہ ورنگل کی صدارت پر
کیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد ہی عثمانیہ کالج ورنگل کے پرنسپل مقرر کئے گئے سنہ ۱۹۲۸ء میں جب

جامعۂ عثمانیہ کی تنظیم جدید کا نفاذ ہوا اور بی، ٹی کی جماعت قایم کی گئی تو آپ کا تقرر بحیثیت ریڈر کے ٹریننگ کالج میں عمل میں آیا۔ اس خدمت کو آپ اب تک انجام دے رہے ہیں۔ آپ کی علمی اور تدریسی دلچسپی کالج کے کام تک ہی محدود نہیں ہے، لندن کے قیام میں آپ کو رایل ایشیاٹک سوسائٹی کی میٹنگ میں شریک ہونے کے کئی مواقع ملے۔ جہاں آپ نے تقاریر کیں اور مضامین پڑھے آپ اس سوسائٹی کے رکن بھی ہیں، وقتاً فوقتاً آپ کے تعلیمی مضامین حیدرآباد اور ہندوستان کے مجلوں میں شایع ہوتے رہتے ہیں۔ ان مجلوں میں "حیدرآباد ٹیچر"، "المعلم"، "انڈین ایجوکیشنل ریویو" میں اکثر آپ کے مضامین شائع ہوئے ہیں۔ پیوستہ سال آپ نے دکن کی درسی کتاب "اے اسٹوڈنٹس ہسٹ بک ان دی ہسٹری آف ایجوکیشن کا ترجمہ سررشتہ تعلیمات کی جانب سے کیا ہے۔ یہ کتاب مطبوعہ ہے۔ ذہنی اور جسمانی توازن کا احساس آپ کو پورا پورا ہے۔ تعلیمی اور تدریسی کاروبار کے بعد شام میں اکثر آپ کلب جایا کرتے ہیں، عثمانیہ یونیورسٹی ایسوسیشن اور نظامت تعلیمات کے کلب کے آپ رکن ہیں جہاں آپ خاص دلچسپی ٹینس میں لیتے ہیں جس میں خوب مہارت بھی ہے۔ حال ہی میں آپ عراق کے مقامات مقدسہ سے مشرف ہوئے ہیں۔ آٹھ سال قبل آپ کی شادی نواب بندہ علی خاں صاحب کی چھوٹی صاحبزادی سے ہوی، نواب بندہ علی خاں صاحب کا شمار حیدرآباد کے قدیم اور عظیم جاگیرداروں سے ہے، ان کے والد نواب علی یار جنگ اور چچا نواب ظفر یار جنگ مرحوم تھے شہنشاہیت دہلی کے اعلیٰ عہدہ داران کے اجداد مقرر تھے۔ محمد شاہ رنگیلے کے بعد جب مغلیہ سلطنت کا شیرازہ بکھر گیا تو یہ لوگ دکن کا رخ کئے۔ یہاں جیسے ہی پہنچے سرکار نظام میں اعلیٰ خدمات سے سرفراز کئے گئے اور ملک و مالک کی وفاداری میں اپنی جان پر کھیل کر جاگیرات پاکر افتخار حاصل کیا ہے۔ آپ (نواب میر احمد علی خاں صاحب)

کے دو صاحبزادے میر مشتاق علی خاں (۸ سال) اور میر اشفاق علی خاں (۶ سال) ہیں۔ مشتاق علی خاں کو اس کمسنی ہی میں تعلیم میں مصروف کیا گیا، دو سال سے یہ آل سینٹ کے کانونٹ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ آپ کا پتہ جیدر گوڑہ حیدر آباد دکن ہے۔

(۸)

احمد علی خاں بہادر (نواب میر.......) آپ نواب میر محمد علی خاں معتصم جنگ اعتصام الدولہ مرحوم کے فرزند دومی ہیں۔ بتاریخ ۱۲۔ محرم الحرام ۱۳۱۵ھ پیدا ہوئے اور اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی لایق اساتذہ سے انگریزی، فارسی اور عربی کی تعلیم حاصل کی ۱۳۲۳ھ میں بتقریب جشن چہل سالہ جوبلی حضرت غفران مکان خطاب خان بہادر و منصب یکہزاری سے سرفرازی پائے۔ آپ کی ذکاوت اور معاملہ فہمی کی وجہ آپ کے والد ماجد نے اپنے حین حیات میں آپ کو معتمد جاگیرات مقرر فرمایا۔ آپ نہایت منتظم اور سلیقہ شعار نواب ہیں۔ آپ کی قابلیت اچھی اور آپ جاگیری کاروبار و معلومات سے بخوبی واقف ہیں۔ اپنے والد کے انتقال کے بعد سے آپ جاگیرات موروثی پر قابض ہیں آپ ۱۳۲۱ف کو مددگاری نظامت دارالانشاء سرکار عالی پر مامور و تا حال کارگزار ہیں۔ آپ کی شادی ۱۳۳۶ف میں نواب میر جہاندار علی خاں بہادر ارسلان جنگ ثانی مرحوم کی دختر سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو دو فرزند ہوئے۔ (۱) میر لائق علی خاں (۲) میر تراب علی خاں اور یہ دونوں تعلیم کے بیحد شوقین اور دلدادہ ہیں۔ اپنے والد کے زیر نگرانی اچھے استادوں سے گھر پر تعلیم حاصل فرمانے میں مشغول ہیں۔ آپ کا پتہ:۔ دیوڑھی معتصم جنگ اعتصام الدولہ واقع کمان ایلچی بیگ منڈی میر عالم حیدر آباد دکن ہے۔

(۹)

احمد حسین خاں صاحب (نواب میر......) آپ نواب میر مہدی حسین خاں صاحب کے فرزند اکبر اور نواب میر ضیاء الدین حسین خاں مرحوم کے پوتے ہیں اردو، فارسی کی تعلیم آپ نے والد ماجد کے زیر نگرانی قابل اساتذہ سے حاصل فرمائی۔ اپنے والد کی طرح خوش خلق ملنسار نواب ہیں۔ آپ کی شادی نواب میر محمد علی خاں مرحوم کی صاحبزادی نواب عبدالمہدی خاں مہدی یار جنگ مرحوم کی پوتری سے ہوی۔ آپ کا پتہ خیریت آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۰)

اختر یار جنگ بہادر (نواب......) آپ ۱۲۸۸ف میں پیدا ہوئے، اور اپنے والد ماجد حضرت امیر مینائی رحمۃ اللہ علیہ کے سایۂ عاطفت میں بمقام رامپور تعلیم و تربیت پائی اور انہیں کے فیض صحبت سے علمی و عملی استعداد حاصل فرمائی۔ شعر گوئی کا شوق اوائل عمر سے آپ کو ہے۔ چنانچہ اپنے والد ماجد کی ہمت افزائی سے عہد طفلی میں مشاعروں میں شعر پڑھا کرتے تھے۔ لیکن خود آپ کی توجہ اس فن لطیف کی جانب ۱۸۹۸ء میں مبذول ہوی۔ اختر اپنا تخلص کیا کرتے ہیں۔ رسالہ دامن گلچین بھی اسی زمانہ میں آپ نے اپنے اہتمام سے از سر نو جاری فرمایا تھا۔ رفتہ رفتہ آپ کے کلام کی شوخی و برجستگی اور معاملہ بندی نے ارباب ذوق کے دلوں پر اپنا قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں آپ اپنے معاصرین کے صف اول میں داخل ہو گئے۔ ترتیب کلام کے لحاظ سے ہمارے نزدیک آپ کا درجہ بڑا ہے۔ آپ اپنے والد کے ہمراہ ۱۹۰۱ء میں حیدرآباد آئے۔ یہاں کے صاحبان ذوق نے آپ کو آنکھوں پر جگہ دی اور اس سرزمین کے کہن سال شعرا نے آپ کی صحبت سے اکتساب فیض کیا۔

پ ۱۲۱۹ف میں بحیثیت مددگار معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ سلک ملازمت سرکار عالی
ں داخل ہوئے اور درجہ کی ترقیاں پاکر اول مددگاری کی خدمت تک پہنچے وہاں
سے سررشتۂ امور مذہبی کی نظامت پر منتقل ہوئے، کچھ عرصہ تک صدر الصدور کی خدمت
سرانجام دئے۔ ۱۳۳۵ف میں معتمدی کا صیغہ بھی آپ کے تفویض ہوا اور آپ
و معتمد کی حیثیت سے سررشتہ مذہبی کے گراں قدر خدمات باحسن الوجوہ انجام دیکر
د ۱۳۴۵ف کو وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے ۱۳۴۲ف میں بتقریب سالگرہ ہمایونی
ب مستطاب "نواب اختر یار جنگ بہادر" سے سرفرازی پائے۔ مالک کی وفا کیشی
و ک کی خیر طلبی ہمیشہ آپ کا شعار زندگی رہا۔ آپ بڑے خوبیوں کے نواب ہیں
پتہ بازار نور الامرا حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۱)

ارسطو یار جنگ بہادر (ڈاکٹر نواب ......) آپ کا نام عبد الحسین ہے آپ
یں بمقام حسینی علم حیدرآباد پیدا ہوئے۔ آپ کے جد اعلیٰ اٹھارہویں صدی
کے نصف آخر میں بسلسلہ تجارت ریاست اودے پور سے وارد حیدرآباد
یہ سلسلۂ تجارت آپ کے پدر بزرگوار محمد اسمٰعیل (جنکا شمار شہر کے بڑے تجار
تک جاری رہا۔ آپ نے رزیڈنسی اسکول میں انگریزی کی تعلیم حاصل فرمائی۔
، فارسی اردو کا اکتساب مشہور اساتذہ سے فرمایا۔ اور فن ڈاکٹری میں
میڈیکل اسکول سے ۱۲۹۴ف میں بدرجۂ اعلیٰ کامیابی حاصل کرکے ۱۲۹۵ف میں
اریڈی کے اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوئے۔ جہاں سے بیدر و سکندرہ وغیرہ
دستے رہے اور ہر جگہ اپنی قابلیت، علاج کی مہارت اور نیک نفسی کا سکہ

ہونے اور اس سلسلہ میں ایسی نمایاں خدمات انجام دیں کہ چند ہی سال بعد آپ کو نظامت طبابت و حفظان صحت کا عہدہ جلیلہ عطا ہوا۔ شفا خانہ افضل گنج میں آپ کے کمال فن اور خاصکر فن جراحی کی مہارت کا اس قدر شہرہ ہوا کہ آپ کا نام ہندوستان کے باہر بھی ماہرین فن میں عزت سے لیا جانے لگا اور اعلیحضرت غفران مکان ؒ نے آپ کی قابلیت و ذہانت کے اعتراف میں آپ کو محلات شاہی کے اعزازی سرجن کی خدمات تفویض فرمائیں آپ ” نواب ارسطو یار جنگ بہادر “ کے خطاب سے سرفرازی پائے محلات شاہی کے ہاؤس سرجنی کا کام آپ سرکاری ملازمت سے وظیفہ یاب ہونے کے بعد بھی انجام دیتے رہے۔ آپ کی خانگی زندگی نہایت سادہ اور محبت و مروت سے مملو اور آپ کے حسن سلوک و فیاضی کا یہ عالم ہے کہ متعدد طلباء آپ کے خرچ سے تعلیم پارہے ہیں آج آپ کا مکان غریب طالبعلموں اور حاجتمند مریضوں کی مستقل اقامت گاہ ہے آپنے مکان ہی میں لڑکوں کے لئے مدرسہ داؤدیہ اور لڑکیوں کے لئے مدرسہ قیومیہ قایم فرمایا ہے جن کا سارا خرچ آپ برداشت کرتے ہیں اور کتب خانہ اور دارالمطالعہ بھی آپ نے اپنے خرچ سے قایم کر رکھا ہے اس کے علاوہ متعدد خیراتی اور قومی اداروں میں آپ کی امداد شامل ہے۔ دوران ملازمت میں آپ نے حج بیت اللہ الحرام و زیارت عتبات عالیہ کا شرف حاصل کیا اور ممالک اسلامیہ کی سیر و سیاحت کے علاوہ فرانس انگلستان اور اسکاٹ لینڈ بھی تشریف لے گئے۔ الحاصل قابلیت، ذہانت، مہارت فن شغف مذہبی اور وسیع النظری میں آپ کی شخصیت وحید روزگار ہے اور آپ کی اخلاقی خوبیوں کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ کی اولاد بھی صاحب نصیب اور معزز عہدوں پر فائز ہے، اپنے مکان پر آپ مرضا کی تشخیص میں مصروف رہتے ہیں، خلق اللہ کی خدمت آپ کے فرائض میں داخل ہے۔ آپ کا پتہ :۔ سرائے بوا حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۲)

آرسٹیڈ اسکوئر (مسٹر پچ۔ سی۔ یس۔۔۔) آپ ۱۶ اگست ۱۹۰۳ء پیدا ہوئے۔ آپ کی شادی کرنل بجے، ڈبلیو شیرلارڈ کی دختر گوین ڈولن شیرلارڈ سے ہوئی۔ آپ نے ۱۹۲۰ء سے ۱۹۲۲ء تک سٹی گلڈس انجینیرنگ کالج میں تعلیم حاصل فرمائی۔ بی۔ یس، سی کے امتحان میں کامیاب ہیں اے، سی، جی، ای۔ یم، ای، ٹی، یم، ای، ایم، ٹی۔ اے، یم، ای، سی، بی کی ڈگریاں آپ کے نام کے ساتھ آپ کی اعلی قابلیت اور ایک اعلی کارداں ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ اور ۱۹۱۳ء سے ۱۹۲۵ء تک لنکاشائر لے لینڈ موٹرس کمپنی میں کام کرتے رہے۔ بعدازاں آپ نے بحیثیت اسسٹنٹ انجنیر بمبئی الکٹرک سپلائی اور ٹراموے کمپنی میں گران قدر کام انجام دئیے۔ آپ نے ۱۹۲۹ء سے ۱۹۳۳ء تک دی گریٹ برٹن نیشنل الکٹرک اسکیم (جو گرڈ جہاز سٹم کے نام سے موسوم ہے) کا کام انگلستان میں بحسن وخوبی انجام دیا۔ ۱۹۳۳ء میں نائب ناظم سررشتہ برقی کی خدمت پر مامور ہوئے اور ۱۹۳۵ء میں مسٹر آریل گیامن سابق ناظم کی خدمت سے سبکدوش ہونے پر آپ ان کی جگہ ناظم محکمۂ برقی مقرر ہوئے ۱۹۳۶ء میں مسٹر پی، بی چینائی کے وظیفہ پر علحدہ ہونے کی وجہ ناظم دارالضرب و مہتمم مہور مقرر ہوئے۔ آپ کے حسن انتظام ونگرانی سے سررشتۂ برقی و دارالضرب روز افزوں ترقی پر ہے۔ آپ کا پتہ سیف آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۳)

اسداللہ صاحب (ڈاکٹر خواجہ محمد۔۔۔۔۔) آپ حیدرآباد کے ایک مشہور و معروف ڈاکٹر ہیں جن سے سارا ملک واقف ہے۔ آپ اپنے معلومات کے اعتبار سے اپنے ہم عصروں میں نہایت بلند مرتبہ رکھتے ہیں تشخیص مرض میں آپ یگانہ

روزگار ہیں۔ نسخہ نویسی میں جو کمال آپ کو حاصل ہے اس کا شہرہ سرزمین دکن سے نکل کر مدراس اور دیگر ممالک ہند میں شہرت تامہ حاصل کر چکا ہے۔ بڑے بڑے اہل الرائے ممبران کونسل، وایسرائے اور گورنران آپ کی مدح سرائی میں رطب اللسان ہیں۔ فی زمانہ آپ اُن نامور طبیبوں میں شمار ہوتے ہیں جن کی نظیر نہیں مل سکتی۔ بڑے بڑے امرا شاہی خاندان، سابق صدر اعظم ہز اکسلنسی، مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر آپ سے اپنا علاج کراتے ہیں۔ عمائدین سلطنت میں کوئی ایسا عہدہ دار نہ ہوگا جو آپ سے واقف نہ ہو اور آپ کے علاج کا مدح خواں نہ ہو۔ گورنمنٹ مدراس نے آپ کی بے مثال طبی خدمات کے صلہ میں مرصع تمغہ جس میں الماس جڑے ہیں عطا فرما کر اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ ایسے لوگ بہت کمیاب ہیں جن کی ذہانت، خداداد شفا نیکنامی قابل ستایش ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے ہاتھوں سے ایسے ایسے مریض شفا یاب ہوئے ہیں جن کی زیست کی امید بڑے بڑے ڈاکٹروں نے چھوڑ دی تھی۔ غرض آپ کی ذات قابل مبارکباد ہے کہ جن کے دست شفا سے ملک کی تمام رعایا مستفیض ہو رہی ہے۔ آپ کا دواخانہ مغل پورہ میں مرجع خلایق بنا ہوا ہے۔ اس دواخانہ میں یورپ کی چیدہ و پسندیدہ ادویہ کثیر تعداد میں ہر وقت موجود رہتی ہیں۔ آپ کی عمر (۵۵) سال کی ہے۔ آپ کے فرزند خواجہ وحید اللہ ہیں جن کے نام سے فارمسی قایم ہے۔ آپ کی سکونت محلہ مغلپورہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۴)

اشرف نواز جنگ بہادر (ڈاکٹر نواب ....) آپ ڈاکٹر محمد اشرف کے فرزند ہیں آپ کے والد محمد اشرف (حیدرآباد کے پہلے ڈاکٹر تھے، جنھوں نے اردو زبان میں انگریزی طب کی تعلیم حاصل کی تھی) آپ نے ۱۲۶۹ھ میں سند کامیابی

حاصل کی اور شمس الامرا امیر کبیر ثانی و ثالث کے طبیب خاص تھے اور آپ کو حضرت
مغفرت مکان علیہ الرحمہ کے علاج کا شرف بھی حاصل تھا، آپ کا نام محمد وزارت ہے
آپ شیخ اہل قریش سے ہیں آپ کی ابتدائی تعلیم دار السلطنت حیدرآباد میں ہوئی ۔
اوائل عمر ہی میں حضرت غفران مکان رح نے بمراحم خسروانہ ۱۳۱۲ھ میں خطاب خانی
و بہادری و اشرف نواز جنگ خطاب معہ منصب دوہزاری و یکہزار سوار سے سرفراز
و مفتخر فرمایا۔ آپ کی شادی ۱۳۱۴ھ میں بڑے تزک احتشام کے ساتھ مولوی محمد ضیاء الدین
خاں کی صاحبزادی سے ہوئی - آپ کو سہرا حضرت غفران مکان رح نے اپنے دست مبارک
سے باندھا۔ اور جلوس بازگشت حسینی محل پر سے برآمد ہو کر لاحظہ فرمایا اور عروس کو نتھ
ٹیکہ مرصع اور آپ کے برادر معظم نواب لقمان الدولہ مرحوم کو عماری سرفراز فرما کر عزت بخشی
۱۳۱۶ھ میں حسب فرمان خداوندی سرکاری اسکالرشپ سے راہی انگلستان ہوئے
جہاں آپ نے اڈنبرا یونیورسٹی سے یم، بی، سی، ایچ، بی کی ڈگریاں حاصل کیں اور اس کے
علاوہ ایل - ایم و ڈی - پی - ایم کے ڈپلومے حاصل کر کے ۱۳۲۴ھ میں وطن واپس ہوئے
بعد واپسی بتابعت فرمان خسروی دواخانہ افضل گنج میں بحیثیت آنریری سرجن چار
سال تک کارگزار رہے۔ اس کے سوا آپ نے اپنے بھائی نواب لقمان الدولہ اشرف الحکما
مرحوم اسٹاف سرجن حضرت غفران مکان رح کی مددگاری کی حیثیت سے رائل ڈسپنسری
میں کارگزار رہکر محلات مبارک وغیرہ کا علاج حسن و خوبی سے انجام دیتے رہے ۔ نواب
افتخار الملک مرحوم نے آپ کے علم و ہنر و خاندان کا لحاظ کرتے ہوئے آپ کا تقرر خدمت
ہلت افسری پر ۱۳۲۵ھ میں کیا۔ آپ کو بزمانہ طغیانی رود موسی پلیگ و انفلوئنزا السلسلہ
کارگزاری سند، گھڑیال و طلائی تمغہ سرکار سے عطا ہوا ــــ وایسرایان ہند لارڈ
ہارڈنگ - لارڈ چیمسفورڈ جب حیدرآباد تشریف لائے تھے تو آپ کو ایک طلائی
قمیض کی گنڈیاں اور ایک نکٹائی کی پن اپنے ہاتھوں سے بطور انعام مرحمت فرمائے

اور بزمانہ تشریف آوری شہزادہ ویلز و حال ڈیوک آف ونڈسر ایک طلائی دستی گھڑی اور لارڈ ارون وائسرائے ہند کی تشریف آوری کے ضمن میں ایک طلائی سگریٹ کیس سرکار سے مرحمت فرمایا گیا۔ آپ کو پانچ وائسرائے اور شہزادہ ویلز کی تشریف فرمائی کے زمانہ میں قصر فلک نما میں جو دواخانہ صفائی کی جانب سے لگایا جاتا ہے اس کی نگرانی کا شرف حاصل رہا ہے۔ آپ کی دوسری شادی نواب افضل نواز جنگ مرحوم کی صاحبزادی سے ہوئی جنکے انتقال پر آپ نے تیسری شادی کی۔ اعلیٰ حضرت اقدس و اعلیٰ دام سلطنتہ نے مع شہزادگان بلند اقبال و شہزادیان فرخندہ فال براہ خسروانہ دو دفعہ آپ کے مکان پر قدم رنجہ فرما کر آپکی اور آپ کے خاندان کی عزت افزائی فرمائی۔ تقریباً ایک سال تک جب کہ مسئلہ کمشنری صفائی زیر غور تھا آپ نے بحیثیت منصرم کمشنر کام انجام دیا۔ سرکار نے آپ کی کارگزاری پسند فرماتے ہوئے ازراہ قدردانی ملت افسری کے علاوہ نائب نظامت کا عہدہ آپ کو عطا فرمایا جس کو آپ بحسن و خوبی انجام دے کر ۱۳۴۳ف کے اوائل میں وظیفہ حسن خدمت پر ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔ جو کوئی آپ کے کام سے واقف ہے وہ آپ کا مداح نظر آتا ہے۔ آپ ۱۴ سال تک مڈیکل اسکول میں لکچرار رہ چکے ہیں و نیز یتیم خانہ سرور نگر میں اعزازی مڈیکل افسر کی حیثیت سے کارگزار بھی رہے ہیں۔ آپ کو سرکاری تقاریب وغیرہ میں شرکت کی عزت حاصل ہے۔ آپ خوش اخلاق، مہمان نواز، ملنسار، ہمدرد، غربا پرور نواب واقع ہوئے ہیں، ملک کی خدمت اور مالک کی اطاعت و فرمانبرداری کو اپنا فرض اولیں سمجھتے ہیں آپ کا پتہ۔ ملک پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۵)

اصغر نواز جنگ بہادر (نواب ....) آپ نواب شہاب جنگ مختار الدولہ

افتخار الملک مغفور کے اکلوتے فرزند اور ایک خاندانی امیر ہیں، آپ کے آبا و اجداد نے جو گرانقدر خدمات ملک و مالک کی بہی خواہی کے لئے انجام دیں وہ صفحہ روزگار پر یادگار ہیں۔ آپ ۱۳۱۰ف میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد کے زیر نگرانی قابل اساتذہ سے اردو فارسی اور انگریزی کی تعلیم حاصل فرمائی اور اپنے والد مرحوم کے انتقال کے بعد آپ جملہ اعزاز و مناصب و جائداد و جاگیرات آبائی سے مفتخر ہوئے ۱۳۲۶ف میں صبیہ نواب معتمد الدولہ مرحوم سے آپ کی شادی ہوئی بتقریب سالگرہ ہمایونی ۱۳۵۲ ہجری آپ کو خطاب اصغر نواز جنگ بہادر سے سرفراز فرمایا گیا۔ آپ شاہی دعوتوں میں مدعو رہتے ہیں۔ نہایت خوش خلق، با مروت، فراخ دست اور سنجیدہ مزاج نواب ہیں۔ اپنے ملک و مالک کی خدمت اور ملک کی بہبودی میں حصہ لینا وراثتاً آپ کے حصہ میں آیا ہے آپ حیدرآباد دکن کے منتظم جاگیرداروں سے ہیں۔ آپ کے جاگیر کی رعایا آپ کے زیر نگرانی نہایت خوش حالی اور اطمینان قلبی سے اپنی زندگی بسر کر رہی ہے۔ آپ وعدہ کے پابند زبان کے سچے نواب ہیں، آپ کا پتہ، اندرون دروازہ یاقوت پورہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۶)

اصغر یار جنگ بہادر (نواب ......) آپ اپنے عہدہ کے اُن یگانہ افراد میں ہیں جو اعلیٰ قابلیت، خاندانی وجاہت اور بلند مراتب کے باوجود نہایت ہی منکسر المزاج، خوش خلق اور ملنسار ہیں۔ ہندوستان و انگلستان میں اعلیٰ تعلیمی اور قانونی ڈگریاں حاصل کرنے کے بعد آپ پہلے الہ آباد میں اور بعد ازاں حیدرآباد میں بیرسٹری کرتے رہے۔ زمانہ بیرسٹری میں بارہ سال تک لیجسلیٹو کونسل کے ممبر رہے۔ سرکار نظام سے لے کر تقریباً تمام امرائے حیدرآباد اور معززین کے بیرسٹر رہے ہیں۔

آپ کے والد ماجد (جب کہ آگرہ ہائی کورٹ قائم تھی) کے مشہور وکیل تھے، زمانہ انقلاب غدر میں ابو گراں قدر خدمات آپ نے انجام دیں تھیں منجانب سرکار عالی آپ کو اس کے صلہ میں طلائی تمغہ ملا تھا۔ آپ ایک پرگو شاعر بھی ہیں آپ کا تخلص اصغر ہے۔

آپ کو تمام وسیع دماغ اور اخلاق خاندانی ترکہ کے طور پر حاصل ہوا ہے کہ اس کے لئے صرف اس قدر کہنا کافی ہے کہ جس خاندان کے آپ رکن ہیں اسی میں دہلی کے شہرۂ آفاق ڈاکٹر اور قومی لیڈر ڈاکٹر مختار احمد انصاری اور یگانہ روزگار طبیب حکیم نابینا صاحب اور صوبہ اورنگ آباد کے صوبہ دار نواب رضا نواز جنگ بہادر بھی شامل ہیں جس خون میں اتنے نمایاں افراد پیدا کرنے کی صلاحیت پیدا ہو اس سے واسطہ ہی امتیاز و سرفرازی کا تمغہ ہے۔ آپ ۱۸۸۱ء میں اپنے وطن یوسف پور ضلع غازی پور میں پیدا ہوئے مکتبی تعلیم ملا محمد عمر ولایتی اور مولانا محمد فاروق چڑیا کوٹی سے حاصل کی اور وکٹوریہ ہائی اسکول غازی پور سے انٹرنس کا امتحان پاس کر کے میور سنٹرل کالج الہ آباد میں داخل ہوئے، جہاں سے ایف اے کا درجہ پاس کر کے آپ علی گڑھ کالج تشریف لے گئے اور بی اے کی ڈگری حاصل کی سنہ ۱۹۰۱ء میں آپ یونیورسٹی اسکول آف لا الہ آباد میں قانونی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے داخل ہوئے لیکن پہلے ہی سال کا امتحان پاس کر کے آپ انگلستان تشریف لے گئے اور وہاں اکسفورڈ یونیورسٹی میں شریک ہو کر بی اے کی سند اور بیرسٹری کا تمغہ حاصل کیا۔ زمانہ طالب علمی میں اپنی خوش تقریری اور ذہانت سے آپ اپنے رفقا میں ممتاز رہے اور بڑے بڑے مشاہیر سے خراج تحسین حاصل کیا۔ حیدرآباد میں آپ کی بیرسٹری کا زمانہ ہنگامہ گلبرگہ کے واقعہ سے یادگار ہے جس میں آپ نے ایک سو اٹھاسی مسلمان ملزموں کو عدالت سے پیروی کر کے بری کرایا۔ سنہ ۱۳۳۸ف سے ۱۳۴۸ف تک عدالت العالیہ کے رکن رہے، آپ نواب اصغر یار جنگ بہادر کے خطاب مستطاب سے سرفراز ہیں۔ آپ کا اصلی نام مسٹر محمد اصغر ہے۔ سنہ ۱۳۴۸ف کو آپ نے اپنا جائزہ مولوی محمد عبدالعزیز صاحب

کو دے کر وظیفہ حسن خدمت پر علیحدہ ہوئے اور نواب اکبر یار جنگ بہادر کیطرح پریکٹس شروع کردی۔ آپ کا دار الوکالت اسٹیشن روڈ نام پلی پر واقع ہے۔

(۱۷)

اظہر حسن صاحب (مولوی محمد......) آپ کی پیدائش ۹۔ دی ۱۲۹۶ف کو بمقام الہ آباد واقع ہوئی جو آپ کا وطن ہے، دستور قدیم کے موافق تعلیم گھر پر شروع ہوئی، مگر اس کا خاتمہ گھر پر نہیں ہوا۔ جب آپ نے اس وقت کے مکتبی درسیات سے فراغت پائی تو سرکاری مدرسہ میں داخل ہو کر بی، اے کی ڈگری حاصل فرمائی۔ ۱۷ اربہمن ۱۳۱۵ف کو بحیثیت دوم مددگار عدالت و کوتوالی و امور عامہ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں داخل ہوئے اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے یکم آذر ۱۳۳۸ف کو نائب معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ ہوئے اور اکثر اوقات معتمدی عدالت و کوتوالی امور عامہ کی خدمت کو منصفانہ طور پر انجام دے کر بالآخر ۱۳۴۸ف کو حسب فرمان خسروی مستقل ہو گئے، اپنی اعلیٰ قابلیت و ذہانت و انکساری کی وجہ حاکم اور محکوم دونوں کے نزدیک ہر دلعزیز ہیں اور ایک تجربہ کار، بے لوث اعلیٰ حاکم کی حیثیت سے آپ کی قابلیت مسلم ہے آپ نے بغیر نمود و نمایش کے جو فرائض انجام دئیے ہیں ان کو گورنمنٹ نہایت قدر دانی کی نظر سے دیکھتی ہے اور یہ امر مسلم ہے کہ عدالت و کوتوالی سے متعلق آپ کے معلومات اور آپ کے تجربے نہایت وسیع ہیں۔ اور آپ کی جانفشاں کارگزاریوں کی بدولت آج محکمۂ عدالت و کوتوالی و امور عامہ (جس کو ہوم آفس بھی کہتے ہیں) شاہراہ ترقی پر گامزن ہے۔ آپ مجلس وضع آئین و قوانین کے سرکاری رکن، مردم شناس، منصف مزاج اور علم دوست حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ، کوچہ چراغ علی حیدر آباد دکن ہے۔

(۱۸)

اعجاز حسین صاحب (مولوی سید ...... گلبرگوی) آپ حکیم میر نواب صاحب مرحوم لکھنوی معالج خاص محل خاص نواب واجد علیشاہ تاجدار اودھ کے فرزند اور سربرآوردہ وکلاء حیدرآباد فرخندہ بنیاد سے ہیں ۱۲۸۵ھ میں آپ بمقام لکھنو محلہ توپ دروازہ پیدا ہوئے اور اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی علماء اعلام لکھنو سے اکتساب علم فرمایا۔ علوم عربی و فارسی و اردو کے علاوہ آپ نے گارڈن ریچ اسکول کلکتہ میں انگریزی کی تعلیم حاصل فرمائی اور فنون سپہ گری میں بھی کامل ہو کر ۱۳۰۵ھ میں امتحان وکالت دیکر درجہ اول کی سند حاصل فرمائی اور ایک عرصہ تک نہایت کامیابی کے ساتھ وکالت کرتے رہے اور ۱۳۱۵ف میں آپ حیدرآباد تشریف لاکر عدالت العالیہ میں وکالت کرکے چند ہی دنوں میں شہرت حاصل کر لئے۔ آپ کے والد مرحوم جب کہ واجد علی شاہ کے ہمراہ کلکتہ میں تھے وہاں سے نواب سرسالار جنگ مختار الملک مرحوم ان کو اپنے ساتھ حیدرآباد لائے تھے جب سے انھوں نے یہیں بود و باش اختیار فرمائی تھی۔ آپ کے متعدد تصانیف و تالیفات ہیں جن میں بعض مقبول خاص و عام ہو چکی ہیں۔ وکالت کے اہم پیشہ کی مصروفیتوں کے علاوہ آپ کا علمی مشغلہ لائق تحسین ہے۔ آپ کے علمی ذوق کا ثبوت آپ کا وہ کتب خانہ ہے جس میں ہر علم و فن کی نادر و کمیاب کتب موجود ہیں۔ آپ کا پتہ:۔ اسٹیشن روڈ نام پلی حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۹)

آغا یار جنگ بہادر (نواب ......) آپ کا اصلی نام آقا محمد علی خاں ہے آپ کے والد آقا جعفر سلطان شیرازی مرحوم و مغفور تھے۔ آپ کی ولادت ۲۴ شہریور ۱۲۵۴ف میں بمقام شیراز ہوئی، بعہد وزارت نواب مختار الملک سرسالار جنگ اول

مرحوم ومغفور اپنے والد مرحوم کے ہمراہ وارد حیدرآباد فرخندہ بنیاد ہوئے اور یہاں مدرسہ عالیہ میں داخل ہو کر اعلیٰ تعلیم حاصل فرمائی۔ آپ کی طالب علمانہ زندگی کا تقریباً تمام تر حصہ نواب سالار جنگ ثانی مرحوم اور نواب منیر الملک مرحوم کی معیت میں گزرا ۱۱- اسفندار سنہ ۱۳۰ف کو مددگار ناظم کوتوالی اضلاع میں اٹاچی کی حیثیت سے سرکار عالی کی ملازمت میں داخل کئے گئے اور ۱۵- دے سنہ ۱۳۲۱ف کو مددگار ناظم کوتوالی اضلاع مقرر ہوئے۔ چونکہ کوتوالی کا میدان آپ کے لئے زیادہ وسیع نہ تھا اس لئے محکمۂ مالگزاری میں آپ منتقل ہوئے اور ضلع بیڑ کی اول تعلقداری انجام دیئے۔ زاں بعد تیر سنہ ۱۳۲۴ف کو اول مددگار معتمد مالگزاری قرار پائے اور درجہ کی ترقی پاتے ہوئے اوائل سنہ ۱۳۱۹ف میں نائب معتمد مال ہوئے۔ ۱۱ محرم سنہ ۱۳۴۵ف کو بالطاف خسروانہ معتمدی مال کی خدمت پر ترقی پائے۔ بارگاہ خداوندی سے خطاب نواب آغا یار جنگ بہادر سے مفتخر وممتاز ہوئے۔ زاں بعد وظیفہ پر علحدہ ہوئے اور اس وقت میر مجلس پائیگاہ نواب اعانت جنگ معین الدولہ بہادر کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ آپ نہایت خوش خلق، مدبر اور کارگزار آفیسر ہیں۔ بنی نوع انسان کے ساتھ آپ کو خاص ہمدردی ہے۔ آپ کے لائق فرزند نواب سلطان یار جنگ بہادر ہیں آپ کا پتہ سوماجی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۰)

افضل علی خان صاحب، نواب محمد ......) آپ نواب علی یاور جنگ مرحوم کے فرزند دوم اور نواب فخر نواز جنگ بہادر کے برادر خرد ہیں، آپ کی ابتدائی تعلیم مدرسہ اعزہ (فوقانیہ) میں ہونے کے بعد پریسیڈنسی کالج کلکتہ سے بدرجۂ اعلیٰ آپ نے بی ایس سی کی ڈگری سنہ ۱۹۲۳ء میں حاصل کی اور کالج آف ٹکنالوجی مانچسٹر میں تکمیل کی غرض سے

شریک ہوکر دو سال میں فراغت حاصل کی اور برقی انجینئرنگ کی خصوصی تعلیم ختم کر کے تقریباً ڈھائی سال وہاں کے مشہور کارخانہ مٹروپالیٹن وکرز میں عملی کام کیا۔ بعد واپسی ۱۶۔ آبان ۱۳۳۸ف کو انجینئرنگ کالج میں آپ مددگار پروفیسر متقرر رہے اور پانچ سال تک اس خدمت کو انجام دینے کے بعد محکمۂ برقی اضلاع میں مہتمی کے عہدہ پر منتقل ہوئے۔ جس کو ایک عرصہ تک نہایت جفاکشی و تندہی سے عملی طور پر اپنے خدمات انجام دیتے رہے۔ ۲۶۔ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ کو آپ کی عروسی آپ کے منجھلے ماموں نواب مرزا مہدی حسین خاں بینظیر جنگ مرحوم کی صاحبزادی سے عمل میں آئی جس میں حضرت اقدس و اعلیٰ نے اپنی قدم رنجہ فرمائی سے عزت بخشی۔ اس اتصال کا نتیجہ ایک چشم و چراغ خاندان بتاریخ ۲۶۔ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ باسم عباس علی خاں ایزد منان نے سرفراز کیا۔ آپ کو حکومت سرکار عالی نے محکمہ لاسلکی میں لینے کی تحریک کو منظور اور یہ تصفیہ فرمایا کہ آپ کو مارکونی کالج جمسفورڈ انگلینڈ بغرض تعلیم خاص (۱۸) ماہ کے لئے روانہ کئے جائیں چنانچہ غرۂ رجب ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۷ راگست ۱۹۳۸ء آپ بمبئی سے انگلستان روانہ ہوگئے اس وقت آپ انگلستان میں زیر تعلیم ہیں۔ آپ اپنے محل کو بھی اپنے ہمراہ لے گئے ہیں تاکہ وہ بھی اپنی ضروریات کے مدنظر تعلیم حاصل فرما سکیں۔ آپ نواب محمد ابوالحسن خاں شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر کے بھانجے ہیں۔ اس قدیم خاندان کے ہر دو آبائی سلسلے دربار دکن میں معزز و ممتاز اور وزارت کے عہدۂ جلیلہ پر فائز رہے ہیں آپ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ کریم النفس، نیک طینت، سلجھے ہوئے اطوار کے حامل، بُری عادتوں اور صحبتوں سے حارب ہر دلعزیز اور ایک انسانی ہمدردی رکھنے والا دل اپنے پہلو میں رکھنے والے نواب ہیں سماج میں آپ کی وقعت اور دربار میں آپ کی عزت ہے آپ اپنے خاندانی روایات کے محافظ ہیں۔ ملک و مالک کی خدمت گزاری آپ کا دین و آئین ہے۔ آپ کا پتہ بازار نور الامرا، حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۱)

اکبر یار جنگ بہادر (نواب ......) آپ احمد شبیر خاں صاحب کے فرزند ہیں

آپ کا خاندان افریدیوں کے مشہور و معروف قبیلہ ملا خیل کی شاخ زرغون خیل سے ہے آپ کے بزرگ فرخ سیر بادشاہ کے عہد میں درۂ خیبر سے آکر نواب محمد خاں غضنفر جنگ فرخ آبادی خلف اکبر قایم جنگ کے آباد کئے ہوئے قصبہ قایم گنج ضلع فرخ آباد میں آباد ہوئے تھے۔ آپ ذیقعدہ ۱۲۹۲ھ میں قصبۂ گوجر خاں ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے جہاں آپ کے پدر بزرگوار انسپکٹر پولیس تھے۔ آپ کی تعلیم کا وقت آیا تو اس فرض کو آپ کے والد ماجد اور دوسرے معلمین نے وطن ہی میں انجام دیا۔ لیکن عربی فارسی درس کی تحصیل ۱۳۰۲ف میں اورنگ آباد تشریف لاکر فرمائی اور وہیں بقدر ضرورت انگریزی ادبیات کی تحصیل کی۔ یہ امر قابل اظہار ہے کہ توفیق الٰہی شامل حال ہوئی اور اپنے استاد سے زیادہ اپنے مطالعہ پر اعتماد فرمایا۔ اس عرصہ میں قانون کی کتابیں بھی مطالعہ فرماتے رہے۔ اور ۱۳۰۴ف میں درجہ سوم کا امتحان پاس کر کے اورنگ آباد میں وکالت شروع کر دی۔ شہر یور ۱۳۰۶ف میں اسی غرض سے بلدہ تشریف لائے اور اگلے سال وکالت درجہ دوم میں کامیابی حاصل فرمائی۔ وکالت درجۂ اول کی سند آپ کو آذر ۱۳۱۵ف میں ملی اور بلا حوالۂ تاخیر آپ نے اپنے کام کو مجلس عالیہ عدالت تک وسعت دی، اس موقع پر آپ نے اس محنت و نیک نفسی سے کام کیا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کا شمار ہائی کورٹ کے سربرآوردہ وکلا میں ہونے لگا۔ حیدرآباد میں یہ کامیابی اس قدر بڑی کہی جا سکتی ہے کہ اس سے زیادہ کی توقع کو بمشکل ہو سکتی ہے لیکن ابھی عزو وقار کی کئی منزلیں آپ کے لئے باقی تھیں، وہ بھی خدا نے آسان کر دیں۔ اپنے پیشہ کی ضرورتوں کو نظر انداز کئے بغیر اس دوران میں آپ تھوڑا سا وقت ہمیشہ علمی و ادبی مطالعہ کے لئے ضرور نکالتے رہتے تھے اور کبھی آپ کو اپنی جماعت کے اغراض و مقاصد کی اشاعت کی خاطر بھی وقت دینا پڑتا تھا۔ آپ نے اپنے ہم پیشہ وکلا،

کے دلوں کو مسخر فرمالیا تھا اور آپ کی ذات سے اُن کی مجلس کی رونق دوبالا ہوتی رہتی تھی۔ اس وجہ سے وکلا، کی موثر جماعت نے تین بار آپ کو اپنا قایم مقام بناکر مجلس وضع قوانین میں بھیجا تھا۔ سنہ ۱۳۲۰ف میں آپنے دکن لا رپورٹ کے نام سے ایک قانونی رسالہ جاری فرمایا تھا جو آپ کے زمانۂ ادارت میں نہایت کامیاب رہا۔ چند سال تک آپ نے بلدۂ حیدرآباد میں صدر نشینی کی نیابت کے فرائض بھی انجام دیئے ہیں۔
آپ کی وکالت کی ترقی اور اس پیشہ میں آپ کی کامیابی کا حال سمع ہمایونی تک پہنچا تو بارگاہ خسروی سے آپ کو خورداد سنہ ۱۳۲۷ف میں ہائیکورٹ حیدرآباد کی رکنیت پر سرفراز فرمایا گیا۔ اور دوران رکنیت میں متعدد کمیشنوں میں شرکت کی عزت بھی بخشی گئی، معتمدی عدالت وکوتوالی وامور عامہ کے عہدۂ جلیلہ پر آپ کا تبادلہ سنہ ۱۳۳۲ف میں ہوا جب کہ رکنیت عدالت العالیہ کے فرائض کو پانچ سال آپ نہایت نیکنامی و تندہی سے انجام دے چکے تھے۔ اس عرصہ میں جو موقع آپ کو مل سکا آپ نے ہر طرح اپنے آپ کو اس منصب کا اہل ومستحق ثابت کر دکھایا ہے اور عرصہ دراز تک معتمدی کے گراں قدر خدمات انجام دینے کے بعد آپ اپنی سابقہ خدمت رکنیت پر مامور ہوئے، اس کے بعد آپ وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوکر اپنے پیشہ وکالت کو پھر از سر نو انجام دے رہے ہیں اس وقت آپ سرکار عالی کے ایڈوکیٹ ہیں، آپ کو ہمیشہ علمی اور ادبی دلچسپیاں رہی ہیں۔ چنانچہ آپ ملک کے مختلف ہفتہ وار اور ماہوار اخباروں اور رسالوں کو اپنے نتیجات قلم سے عرصہ تک سیراب فرماتے رہے اور افسر، دلگداز، وفادار اور انتخاب لاجواب میں آپ کے مضامین مدت تک شائع ہوتے رہے ہیں، قانون ومذہب سے آپ کو ہمیشہ دلبستگی رہی ہے اور سچ ہے کہ اسی مذہبی چھان بین کی بدولت آپ کے قلب کے اندر ایک بڑا مذہبی انقلاب پیدا ہوگیا ہے اور آپ نے اپنے لیئے راستہ ڈھونڈ نکالا ہے۔ بتقریب عقد خوانی حضور پرنور سنہ ۱۳۴۱ف میں آپ نواب

اکبر یار جنگ بہادر کے خطاب سے سرفرازی پائے۔ آپ کا دارالوکالت جام باغ تربٹ بازار میں ہے۔

(۲۲)

اکرام الدین خاں بہادر (نواب محمد ......) آپ نواب محمد حفیظ الدین خاں ظفر جنگ شمس الدولہ شمس الملک مرحوم کے فرزند دوم امیر کبیر نواب محمد محی الدین خاں تیغ جنگ شمس الامرا سر خورشید جاہ کے۔سی۔آئی۔ای مرحوم کے پوتے اور نواب محمد لطف الدین خاں لطافت جنگ لطف الدولہ مرحوم کے چھوٹے بھائی ہیں سنہ ۱۳۱۰ھ میں پیدا ہوئے اور اپنے والد کے زیر نگرانی عربی۔ فارسی۔ اردو اور مذہبی تعلیم اعلیٰ پیمانہ پر حاصل فرمائی اور آپ کو قرآن پاک بھی حفظ کرایا گیا۔ آپ کے جد امجد نواب محمد محی الدین خاں تیغ جنگ شمس الامرا سر خورشید جاہ کے۔سی۔آئی۔ای امیر کبیر مرحوم (جو سیر و سیاحت کے بڑے دلدادہ تھے) ہمیشہ آپ کو اپنے ساتھ رکھتے تھے جس سے تجربہ کاردانی میں آپ کو ایک بڑی حد تک مدد ملتی رہی آپ مذہبی علوم کے ایک بڑے جید عالم ہیں آپ کو زراعت اور فن تعمیر کا بے حد شوق ہے، آپ اپنے بڑے بھائی نواب محمد لطف الدین خاں لطافت جنگ لطف الدولہ مرحوم کے ہمیشہ ممد و معاون رہے ہیں. نہایت خوش خلق، ملنسار، پابند مذہب و صوم و صلواۃ نواب ہیں آپ کی دیوڑھی شاہ گنج میں واقع ہے۔

(۲۳)

اکرام جنگ بہادر (نواب ......) آپ کا اصلی نام نواب محمد اکرم الدین خاں ہے۔ آپ نواب محمد زین العابدین خاں مرحوم کے خلف اکبر نواب سالار الملک مرحوم کے نبیرہ زادہ ہیں۔ آپ ۲۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۸ھ کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ اعزہ میں اور بعد ازاں مدرسہ عالیہ میں انگریزی، اردو، فارسی کی اعلیٰ تعلیم حاصل فرمائی، طالب علمی ہی

کے زمانہ میں آپ کے والد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا اور آپ انتظام امور خانگی وجاگیرات میں مشغول ہو گئے۔ آپ نے علاقہ مالگزاری سرکار عالی کے امتحان عہدہ داران مال کے جملہ ابواب میں بدرجہ اعلیٰ کامیابی حاصل کی اور امتحان جوڈیشل کے مضمون فوجداری و فیصلہ میں بھی بدرجہ اعلیٰ کامیاب ہوئے، بلحاظ اعزاز خاندانی و قابلیت ذاتی ۱۳۲۰ف میں بعہدہ سوم تعلقداری مامور ہوئے، خدمات متعلقہ کو بآئین وہیں انجام دیتے ہوئے دوم تعلقداری پر ترقی پائے۔ اس عرض مدت میں اسپشل ریلیف افسر کارہائے انتظام قحط اور مختلف ڈویژن ہائے تلنگانہ ومرہٹواری پر بحیثیت ڈویژن افسر وخدمت مددگاری صوبہ داری کے علاوہ متعدد مرتبہ مختلف اضلاع پر اول تعلقداری کی خدمات کو بھی منصرمانہ انجام دئے، آپ کی کاردانی سنجیدگی طبع وانتہائی دیانتداری کا اعتراف بہت سارے بالادست متدین عہدہ داروں نے کیا ہے۔ اکیس بائیس سال تک خدمات مفوضہ کو باحسن الوجوہ انجام دینے کے بعد ۱۳۴۲ف میں بدرخواست خود وظیفہ حسن خدمت پر ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔ آپ کی شادی نواب اقتدار یار جنگ بہادر سابق کمشنر کروڑگیری کی دختر سے ہوئی۔ نواب محمد معین الدین خاں صاحب آپ کے اکلوتے فرزند ہیں جنکی تعلیم انگریزی وفارسی اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے اور فی الوقت سینٹ جارجس گرامر اسکول میں بجماعت سینیر کیمبرج زیر تعلیم ہیں۔ آپ کو بتقریب سالگرہ ہمایونی خطاب نواب اکرام جنگ بہادر سے سرفرازی بخشی گئی۔ آپ نہایت خوش اخلاق، ملنسار اور رحمدل نواب ہیں آپ کا پتہ:- "باغ معین" واقع درگاہ برہنہ شاہ صاحبؒ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۴)

آمنہ پوپ صاحبہ (ڈاکٹرس.......) آپ ۲۸ شہریور ۱۲۹۱ف کو بمقام کینڈہ پیدا ہوئیں، ولایت ہی میں آپ نے تمام مدارج تعلیم طے کئے، یم۔اے (لٹریچر) کی

ڈگری اور اس کے علاوہ تعلیم و تعلم ولایت کی متعدد ڈگریاں رکھتی ہیں۔ بی۔ آر۔ ایم۔ آے آر۔ سی۔ یم۔ یس، سی۔ لے۔ اے (لسبن) آپ کے نام کی زینت کو دوبالا کرتے ہیں۔ غیر معمولی ذہانت و قابلیت کی خاتون ہیں۔ ہندوستان میں معلمی کا وسیع اور قابل فخر تجربہ آپ کو حاصل ہے۔ ایک مدت تک لکھنؤ کے اسلامیہ گرلز اسکول کی آپ پرنسپل رہ چکی ہیں اور اس مدرسہ نے آپ کی صدارت میں غیر معمولی ترقی حاصل کرلی ۱۵ امرداد ۱۳۲۷ف کو بحیثیت صدر معلمہ مدرسہ نسواں نامپلی سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئیں اور اس وقت سے خواتین حیدرآباد کی نئی پود کو اپنی اعلیٰ قابلیت و خداداد ذہانت سے فائدہ پہنچا رہی ہیں۔ یکم آذر ۱۳۳۴ف کو پرنسپل زنانہ کالج نامپلی پر فائز ہوکر آج تک اپنے مفوضہ فرائض کو باحسن الوجوہ انجام دے رہی ہیں مختلف مذاہب کے بعد آپ نے مذہب اسلام قبول کیا اور اسی دین پر تا حال قائم ہیں۔ نہایت خوش خلق ملنسار، نیک طینت، ہمدرد اور ہر دلعزیز حاکمہ ہیں، کالج کی تمام لڑکیاں آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ خواتین حیدرآباد میں جو تعلیم کا ذوق سلیم پیدا ہو گیا ہے وہ زیادہ تر آپ ہی کی حسن تعلیم کا رہین منت ہے۔ آپ کا پتہ۔ جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۵)

امیر علی خاں صاحب (مولوی محمد ......) آپ ضلع کے ایک ذی اثر اور اعلیٰ ترین حاکم ہیں بتاریخ ۵ ربہمن ۱۳۱۰ف پیدا ہوئے اردو، فارسی وغیرہ میں آپ کی اچھی قابلیت ہے۔ انگریزی میں ماہر اور حیدرآباد سیول سروس میں کامیاب ہیں۔ بحیثیت سیول سرویس پروبیشنر علاقہ سرکار عظمت مدار میں ۱۰ ربہمن ۱۳۲۹ف سے ۲۹ راسفندار ۱۳۳۰ف تک کارگزار ہے۔ ۱۰ ربہمن ۱۳۲۹ف کو زائد سوم تعلقدار درجہ دوم کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور مختلف اضلاع و تعلقات سرکار عالی میں

اپنے متوضہ خدمات کو باحسن الوجوہ انجام دے کر درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے ۱۶ شہریور سنہ ۱۳۳۸ف سے یکم آذر سنہ ۱۳۳۹ف تک مددگار تعلقدار رہ کر ناگرکرنول پر متعین ہوئے زاں بعد آپ کے خدمات سمستان امرچنتہ میں مستعار لئے گئے اس وقت آپ ضلع عثمان آباد کی خدمت اول تعلقداری پر فائز و کارگزار ہیں، آپ ایک اعلیٰ التعلیم یافتہ متدین، خوش خلق، معاملہ فہم، نکتہ رس، بہی خواہ ملک، مردم شناس و نصفت اشعار حاکم ہیں، انتظامی مادہ قدرت کی جانب سے آپ کی ذات ستودہ صفات میں ودیعت ہوا ہے۔ آپ ایک فقید المثال و علم دوست حاکم ہیں۔

(۳۶)

امین جنگ بہادر (نواب سر ------) آپ صوبۂ مدراس کے ایک اعلیٰ اور ممتاز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ اپنی اعلیٰ علمی قابلیت اور ذوق علمی کی وجہ تمام مملکت میں شہرۂ آفاق ہیں، آپ کی وسیع لائبریری جو منتخب ترین کتب قدیم وجدید کا ایک گراں قدر ذخیرہ ہے، آپ کے مذاق سلیم کا بہترین ثبوت ہے، آپ کو مذہب اور تعلیم سے خاص دلچسپی ہے اور آپ کا رسالہ نوٹس ان اسلام انگریزی میں غیر معمولی مقبولیت حاصل کر چکا ہے۔ آپ کے والد ماجد محمد قاسم خطیب مدراس کے مشہور تاجر تھے جن کا اصلی وطن المبارٹی ضلع شمالی ارکاٹ تھا۔ آپ سنہ ۱۸۶۳ء میں بمقام مدراس پیدا ہوئے اور وہیں تعلیم و تربیت کے تمام مراحل آپ نے طے کئے۔ سنہ ۱۸۸۵ء میں آپ نے بی۔اے کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور مدراس یونیورسٹی کے تمام امیدواروں میں دوسرے نمبر پر رہے۔ سنہ ۱۸۸۸ء میں آپ نے بی۔ایل کی ڈگری حاصل کی اور مدراس کے شہرۂ آفاق بیرسٹر مسٹر یارڈلی نارٹن کی نگرانی میں وکالت کے ابتدائی مراحل طے کئے۔ اس دوران میں آپ کے علمی مشاغل بھی جاری رہے۔ اور چار سال تک آپ یونیورسٹی میں اردو فارسی اور عربی،

کے ممتحن رہے ۔ ۱۸۹۱ء میں آپ نے ایم اے کا امتحان امتیاز کے ساتھ پاس کیا اور اسی سال آپ نے مدراس ہائیکورٹ میں وکالت شروع کی ۔ اس کے ایک سال بعد آپ کو ضلع ارکاٹ میں ڈپٹی کلکٹر اور ڈپٹی مجسٹریٹ کے عہدے پر مقرر کیا گیا لیکن تھوڑی ہی مدت کے بعد آپ نے اس سے کنارہ کشی اختیار کرلی اور ۱۸۹۲ء میں آپ وارد حیدرآباد ہو کر بہ ماتحتی نواب سرور الملک مرحوم مددگار معتمد پیشی کی خدمت پر مامور ہوئے اور اپنے فرائض منصبی کو اس خوبی کے ساتھ انجام دیا کہ اعلیٰحضرت غفران مکان نے ۱۸۹۹ء میں آپ کو نواب سرور الملک مرحوم کی جگہ مقرر فرمایا اور ۱۹۰۵ء میں حضرت غفران مکان کے چیف سکریٹری ہوگئے ۔ جب حضور پرنور سریرآرائے سلطنت ہوئے تو آپ مستعفی ہو کر مدراس جانا چاہے تو آپ کو روک کر آپ کے سابقہ دونوں مناصب پر قائم رکھا ۔ ۱۹۱۴ء میں خطاب نواب امین جنگ بہادر سے سرفرازی پائی ۔ دوبارہ مدراس ایگزیکٹیو کونسل کی رکنیت کا آفر آیا تو آپ حضور پرنور کے حکم سے اس کو قبول نہیں کیا ۔ ۱۹۱۱ء میں آپ کو سی ، یس ، آئی ۔ اور ۱۹۲۲ء میں کے سی ، یس ، آئی کا خطاب ملا ۔ اوائل ۱۹۲۵ء سے آپ وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش اور علمی مشاغل میں مصروف ہیں ۔ انتہا درجہ کے خوش خلق ، علم دوست ، شریف النفس نواب اور اپنے آقا کے ساتھ وفاداری و جاں نثاری میں شہرۂ آفاق ہیں گول میز کانفرنس ۱۹۳۰ء منعقدہ لندن میں آپ نے منجانب حضور پرنور شرکت فرمائی آپ کا پتہ سعید آباد حیدرآباد دکن ہے ۔

(۲۷)

امین الحسن صاحب (مولوی سید .... بسمل) آپ کے جد امجد حضرت مولانا سید آل حسن صاحب رضوی مغفور صاحب تصانیف اپنے وطن ضلع اوناؤ (اودھ) سے حسب الطلب غفران منزل حضرت آصفجاہ خامس بوساطت نواب محی الدولہ اول مرحوم حیدرآباد آئے اور صدارت امور مذہبی کے منصب جلیلہ سے سرفراز ہو کر کچھ عرصہ بعد بوجہ علالت یہاں سے اپنے ایک نوعمر فرزند سید شریف الحسن صاحب مرحوم (والد ماجد صاحب تذکرہ) کو سایۂ عاطفت

سرکار آصفیہ میں چھوڑ کر وطن واپس ہوئے۔ کرم گستر حکومت آصفیہ نے اُن کو امور مذہبی دیوانی خرد و دیوانی بزرگ پر مامور کرتے ہوئے عدالت العالیہ کی رکنیت عنایت کی انہوں نے اپنے فرایض منصبی کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیئے اور عہد حکومت حضرت غفران مکان رح میں بزمانۂ وزارت نواب سر آسمان جاہ مرحوم مالک حقیقی کے حضور میں حاضر ہوگئے اور سات یا آٹھ سال کی عمر میں ہمارے صاحب تذکرہ سایۂ عاطفت پدری سے محروم ہوگئے اور آغاز شباب تک عربی و فارسی انگریزی کی تعلیم بطور خانگی پائی۔ بعد ازاں لا کلاس کی تکمیل کر کے جوڈیشل میں بدرجۂ اعلیٰ کامیابی حاصل فرمائی اور آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوئے اس کے بعد مختلف عہدوں پر منصرمانہ کام انجام دیتے رہے۔ ۱۳۲۸ف میں اسٹیٹ نواب سالار جنگ بہادر میں آپ کے خدمات مستعار حاصل کئے گئے یہاں آپ ۱۳۳۷ف تک بحیثیت ناظم اسٹیٹ کارگزار رہے، زاں بعد آپ سرکار عالی میں واپس ہوئے اور زائد سیشن جج و زائد نظامت عدالت مطالبات خفیفہ پر مامور و کارگزار رہے اور اب ناظم اول عدالت دیوانی بلدہ کی خدمت کو نہایت خوش اسلوبی و دیانتداری و ہوشیاری و نصفت شعاری سے انجام دئے رہے ہیں آپ شعر و سخن کا بھی ذوق سلیم رکھتے ہیں ہر شعر آپ کا حقیقت کا آئینہ دار اور آپ کا کلام نہایت شستہ ہوا کرتا ہے، یوں تو ہر صنف سخن پر آپ قادر ہیں لیکن غزل گوئی میں آپ کو خاص ملکہ ہے۔ آپ کو دولت ابد مدت سرکار آصفیہ کے موروثی نمکخوار ہونے پر ناز ہے، ملک و مالک کی بہی خواہی و جان نثاری آپ کا طرۂ امتیاز رہے۔ آپ کا پتہ:- گلکنڈی حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۸)

انور علی صاحب (قاضی میر محمد ....) آپ قاضی میر محمد سکندر علی مرحوم کے خلف الصدق قاضی میر دلاور علی مرحوم کے نبیرہ اور مولوی حافظ محمد ضیاء الدین خاں مرحوم کے
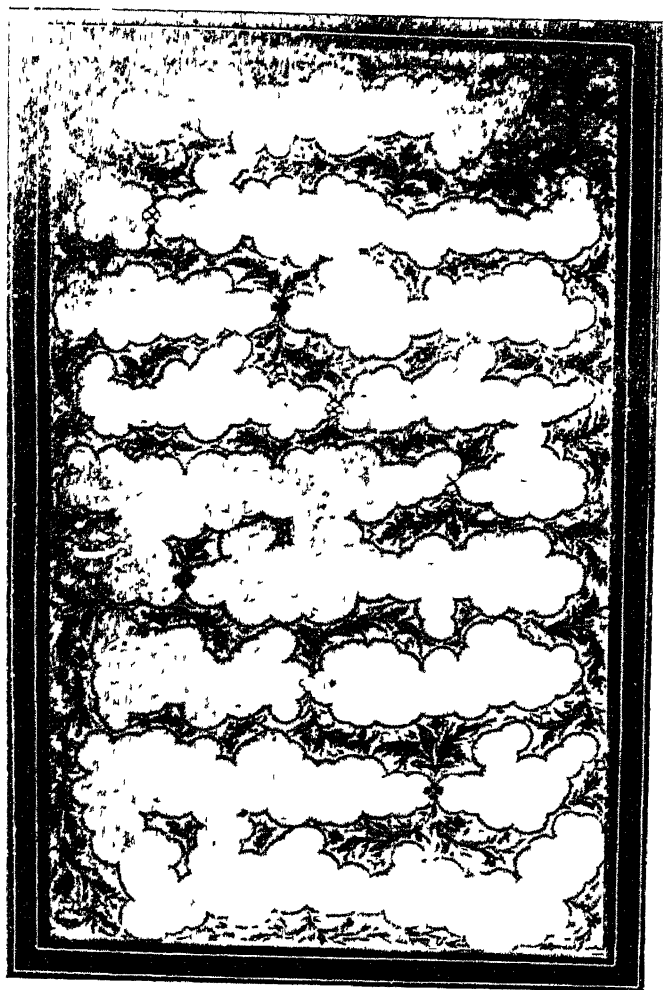
قاضی میر محمد انور علیصاحب شریعت پناہ بلدہ اردو، فارسی اور عربی کے ایک زبردست عالم ہونے کے علاوہ فن خوشنویسی میں بھی مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ یہ قاضی صاحب کا لکھا ہوا ایک چھوٹا سا قطعہ ہے جو بطور نمونہ پیش کیا جارہا ہے (صمصام شیرازی)

مولوی میر محمد مکرم علی صاحب
فرزند قاضی مولوی میر انور علی صاحب شریعت پناہ بلدہ

نواسے ہیں۔ آپ ۲۶۔ رجب المرجب سنہ ۱۳۰۲ھ روز یکشنبہ پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے
اپنی والدہ ماجدہ کے زیر نگرانی قابل اور لائق اساتذہ مثلاً قاضی شریف الدین مرحوم مصحح
دائرۃ المعارف النظامیہ مولوی رکن الدین مرحوم مفتی دارالافتاء مدرسہ نظامیہ اور نواب
فضیلت جنگ مرحوم سے نہایت اعلیٰ پیمانہ پر حاصل فرمائی، آپ مدرسہ نظامیہ کے فارغ
التحصیل ہیں اور امتحان جوڈیشل بھی بدرجۂ اعلیٰ آپ نے کامیاب فرمایا ہے۔ سیاق وسیاق
سے ماہر، علم کلام، فقہ، حدیث، صرف و نحو، معانی و منطق اور تاریخ و سیر پر اچھا عبور
رکھتے ہیں۔ فن نسخ و نستعلیق میں بھی کافی دستگاہ حاصل ہے۔ اساتذہ کے تحریری نمونوں کو
جمع کرنے کا آپ کو بیحد شوق ہے، آپ کے قلم میں خداداد قوت ہے، آپ کی طرز تحریر اساتذہ
کی ہم پلہ ہے خوش نویسان حیدرآباد دکن میں آپ کی ایک ممتاز حیثیت ہے۔ آپ کے
جاگیرات تعلقہ میدک اور باغات میں ہیں۔ آپ کے جاگیرات میں دو مواضع ہیں ایک
موضع بھوم پلی اور (۲) موضع لنگم پلی۔ جاگیرات کی آمدنی تخمیناً ــــ پندرہ ہزار
روپیہ سالانہ ہے۔ علاوہ اس کے قضاءت کی تنخواہ (۱۶۰) روپیہ ماہانہ بھی آپ کو ملتی
ہے۔ حق نکاحانہ سے بھی آپ کو سالانہ ساڑھے تین ہزار روپیہ کی آمدنی ہے۔ اعلیٰحضرت
قدر قدرت حضور پرنور خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ وعلیا حضرت ملکۂ دکن مدظلہا (والدۂ ماجدۂ
شہزادگان والاشان) کی نکاح خوانی کا شرف آپ کو حاصل رہا ہے۔ امرائے عظام کی تقاریب
میں آپ مدعو کیے جاتے ہیں۔ آپ کی جانب سے حدود بلدہ میں گیارہ نائبین کارگزار
ہیں۔ آپ نہایت سادگی پسند اور خاموش زندگی بسر فرماتے ہیں، نہایت خلیق، ملنسار اور
متین واقع ہوئے ہیں، ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں، اہل علم و فن کو قدر
کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مردم شناسی میں اپنی آپ نظیر ہیں۔ الحاصل یہ کہ بمصداق
الولد سر لابیہ آپ اپنے والد مرحوم کے قدم بقدم ہیں۔ آپ کا مشغلہ علاوہ کاروبار خدمت
قضاءت و جاگیر کے مطالعہ کتب دینی و فنی ہے۔ آپ کی شادی ۲۹۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۸ھ کو

نواب عباس علی خان صاحب رئیس کرنول کی صاحبزادی احمد النساء بیگم صاحبہ مرحومہ سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو دو صاحبزادیاں ہیں (۱) فرحت النساء بیگم اور (۲) فاطمۃ النساء بیگم اول الذکر صاحبزادی کی شادی غرہ رجب المرجب ۱۳۴۷ھ ف کو میر غالب علی خان مرحوم تحصیلدار سے اور ثانی الذکر کی شادی ۲۶۔ شعبان المعظم ۱۳۴۹ھ کو مولوی مرزا نظام علی بیگ صاحب فرزند نواب عثمان یار الدولہ مرحوم سے ہوئی

محل اول کے انتقال کی وجہ آپ کی دوسری شادی بتاریخ ۲۰۔ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ احمد الدین خاں صاحب (تعلقدار پائیگاہ نواب سر آسمانجاہ مرحوم و مغفور) کی صاحبزادی یاقوت النساء بیگم مرحومہ سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو ایک صاحبزادہ میر محمد مکرم علی اور ایک صاحبزادی معین النساء بیگم ہیں۔ اس صاحبزادی کی شادی برادر عم زاد میر محمد واجد علی فرزند مولوی میر محمد محبوب علی صاحب سے غرہ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ کو ہوئی۔ آپ کے چاہتے فرزند میر محمد مکرم علی عرف بیدار پادشاہ ہیں جو ۲۹۔ شعبان المعظم ۱۳۳۷ھ کو پیدا ہوئے اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی قابل اور لایق اساتذہ سے اردو، فارسی، عربی اور انگریزی کی تحصیل اعلیٰ پیمانہ پر کر رہے ہیں۔ آل سینٹس ہائی اسکول مدرسۂ عالیہ اور سٹی کالج میں بھی شریک ہو کر آپ نے کچھ عرصہ تک تحصیل علم کی ہے۔ آپ الولد سر لابیہ کے مصداق ہیں۔ رفتار و گفتار میں باپ ہی باپ ہیں۔ چہرہ سے آثار ذکاوت و ذہانت ہویدا ہیں۔ آپ اپنے بزرگوں کا ادب کرتے ہیں اور ہمسنوں سے محبت سے پیش آتے ہیں۔ مثل اپنے والد کے آپ میں غرور نام کو نہیں، آپ نہایت ہر دلعزیز اور علم کے بیحد شوقین ہیں۔ امید ہے کہ آپ کا یہ شوق آئندہ چل کر مفید نتائج پیدا کرے۔ صاحب تذکرہ اپنے اس لائق فرزند پر جس قدر بھی ناز کریں کم ہے۔ ممدوح کی شادی خواہر عم زاد نامدار النساء بیگم، صبیۂ مولوی میر محبوب علی صاحب سے غرہ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ کو نہایت تزک و احتشام کے ساتھ ہوئی، تقریب عروسی میں امراء، عمائدین، جاگیرداران و حکام اور

دیگر ممتاز افراد شریک تھے۔ آپ کا پتہ:۔ مغل پورہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۹)

ایکناتھ پرشاد صاحب

(رائے ......) آپ بتاریخ ۱۶۔ تیر ۱۲۹۸ف بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے اور اعلیٰ پیمانے پر انگریزی، اردو، فارسی وغیرہ کی تعلیم حاصل فرمائی اور بعد فراغ تعلیم ۱۷۔ بہمن ۱۳۲۸ف کو بحیثیت سوم تعلقدار درجۂ دوم (مددگار مال) سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے ۲۱۔ شہر یور ۱۳۳۸ف کو منصرم مددگار صوبہ دار ورنگل ۶۔ دی ۱۳۳۹ف کو اسی خدمت پر مستقل اور ۳۔ فروردی ۱۳۴۲ف کو مددگار معتمد مالگزاری ہوئے۔ اس وقت آپ خدمت اول تعلقداری ضلع نلگنڈہ پر فائز و کارگزار اور اپنے مفوضہ فرائض نہایت خوش اسلوبی و بے لوثی و دیانتداری سے انجام دے رہے ہیں۔ آپ نہایت خوش خلق، ملنسار غیر متعصب، فرض شناس، متدین، تجربہ کار و صائب الرائے حاکم ہیں۔ آپ کی قابلیت اور لیاقت کا ہر شخص معترف ہے۔ رعایائے ضلع آپ سے بہت خوش ہے۔ آپ کا انتظام لائق تعریف اور آپ کے فیصلے انصاف پر مبنی ہوا کرتے ہیں۔ یہی آپ کے ایک ہر دلعزیز و منصف مزاج حاکم ہونے کی بین دلیل ہے۔

(۳۰)

اقبال علی خاں صاحب

(نواب میر ......) آپ الحاج نواب میر حیدر علی صاحب کے فرزند اکبر اور نواب میر عباس علی خاں مرحوم کے پوترے ہیں۔ آپ بتاریخ ۱۵۔ بہمن ۱۳۰۷ف بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی قابل اساتذہ سے اولاً گھر پر ازاں بعد مدرسۂ اعزہ و مدرسۂ عالیہ میں

شریک ہوکر علم انگریزی کی تحصیل فرمائی، ہائی اسکول لیونگ سرٹیفکیٹ کا امتحان کامیاب کرنے کے بعد تکمیل درس کے لئے نظام کالج میں شریک ہوئے لیکن بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر کالج کی تعلیم ترک کر دیئے۔ آپ انڈر گریجویٹ ہونے کے علاوہ انگریزی ادب پر کافی عبور رکھتے ہیں۔ انگریزی تحریر و تقریر نہایت شستہ ہے، امتحان عہدہ داران مال میں بدرجہ اعلیٰ کامیاب اور اردو، فارسی سیاق و سباق سے ماہر ہیں۔ آپ کو شکار کا ذوق اور مردانہ کھیلوں مثلاً ہاکی، فٹبال، کرکٹ، ٹینس اور پولو کا شوق ہے آپ میں انتظامی قابلیت کا مادہ بدرجۂ اتم موجود ہے۔ بوجہ پیرانہ سالی آپ کے والد ماجد نے جاگیرات کا انتظام آپ کے سپرد فرما دیا۔ آپ اپنے جاگیرات کے انتظام میں مشغول ہیں۔ ایک عرصہ تک آپ اعزازی میر مجلس بھی رہ چکے ہیں۔ آپ معزز مجلس جاگیرداران سرکار آصفیہ کے ایک سرگرم رکن اور ایک ہمدرد خوش اخلاق، ملنسار، قوم پرست اور ہردلعزیز نواب ہیں۔ سوسائٹی میں آپ کی بڑی عزت اور آپ کا حلقۂ اثر نہایت وسیع ہے۔ آپ کا پتہ۔ حیدر منزل سلطانپورہ حیدرآباد دکن ہے۔

ب

اگر آپ کے نام کا سر حرف (ب) ہو اور اس لسٹ میں آپ کا نام نہ ہو تو آپ اس کے
حصہ دوم میں جو زیر ترتیب ہے بلا معاوضہ اپنی لائف درج کروا سکتے ہیں بشرطیکہ
آپ جاگیردار، حاکم، وکیل، حکیم، ڈاکٹر یا شاعر ہوں تفصیلات کے لئے مخاطب فرمائیے
دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری
اندرون دروازہ چادر گھاٹ
حیدرآباد دکن

۳۱ - باسط علی خاں صاحب (مولوی میر ....)
۳۲ - بدرالدین حسین صاحب (مولوی سید ....)
۳۳ - برکت رائے صاحب (رائے ....)
۳۴ - بشارت علی خاں صاحب (نواب محمد ....)
۳۵ - بشیشور ناتھ بہادر (راجہ ....)
۳۶ - بندہ علی خاں صاحب (نواب میر ......)
۳۷ - بہادر جنگ شمشیر بہادر (نواب .....)
۳۸ - بہادر یار جنگ بہادر (نواب ......)
۳۹ - بھاسکر آنند پرشاد صاحب (رائے ....)
۴۰ - بھاسکر پرتاب صاحب (رائے . . . . .)
۴۱ - بھاسکر ن شاستری صاحب (پنڈت ڈی پی .....)
۴۲ - بھاؤالدین خاں صاحب (نواب محمد ....)
۴۳ - بہجت علیخاں صاحب (نواب مرزا ....)
۴۴ - بھروچہ صاحب (مسٹر ایس ایم ....)
۴۵ - بینا ٹکسال راج بہادر (راجہ ....)
۴۶ - پرشوتم پرشاد صاحب (رائے .....)
۴۷ - پرتاپ گیرجی بہادر (راجہ ....)
۴۸ - پالن جی شاوکشا تارا پورصاحب (کپتان .....)

---

(۳۱)

باسط علی خاں حسرت (مولوی میر ......) آپ نواب کمال الدین علیخاں مرحوم کے فرزند ہیں۔ آپ ٹیپو سلطان (میسور) کے خاندان سے ہیں۔ آپ بمقام بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد ۳ آذر ۱۳۰۱ف میں پیدا ہوئے۔ یہاں کے درسگاہوں میں ابتدائی تعلیمی مدارج طے کرنیکے بعد عازم انگلستان ہوئے۔ وہیں سے آپ نے بی۔ اے۔ بیف۔ یل (آنرس) اور کیمبرج یونیورسٹی سے یم۔ اے کی ڈگری حاصل فرمائی۔ نیز بیرسٹری کی سند حاصل فرماکر مراجعت فرمائے وطن ہوئے۔ آپ کی خداداد قابلیت اور ذہانت وذکاوت کی وجہ آپ کا تعلیمی زمانہ نہایت خوشگوار اور شاندار رہا۔ ۶ آذر ۱۳۲۱ف کو بحیثیت منصرم مددگار معتمد عدالت العالیہ سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ۱۵ شہریور ۱۳۲۸ف کو نظامت دوم دیوانی بلدہ پر آپ کا استقلال عمل میں آیا۔ اور اسی حیثیت سے عدالت ناندیڑ پر آپ متبدل ہوئے، یکم آذر ۱۳۳۲ف کو ناظم عدالت دیوانی ضلع ناندیڑ پر ترقی پائے اور اس حیثیت سے آپ گلبرگہ، کریم نگر اور محبوب نگر میں عدالتی کاروبار انجام دیتے رہے، نیز آپ نے اسپشل مجسٹریٹ عدالت فوجداری بلدہ و اضلاع کی خدمات منصرمانہ انجام دیں آپکی قانونی قابلیت تجربہ کاری اور بے لوث کارگزاریوں کی وجہ سے آپ نظامت اول عدالت مطالبات خفیفہ پر ترقی پائے۔ اس وقت آپ ناظم عدالت مطالبات خفیفہ ہیں۔ نہایت مستعد، جفاکش، متدین، قابل اور خوش اخلاق حاکم ہیں اپنے مفوضہ خدمات کو نہایت

خوش اسلوبی سے انجام دیتے ہیں۔ آپ کی شادی نواب رفعت یار جنگ مرحوم کی بڑی صاحبزادی سے ہوئی۔ آپ کا پتہ، رفعت منزل سوماجی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

۳۲

بدر الدین حسین صاحب (مولوی سید........) آپ بمقام حیدرآباد دکن

سنہ ۱۲۹۹ ف میں پیدا ہوئے بعد انفراغ تعلیم بی۔اے امتحان حیدرآباد سول سروس میں کامیاب ہوکر سنہ ۱۳۲۶ ف میں سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ ایک سال تک بحیثیت پروبیشنر علاقہ سرکار عظمت مدار میں کارگزار رہے۔ وہاں سے واپس ہوکر سنہ ۱۳۲۷ ف میں بحیثیت سوم تعلقدار درجہ دوم ضلع ورنگل پر متعین ہوئے اور تدریجی ترقی حاصل فرمائی اور سنہ ۱۳۳۸ ف میں بطور خاص کارہائے تحط آپ کے تفویض ہوئے جن کو آپ نے اس قابلیت و دانائی سے انجام دیا کہ اس کے دوسرے ہی سال آپ کو مددگاری ناظم امداد و شمار کی خدمت پر ترقی مل گئی۔ اس کے بعد مختلف اضلاع و تعلقات سرکار عالی پر آپ بحیثیت منصف و مددگار تعلقدار کام انجام دے کر سنہ ۱۳۳۸ ف میں مددگار ناظم عطیات ہوئے اور نواب غلام غوث خان غوث یار جنگ بہادر ناظم کورٹ آف وارڈز سرکار عالی کے خدمت اول تعلقداری پر واپس جانے کی وجہ اُن کے قائم مقام ہوکر نہایت مستعدی و دیانتداری و بے لوثی و قابلیت کے ساتھ خدمت مفوضہ کو انجام دیا۔ اس کے بعد شریک معتمد مالگزاری کے اہم خدمات باحسن الوجوہ انجام دئے۔ اس وقت آپ زائد ناظم آبکاری ہیں۔ آپ کا پتہ، حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۳)

برکت رائے صاحب (رائے........) آپ یکم خورداد سنہ ۱۳ ف کو بمقام

حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے اور یہیں قدیم طرز کے مکاتب میں لایق و فایق اساتذہ سے اردو، فارسی اور انگریزی کی تحصیل فرمائی۔ امتحان جوڈیشل اور مال میں بدرجۂ اعلیٰ کامیاب ہوکر بحیثیت سوم تعلقدار ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ مختلف اضلاع سرکار عالی میں آپ نے بے لوث خدمات سے خود کو اعلیٰ خدمت کا اہل ثابت کیا۔ ۲ خورداد ۱۳۳۴ف کو منصب اول تعلقدار ضلع بیڑ مقرر ہوئے۔ زاں بعد ضلع اورنگ آباد کی تعلقداری پر فائز ہوئے۔ جہاں ایک زمانہ تک آپ اپنے مفوضہ خدمات نہایت مستعدی و بے لوثی و ہوشیاری کے ساتھ انجام دے کر افسران بالادست سے خراج تحسین حاصل فرمایا۔ ۱۳۴۳ف میں آپ کا تبادلہ اول تعلقداری ضلع محبوب نگر پر عمل میں آیا۔ اس وقت آپ ضلع محبوب نگر کے اول تعلقدار ہیں۔ ضلع اورنگ آباد کے اصلاحات آپ کے حسن انتظام اور اعلیٰ قابلیت کے رہین منت ہیں۔ آپ ایک خوش اخلاق، فرض شناس، منصف مزاج، بے لوث اور بے تعصب حاکم ہیں۔

(۳۴)

بشارت علیخاں صاحب (نواب محمد ....) آپ نواب محمد عنایت علی خاں مرحوم کے خلف اکبر اور نواب امیر نواز خاں ثانی مرحوم کے پوترے ہیں، آپنے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی قابل اساتذہ سے حاصل فرمائی زاں بعد انگریزی تعلیم کے حصول کی غرض سے مدرسۂ عالیہ میں شریک ہوئے۔ اردو فارسی اور انگریزی سیاق و سباق سے ماہر ہیں۔ انتظامی امور میں کافی دستگاہ رکھتے ہیں۔ اپنے والد کے بعد جملہ اعزاز و مناصب آبائی و جاگیرات موروثی سے مفتخر و مباہی ہوئے۔ اس وقت آپ جاگیرات کے انتظام اور اس کی دیکھ بھال میں مشغول ہیں۔ نہایت خوش اخلاق، ملنسار، ہمدرد، ذی اثر، اور ذی فہم نواب ہیں۔ آپ کا پتہ :- دیوڑھی دولہ خاں نواب مرحوم

واقع چنچل گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۵)

بشیشور ناتھ بہادر (راجہ ....) آپ بتاریخ ۱۴۔آذر ۱۲۹۸ف بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی مدارج تعلیم طے کرنے کے بعد آپنے بی اے ال ال بی کی ڈگری حاصل کرکے مجلس عالیہ عدالت میں پریکٹس شروع کی اور معزز طبقۂ وکلاء بلدہ میں بہت جلد نام پیدا کیا اور سربرآوردہ وکلاء میں آپ کا شمار ہونے لگا۔ ایک عرصہ دراز تک آپ اپنے اس معزز پیشہ کو نہایت قابلیت و ذہانت ولیاقت سے انجام دینے کے بعد حسب فرمان خداوندی مترشحہ ۲۰۔جمادی الثانی ۱۳۴۸ف بحیثیت زائد رکن عدالت العالیہ سلک ملازمت سرکار عالی میں ۲۱۔دی ۱۳۳۹ف کو داخل ہو کر اپنے فرائض منصبی کو بے لوثی و دیانتداری و نصفت شعاری کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ اس وقت آپ جوڈیشل کمیٹی کے رکن ہیں، آپ کے فیصلے نہایت مدلل ہوا کرتے ہیں، آپ کی پنج وبار میں عزت اور سماج میں وقعت ہے۔ اہل مقدمات آپ سے خوش اور گورنمنٹ آپ کے خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ آپ فطرتاً خوش اخلاق، خوش مزاج اور نہایت سادہ طبیعت واقع ہوئے ہیں۔ غریبوں کے ساتھ ہمدردی سے پیش آتے ہیں۔ ملک کی بہی خواہی، مالک کی خیرسگالی اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں، آپ کی اردو فارسی اور انگریزی وغیرہ تحریر و تقریر نہایت شستہ اور آپ کے معلومات نہایت وسیع ہیں۔ آپ ایک مدبر و صائب الرائے حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ۔ کوچہ چراغ علی حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۶)

بندہ علی خاں صاحب (نواب میر ....) آپ نواب میر احمد علی خاں مرحوم کے

خلف الصدق نواب میر جعفر علی خاں ثریا جنگ مرحوم کے پوتے اور خاندان مشیر الملکی کے یادگار اور وارث ہیں۔ آپ نہایت کمسن تھے کہ آپ کے والد ماجد کا سایہ پدریانہ آپ کے سر سے اٹھ گیا۔ بحیثیت بزرگ خاندان نواب میر مہدی علیخاں شمشیر جنگ اول کی منجھلی صاحبزادی نوابہ امت الحسینی بیگم مرحومہ (جو آپ کے والد نواب میر احمد علی خاں مرحوم کے چچازاد بھائی نواب سہراب جنگ مرحوم کی محل تھیں) بمنظوری سرکار آپ کی ولیہ مقرر ہوئیں اور مرحومہ کے زیر نگرانی آپ کی تعلیم و تربیت اعلیٰ پیمانہ پر ہوتی رہی مگر افسوس کہ قضا نے آپ کے سر سے ان کا بھی سایہ اٹھالیا۔ اس وقت آپ بحیثیت وارڈ سرکار عالی کے زیر نگرانی اعلیٰ پیمانہ پر تعلیم پا رہے ہیں، آپ کی تعلیم پر سرکار اچھی رقم خرچ کر رہی ہے اور آپ کے آرام و آسایش کے ممکنہ سہولتیں بہم پہنچا رہی ہے۔ اسٹیٹ بنام اسٹیٹ نواب ثریا جنگ زیر نگرانی کورٹ آف وارڈز سرکار عالی ہے۔ اس اسٹیٹ کا انتظام مولوی سید سراج الدین صاحب (جو ایک تجربہ کار، کارداں فرض شناس، اور بے لوث منتظم ہیں) کے تفویض ہے۔ جن کی بے لوث خدمات نے اسٹیٹ کے انتظامی اور مالی امور میں جان ڈالدی ہے۔ اور آج یہ اسٹیٹ خود کو مالی اور انتظامی امور کے مدنظر بڑے بڑے اسٹیٹس کے مقابلہ میں پیش کرنے کے لایق ہوگیا ہے۔ نواب میر بندہ علی خاں صاحب کا پتہ:۔ سیف آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۷)

بہادر جنگ شمشیر بہادر (نواب.........) آپ نواب محمد فیض الدین خاں امام جنگ خورشید الدولہ خورشید الملک مرحوم کے خلف اکبر نواب محمد محی الدین خاں تیغ جنگ شمس الامراء سر خورشید جاہ کے، سی، آئی، ئی مرحوم کے پوتے اور نواب محمد حفیظ الدین خاں ظفر جنگ شمس الملک شمس الامرا مرحوم کے بھتیجے ہیں۔ آپ کے جد امجد اور

والد ماجد نے اپنی خاص نگرانی میں آپ کو اردو، فارسی کی اچھی تعلیم دلوائی، زاں بعد انگریزی زبان کی تحصیل فرمائی، حضرت غفران مکان نے سنہ ۱۳۱۲ھ میں شمشیر بہادر ۱۳۰۵ھ میں بہادر جنگ کے خطاب سے آپ کو سرفراز فرمایا۔ آپ کی شادی نواب رفیع النساء بیگم صاحبہ (نواب محمد رشید الدین خاں امیر کبیر مرحوم کی نواسی) سے ہوئی، آپ خوش اخلاق اور ملنسار نواب ہیں۔ آپ کا پتہ دودھ باؤلی حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۸)

بہادر یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ نواب محمد نصیب خاں نصیب یاور جنگ مرحوم کے فرزند ہیں۔ سنہ ۱۳۲۲ف میں آپ پیدا ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم مدرسۂ نظامیہ میں ہوئی۔ زاں بعد مدرسہ عالیہ و مدرسہ دارالعلوم میں اردو، فارسی اور انگریزی کی تعلیم حاصل فرمائی، علم عربی کا اکتساب آپ نے علامہ سید اشرف شمسی و مولنا سعادت اللہ خاں صاحب سے فرمایا اور بعد انتقال اپنے والد مرحوم کے سنہ ۱۳۴۱ف میں آپ اپنے تمام مناصب و جاگیرات و اعزاز آبائی یعنی جمعداری نظم جمعیت، عماری، پالکی، آفتاب گیری و میانہ و علم و نوبت و نقارہ و چتر وغیرہ سے متمتع و ممتاز ہوئے۔ آپ خداداد قابلیت کے علاوہ اعلیٰ درجے کے مقرر ہیں۔ چنانچہ حضرت اقدس و اعلیٰ کی موجودگی میں بھی آپ کو تقریر کرنے کی عزت حاصل ہوئی۔ آپ خطاب بہادر یار جنگ بہادر سے سرفراز ہیں۔ آپ کے ایک بلند پایہ مقرر ہونے کا ہر شخص معترف ہے۔ آپ ایک قومی کارکن ہونے کے علاوہ چار سال تک مجلس وضع قوانین میں طبقہ جاگیرداران کے نمائندہ بھی رہ چکے ہیں اور مجلس بلدیہ کی رکنیت کو بھی انجام دیا ہے اور نائب صدر مجلس بھی رہے ہیں اور آل انڈیا مہدویہ کانفرنس و مسلم یوتھ کانفرنس کی صدارت کے لئے منتخب بھی کئے گئے۔ شاید و باید ہی ایسا کوئی قومی و مذہبی ادارہ ہوگا کہ جس سے آپ کا تعلق نہ ہو۔ آپ کا زیادہ تر تعلق مجلس اتحاد المسلمین و خدمت

قرآن مجید و صدر انجمن اسلامیہ سے ہیں آپ نے حج و زیارت حرمین الشریفین سے مشرف ہو کر ۱۳۲۵ھ میں تمام ممالک اسلام ایران و عراق و ترک و کابل و فلسطین و شام کی بھی سیاحت فرمائی ہے۔ آپ ملک کے بہی خواہ اور مالک کے سچے جاں نثار اور بڑے خوبیوں کے حامل نواب ہیں۔ آپ ہمدرد قوم، پابند مذہب، منسار، خوش خلق، مردم شناس منکسر المزاج وسلیم الطبع واقع ہوئے ہیں۔ باوجود امارت آپ میں غرور نام کو نہیں۔ ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں، آپ کی شہرت نہ صرف حیدرآباد فرخندہ بنیاد ہی تک محدود ہے بلکہ غیر ممالک میں بھی آپ کافی شہرت رکھتے ہیں۔ آپ کی شخصیت کا معترف نہ صرف اسلامی طبقہ ہے بلکہ غیر مسلم طبقہ بھی آپ کو عزت کی نظر سے دیکھتا ہے آپ معتمد مجلس جاگیرداران سرکار آصفیہ ہیں۔ اسلامی خدمات کی انجام دہی۔ اسلامی برادران کی ہمدردی کے ساتھ ساتھ آپ کو ملک سے بڑی ہمدردی ہے۔ آپ کا پتہ، مہدی منزل بیگم بازار حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۹)

بھاسکرانند پرشاد صاحب رائے ....) آپ راجہ بھگوان سہائے آنجہانی کے فرزند اکبر ہیں۔ آپ ۱۳۱۱ف کو پیدا ہوئے، آپ نے اردو، فارسی میں اچھی قابلیت حاصل فرمائی، انگریزی میں، بی اے کی ڈگری مدراس یونیورسٹی سے حاصل کی، خاندان راجہ شیوراج دھرم ونت آنجہانی میں آپ پہلے رکن ہیں جنھوں نے بی اے کی ڈگری حاصل فرمائی ہے۔ ۲۰ ردے ۱۳۳۲ف کو نائب مددگار نظامت امداد باہمی کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے، تین مہینے بعد ۲۲ فروردی ۱۳۳۴ف کو مددگار ناظم امداد باہمی اورنگ آباد ہوئے۔ آپ کی بے لوث کارگزاری اور خاندانی اعزاز کے مدنظر ہمیں توقع ہے کہ بہت جلد آپ اپنی اعلیٰ قابلیت

کی وجہ کسی اعلیٰ خدمت پر ترقی پائیں گے ۔ آپ نہایت خوش خلق اور ملنسار راجہ ہیں
آپ کا پتہ ۔ چوک میدان خاں حیدرآباد دکن ہے ۔

(۴۰)

بھاسکر پرتاب صاحب

(راے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔) آپ راے سورج پرتاب آنجہانی کے فرزند دوم ہیں ، چونکہ آپ کے بڑے بھائی راے رامیشر پرتاب آنجہانی لاولد تھے ۔ اس لئے ان کے بعد بحیثیت بزرگ خاندان حسب فرمان خسروی مترشدہ ۸ رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ آپ جاگیرات موروثی سے سرفراز فرمائے گئے ۔ آپ کی ابتدائی تعلیم اپنے ننہیال یعنی راجہ پرتاب بہادر اور راجہ نبجے راج بہادر کے پاس ہوی ، زاں بعد سٹی کالج میں انگریزی کی تعلیم حاصل فرمائی ۔ آپ اردو ، فارسی میں کافی مہارت رکھنے کے علاوہ عروض و قوافی فن شاعری پر کامل عبور رکھتے اور ذرہ تخلص فرماتے ہیں ۔ آپکے اشعار شستہ اور حقیقت کے آئینہ دار ہوا کرتے ہیں ۔ آپ کی شادی راے کنیا پرشاد صاحب پیشکار نواب سرخورشید جاہ مرحوم امیر پائیگاہ کی دختر سے ہوی ۔ جن کے بطن سے آپ کو صرف ایک فرزند لایق و فایق خداوند کریم نے سرفراز فرمایا ہے ۔ آپ ۱۳۰۰ف میں سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوکر مجلس مالگزاری ، صنعت و حرفت ، محاسبی گولکنڈہ کے ذمہ دارانہ خدمات انجام دے کر اپنے افسروں کو خوشنود رکھکر ۱۳۳۹ف میں وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے ، آپ کو سیر و سیاحت کا بہت شوق ہے ۔ چنانچہ کئی ایک مشہور مقامات کی سیر اور تیرتھ گاہوں کی آپ نے زیارت فرمائی ہے ۔ بموقع سفر بمبئی و لاہور آپ کو گورنر صاحبان کی گارڈن پارٹی میں شریک رہنے کا شرف بھی حاصل رہا ہے ۔ آپ اپنے سب بھائیوں میں تجربہ کار ، خوش اخلاق ، ملنسار ، ہمدرد نیک خصلت ، پابند مذہب و کنبہ پرور واقع ہوئے ہیں ۔ آپکی جاگیرات کی انتظامی قابلیت

لائق ستایش ہے۔ آپ کو اپنی جاگیرات کی رعایا کی فلاح و بہبود کا ہر وقت خیال رہتا ہے۔ آپ کے اکلوتے فرزند کنور پرتاب نہایت ہوشیار اور اپنے والد ماجد کے نقش قدم پر چلنے والے اور والدین کے مطیع و فرمانبردار و اطاعت گزار راجہ ہیں۔ اس وقت اپنے والد کے زیر نگرانی جاگیرات کے انتظام میں مشغول اور نہایت خوش اسلوبی سے جاگیرات کے کاروبار انجام دے رہے ہیں۔ رائے رامچندر نارائن صاحب دوم تعلقدار سرکار عالی کی دختر نیک اختر ان سے منسوب ہے۔ آپ کا پتہ۔ دیوڑھی راجہ شیوراج آنجہانی چوک میدان خاں حیدر آباد دکن ہے۔

(۱۴)

بھاسکر شاستری صاحب (پنڈت ڈی پی ......)

آپ رصدگاہ نظامیہ کے ناظم ہیں۔ آپ علم ہیئت کے مشہور ماہرین میں شمار کئے جاتے ہیں ۱۲۹۸ف میں آپ اپنے وطن تنجور جنوبی ہند میں پیدا ہوئے اور مدراس یونیورسٹی میں آپ نے تمام تعلیمی مدارج طے کرکے یم اے کی ڈگری نمایاں کامیابی کے ساتھ حاصل کی اور اپنی قابلیت و مہارت فن کی بنا پر ایف آر اے یس کا امتیاز بھی بہت جلد حاصل کر لیا۔ ۱۳۳۱ف میں آپ بحیثیت ناظم رصدخانہ نظامیہ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں داخل ہوئے اور اس وقت سے اب تک اس عہدے کے اہم فرایض کو نہایت قابلیت سے انجام دے رہے ہیں۔ مملکت حیدر آباد میں جنتری کی ترتیب اور قمری مہینوں کا حساب کتاب اسی رصدخانہ کے مشاہدات پر مبنی ہے۔ اس لحاظ سے اس کے ناظم کا عہدہ بہت بڑی ذمہ داری کا ہے آپ اپنی قابلیت و استعداد کے لحاظ سے اس عہدہ کے لئے نہایت موزوں ہیں۔ آپکا پتہ۔ بیگم پیٹھ حیدر آباد دکن ہے۔

(۴۲)

بہاؤالدین خاں صاحب

(نواب محمد ....) آپ نواب صادق جنگ مرحوم کے فرزند سوم ہیں ۲ آبان ۱۳۱۰ف کو آپ پیدا ہوئے، آپ کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی بعدازاں سٹی کالج میں شریک ہوئے، زاں بعد عثمانیہ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل فرمائی۔ ۹ر اسفندار ۱۳۴۱ف کو بحیثیت مہتمم کروڑگیری سلک ملازمت میں داخل ہوئے۔ آپ سب سے پہلے محصول خانہ لنگسگور پر متعین ہوئے۔ بعدازاں محصول خانہ سکندرآباد کے گراں قدر خدمات ایک عرصہ تک انجام دئے۔ فی الوقت آپ مہتمم کروڑگیری ضلع پر فائز اور کارگزار ہیں۔ آپ ایک وجیہ، جامہ زیب، لائق، پابند وقت اور خوش خلق حاکم ہیں۔ ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ آپ کی کارگزاری و کاردانی مسلم ہے۔

بلدہ کا پتہ۔ خیریت آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۴۳)

بہجت علیخاں صاحب

(حاجی نواب مرزا ..) آپ نواب مرزا فیاض علی خاں مرحوم کے فرزند اور نواب مرزا ثابت علی خاں عرف ابن صاحب مرحوم کے پوترے ہیں۔ یکم آذر ۱۳۱۰ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ ابتداً اردو، فارسی اور انگریزی کی تعلیم گھر پر حاصل فرمائی، زاں بعد مدارس سرکار عالی میں شریک ہو کر سلسلہ درس کو جاری رکھا۔ اردو، فارسی میں اچھی قابلیت پیدا کی اور انگریزی میں بھی دستگاہ حاصل فرمایا۔ مردانہ کھیلوں میں بھی آپ نے مہارت حاصل فرمائی۔ کرکٹ، پولو، ٹینس خوب کھیلتے ہیں۔ ۲۱ مہر ۱۳۳۲ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ۲۹ شہریور ۱۳۴۸ف کو مہتمم آبکاری ضلع رائچور کی خدمت پر فائز ہوئے، اسی حیثیت سے آپ نے اضلاع کریم نگر

ناندیڑ، بیدر، اورنگ آباد۔ بیڑ، اور رائچور پر کام کرکے اپنی اعلیٰ انتظامی قابلیت سے حکام بالادست کو خوش اور اپنے ماتحتین کو خود سے راضی رکھا۔ اِس وقت آپ بہ وظیفہ حسن خدمت سبکدوش ہیں، نہایت ہر دلعزیز، خوش خلق اور ملنسار نواب ہیں۔ دیوڑھی و دربار کی عزت حاصل ہے۔ سماج میں آپ کی وقعت ہے۔ اپنے آبائی جاگیرات و مناصب سے حصہ پاتے ہیں۔ حج بیت اللہ الحرام اور زیارات مقامات مقدسہ سے مشرف ہو چکے ہیں۔ آپ کا پتہ۔ بہجت منزل بیرون دروازہ چادر گھاٹ حیدرآباد دکن ہے۔

(۴۴)

بھروچہ صاحب (مسٹر ایس۔ یم ......) آپ حیدرآباد فرخندہ بنیاد کے ایک معزز و ممتاز پارسی خاندان کے رکن، متدین و بے لوث، کاردان و فرض شناس حاکم ہیں۔ ۱۳۲۹ف میں ناظم آبکاری (کمشنر آف اکسائز) کے اہم عہدہ پر فائز ہوئے۔ آپ کے دور نظامت میں بہت سی مفید اصلاحیں عمل میں آئیں جس کی وجہ توفیر آمدنی کے ساتھ ساتھ تخفیف استعمال مسکرات کا بھی آغاز ہوا۔ آبکاری سرکار عالی کی اہمیت کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ اس کا موازنہ تخمیناً دو کروڑ روپیہ سالانہ کے قریب قریب ہے۔ اس کے باوجود بھی نظامت آبکاری کا عہدہ ۱۳۲۳ف سے علحدہ قایم کیا جا کر استعمال مسکرات پر مختلف قیود و عاید اور ممکنہ تدابیر روبعمل لانے کی کوشش جاری ہے۔ جس میں ایک حد تک کامیابی ضرور ہوئی ہے۔ مضر صحت و غیر صاف مسکرات کی خرید و فروخت کی روک تھام جیسی کہ ہونی چاہئے ہو چکی ہے۔ ترک مسکرات کی ایک انجمن قایم کی جا کر امتناع مسکرات کے باوجود بھی کوئی مفید و خاطر خواہ نتیجہ اس وقت تک برآمد نہیں ہوا اس لئے کہ اس پلیسی کی اجراء کا انحصار ملک کے حالت پر ہے۔ آپ اس وقت انسپکٹر جنرل مال کی خدمت جلیلہ پر فائز اور اپنے کام کو جس خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں اس کو خود گورنمنٹ

قدر کی نگاہ سے دیکھ رہی ہے۔ آپ کا پتہ چوملی حیدرآباد دکن ہے ۔

(۴۵)

بینا لک راج بہادر (راجہ ....) آپ راجہ گجانن پرشاد بہادر کے فرزند دوم ہیں ۱۳۰۴ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے قابل اساتذہ سے اردو، فارسی اور انگریزی کی تحصیل کرکے اعلیٰ قابلیت بہم پہنچائی۔ ہر سہ زبان میں کافی مہارت رکھتے ہیں سیاق وسباق سے ماہر ہیں۔ بموقع دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک ۱۳۲۳ھ میں آپ کو پیشگاہ حضرت غفران مکان سے خطاب راجہ بہادر سرفراز ہوا۔ آپ بحکم مدار المہام وقت محکمۂ فینانس میں بطور اتاچی کارگزار تھے۔ آپ کے علاقہ جاگیر کی زمینات اغراض فوجی میں لئے جانے کے معاوضہ میں آپ کے نام پیشگاہ سرکار سے ایک جاگیر بھی عطا ہوئی حسب عمل درآمد اس وقت آپ قابض و مہتمم اسٹیٹ ہیں۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ راجہ راجان راجہ شیو راج دھرم ونت آنجہانی میں بھی آپ مشترکہ حقوق رکھتے ہیں اور آپ ہی بلحاظ رشتہ و عمر بزرگ خاندان ہیں۔ آپ کے چھ فرزند اور چار دختر ہیں۔ آپ کے فرزندوں کے نام تلجا راج۔ گوپال راج۔ پریم راج۔ رام کمار۔ کرشن کمار اور وجے کمار ہیں، یہ سب کمسن اور تین لڑکے زیر تعلیم ہیں۔ صاحب تذکرہ نہایت خوش خلق، ملنسار، رحمدل کنبہ پرور، ہمدرد، ہر دلعزیز اور اوصاف پسندیدہ کے حامل اور بے تعصب، ملک کے خیرخواہ اور مالک کے جاں نثار راجہ ہیں۔ آپ کا پتہ۔ چوک میدان خاں، حیدرآباد دکن ہے

(۴۶)

پرشوتم پرشاد صاحب (رائے ....) حیدرآباد کے قدیم جاگیردار

ہیں۔ آپ اپنے برادر کلاں رائے جنگ کشور کے بعد جاگیرات موروثی سے بلحاظ رواج خاندانی سرفراز ہوئے۔ آپ نہایت سادہ مزاج اور پابند مذہب ہیں۔ آپ کو انتظامات جاگیر میں کافی مہارت حاصل ہے۔ رعایا خوش حال و فارغ البال ہے۔ آپ باتباع فرمان خسروی بوجہ سقامت ہنگام اپنے جاگیرات میں علاوہ معافیات کے وقت ضرورت رعایا کی امداد فرمایا کرتے ہیں جس سے غریب رعایا پریشان و مقروض نہ ہو۔ آپ کا پتہ، چار مینار حیدرآباد دکن ہے۔

(۴۷)

پرتاب گیرجی بہادر (راجہ.........) آپ راجہ نرسنگ گیرجی آنجہانی کے خلف اکبر اور راجہ دہن راج گیرجی بہادر کے بڑے بھائی ہیں۔ آپ حیدرآباد دکن کے مشہور و معروف، معزز اور ممتاز افراد سے ہیں اردو، فارسی اور انگریزی میں اچھی قابلیت اور حیدرآباد دکن کی اعلیٰ سوسائٹی میں کافی رسوخ رکھتے ہیں۔ آپ کی سماج میں بڑی قدر و منزلت ہے، اور دیوڑھی دربار کی عزت حاصل ہے۔ امور خیر میں بڑا حصہ لیتے ہیں۔ علمی سرپرستیاں بھی آپ کی لائق صد ستایش ہیں۔ آپ ایک بہترین اسپورٹس مین بھی ہیں۔ اسپورٹس کے کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ نہایت خوش مزاج خوش اخلاق، زندہ دل اور بے تعصب راجہ ہیں، ملک و مالک کی بہی خواہی میں اپنی آپ نظیر ہیں۔ باوجود امارت و ثروت کے ہر کہ و مہ سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ حاجتمندوں کی حاجت روائی اور غریبوں کی امداد کے لئے خود کو وقف کئے ہوئے ہیں۔

آپ کا پتہ :۔ شاہ راہ عثمانی حیدرآباد دکن ہے۔

(۴۸)

پالن جی شاو کشا تاراپور صاحب (کپٹن ....) آپ کا سلسلہ خاندان پشتنجی مہرجی (جو مہاراجہ چندو لعل آنجہانی کے عہد وزارت میں بڑے پایہ کے ساہوکار تھے) سے ملتا ہے۔ آپ ڈاکٹر شاو کشا سہراب جی آنجہانی (جو نواب محمد تفضل الدین خاں سکندر نواز جنگ اقبال الدولہ اقتدار الملک سرو قار الامراء مرحوم و مغفور اور نواب لایق علی خاں سالار جنگ شجاع الدولہ مختار الملک عماد السلطنۃ مدار المہام وقت اور نواب میر پرورش علی خاں مکرم جنگ مکرم الدولہ مرحوم کے معالج و ڈاکٹر خاص تھے) کے فرزند اور نواب شاو ک یار جنگ بہادر ال، آر، سی، پی۔ ان ایس، ڈی۔ پی، ایچ۔ ڈی، ٹی۔ ین کے چھوٹے بھائی ہیں۔ آپ کی ولادت بمقام بمبئی ہوی۔ وہاں کی درسگاہوں میں ابتدائی تعلیم حاصل کرکے فن ڈاکٹری کی تحصیل کے لئے حیدرآباد تشریف لائے۔ اور یہاں کے میڈیکل کالج میں شریک ہو کر سنہ ۱۹۱۵ء میں ڈاکٹری کا امتحان کامیاب فرمایا۔ سنہ ۱۹۱۸ء میں آپ بحیثیت ملٹری ڈاکٹر سلک ملازمت ملٹری عہدہ داران میں منسلک ہوئے۔ سنہ ۱۹۳۲ء میں ایکسرے کی خاص طور پر تعلیم حاصل فرمائی۔ نہایت لایق ہوشیار اور ایک دیرینہ تجربہ کار ڈاکٹر ہیں۔ اپنے فن میں خاص کمال رکھتے ہیں۔ قابل ڈاکٹروں میں آپ کا شمار ہے تشخیص لاثانی اور تجویز بہترین ہوا کرتی ہے۔ آپ کو فوج میں کپتان کا رینک (اعزاز) بھی حاصل ہے۔ آپ کا پتہ اعظم جاہی روڈ حیدرآباد دکن ہے۔

اگر آپکے نام کا سرحرف (ت) ہو اور اس لسٹ میں آپ کا نام نہ ہو تو آپ اس کے حصہ دوم میں جو زیر ترتیب ہے بلا معاوضہ اپنی لائف درج کروا سکتے ہیں بشرطیکہ آپ جاگیردار، حاکم، وکیل، حکیم، ڈاکٹر یا شاعر ہوں تفصیلات کے لئے مخاطبت فرمائیے

دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری

اندرون دروازہ چادرگھاٹ

حیدرآباد دکن

۴۹ تارہ بائی صاحبہ (رانی ....)

۵۰ تراب علی صاحب (مولوی سید ....

۵۱ تراب یار جنگ بہادر (نواب .. ..)

۵۲ ترمبک راج بہادر (راجہ . .. .)

۵۳ ترمک لعل صاحب (راجہ ....)

۵۴ تلاوت جنگ بہادر (صاحبزادہ نواب .....)

۵۵ تلاوت علی خاں صاحب (نواب میر ....)

۵۶ ٹاسکر اکوئر (آنریبل ٹی جے ....)

۵۷ ٹرنر اکوئر (میجر ولیم ....)

(۴۹)

تارہ بائی صاحبہ (رانی ....) آپ راجہ کمانڈے راؤ راؤ رنبھا جیونت ثالث کی دوسری دختر ہیں۔ آپ کی شادی ۱۳۳۹ف میں بتوجہ خاص راجہ راجایان راجہ مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر یمین السلطنت پیشکار و سابق صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی ہز ہائینس مہاراجہ کولھار پور کے بہنوئی (ساڑھو) چیف آف دی گھوسردارس کے چھوٹے بھائی راجہ مان سنگھ راؤ نندے کے ساتھ ہوئی۔ آپ کی شادی کے جملہ اخراجات کورٹ آف وارڈز سرکار عالی سے منظور ہوئے آپ ایک خوش سلیقہ، رحمدل، مردم شناس شریف سیرت، فیاض، نیک طینت، وضع قدیم کی پابند رانی ہیں۔ آپ کی تعلیم کے لئے بزمانہ نگرانی کورٹ آف وارڈز لیڈی گورنس مقرر تھیں۔ آپ کو اردو اور مرہٹی میں اچھی قابلیت حاصل ہے۔ آپ کی سکونت۔ دیوڑھی راجہ راؤ رنبھا آنجہانی بازار نور الامرا حیدرآباد دکن ہے۔

(۵۰)

تراب علی صاحب (مولوی سید ....) آپ حیدرآباد فرخندہ بنیاد کے ایک معزز و ممتاز خاندان کے ہر دلعزیز اور اعلیٰ تعلیم یافتہ رکن اور مولوی سید عباس صاحب

مرحوم کے فرزند ہیں۔ ۲۰ بہمن ۱۲۹۹ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی اور قابل اساتذہ سے حاصل فرما کر نظام کالج میں شریک ہوئے یہاں کچھ دنوں تک تحصیل علم میں مشغول رہنے کے بعد امتحان عہدہ داران مال میں شریک ہو کر بدرجہ اعلیٰ کامیابی حاصل فرمائی۔ ۲۱۔ فروردی ۱۳۲۰ف کو بحیثیت منصرم سوم تعلقدار درجہ دوم مددگار تعلقدار گلبرگہ سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ۱۴ اردی بہشت ۱۳۲۴ف کو آپ کا استقلال عمل میں آیا۔ ۱۲۔ آذر ۱۳۲۵ف سے ۳۱۔ اردی بہشت ۱۳۲۶ف تک اسٹیٹ نواب کمال یار جنگ مرحوم کی اسپشل افسری کی خدمت محکمہ کورٹ آف وارڈز میں انجام دیتے رہے۔ یکم خورداد ۱۳۲۶ف کو آپ اپنی اصلی خدمت پر واپس ہوئے ۳۰۔ خورداد ۱۳۲۸ف کو ایک درجہ کی ترقی پائے ۵۔ اردی بہشت ۱۳۳۱ف کو مددگار تعلقدار ضلع بیڑ۔ ۶ خورداد ۱۳۳۱ف کو مددگار تعلقدار ڈویژن لنگسگور۔ ۴ تیر ۱۳۳۱ف سے ۳۔ بہمن ۱۳۳۲ف تک مددگار کمشنر ترقیات عامہ کی خدمت انجام دیتے رہے ۴۔ بہمن ۱۳۳۳ف کو تعلقدار معاوضہ اراضی ریلوے و ڈسٹرکٹ جج و ناظم عدالت آرائش بلدہ ہوئے۔ آپ کے عہد تعلقداری و نظامت میں محکمہ تعلقداری باغات و نظامت عدالت آرائش بلدہ نہایت منتظم ہو گیا تھا۔ اور جو جو خامیاں تھیں وہ سب دور ہو گئیں۔ نئی نئی جدتیں پیدا کیں۔ استفسار کا صیغہ قائم فرمایا، اہل معاملہ کے لئے ہر ممکنہ سہولت بہم پہنچائی۔ خود وقت کی پابندی کر کے ماتحتین کو پابندی کا عملی درس دیا۔ الغرض آپ ایک دیرینہ تجربہ کار عالی دماغ فرض شناس، مستعد، معاملہ فہم نکتہ رس، دور اندیش اور جلیل القدر حاکم ہیں۔ جس شخص کو آپ کے محکمہ سے کام پڑا اس نے آپ کے سلیقہ اور حسن و انتظام کی تعریف کی۔ آپ نے تمام بلاد اسلامیہ کا سفر فرمایا، واپسی پر صوبہ داری ورنگل کی منصرمانہ خدمت انجام دی۔ نظامت ٹپہ سرکار عالی کے اس وقت شریک ناظم ہیں۔ آپ ایک کنبہ پرور، فیض رساں، علم دوست، پابند وضع حاکمانہ خوش باش

وسیع الاخلاق، کثیر الاخلاق حاکم ہیں۔ آپ کا حلقہ اثر نہایت وسیع ہے۔

۵۱

تراب یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ نواب میر اور علیخاں بہرام جنگ بہرام الدولہ مرحوم و مغفور کے خلف اکبر نواب میر بہادر علیخاں سطوت جنگ ثالث کے پوتے اور نواب سر سالار جنگ مختار الملک اول کے نواسے ہیں۔ آپ ۱۳۰۲ھ ف میں بمقام حیدرآباد دکن پیدا ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم قابل اساتذہ سے آپ کے والد مرحوم کے زیر نگرانی گھر ہی پر ہوئی اور بعد اس کے آپ بغرض تعلیم مدرسہ عالیہ میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں مدراس بغرض تعلیم تشریف لے گئے۔ آپ نے اردو، فارسی، عربی اور انگریزی میں بہت اچھی قابلیت بہم پہونچائی اور بحیثیت گزیٹڈ عہدہ دار ۸ اردی ۱۳۲۶ھ ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور اپنے کار مفوضہ کو نہایت دلدہی و دیانت داری سے بلا کسی شکوہ و شکایت کے انجام دے رہے ہیں۔ آپ کے ماتحتین اور ادنیٰ تا اعلیٰ آپ سے نہایت خوش اور آپ کے مداح ہیں۔ آپ کو ۱۳۲۲ھ ف میں تراب یار جنگ خطاب عطا ہوا۔ ۱۳۲۶ھ ف سے اس وقت تک آپ مددگار معتمد مالگزاری شاخ چھاؤنیات و ریلوے کی خدمت پر مامور و کارگزار ہیں اور آپ بعد اپنے والد مرحوم کے اپنے آبائی جاگیرات پر قابض ہوئے۔ آپ کے جاگیرات کلپاک، گھاٹ نانددرہ، خداوند پور ہیں۔ آپ کے جاگیرات کا سالانہ محاصل ایک لاکھ بیس ہزار ہے۔ آپ کے زیر سایہ آپ کی جاگیرات کی رعایا نہایت خوش حالی و فارغ البالی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کر رہی ہے۔ ہر وقت رعایا کے سود و بہبود کا خیال آپ کے پیش نظر رہتا ہے۔ آپ کو عدالتی و کوتوالی اختیارات بھی حاصل ہیں۔ آپ کی جاگیرات میں دو امین سرگرم انتظام ہیں۔ آپ کے فرزند نواب میر عباس علیخاں صاحب ہیں جو اپنے والد ماجد کی طرح خوش خلق، ذہین اور طباع ہیں۔ آپ کا پتہ

امیر میٹھہ حیدرآباد دکن ہے۔ آپ کے جاگیرات کی معتمدی کا پتہ۔ نظام باغ دیوان دیوڑھی حیدرآباد دکن ہے۔

(۵۲)

ترمبک راج بہادر (راجہ ......) آپ راجہ لچھمن رائے رائے رایاں امانت ونت آنجہانی کے فرزند دوم اور راجہ شام راج راجونت بہادر صدرالمہام تعمیرات سرکار عالی کے بھائی ہیں۔ ۹ ذیقعدہ ۱۳۱۷ف روز یکشنبہ بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم آپ نے قابل ولایق اساتذہ سے گھر پر حاصل فرماکر انگلستان تشریف لے گئے اور وہاں بی اے کا امتحان کامیاب فرمایا۔ اس وقت آپ معتمد مجلس بلدیہ کے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ بتقریب سالگرہ کرنل نواب میر برکت علی خاں والاشان مکرم جاہ بہادر ۹۔ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ کو پیشگاہ خسروی سے "راجہ بہادر" کے خطاب سے مفتخر ومباہی ہوئے۔ آپ ایک خجستہ خصلت، ملنسار اور ہردلعزیز وعلم دوست راجہ ہیں۔ آپ کا پتہ سوماجی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۵۳)

ترمک لعل صاحب (راجہ ......) آپ راجہ موہن لعل آنجہانی کے لایق فرزند اکبر، راجہ نند لعل آنجہانی کے پوتے اور ایک قدیم وممتاز بشتینی راجہ ہیں۔ آپ کو کئی پشت سے سرکار آصفیہ کی نمکخواری کی عزت حاصل ہے۔ آپ کے آبا واجداد نے جس طریق سے سرکار آصفیہ کی بہی خواہیوں میں حصہ لیا ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ آپ نے اپنے والد کے زیر نگرانی اردو، فارسی اور انگریزی کی اچھی تعلیم حاصل کی اور گورنمنٹ سٹی کالج میں شریک رہکر ہائی اسکول لیونگ سرٹیفکٹ کا امتحان کامیاب فرمایا۔ زاں بعد

نظام کالج میں داخل ہوکر بی، اے کا امتحان پاس کیا۔ آپ ۹ سال کے تھے کہ آپ کے والد کا سایہ عاطفت آپ کے سر سے اُٹھ گیا۔ آپ اپنے والد کے بعد جملہ اعزاز و مناصب و جاگیرات آبائی سے سرفراز ہوئے۔ آپ نہایت مہذّب، خوش وضع، ہوشیار، صاحب اخلاق، ذی مروت اور اپنے لائق و معزز والد کی زندہ مثال راجہ ہیں۔ ایک عرصہ تک آپ شریک معتمد مجلس جاگیرداران سرکار آصفیہ کا کام اعزازی طور پر انجام دیتے رہے۔ آپ ایک اچھے منتظم کاروان اور طبقہ جاگیرداران کے ایک تعلیم یافتہ فرد ہیں، آپ کا پتہ، نندباغ، آصف نگر حیدرآباد دکن ہے۔

(۵۴)

تلاوت جنگ بہادر (صاحبزادہ نواب ....) آپ حیدرآباد کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں آپ نواب سہام جنگ مرحوم کے صاحبزادے ہیں آپ بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں پیدا ہوئے اور مدرسہ اعزہ (درسگاہ اعزہ شاہی) میں تعلیم حاصل فرمائے اور اس مدرسہ کے تمام مدارج طے فرماکر پنجاب یونیورسٹی سے بی، اے کی ڈگری حاصل فرمائی اور سرکاری ملازمت میں بصیغہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ داخل ہوگئے۔ چند ہی روز بعد آپ کی قابلیت و حسن تدبر کا اظہار ہونے لگا اور آپ کو صدر مہتمی تعلیمات بلدہ کا عہدہ تفویض ہوا جس کے ذریعہ سے آپ نے اہل ملک کی تعلیم و تربیت کے لئے نمایاں کوششیں کیں اور جب حضرت اقدس و اعلیٰ کو اعلیٰ قابلیت و ذہانت کا علم ہوا تو آپ کو بذریعہ فرمان واجب الاذعان ۱۳۲۴ف میں معین المہامی تعمیرات کے منصب جلیلہ سے متحز فرمایا۔ اس عہدہ پر فائز ہوکر آپ نے تقریباً دو سال تک اپنی غیر معمولی ذہانت و فرزانگی سے کارنمایاں انجام دئے۔ آپ خطاب مستطاب نواب تلاوت جنگ بہادر سے سرفراز ہیں۔ ۱۳۲۶ف میں آپ اس عہدہ سے وظیفہ حسن خدمت

حاصل کرکے سبکدوش ہوگئے لیکن اس عہدہ سے الگ ہوتے ہی آپ علاقہ صرفخاص مبارک میں نظامت مخارج کا عہدہ تفویض ہوا اور چند ہی دن بعد معتمدی صرفخاص مبارک اور پھر صدر المہامی صرف خاص مبارک سی اہم خدمات آپ کے تفویض کی گئیں۔
حسب فرمان خداوندی جب باب حکومت کا قیام ہوا تو آپ کو صدر المہامی تعمیرات و رکنیت باب حکومت کیلئے منتخب کیا گیا۔ زاں بعد صدر المہامی مال پر آپ کا تبادلہ عمل میں آیا۔ اب آپ سرکاری فرائض سے سبکدوش ہو کر سیاسیات داخلی میں اپنی قدیم دلچسپی کے بموجب اہل ملک کی خدمت کر رہے ہیں۔ آپ کا پتہ۔ کالی کمان حیدرآباد دکن ہے

(۵۵)

تلاوت علیخاں صاحب

(نواب میر ....) آپ نواب میر محمد علی خاں، سعید جنگ سعید الدولہ مرحوم (صوبہ بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد) کے فرزند سوم اور نواب میر محمد سعید خاں، سعید جنگ، سعید الدولہ، سعید الملک مرحوم کے پوتے ہیں۔ آپ کی ابتدائی تعلیم قابل اساتذہ سے اولاً گھر ہی پر ہوی، زاں بعد آپ جاگیردار کالج میں شریک ہوئے اور اب بھی جاگیردار کالج میں زیر تعلیم ہیں۔ آپ نہایت خوش خلق، نواب ہیں۔ علمی ذوق وشوق آپ کا لائق صد ستایش ہے

آپ نہایت خوش خلق اور ذہین واقع ہوئے ہیں۔ آپ کا پتہ، اعتبار چوک منڈی میر عالم حیدرآباد دکن ہے۔

(۵۶)

ٹاسکر اسکوبر (آنریبل ٹی جے ....) آپ سرکار انگریزی کی سیول سرویس کے ایک ممتاز رکن ہیں۔ چنانچہ ملازمت سرکار عالی میں داخل ہونے سے پیشتر ہی آپ نمایاں

خدمات کے صلہ میں او بی ای کے ممتاز خطاب سے سرفراز ہو چکے تھے۔ سنہ ۱۹۲۰ء میں سرکار عالی نے آپ کی خدمات سرکار انگریزی سے مستعار لیں اور بحیثیت معتمد و صدر ناظم مال آپ کا تقرر عمل میں آیا۔ اس وقت سے آپ اپنے مفوضہ فرائض کو نہایت قابلیت سے انجام دے رہے ہیں اور شعبۂ مال میں بہت سی مفید اصلاحیں کر کے ہر معاملہ میں اپنی اعلیٰ قابلیت و کاردانی کا اظہار کرتے رہے اور اکثر اوقات عدم موجودگی آنریبل سر رچرڈ چشنو یکس ٹرینچ میں منصرمانہ طور پر صدر المہامی مال و کوتوالی کی خدمات انجام دیتے رہے۔ بالآخر اسی خدمت صدر المہامی مال و کوتوالی پر ابوجہ سبکدوشی بر وظیفہ مسٹر خدمت آنریبل سر رچرڈ چشنو یکس ٹرینچ) آخر آپ کا مستقلانہ تقرر عمل میں آیا اور اس خدمت کو باحسن الوجوہ انجام دے رہے ہیں۔ آپ سے راعی و رعایا ہر دو خوش ہیں۔ آپ فطرتاً منصف مزاج اور خاموشی کے ساتھ کام کرنے والے حکام سے ہیں حصول شہرت کبھی آپ کا مقصد نہیں۔ فرائض مفوضہ کو نہایت دیانتداری و وفاشعاری سے انجام دینا آپ کا نصب العین ہے۔ آپ کا پتہ:۔ بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۵۷)

ٹرنراسکوٹر (میجر ولیم ......) آپ انگلستان کے ایک فاضل ادیب اور انشا پرداز ہیں۔ کئی سال تک نظام کالج حیدرآباد میں نمایاں تعلیمی کام انجام دیتے رہے۔ ازاں بعد مسٹر برنٹ کے وظیفہ پر علحدگی کی وجہ حسب فرمان خسروی آپ نظام کالج و مدرسۂ عالیہ کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ آپ اڈنبرا یونیورسٹی کے سابق شہرۂ آفاق پرنسپل سر ڈبلیو ٹرنر کے قریبی رشتہ دار ہیں اور اڈنبرا ہی میں آپ نے ابتدائی و اعلیٰ تعلیمی مدارج طے کئے ہیں۔ اختتام تعلیم کے بعد ہی جنگ عظیم کا آغاز ہوا تو آپ نے ملک و قوم کے لئے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ اور مختلف محاذات جنگ پر قابل قدر خدمات انجام دیتے رہے

حتیٰ کہ اس اثناء میں آپ ممبر کے عہدے تک پہنچے، چنانچہ اعزازی طور پر یہ عہدہ آپ کو آج بھی حاصل ہے۔ بعدازاں چسٹر کالج لورپول یونیورسٹی میں پروفیسری کی خدمت قبول کر لی اور پھر بڑودہ کالج اور سینٹ مریس کالج لندن یونیورسٹی میں ایک مدت تک خدمات انجام دیتے رہے۔ ۱۳۳۸ف میں آپ سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور اس کے دوسرے ہی سال آپ نظام کالج کے منصرم پرنسپل مقرر ہوئے اور ایک زمانہ دراز تک مستقلانہ خدمت انجام دیکر جاگیردار کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے، آپ متعدد مستند ادبی کتب انگریزی کے مصنف ہیں خاص کر شکسپیر اور ملٹن کے کئی ایڈیشنوں کی ترتیب و تدوین کا کام آپ نے نہایت ہی قابلیت سے انجام دیا ہے۔ ادبی ذوق کے ساتھ آپ مردانہ کھیلوں میں بھی مہارت رکھتے ہیں۔ خصوصاً رگبی، باکسنگ اور دوڑ میں متعدد انعامات اور تمغے حاصل کر چکے ہیں۔ نہایت محنتی اور کارداں پرنسپل ہیں امید قوی ہے کہ آپ کے زیر صدارت مدرسۂ جاگیرداران دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ آپ کا پتہ، بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن۔

ج

اگر آپکے نام کا سرحرف (ج) ہو اور اس لسٹ میں آپ کا نام نہ ہو تو
آپ اس کے حصہ دوم میں جو زیر ترتیب ہے۔ بلا معاوضہ اپنی لائف درج کروا سکتے ہیں
بشرطیکہ آپ جاگیردار، حاکم، وکیل، حکیم، ڈاکٹر یا شاعر ہوں، تفصیلات کیلئے
مخاطب فرمائیے :۔ **دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری** اندرون دروازہ چادر گھاٹ
حیدرآباد دکن

۵۸ جعفر حسن صاحب (ڈاکٹر سید.........)

۵۹ جعفر حسین خان صاحب (نواب میر.........)

۶۰ جعفر علی صاحب زیدی (مولوی میر.......)

۶۱ جعفر علی خان صاحب (نواب محمد . . . .)

۶۲ جلس صاحبہ (مس . . . .)

۶۳ جگناتھ راؤ صاحب (راجہ وینکٹ . .)

۶۴ جمال الدین صاحب (مولوی سید .....)

۶۵ جہانگیر جی بہمن جی متہا صاحب (مسٹر. . . . .)

۶۶ جیون یار جنگ بہادر (خان بہادر نواب . .)

۶۷ چراغ علی صاحب (مولوی میر . . .)

(۵۸)
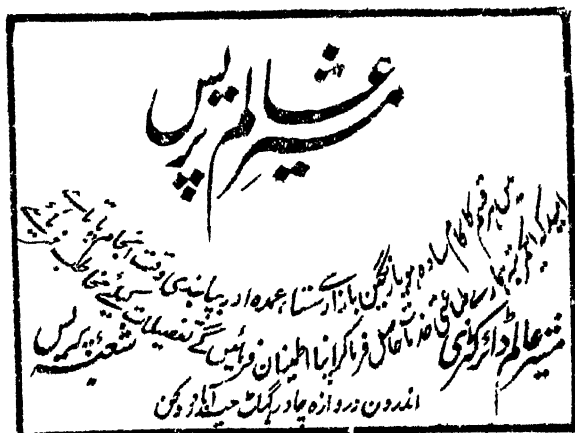
جعفر حسن صاحب (ڈاکٹر سید..........) آپ مولوی سید امیر حسن صاحب مرحوم سابق اول تعلقدار و مصنف آیات حکمات کے لائق فرزند اور میر ضامن علی صاحب مرحوم کے پوترے اور آقا مرزا زین العابدین صاحب شیرازی مرحوم کے نواسے ہیں۔ آپ ۱۲ اگست ۱۹۰۵ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم خانگی طور پر حاصل فرمانے کے بعد مدرسۂ عالیہ میں شریک ہوئے اور وہاں کے تعلیمی مدارج طے کرنے کے بعد جرمنی تشریف لے گئے اور وہاں سے پی ایچ، ڈی کی ڈگری حاصل فرمانے کے بعد ۲ تیر ۱۳۳۷ف کو مددگار پروفیسر معاشیات کلیہ جامعہ عثمانیہ کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ اور اپنے مفوضہ خدمات کو نہایت قابلیت کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ ملک کے ممتاز تعلیم یافتہ اور روشن خیال افراد سے ہیں۔ سوسائٹی میں آپ کو خاص عزت اور سماج میں اچھی وقعت حاصل ہے۔ آپ کا پتہ، جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے۔

(۵۹)

جعفر حسین خاں صاحب (نواب میر..........) آپ نواب میر فرخندہ علی خاں فرخندہ نواز جنگ مرحوم کے اکلوتے فرزند، نواب میر جعفر حسین خاں صف افگن جنگ

مرحوم کے پوترے اور نوابان تاڑبن کے ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ رکن ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم مدرسۂ عالیہ میں حاصل فرمائی بعدازاں بعد کالج میں شریک ہو کر بی، اے کی ڈگری حاصل کی آپ اردو، فارسی اور انگریزی میں اچھی دستگاہ رکھتے ہیں، مردانہ کھیلوں میں آپ کو شغف ہے۔ آپ کی فٹ بال ٹیم آل انڈیا میں مشہور ہے۔ آپ کی جانب سے فٹ بال ٹورنمنٹ قایم ہے جسمیں ہندوستان کے مشہور و معروف کھلاڑیاں ہر سال حصہ لیتے ہیں۔ دیوڑھی دربار اور سوسائٹی میں آپ کو عزت حاصل ہے۔ ہر سال آپ کے گھر میں حضور پرنور بغرض شرکت مجلس عزا جلوہ افروز ہو کر آپ کی عزت افزائی فرماتے ہیں۔ آپ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ، خاندانی اور خوش خلق نواب ہیں، آپ کا پتہ تاڑبن حیدرآباد دکن ہے۔

(۶۰)

جعفر علی صاحب زیدی (مولوی میر ۔۔۔۔۔۔۔) آپ مولوی میر فضل علی صاحب زیدی مرحوم (جو نہایت راسخ الاعتقاد صاحب فہم و ذکا بزرگ اور ایک اعلیٰ درجہ کے ذاکر تھے) کے خلف اکبر، مولوی میر کاظم علی صاحب قبلہ مرحوم (جو ایک جیّد عالم اور فاضل متبحّر تھے) کے بھتیجے اور داماد ہیں۔ آپ کے جد بزرگوار میر جعفر علی زیدی مرحوم زمانہ سر سالار جنگ مرحوم وارد حیدرآباد ہوئے۔ اپنی فراست، دانائی اور قابلیت کی وجہ منصب سے سرفرازی پائے اور آپ کے والد مرحوم علاوہ منصب کے مختلف سرکاری خدمات پر مامور و کارگزار رہے۔ آپ یکم فروردی ۱۲۹۲ف کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ کی مدرسہ اعزہ سے شروع ہوی اور آپ نہایت دلدہی سے تحصیل علم میں مشغول ہوئے۔ آپ کے عم بزرگوار نے اس تعلیم کو آپ سے ترک کروا کر دینی تعلیم کی آپ کو ترغیب دی اور آپ تحصیل علم دین کی طرف متوجہ ہوئے۔ غرض لائق و فایق اساتذہ اور جید فضلا سے آپ نے اکتساب علم فرما کر علوم السنہ مشرقیہ میں کافی عبور اور مہارت تامہ حاصل فرمائی۔ قانون کی بھی آپ نے تحصیل کی۔

جوڈیشل کے امتحان کو بدرجۂ اعلیٰ کامیاب اور وکالت شروع کرکے عملی تجربہ حاصل فرمایا۔ نواب فخر الملک مرحوم نے آپ کی لیاقت وقابلیت دیکھکر آپ کا تقرر درجۂ اول کی منصفی پر فرمایا۔ آپ ضلع اورنگ آباد پر متعین ہوئے۔ یہاں سے آپ کی سرکاری زندگی کے باب کا آغاز ہوتا ہے مختلف اضلاع وتعلقات پر آپ عدالتی خدمات انجام دیتے رہے۔ اور ترقی کرتے کرتے ناظم ضلع ہوئے۔ آپ ناظم عدالت ضلع عثمان آباد تھے کہ ۱۳۴۰ف میں وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے۔ آپ کا ہر فیصلہ بالکل بے لوث، غیرطرفدار اور انصاف پر مبنی ہوتا تھا۔ آپ ایک خداترس، انصاف پسند، رحمدل اور ہر دلعزیز فرد ہیں۔ آپکے مواعظ نہایت دلچسپ اور پُراثر ہوتے ہیں جن کو سنکر ہر انصاف پسند آپ کے ایک عالی درجہ کے عالم ہونے کا مقر ہوتا ہے۔ ہرسال غرۂ محرم الحرام سے ۱۰ محرم الحرام تک آپنے ہی گھر میں وعظ بیان فرماتے ہیں۔ آپ کا پتہ حسینی محلہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۶۱)

جعفر علی خاں بہادر (نواب محمد.....) آپ نواب محمد ابوالحسن خاں شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر کے فرزند اور نواب میر مہدی علیخان شمشیر جنگ اول مرحوم کے نواسے ہوتے ہیں، آپ نے اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی قابل اساتذہ سے، اردو، فارسی اور انگریزی کی تعلیم حاصل فرمائی زاں بعد مدرسہ عالیہ میں شریک ہوکر انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں کامیابی حاصل کی لیکن بعض وجوہ کی بنا، پر سلسلہ تعلیم کو آپ نے منقطع فرمادیا اور ۱۳۳۵ف میں سلک ملازمت سرکار عالی میں بحیثیت مہتمم کروڑگیری داخل ہوگئے۔ آپ لائق اور تجربہ کار ہیں۔ امید ہے کہ جلد کسی اعلیٰ خدمت پر فائز ہوجائیں۔ آپ کی شادی نواب میر علی محمد خاں شمشیر جنگ دوم مرحوم کی دختر سے ہوئی۔ آپ نہایت خوش خلق اور ملنسار نواب ہیں۔ آپ کا پتہ "شوکت منزل" بیرون یاقوت پورہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۶۲)

جلسن صاحبہ (مس ۔۔۔ ۔۔۔۔ ۔۔۔) ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون ہیں۔ ۹ خورداد ۱۲۹۲ف کو بمقام مدراس پیدا ہوئیں۔ بی۔ اے۔ ایل، ٹی کے امتحان میں بدرجہ اعلیٰ کامیاب ہوکر مددگار مدرسہ نسواں نامپلی کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئیں یکم آذر ۱۳۳۵ف تک اپنے مفوضہ خدمات کو جس خوش اسلوبی سے انجام دیا ہے۔ وہ حیدرآباد کے تعلیم یافتہ طبقہ اناث کے اعداد و شمار سے ظاہر ہے۔ یکم آذر ۱۳۳۵ف کو آپ لکچرار انگریزی زنانہ کالج نامپلی متقرر ہوئیں۔ مدرسۂ نسواں نامپلی کو زنانہ کالج نامپلی سے علحدہ کرکے آپ کی صدارت میں دیا گیا ہے۔ اور زنانہ کالج نامپلی جس کو کلیۂ جامعۂ اناث کہتے ہیں بالکلیہ ڈاکٹر مس آمنہ پوپ صاحبہ یم۔ اے کی صدارت میں ہے۔ اس وقت آپ مدرسہ نسواں نامپلی کی صدر ہیں۔ اپنے فرائض صدارت کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیتی ہیں۔ آپ کا پتہ :۔ " دل آرام " حیدرگوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

۶۳

جگناتھ راؤ صاحب (راجہ وینکٹ ۔۔۔ ۔۔۔۔۔) آپ راجہ وینکٹ لچھما راؤ بہادر ثانی اور رانی وینکٹ رتنمانبہ صاحبہ والیہ سمستان جٹپول کے متبنیٰ فرزند اور ہونیوالے راجہ ہیں۔ آپ مہاراجہ بہادر بومل کے پوتے ہیں۔ آپ کا اصلی نام وینکٹ راج گوپال ہے۔ راجہ وینکٹ لچھما راؤ بہادر ثانی نے بمنظوری سرکار آپ کو متبنیٰ لے کر لینے والد وینکٹ جگناتھ راؤ کے نام سے موسوم کیا۔ آپ بہت کمسن تھے جب کہ راجہ وینکٹ لچھما راؤ بہادر ثانی اس دنیائے فانی سے سبکدوش ہوئے۔ اپنی والدہ رانی وینکٹ رتنمانبہ صاحبہ کے زیر نگرانی اعلیٰ پیمانہ پر جو آپ جیسے راجاؤں کے شایان شان ہو آپ نے تعلیم حاصل فرمائی۔ آپ کو بھی سواری اسپ اور شکار کا شوق ہے۔ نوعمری ہی میں آپ نے (۱۱) شیروں کا اور (۳۸۶)

دیگر وحشی جانوروں کا شکار کیا۔ اس سے پتہ چل سکتا ہے کہ دلاوری وشجاعت والیان سمستان جٹپول میں مسلسل چلی آرہی ہے اور وہ سارے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ جو ایک والئی سمستان میں لازمی ہیں وہ آپ میں موجود ہیں۔ آپ کا پتہ "سوربھی ولاس" شاہ راہ عثمانی حیدرآباد دکن ہے۔

(۶۴)

جمال الدین صاحب جناب (مولوی سید ....) آپ کا خاندانی تعلق ٹیپو سلطان شہید سے ہے۔ آپ ۱۲۹۴ھ فصلی میں بلدۂ حیدرآباد دکن میں پیدا ہوئے۔ تعلیم کی ابتداء نظام کالج سے ہوئی۔ ازاں بعد جنگلات اور امتحانات میں کامیابی حاصل فرمائی۔ ۱۳۱۴ف میں باغات کی خدمت پر مامور ہوئے اور اس کے کچھ دنوں بعد سررشتہ جنگلات میں منتقل ہوئے۔ کچھ عرصہ تک سررشتہ جنگلات کے خدمات باحسن الوجوہ انجام دینے کے بعد ۱۳۳۰ف میں مہتممی باغ عامہ سرکار عالی پر ترقی پائے اور علم نباتات وحیوانات کے جدید انکشافات کی تحصیل کی غرض سے آپ نے کئی مرتبہ تمام ہندوستان اور یورپ کا سفر اختیار فرمایا۔ اور کیو گارڈنس لندن میں شریک ہوکر تختہ بندی کے متعلق آپ نے ایک گراں قدر ڈپلوما حاصل فرمایا۔ غیر معمولی ذہانت ومہارت، ہوشیاری، گراں قدر اور عظیم خدمات کی انجام دہی کے صلہ میں آپ سررشتۂ باغات سرکار عالی کے ناظم مقرر ہوئے جس پر اس وقت آپ کارگزار ہیں۔ آپ کے زیر نگرانی باغات سرکار عالی نہایت عمدہ حالت میں ہیں۔ آپ کے نام کے ساتھ آر، بی، ایس، ایف، ایل، ایس لندن آپ کے ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کا ثبوت اور نام کی زینت کو دوبالا کر رہے ہیں۔

آپ کا پتہ :- عقب باغ عامہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۶۵)

جہانگیرجی بہمن جی مہتا صاحب مسٹر .... آپ پارسی قوم کے ایک سربرآوردہ اور نام برآوردہ رکن ہیں۔ حیدرآباد دکن کے حکام عالیمقام میں آپ کا شمار ہے۔ آپ ۲۹ آذر ۱۲۹۹ف کو بمقام پونہ پیدا ہوئے۔ اردو، فارسی، انگریزی اور گجراتی میں اعلیٰ قابلیت رکھتے ہیں، امتحان عہدہ داران مال و بندوبست میں بدرجۂ اعلیٰ کامیاب ہیں۔ ۱۶ آذر ۱۳۱۸ف کو بحیثیت نائب مددگار مہتمم بندوبست بلدہ سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے ۲۹ آذر ۱۳۳۰ف کو نائب ناظم بندوبست کی خدمت پر فائز اور ۲۷ فروردی ۱۳۴۰ف میں اسپشل کنٹرولنگ افسر تنگبھدرا سروے پراجکٹ کی خدمت جلیلہ پر فائز اور مولوی غلام مصطفیٰ صاحب قریشی مرحوم کے اچانک انتقال پر خدمت نظامت بندوبست پر آپ کو ترقی ملی۔ آپ ایک فرض شناس، متدین، مستعد اور بے لوث و کارگزار حاکم ہیں۔ حکام بالادست کو خود سے خوش اور ماتحتین کو راضی رکھنا خوب جانتے ہیں۔ اپنے فرائض منصبی کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں۔

آپ کا پتہ، حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۶۶)

جیون یار جنگ بہادر (خان بہادر نواب) .... آپ نواب سرور الملک مرحوم کے صاحبزادے ہیں۔ ۱۲۸۹ف میں بمقام بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے اور گرامر اسکول بلدہ و اسکاوٹس ہائی اسکول بمبئی میں تعلیم حاصل کرکے سنہ ۱۹۰۶ء میں آپ ولایت تشریف لے گئے اور پانچ سال تک وہاں کے کیمبرج یونیورسٹی میں رہ کر بی اے کی ڈگری اور بیرسٹری کی سند حاصل کی۔ وطن واپس آکر آپ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں بطور ناظم عدالت دیوانی (ڈسٹرکٹ جج) داخل ہوگئے اور اضلاع ناندیڑ و اورنگ آباد و ورنگل میں

مستعدی اور قابلیت کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیتے رہے، ۱۳۲۲ ف میں آپ کو نظامت اول فوجداری بلدہ کے عہدہ پر ترقی ملی لیکن اس کے ایک ہی ماہ بعد آپ صدر عدالت صوبہ میدک کے ناظم ہو گئے۔ ۱۳۲۰ ف میں آپ کو رکنیت عدالت العالیہ کا ممتاز منصب تفویض ہوا بسلسلۂ رخصت نواب مرزا یار جنگ بہادر آپ نے میر مجلسی کی خدمت بھی بطور منصرمانہ انجام دی۔ خان اور بہادر کا خطاب صغر سنی ہی میں آپ کو پیش گاہ خسروی سے عطا ہوا اور ۱۳۴۱ ف میں خطاب مستطاب نواب جیون یار جنگ بہادر سے مفتخر ہوئے۔ اس اعزاز و وجاہت کے باوجود آپ نہایت ہمدرد و خلیق و ملنسار ہیں اور کارہائے رفاہ عام سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ بدوران قیام ضلع ورنگل آپ نے اسلامیہ اسکول مٹھواڑہ ~~کی ابتدائی~~ وسطانی ~~ابتدائی~~ کو سرکاری امداد و سرپرستی کا مستحق بنایا۔ چنانچہ اس وقت بھی اس مدرسہ کو آپ کے اعزازی معتمد ہونے کا فخر حاصل ہے۔ طغیانی رود موسیٰ اور شیوع مرض انفلوئنزا کے زمانہ میں آپ نے سرکاری اور ذاتی حیثیت سے نہایت ہی نمایاں خدمات انجام دیں جس کے اعتراف میں پیش گاہ خسروی سے سند عطا ہوئی۔ اس وقت آپ میر مجلس عدالت العالیہ کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہیں۔ آپ کے حسن انتظام سے عدالت العالیہ آج شاہ راہ ترقی پر گامزن ہے۔ نہایت خوش خلق، نیک سیرت اور فرض شناس حاکم ہیں۔ ملک اور مالک سے نمک خواہی آپ کا خاندانی شیوہ ہے۔

آپ کا پتہ سعید آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۶۷)

چراغ علی صاحب نعیمی (مولوی سید …) آپ مولوی میر اسد علی صاحب نعیمی مرحوم معتمد اسٹیٹ نواب بہرام الدولہ مرحوم کے فرزند سوم اور خاندان ناجی صاحب مرحوم کے ایک معزز اور تعلیم یافتہ رکن اور مولوی میر کاظم علی صاحب اعلی اللہ مقامہ کے نواسے ہیں

آپ بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ اولاً یہیں کی درسگاہوں میں تعلیم و تربیت پائی، زاں بعد تکمیل درس کے لئے مدراس تشریف لے گئے اردو فارسی اور انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں، امتحان جوڈیشل اور مال میں کامیاب ہیں۔ ابتداً آپ کا تقرر اول تعلقداری ناندوڑ پر ہوا۔ اس وقت آپ معتمدی اسٹیٹ نواب مہدی جنگ بہادر پر فائز اور اپنے فرائض باحسن الوجوہ انجام دے رہے ہیں۔ جوہر فرض شناسی آپ میں بدرجۂ اتم موجود ہے۔ آپ ایک خوش اخلاق منتظم، کاردان، بے لوث، متدین اور نیک خصلت معتمد ہیں۔ آپ کا پتہ، دارالشفاء حیدرآباد دکن ہے۔

آپکے نام کا سر حرف (ح) ہو اور اس لسٹ میں نہ ہو تو آپ اس کے حصہ دوم
میں جو زیر ترتیب ہے بلا معاوضہ اپنی لائف درج کرا سکتے ہیں، بشرطیکہ آپ
جاگیردار، حاکم، وکیل، حکیم، ڈاکٹر یا شاعر ہوں۔ تفصیلات کے لئے مخاطب ہو جائیے

دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری اندرون دروازہ چادر گھاٹ حیدرآباد دکن

۶۸ حبیب الرحمٰن صاحب (مولوی ....)

۶۹ حبیب اللہ خاں صاحب (نواب سید محمد ....)

۷۰ حبیب محمد صاحب (مولوی ... ...)

۷۱ حبیب یار جنگ بہادر (میجر نواب ....)

۷۲ حسن علی خاں صاحب (ڈاکٹر مرزا ... ...)

۷۳ حسن لطیف صاحب (مولوی ..... .)

۷۴ حسن نواز جنگ بہادر (نواب ....)

۷۵ حسن یار جنگ بہادر (نواب ....)

۷۶ حسین علی خاں صاحب (مولوی مرزا . -)

۷۷ حسین علی خاں صاحب (نواب میر .....)

۷۸ حشمت علی خاں صاحب (صاحبزادہ نواب .)

۷۹ حمایت نواز جنگ بہادر (صاحبزادہ نواب ...)

۸۰ حمید احمد صاحب انصاری (مولوی - --)

۸۱ حمید الظفر صاحب (مولوی محمد .. ..)

۸۲ حیدر علی خاں صاحب (ڈاکٹر حاجی ....)

۸۳ حیدر نواز جنگ بہادر (رائٹ آنریبل نواب ...)

حبیب الرحمٰن صاحب (مولوی محمد..........) آپ حیدرآباد کے ایک ذی مرتبت اور اعلیٰ خاندان کے ایک تعلیم یافتہ رکن ہیں۔ ۲۷۔ بہمن ۱۳۰۸ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے اور یہاں کے بڑے بڑے درسگاہوں سے یم ۔اے ۔ ال ال بی کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد ۲۔ آذر ۱۳۳۲ف کو بحیثیت منصرم مددگار پروفیسر معاشیات سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ۹۔ آبان ۱۳۳۳ف کو آپ کا استقلال عمل میں آیا۔ ۳۱۔ امرداد ۱۳۳۹ف تک اپنی مفوضہ خدمت نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے کر یکم شہریور ۱۳۳۹ف کو رخصت خانگی بیافت نصف تین سال کے لئے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے انگلستان تشریف لے گئے اور پایۂ تخت انگلستان (لندن) سے بی ، ایس ، سی آنرز کا امتحان کامیاب فرماکر حیدرآباد واپس ہوئے۔ آپ نے مولوی سید مبارک صاحب سے خدمت جلیلہ نظامت سررشتہ معلومات عامہ کا جائزہ حاصل فرمایا۔ اس وقت آپ ناظم سررشتہ معلومات عامہ سرکار عالی ہیں۔ حیدرآباد کی سرکاری سرگرمیوں سے باہر کی پبلک کو آگاہ کرنا اور اخبارات کی تنقید پر متعلقہ محکموں کو توجہ دلانا اور غلط اطلاعات کی مستند تردید کرنا آپ کے فرائض میں داخل ہے۔ مملکت حیدرآباد دکن کا یہ ایک نہایت اہم سررشتہ ہے۔ آپ اپنے فرائض منصبی کو نہایت خوش اسلوبی اور مستعدی سے انجام دے رہے ہیں۔ آپ کے دور نظامت

ہیں اس سررشتہ نے بہت کچھ ترقی کی ہے۔ آپ ایک لائق و فائق ملک کے خیرخواہ اور مالک کے وفا شعار حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ:۔ کنٹہ روڈ حیدرآباد دکن ہے۔

(۶۹)

حبیب اللہ خاں صاحب (نواب سید محمد......) آپ نواب سید غوث اللہ خاں مرحوم کے خلف اکبر اور نواب سید محمد اکرم اللہ خاں مرحوم کے پوتے اور نواب صف یار الملک مرحوم کے نواسے ہیں۔ بتاریخ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کے انتقال کے بعد سے اپنے موروثی جاگیرات پر قابض و متصرف ہیں۔ بنظر اعزاز خاندانی آپ کو دیوانی سے (عہ) اور صرفخاص مبارک سے (عہ) روپیہ وظیفہ تعلیمی مل رہا ہے۔ ابتدا سے مدرسہ اعزہ میں شریک ہوکر تعلیم پاتے رہے۔ اور اب بھی تعلیم میں مشغول ہیں۔ آپ کو مضمون تاریخ سے گہری دلچسپی ہے۔ آپ نہایت نیک طینت بامروت، عالی ہمت، وجیہ و جوان صالح نواب ہیں۔ باوجود کمسنی کے آپ کی جاگیرات کا انتظام نہایت بہتر ہے۔ آپ کے ملازمین آپ سے خوش اور آپ کی جاگیرات کی رعایا آپ کے زیر سایہ نہایت امن و چین کے ساتھ زندگی بسر کر رہی ہے۔ آپ کا پتہ اڈیکمیٹ گیٹ حیدرآباد دکن ہے۔

(۷۰)

حبیب محمد صاحب (مولوی.........) آپ در آبان ۱۳۰۶ف کو بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے، اردو، فارسی و عربی سے بخوبی واقف، سیاق و سلق سے ماہر بی اے اور امتحان حیدرآباد سیول سروس میں کامیاب ہیں۔ ۶ بہمن ۱۳۲۹ف سے ۲۴ خورداد ۱۳۳۱ف تک بحیثیت سیول سرویس پروبیشنر علاقہ سرکار عظمت مدار میں کارآموز رہ کر سررشتہ مال کا عملی تجربہ حاصل فرمایا۔ ۲۸ خورداد ۱۳۳۱ف کو آپ زائد مددگار

تعلقداری کی خدمت پر فائز ہو کر معتمدی مال میں متعین ہوئے۔ زاں بعد اسی حیثیت سے مختلف اضلاع سرکار عالی پر باحسن الوجوہ اپنے فرائض منصبی کو نہایت ہوشیاری و مستعدی و بے لوثی سے انجام دیکر خود کو ہر طرح اہم اور اعلیٰ خدمات کا اہل ثابت کر دکھایا۔ اس وقت آپ اول تعلقدار ضلع آصف آباد میں، اور ضلع آصف آباد کی مالی اور انتظامی ترقی آپ کی اعلیٰ قابلیت و حسن تدبر کی رہین منت ہے۔ آپ ایک فرض شناس اولوالعزم، دوراندیش خیر خواہ ملک و مالک، کارداں و انصاف پسند حاکم ہیں، غریب و نادار اہل معاملہ کی دادرسی کو اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں۔ آپ کا ہر فیصلہ مبنی بر انصاف ہوتا ہے۔

(۷۱)

حبیب یار جنگ بہادر

(میجر نواب ....) آپ حبیب عبداللہ صاحب مرحوم کے صاحبزادے ہیں اور فوجی حسن خدمات کا وظیفہ پا رہے ہیں۔ آپ ۱۲۷۶ف میں بمقام محلہ شاہ گنج حیدرآباد پیدا ہوئے اور اس زمانہ کے دستور کے بموجب آپ نے مکتبی تعلیم اور فنون سپہ گری کی تعلیم حاصل کر کے ۱۲۹۹ف میں سرکار عالی کی فوجی ملازمت اختیار کی اور پرنس باڈی گارڈ کے کمانڈنگ افسر مقرر ہوئے۔ یہ زمانہ اعلیٰحضرت بندگان عالی کی تعلیم و تربیت کا تھا۔ آپ نے حضرت اقدس و اعلیٰ کو بزمانہ ولیعہدی فنون سپہ گری کی تربیت دیکر شرف تقرب و افتخار خدمت حاصل کیا۔ جب حضور پرنور تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوئے تو آپ کے اعزاز میں اور اضافہ فرمایا۔ ۱۳۲۱ف میں آپ جمعیت نظام محبوب کے کمانڈنگ افسر مقرر ہوئے جس کے فرائض آپ ایک مدت تک نہایت حسن و خوبی سے انجام دیتے رہے۔ بیشگاہ خسروی سے آپ نے خطاب "نواب حبیب یار جنگ بہادر" سے سرفرازی پائی اور پچپن سال کی عمر کو پہنچکر فوجی ملازمت سے بحصول وظیفہ حسن خدمت سبکدوش ہو گئے۔ لیکن اپنے اعلیٰ اخلاقی صفات اور شریفانہ عادات کی بدولت بارگاہ خسروی

اور معیت حضرت شاہزادۂ والاشان ولیعہد بہادر کا آپ کو اب بھی شرف و تقرب حاصل ہے دوران ملازمت میں آپ کو دو مرتبہ حج بیت اللہ الحرام اور زیارات مقامات مقدسہ کا شرف حاصل ہوا اور اسطرح دنیا کے ساتھ آپ نے دین بھی سنوار لیا۔ آپ کا پتہ شاہ گنج حیدرآباد دکن ہے۔

(۷۲)

حسن علی خاں صاحب (ڈاکٹر مرزا ......) آپ نواب شیر جنگ مرحوم سابق صوبہ دار ورنگل کے فرزند اکبر ہیں۔ ۲۴ شہریور ۱۲۹۷ف کو پیدا ہوئے۔ نظام کالج کی تعلیم کے بعد ۱۹۰۱ء میں ڈاکٹری کی تحصیل کے لئے آپ ولایت تشریف لے گئے اور ڈاکٹری کی اہم ڈگریاں حاصل کیں۔ بزمانہ جنگ عظیم متعدد دواخانہ جات میں آپ نے کام کیا۔ ۳۰ فروردی ۱۳۲۹ف کو آپ بحیثیت سیول سرجن درجہ چہارم سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوکر دواخانہ افضل گنج اور ۱۲ تیر ۱۳۲۹ف کو دارالضرب پر متعین ہوئے۔ ۱۵ فروردی ۱۳۳۰ف کو آپ کارونر بلدہ اور یکم امرداد ۱۳۳۰ف تک کارونر کی حیثیت سے کام انجام دیتے رہے۔ زاں بعد سیول سرجن دواخانہ چادرگھاٹ بلدہ مقرر ہوئے۔ ۲۰ مہر ۱۳۳۹ف کو ترقی پا کر ...... آباد آپ کا تبادلہ ہوا۔ ۲۱۔ امرداد ۱۳۴۰ف کو دواخانہ عثمانیہ میں سیول سرجنی کی خدمت پر مامور ہوئے۔ اس کے ساتھ ساتھ پروفیسری علم طب عثمانیہ میڈیکل کالج کا کام انجام دیتے رہے۔ اس وقت آپ نائب ناظم طبابت کی گراں قدر خدمت پر فائز و کارگزار ہیں۔ گھر پر بھی آپ مطلب کرتے ہیں۔ اوقات مطب ۴ بجے عصر سے ۶ بجے شام ہے۔ آپ ایک تجربہ کار ماہر فن ڈاکٹر ہیں۔ آپ کی تشخیص لاجواب اور نسخہ (تجویز) لاثانی ہوا کرتا ہے۔ کیسا ہی مریض ہو اس سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ اور اس کی تشخیص میں آپ وقت کا کوئی خیال نہیں فرماتے۔ غریبوں کے ساتھ آپ کو خاص ہمدردی ہے

کیوں نہ ہو آپ ہمدردِ قوم و ملک نواب شیر جنگ مرحوم کے فرزند اور آقا مرزا مہدی حسین خاں صاحب کوکب مرحوم کے بھتیجے ہیں۔ اطباءِ دکن میں آپ کی ایک ممتاز حیثیت ہے، آپ اُن ایرانی نژادانِ دکن سے ہیں جن پر ایران جس قدر بھی ناز کرے کم ہے۔
آپ کا پتہ اول حیدرآباد دکن ہے۔ [illegible]

(۷۳)

حسن لطیف صاحب (مولوی.........) آپ حیدرآباد دکن کے معزز و ممتاز حاکم اور ایک مشہور و معروف خاندان کے رکن ہیں۔ آپ ۲۲۔ آبان ۱۲۹۳ف کو شہر بمبئی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم بڑے بڑے مدارس میں حاصل فرما کر عازم انگلستان ہوئے اور دارالخلافہ انگلستان (لندن) کے کنگس کالج سے سی، ای کی ڈگری حاصل فرمائی آپ ایم۔ آئی۔ ای کی ڈگری کے حامل اور ایک اعلیٰ ماہر فن حاکم ہیں۔ فن تعمیرات میں آپ کا تجربہ نہایت وسیع ہے۔ سہر بہمن ۱۳۱۷ف سے ۹ر اسفندار ۱۳۱۷ف تک ایگزیکٹیو انجنیر درجہ اول اورنگ آباد کی خدمت سفرانہ انجام دے کر ۱۰ر اسفندار ۱۳۱۷ف کو اسسٹنٹ انجنیر بلدہ کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ زاں بعد نظام آباد پر آپ کی تعیناتی عمل میں آئی یکم خورداد ۱۳۱۷ف کو ایگزیکٹیو انجنیر درجہ دوم ضلع نظام آباد پر آپ کو ترقی ملی اس کے بعد ایک درجہ ترقی کر کے یکم آذر ۱۳۲۶ف کو ایگزیکٹیو انجنیر درجہ اول اورنگ آباد ہوئے۔ یکم آذر ۱۳۳۱ف کو خدمت سپرنٹنڈنگ انجنیر بلدہ پر ترقی پائے۔ آپ کی اعلیٰ فنی قابلیت کی شہرت سنکر یونائیٹڈ انجنیرنگ کمپنی لمیٹڈ بمبئی نے آپ کے خدمات سرکار عالی سے ۵ سال کے لئے مستعار حاصل کئے۔ کمپنی مذکور کے خدمات انجام دینے کے بعد ۲۔ بہمن ۱۳۳۷ف کو آپ سرکار عالی میں واپس ہو کر ناظم آبپاشی حلقہ شرقی ہو گئے ۲۲۔ فروردی ۱۳۳۸ف کو نظامت تعمیرات سرکل اورنگ آباد کا جائزہ حاصل فرمایا۔ اس وقت آپ چیف انجنیر و معتمد تعمیرات سرکار عالی

کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہیں، صیغہ جات کارہائے ڈرینج، آبپاشی و پراجکٹ آبپاشی آپ کے زیر نگرانی ہیں۔ اب تک آپ نے بغیر کسی نمود و نمایش کے جو فرائض انجام دئے ہیں۔ وہ اظہر من الشمس ہیں۔ فن تعمیر سے متعلق آپ کے معلومات اور آپ کے تجربے نیز آپ کی جانفشانی کی بدولت کار تعمیر میں عام طور پر ترقی رونما ہو رہی ہے۔ ممالک محروسہ سرکار عالی کے سمت اورنگ آباد میں اب تک جس قدر بڑے بڑے کام ہوئے ہیں وہ سب آپ کی فنی استعداد کی بدولت ہیں آپ ایک اعلیٰ کار داں، تجربہ کار، مستعد، بے لوث اور متدین حاکم اور دولت عالیہ آصفیہ کے معتمد علیہ ہیں۔ آپ کا پتہ خیریت آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۷۴)

حسن نواز جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا اصلی نام مرزا ابو الحسن خاں ہے۔ آپ نواب مرزا محمد ہادی خاں بہادرؒ (وزیر جنگ وزیر یاور الدولہ) کے اکلوتے فرزند ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۳۲۰ھ ف میں بمقام حیدرآباد دکن ہوی۔ آپ اس وقت حیدرآباد دکن شعبۂ سیاسیات کے معتمد ہیں اور اس اہم عہدے کے فرایض کو جس خوش اسلوبی اور قابلیت سے آپ انجام دے رہے ہیں وہ ہر طرح مستحق تحسین ہیں۔ آپ نہایت ہی روشن خیال، قابل اور خلیق حاکم ہیں۔ سرکاری اور غیر سرکاری حلقوں میں کافی ہر دلعزیزی اور شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ اپنے بادشاہ اعلیحضرت سلطان العلوم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کے ساتھ وفاداری و جاں نثاری آپ کا مذہبی عقیدہ ہے۔ سرکاری اور غیر سرکاری سرگرمیوں میں آپ اس جذبہ کو پیش پیش رکھتے ہیں۔ محکمہ سیاسیات کی معتمدی کا کام ہمہ تن مصروفیت اور غیر معمولی شغف اور تندہی کی صلاحیت چاہتا ہے لیکن اپنے فرائض کو اس انہماک کے باوجود اس سوسائٹی میں نہایت خندہ پیشانی سے نقل و حرکت کرتے ہیں اور اپنے احباب و اعزہ کے ساتھ

امکانی حسن سلوک سے دریغ نہیں کرتے۔ سنہ ۱۳۱۸ف سے آپ سرکار عالی کی ملازمت میں ہیں موجودہ عہدہ کا چارج آپ نے سنہ ۱۳۳۴ف میں حاصل فرمایا۔ اور کچھ دنوں منصرمانہ طور پر اس خدمت کو انجام دینے کے بعد سنہ ۱۳۴۱ف میں مستقل فرمائے گئے۔ سنہ ۱۳۵۲ھ میں بتقریب سالگرہ مبارک اعلیحضرت جہاں پناہی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ آپ کو نواب حسن نواز جنگ بہادر کا خطاب بارگاہ خسروی سے مرحمت ہوا۔ اس وقت لندن میں ہیں۔ حیدرآباد دکن کا پتہ سدی کا رسالہ ہے۔

(۷۵)

حسن یار جنگ بہادر

(نواب...... ......) آپ نواب محمد مختار الدین خاں نامور جنگ اقتدار الدولہ سلطان الملک بہادر کے صاحبزادہ سادس ہیں۔ آپ ۱۰ ر رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۱ھ م یکم ڈسمبر سنہ ۱۹۰۳ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نہایت کمسن تھے کہ آپ کے والد بزرگوار نے انگلستان کا سفر فرمایا۔ آپ نے اپنی جدہ محترمہ لیڈی سرو قار الامرا کے زیر نگرانی عہد طفلی سے رہکر انگریزی، اردو، فارسی کی تعلیم قابل اساتذہ سے حاصل فرمائی بعمر پانزدہ سالگی سنہ ۱۳۳۶ف میں پائیگاہ بورڈنگ میں شریک رہکر مدرسہ عالیہ میں حصول علم کے لئے شریک کئے گئے اس کے دوسرے سال دوسرے پائیگاہ بورڈرز کے ساتھ بغرض تکمیل علم یم اے، او کالج علی گڈھ روانہ ہوئے۔ بوجہ ذہانت آپ کا تعلیمی زمانہ نہایت اچھا گزرا تعلیم کے علاوہ آپ کو کھیلوں کی بھی مشق کرائی گئی۔ آپ کو ہاکی میں امتیاز حاصل ہے اور اس کھیل سے آپ کو بیحد دلچسپی ہے۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں نان کواپریشن کی وجہ واپس حیدرآباد بلا لئے گئے اور یہاں پر دوبارہ دارالاقامہ پائیگاہ میں داخل ہوکر مدرسہ عالیہ میں تعلیم حاصل فرماتے رہے۔ سنہ ۱۹۲۴ء میں آپ نے ہائی اسکول لیونگ سرٹیفکٹ کے امتحان میں بدرجہ دوم کامیابی حاصل فرمائی اور اس کے دوسرے سال عثمانیہ یونیورسٹی میں داخل ہوئے۔ لیکن خرابی صحت کی وجہ چند مہینوں کے بعد ترک تعلیم کرکے پہاڑی

مقام پر تبدیل آب و ہوا کی غرض سے تشریف لے گئے بعد ازاں مسلم یونیورسٹی (علی گڈھ) جا کر ۱۹۲۷ء میں انٹرمیڈیٹ کا امتحان کامیاب کیا اور اسی سال پائیگاہ کا دارالاقامہ برخاست ہوا اور آپ کا قیام علی گڈھ سے حیدرآباد آنے کے بعد دیوڑھی پر رہا۔ اِن ایام میں دیوڑھی پر بطور خانگی سلسلہ تعلیم اور معلومات عامہ کی کتابوں کا مطالعہ جاری تھا نیز ان ایام فرصت میں آپ اخبارات و رسائل کے لئے مضامین تحریر فرمایا کرتے تھے علاوہ بریں آپ نے پائیگاہ کا ایک تذکرہ بھی تحریر فرمایا ہے جو قابل دید ہے۔

۱۳۴۳ف میں بتقریب سالگرہ ہمایونی جہاں پناہی آپ کو "حسن یار جنگ" کے خطاب سے سرفراز فرمایا گیا۔ ۱۹۳۱ء میں انگلستان روانہ ہوئے اور بی۔اے کی تعلیم کی غرض سے لیڈس یونیورسٹی میں شریک ہوئے اور دوسرے سال ہی آپ نے اپنے اس کورس کو ترک فرما کر بی کامرس (تجارت) کے کورس کو اختیار فرمایا، بوجہ اس کے اس اختیار کردہ کورس کی زبان بلیغ ہے ابھی اپنے کورس کی تکمیل میں مشغول ہیں۔ آپ وہاں کی تمام انجمنوں میں خاصی دلچسپی لیتے ہیں۔ کئی سال انڈین ایسوسی ایشن کے صدر رہکر اس انجمن میں کئی ایک اصلاح فرمائے ہیں۔ نیز آپ نے وہاں اسٹوڈنٹس اسلامک سوسائٹی یعنے انجمن طلاب اسلامیہ قایم فرمایا ہے جس کا مقصد اور مطلب اسلام کو صحیح معنوں اور اصول پر پیش کرنا ہے۔ ہر ہفتہ انجمن کے جلسوں میں اسلام کے مختلف عنوانات پر تقریریں ہوا کرتی ہیں۔ یہ انجمن تمام انگلستان میں خاصی شہرت حاصل کرچکی ہے۔ اور اپنا کام نہایت عمدگی کے ساتھ اعلیٰ پیمانہ پر کئے جا رہی ہے۔ انگلستان میں بھی آپ ہاکی کے کھیل میں دلچسپی لیتے رہے اور یونیورسٹی کی ٹیم میں شریک رہکر اس کھیل میں آپ نے نمایاں حصہ لیا ہے۔ آپ کو شعر گوئی کا ذوق و شوق بھی ہے۔ اور یہ شوق آپ کو عرصہ دراز سے ہے۔ شعر خوب کہتے ہیں۔ آپ خوش وضع، خوش خصلت اور خوش طبیعت نواب ہیں۔ آپ کے چہرہ سے ذہانت و ذکاوت اور جلالت امیرانہ ہویدا ہے۔ آپ کا

پتہ بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۷۶)

حسین علی خاں صاحب (مولوی مرزا.........) آپ آقا مرزا محمد علی خاں شیر جنگ مرحوم صوبہ دار کے فرزند دوم اور آقا مرزا موسیٰ خاں مرحوم کے پوترے ہیں۔ مولوی مرزا مہدی خاں کوکب مرحوم آپ کے چچا تھے جو ناظم مردم شماری تھے۔ آپ ۱۸- دی سنہ ۱۳ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے بعد مدرسہ عالیہ میں شریک ہوئے، ہائی اسکول کے مدارج کو طے کرنے کے بعد نظام کالج میں اپنے تعلیمی سلسلہ کو جاری رکھا۔ اور اعلیٰ تعلیم کے لئے عازم انگلستان ہونے [illegible] مایۂ ناز یونیورسٹی آکسفورڈ سے بی اے آنرز کی ڈگری حاصل فرمائے [illegible] فرمائے وطن ہوئے انگلستان میں آپ کا تعلیمی زمانہ نہایت درخشاں رہا۔ اردو فارسی میں مہارت تامہ اور انگریزی زبان پر خاص عبور رکھتے ہیں۔ آپ کی تحریر و تقریر تمثیل تحریر و تقریر اہلِ زبان ہوا کرتی ہے۔ یکم بہمن سنہ ۱۳۲۷ف کو مددگار پروفیسر کے حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے اور یکم آذر سنہ ۱۳۲۹ف کو پروفیسر ہوگئے جامعہ عثمانیہ کے تمام پروفیسرز میں آپ کی نمایاں حیثیت ہے۔ ایک زمانہ تک آپ کو صدارت کے خدمات انجام دینے کے مواقع ملے۔ اس وقت آپ نائب صدر جامعہ میں اپنے فرائض منصبی کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں۔ اکثر طلبائے جامعہ آپکی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ آپ کا حلقہ اثر نہایت وسیع ہے۔ نہایت خوش خلق قابل و لایق، ذہین و طباع، علم دوست اور ہر دلعزیز پروفیسر ہیں۔ آپ کا پتہ خیریت آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۷۷)

حسین علی خاں صاحب

(نواب میر ....) آپ نواب شمشیر جنگ ثانی مرحوم کے اکلوتے بیٹے ہیں۔ آپ کی ولادت ۰ ار رجب المرجب ۱۳۲۷ھ کو دیوڑھی نواب شمشیر جنگ اول میں ہوئی۔ اولاً خانگی طور پر اپنے والد مرحوم کی نگرانی میں گھر ہی پر اردو، فارسی، انگریزی کی تعلیم حاصل فرمائے، من بعد تکمیل درس کے لئے مدرسۂ عالیہ میں شریک ہوئے جہاں آپ کئی سال تک تعلیم حاصل کرتے رہے۔ آپ نواب مہدی جنگ بہادر کے بھتیجے ہوتے ہیں اردو اور انگریزی میں دخل رکھتے ہیں ۱۳۴۵ف میں آپ کی شادی نواب جہانگیر یار جنگ مرحوم کی دختر نواب ہور جنگ ظہور الملک خان دوراں مرحوم کی نواسی سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو چار فرزند اور دو لڑکیاں ہیں۔ فرزندوں کے نام (۱) نواب میر محمد سعید خاں (۲) نواب میر محمد رشید خاں (۳) نواب میر محمد وحید خاں (۴) نواب میر محمد خورشید خاں ہیں۔ نہایت خوش سلیقہ خوش خلق، خوش گفتار، خوش رفتار اور خوش کردار نواب ہیں۔ آپ کا پتہ حسینی کوٹھی رنگیلی کھڑکی ہے۔

(۷۸)

حشمت علیخاں صاحب

(صاحبزادہ نواب میر ....) آپ نواب میر داور علی خاں مرحوم کے فرزند ہیں، آپ کی تعلیم مدرسۂ اعزہ میں ہوئی آپ کا ابتدائی تقرر ۱۳۱۶ف میں علاقہ دیوانی سررشتۂ عدالت میں ہوا۔ زاں بعد آپ علاقہ صرف خاص مبارک میں منتقل ہوئے اس وقت آپ ناظم عدالت دیوانی ضلع اطراف بلدہ (صرف خاص مبارک) ہیں آپ کی شادی نواب حیدر الدولہ مرحوم کی دختر سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو تین صاحبزادہ اور تین صاحبزادیاں ہیں۔ صاحبزادہ (۱) صاحبزادہ نواب میر محمود علیخاں

صاحب (۲) صاحبزادہ نواب میر محمد علی خاں صاحب اور (۳) صاحبزادہ نواب میر نثار علی خاں صاحب۔ یہ تینوں صاحبزادے اپنے والد ماجد کے زیر سایہ قابل اساتذہ سے تعلیم حاصل فرما رہے ہیں۔ نواب صاحب موصوف کو بطن دیگر سے چار صاحبزادیاں اور ہیں، آپ نہایت خوش خلق، منکسر المزاج نیک نفس پابند صوم وصلواۃ و وضع قدیم نواب ہیں، آپ کو خانوادہ شاہی سے قرابت ہے۔ اعلیٰ سوسائٹی میں ہر دلعزیز ہیں، دیوڑھی دربار کی عزت حاصل ہے۔ آپ کا پتہ کوچہ فتح اللہ بیگ کالی کمان حیدرآباد دکن ہے۔

(۷۹)

حمایت نواز جنگ بہادر

(صاحبزادہ نواب.........) آپ کا اصلی نام محمد حمایت الدین خاں ہے۔ آپ نواب محمد لطف الدین خاں لطافت جنگ لطف الدولہ مرحوم سابق صدر المہام عدالت و امور مذہبی سرکار عالی کے خلف اکبر نواب محمد حفیظ الدین خاں شمس الدولہ شمس الملک مرحوم کے پوترے ہیں۔ اولاً آپ اپنی والدہ ماجدہ (جن کو آپ کی تعلیم سے خاص دلچسپی اور شغف ہے) کے زیر نگرانی قابل اساتذہ سے گھر پر تعلیم پائی بعد ازاں بحکم اقدس و اعلیٰ جاگیردار کالج میں شریک ہو کر زیر تعلیم ہیں۔ اعلیحضرت بندگان عالی مدظلہم العالی نے آپ کو "صاحبزادہ" کے اعزاز سے مفتخر فرمایا۔ اور ۷ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ کو خطاب مستطاب "حمایت نواز جنگ" سے آپ کو افتخار بخشا۔ بتاریخ ۱۶ محرم الحرام ۱۳۵۶ھ روز سہ شنبہ آپ کے والد ماجد کا سایہ آپ کے سر سے کم ہو گیا۔ آپ کی پائیگاہ حسب سابق زیر انتظام مجلس ہے، جس کے معزز میر مجلس نواب سر عقیل جنگ بہادر صدر المہام فوج وطبابت (جو عمائدین سلطنت ابد مدت حیدرآباد سے ہیں جن کی بے لوث کارگزاری اور تجربہ کاری مسلم ہے آج حیدرآباد کے تمام حکام میں اپنی آپ نظیر ہیں۔ آج پائیگاہ کے مالی و انتظامی امور جو شاہراہ ترقی پر گامزن ہیں وہ آپ ہی کی بیدار مغزی اور کوششوں

کا نتیجہ ہے) ہیں اور اراکین نواب مرزا محمد علی بیگ خاں صاحب اور راجہ وٹھل راؤ صاحب ہیں۔ صاحبزادہ صاحب نوعمر، ذکی و ذہین، صاحب فہم و فراست اور علم کے شوقین ہیں، حضرت اقدس و اعلیٰ کی سرپرستانہ توجہات کے باعث ہمیں قوی امید ہے کہ آپ بہت جلد زیور علم سے آراستہ و پیراستہ ہوکر اپنے والد مرحوم کی طرح ملک کے اہم اور ذمہ دارانہ خدمات انجام دیں گے۔ آپ کا پتہ پھسل منڈہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۸۰)

حمید احمد صاحب انصاری (مولوی۔ ...) آپ مولوی محمد علی صاحب انصاری مرحوم جونپوری کے صاحبزادے ہیں اور جامعہ عثمانیہ کے مسجل (رجسٹرار) کے عہدہ پر فائز ہیں۔ گو آپ کا آبائی وطن جونپور واقع ممالک متحدہ آگرہ و اودھ ہے لیکن پیدائش آپ کی ۱۸۸۴ء میں بمقام گلبرگہ شریف ہوئی اور وہیں آپنے اپنے والد ماجد کی زیر نگرانی فارسی و عربی کی مکتبی تعلیم حاصل کی انگریزی تعلیم آپنے قدیم اورنگ آباد کالج میں حاصل کی جہاں آپ ۱۹۰۲ء تک رہے۔ اس کے دوسرے سال آپ کرسچین کالج الہ آباد میں داخل ہوئے اور وہیں سے بی اے کی ڈگری حاصل کرکے کچھ دنوں تک الہ آباد یونیورسٹی میں ایم اے اور قانون کی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ لیکن امتحان میں شرکت سے قبل ہی آپ کو سلسلہ تعلیم منقطع کرنا پڑا اور مولوی عزیز مرزا صاحب مرحوم نے مسلم لیگ سکریٹری کی حیثیت سے جب لکھنؤ میں قیام کیا تو آپ کو اپنی رفاقت کیلئے منتخب فرمایا۔ اس زمانہ میں آپ کو اپنے ذاتی جوہر نمایاں کرنے کا کافی موقع ملا۔ اور اپنی مستعدی، قابلیت اور فرض شناسی سے مولوی صاحب موصوف کے نگاہوں میں کافی وقعت حاصل کرلی۔ اس سلسلہ میں آپ نے پبلک سروسس پر جو معرکہ آرا یادداشت مرتب کی وہ ملک میں خاص طور سے مقبول ہوئی اور ممتاز جرائد نے اسے اپنے صفحات میں جگہ دیکر تائیدی

مضامین لکھے۔ ۱۹۱۳ء میں آپ حیدرآباد آکر معتمدی عدالت وکوتوالی و امور عامہ میں ملازم ہوگئے۔ اور مترجم منتظم اور مددگار معتمد کے عہدوں پر رہکر نمایاں خدمات انجام دیتے رہے۔ ۱۹۲۰ء میں آپ جامعہ عثمانیہ کے مسجل (رجسٹرار) مقرر ہوئے جس پر آپ اس وقت تک کارگزار ہیں۔ انگریزی ادبیات و تاریخ و فلسفہ و سیاسیات میں آپ کا مطالعہ نہایت ہی وسیع ہے۔ اردو زبان میں آپ نے بکثرت مضامین اور افسانے تحریر فرمائے جو مختلف جرائد میں شایع ہوئے اور قدر کی نگاہوں سے دیکھے گئے۔ اسی کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنی مادری زبان سے بھی دلچسپی قایم رکھی اور انجمن ترقی اردو اور رسالہ اردو کے عرصہ تک قابل قدر قلمی خدمات ادا کرتے رہے۔ جامعہ عثمانیہ سے منسلک ہونے کے بعد اردو زبان آپ کی توجہ اور بڑھ گئی اور اس زمانہ میں متعدد معرکہ آراء تصانیف اور تراجم پبلک میں پیش کئے جن میں پروفیسر سلیم کی تاریخ روما اور پروفیسر منسل کی توازن قوت اور پروفیسر ہاٹ لینڈ کی تاریخ جمہوریہ روما اور پروفیسر گرانٹ کی تاریخ یورپ کے تراجم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آپ ایک علم دوست، ذی علم، قدردان علم و فضل متعدد، ادیب اور بے لوث حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ:۔ حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۸۱)

حمید انظر صاحب (مولوی محمد ....) آپ بمقام اورنگ آباد ۱۳۱۱ف میں تولد ہوئے اور اورنگ آباد ہی میں اردو، فارسی و عربی کی تعلیم قابل و لائق اساتذہ سے گھر اور مکتب میں پاکر بغرض تعلیم انگریزی عثمانیہ انٹرمیڈیٹ کالج میں شریک ہوئے اور ۱۹۲۷ء میں انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور یونیورسٹی بھر میں مضمون اختیاری میں اول آکر اسکالرشپ کے مستحق ہوئے۔ اس کے بعد ۱۹۲۹ء میں عثمانیہ یونیورسٹی سے بی۔اے کی ڈگری حاصل فرمائی۔ ازاں بعد بصرفہ سرکاری شہرۂ

تعلیمات نے بغرض تحصیل تعلیم اعلیٰ آپ کو امریکہ روانہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن بعض خانگی وجوہ ایسے مانع ہوئے کہ آپ وہاں جا نہ سکے بعوض اس کے بحصول وظیفۂ سرکاری کلکتہ روانہ ہو گئے تاکہ وہاں امپیریل لائبریری (جو ہندوستان بھر کے کتب خانوں سے بڑی اور منظم ہے) میں تنظیم کتب خانہ کے فن سے واقف ہوں۔ یہاں تمام تربیت طے کر کے لاہور روانہ ہوئے اور پنجاب یونیورسٹی سے ۱۹۳۱ء میں اس فن کی سند حاصل کر کے حیدرآباد واپس آئے اور بحیثیت منصرم مہتمم کتب خانہ آصفیہ سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہو کر اپنے فرائض منصبی باحسن الوجوہ انجام دے رہے ہیں۔
آپ نہایت متدین، بے لوث، ملنسار، خوش اخلاق، تجربہ کار، کاردان منتظم و مدبر حاکم ہیں۔

(۸۲)

حیدر علیخاں صاحب

(ڈاکٹر حاجی ......) آپ خلف حکیم داد علیخاں صاحب مرحوم المخاطب بہ کوکب الدری ہیں۔ ۸ رجون ۱۸۹۰ء کو بلدۂ حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں پیدا ہوئے، گھر پر اسلامی تعلیم و تربیت پانے کے بعد مدرسۂ عالیہ و نظام کالج میں درس حاصل کیا، میڈیکل اسکول حیدرآباد، گرانٹ میڈیکل کالج بمبئی، گائز میڈیکل اسکول ہاسپٹل لندن اور رایل کالج آف سرجنس اڈنبرا میں علم طب و فن جراحی کی تعلیم حاصل کر کے بمبئی سے ایل، ایم، اینڈ یس اور لندن سے ایل، آر، سی، پی اور ایم آر، سی یس کی ڈگریاں حاصل فرمائیں۔ یف، آر، سی، یس کی ڈگری اڈنبرا سے حاصل کی۔
دوران تعلیم میں بمبئی یونیورسٹی اسکالرشپ، حیدرآباد ایشیاٹک و یوروپین اسکالرشپ سے آپ کی حوصلہ افزائی کی گئی تعلیم کے زمانہ میں ہر قسم کے میدانی و دریائی کھیلوں کا شوق رہا۔ ایک زمانہ میں فٹبال کے مشہور کھلاڑی تھے۔ فن تیراکی و کشتی رانی سے

بھی واقف ہیں تعلیم حاصل کرنے کے ایک سال تک بے بے ہاسپتال میں ہاوس سرجن رہے
اور ساتھ ہی اعزازی اسسٹنٹ سرجن اور فیلو گرانٹ میڈیکل کالج کی خدمت و عزت
بھی حاصل کی ۔ اسی طرح لندن میں بچوں کے مخصوص بلگریو اسپتال میں تقریباً ایک
سال رزیڈنٹ میڈیکل افسر رہے ۔ میٹرو پولیٹن اسپتال لندن کی خدمت ہاوس سرجنی
اس کے علاوہ ہے ۔ مڈل سیکس اسپتال میں عرصہ تک علم تشریح کا درس دیتے رہے
اس قدر تعلیم و تجربہ کے بعد بحیثیت سیول سرجن اورنگ آباد ۱۳۲۸ف ۱۹۱۹ء میں سرکار عالی
کی سلک ملازمت میں داخل ہوئے اور تقریباً تین سال کے بعد بلدہ میں تبادلہ ہوا
یہاں افضل گنج اسپتال میں مامور ہونے کے سوا ۔ سر صدر اعظم بہادر کی اسٹاف سرجنی
کا اعزاز بھی حاصل کیا ۔ میڈیکل کالج میں پروفیسر پیالوجی کی خدمت حاصل کی ۔ پیٹنہ
یونیورسٹی نے اپنی شاخ طبابت کی صدارت کے لئے آپ کو منتخب فرمایا ۔ جب کرنل ہارمن
واکر وظیفہ حسن خدمت پر علحدہ ہوئے تو آپ کو نظامت طبابت و حفظان صحت کا
عہدہ تفویض ہوا جس پر آپ اس وقت کارفرما ہیں ۔ حیدرآباد میں دکن میڈیکل
جنرل کی اشاعت آپ کی سعی سے ہوی ۔ مدت تک آپ نے اس رسالہ کی اڈیٹری بھی
کی ہے ۔ آپ کی کتاب ایلیمنٹ آف وزآلوجی میں اس فن سے متعلق معلومات موجود
ہیں ۔ اپنے پیشہ کے فنون میں آپ کو جراحی کا شوق ہے ۔ عہد طفلی میں اپنے والد کے
ہمراہ زنجبار گئے تھے ۔ اس کے بعد تقریباً تمام ہندوستان کے مشہور مقامات کو دیکھا
حج و زیارت مدینہ منورہ و عتبات عالیات سے بھی مشرف ہو چکے ہیں ۔ آپ کی شادی
نواب محسن الملک مرحوم کے برادر خرد مولوی سید امیر حسن صاحب اول تعلقدار مرحوم
کی دختر سے ہوی جو ایک تعلیم یافتہ خاتون ہونے کے علاوہ فن طب سے بطور خاص دلچسپی
رکھتی ہیں ۔ آپ کا پتہ جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے ۔

(۸۳)

حیدر نواز جنگ بہادر (رائٹ آنریبل نواب سر...... بالقابہم) آپ کا اصلی نام محمد اکبر نذر علی حیدری ہے۔ آپ بمبئی کے ایک مشہور و معروف تاجر سیٹھ نذر علی مرحوم کے لائق و فائق صاحبزادے اور جسٹس بدرالدین طیب جی کے حقیقی ہمشیرکے نواسے ہیں۔ آپ کا آبائی وطن کھمبات (کیمبے) ہے آپ ۸ر نومبر ۱۸۶۹ء کو بمقام بمبئی پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم مذہبی و مکتبی ہر دو اپنی والدہ اور نانی محترمہ (ہمشیرہ حقیقی بدرالدین طیب جی جسٹس) کے زیرنگرانی اعلیٰ پیمانہ پر حاصل کر کے انگریزی تعلیم شروع کی اور سینٹ زیویر کالج سے بی اے کا امتحان سترہ سال کی عمر میں نہایت اعزاز کے ساتھ کامیاب فرمایا۔ اس کم عمری میں شاید ہی کسی نے بی اے کا امتحان اعزاز کے ساتھ کامیاب کیا ہو۔ تاریخ کی ورق گردانی سے آج تک کوئی ایسی نظیر نہیں پائی گئی اس سے آپ کی اعلیٰ ذہانت اور خداداد قابلیت اور تعلیمی ذوق و شوق کا پتہ چلتا ہے۔ بی اے کامیاب کرنے کے بعد آپ بی ال کی تیاری میں مشغول ہوئے اور اس کے پریوس میں کامیابی حاصل فرمائی اس دوران میں حکومت ہند کے محکمۂ فینانس کے امتحان کے لئے آپ منتخب فرمائے گئے اسی لئے آپ نے قانونی امتحان کے خیال کو ترک کر کے انڈین فینانس کے مقابلہ کی تیاری شروع کر دی اور اس امتحان کو بدرجۂ اعلیٰ (آنرز) کامیاب فرمایا۔ ۱۸۸۸ء میں ممالک متوسط ہند (ناگپور) میں بحیثیت افسر صیغہ حساب آپ کا تقرر عمل میں آیا۔ اس کے ایک سال بعد آپ کا تبادلہ لاہور کے کرنسی آفس میں ہوا جہاں ایک سال رہکر آپ کلکتہ روانہ ہوئے اور وہاں تین سال رہنے کے بعد اسسٹنٹ اکاونٹنٹ جنرل الہ آباد (ممالک متحدہ آگرہ و اودھ) مقرر ہوئے۔ ۱۸۹۳ء میں جب آپ کا تبادلہ بمبئی میں ہوا تو الہ آباد کے طبقۂ اہل ہنود نے آپ کو ایک شاندار وداعی ضیافت دی۔ اس سے آپ کی ہمدردی اور شریفانہ برتاؤ بے تعصبی و ہر دلعزیزی کا پتہ چلتا ہے۔ ۱۹۰۰ء میں

آپ ڈپٹی اکاؤنٹنٹ جنرل مدراس مقرر ہوئے اور اس کے ایک سال بعد تمام ہندوستان اور برما کے سرکاری مطابع کی نظارت کا کام خاص طور پر آپ کے تفویض ہوا اس سے متعلق آپ نے جو مدلل رپورٹس مرتب کر کے پیش فرمائیں اس سے گورنمنٹ کی جانب سے اُن بہترین خدمات کا اعتراف شاندار الفاظ میں کیا گیا۔ یہ وہ نمایاں خدمات تھے جو سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہونے سے قبل آپ نے انجام دیکر انتظامی قابلیت کا قابل فخر تجربہ حاصل فرمایا تھا۔ سرکار عالی نے آپ کی اعلیٰ قابلیت اور بہترین کارگزاریوں کا شہرہ سن کر اپنی مملکت کی فلاح و بہبود کے لئے آپ کے گراں قدر خدمات حکومت ہند سے مستعار حاصل فرمائے۔ چنانچہ ۱۹۰۵ء میں آپ کا تقرر صدر محاسبی سرکار عالی کی خدمت جلیلہ پر بزمانہ سر جارج کیسن واکر عمل میں آیا معین المہام مذکور کی نکتہ رس نگاہوں نے آپ کی اعلیٰ انتظامی اور علمی قابلیت و صلاحیت کار کو جانچ لی۔ آپ ہی کے گرانقدر مشوروں سے بہت سی درخشاں اصلاحات عمل میں لائیں، چنانچہ معین المہام مذکور نے آپ کے گراں قدر مفید مشوروں کا دریا دلی سے اعتراف کیا۔ ۱۹۱۱ء میں آپ معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ کے عہدہ پر ترقی پائے۔ چونکہ محکمۂ تعلیمات کا اس سررشتہ سے راست تعلق تھا اس لئے تاریخ جائزہ سے حیدرآباد کی تعلیمی ترقی کی رفتار بہت تیز ہوگئی اور وہ مستحکم بنیادیں قایم ہوئیں کہ آج یہ مملکت تعلیمی شعبہ میں دنیا کے ترقی یافتہ ممالک سے ہمسری کا دعویٰ کرنے کے قابل ہوگئی ہے، عثمانیہ یونیورسٹی کا تخیل جس نے آگے چلکر عملی صورت اختیار کی تمام و کمال آپ ہی کی کوشش کا نتیجہ تھا جو ہمیشہ آپ کے پیش نظر رہتا تھا۔ اس مقصد پر پہنچنے سے قبل آپ کو اس کی داغ بیل ڈالنے میں بہت کچھ محنت اٹھانی پڑی کیونکہ جس بنا پر یونیورسٹی کی تعلیم صحیح معنوں میں ہونی چاہیئے اس کا عملی طور پر اس مملکت میں فقدان تھا۔ ابتدائی اور ثانوی تعلیم نے اس حد تک ترقی نہیں کی تھی جس کے لحاظ

سے حیدر آباد میں جداگانہ یونیورسٹی کے قیام کی کافی طور پر کفالت کی جاتی۔ اس لئے قیام یونیورسٹی کی موزونیت پیدا کرنے کے لئے آپ نے ملک میں تعلیمی جال پھیلانے کی ہمہ تن کوشش کی۔ قیام عثمانیہ یونیورسٹی سے متعلق ان کوششوں کی بدولت جو کامیابی ہوئی وہ ایسی بیش قیمت چیز ہے کہ جس کی بناء پر آئندہ نسلیں حیدر آباد سے متعلق آپ کے خدمات کو سپاس گزاری واحسان مندی کے ساتھ یاد کرتی رہیں گی۔ آپ نے اپنے عہد معتمدی میں محکمۂ تعلیمات کی بالکل از سر نو تنظیم کی جس کی وجہ سے اس کے خوبی کار میں ایک معتدبہ اضافہ ہوگیا۔ اس کے بعد آپ نے اعلیٰ تعلیم (جو نہایت ابتر حالت میں تھی) کی جانب عنان توجہ پھیری اور بعد غور وخوض بسیار حیدرآباد کی خاص سیاسی اور تمدنی حالت کو پیش نظر رکھکر اس نتیجہ پر پہنچے کہ اس سلطنت میں انگریزی تعلیم نہواور آئندہ یہاں کے تعلیمی نظام پر مدراس یونیورسٹی کی سی بیرونی جماعت کا اقتدار قایم نہ رہنا چاہیئے اس بناء پر آپ نے اس کے متعلق ایک یادداشت پیش فرماتے ہوئے یہ سفارش کی کہ اس سلطنت میں ایک ایسی یونیورسٹی قایم ہونی چاہیے کہ جس میں اردو ذریعہ تعلیم ہو انگریزی کی بجائے اردو کو ذریعہ تعلیم قرار دینا ایک انقلاب پیدا کرنیوالا خیال تھا۔ مگر ہمارے علم پرور بادشاہ جم جاہ اعلیحضرت سلطان العلوم خلد اللہ ملکہٗ نے آپ کی اس سودمند تجویز کا ادراک فرماکر اپنی مدبرانہ دوراندیشی سے جامعہ کے قیام کی نسبت فرمان صادر فرمایا۔ جس میں اردو ذریعہ تعلیم اور انگریزی بحیثیت زبان ثانی لازمی ہے۔ اور انگریزی کا معیار تقریباً وہی ہے جو دوسرے جامعات میں ہے۔ تعلیم نظام کو مستحکم اور مضبوط اساس پر قایم کرنے کے علاوہ آپ نے محکمۂ علاج وصحت عامہ میں بھی نمایاں اصلاحیں کیں اور آپ ہی کی تحریک پر عثمانیہ جنرل ہاسپتال کا خاکہ تیار ہوا جو آج ہندوستان بھر میں سب سے شاندار اور سب سے بہتر اوزار رکھنے والا شفاخانہ سمجھا جاتا ہے اسی زمانہ میں آپ نے محکمۂ آثار قدیمہ کی بنیاد رکھی جس کا کام آج برطانوی ہند کے محکمۂ

آثار قدیمہ سے بھی زیادہ بہتر اور منظم ہے۔ آپ ۱۹۱۵ء میں حیدر آباد ایجوکیشنل کانفرنس
اور ۱۹۱۷ء میں آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کلکتہ کے صدر منتخب ہوئے۔ یہ
یاد رہے کہ آپ حیدر آباد ایجوکیشنل کانفرنس کے پہلے صدر نشین تھے آپ مدراس، بمبئی،
ڈھاکہ، علی گڑھ اور عثمانیہ یونیورسٹی کے رفیق ہیں۔ ۱۹۱۹ء میں آپ نے مسٹر ویکفیلڈ
صدر ناظم صنعت و حرفت کے رخصت پر جانے کی وجہ سے اُن کے فرائض بھی اپنے فرائض
کے علاوہ انجام دئیے اور اس تھوڑی سی مدت میں آپ نے اس شعبہ کو بھی شاہ راہ
ترقی پر لگا دیا اور ماہرین سائنس کی خدمات مستعار لے کر مملکت ہذا کی اکثر حرفتوں کو زندہ
کیا۔ اور خاص کر کاغذ سازی، روغن سازی اور پارچہ بافی کی حرفتوں کے لئے نئی راہیں
نکالیں اور چھوٹی چھوٹی صنعتوں کو سرکاری امداد دے کر فروغ و استحکام بخشا۔ ۱۹۲۰ء
میں آپ کچھ دن کے لئے پھر حکومت ہند کی ملازمت پر واپس گئے اور بمبئی کے اکاؤنٹنٹ
جنرل درجۂ اول بنائے گئے۔ جو رتبہ اس سے پیشتر کسی ہندوستانی کو نہیں ملا تھا۔ وہ
آپ کو ملا لیکن چند ہی ماہ بعد آپ وہاں سے پنشن حاصل کر کے پھر حیدر آباد واپس آگئے
اور ۱۹۲۱ء میں مسٹر گلانسی سابق صدر المہام فینانس و رکن باب حکومت کی علحدگی پر اُن کی
جگہ بارگاہ خسروی سے آپ کا تقرر عمل میں آیا۔ آپ کے عہد صدر المہامی کا اہم ترین
کارنامہ مملکت ہذا کے نظام مالیہ کی نظم جدید ہے۔ جس سے غالباً تاریخ میں پہلی مرتبہ
یہاں کا میزانیہ متوازن ہونے لگا۔ اور اس کے علاوہ ملک میں فلاح و بہبود کے کاموں
کے لئے وافر رقوم پس انداز ہونے لگیں۔ آپ کی اس شاندار کامیابی پر حضرت اقدس و اعلیٰ
نے اظہار خوشنودی فرمایا اور اسی زمانہ میں سابق کنگ ایڈورڈ ہشتم حال ڈیوک آف
ونڈسر جو بحیثیت پرنس آف ویلز حیدر آباد تشریف لائے تھے۔ اُن کے استقبال کے
لئے ایک انتظامی کمیٹی اعلیٰ عہدہ داروں کی جو قایم تھی اُس کے صدر آپ منتخب ہوئے
تھے۔ آپ کی خوش انتظامی کو دیکھکر شہزادہ ویلز نے اظہار خوشنودی فرمایا اور اپنا

فوٹو جس پر مونوگرام اور دستخط ثبت تھی آپ کو اپنے ہاتھ سے عطا کر کے مفتخر فرمایا۔ شخصی حیثیت سے جو اعزاز و ہر دلعزیزی آپ نے سارے ہندوستان اور بیرون ہندوستان) میں حاصل فرمائی اس کی تفصیل بڑی طول طویل ہے۔ خصوصاً تعلیمی مسائل میں آپ کی رائے کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ چنانچہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ آپ ہندوستان کے کئی ایک جامعات کے رفیق (فیلو) ہیں۔ ۱۹۲۵ء و ۱۹۲۶ء میں دہلی انٹر یونیورسٹیز کمیٹی کی صدارت کے لئے آپ ہی کا انتخاب عمل میں آیا تھا۔ ۱۹۲۵ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی میں کانوکیشن ایڈریس دیا جو سارے ہندوستان میں نظر وقعت دیکھا گیا ۱۹۲۵ء میں سنگریٹی کالریز کمپنی لمیٹڈ اور مجلس معدنیات کے آفیشل ڈائرکٹر ہوئے۔ نیز اسی سال شاہ آباد سمنٹ کمپنی لمیٹڈ انڈین انڈسٹریل اینڈ جنرل ٹرسٹ لمیٹڈ، سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹڈ، عثمان شاہی اور اعظم جاہی ملز لمیٹڈ کے ڈائرکٹر نیز انٹر یونیورسٹی بورڈ کے صدر نشین مقرر ہوئے۔ ۱۹۲۷ء میں کواپریٹو کریڈٹ اور معدنیات کے صدر المہام قرار پائے این۔ جی۔ یس ریلوے کی خریدی کی گفت وشنید کر کے اس کو خرید کروالیا۔ یہ آپ کا وہ زرین کارنامہ ہے جو تا قیام سلطنت ابد مدت فراموش نہ ہوگا۔ اردو نستعلیق ٹائپ کی ایجاد آپ ہی کی رہین منت ہے۔ آپ کے دور میں اردو طباعت اور اردو ادب نے خوب نشوونما پائی ہے اس کے چنداں اظہار کی ضرورت نہیں چونکہ اہل مملکت اور بیرونی ملک کے باشندے اس سے خود بخوبی واقف ہیں۔ ۱۹۲۸ء میں آپ سرکار عظمت مدار سے خطاب "سر" سے سرفرازی پائے اور بتقریب سالگرہ جہاں پناہی ۱۴۔ جمادی الثانی ۱۳۴۱ھ ہجری کو خطاب مستطاب "نواب حیدر نواز جنگ بہادر" پیشگاہ حضرت اقدس و اعلیٰ سے سرفراز ہوا۔ تین گول میز کانفرنس (راونڈ ٹیبل کانفرنس) منعقدہ لندن میں وفد حیدر آباد دکن کی قافلہ سالاری (بحیثیت رکن تجارت، وفاق اور فینانس ذیلی کمیٹی) کی ۱۹۳۳ء میں پارلیمنٹ کی مشترکہ خاص کمیٹی کے رکن رہے۔ بحیثیت رکن ہزرو بنک اور ریلوے مختارانہ ذیلی کمیٹی کی رکنیت کی

لیگ آف نیشن (اتحاد بین الاقوام) کی مالی و معاشی کانفرنس کے مشیر رہے۔ ۱۹۳۴ء میں مسلم ایجوکیشنل کانفرنس بمبئی پریسیڈنسی کی صدارت فرمائی، نیز حکومت سرکار عالی اور وزرائے ریاست ہائے ہند کی غیر رسمی کمیٹی کے نائب صدر رہے۔ ۱۹۳۶ء میں رائٹ آنریبل کا خطاب سرکار عظمت مدار سے سرفراز ہوا۔ ۱۹۳۷ء میں آپ نے عہدۂ جلیلہ صدارت عظمیٰ کا جائزہ مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر یمین السلطنتہ سے حاصل فرمایا۔ جامعات عثمانیہ، الہ آباد اور مدراس سے آپ کو ایل ایل ڈی کی ڈگری حاصل ہوی۔ نیز اسی سال آپ کو ڈی سی ایل یعنے ڈاکٹر آف سیول لا کی اعزازی ڈگری انگلستان کی مایۂ ناز جامعہ "آکسفورڈ" سے ملی۔ موجودہ عہد میں اس ترقی پذیر ملک میں جس قدر بھی ترقیاں رونما ہوی ہیں اُن میں سے شاید ہی چند ایسی ہونگی جو آپ کی قابلیت اور حسن تدبیر کی رہین منت نہوں۔ مالیہ کی تنظیم جدید، صنعت و حرفت کی غیر معمولی ترقی، تعلیم و تعلم کا درخشاں فروغ، ریلوے کی خریدی، رزیڈنسی اور برار کی واپسی، عثمانیہ یونیورسٹی کا قیام بس سرویس کی اجرائی۔ یہ ساتوں ایسے مستحکم آسمان ہیں کہ جن پر آپ کی شہرت کا ستارہ ابد الآباد تک چمکتا رہے گا۔ آپ ایک جلیل القدر صدر اعظم ہونے کے باوجود فقیر منش واقع ہوئے ہیں۔ مجذوبین کی خدمت اور مساکین کی حاجت براری کو اپنا فرض زندگی سمجھتے ہیں — اور یہ مسلک آپ کا عہد طفولیت ہی سے رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج آپ معراج ترقی پر گامزن ہیں، فقیر منش ہونے کے ساتھ ساتھ آپ مردم شناس بھی ہیں۔ آپ کی جوہر شناس نظر جس کو قابل پاتی ہے اس کو بام ترقی پر پہنچا دیتی ہے۔ الحاصل یہ کہ حیدرآباد دکن کی صدارت عظمیٰ کے لئے ایسے ہی جامع صفات حیدری کی ضرورت تھی، اپنی مستعدی، جفاکشی، بے لوثی اور خیر خواہی ملک و مالک سے دوسرے حکام کو عملی درس دیتے ہیں۔ آپ ایک وسیع الاخلاق اور کثیر الاشفاق صدر اعظم ہیں۔ اگر کسی کی حاجت روائی آپ کے امکان میں ہو تو اس سے کبھی دریغ نہیں فرماتے۔ اجنٹہ کے تصاویر اور ہندوستان کی نقاشی

سے آپ کو خاص دلچسپی ہے۔ آپ کے اشاعات میں قابل ذکر ریاست حیدرآباد (دکن) کے بجٹ اور علمی اڈریس (خطبات) ہیں آپ کے ذکر کے ساتھ ساتھ آپ کی رفیقۂ حیات علیا جنابہ آمنہ نجم الدین طیب جی صاحبہ کا ذکر بھی ضروری ہے۔ علیا جنابہ جسٹس بدرالدین طیب جی کی بھتیجی اور نجم الدین طیب جی کی دختر ہیں۔ سنہ ۱۸۹۳ء سے آپ کی شریک زندگی ہیں۔ جن کی ذات ستودہ صفات بھی ہمارے کسی تعارف کی محتاج نہیں، بڑی خوبیوں کی حامل، ہردلعزیز اور تعلیم یافتہ خاتون ہیں۔ حیدرآباد تو کیا ہندوستان کے طبقۂ اناث میں ایک ممتاز حیثیت رکھتی ہیں۔ رفاہ عام کے کاموں میں اپنے شوہر کی طرح خاص دلچسپی اور حصہ لیتی ہیں۔ طغیانی رود موسیٰ کے موقع پر آپ نے مصیبت زدہ پردہ نشین خواتین کی جو ہمدردی کی ہے۔ اس کو باوجود امتداد زمانہ کے کسی نے فراموش نہیں کیا۔ اس انسانی ہمدردی کے صلہ میں (جو آپ نے اپنی ہمجنسوں سے کی تھی) سرکار عظمت مدار نے آپ کو قیصر ہند کا فرسٹ کلاس طلائی تمغہ عطا فرمایا۔ جہانگیر طاعون اور سنہ ۱۹۱۹ء کے عالمگیر انفلوئنزا میں آپ نے جو ہمدردانہ خدمات انجام دئیے ہیں وہ بھی فراموش شدنی نہیں ہیں۔ رائٹ آنریبل نواب سر حیدر نواز جنگ بہادر بالقابہم کو آپ کے بطن سے (۴) صاحبزادے اور (۳) صاحبزادیاں ہیں اور سب کے سب اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں آپ کا پتہ "دلکشا" خیریت آباد (حیدرآباد دکن) ہے۔

اگر آپکے نام کا سرحرف (خ) ہو اور اس لسٹ میں نہ ہو تو آپ اس کے حصہ دوم میں جو زیر ترتیب ہے بلا معاوضہ اپنی لائف درج کروا سکتے ہیں بشرطیکہ آپ جاگیردار، حاکم، وکیل، حکیم، ڈاکٹر یا شاعر ہوں۔ تفصیلات کے لئے مخاطب فرمائیے۔

دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری
اندرون دروازہ چادرگھاٹ
حیدرآباد دکن

۸۴ خلیل الزماں صاحب صدیقی (مولوی ....)

۸۵ خورشید حسین صاحب (ڈاکٹر ....)

۸۶ خورشید علی صاحب (مولوی سید . . .)

۸۷ خورشید مرزا صاحب (مولوی ... .)

۸۸ خیر النسا بیگم صاحبہ (مس سیڈ ... . . .)

۸۹ خیر نواز جنگ بہادر (نواب ....)

۹۰ خواجہ پرشاد بہادر (راجہ ....)

۹۱ خورشید علی خاں صاحب (مولوی میر - - -)

(۸۴)

خلیل الزماں صاحب صدیقی (مولوی ...) آپ مولوی منیر الزماں خاں صاحب صدیقی تحصیلدار (جنھوں نے ۱۹۱۵ء میں وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہونے کے بعد معتمدی پائیگاہ نواب اقبال الدولہ مرحوم کی خدمت پر فائز اور ۱۹۱۸ء تک اسی خدمت کو باحسن الوجوہ انجام دیا) کے فرزند اور مولوی امیر الزماں خاں صاحب مرحوم میر عدل (سیشن جج) اورنگ آباد کے پوترے اور خان بہادر مولوی محمد صدیق صاحب مرحوم صدر مہتمم تعمیرات ورنگل کے نواسے اور مولوی نظام الدین حسن صاحب مرحوم رکن عدالت العالیہ کے بھتیجے اور نواب ناظر یار جنگ بہادر رکن عدالت العالیہ کے برادر عم زاد اور مولوی محمد حسن خاں صاحب مرحوم سابق رکن عدالت العالیہ (جنھوں نے کچھ عرصہ تک منصرمانہ طور پر میر مجلسی کا کام بھی انجام دیا) کے آپ قریبی رشتہ دار ہیں۔ آپ ۱۸۹۶ء میں بمقام تلجا پور ضلع عثمان آباد (جہاں آپ کے والد مرحوم تحصیلدار تھے) پیدا ہوئے حیدرآباد کے نیز مختلف مدارس اور کالجوں مثلاً مدرسۂ آصفیہ، مدرسۂ عالیہ اور سینٹ زیویرس کالج بمبئی میں تعلیم حاصل فرمائی اور ۱۹۱۳ء میں انگلستان تشریف لے گئے اور ۱۹۱۷ء میں طبقۂ بار میں امتیاز کے ساتھ داخل ہوئے اور کچھ عرصہ تک یونیورسٹی کالج ڈبلن میں قانونی

تعلیم حاصل کی اور ہائیکورٹ آئرلینڈ کے بار میں شریک ہوئے زاں بعد آغاز جنگ عظیم پر عہدہ داران یورپین ٹریننگ کور میں شریک رہکر انگلستان کی قومی خدمت انجام دی۔ اور ۱۹۱۷ء م ۱۳۲۷ف میں آپنے اپنے وطن (حیدر آباد دکن) واپس ہوکر اپنا متعلقہ پیشہ شروع فرمادیا اور بہت ہی قلیل عرصہ میں بوجہ دلچسپی ذہانت خداداد طبقہ وکلاء میں شہرت اور حکام کی نظر میں مقبولیت حاصل فرمائی، ابتداً آپ عثمانیہ یونیورسٹی میں لکچرار قانونی مقرر ہوکر ایک عرصہ تک اس خدمت کو انجام دیتے رہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اس کے حیدر آباد سیول سروس کلاس کے لکچرار قانونی کی حیثیت سے کام انجام دئیے آٹھ سال تک آپ نے صفائی بلدہ کے نامزدہ رکن او رچھ سال تک رکن مجلس وضع قوانین کی حیثیت سے کام انجام دیا۔ اور موخرالذکر خدمت پر آپ کو دو مرتبہ توسیع دیگئی آپنے رفاہ عامہ کاموں میں غیر معمولی دلچسپی لی اور آپکے بہت سے مسودات قانونی بشمول قواعد وضوابط متعلق ترتیب اجلاس ہائے عدالت العالیہ مجلس وضع قوانین میں منظور رہوئے۔ آپ ۷ راکتوبر ۱۹۳۷ء کو رکنیت عدالت العالیہ سرکار عالی کا جائزہ حاصل فرماکر اب تک اپنی مفوضہ خدمت کو باحسن الوجوہ انجام دے رہے ہیں۔ آپکا پتہ: ۔ جوبلی ہل حیدر آباد دکن ہے۔

(۸۵)

خورشید حسین صاحب (ڈاکٹر ......) آپ ڈاکٹر نواب ارسطو یار جنگ بہادر کے فرزند ہیں اور ۱۲۹۶ف میں اپنے وطن بلدہ حیدر آباد فرخندہ بنیاد میں پیدا ہوئے گھر کی مکتبی مذہبی تعلیم کے بعد آپ مدرسہ عالیہ میں داخل ہوئے اور اس کے تمام مدارج میں بدرجہ اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے کے بعد آپ ولایت تشریف لے گئے اور اڈنبرا یونیورسٹی سے ایم۔ بی اور سی ایچ۔ بی کی ڈگریاں لے کر وطن واپس آئے۔ جہاں آپکو ۱۳۲۴ف میں ضلع رائچور کی سیول سرجنی پر مامور کیا گیا اور وہاں کے صدر شفاخانہ کو آپنے اپنی قابلیت و ذہانت سے غیر معمولی ترقی دی۔ جسے دیکھکر آپ کو افضل گنج کے شفاخانہ

میں طلب کر لیا گیا۔ اور اسی سلسلہ میں آپ اپنے اہل وطن کی خدمات کرنے لگے۔ افضل گنج کا شفاخانہ جب ترقی پاکر شفاخانۂ عثمانیہ کی عالیشان عمارت میں منتقل ہوا تو آپ بھی اس کے ساتھ اپنے سیول سرجنی کے عہدے پر آگئے۔ شفاخانہ کی سیول سرجنی کے علاوہ آپ عثمانیہ میڈیکل کالج کی پروفیسری کی خدمت بھی انجام دیتے ہیں، علاج و تشخیص اور خاصکر فن جراحی میں آپ اپنے والد ماجد کی طرح خاص ملکہ رکھتے ہیں۔ آپ گھر پر بھی مطب فرماتے ہیں جہاں مرضا بکثرت آپ کے زیر علاج رہکر شفایاب ہوتے ہیں۔ آپ کا پتہ:- کنٹہ رود حیدرآباد دکن ہے۔

(۸۶)

خورشید علی صاحب (مولوی سید ......) آپ اس وقت سررشتہ دیوانی و مال کے ناظم ہیں جن کے متعلق جاگیرات و مناصب خطابات وغیرہ کے دفاتر بھی ہیں۔ پیدائش آپ کی سنہ ۱۳۰۴ ہجری میں ہوی اور سید خورشید علی آپ کا تاریخی نام ہے۔ ابتدائی تعلیم حسب معمول حاصل کرکے آپ نے بلدہ کے مختلف انگریزی مدارس میں مختلف مدارج طے کئے اور اس سے فراغت پاکر آپ ۱۳۱۹ف میں معتمدی فینانس کی ایک جائداد پر مقرر ہوکر سرکار عالی کی سلک ملازمت میں داخل ہوئے اور اپنی قابلیت و حسن کارگزاری کے سبب سے درجہ بدرجہ ترقی پاتے رہے حتی کہ مسٹر گلانسی کو آپ کے ذاتی جوہر کا احساس ہوا اور انہوں نے آپ کو آگے بڑھانے کے لئے مددگاری معتمدی کی ایک نئی جائیداد قایم کرکے اس پر مقرر کردیا۔ جس سے ترقی کرکے آپ بہت جلد نظامت دیوانی کے منصب پر پہنچ گئے۔ سنہ ۱۳۲۴ف میں دفاتر مال و مواجیر و مناصب و خطابات اور سنہ ۱۳۲۸ف میں دفتر ملکی بھی دفتر دیوانی میں شامل کئے گئے اور اس کام کی نگرانی بھی آپ کے سپرد ہوی جس کو آپ نہایت قابلیت سے انجام دے رہے ہیں

یہ ساری ترقی آپ کو ایک ہی سررشتہ کے اندر رہ کر حاصل ہوی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس شعبہ کے دقایق و نکات پر جتنا عبور آپ کو حاصل ہے کسی اور کو نہیں۔ آپ اپنے فرائض منصبی سے اس قدر وابستگی رکھنے کے با وجود علمی ذوق بھی رکھتے ہیں۔ اور رسالہ "ترقی حیدرآباد" بہت بڑی حد تک آپ کی قلمی اور نیز مالی امداد کا رہین منت رہا ہے۔ دفتر دیوانی و مال کے متعلق بہت سے کاغذات اور دستاویزات و فرد احکام وغیرہ زمانہ قدیم کے بھی ہیں جن کو آپ نے مرتب کر کے ایک بیش قیمت ذخیرہ بنا دیا ہے۔ اور غالباً یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ ہندوستان کے کسی دفتر میں قدیم کاغذات کا اتنا وافر اور مرتب ذخیرہ نہ ہوگا ان میں سے بعض کاغذات تاریخی حیثیت سے غیر معمولی اہمیت رکھتے ہیں۔ مثلاً شاہان مغلیہ دہلی کے ہاتھ کے لکھے ہوئے بعض احکام اور خاص کر ایک حکم جو شہنشاہ اورنگ زیب نے بدست خود پنسل سے تحریر فرمایا ہے۔ جو اس وقت تک محفوظ ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ اس وقت بھی عمدہ قسم کی پنسل معدوم نہ تھی۔ اسی طرح کے اور بھی بہت سے کاغذات ہیں۔ ۱۳۴۷ف سے دفتر نظامت دارالانشاء بھی آپ سے متعلق کر دیا گیا ہے۔ ۱۳۴۱ف میں ہز اکسلنسی لیڈی لن لتھگو نائب السلطنت ہند نے ریکارڈ آفس حیدرآباد کو تفصیل سے ملاحظہ فرما کر خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے آپ کے حسن انتظام، تہذیب دفتر کی بڑی دیر تک توصیف فرماتی ہیں۔ آپ نہایت خلیق، ملنسار، بلدہ حیدرآباد کی تمام سوشیل تحریکات کی روح رواں ہیں۔ آپ فطرتاً نہایت خوش سلیقہ و با قاعدہ واقع ہوئے ہیں جب ہی تو آج آپ کا دفتر باقاعدگی میں سب دفاتر سے آگے آگے ہے۔ کوئی دفتر صفائی و پاکیزگی تہذیب و شایستگی میں آپکے دفتر کے مقابل میں ٹھہر نہیں سکتا۔ آپ والنٹیر کور کے صدر اور اہل علم کے قدر داں ہیں۔ حال ہی میں انٹرنیشنل ریکارڈ کانفرنس منعقدہ لندن کے اجلاس میں بحیثیت نمائندہ سرکار عالی شرکت کی غرض سے تشریف لے گئے ہیں۔ اسی سلسلہ میں امید کی جاتی ہے کہ ریکارڈ کے متعلق مزید معلومات، تجربے اور مشاہدات

حاصل فرماکر مراجعت فرمائے وطن ہوں گے۔ اور یہاں کے ریکارڈ آفس کو اپنے جدید انکشافات سے مالا مال کردیں گے۔ ہمیں توقع ہے کہ مستقبل قریب میں یہ محکمہ دنیا کے متمدن ممالک کے ریکارڈ آفس سے ترتیب و تہذیب میں بازی لے جائیگا۔ آپ کا پتہ "راک لینڈ" سیف آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۸۷)

خورشید مرزا (مولوی ....) آپ حیدرآباد کے ایک نامور خاندان کے فرد ہیں۔ آپ کے جد اعلیٰ مرزا بہرام بیگ سردار لشکر شاہان مغلیہ تھے۔ پیدایش آپ کی ۱۲۹۶ف بمقام بلدہ حیدرآباد ہوی اور گرامر اسکول میں آپنے ابتدائی تعلیم حاصل کی اور پھر مدرسہ عالیہ میں داخل ہوئے۔ یہاں سے فراغت پاکر آپ کلکتہ انجنیرنگ کالج میں داخل ہوئے اور نمایاں کامیابی کے ساتھ مائننگ انجنیری کی سند حاصل کی وہاں سے آپ بحصول وظیفہ سرکاری عازم انگلستان ہوئے اور ڈرہام یونیورسٹی سے مائننگ انجنیری اور سیول انجنیری کے امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کی ۱۳۱۵ف میں ولایت سے واپسی کے بعد آپ سرکار عالی کی ملازمت میں بحیثیت مددگار انجنیر معدنیات داخل ہوئے اور خاص بلدہ میں آپ کی تعنیاتی عمل میں آئی۔ اس منصب سے ترقی کرتے کرتے آپ ۱۳۳۱ف میں ناظم معدنیات و پیمایش طبقات الارض کے عہدہ جلیلہ پر پہنچ گئے۔ اور اس وقت سے اس سررشتہ کا انتظام نہایت قابلیت اور خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں باوجود اس اعلیٰ عہدہ پر فائز ہونے کے آپ نہایت ہی خوش خلق منکسر المزاج اور ملنسار ہیں۔ ملک و مالک کی خدمت کا سچا درد رکھتے ہیں۔ آپ کا پتہ سوماجی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

خیر النسا بیگم صاحبہ (مس سیدہ ......) آپ ڈاکٹر سید احمد صاحب مرحوم کی دختر آقا میرزا زین العابدین صاحب شیرازی مرحوم کی نواسی اور مولوی سید محمد اعظم صاحب یم سا ے (کنٹ) کی ہمشیر ہیں۔ آپ ۲۵۔ خورداد ۱۳۱۷ف کو بمقام حیدر آباد پیدا ہوئیں۔ نہایت کمسن تھیں کہ آپ کی والدہ مرحومہ نے آپ کو شریک مدرسہ فرمایا آپ زنانہ ہائی اسکول نامپلی میں شریک ہو کر تحصیل علم میں مشغول ہوئیں۔ ہائی اسکول کے مدارج طے کرنے کے بعد حکومت سرکار عالی نے بعطائے وظیفہ تحصیل علم طب (ڈاکٹری) کے لئے آپ کو دہلی روانہ فرمایا۔ جہاں ایک عرصہ تک لیڈی ہارڈنگ مڈیکل کالج میں شریک ہو کر یم۔ بی۔ بی۔ یس کی ڈگری آپ نے حاصل کی۔ آپ حیدر آباد کی پہلی مسلم خاتون ہیں جو بغرض حصول تعلیم ڈاکٹری بیرون مملکت میں قدم رکھا اور اس مڈیکل کالج سے سند حاصل فرمائی۔ بعد فراغ تعلیم جب مراجعت فرمائے وطن ہوئیں تو ۱۳ شہریور ۱۳۳۸ف کو لیڈی اسسٹنٹ سرجن کی حیثیت سے آپ سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئیں اور وکٹوریہ زنانہ ہسپتال پر متعین ہوئیں۔ بہت جلد حیدر آباد کے طبقہ اناث میں اپنی طبی قابلیت اور خداداد شفا کی بدولت رسوخ اور صدہا معرکہ کے علاج کرنے سے خوب شہرت پیدا کرلی۔ حیدر آباد کے طبقۂ اناث کی بچی بچی آپ کو جانتی اور آپ کے علاج کو خوب پہچانتی ہے۔ شافی مطلق نے آپ کے علاج میں وہ تاثیر بخشی ہے کہ جو دوا بھی آپ نے تجویز کی اس کی پہلی خوراک ادھر حلق سے اتری ادھر شفا کا آغاز ہوا۔ عمل جراحی میں بھی آپ اپنی نظیر ہیں۔ اس خوبصورتی اور پھرتی سے نشتر چلاتی ہیں کہ مریض کو تکلیف تو درکنار معلوم تک نہیں ہوتا۔ کچھ عرصہ تک اسی حیثیت سے آپ ضلع اورنگ آباد پر کارگزار رہیں اس وقت لندن میں باخراجات سرکاری اعلیٰ طبی تعلیم حاصل کرنے میں مشغول ہیں امید کہ اسی سال بعد انفراغ تعلیم شاندار کامیابی کے ساتھ حیدر آباد واپس ہوں۔ حیدر آباد

دکن کا پتہ اندرون دروازہ چادر گھاٹ ہے۔

(۸۹)

خیر نواز جنگ بہادر (نواب.......) آپ کا اصلی نام محمد ابو الخیر خاں ہے آپ نواب سلطان الملک بہادر امیر پائیگاہ کے پانچویں صاحبزادے ہیں۔ نواب فرید نواز جنگ بہادر اور نواب نذیر نواز جنگ بہادر کے حقیقی چھوٹے بھائی ہیں۔ ۱۳۱۹ھ کی پیدائش ہے۔ کمسنی میں اپنی جدۂ محترمہ حضرت شہزادی محل نواب سر وقار الامراء مرحوم کے زیر سرپرستی نشوونما، تربیت اور ابتدائی تعلیم حاصل فرمائی۔ جب آپ کا سن درسگاہ کے قابل ہوا تو حضرت بندگانعالی کی خصوصی توجہات کی بدولت پائیگاہ بورڈنگ میں داخل کئے گئے جہاں آپ کی تعلیمی نگہداشت و افادے کے لئے اعلیٰ یورپین اساتذہ مقرر تھے۔ ۱۹۱۸ء میں بتقریب سالگرہ ہمایونی خطاب سے ممتاز ہوئے اور ۱۹۱۹ء میں خاص اعزاز و اہتمام کے ساتھ مسلم یونیورسٹی علی گڈھ بھیجدئے گئے۔ جہاں عرصہ تک زیر تعلیم رہ کر حیدرآباد واپس آئے اور نظام کالج میں کر رز یر تعلیم رہے۔ آپ کی شادی آپ کی محترمہ پھوپی علیا جنابہ صاحبزادی لیاقت النساء بیگم صاحبہ کی بڑی صاحبزادی نواب سر وقار الامراء مرحوم کی نواسی کے ساتھ عمل میں آئی۔ آپ صاحب اولاد ہیں آپ کو ایک صاحبزادی اور چار صاحبزادے ہیں۔ یعنے نواب محمد اقتدار الدین خاں (۲) نواب محمد حمید الدین خاں (۳) نواب محمد رفیع الدین خاں اور (۴) نواب محمد محمود علی خاں المخاطب بہ محمود جنگ بہادر۔ آپ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ روز جمعہ تولد ہوئے ہیں، خاندان پائیگاہ کی تاریخ اپنے کسی دور کی نسبت بھی پتہ نہیں دیتی کہ اس کا کوئی رکن اپنے لمحہ ولادت کے ساتھ ہی مورد الطاف شاہانہ ہوا ہو جب آپ کے چھوٹے صاحبزادے نواب محمد محمود علی خاں بہادر تولد ہوئے تو اعلیحضرت

آصفجاہ سابع خلد اللہ ملکہ بنفس نفیس قدم رنجہ فرما کر نومولود صاحبزادے کو ملاحظہ فرمائے
اور زبان حقایق بیان سے ارشاد فرمایا کہ یہ ولادت کیسی ساعت سعید و متبرک
میں واقع ہوی ہے۔ چنانچہ بکمال شفقت و عنایت نومولود کے حق میں خود ذات
شاہانہ نے مسنون سرفرازی بھی فرمائی۔ بتقریب سالگرہ ہمایونی نواب محمود جنگ بہادر
خطاب باصواب بھی عطا فرماتے ہوئے یہ فرمان خسروی اخبار رہبر دکن میں شائع فرمایا
کہ محمود علی خاں نو تولد شدہ فرزند نواب خیر نواز جنگ بہادر جو نواب سلطان الملک
بہادر کے صاحبزادے اور اعلحضرت نواب افضل الدولہ مرحوم و مغفور کے نواسے ہیں
جن کو خطاب محمود جنگ سرفراز ہوا، بلاشبہ نومولود کی کمال خوش اقبالی ہے و نیز
اسی طرح آپ کے جملہ صاحبزادے و صاحبزادی پر اعلحضرت بندگانعالی کی خاص عنایت
و شفقت ہے۔ ان صاحبزادوں کی تسمیہ خوانی کے موقعوں پر اعلحضرت بندگانعالی ہمیشہ
بمراسم خسروانہ رونق افروز ہو کر عزت بخشی فرماتے رہتے ہیں۔ نواب خیر نواز جنگ
بہادر نہایت خوش نصیب باپ ہیں جن کو مالک حقیقی عم نوالہ اور مالک مجازی
خلد اللہ ملکہ کی طرف سے یہ عنایات مرحمت ہو رہے ہیں۔ آپ کے خصائل و شمائل
میں امیرانہ و بدبہ سے زیادہ اسلامیت کا دبدبہ ہے۔ حالانکہ انگریزی معاشرت
میں آپ کی صبح و شام ہوچکی ہے اور آپ انگریزی لٹریچر کے بہترین ادیب ہیں
اس عالم جوانی میں صالحانہ اوقات بسری کی نسبت توفیق ایزدی اور سعادت ازلی
کے سوائے اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ اخلاق و قول و عمل میں اپنے نام خیر کی خاصی معنی
آفرینی کی ہے۔ آپ کے اسباب زندگی میں جو شایستہ نظم و سلیقہ نظر آتا ہے اس سے
آپ سلیم الفطرت اور مہذب انسان ثابت ہوتے ہیں۔ کم گو مگر پر گو ہیں۔ متانت، حلم
اور اصابت رائے کے جوہر عطیہ قدرت ہیں۔ سخاوت اور دستگیری کے موقع و محل کو
خوب سمجھنے اور سبقت لیجانے میں ایک ہیں۔ آپ کی طبیعت میں ضرر نہیں ہے۔

جس طرح آپ کا ظاہر جاذب نظر اور پاکیزہ ہے اس سے باطن کا پتہ چلتا ہے۔ خیرو حسنات اور حق شناسی کی توفیق کے لئے خوش نصیب ہیں۔ آپ کا دماغ اور جوہر طبیعت بلند پایا جاتا ہے۔ اخبار اور کتاب ہم جلیس ہیں۔ اپنا کام آپ کرنا آپ کا شغل ہے۔ یہ فراموش کردہ خوبی انسانی زندگی کی تعمیر میں جو درجہ رکھتی ہے ظاہر ہے۔ اسلامی ضروریات میں کوشش و عمل کے لئے آپ توسل بنے ہوئے ہیں۔ خدا ترسی آپ کی صداقت ایمانی کی گواہ ہے۔ راستی ایفائے عہد صداقت عمل کے حامل ہیں۔ آپ کا حلقہ ملاقات وسیع و وسیع ہے۔ بفضل خدا حج بیت اللہ و زیارت مدینہ منورہ سے مع متعلقین مشرف ہو چکے ہیں۔ آپ کا پتہ بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۹۰)

خواجہ پرشاد بہادر (راجہ ....) آپ کا اصلی نام ارجن پرشاد ہے۔ آپ راجہ راجایاں راجہ مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر یمین السلطنت پیشکار سابق صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی کے چہیتے فرزند ہیں۔ ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی قابل اور لائق اساتذہ سے اولاً گھر پر ازاں بعد مدرسۂ عالیہ اور جاگیردار کالج میں شریک ہو کر حاصل فرمائی، اردو، فارسی اور انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں۔ ہندوستان کی سات زبانوں پر عبور حاصل ہے۔ آپ نے ایشیا اور یورپ کے بڑے بڑے ممالک کی سیر و سیاحت کر کے اپنے معلومات میں اضافہ فرمایا ہے۔ آپ کو بیشگاہ جہاں پناہی سے تقریب سالگرہ شہزادہ والاشان کرنل نواب میر برکت علی خان مکرم جاہ بہادر ۹۔ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ کو خطاب راجہ بہادر سے افتخار بخشا گیا۔ اپنے والد کی طرح آپ نہایت خلیق، ملنسار اور ہمدرد راجہ ہیں دیوڑھی دربار کی عزت آپ کو حاصل ہے۔ آپ کا پتہ "شاد منزل" شاہ علی بنڈہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۹۱)

خورشید علی خاں صاحب (مولوی میر.........) آپ حیدرآباد دکن کے ایک معزز خاندان کے رکن ہیں آپ کی ولادت ۱۱ فروردی ۱۳۰۴؁ف کو بمقام حیدرآباد ہوی۔ اردو، فارسی اور انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں۔ امتحان عہدہ داران مال میں کامیاب ہیں۔ ۲۳۔ مہر ۱۳۲۶؁ف کو بحیثیت سوم تعلقدار سلک ملازمت سرکارعالی میں داخل ہوئے۔ گلبرگہ، بیڑم، میدک، شوراپور اور ہنگولی پر بحیثیت سوم و دوم تعلقدار خدمات انجام دئے۔ مالی امور میں کافی تجربہ رکھتے ہیں۔ اس وقت آپ ڈویژن ہنگولی پر کارگزار اور اپنے مفوضہ فرائض باحسن الوجوہ انجام دے رہے ہیں آپ نہایت خوش خلق، ہمدرد، ملنسار اور ستدین حاکم ہیں۔ آپکا پتہ۔ رسالہ جوش حیدرآباد دکن ہے۔

جی رگھوناتھ مل بنکر
حیدرآباد دکن
ایجنٹ
برائے
مسرز تھامس کوک اینڈ سنس
امریکن اکسپرس انکارپوریٹیڈ اینڈ ایجنسیس
ایجنسیاں
دنیا کے تمام بڑے اور مشہور
شہروں
میں
!
خزانہ عامرہ سرکار عالی!
سے منصب و وظائف حاصل کرکے حسب خواہش
ایصال و جمع کئے جاتے ہیں اور کھاتہ داروں کو
تمام ممکنہ سہولتیں بہم پہونچائی جاتی ہیں
جملہ کاروبار بنکنگ
نیز تبادلہ قرضہ اور ہنڈیوں
کی خرید و فروخت کیجاتی ہے اور
ہر قسم کے کھاتے جاری و کلدار میں
بلا فیس کھولے جاتے ہیں
GR
A GOOD NAME IS BETTER THAN BAGS OF GOLD
ہیڈ آفس
عابد روڈ
ٹیلیفون
شاخیں
پتھرگٹی فون نمبر
سکندرآباد فون نمبر
ایجنسیاں دنیا کے تمام بڑے
اور مشہور شہروں میں!

ر

اگر آپ کے نام کا سرحرف (د) ہو اور اس لسٹ میں آپ کا نام نہ ہو تو آپ اس کے حصہ دوم میں جو زیر ترتیب ہے بلا معاوضہ اپنی لائف درج کروا سکتے ہیں، بشرطیکہ آپ جاگیردار، حاکم، وکیل، حکیم، ڈاکٹر یا شاعر ہوں۔ تفصیلات کے لئے مخاطب فرمائیے

دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری اندرون دروازہ چار گھاٹ حیدرآباد دکن

یادگار سلور جوبلی (حصہ اول باتصویر)
(مولفہ)
صمصام شیرازی مدیر الایجاد زادہ
کاغذ نہایت اعلیٰ کتابت عمدہ طباعت نفیس
ملنے کا واحد مرکز
مشیر عالم ڈائرکٹری اندرون دروازہ چادرگھاٹ حیدرآباد دکن

(۹۲)

دارابجی جنگ بہادر نواب ۔ ۔ ۔ ۔ آپ کا اصلی نام داراب جی باپوجی چینائی ہے آپ پارسی قوم کے ایک معزز اور ممتاز اور اعلیٰ تعلیم یافتہ رکن ہیں۔ آپ [illegible] حیدرآباد پیدا ہوئے۔ آپ حیدرآباد سیول سرویس کے قابل ترین افراد میں شمار کئے جاتے ہیں اور تحصیلداری کے عہدہ سے ترقی کرتے کرتے صوبہ داری کے منصب اعلیٰ تک پہنچے جس کی وجہ محکمۂ مال کے تمام شعبوں کا آپ کو وسیع عملی تجربہ حاصل ہوا۔ آپ نے بعد فراغ مدارج تعلیمی سرکار عالی کی ملازمت کو اپنا مقصد زندگی بنایا۔ چنانچہ ۱۳۰۷ف میں آپ تحصیلدار درجۂ چہارم گلبرگہ شریف مقرر ہوئے اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے سوم تعلقدار اور دوم تعلقدار ہوئے اور ۱۳۲۶ف میں جب کہ آپ سرکار عالی کے مختلف اضلاع میں کافی تجربہ حاصل کر چکے تھے۔ آپ کو مہتمم بندوبست حیدرآباد کے منصب پر ترقی ملی۔ جس پر تین سال منصرمانہ کام کرنے کے بعد ۱۳۳۰ف میں آپ نے ترقی کا ایک اور زینہ طے کیا اور صدر نظامت مال سمت تلنگانہ کے منصب پر آپ کا تقرر ہوا۔ جس کے سال بھر ہی کے بعد آپ کو صوبۂ ورنگل کی صوبہ داری کے منصب اعلیٰ پر ترقی مل گئی اور اس وقت آپ (بعد حصول وظیفہ حسن خدمت) صدر المہام صرف خاص مبارک ہیں اور اپنی قابلیت و انصاف پسندی سے ہر دلعزیز اور اپنے مفوضہ

خدمت کو باحسن الوجوہ انجام دے رہے ہیں۔ آپ ملک کے بہی خواہ اور مالک کے سچے جاں نثار دیانتدار، ملنسار حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ سکندرآباد حیدرآباد (دکن) ہے۔

(۹۳)

داؤد جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا اصلی نام مرزا داؤد علی خاں ہے۔ آپ نواب مرزا ثابت علی خاں مرحوم کے فرزند اور نواب مرزا شمس الدین خاں مرحوم المعروف بہ اِبّن صاحب کے پوتے ہیں۔ آپ نے استعداد و تدبر حسن انتظام وقابلیتِ کاروبار وراثتاً اپنے آبا و اجداد سے پائی ہے۔ خداداد ذہانت و لیاقت فراست و دانائی کی وجہ نہایت اطمینان سے اپنے جاگیرات کے کاروبار کی دیکھ بھال باحسن الوجوہ کرتے ہیں۔ امور خیر میں الولد سر لابیہ کے مصداق بہت بڑا حصہ لیتے ہیں۔ آپ نے یوں تو اپنے آپ کو رفاہ عام کے کاموں کے لئے وقف کر رکھا ہے مگر آپ کا یہ کارنامہ جو ہمدردی بنی نوع انسانی پر مشتمل ہے دنیا والے قدر کی نگاہوں سے دیکھیں گے، چنانچہ اسٹیشن ڈچپلی پر جذامیوں کے لئے جو دواخانہ قایم ہے اس میں چار روم بعرف فی روم الــــ۔۔ روپیہ اور دواخانہ مذکور کے لئے ایک گیٹ (۱۱۰۵) روپیہ خرچ فرما کر تعمیر کروایا۔ آپ مسافرین عتبات عالیات کی مدد کرتے ہیں۔ انتہا درجہ کے لائق، فیاض، سیر چشم، صاحب ثروت، خلق و مروت میں یکتا اور محبت و دوستی میں فرد فرید نواب ہیں۔ علمی معاملات سے بھی آپ کو خاص دلچسپی ہے۔ خیرات وحسنات کے امور مذہباً ضروری سمجھکر بجالاتے ہیں بلکہ بنی نوع انسان کی مدد کرنا اپنا اولین فریضہ اور جزو زندگی تصور کرتے ہیں۔ نہایت مدبر و تجربہ کار، خوش سلیقہ وضع امیرانہ کے پابند نواب ہیں۔ ہز ہائینس پرنس آف برار شہزادۂ والاشان نواب اعظم جاہ بہادر ولیعہد دکن و شہزادۂ والاشان نواب معظم جاہ بہادر بالقابہم کی شادی کی یادگار میں

پبلک چندہ سے جو شادی خانہ سرکاری طور پر تیار ہو رہا ہے۔ اس مبارک یادگار میں آپ نے اپنا قیمتی مکان واقع محلہ جلال کوچہ دے دیا ہے اور فخر سلاطین زمن شاہنشاہ اقلیم سخن اعلحضرت سلطان العلوم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کی سلور جوبلی مبارک و مسعود کی یادگار میں آپنے حیدرآباد میٹر گیج (کاچی گوڑہ) اسٹیشن پر ایک سرائے (موسوم بہ یادگار سلور جوبلی) نہایت خوش وضع اپ ٹو ڈیٹ فیشن کی بصرف پچیس ہزار (۲۵۰۰۰) روپیہ تعمیر کرواکر خسرو دکن کی انتہائی خوشنودی حاصل فرمائی۔ اس موقع پر سرائے کی از حد ضرورت تھی آپ نے اس ضرورت کو محسوس کرکے سب امیروں سے پہلے پہل انجام دیا۔ آپ کی یہ یادگار ابد الآباد تک باقی رہے گی ظل اللہ کی سلور جوبلی مبارک کی تقریب میں جو یادگاریں سرکاری و غیر سرکاری طور پر قایم ہو رہی ہیں ان سب میں آپ کی قایم کردہ یادگار کو اہل ملک و بیرون ملک کی نظروں میں ایک نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ حضور پرنور بندگان عالی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ اکثر تقاریب و مجالس کے مواقع پر آپ کے دولت کدہ پر جلوہ افروز ہوکر عزت افزائی فرماتے ہیں آپ بتقریب سالگرہ ہمایونی ۱۳۵۴ھ میں نواب داؤد جنگ بہادر کے خطاب سے سرفراز و مفتخر و ممتاز فرمائے گئے۔ آپ کا پتہ داؤد منزل نارائن گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۹۴)

داور علی خاں صاحب (نواب مرزا ....) آپ نواب میرزا اجمال علی خاں مرحوم کے فرزند دوم اور نواب میرزا محمد علی خاں مرحوم کے پوتے ہیں ۱۳۱۸ھ میں بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ گھر ہی پر قابل اساتذہ سے بطور خانگی تعلیم حاصل فرمائی۔ جاگیرات آبائی سے مفتخر ہیں۔ وضع قدیم کے پابند صاحب اخلاق و مروت نواب ہیں۔ آپ کی شادی صبیہ نواب شمشیر حسین خاں موسوی مرحوم سے ہوئی

جن کے بطن سے آپ کو دو فرزند (۱) میرزا شمشیر حسین خاں (۲) مرزا کاظم علی خاں ہیں۔
آپ اپنے برادر خورد نواب میرزا سجاد علی خاں صاحب سے کمال محبت رکھتے ہیں
اور ہر دو برادر آبائی روایات کے مدنظر ایک دوسرے کے ساتھ بمصداق یک جان
و دو قالب ہیں۔ آپ کا مذہب اثنا عشریہ اور نصب العین ملک و مالک کی بہی
خواہی ہے۔ آپ کا پتہ کوچہ ایرانی حیدرآباد دکن ہے۔

(۹۵)

دلدار حسین صاحب (مولوی میر..........) آپ مولوی سید حسن صاحب
اثر لکھنوی کے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ ۳ آذر سنہ ۱۳۰۲ف کو پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیم
و تربیت ابتدائی اپنے شفیق والد کے زیر نگرانی ہوئی۔ سرکاری مدارس کی تعلیم حاصل
کرنے کے بعد آپ پونہ تشریف لے گئے۔ جہاں سے آپ نے بی، ای کی ڈگری حاصل
کی۔ اردو، فارسی، انگریزی اور مرہٹی میں مہارت تامہ رکھتے اور ان زبانوں
میں مثل اہل زبان کے گفتگو فرماتے ہیں۔ فن تعمیر میں آپ کو کافی تجربہ حاصل ہے اور
اس فن میں آپ کے اکثر بیشتر مضامین حیدرآباد انجینیرنگ گزٹ میں شائع ہوا
کرتے ہیں۔ راجہ شامراج راجا ونت بہادر صدر المہام تعمیرات آپ کی کارگزاریوں
کے مداح ہیں۔ آپ ایک وسیع التجربہ اور اعلیٰ درجہ کے انجینیر ہیں۔ بی، ای کا امتحان
پاس کرنے کے بعد آپ ۵ امرداد ۱۳۲۷ف کو منصرم اسسٹنٹ انجینیر عثمان ساگر
کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے اور بلڈنگ ڈویژن بلدہ
و نیز جدید اسکیم آبرسانی، جالنہ و پربھنی میں بھی آپ نے اسی حیثیت سے اپنا مفوضہ کام
نہایت اسلوبی سے انجام دے کر ۲۳ دی ۱۳۳۰ف کو مستقل اسسٹنٹ انجینیر سب
ڈویژن جالنہ مقرر ہوئے۔ ۷ دی ۱۳۳۵ف تک اس خدمت پر مامور رہ کر کارگزار رہے

راجہ دھرم کرن بہادر
اول تعلقدار ضلع بیدر شریف

خلد آباد ڈویژن انویسٹیگیشن ڈویژن، آبرسانی بلدہ، کنال ڈویژن، نظام ساگر
ڈرینگل ڈویژن، اریگیشن انجنیر کنال ڈویژن نمبر (۱) و نمبر (۲) ہوتے ہوئے [illegible] کے بعد
سے آپ کو بلدہ ہی میں قیام کا موقع ملا۔ اس وقت آپ اسسٹنٹ چیف انجنیر تعمیرات
عامہ و مددگار معتمد تعمیرات سرکار عالی ہیں۔ آپ نے معاون معتمد کی حیثیت سے کئی
ایک اسکیموں کا کام بڑی عرق ریزی کے ساتھ انجام دیا ہے۔ علی نہر اور نظام ساگر ہمیشہ
آپ کے مساعی کو یاد دلاتے رہیں گے۔ آپ نے سررشتہ آبپاشی کے کام اور اس کی
نگرانی میں جس عرق ریزی کے ساتھ حصہ لیا ہے وہ اہل نظر سے پوشیدہ نہیں۔ آپ
ایک نیک نفس، خجستہ خصلت، بے لاگ، مستعد، ماہر فن اور ذی علم حاکم ہیں اپنے
فرائض منصبی کو مستعدی سے انجام دیتے ہیں، ماتحتین کو اپنے سے خوش رکھتے ہیں۔ خوش
مزاج، قدردان اہل فن، ماتحت نواز اور علم دوست حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ "دلدار
منزل" جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے۔

(۹۶)

دھرم کرن بہادر آصفجاہی (راجہ........) آپ راجہ مرلیمنوہر انجہانی
کے فرزند اور خانوادہ راجہ راجیان راجہ شیوراج دھرم ونت انجہانی کے ایک اعلیٰ تعلیم
یافتہ معزز اور ممتاز رکن ہیں۔ آپ ۷ر آبان ۱۳۰۱ف کو پیدا ہوئے۔ ابتداءً اپنے والد
ماجد کے زیر نگرانی اعلیٰ درجہ قابل اساتذہ سے اردو، فارسی اور انگریزی کی تحصیل فرمائی
ازاں بعد دھرم ونت ہائی اسکول میں شریک ہو کر سلسلہ درس کو جاری رکھا۔ حیدرآباد
سیول سرویس کے امتحان میں کامیابی حاصل فرما کر ۳۔ دی ۱۳۴۷ف سے ۲۹ر دی ۱۳۴۸ف
تک بحیثیت سیول سرویس پروبیشنر علاقہ سرکار عظمت مدار میں کارگزار رہ کر سررشتہ
مال کا عملی تجربہ حاصل فرمایا۔ ۳ر امرداد ۱۳۴۸ف کو سوم تعلقدار درجہ اول اور ۱۲ر اردیبہشت

۱۳۲۹ف کو دوم تعلقدار مقرر ہوئے۔ ۱۸ آذر ۱۳۳۰ف سے ۳۱ تیر ۱۳۳۲ف تک راجہ شیو راج دہرم ونت آنجہانی کے اسٹیٹ میں آپ کے خدمات مستعار لیئے گئے۔ یکم امرداد ۱۳۳۲ف کو سرکار عالی میں واپس ہوئے۔ ۱۴ تیر ۱۳۳۶ف کو مددگار تعلقدار اور اسی حیثیت سے ناگر کرنول اور بھونگیر پر آپ نے خدمت انجام دی۔ ۱۱ آذر ۱۳۴۱ف کو مددگار معتمد مال مقرر ہوئے آپ اکثر اضلاع سرکار عالی میں منصرمانہ کارگزار رہے۔ اور ترقی کرتے کرتے اول تعلقداری پر فائز ہوئے۔ اس وقت آپ اول تعلقدار ضلع محمد آباد بیدر شریف ہیں۔ اپنی حسن کارگزاری اور اعلیٰ قابلیت اور بے لوث خدمات کی وجہ گورنمنٹ کی نظروں میں عزیز ہیں۔ ماتحتین کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آتے ہیں۔ اپنے فرائض کی انجام دہی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے باوجود امارت و ثروت کے غرور آپ میں نام کو نہیں، ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ ملک کی خیر خواہی اور مالک سے وفاداری آپ کا خاندانی شعار ہے چنانچہ اپنے اسلاف کی طرح ملک اور مالک کے وفادار اور جاں نثار راجہ ہیں۔ اپنے نام کے ساتھ آصف جاہی لکھنا اپنا طرۂ امتیاز سمجھتے ہیں۔ بیدر شریف کی خوش نصیب رعایا اور عمال محکمۂ اول تعلقداری آپ جیسے منصف مزاج حاکم پر جس قدر بھی فخر کریں کم ہے۔ حیدرآباد دکن کا پتہ۔ ڈیوڑھی راجہ شیو راج آنجہانی چوک میدان خاں حیدرآباد دکن ہے۔

(۹۷)

دہن راج گیرجی بہادر (راجہ ....) آپ راجہ نرنگ گیرجی بہادر آنجہانی کے فرزند اصغر ہیں۔ ہندوستان میں آپ کو بڑی شہرت حاصل ہے آپ ہمارے کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ بچہ بچہ آپ کے نام اور اوصاف حمیدہ سے

واقف ہے۔ آپ ہر طبقہ میں ہر دلعزیز ہیں اردو اور انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں آپ ایک بہترین کھلاڑی اور شکاری بھی ہیں۔ حیدرآباد کے طبقہ امراو معززین میں ایک نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ حضرت اقدس و اعلیٰ سے آپ کو دلی عقیدت ہے۔
جب اعلیٰحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہم العالی سفر کلکتہ سے جلوہ افروز پایہ تخت دکن ہوئے تھے تو آپ نے صحت وسلامتی سے واپس ہونے کی خوشی میں ایک کمان نہایت شاندار بصرف زر کثیر نام پلی اسٹیشن کے سامنے تیار کرواکے اپنی عقیدتمندی اور وفاکیشی کا ثبوت دیا تھا۔ آپ نہایت قابل فیاض، سیرچشم، عالی حوصلہ اور ہمدرد غربا راجہ ہیں۔ آپ زیادہ تر پونہ میں رہتے ہیں۔ حیدرآباد دکن کا پتہ گیان باغ بیگم بازار ہے۔

(۹۸)

دیپراج کرن صاحب (راجہ ....) آپ راجہ اندر کرن آنجہانی کے اکلوتے فرزند اور راجہ مرلیمنوہر آصف نواز ونت آنجہانی کے پوترے ہیں، بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے آبائی رواج کے مطابق آپ نے تعلیم یافتہ باپ کے زیر سایہ تعلیم و تربیت پائی اردو، فارسی اور انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں اعزاز و مناصب آبائی سے مفتخر ہیں۔ نہایت شریف النفس، ہمدرد، رحمدل، ملنسار، فیاض اور سیرچشم راجہ ہیں۔ باوجود امارت غرور آپ میں نام کو نہیں ہے۔ ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ آپ کا پتہ۔ پرتاب باغ، گوشہ محل حیدرآباد دکن ہے۔

(۹۹)

دوست علی خاں صاحب (مولوی میر ....) آپ الحاج نواب محی الدین علی خاں، محی الدین یار جنگ بہادر کے فرزند ہیں۔ ۱۰ آبان ۱۳۱۲ف کو بمقام

حیدرآباد پیدا ہوئے۔ اردو، فارسی اور انگریزی کی تعلیم مدارس سرکار عالی میں حاصل فرمائی۔ [illegible] بعد سررشتہ [illegible] کے امتحانات [illegible] عقائد اور [illegible] مضمون آپریزری کا میاب فرمایا۔ ۹ اسفندار ۱۳۲۶ف کو بحیثیت مہتمم کروڑگیری محصولخانہ ورنگل سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور اس حیثیت سے آپ نے اورنگ آباد اور گلبرگہ میں اپنے مفوضہ خدمات کو خوش اسلوبی انجام دے کر نواب رستم جنگ بہادر سابق ناظم کروڑگیری کی خوشنودی حاصل فرمائی۔ آپ اس وقت مہتمم محصول خانہ بلدہ ہیں۔ اپنے مفوضہ خدمات نہایت خوش اسلوبی سے [illegible] انجام دے رہے ہیں۔ نہایت خوش خلق، ملنسار اور ہر دلعزیز حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ قطبی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۰۰)

دوست محمد خاں صاحب (نواب ....) آپ نواب ابراہیم علی خاں مرحوم کے اکلوتے لائق فرزند نواب بے بہا جنگ مرحوم کے پوتے ہیں۔ آپ اس نامی گرامی دودمان کے چشم و چراغ ہیں جس کا تعلق حیدرآباد دکن سے بہت قدیم [illegible] ذاتی قابلیت و لیاقت و وفا شعاری اور جاں نثاری کی وجہ بہت ناموراور ممتاز گزرا ہے۔ آپ ۹۔ ربیع الثانی ۱۳۱۹ھ کو پیدا ہوئے۔ ابھی بارہ سال کے بھی نہ ہونے پائے تھے کہ آپ کے سر سے آپ کے لائق اور شفیق باپ کا سایہ اٹھ گیا۔ مسٹر وی کفیلڈ صدر ناظم مال کے زیر نگرانی آپ کی تعلیم و تربیت ہوئی۔ آپ کو ادبی تعلیم کے ساتھ فوجی تعلیم و تربیت بھی دی گئی۔ آپ کی شادی نواب منظور یار جنگ بہادر کی پوتی سے ہوئی جن سے آپ کو ایک فرزند اشرف علی خاں صاحب اور ایک دختر ہے۔ آپ ایک بیدار مغز و روشن خیال امیر ہیں۔ آپ کی فکر رسا بلند اور وسیع

خیالات و معلومات کا مطمح نظر صرف اسٹیٹ کی اصلاح ہی نہیں بلکہ ملک و مالک کی خدمت و خیرخواہی بھی ہے۔ رفاہ عام کے کاموں میں آپ کو بہت دلچسپی ہے۔ طبقہ جاگیرداران کی اصلاح میں ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں۔ پبلک سوسائٹی میں آپ بہت ہردلعزیز ہیں۔ خوش خلق، خوش وضع، دریادل، منتظم، باہمت، پابند صوم صلوٰۃ نواب ہیں۔

آپ اپنی جاگیرات کا انتظام بذات خاص انجام دیتے ہیں اور اسٹیٹ کے جملہ کاروبار پر حاوی ہیں۔ رعایا، جاگیر کی فلاح و بہبودی کا آپ کو بڑا خیال رہتا ہے۔ ملک و مالک کی بہی خواہی اور جاں نثاری آپ کا شیوہ ہے۔ آپ مجلس جاگیرداران کے رکن انتظامی ہیں۔

آپ کا پتہ مسلم لاج کنگ کوٹھی روڈ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۰۱)

ڈھونڈسے راج بہادر (راجہ ....) آپ راجہ لچھمن رائے رائے رایاں امانت ونت آنجہانی کے فرزند سوم اور راجہ شام راج راجونت بہادر صدرالمہام تعمیرات سرکار عالی کے چھوٹے بھائی ہیں۔ ۵ ذی الحجہ بحرام ۱۳۱۹ ہجری کو بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے قابل و لائق اساتذہ سے گھر پر حاصل فرمائی اور انگلستان تشریف لے جاکر بی۔ اے کا ڈپلوما حاصل فرمایا اور امتحان بار میں کامیابی حاصل فرمائی۔ اس وقت آپ رکن مجلس بلدیہ نامزد سرکار ہیں۔ ایک زمانہ تک آپ اپنے اسپیشل ناظم فوجداری بلدہ کی خدمت پر فائز تھے اور چند سال تک مجلس وضع آئین و قوانین کے رکن بھی رہ چکے ہیں۔ اس وقت آپ ناظم دوم فوجداری بلدہ ہیں اپنے مفوضہ خدمات کو مستعدی کے ساتھ

انجام دے رہے ہیں۔
آپ کو بتقریب سالگرہ کرنل نواب میر برکت علی خاں والاشان مکرم جاہ بہادر
۹۔ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ کو پیشگاہ حضور پر نور سے "راجہ بہادر" کا خطاب سرفراز ہوا۔ آپ نہایت خلیق، ملنسار، نیک اطوار راجہ ہیں۔ آپ کا پتہ، خیریت آباد حیدر آباد دکن ہے۔

(۱۰۱)

ڈنشاجی نوشیروان جی صاحب (مسٹر ....) آپ فرقہ پارسیان کے ایک معزز اور اعلیٰ تعلیم یافتہ رکن اور نوشیروان جی آن جہانی ڈپٹی کمشنر کروڑگیری کے فرزند دوم اور جمشید جی (نواب سر سالار جنگ مرحوم مدار المہام وقت کے پرائیوٹ سکریٹری) کے نواسے ہیں۔ آپ کے جد اعلیٰ سورت کے ملک التجار اور لاکھی نبجارہ کے نام سے موسوم تھے۔ آپ کی ولادت ۱۹ بہمن ۱۲۸۶ف کو بمقام حیدر آباد ہوئی۔ آپ اردو، فارسی، انگریزی اور گجراتی میں مہارت تامہ رکھنے کے علاوہ مالی امور میں کافی تجربہ رکھتے ہیں۔ ۸ بہمن ۱۳۱۷ف کو بحیثیت تحصیلدار سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے تعلقات کوہیر، لکشٹی پیٹھ، انبڑ، جالنہ، اورنگ آباد، یلا ریڈی، مہبول شورا پور، سیڑم، پالونچہ، چنچولی، گلبرگہ شریف اور کورنگل پر آپ نے اسی حیثیت سے کام کیا۔ آپ اپنے فرائض مفوضہ کو نہایت خوش اسلوبی و دیانتداری و ہوشیاری سے انجام دے کر اپنے بالادست حکام کی خوشنودی حاصل فرمائی۔ آپ خلیق ملنسار، بلند ہمت، ہمدرد، رحمدل، خجستہ خصلت اور ہر دلعزیز فرد ہیں۔ اس وقت آپ وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہیں۔
آپ کا پتہ:۔ عقب کنگ کوٹھی حیدر آباد دکن ہے۔

(۱۰۲)

ذکی علی خان بہادر گھٹالہ (نواب محمد ......) آپ نواب محمد گیسو دراز یار سبقت یار جنگ مرحوم کے خلف اصدق، نواب محمد برہان علی خان سبقت یار جنگ اول مرحوم کے پوترے اور نواب حیدر مرزا صاحب (مچھلی بندر) کے نواسے ہیں آپ اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی قابل اور لایق اساتذہ سے اردو، فارسی اور انگریزی کی تعلیم حاصل فرمائی، آپ اپنے والد کے بعد جملہ جاگیرات موروثی اور لوازمات جاگیرات سے مفتخر و مباہی ہوئے، آپ ایک اچھے تعلیم یافتہ عالی خاندان، عالی حوصلہ، نیک طینت اور خجستہ خصلت نواب ہیں۔ آپ اپنے جاگیرات کے انتظام میں مصروف ہیں۔ آپ کے جاگیرات کی رعایا آپ کے زیر سایہ نہایت خوش حالی و فارغ البالی کے ساتھ زندگی بسر کر رہی ہے۔ آپ کے جاگیرات کی معتمدی کا پتہ پرانی حویلی اور آپ کا پتہ اندرون دروازہ یاقوت پورہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۰۳)

ذوالقدر جنگ بہادر نواب ......) آپ نواب سرور الملک مرحوم

سابق معتمد پیشی اعلیحضرت غفران مکان کے فرزند اور نواب جیون یار جنگ بہادر میر مجلس عثمانیہ عدالت العالیہ کے بھائی ہیں۔ اپریل ۱۸۷۵ء میں آپ بمقام بلدہ حیدر آباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے اور پہلے مدرسۂ اعزہ بعدہٗ گرامر اسکول میں تعلیم پائی آخر الذکر درسگاہ سے میٹرک کامیاب کرنے کے بعد اعلیحضرت غفران مکانؒ نے براہ خسروانہ آپ کو بیش قرار وظیفہ دے کر حصول تعلیم کے لئے انگلستان بھیجا جہاں آپ نے کرائسٹ چرچ کالج کیمبرج سے ۱۸۹۸ء میں بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی اور اس کے دو سال بعد مڈل ٹیمپل سے بیرسٹری کی سند لی۔ خانی و بہادری و نواب ذوالقدر جنگ کے خطابات آپ کو دوران تعلیم ہی میں پیشگاہ خسروی سے عطا ہو گئے اور ۱۹۰۱ء میں جب آپ انگلستان سے واپس حیدرآباد تشریف لائے تو حسب قرارداد وظیفۂ سلطانی آپ کو نظامت سوم عدالت فوجداری کا جائزہ دیا گیا۔ جس سے درجہ بدرجہ ترقی پاتے ہوئے ۱۹۰۵ء میں آپ ناظم اول فوجداری بلدہ ہو گئے۔ اس کے دو سال بعد آپ کو رکنیت عدالت العالیہ کے منصب جلیلہ پر فائز کیا گیا۔ ۱۹۱۵ء تک آپ اس عہدہ پر نہایت قابلیت کے ساتھ کام کرتے رہے۔ اور اس کے بعد وظیفہ حاصل کر کے لکھنؤ میں قیام فرمایا۔ جہاں اپنی خداداد قابلیت اور خاندانی وجاہت کی بدولت آپ بہت جلد ہر طبقہ میں ہر دلعزیز ہو گئے۔ اور مختلف ادبی اور رفاہی تحریکات کی قیادت آپ کے تفویض ہونے لگی چنانچہ ۱۹۱۷ء میں اردو کانفرنس جب لکھنؤ میں منعقد ہوئی تو آپ ہی اس کے صدر مجلس استقبالیہ منتخب ہوئے۔ ۱۹۱۲ء میں آپ پھر سرکار عالی کی ملازمت پر واپس آئے اور معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ پر کئی سال نہایت ہی قابلیت و استعداد کے ساتھ کام انجام دیتے رہے اور پھر مجلس عالیہ عدالت کی رکنیت اور معتمدی عدالت کے مناصب پر یکے بعد دیگرے کام کر کے وظیفہ حسن خدمت حاصل کیا۔ اپنے حسن خلق و شرافت خاندانی کی وجہ سے حیدرآباد کی سوسائٹی میں بہت ہر دلعزیز ہیں۔ آپ کا پتہ مان صاحب کا تالاب ہمایوں نگر حیدرآباد دکن ہے۔
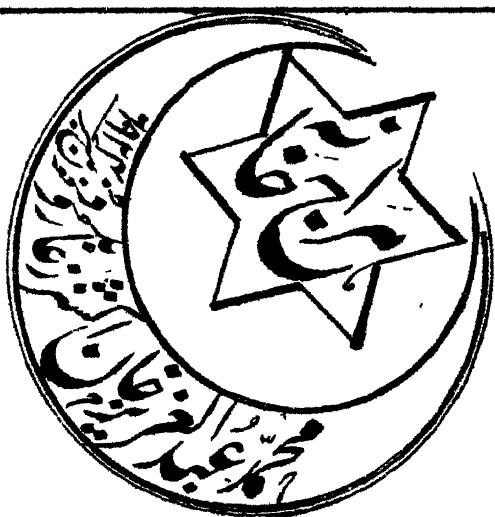
محمد عبدالغفار خان
حیدرآباد دکن کا سب سے بڑا اور مشہور ہراج خانہ ہے
اسمیں ہر قسم کا اسباب بلا قید قیمت از قسم فرنیچر و خانہ داری
ہراج ہوتا ہے
اگر آپ کو بہترین سامان مطلوب ہو تو
اس ہراج خانہ میں تشریف لاکر اپنے حسب دلخواہ حاصل فرما سکتے
ہیں یہ ہراجخانہ سب سے بہتر اور قیمتی سے قیمتی دیسی و ولایتی سامان آپکے لیے
فراہم کرنیکا ذمہ دار اور آپ کے اطمینان کا ضامن ہے!

ر

اگر آپکے نام کا سرحرف (ر) ہو اور اس لسٹ میں آپ کا نام نہ ہو تو آپ
اس کے حصہ دوم میں جو زیر ترتیب ہے بلامعاوضہ اپنی لائف درج کروا سکتے ہیں
بشرطیکہ آپ جاگیردار، حاکم، وکیل، حکیم، ڈاکٹر یا شاعر ہوں تفصیلات کے لیے

(مخاطب فرمائیے)

دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری اندرون دروازہ یاقوتپورہ حیدرآباد دکن

(۱۰۴)

راج موہن لعل صاحب (راجہ ....) آپ رائے روپ لعل صاحب کے اکلوتے فرزند ہیں۔ آپ ۲۸۔ شہریور ۱۳۰۳ف کو پیدا ہوئے، آپ کی ابتدائی تعلیم کا آغاز مدرسہ عالیہ سے ہوا۔ آپ نے بمبئی یونیورسٹی سے بی۔اے کا امتحان کامیاب فرمایا۔ زاں بعد بیرسٹری کا امتحان کامیاب کرنے آپ ولایت تشریف لے گئے۔ سنہ ۱۹۱۴ء میں آپ نے امتحان بیرسٹری میں کامیابی حاصل فرمائی۔ چند سال تک آپ حیدرآباد میں پریکٹس کرنے کے بعد یکم خورداد ۱۳۳۱ف کو بحیثیت منصف سلک ملازمت سرکار عالی صیغۂ عدالت میں داخل ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعینانی ضلع آصف آباد پر ہوی۔ بعدازاں گنگاپور اور آرمور پر آپ کا تبادلہ ہوا۔ یکم آبان ۱۳۳۶ف کو آپ زائد ناظم چہارم عدالت فوجداری بلدہ مقرر ہوئے اور چند سال تک اس خدمت کو انجام دینے کے بعد ۹۔ آذر ۱۳۴۱ف کو زائد ناظم عدالت ضلع رائچور ہوئے۔ ۲۶۔ دی ۱۳۴۶ف کو آپ زائد ناظم عدالت مطالبات خفیفہ ہوئے اور اس وقت آپ اسی خدمت پر مامور و کارگزار ہیں۔ آپ کی لیاقت مسلّمہ ہے، قانون پر آپ بیحد حاوی ہیں۔ آپ کا ہر فیصلہ قانونی نکتہ نظر سے مدلّل ہوا کرتا ہے۔

آپ کا پتہ اعتبار چوک، حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۰۵)

راحت علی خاں صاحب (نواب میر.......) آپ نواب میر جہاں دار علی خاں ارسلان جنگ مرحوم کے اکلوتے فرزند اور نواب میر موسیٰ خاں ارسلان جنگ اول کے پوترے ہیں، ابتدائی تعلیم آپ نے والد ماجد کے زیر نگرانی قابل اور لائق اساتذہ سے حاصل فرمائی۔ آپ اردو، فارسی، سیاق و سباق سے ماہر ہیں چونکہ آپ کی کمسنی میں آپ کے والد ماجد نواب میر جہاندار علی خاں ارسلان جنگ ثانی کا انتقال ہوا تھا۔ اس لئے آپ کے آبائی جاگیرات کی دیکھ بھال حسب فرمان خسروی آپ کے عم بزرگوار، نواب میر لیاقت علی خاں معین جنگ مرحوم کرتے تھے۔ جب آپ کے عم بزرگوار کا انتقال ہوا تو آپ اپنے جاگیرات آبائی کا انتظام خود کرنے لگے۔ آپ ایک خاندانی، عالی حوصلہ، خلیق، شگفتہ مزاج، سیر چشم اور دریا دل صوم و صلواۃ کے پابند۔ نواب ہیں خیرات و مبرات کے امور میں دل کھولکر روپیہ صرف کرتے ہیں۔ آپ کے والد نواب میر جہاندار علی خاں ارسلان جنگ ثانی مرحوم کو حضرت غفران مکان ؒ کی مصاحبت کا شرف حاصل اور ہمیشہ مورد الطاف خسروانہ رہے ہیں ۱۳۰۱ھ میں خطاب خانی و بہادری و منصب یکہزار و پانصدی و پانصد سوار و علم اور بتقریب جشن سالگرہ حضرت غفران مکانؒ ۱۳۱۱ھ میں ارسلان جنگ (ثانی) خطاب دو ہزاری منصب و یکہزار سوار و علم سے سرفراز ہوئے تھے، ان الطاف و عنایات کو دیکھکر جو حضرت غفران مکان ؒ کے آپ کے والد مرحوم پر مبذول تھے، ہم کہہ سکتے ہیں کہ بہت جلد آپ بھی خطاب سے مفتخر فرمائے جائیں گے۔ آپ کا پتہ، منڈی میر عالم حیدر آباد دکن ہے۔

(۱۰۶)

رام دیو راؤ بہادر (راجہ.........) آپ راجہ رامیشور راؤ آنجہانی

سابق والی سمستان ونپرتی کے چھوٹے فرزند اور راجہ کرشنا دیو راؤ آنجہانی (والد راجہ رامیشور راؤ صاحب موجودہ والی سمستان ونپرتی) کے بھائی ہیں۔ آپ نے اعلیٰ پیمانہ پر تعلیم حاصل کی اور تجربہ و معلومات وسیع کرنے کی غرض سے مع اپنی محل محترمہ کے یورپ کی سیاحت فرمائی آپ کو خاندانی اعزاز کے مدنظر بارگاہ اعلیٰ حضرت سلطان العلوم آصف سابع شہریار دکن و برار خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ سے خطاب مستطاب "راجہ بہادر" سے سرفراز ہوا اور شہزادۂ والاشان ہز ہائینس نواب اعظم جاہ بہادر ولی عہد دولت عالیہ آصفیہ پرنس آف برار بالقابہم کے اعزازی مصاحبت کا اعزاز حاصل ہوا۔ آپکی شادی راجہ بنگل وینکٹ راما ریڈی کی دختر سے ہوی جن کے بطن سے آپ کو ایک لڑکا ہے جس کا نام پورن دیو راؤ ہے۔ جن کی عمر اس وقت ۹ برس کی ہے جو اپنے والد کے زیر نگرانی تعلیم پا رہے ہیں۔ آپ ایک تعلیم یافتہ خوش اخلاق۔ منکسر المزاج، ذی فہم، مخیر، رحمدل و عالی حوصلہ راجہ ہیں۔ باوجود ثروت و امارت کے غرور آپ میں نام کو نہیں۔ ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ نہایت آن بان سے زندگی بسر فرماتے ہیں۔ حال ہی میں آپ نے جوبلی ہل پر ایک عالیشان بنگلہ تعمیر فرمایا ہے۔ جس سے آپ کے ذوق تعمیر کا پتہ چلتا ہے۔ ہز امپریل مجسٹی جارج ششم شاہ انگلستان و قیصر ہندوستان کی تخت نشینی کی تقریب میں بغرض شرکت آپ مع اپنی محل محترمہ کے بار دوم انگلستان تشریف لے گئے۔ اور ایک عرصہ تک وہاں رہکر علمی تجربہ حاصل فرماکر وطن واپس آئے۔ آپ ملک کے بہی خواہ مالک کے سچے جاں نثار راجہ ہیں۔ آپ کا پتہ جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۰۷)

راجہ رامیشور راؤ صاحب (سوم) (راجہ ....) آپ راجہ کرشنا دیو راؤ

آن جہانی کے اکلوتے فرزند راجہ رابیشور راؤ آنجہانی کے پوتے راجہ رام دیو راؤ بہادر کے بھتیجے ہیں۔ ۱۱ اپریل ۱۹۲۴ء کو آپ کے والد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا۔ آپ اپنی تعلیم یافتہ والدہ کے زیر نگرانی مدرسۂ عالیہ میں اعلیٰ پیمانہ پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ نو عمری کمسنی آپ کا سمستان (ونپرتی) زیر نگرانی سرکار عالی صیغہ کورٹ ہے۔ آپ کے چہرے سے آثار و ذہانت و جلالت و امارت آشکار ہیں۔ آپ کا پتہ گرین گیٹ سیف آباد حیدر آباد دکن ہے۔

(۱۰۸)

رتنماںبہ صاحبہ (رانی وینکٹ ....) آپ راجہ وینکٹ لچھما راؤ بہادر ثانی سابق والی سمستان جٹ پول کی بیوی ہیں۔ ۱۱ خورداد ۱۳۱۷ف میں آپ کے شوہر کا انتقال ہوا جن کے انتقال کے بعد سے باستثنائے نگرانی کورٹ آف وارڈز یہ سمستان حسب فرمان خسروی آپ کے تفویض ہوا۔ آپ کے شوہر آنجہانی نے جو جو تجاویز آئندہ کے لئے رکھ چھوڑے تھے ان تمام تجاویز کو آپ نے تکمیل کو پہنچایا۔ آپ نے آب نوشی کے لئے نل اندازی، آبادی میں برقی روشنی کا انتظام طلباء کے لئے وظائف تعلیمی میں زیادتی، مفلوک و معذورین کے لئے خیرات خانے قائم کر کے اپنے حسن انتظام کا ثبوت دیا۔ آپ کو ذرائع آب پاشی و مالگزاری کی جانب خاص توجہ ہے۔ اور سمستان کے انتظامات سے گہری دلچسپی ہے۔ رعایا پر بطور خاص مہربان ہیں ۱۳۳۱ف میں زر مالگزاری میں آپ نے ایک معتدبہ رقم معاف کر کے رعایا پرور خود کو ثابت کیا۔ آپ ایک نہایت عالی حوصلہ، تعلیم یافتہ اور مخیر رانی ہیں۔ آپ زیادہ تر اپنے سمستان ہی جٹپول میں رہتی ہیں۔ آپ کے سمستان کے نائب معتمد ستیا راؤ صاحب ہیں جو نہایت منتظم اور آپ کے خیر خواہ ہیں۔ حیدر آباد دکن کا پتہ سوریہ ولاس شاہ راہ عثمانی ہے۔

(۱۰۹)

رحمت اللہ شریف صاحب (مولوی محمد..........) آپ ۸ اسفندار ۱۲۹۷ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ امتحان جوڈیشل اور مال میں بدرجہ اعلیٰ کامیاب ہیں۔ آپ کا ابتدائی تقرر ۳۔ دی ۱۳۱۶ف کو علاقہ صرف خاص مبارک میں ہوا۔ جہاں آپ ۹۔ آذر ۱۳۲۲ف تک مامور کارگزار رہے۔ ۱۷ر آذر ۱۳۲۲ف کو بحیثیت سوم تعلقدار سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے اوبہر ۱۳۳۲ف کو منصرم اول تعلقدار ضلع ناندیڑ کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہوئے۔ اضلاع گلبرگہ و محبوب نگر میں اسی خدمت پر اپنے فرائض انجام دئے۔ اس وقت آپ اول تعلقدار ضلع میدک کی خدمت پر فائز ہیں۔ آپ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ اور سیاق و سباق سے ماہر، منتظم، کاردان، بے لوث اور ہردلعزیز حاکم ہیں۔ امور مال میں کافی تجربہ رکھتے ہیں۔ انتظامی مادہ آپ میں بدرجہ اتم موجود ہے جس ضلع میں آپ کارگزار رہے وہاں کی رعایا و آپ سے بہت خوش رہی۔ آپ حکومت عالیہ آصفیہ کے بہی خواہ اور ملک کے خیرخواہ ہیں۔

(۱۱۰)

رحمت یار جنگ بہادر (نواب..........) آپ کا نام محمد رحمت اللہ ہے۔ آپ حاجی محمد قدرت اللہ صاحب کے فرزند ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۲۹۵ف میں بمقام بلدۂ حیدرآباد ہوئی اور مدرسۂ غوثیہ میں مکتبی ابتدائی تعلیم حاصل کی ۱۳۰۹ف میں آپ اپنے والدین کے ہمراہ ضلع ورنگل تشریف لے گئے اور وہاں ہنمکنڈہ اسکول میں انگریزی کی تعلیم حاصل کی اور مڈل کا امتحان پاس کرکے علیگڈھ تشریف لے گئے۔ جہاں سے انٹرنس کا امتحان پاس کرکے وطن آکر نظام کالج میں داخل ہوئے ابھی سلسلۂ تعلیم ختم نہ ہوا تھا کہ ۱۳۱۹ف

میں آپ کو سرکار عالی کے سلسلۂ ملازمت میں منسلک ہونا پڑا اور محکمہ کے امتحانات میں بدرجۂ اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے کے بعد سوم تعلقداری پر آپ کا تقرر ہوا۔ چند سال بعد آپ سر جان کیسن کے ایماء پر برطانوی ہند میں سررشتہ مال کا تجربہ حاصل کرنے کی غرض سے بھیجے گئے۔ اور احاطۂ مدراس کے اضلاع بلاری و کرشنا میں ایک سال تک بحیثیت اسسٹنٹ کلکٹر مختلف شعبہ جات کا کام انجام دیتے رہے۔ واپسی پر ۱۳۱۹ف میں سوم تعلقداری کے عہدہ پر منصرمانہ تقرر ہوا۔ زاں بعد اسپشل مددگار فینانس صیغۂ نظم و نسق بلدہ پر آپ کا استقلال عمل میں آیا۔ جس سے ترقی کرتے کرتے اول تعلقداری کے منصب تک پہنچے اور سررشتہ جات اعداد و شمار، بہایم شماری، مردم شماری اور قحط سالی میں نمایاں خدمات انجام دیں ۱۳۳۱ف میں آپ کو کوتوالی بلدہ کے سررشتہ میں اس غرض سے طلب کیا گیا کہ راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی کوتوال بلدہ کے وظیفہ یاب ہونے پر آپ ان کی جگہ مقرر ہوں۔ آپ نے ۱۳۴۳ف میں وینکٹ راما ریڈی راجہ بہادر سے خدمت کوتوالی کا جائزہ حاصل فرمایا۔ چنانچہ اب بھی اسی خدمت پر مامور و کارگزار ہیں اور اپنے فرایض کو نہایت دیانتداری و ہوشیاری و وفاداری کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ بتقریب سالگرہ ہمایونی آپ ۱۳۵۲ف میں خطاب "رحمت یار جنگ" سے سرفراز ہوئے۔ آپ نہایت خلیق، ملنسار، مردم شناس، ملک و مالک کے بہی خواہ اور سچے جاں نثار حاکم ہیں۔ بیرونی فضاؤں کی وجہ سے شہر میں کچھ دنوں قبل بدامنی پھیل گئی تھی۔ اس کا اندفاع آپ نے نہایت تدبر خوش سلیقگی اور استقلال سے فرمایا جس کی وجہ سے شہر میں آج بالکل امن قایم ہے۔ انتظامی مادہ آپ میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ آپ کے عہد میں محکمۂ کوتوالی میں بڑی بڑی اصلاحیں عمل میں آئی اور آج یہ محکمہ باقاعدگی میں اپنی آپ نظیر ہے۔ آپ کا پتہ۔ امیر پیٹھ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۱۱)

رحیم نواز جنگ بہادر (نواب ....) آپ نواب محمد فیض الدین خاں امام جنگ خورشید الدولہ خورشید الملک مرحوم کے فرزند چہارم نواب محمد محی الدین خاں تیغ جنگ شمس الامراء خورشید جاہ کے، سی، آئی، ئی مرحوم کے پوتے اور نواب محمد حفیظ الدین خاں ظفر جنگ شمس الدولہ شمس الملک مرحوم کے بھتیجے اور نواب میر تہنیت علی خاں افضل الدولہ آصفجاہ خامس مغفرت مکان کے نواسے ہیں۔ آپ نے پائیگاہ بورڈنگ ہاوس میں تعلیم پائی، زاں بعد نظام کالج میں۔ حضور پرنور خلد اللہ ملکہ وسلطنہ نے آپ کو رحیم نواز جنگ کے خطاب مستطاب سے مفتخر و ممتاز فرمایا۔ آپ ایک تعلیم یافتہ خلیق و ملنسار اور صاحب جاہ و سطوت نواب ہیں۔ آپ کا پتہ، دودھ باؤلی حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۱۲)

رستم جنگ بہادر (نواب ....) آپ نواب سر فریدون الملک آنجہانی، سی، آئی، ای۔ سی، ایس، آئی سابق صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی کے اکلوتے فرزند اور ڈاکٹر جمشید جی آنجہانی کے پوترے ہیں۔ اردو، فارسی اور انگریزی وغیرہ میں مہارت تامہ اور امور مالی و عدالتی و انتظامی و سیاسی میں اپنے نامور والد کی طرح وسیع تجربہ رکھتے ہیں، صوبہ متوسط میں ڈپٹی کمشنر اکولہ کے خدمات ایک عرصہ دراز تک انجام دے کر سلک ملازمت سرکار عالی میں ۲۹۔ بہمن ۱۳۳۱ف کو بحیثیت ناظم کروڑگیری داخل ہوئے۔ اور آپ نے صرف پانچ سال کی قلیل مدت میں اپنی لیاقت و ہوشیاری۔ تجربہ کاری و دیانت داری سے صیغہ کروڑگیری کو ایک اہم ترین صیغہ بنا دیا۔ آپ نے نہایت مستعدی اور قابلیت سے اپنے مفوضہ خدمات کو انجام دے کر عمال محکمہ پر سخت نگرانی کر کے صیغہ کے فرائض نہایت عمدگی کے ساتھ انجام دئے۔ انتظامی اور مالی کارنما

میں آپ کا وجود منتنم اور کار آمد ثابت ہوا۔ تو حضرت اقدس عالی نے براحم خسروانہ ذریعہ فرمان مبارک متر شدہ یکم جمادی الاول سنہ ۱۳۳۰ھ آپ کی مدت ملازمت میں دو سال کی توسیع فرمائی آپ نے اپنے نظامت میں سررشتہ کے ہر امر کی اصلاح فرما کر اس کو مہذب بنا دیا۔ اور ۱۳۴۲ف میں بوجہ پیرانہ سالی خدمت سے سبکدوشی حاصل فرمائی۔ آپ بڑے خوبیوں کے حامل اور نامور باپ کے نامور بیٹے ہیں۔ اعلیٰحضرت بندگان عالی نے براحم خسروانہ بتقریب سالگرہ مبارک ۱۳۴۸ھ آپ کو خطاب مستطاب نواب رستم جنگ بہادر سے اور دولت عالیہ برطانیہ نے آپ کی عمدہ کارگزاریوں کے صلہ میں قیصر ہند کے تمغہ سے مفتخر و ممتاز فرمایا۔ طبقہ پارسیان کے علاوہ ہر معزز و ممتاز طبقہ میں آپ کو شہرت اور ہر دلعزیزی حاصل ہے۔ سلیم الطبع، نیک نفس، رحمدل اور عالی حوصلہ، بہترین صفات کے حامل نواب ہیں۔ آپ کا پتہ اٹولی چوکی حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۱۴)

رستم جی چینائی صاحب (مسٹر.........) آپ حیدرآباد دکن کے ایک معزز اور ممتاز پارسی خاندان کے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور قابل و فرزانہ رکن ہیں اردو، فارسی اور انگریزی میں اعلیٰ قابلیت رکھتے ہیں۔ حیدرآباد سیول سرویس کے امتحان میں کامیاب ہیں۔ ابتداءً محکمہ معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ (جس کو سابق میں ہوم آفس کہتے تھے) ۱۸۹۵ء میں آپ کا تقرر عمل میں آیا۔ کچھ دنوں یہاں کام کرنے کے بعد آپ کو صوبہ بنگال میں ٹپہ خانہ جات کا کام سیکھنے کے لئے حکومت سرکار عالی کی جانب سے روانہ کیا گیا اس وقت ٹپہ خانہ جات سرکار عالی ابتدائی منازل طے کر رہے تھے اور حکومت سرکار عالی چاہتی تھی کہ اس کو ترقی اور وسعت دے کر سرکار عظمت مدار کے ٹپہ خانہ جات کے مماثل کر دے۔ الغرض آپ عازم بنگال ہو کر

ڈیڑھ سال تک کلکتہ، بردوان اور دیگر مختلف مقامات پر نہایت محنت و شفقت اور
دلچسپی سے کام سیکھکر حیدرآباد دکن واپس ہوئے ۔ ۱۸۹۹ء میں آپ سنیر مہتمم ٹپہ خانہ
مقرر ہوئے ۔ گیارہ سال تک اسی حیثیت سے کام انجام دے کر متعدد اصلاحیں کیں
اور حسن کارگزاری و اعلیٰ قابلیت سے خود کو اعلیٰ خدمت کا اہل ثابت کر دکھایا ۔
نومبر ۱۹۱۲ء میں آپ کو نائب نظامت ٹپہ خانہ جات سرکار عالی پر ترقی ملی ۔ مسٹر ناکس
ہوسن پوسٹ ماسٹر جنرل آں وقت نے جون ۱۹۱۹ء میں حکومت سرکار عالی سے ان
پر زور الفاظ میں سفارش فرمائی :۔

" مسٹر چیناپائی ہر حیثیت سے اس کے مستحق ہیں کہ وہ میرے جانشین
قرار پائیں "

لیکن حکومت سرکار عالی نے کسی مصلحت کی بنا پر بیرون ملک کے ایک عہدہ دار کو جو
برٹش پوسٹل سرویس میں کام کرتے تھے) کے خدمات ٹپہ خانہ جات سرکار عالی کے لئے مستعار
حاصل فرمائے ، مگر دو سال کے بعد ان کو اپنی اصلی جگہ پر واپس ہونا پڑا ۔ کیونکہ حکومت
سرکار عالی کو ان کا کام پسند نہ آیا اور ڈویژنل کمشنری کی تخفیف عمل میں آئی ۔ یہاں تک
کہ نواب سید سردار علی خاں سردار نواز جنگ بہادر (جو اول تعلقدار ضلع گلبرگہ شریف تھے)
خدمت نظامت ٹپہ پر مامور ہوئے اور ۱۹۲۹ء تک اس خدمت کو انجام دے کر وظیفہ
حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے اور آپ نے ان سے نظامت ٹپہ خانہ جات سرکار عالی
کا جائزہ حاصل فرما کر اپنے فرائض منصبی کو اپنے پیشروؤں سے بہتر طریقہ پر انجام دیا ۔ متعدد
ضروری اصلاحیں عمل میں لائیں ۔ شرح محصول میں خفیف سی زیادتی کی ۔ یہ ایسی زیادتی
تھی کہ جو نہ رعایا پر بار ہوئی اور نہ طبقۂ تجار پر گراں گزری ۔ نہ تو اس کے متعلق کوئی
شکایت سنی گئی ۔ آپ ہی کے عہد نظامت میں ۳ پائی اور ۶ پائی والے ٹکٹ ٹپہ اور پوسٹ کارڈ
کی قیمت چار پائی اور آٹھ پائی کر دی گئی ۔ ۱۹۲۹ء کے اواخر تک سررشتہ ٹپہ سرکار عالی

سخت نقصان برداشت کرتے ہوئے اپنے فرائض انجام دے رہا تھا۔ ۱۹۳۰ء میں آپ ہی کی دوراندیشی اور کوششوں کے باعث سابقہ نقصان کی تلافی کے علاوہ ایک لاکھ دو ہزار چار سو تیس روپیہ کا فائدہ ہوا۔ نظامت ٹپہ کا یہ پہلا موقع تھا کہ اس نے ایسی گراں قدر رقم پس انداز کرکے خود کو مداخل کا ایک اہم صیغہ ثابت کیا اور اس ساری کامیابی کا سہرا آپ ہی کے سر رہا۔ آپ نہایت خوش خلق، ملنسار، رحمدل، فرض شناس علمدوست، ملک و مالک کے بہی خواہ، وسیع التجربہ اور بلند ہمت وظیفہ یاب حاکم ہیں۔ آپ اپنے دور نظامت میں سررشتہ ٹپہ کو نہایت منظم اور باقاعدہ بنادیا۔ آپ سے پیشتر جو خامیاں اس میں تھیں ان کو دور فرمادیا اور ایسے ایسے مفید و کارآمد طریقہ رائج کئے کہ آپ کے بعد کے نظماء انھیں پر کاربند اور آپ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ غرض آپ کے مساعی جمیلہ کی وجہ آج سررشتہ ٹپہ سرکار عظمت مدار کے مماثل ہے۔ آپ کا پتہ، پارک لین سکندرآباد (دکن) ہے۔

(۱۱۴)

رسول یار جنگ بہادر (نواب.........) آپ کا اصلی نام نواب محبوب

یار خاں ہے۔ آپ نواب رسول یار خاں محی الدولہ حکیم الحکماء سادس مرحوم کے فرزند دوم اور حیدرآباد کے ایک ایسے خاندان کے فرد فرید ہیں جو کئی پشت سے علمی و عملی طور پر فخر روزگار خیال کیا جاتا ہے۔ اور اس خاندان کے افراد پر ہر زمانہ میں مکارم شاہانہ مبذول ہو رہے ہیں۔ آپ ۲۱ ربیع الآخر ۱۲۹۵ھ کو بلدہ حیدرآباد میں تولد ہوئے۔ فارسی اور انگریزی تعلیم کے بعد امتحان جوڈیشل میں شرکت فرماکر کامیابی حاصل فرمائی۔ قانون کے امتحان سے فراغت پائی تو عدالت العالیہ میں مولوی محمد یٰسین خاں صاحب رکن کے اجلاس پر بیٹھکر کام کیا۔ ۱۳۱۷ف میں عدالت فوجداری بلدہ میں

آنزیری مجسٹریٹ مقررہ ہوئے۔ جب لیپنے آپ کو اس صیغہ کا اہل ثابت کر دکھایا تو ضلع ورنگل میں مددگار عدالت مقرر کئے گئے۔ اس کے بعد صیغۂ عدالت سے صیغہ مال میں ترقی کے ساتھ منتقل ہوئے جہاں سلسلہ بسلسلہ ترقی کرنے کے بعد آپ اول تعلقدار درجہ اول ہوئے، صیغۂ مال میں منتقل ہو کر ابھی آپ کو زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ آپ کے خدمات علاقہ جات پائیگاہ کے تفویض ہوئے ان علاقہ جات میں پائیگاہ نواب آسمان جاہ مرحوم پائیگاہ سر خورشید جاہ مرحوم میں آپ کی منتقلی عمل میں آئی اور بارگاہ خسروی سے ذریعہ فرمان مبارک مرتبہ ۲- جمادی الاول ۱۳۳۸ھ یہہ ارشاد خداوندی ہوا کہ :-

"رسول یار جنگ بہادر کی کارگزاری کی نسبت اس کے صلہ میں"
"خورشید جاہی و آسماں جاہی پائیگاہ سے ان کے نام ۲۰۰+"
"۲۰۰ جملہ الملک روپیہ ماہوار جاری کی جائے جو بلا کسی شرط کے"
"موروثی ہوگی"

یکم آبان ۱۳۲۱ف کو آپ ناظم عطیات سرکار عالی ہوئے، دوران ملازمت پائیگاہ میں سر رائٹ ایجرٹن سابق صدر المہام پائیگاہ کو آپ کے کام پر ہمیشہ اعتماد رہا اور نواب سر عقیل جنگ بہادر صدر المہام پائیگاہ نواب لطافت جنگ لطف الدولہ مرحوم و نواب ناموَر جنگ اقتدار الدولہ سلطان الملک بہادر معتمدان پائیگاہ میں آپ کے خدمات کو قابل قدر خیال فرماتے رہے۔ حضور پرنور نے شاہزادگان والا شان کی اتالیقی کی خدمت آپ کے سپرد فرمائی، حضرت غفران مکان کی پیش گاہ سے آپ خطاب مستطاب رسول یار جنگ منصب یکہزاری و یکہزار سوار و علم سے سرفرازی پائے۔ سردار دلیر الدولہ کی صاحبزادی آپ سے منسوب ہیں جن کے بطن سے آپ کو تین فرزند (۱) نواب معین یار خاں صاحب (۲) نواب خواجہ یار خاں صاحب اور (۳) نواب مصطفیٰ یار خاں صاحب پیدا ہوئے۔ اب آپ بصلۂ حسن خدمت ماہوار وظیفہ پا رہے ہیں۔

اور آپ کے دو صاحبزادے ملک کی خدمت گزاری میں مشغول ہیں۔ آپ کا پتہ کوچۂ نسیم مچھلی کمان حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۱۵)

رشید الدین خان بہادر (نواب محمد ....) آپ نواب محمد ولی الدین خاں ولایت جنگ ولی الدولہ مرحوم کے فرزند اصغر اور نواب محمد افضل الدین خاں سکندر جنگ اقبال الدولہ اقتدار الملک سر وقار الامراء مرحوم کے پوتے ہیں۔ آپ ۱۲ رجمادی الثانی ۱۳۲۸ھ کو پیدا ہوئے آپ نے اپنے بڑے بھائی نواب محی الدین خاں بہادر کی طرح اولاً گھر ہی پر قابل و لایق اساتذہ سے تعلیم حاصل فرمائی، ازاں بعد اپنے بھائی کے ساتھ مدرسۃ العلوم علی گڈھ بغرض تکمیل درس تشریف لے گئے۔ جہاں کچھ دنوں رہکر وطن واپس تشریف لائے۔ واپسی پر یہاں کے مدرسۂ عالیہ میں شریک کئے گئے یہاں ایک عرصہ تک تعلیم پانے کے بعد ولایت روانہ ہوئے جہاں اس وقت زیر تعلیم ہیں۔ آپ نہایت فہیم و ذکی نواب ہیں تعلیم کا ذوق و شوق آپ میں قدرت نے ودیعت کیا ہے کئی سال سے ولایت (لندن) میں تحصیل علم میں مشغول ہیں۔ حیدرآباد دکن میں آپ کا پتہ بیگم پیٹھ ہے۔

(۱۱۶)

رضا حسین خاں صاحب رشید (مولوی ....) آپ مولوی شرف حسین خاں صاحب کے خلف اکبر اور نونہالان دکن سے ہیں۔ دنیا کی مایۂ ناز دار الفنون عثمانیہ یونیورسٹی کے بی۔ اے ہیں۔ شعر و سخن کا آپ کے ذوق سلیم ہے۔ رشید تخلص فرماتے ہیں۔ آپ کا کلام نہایت پاکیزہ و سلیس اور حقیقت کا آئینہ دار ہوا کرتا ہے۔ جواب شکوہ آپ کا دیکھنے سے تعلق

رکھتا ہے۔ اردو، فارسی، عربی اور انگریزی میں قابلیت تامہ رکھتے ہیں۔ ذاکری میں آپ کو ید طولیٰ اور اہل مجلس پر اچھا قابو حاصل ہے۔ طرز بیان نہایت سادہ اور سلیس ہوا کرتا ہے۔ آپ ایک اعلیٰ درجہ کے مقرر ہیں۔ بلدہ کے علاوہ ممالک محروسہ سرکار عالی میں بھی آپ کے موثر اور پُر جوش تقاریر ہوتے رہتے ہیں۔ اپنے عام فہم تقاریر اور اسلوب بیانی و فصیح اللسانی کی بدولت آپ ہر فرقہ میں نہایت عزت و وقعت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ بڑے بڑے مقررین آپ کی علمی قابلیت و لیاقت کا لوہا مانتے ہیں۔ آپ نہایت شیریں بیان، خوش خلق، ہر دلعزیز، شگفتہ مزاج، پابند شریعت ہمدرد قوم و ملت، نجستہ خصلت اور جوان صالح ہیں۔ علاوہ حیدرآباد کے کچھ عرصے تک آپ نے لکھنؤ میں تعلیم حاصل فرمائی ہے۔ ظل اللہ کے سامنے فضائل و محامد آقائے نامدار بیان فرمانے کی بھی آپ کو عزت حاصل ہے۔ آپ کا پتہ بازار نور الامراء حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۱۷)

رضا علی خاں صاحب (نواب میر.........) آپ آنریبل نواب میر اسد علی خاں مرحوم کے خلف اکبر ہیں جو نواب میر فتح علی خاں مرحوم رئیس بیگن پلی کے منجھلے صاحبزادے تھے۔ نواب میر احمد علی خاں بہادر پروفیسر ٹریننگ کالج سرکار عالی آپ کے چھوٹے بھائی ہیں۔ آپ کے والد مرحوم (۱۲) سال تک وائسرائے ہند کی کونسل کے ہر دلعزیز رکن تھے۔ آپ نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں (۴) سال تک مکمل تعلیم حاصل کی ہے۔ اس کے بعد بمقام بمبئی۔ لندن چیمبر آف کامرس اور ڈلینڈ کونسی کی تعلیم بھی حاصل کی ہے۔ اور تکمیل شوق کے لئے سر فضل بھائی کریم بھائی کے پاس جو بمبئی میں ملک التجار کہلاتے تھے خاص طور پر تجارتی تربیت پائی ہے۔ ایک عرصہ تک دہلی

مدراس، بمبئی اور حیدرآباد میں تجارتی کاروبار انجام دیتے رہے۔ آپ ابتدا ہی سے تجارت وصنعت وحرفت کو ترقی دینے اور اپنی قوم کے مردہ جسم میں علم وعمل سے جان ڈالنے میں کوشاں ہیں۔ چنانچہ مدراس میں متعدد انجمنوں اور اداروں کی سرپرستی کرکے آپ نے ان مقدس جذبات کا اظہار کیا ہے۔ قدرت نے آپ کو وہ دل عنایت کیا ہے جو کبھی پست ہمت نہیں ہوتا اور وہ دماغ دیا ہے جو کبھی نہیں تھکتا۔ اپنے والد مغفور کے انتقال کے بعد تقریباً (۸) سال سے بلدہ حیدرآباد میں مقیم اور تجارتی کاروبار میں مشغول ہیں۔ اور یہاں بھی اکثر کمپنیوں کے حصہ دار ہیں۔ آپ کی شادی نواب میر غلام علی خاں مرحوم کی صاحبزادی یعنے موجودہ نواب صاحب بیگن پلی نواب میر فضل علیخاں بہادر کی ہمشیرہ حقیقی سے ہوی۔ آپ کا پتہ، حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۱۸)

رضا علی خاں صاحب گھٹالہ (نواب محمد ....) آپ نواب محمد اعظم علی خاں کامیاب جنگ مرحوم کے خلف اکبر نواب محمد برہان علی خاں سبقت یار جنگ اول مرحوم کے پوترے ہیں۔ ۵ر آذر ۱۲۹۴ف کو بمقام بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوے اردو، فارسی اور انگریزی میں ماہر اور امتحان جوڈیشل میں بدرجہ اعلی کامیاب ہیں۔ آپنے والد مرحوم کے بعد جملہ اعزاز ومناصب موروثی اور جاگیرات آبائی سے مفتخر ومباہی ہوئے ۱۹۔ بہمن ۱۳۲۲ف کو بحیثیت منصرم منصف سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوکر اسی حیثیت سے مختلف تعلقات پاکھال، جیتور، پرکال گزارے ہے۔ ۱۰ر شہریور ۱۳۱۷ف کو آپکا انتقال عمل میں آیا۔ آپ منصفی نانڈیڑ کا ماریڈی کی خدمت کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دی آپ ایک اچھے تعلیم یافتہ، خاندانی بے لوث حاکم اور ہر دلعزیز نواب ہیں۔ آپکی شادی نواب محمد شجاعت علیخاں مرحوم کی صاحبزادی سے ہوی۔ آپکا پتہ سلطان شاہی حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۱۹)

رکن الدین احمد صاحب (مولوی ....) آپ شمس العلماء نواب عزیز جنگ مرحوم ولا کے فرزند چہارم ہیں ۱۳۱۱ف میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد مرحوم سے حاصل فرمائی۔ زاں بعد مدرسہ اعزہ میں بعد نظام کالج میں شریک ہو کر تحصیل علم فرمایا اور خانگی طور پر عربی کی تحصیل فرما کر امتحانات مولوی اور مولوی عالم میں کامیابی حاصل کی ۱۳۳۰ف میں منجانب سرکار عالی بعطائے وظیفہ (۱۰۰) کلدار ماہانہ اکونٹس (صدر محاسبی) کی تعلیم کے لئے برٹش انڈیا (ناگپور) بھیجے گئے۔ جہاں آپ نے ایک سال تک زیر تعلیم رہ کر امتحانات حساب فینانس گزٹیڈ عہدہ داران سرکار عظمت مدار میں کامیابی حاصل کی اور واپسی پر مہتمم خزانہ ضلع کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور ۱۳۳۴ف میں آپ کو دفتر صدر محاسبی سرکار عالی میں ترقی سے لیا گیا۔ جہاں اس وقت آپ بحیثیت مددگار صدر محاسب سرکار عالی کارگزار ہیں۔ آپ شاعر بھی ہیں وفا تخلص فرماتے ہیں آپ کا اکثر کلام اردو رسائل میں شائع ہوتا رہا ہے۔ آپ اپنے بھائیوں کی طرح خوش خلق اور ملنسار واقع ہوئے ہیں ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ حاجتمندوں کی حاجت روا کرنے میں دریغ نہیں فرماتے آپ کے دو صاحبزادے (۱) احمد عبد العزیز (۲) احمد عبد الحفیظ ہیں جو مدرسہ عالیہ میں زیر تعلیم ہیں۔ آپ کا پتہ:۔ عزیز باغ سلطان پورہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۲۰)

رئیس جنگ بہادر (نواب ....) آپ نواب صفدر جنگ مشیر الدولہ فخر الملک مرحوم کے چوتھے صاحبزادے ہیں جو امرائے حیدرآباد کی اولین صف میں شمار ہوتے ہیں اور کئی پشت سے مملکت آصفیہ میں مناصب جلیلہ پر فائز ہو کر

حکومت کے دست و بازو رہے ہیں۔ اِس خاندان کا سلسلہ نواب سر سالار جنگ اعظم سے بھی ملتا ہے اور نجابت و وجاہت اس خاندان کے افراد سے ہمیشہ وابستہ رہی ہے۔
نواب میر دیانت حسین خاں بہادر آپ کا اصلی نام ہے۔ آپ ۱۸۸۸ء م ۱۲۹۸ ف میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم و تربیت امرائے حیدر آباد کے دستور کے بموجب بہترین طریقہ پر حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم پارک ہل لنڈ ہرسٹ میں پائی۔ ۱۹۰۹ء سے ۱۹۱۲ء تک آپ نے ڈیرہ دون کے فوجی کالج میں باضابطہ فوجی تربیت حاصل کی۔ اور ۱۹۱۲ء م ۱۳۲۲ ف میں آپ سرکار عالی کے باضابطہ فوج میں بطور زائد کپتان داخل ہوئے۔ اور ۱۹۱۸ء م ۱۳۲۵ ف تک فوجی ملازمت میں رہے۔ اسی سال کے ماہ ستمبر میں آپ کو ناظم علاج حیوانات کا منصب جلیلہ تفویض ہوا۔ اس کے بعد آپ نائب معتمد صنعت وحرفت سرکار عالی ہوئے اور بعد علیحدگی مسٹر کالنس معتمدی صنعت وحرفت سرکار عالی پر مامور ہو کر اپنے فرائض مفوضہ کو اپنے خاندانی روایات کے مطابق نہایت مستعدی و وفاداری کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ حیدر آباد میں نواب فخر الملک مرحوم کا خاندان زمانہ حال کے آداب و تہذیب کا اعلیٰ نمونہ شمار کیا جاتا ہے بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ اس دور کی تہذیب کی رہنمائی امرائے حیدر آباد میں نواب صاحب مرحوم نے کی۔ چنانچہ آپ میں یہ تمام صفات بدرجۂ اتم موجود ہیں اور اس کے ساتھ امرائے حیدر آباد کا عام حسن خلق ان خوبیوں میں اور چار چاند لگاتا ہے۔ آپ کا پتہ " ارم منزل ؔ موباجی گوڑہ حیدر آباد دکن ہے۔

(۱۲۱)

رئیس یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا اصلی نام نواب میر صفدر حسین خاں ہے۔ آپ نواب صفدر جنگ مشیر الدولہ فخر الملک مرحوم کے تیسرے صاحبزادے

اور کپتان نواب میر اکرام حسین خاں غازی جنگ بہادر کے چھوٹے بھائی ہیں یکم خورداد ۱۲۹۵ف
کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم و تربیت انگریزی اصول پر امرائے حیدرآباد کے دستور کے
بموجب اپنے والد ماجد کی زیر نگرانی بہترین طریقہ اور اعلیٰ پیمانہ پر حاصل کرنے کے بعد
اعلیٰ تعلیم کے لئے ولایت تشریف لے گئے۔ جہاں ایک عرصہ تک رہ کر اعلیٰ تعلیم
حاصل کر کے مراجعت فرمائے وطن ہوئے۔ ۸ مہر ۱۳۲۲ف کو سلک ملازمت سرکار عالی
میں داخل ہوئے اور یکم آذر ۱۳۳۱ف کو نائب معتمد فوج مقرر ہوئے سرکار عالی نے آپ کے
خاندانی اعزاز کا لحاظ کرتے ہوئے آپ کو متصرانہ معتمدی فوج کی خدمت انجام دینے کا
(۶) ماہ تک موقع دیا۔ یکم آذر ۱۳۳۲ف کو آپ اپنی اصلی خدمت نائب معتمدی فوج
پر مامور اور اس وقت تک کارگزار ہیں۔ آپ باوجود ایک عرصہ دراز تک ولایت میں
رہنے کے پابند صوم و صلوٰۃ و وضع قدیم ہیں۔ آپ کے چہرے سے جلالت امیرانہ کے
آثار ظاہر ہیں۔ سرکار آصفیہ کی جاں نثاری و وفاداری آپ کے خمیر میں داخل ہے۔
اور خوش اخلاقی و روشن خیالی آپ کو آپ کے نامور والد ماجد سے ترکہ میں ملی ہے
آپ کا پتہ ارم منزل، سوماجی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۲۱)

رتن جی جمشید جی صاحب چینائی (مسٹر.........)

آپ بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۸۷۶ء
بمقام سکندرآباد (دکن) پیدا ہوئے۔ ابتداءً آپ نے پرائمری کی تعلیم گجراتی اسکول میں
حاصل فرمائی۔ ازاں بعد محبوب کالج سکندرآباد میں شریک ہوئے اور اس کے بعد مدرسۂ
عالیہ میں داخل ہو کر ۱۸۹۶ء میں میٹرک کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ من بعد
نظام کالج میں تکمیل درس کے لئے شریک ہوئے۔ مگر دو سال بعد ہی بعض وجوہ کی بناء
پر سلسلۂ تعلیم کو منقطع کر کے پائیگاہ نواب سر خورشید جاہ مرحوم میں بحیثیت مہتمم جیل و بازارات

وغیرہ سلک ملازمت میں منسلک ہوگئے اور اسٹیشن شاہ آباد آپ کا مستقر قرار پایا۔ ان خدمات کو آپ نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے کر جلد جلد مدارج ترقی طے فرمانا شروع کیا اور یکے بعد دیگرے تحصیلدار و ناظم عدالت و مددگار تعلقدار ہوئے اور جب حضرت اقدس و اعلیٰ نے پائیگاہ پر اپنی خاص نگرانی قایم فرمائی تو آپ کو خدمت تعلقداری اطراف بلدہ پر ترقی عطا ہوئی۔ اس وقت آپ رکنیت مجلس پائیگاہ مذکور پر فائز اور اپنے فرائض باحسن الوجوہ انجام دے رہے ہیں۔ آپ ایک خوش خلق ملنسار، بے لوث، مستعد، فرض شناس اور معزز و ممتاز پارسی خاندان کے ہر دلعزیز رکن ہیں۔ آپ کا پتہ:- پارک لین ۱۱۷ سکندرآباد (دکن) ہے۔

زین العابدین صاحب (قاضی محمد ....) آپ حیدرآباد دکن کے ایک معزز اور ممتاز خاندان کے اعلیٰ تعلیم یافتہ رکن اور حکام عالی مقام میں اعلیٰ حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ بتاریخ ۱۳۔ بہمن ۱۳۰۲ف بمقام اودگیر پیدا ہوئے۔ اردو، فارسی، عربی اور انگریزی میں اعلیٰ قابلیت رکھتے ہیں۔ امتحان حیدرآباد سیول سرویس میں کامیاب ہیں بحیثیت سیول سرویس پروبیشنر علاقہ سرکار عظمت مدار میں من ابتدائے ۲۵۔ آذر ۱۳۲۶ف لغایتہ ۱۶۔ دی ۱۳۲۷ف کارگزار رہے۔ ۱۷ اردی ۱۳۲۷ف کو خدمت زائد سوم تعلقدار درجہ دوم ضلع اورنگ آباد پر مستقلانہ تقرر عمل میں آیا۔ ازاں بعد ۱۶۔ آذر ۱۳۲۹ف کو مددگار مہتمم درجہ سوم ورنگل پر متعین ہوئے۔ اس کے بعد مختلف اضلاع و تعلقات سرکار عالی پر بحیثیت سوم تعلقدار درجہ سوم و مددگار تعلقدار و منصف و سوم تعلقدار و کیمپ افسر قحط و زائد ناظم عدالت ضلع و مددگار صوبہ دار رہکر اپنے فرائض منصبی کو باحسن الوجوہ انجام دیا۔ اس وقت آپ ضلع نظام آباد کے اول تعلقدار ہیں۔ آپ ایک تجربہ کار نصفت شعار، ملنسار، بے لوث، متدین حاکم ہیں۔ آپ کی انتظامی قابلیت لایق صد ستایش اور جوہر فرض شناسی، آپ میں بدرجۂ اتم موجود ہے۔ وسیع الاخلاق

اور کثیر الاشفاق حاکم ہیں۔ اعلیٰ سوسائٹی میں کافی رسوخ رکھتے ہیں۔ ملک کے مایۂ ناز افراد میں آپ کا شمار ہے۔ آپ کے ماتحتین آپ سے خوش اور آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ حیدرآباد دکن کا پتہ شاہ راہ عثمانی حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۲۳)

زین العابدین خاں صاحب نت اما خانی (نواب میر ....) آپ میر باقر علی

خاں صاحب جاگیردار مرحوم کے بڑے صاحبزادے اور میر صفدر علی خان مرحوم میر منزل کے نبیرہ ہیں۔ ۱۵۔ ذی قعدہ ۱۲۷۵ھ کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر لایق و فایق اساتذہ سے حاصل فرمائی، زاں بعد مدرسۂ دارالعلوم قایم کردۂ نواب سر سالار جنگ اول) میں تحصیل علم فرمایا۔ علوم مشرقیہ میں کافی دستگاہ اور فن خوش نویسی میں خاص مہارت رکھتے ہیں۔ اس فن کو آپ نے مظفر الدین خاں امیر یاور جنگ مرحوم استاد حضرت غفران مکان ؒ سے حاصل فرمایا۔ ۱۳۱۵ھ میں بارگاہ حضرت غفران مکان میں آپ کو باریابی کا شرف حاصل ہوا۔ عطائے قبضہ شمشیر و شرکت خاصہ و تشریف آوری غریب خانہ بوقت ملاحظہ مسجد اثنا عشری و ہمنشینی موٹر وغیرہ سے سرفرازی حاصل کی۔ آپکا سلسلۂ نسب حضرت امام رضا علیہ السلام پر منتہی ہوتا ہے۔ آپ میر باقر علی خاں مرحوم نبیرۂ نواب حیدر نواز جنگ مغفور کے فرزند اکبر صاحب منتخبہ جاگیرات ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ دختر میر ذوالفقار علی صاحب مرحوم تھیں جن کا سلسلہ رشید الملک میر منشی تک منتہی ہوتا ہے۔ آپ کے خاندان میں تمام سادات اور نجیب الطرفین گزرے ہیں۔ آپ کی پہلی شادی بعمر ۱۸ سال ۱۲۹۲ھ میں دختر میر قنبر علی صاحب منصبدار سے ہوی جن کے بطن سے دو لڑکے اور تین لڑکیاں تولد ہوئیں منجملہ اُن کے اب صرف ایک دختر تا حال موجود ہے۔ دوسری شادی دختر میر ابو تراب صاحب منصبدار مرحوم نبیرۂ وحید الدولہ

سے ہوی ان کے بطن سے دو لڑکیاں تولد ہوئیں جن کا انتقال ہوگیا۔ تیسری شادی دختر مرزا محمد رضا بیگ صاحب مرحوم حصہ دار جاگیر ملکھیڑ نبیرہ بیگلر جنگ مغفور و خواہر حقیقی مولوی مرزا بہادر علی صاحب قبلہ مرحوم سے ہوئی جن کے بطن سے ایک دختر اور ایک فرزند تولد ہوئے۔ دختر کا انتقال ایام شیر خوارگی ہی میں ہوگیا۔ اب صرف میر محمد باقر رضوی موجود ہیں جو ۱۳۲۲ف میں تولد ہوئے اور آپ نے نارمل اکول مشتی و سٹی کالج و جاگیر دار کالج میں اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی اردو، فارسی، عربی و انگریزی کی تعلیم حاصل کی۔ فن ڈرائینگ میں خاص ملکہ رکھتے ہیں اور مددگار مدرسۂ فوقانیہ (شعبہ ڈرائینگ) ہیں، شاعری کا بھی ذوق سلیم ہے۔ آپ کی شادی ۱۳۲۷ف میں صبیہ میر ابو تراب صاحب المعروف بہ میر عبدالرحمن صاحب (جو والدۂ نواب سالار جنگ بہادر کے حقیقی چچا ہوتے ہیں) سے نہایت تزک و احتشام کے ساتھ ہوئی ان کے بطن سے آپ کو دو لڑکیاں اور چار لڑکے تولد ہوئے جن میں ایک لڑکی اور دو لڑکوں کا صغرسنی ہی میں انتقال ہوگیا۔ اب صرف دو لڑکے (۱) میر محمد صادق رضوی (۲) میر علی نقی رضوی اور ایک لڑکی موجود ہے۔ آپ نیک نفس، ہمدرد ملنسار، رحمدل، پابند وضع قدیم، متقی، پرہیزگار، مذہب کے شیدا، ملک کے بہی خواہ اور مالک کے جاں نثار نواب ہیں اور آپ کے فرزند بھی الولد سر لابیہ کے مصداق ہیں، نیک نفس، شریف طینت اور خوش سیرت ہیں۔ آپ کا پتہ:- اندرون مکان سشیخ فیض، بیرون دروازہ یاقوت پورہ حیدرآباد دکن۔

(۱۲۴)

زین العابدین خاں صاحب (نواب محمد ------) آپ نواب محمد شرف الدین خاں مرحوم کے خلف اکبر نواب غلام زین العابدین خاں مرحوم کے پوتے ہیں اور

نواب محمد اکرام الدین خاں بہادر (اکرام جنگ) کے لائق بھتیجے۔ ۱۶۔جمادی الثانی ۱۳۴۱ھ کو بلدۂ حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں پیدا ہوئے۔ ابھی نہایت کمسن تھے کہ آپ کے والد کا سایہ آپ کے سر سے اُٹھ گیا۔ آپ کی تعلیم کی ابتدا سینٹ جارجس گرامر اسکول سے ہوی۔ آپ نے سینیر کیمرج تک تعلیم حاصل فرمائی۔ بوجہ ذہانت خداداد آپ کا تعلیمی دور نہایت خوش گوار گزرا۔ آپ ایک علم دوست، منکسر المزاج، خلیق اور جوان صالح، نواب ہیں۔ آپ کی شادی بتاریخ ۲۵۔صفر المظفر ۱۳۵۳ھ کو نواب محمد قطب الدین خاں صاحب خلف نواب شہباز جنگ مرحوم کی بڑی صاحبزادی سے بڑی دھوم دھام کے ساتھ ہوی جن کے بطن سے آپ کو دو فرزند (۱) نواب شرف الدین خاں اور (۲) نواب محمد ظہیر الدین خاں خداوند عالم نے سرفراز فرمائے۔ آپ کا پتہ اندرون یاقوت پورہ حیدرآباد دوکن ہے۔

(۱۲۵)

زین یار جنگ بہادر (نواب............) آپ کا اصلی نام سید زین الدین حسین خاں ہے۔ آپ ۱۱۔اسفندار ۱۲۹۸ف میں بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم حیدرآباد ہی میں حاصل فرماکر کرسٹل پیالس لندن سے انجنیرنگ کی سند حاصل فرمائی۔ ۲ بہمن ۱۳۲۱ف کو بحیثیت اسسٹنٹ انجنیر مقرر ہوئے مختلف اضلاع سرکار عالی میں آپ نے کام انجام دیا ہے۔ مثل گنڈی پیٹھ، نلگنڈہ، میدک وغیرہ یکم آذر ۱۳۳۸ف کو آپ ایکزیکیٹو انجنیر اسپیشل بلڈنگ ڈویژن ہوئے۔ ۲۶ آبان ۱۳۳۹ف کو آپ نے شاہزادگان والاشان دام اقبالہم کے ہمراہ یورپ کا سفر فرمایا۔ یکم آذر ۱۳۴۰ف کو آپ ایکزیکیٹو انجنیر عثمانیہ یونیورسٹی بلڈنگ اسکیم مقرر ہوئے۔ ۲ مہر ۱۳۴۱ف کو شاہزادگان والاشان کے ساتھ پھر یورپ روانہ ہوئے۔ زاں بعد ناظم بلدیہ ہوئے

اور یکم آذر ۱۳۲۴ف تک اسی خدمت پر مامور و کارگزار رہے۔ آپ کے حسن انتظام
اور عمدہ کارگزاری کی وجہ محکمۂ بلدیہ کو بڑی ترقی حاصل ہوی۔ متعدد اصلاحیں عمل
میں لائی گئیں۔ آپ کی قابلیت مسلمہ اور ذہانت خداداد۔ آپ نے یکم آذر ۱۳۴۳ف
کو محکمۂ نظامت بلدیہ کا جائزہ مولوی سید محمد مہدی صاحب المخاطب بہ مہدی نواز
جنگ بہادر سابق معتمد باب حکومت سرکار عالی کو دیکر چیف آرکیٹک کا جائزہ حاصل
فرمایا۔ محلہ کاچی گوڑہ میں آپ کا بنگلہ اپنی طرز کا واحد، نہایت خوش نما اور دلکش بنگلہ
ہے۔ آپ کا پتہ۔ اسٹیشن کاچی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۲۵/۱)

زال رستم جی صاحب (مسٹر)

آپ ایک معزز و ممتاز تعلیم یافتہ
پارسی طبقہ کے ہردلعزیز رکن ہیں۔ یکم فروردی ۱۳۰۳ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔
اردو، فارسی، گجراتی اور انگریزی کی اعلیٰ قابلیت رکھتے ہیں۔ سیاق و سیاق سے
ماہر ہیں۔ یکم خورداد ۱۳۳۰ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوے اور
۳۰۔ خورداد ۱۳۳۰ف کو مددگاری مال نظام آباد پر فائز ہوکر اندرون ایک ماہ خدمت
تحصیلداری پاتھری پر مامور، زاں بعد مددگار مال ضلع نلگنڈہ و تحصیلدار راجورہ
کی حیثیت سے معتمدی مال پر متعین ہوئے اور ۲۸۔ امرداد ۱۳۴۰ف کو اسپشل
اسسٹنٹ افسر تصفیہ بقایا، متعلقہ باغات کی خدمت پر فائز ہوکر اپنے مفوضہ
خدمات کو نہایت خوش اسلوبی و دیانتداری و ہوشیاری سے انجام دیتے رہے۔
اس وقت آپ وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہیں۔

آپ نہایت خلیق، ملنسار، ہمدرد بنی نوع انسان، خجستہ خصلت، بلند ہمت
ملک کے بہی خواہ، مالک کے جاں نثار، اور حیدرآباد دکن کی اعلیٰ سوسائٹی میں

کافی رسوخ رکھنے والے فرد ہیں۔
آپ کا پتہ :۔ حیدر گوڑہ حیدر آباد دکن ہے۔

کافی رسوخ رکھنے والے فرد ہیں۔

آپ کا پتہ :۔ حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۲۶)

ساجد یار جنگ بہادر (نواب ......) آپ کا اصلی نام سید زین العابدین خاں ہے ۔ آپ نواب میر داور علی خاں بہرام جنگ ، بہرام الدولہ مرحوم کے فرزند دوم نواب میر بہادر علی خاں سطوت جنگ ثالث کے پوترے اور نواب سر تراب علیخاں سالار جنگ شجاع الدولہ مختار الملک مرحوم کے چھوٹے نواسے ہیں ۔ بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے اور یہیں کے درسگاہوں میں تعلیم و تربیت پائی ۔ نوابہ نور النساء بیگم مرحومہ محل نواب میر پرورش علی خاں مکرم جنگ مکرم الدولہ مرحوم (جو آپ کی حقیقی بڑی خالہ تھیں) نے بوجہ لاولدی آپ کو اپنی آغوش میں لیا تھا اور آپ کی تعلیم و تربیت پر دل کھولکر روپیہ صرف فرمایا ۔ آپ اردو ، فارسی اور انگریزی میں مہارت رکھتے ہیں ۔ خاندان بہرام جنگی کے ایک تعلیم یافتہ رکن ہیں اور بڑے خوبیوں کے حامل نواب ہیں ۔ آپ کے صاحبزادے نواب سید محمد عسکری حسین خاں صاحب عرف محمد بادشاہ اور نواب سید محمد کاظم حسین خاں صاحب عرف علی پاشاہ ہیں ۔ فرزند اول الذکر نے اپنی ابتدائی تعلیمی مدارج جاگیردار کالج میں طے کرنیکے بعد اس وقت نظام کالج میں شریک اور بی ۔ اے کے امتحان کی تیاری میں مشغول ہیں ۔ فرزند دوم الذکر جاگیردار کالج میں زیر تعلیم ہیں اور الولد سر لابیہ کی مصداق خوش خلق اور شگفتہ مزاج ہیں ۔ بتقریب سالگرہ

ہمایونی ۱۳۵۲ھ آپ خطاب مستطاب نواب ساجد یار جنگ بہادر سے مفتخر ہوئے بوجہ علالت آپ کا قیام زیادہ تر بنگلور (میسور) ہی میں رہتا ہے۔ حیدرآباد دکن کا پتہ۔ دیوڑھی مکرم الدولہ مرحوم، پتھر گٹی حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۲۷)

سالار جنگ بہادر (نواب.........) آپ عماد السلطنت نواب لائق علی خاں سالار جنگ ثانی مرحوم و مغفور کے اکلوتے فرزند اور نواب تراب علیخاں سر سالار جنگ شجاع الدولہ مختار الملک مغفور کے پوتے ہیں۔ آپ بتاریخ ۱۴ ر شوال المکرم ۱۳۰۶ھ یوم جمعہ پیدا ہوئے۔ آپ ابھی پورے ایک ماہ کے بھی نہ ہونے پائے تھے کہ آپ کے والد بزرگوار کا سایۂ عاطفت آپ کے سر سے اٹھ گیا۔ اس کو چند ماہ بھی گزرنے نہ پائے تھے کہ آپ اپنے عم نامدار (نواب منیر الملک مرحوم) کے سایہ سے بھی محروم ہوگئے۔ جس کی وجہ آپ کی تعلیم و تربیت میں خلل واقع ہونے کا امکان تھا لیکن حضرت غفران مکان نے ازراہ الطاف خسروانہ آپ کی تعلیم و تربیت کی جانب توجہ خاص مبذول فرمائی اور آپ کے اسٹیٹ کا معقول انتظام فرما دیا۔ جب اپنے گھر کی تربیت سے انفراغ حاصل فرمالیا تو مدرسۂ عالیہ میں داخل کئے گئے۔ یہاں آپ اپنی عمر کے سولہ ۱۶ خوشگوار سال تعلیمی مشاغل میں بسر فرمائے۔ اپنی خوش اخلاقی سے نہ صرف اپنے ہم مکتب طلبا کو اپنا گرویدہ بنالیا بلکہ اپنے اساتذہ کو آپنے اس قدر خوش رکھا کہ مسٹر سٹن پرنسپل نظام کالج آپ کی طالب العلمانہ خوبیوں کے ہمیشہ معترف رہے اسی دوران میں بتوجہات شاہانہ پیشگاہ حضرت غفران مکان سے بتاریخ ۷ ر جمادی الاول ۱۳۲۵ھ آپ کو آپ کے خاندانی خطاب خان بہادر و سالار جنگ و منصب دو ہزاری دو یالضدی و یکہزار و پانصدی سوار و علم و نقارہ سے مفتخر و ممتاز فرمایا گیا تاریخ

۴ شوال المکرم ۱۳۲۵ھ جب وائسرائے کشور ہند حیدرآباد آئے تو آپ کو پہلے پہل مراسم پذیرائی
میں شرکت کی عزت حاصل ہوئی۔ آپ کے فارغ التحصیل ہونے کے بعد حضرت غفران
مکانؒ کے ارشاد خاص پر آپ کے جاگیرات کے کاغذات آپ کے اجلاس پر
پیش ہونے لگے اور اعلیحضرت سلطان العلوم خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کا عہد میمنت عہد
شروع ہوا تو وسط ماہ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ میں آپ کے اسٹیٹ سے سرکاری نگرانی
برخاست ہوئی اور آپ کو کامل اختیارات مرحمت فرمائے گئے۔ با اختیار ہونے پر
آپ نے اپنی جاگیرات کے کم و بیش تمام بڑے بڑے مقامات میں دورہ فرما کر اپنی
رعایا کی حالت بچشم خود ملاحظہ فرمائی اور نہ صرف اپنی آمدنی کی توفیر کی جانب توجہ
مبذول کی بلکہ باشندگان جاگیر کی صلاح و فلاح میں بھی اس وقت سے عملی دلچسپی کا
اظہار فرماتے رہے ہیں۔ ۲۵۔ رجب المرجب ۱۳۳۰ھ کو بارگاہ خسروی سے منصب
وزارت سے آپ کو سرفرازی بخشی گئی۔ اور اس مسرت خیز موقع پر خلعت و جواہر گرانبہا
سے بھی مفتخر فرمایا گیا۔ آپ کے خیر خواہوں نے اس مبارک موقع پر اپنی خوشوقتی
کا اظہار کیا۔ اسکی کیفیت اس زمانہ کے جرائد سے بخوبی واضح ہوتی ہے۔ آپ نے
کم و بیش ڈھائی سال تک مدار المہام کی حیثیت سے مہمات ملک کو باحسن الوجوہ انجام
دیا۔ اور ہر کہ و مہ کو اپنی طرز حکومت سے خوش رکھا۔ آپ کے عہد وزارت میں کئی
قدیم محکمہ جات کی اصلاح ہوئی اور کئی جدید محکمے قائم کئے گئے۔ اہل ملک کی تعلیم کی
جانب اس وزارت کے زمانہ میں خصوصیت کے ساتھ توجہ کی گئی اور وسائل آبپاشی
و آبرسانی کو وسعت دی گئی۔ ۹ محرم الحرام ۱۳۳۳ھ کو آپ نے استعفا پیش کر کے اس
منصب سے سبکدوشی حاصل فرمالی۔ سبکدوش ہو کر آپ خاموش نہیں بیٹھے۔ آپ کو اپنے
ملک کی تعلیم و تہذیب و صنعت و حرفت کی جانب بدو شعور ہی سے میلان تھا۔
چنانچہ جب کبھی موقع آیا۔ آپ نے مناسب وقت پر ذاتی امداد سے دریغ نہیں فرمایا

مدرستہ العلوم علیگڈھ کے لئے آپ کے جد امجد بارہ سو روپیہ سالانہ مقرر فرمائے تھے۔ جن کو اپنے اسٹیٹ کی عنان حکومت ہاتھ میں لینے کے بعد آپ نے بھی جاری رکھا۔ جامع اسلامیہ (مسلم یونیورسٹی) علی گڈھ کی تحریک حیدرآباد پہنچی تو آپنے اپنے جیب خاص سے ایک لاکھ روپیہ کا گران قدر عطیہ مرحمت فرماکر اس کو تقویت پہنچائی آپ اپنے اعزہ اور متوسلین کی تعلیم و تربیت کی جانب بھی متوجہ ہیں۔ اور متعدد ہونہار طلبا، کو نہ صرف ممالک محروسہ سرکار عالی کے اندر آپ نے وظائف مرحمت فرمائے ہیں بلکہ ہندوستان اور ہندوستان کے باہر بغرض تعلیم اپنے خرچ سے روانہ فرماچکے ہیں۔ تعلیم و تہذیب کا یہ شوق آپ کو اپنے جد نامدار سے ورثہ میں ملا ہے۔ صنعت و حرفت اور تجارت کی ترقی ہمیشہ نواب سالارجنگ مرحوم کے پیش نظر رہتی تھی بلکہ کے قدیم ترین کارخانے اس محسن ملک مدبر اعظم کے مساعی جمیلہ کی یادگار ہیں اپنے گھر کے ان روایات سے اثر پذیر ہوکر آپ نے بھی خصوصیت کے ساتھ اس جانب توجہ فرمائی اور مملکت آصفیہ کے کئی کارخانوں کی سرپرستی فرماکر ان کے قیام و بقا کی صورت پیدا کردی چنانچہ پارچہ بافی، روغن براری سمنٹ وغیرہ کے کارخانے آپ کی سرپرستی سے محروم نہیں ہیں۔ آپ کو مختلف حصص ہند میں جاکر وہاں کی ترقیوں کو دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ چنانچہ آپ غرۂ رمضان المبارک ۱۳۳۸ھ کو باراول عازم یورپ ہوئے۔ اور آپنے اس سفر کا حصہ انگلستان کے پایہ تخت "لندن" میں گزارا۔ تقریباً ۹ مہینے ولایت میں رہکر جو نادرات آپ اپنے ساتھ لائے ان میں کتابوں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ تھا جو اب آپ کے مشہور کتب خانہ کا ایک ضروری حصہ بن چکا ہے ۱۳۴۸ھ میں آپ نے عراق عرب و مصر و شام و بیروت و بیت المقدس و ایران کا سفر فرمایا اور زیارت ائمہ اطہار علیہم السلام سے مشرف ہوئے۔ ۱۳۵۳ھ میں ہاتھ کے علاج کی غرض سے بار دوم آپ یورپ تشریف لے گئے اور مراجعت فرمائے حیدرآباد

اسی سال ہوئے اور ۱۹۳۵ء میں آپ پھر یورپ تشریف لے گئے اور چھ ماہ وہاں رہکر مراجعت فرمائے حیدرآباد ہوئے۔ آپ کی جاگیرات کا رقبہ (۱۴۸۰) مربع میل ہے یعنے ریاست پٹیالہ کے برابر۔ اجنٹہ کی کانیں اور غار بھی آپ ہی کی جاگیر میں ہیں آمدنی محاصل سترہ لاکھ سے زیادہ ہے۔ آپ کی جاگیر کی آبادی دو لاکھ اور کئی ہزار ہے جن میں (۱۰) عدالتیں اور (۳) جیل ہیں۔ ۱۹۱۱ء میں آپ حضرت اقدس و اعلی کے ہمراہ دربار کارونیشن میں دہلی تشریف لے گئے۔ ۲ اکتوبر ۱۹۱۳ء کو ظل اللہ کی طرف سے حضور لارڈ اور لیڈی ہارڈنگ وائسرائے کشور ہند کا استقبال فرمایا یکم نومبر ۱۹۱۳ء کو لارڈ اور لیڈی موصوف نے آپ کے ہاں دو بجے لنچ کی دعوت قبول فرمائی جس میں کئی سو معزز مہمان شریک تھے۔ حضرت اقدس و اعلی نے بھی اپنی شرکت سے آپ کی عزت افزائی فرمائی۔ حضور ویسرائے و لیڈی ہارڈنگ نے نقروی چوکھٹوں میں جڑی ہوی اپنی تصویر تحفتاً آپ کو دی۔

آپ فطری طور پر جامہ زیب، نیک نفس، صاف باطن، اتحاد و محبت میں یکتا، بذلہ سنج، فیاض طبیعت، سیر چشم، دریا دل، سلیم الطبع، علم دوست، غریب پرور اور اخلاق و مروت میں بے مثل و نظیر نواب ہیں۔ آپ کے چہرہ سے علم و ذہانت بزرگ باری و متانت، تیز فہمی و ذکاوت اور مدبری پائی جاتی ہے۔ آپ کا پتہ دیوان دیوڑھی حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۲۸)

سجاد مرزا صاحب (مولوی محمد ....) آپ مولوی عزیز مرزا صاحب مرحوم کے فرزند اور حیدرآباد کے ایک اعلی تعلیم یافتہ معزز اور ممتاز خاندان کے رکن ہیں۔ ۲۳۔ مہر ۱۳۰۶ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وطن اور ہندوستان کے مدارس میں

حاصل کرنے کے بعد عازم انگلستان ہوئے۔ یم۔ لے آنرز (کنٹب) اور سی۔ ٹی (لندن) ہو کر وطن واپس ہوئے۔ ۱۰ ر فروردی ۱۳۳۱ف کو صدر مدرس مدرسۂ فوقانیہ عثمانیہ اورنگ آباد کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ۲۶ ر آذر ۱۳۳۳ف سے یکم آذر ۱۳۳۷ف تک صدر مہتمم تعلیمات صوبۂ گلبرگہ شریف کے اہم خدمات انجام دئے اور ۱۳۔ آذر ۱۳۳۸ف کو صدر مدرسی مدرسۂ فوقانیہ چادرگھاٹ کا جائزہ مسٹر محمد مارماڈیوک پکتھال مرحوم سے حاصل فرمایا اور کئی سال تک اس خدمت کو باحسن الوجوہ انجام دیتے رہے آپ کی حسن کارگزاری اور اعلیٰ قابلیت کی وجہ آپ کے عہد صدارت میں مدرسۂ فوقانیہ چادرگھاٹ کے تعلیمی اور تفریحی نتائج نہایت شاندار رہے۔ ۲۸ ر فروردی ۱۳۴۱ف کو آپ ٹیچرز ٹریننگ کالج بلدہ کی پرنسپلی کا جائزہ حاصل فرمایا۔ اس وقت آپ ٹیچرز ٹریننگ کالج بلدہ میں اور اپنے مفوضہ خدمات نہایت ہی قابلیت سے انجام دے رہے ہیں۔ آپ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ بہترین ادیب اور مقرر بھی ہیں۔ آپ میں تعلیمی انتظام کا مادہ بدرجہ اتم موجود ہے۔ کاروبار تعلیم میں آپ کو اچھا ملکہ ہے "المعلم" آپ کے زیر ادارت عرصہ سے جاری ہے جس میں ملک کے قابل اہل قلم حضرات کے مضامین اور آپ کے گراں قدر معلومات سے بھرے ہوئے مقالے درج رہتے ہیں۔ آپ کے اکثر تالیفات و تصانیف نصاب میں داخل ہیں۔ نہایت سنجیدہ، متین، حلیم الطبع اور ہر دلعزیز پرنسپل ہیں۔ آپ کا پتہ جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۲۹)

سراج الدین احمد صاحب (مولوی ....) آپ نواب شیخ ضیاء الحق فصیح الدین احمد رفعت یار جنگ ثانی کے سب سے چھوٹے فرزند، نواب شیخ احمد حسین خاں

مولوی سراج الدین احمد صاحب
فرزند سوم نواب رحمت یار جنگ ثانی مرحوم

رفعت یار جنگ اول کے پوترے اور نجم العلما مولنا ظہور حسن صاحب زنگی محل جاگیردار کے نواسے ہیں آپ اپنے لایق اور شفیق والد ماجد کے زیر نگرانی لایق و فایق اساتذہ سے اولاً خانگی طور پر زاں بعد یہیں کے بڑے بڑے درسگاہوں میں شریک ہو کر اکتساب علم فرمایا۔ سیاق و سباق سے ماہر۔ اردو۔ فارسی عربی اور انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں۔ ہنوز آپ کا سلسلۂ درس جاری ہے عثمانیہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں۔ امید قوی ہے کہ بہت جلد اعلی تعلیمی منازل کو طے فرما کر مملکت کے گراں قدر خدمات مثل اپنے اب وجد کے انجام دینے کا موقع پائیں گے آپ اپنے والد کی طرح خوش خلق، ملنسار، عالی حوصلہ اور علم دوست ہیں آپ کا پتہ "رفعت منزل" سوماجی گوڑہ حیدر آباد دکن ہے۔

(۱۳۰)

سراج یار جنگ بہادر (نواب ڈاکٹر..........) آپ کا اصلی نام سید سراج الحسن ہے۔ آپ مولوی سید ریاض الحسن صاحب مرحوم سابق اول تعلقدار سرکار عالی کے فرزند اور نواب محسن الملک مرحوم و مولوی سید امیر حسن صاحب مرحوم اول تعلقدار کے بھانجے ہیں۔ ۳۱۔ اگست سنہ ۱۸۷۲ء کو بمقام اٹاوہ تولد ہوئے اردو فارسی اور عربی کی تعلیم آپ نے اپنے وطن ہی کے لائق و فایق اساتذہ سے حاصل کی، زاں بعد بغرض حصول تعلیم انگریزی گورنمنٹ ہائی اسکول اٹاوہ میں شریک ہو کر مڈل کے امتحان میں بدرجۂ اول کامیاب ہوئے۔ زاں بعد مدراس یونیورسٹی سے میٹرک میں کامیابی حاصل فرمائی۔ سر سید احمد خاں مرحوم کی خاص نگرانی میں بمقام علی گڈھ ایک مدت تک زیر تعلیم رہے۔ ہنوز آپ چند ہی سال کے ہوں گے کہ اعلی تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے لئے آپ کے بزرگوں نے آپ کو انگلستان

روانہ فرما دیا۔ وہاں آکسفورڈ یونیورسٹی کے مرٹن کالج میں ۹ سال تک اکتساب علم
میں مشغول رہکر ۱۸۸۵ء میں جورس پرو ڈنس کا امتحان اعزاز کے ساتھ پاس کیا
اور اسی سال سند بیرسٹری مڈل ٹمپل لندن سے حاصل فرما کر وطن واپس ہونے
کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے پھر آپ کو سرکار عالی کی جانب سے
یورپ روانہ کیا گیا۔ اور آپ نے اس دفعہ اکسفورڈ یونیورسٹی سے بی، سی، ایل کا
امتحان اعزاز کے ساتھ کامیاب فرمانے کے بعد ایل، ایل، ڈی کی ڈگری حاصل
فرمائی۔ اس دوران میں علمائے آئرلینڈ جرمنی و فرانس سے بھی درس لیتے رہے
اس زمانہ میں آپ کے ہمدرس لارڈ برکن ہیڈ اور مسٹر بیلک جیسی مشہور و معروف
ہستیاں تھیں۔ ۱۸۹۹ء میں حیدر آباد واپس ہوکر بحیثیت صدر مہتمم تعلیمات ضلع
اورنگ آباد آپ سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور اسی دوران
میں مسٹر ڈنلاپ اور سر جارج کیسن واکر کی فرمایش کی بنا پر ضلع مذکور کی اقتصادی
صنعتی و زراعتی و اعداد و شمار کے اجتماع کا کام اپنے ذمہ لے کر نہایت اطمینان بخش
طور پر انجام دے کر مورد تحسین و آفریں ہوئے۔ ۱۳۱۰ف میں امیر پائیگاہ نواب
سر وقار الامراء مرحوم کی خدمت معتمدی ہنگامی طور پر آپ کے تفویض ہوی۔ اس کے
بعد ۱۳۱۶ف میں انڈر سکریٹری مجلس وضع آئین و قوانین سرکار عالی کی خدمت پر
فائز ہوئے۔ زاں بعد بوجہ سبکدوشی بر وظیفہ حسن خدمت نواب عماد الملک مرحوم
ان کی جگہ آپ ناظم تعلیمات ملک سرکار عالی کی خدمت جلیلہ سے ممتاز ہوئے اور
اس زمانہ میں اکثر و بیشتر مدارس کی عمارات تعمیر کروائیں۔ اور صنعتی تعلیم ممالک محروسہ
سرکار عالی کو ترقی دی۔ اس سررشتہ میں اور بہت سی اصلاحیں کرنے والے ہی تھے
کہ آپ نے مستقل طور پر عدالت العالیہ کی رکنیت پر ترقی پائی ایک عرصہ تک
نہایت ہوشیاری و تجربہ کاری و مستعدی و بے لوثی و نصفت شعاری سے کارفرما

رہکر وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوشی حاصل فرمالی۔ آپ ایک اعلیٰ درجہ کے مقرر خوش خلاق، ملنسار، خوش مزاج، زندہ دل، سیرچشم، رحمدل، ہمدرد اور متعدد اردو اور انگریزی کتب کے مصنف ہیں جن میں حیدرآبادی اقوام ملل کی انگریزی زبان کی مبسوط کتاب قابل ذکر ہے۔ پیش گاہ حضرت اقدس و اعلیٰ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ سے غرہ ذی قعدہ ۱۳۴۱ھ کو خطاب مستطاب "نواب سراج یار جنگ بہادر" سے مفتخر و ممتاز فرمایا گیا۔ آپ کا پتہ سوماجی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۳۱)

سرتاج کنور صاحب (رانی ....) آپ راجہ نیم چند بہادر آصفجاہی آنجہانی کی رانی ہیں ضلع بجنور کے معزز و ممتاز خاندان راۓ لچھمن نراین صاحب کی دختر ہیں۔ ۱۳۲۷ف میں آپ کے شوہر کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا اس وقت سے اب تک آپ اپنے اسٹیٹ کے کاروبار نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہی ہیں۔ آپ ایک تعلیم یافتہ رانی ہونے کے ساتھ ساتھ اردو، ہندی اور انگریزی زبان میں اچھی قابلیت رکھتی ہیں۔ وراثت کی کارروائی آپ کے اور آپ کی صاحبزادی کے نام حسب فرمان خسروی منظور ہوی۔ آپ کے جاگیرات کا محاصل سالانہ تیس ہزار ہے۔ آپ پردہ نشین منتظمہ، ہوشیار، لائق، رحمدل، ہمدرد اور رعایا پرور رانی ہیں۔ بوجہ سقامت ہنگام سرکار عالی کی تتبع میں آپ نے بھی دو آنہ فی روپیہ محاصل معاف فرما کر رعایا پروری کا ثبوت دیا ہے۔ آپ کا پتہ چوک میدان خاں حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۳۲)

سردار علیخاں صاحب (نواب مرزا ....) آپ کا سلسلہ نسب امیر چنگیز خاں

ہلاکو سے ملتا ہے آپ نواب خواجہ وزیر بیگ خاں مرحوم کے اکلوتے فرزند اور نواب خواجہ سکندر بیگ خاں مرحوم کے پوتے ہیں۔ آپ اردو، فارسی اور عربی میں ماہر جاگیرات و اعزازات آبائی سے مفتخر و ممتاز ہیں۔ ذی قعدہ ۱۳۱۹ھ میں آپ کی شادی آقا مرزا مہدی حسین خاں کوتک مرحوم سابق ناظم مردم شماری سرکار عالی کی صاحبزادی سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو ایک صاحبزادی ہے۔ آپ بردبار، متین و نیز وسیع الاخلاق و کثیر الاشفاق نواب ہیں۔ صوم و صلواۃ اور مذہب کے سختی سے پابند ہیں۔ ملکھیڑ کے جاگیردار کے نام سے موسوم ہیں۔ آپ کا پتہ مکن، عثمان پورہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۳۳)

سرفراز علیخاں صاحب (نواب میر ۔۔۔۔۔۔۔۔) آپ نواب میر محمد علی خاں سعید جنگ سعید الدولہ مرحوم (صوبہ بلدہ) کے خلف اکبر اور نواب سید محمد سعید خاں سعید جنگ سعید الدولہ سعید الملک مرحوم کے پوتے ہیں۔ آپ کی ولادت غرۂ ذی قعدہ ۱۳۲۶ف کو ہوئی۔ آپ دس سال کے تھے کہ آپ کے والد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا، بوجہ صغر سنی آپ کے جملہ آبائی و موروثی جاگیرات و ملک و املاک زیر نگرانی سرکار صیغہ کورٹ آف وارڈز لے لئے گئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم اولاً گھر پر زان بعد آل سینٹس ہائی اسکول اور اس کے بعد مدرسہ اعزہ میں ہوئی۔ جب آپ کے والد کا انتقال ہوا تو آپ زیر نگرانی کورٹ آف وارڈز بحیثیت وارڈ بورڈنگ میں شریک اور مدرسۂ عالیہ میں داخل ہو کر تحصیل علم میں مشغول ہوئے۔ جب کورٹ آف وارڈز بورڈنگ برخاست ہوئی تو آپ عالیہ بورڈنگ میں داخل ہوئے۔ جب جاگیردار کالج کا قیام ہوا تو آپ جاگیردار کالج میں شریک ہوئے۔ من بعد اس مدرسہ کو بھی چھوڑ کر

دارالعلوم میں داخل ہوئے۔ اس وقت واگزاشت جاگیرات آبائی کی پیروی میں مشغول ہیں آپ کے آبائی جاگیرات کا سالانہ محاصل تقریباً ایک لاکھ روپیہ ہے۔ آپ کی شادی سنہ ۱۳۲۵ھ میں نواب مرزا حسین خاں مرحوم کی دختر نواب شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر کی نواسی کے ساتھ نہایت تزک و احتشام سے ہوئی۔ جس میں اکثر امرائے عظام و حکام عالی مقام مدعو تھے۔ آپ کا پتہ دیوڑھی صوبہ سعید الدولہ اعتبار چوک حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۳۴)

سرور لعل صاحب (راجہ ....) آپ راجہ اودے سنگھ آں جہانی کے فرزند اور راجہ گلاب سنگھ کے نبیرہ ہیں۔ سنہ ۱۳۱۰ھ میں راجہ اودے سنگھ راہی آں جہاں ہوئے تو آپ کی نابالغی کی وجہ جاگیرات زیر نگرانی سرکار عالی صیغہ کورٹ آف وارڈز لے لئے گئے اور ورثا، کے باہمی نزاع کی وجہ ۲۵ سال تک برابر سرکاری نگرانی میں رہے۔ بالآخر سنہ ۱۳۳۶ف میں باتباع فرمان مبارک عطوفت نشان واجب الاذعان خسروی آپ کے حق میں واگزاشت اور آپ ہی کے نام منتخبہ وراثت بھی اصلاحاً منظور ہوا آپ اپنی رعایا، کی بہبودی کی خاطر ہمیشہ جاگیر ہی میں قیام فرما رہتے ہیں اور ہمیشہ آپ کے پیش نظر رعایا ہی کی فلاح و بہبودی رہتی ہے۔ آپ کا حسن انتظام ایسا ہے کہ اسٹیٹ کو آپ کے قبضہ میں آکر گیارہ سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ اب تک کسی حصہ دار کی جانب سے عدم حصہ رسی کا شکوہ ہے اور نہ کسی رعایا، کی شکایت۔ جاگیرات میں آپ کے حسن انتظام سے امن و امان قایم ہے۔ آپ رعایا پرور، نیک طینت، بلند ہمت بہی خواہ ملک و مالک، رحمدل، مردم شناس اور علم دوست راجہ ہیں۔ وہ تمام خوبیاں جو ایک راجہ میں ہونی چاہئے آپ میں موجود ہیں۔ آپ شاعر بھی ہیں سرور

تخلص فرماتے ہیں۔ نعتیہ اشعار خوب ہوا کرتے ہیں۔ آپ کا پتہ، کوچۂ گلاب سنگھ
پل قدیم حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۳۵)

سیر نواس راؤ صاحب (راجہ ....) حیدرآباد کے رؤساء اہل ہنود میں آپ کا شمار جس طرح خاندانی نقطۂ نظر سے اعلیٰ خاندان میں ہے اسی طرح آپ کا شمار اعلیٰ تعلیم یافتگان میں بھی ہے۔ آپ علم کے بیحد شوقین و دلدادہ ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے تمام آرام و آسایش کو ترک کر کے یورپ جا کر اعلیٰ تعلیم حاصل فرمائی ہے۔ آپ جیسی ہستیاں اہل ہنود کی حد تک مملکت حیدرآباد میں بہت کم ہیں۔ یورپ میں رہکر تعلیم حاصل کرنے سے ملک اور قوم کی فلاح و بہبود کے توقعات ہیں۔ پروردگار عالم نے آپ کو ہر قسم کا ذریعۂ معاش عطا فرمایا ہے۔ آپ کے لئے قابل قدر کوئی چیز ہے تو قومی ہمدردی، تعلیم و تمدن اور رسم و رواج میں ترقی رو بعمل لائے جاتا ہے۔ آپ راجہ کاروان سیر نواس راؤ بہادر کے خاندان سے ہیں آپ کی پیدایش کلمٹھی ضلع بیجاپور میں ۲۔ ڈسمبر ۱۹۱۷ء کو ہوی۔ آپ کی ابتدائی تعلیم گورنمنٹ اسکول بیجاپور میں ہوی اور ۱۹۲۱ء میں بمبئی میٹرک میں کامیابی کے بعد دکن کالج پونہ میں آپ نے شرکت فرمائی اور امتحان بی اے میں معاشیات و سیاسیات کے ساتھ آنرس میں کامیابی حاصل فرمائی اور ۱۹۲۷ء میں قانون، انڈین فینانس اور بینکنگ کی تحصیل کے لئے انگلستان روانہ ہوئے۔ قانون کی تحصیل کے لئے مڈل ٹمپل (لندن) میں شریک ہوئے اور ۱۹۳۱ء میں آپ نے امتحان بارسٹری میں کامیابی حاصل فرمائی۔ آپ کو علم ادب و موسیقی سے بڑی دلچسپی ہے۔ آپ نے زمانہ تعلیم بھی سوشیل کاموں میں گہری دلچسپی لی ہے۔ خصوصاً کرناٹک فرقہ کی ترقی کے لئے آپ نے

بیش بہا امداد فرمائی ہے۔ اب کرناٹک سانگھا حیدرآباد کے صدر نشین ہیں۔ یہ انجمن قدیم زبان کرناٹک کو زندہ زبان بنانے کی کوشاں ہے۔ آپ کی بیش بہا دستگیری اور ہمدردی سے کرناٹک فرقہ کے جذبات میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔ ملکی اور قومی دلچسپیوں کے باعث منجانب گورنمنٹ آپ اس وقت رکن محکمۂ بلدیہ حیدرآباد ہیں۔ اعلیٰ خاندانی جاگیردار ہونے کی حیثیت سے آپ اہل ہنود میں پہلے بیارسٹر ہیں جو عملی طور پر پراکٹس فرماتے اور میدان وکالت میں اس وقت گامزن ہیں۔ آپ کا پتہ بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۳۶)

سعادت علیخاں صاحب (نواب میر ---------) آپ نواب میر لطف علیخاں

سرتاج جنگ مرحوم کے اکلوتے فرزند اور نواب میر ریاست علی خاں محبوب یار جنگ ناظم الدولہ ناظم الملک مرحوم کے پوترے ہیں۔ آپ کی ولادت حیدرآباد ہی میں ہوئی اور سینٹ جارجس گرامر اسکول سے آپ کے تعلیم کا آغاز ہوا پونہ اور علیگڈھ کالج میں بھی تحصیل علم کے لئے شریک ہوئے تھے۔ زاں بعد جامعہ عثمانیہ سے آپ نے ایم۔ اے کی ڈگری حاصل فرمائی۔ اردو، فارسی اور انگریزی میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ اوائل عمر ہی سے شاعری کا ذوق سلیم ہے۔ صادق تخلص فرماتے ہیں۔ آپ کا کلام نہایت شستہ اور برجستہ ہوتا ہے۔ "انجمن قریبی ہاشم" کے آپ بانی ہیں۔ کئی سال تک اس کے معتمد بھی رہ چکے ہیں۔ اس وقت رکن انتظامی ہیں۔ نہایت لائق، خوش خلق، معاملہ فہم، پابند صوم وصلوٰۃ اور ہمدرد قوم وملت نواب ہیں۔ آپ کا حلقۂ احباب نہایت وسیع ہے۔ آپ کی شادی مولوی میر صادق علی صاحب مددگار نظامت ٹپہ کی دختر سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو ایک فرزند سید محمد علی عباس ہے جو سینٹ جارجز

گرامر اسکول میں زیر تعلیم ہے۔ آپ کا پتہ دیوڑھی نواب سراج جنگ مرحوم منٹی میر عالم حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۳۷)

سکندر نواز جنگ بہادر (نواب.........)

آپ کا اصلی نام محمد سکندر الدین خاں ہے۔ آپ نواب محمد فیض الدین خاں امام جنگ خورشید الدولہ خورشید الملک مرحوم کے فرزند سوم نواب محمد محی الدین خاں تیغ جنگ شمس الامراء سر خورشید جاہ کے۔ سی۔ آئی۔ ای مرحوم کے پوترے نواب محمد حفیظ الدین خاں ظفر جنگ شمس الدولہ شمس الملک مرحوم کے بھتیجے اور نواب میر تہنیت علی خاں افضل الدولہ آصف جاہ خامس غفرت مکان کے نواسے ہیں۔ آپ نے پائیگاہ بورڈنگ ہوس میں تعلیم پائی، زاں بعد نظام کالج میں حضور پر نور خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے آپ کو سکندر نواز جنگ کے خطاب سے مفتخر و ممتاز فرمایا۔ کئی سال تک آپ خدمت مورچل گری سے سرفراز رہے۔ آپ ایک تعلیم یافتہ ذی خلق و مروت اور باہمت نواب ہیں، آپ کا پتہ دودھ باؤلی حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۳۸)

سلطان الملک بہادر (نواب.........)

آپ کا اصلی نام محمد مختار الدین خاں ہے۔ آپ نواب سر وقار الامراء کے فرزند ارجمند نواب رشید الدین خاں مرحوم میر کبیر ثالث کے پوتے اور نواب افضل الدولہ بہادر آصف جاہ خامس کے نواسے ہیں۔ یہ اولوالعزم ہستی حضرتہ شہزادی جہاندار النساء بیگم صاحبہ قبلہ کے بطن سے ۱۲۹۲ھ میں عالم وجود میں آئی۔ شاہی مراتب تمام و کمال حاصل ہیں۔ اردو، فارسی اور انگریزی

نواب سلطان الملک بہادر (امیر پائیگاہ)

ادبیات کے آپ بے پناہ مالک ہیں۔ بلاشبہ آپ کا شمار ان اہل کمال میں ہوتا ہے جن کا ازلی حصہ فوق الفطرت امتیاز ہے۔ ع در پشتِ صدف گوہر شہوار یتیم است
کسی فرزند وطن کا نشو کمال زیادہ تر وطن کے ماحول میں اس کے عزائم آزاد عملی پر منحصر ہوتا ہے۔ آپ کو یہ امکان بخوبی حاصل تھا۔ امیرانہ اور امیرانہ حکومت موروثی چیز تھی۔ مگر آپ کے خداداد عزائم اس پر تکیہ نہ کئے رہے۔ جب اسٹیٹ پائیگاہ حسن انتظامی و مالی پستی کے ساتھ آیا۔ اس کی مثال کمان بے تیر سے کم نہ تھی۔۔
یہ آپ ہی کا حوصلہ تھا جو اس میدان زیر و زبر پر قابو پا لیا۔ جس حکمت عملی پر آپ کے انتظام کی بنا تھی وہ کم خرچ بالانشین اور مرنج و مرنجان کا حکم رکھتی ہے۔ تدبر اسی کو کہتے ہیں۔ یہ واقعہ ہے کہ عقل و تدبیر کا استعمال ہر کسی کا حق نہیں۔ اس کے لئے تو ایسے افراد انسانی منتخب ہوتے ہیں جنھیں فطرت صادقہ خال خال نصیب ہوتی ہے۔ غرض اس حوصلہ آزما انتظام اسٹیٹ کے ساتھ ساتھ ایک علحدہ ادارہ کے تحت آپ نے شعبۂ تجارت پر بھی کافی توجہ صرف کیا ان ہر دو کاروبار کے لئے آپ کے اوقات کی تقسیم ایک صحیح نصب العین کا درجہ رکھتی تھی۔ جس کو قایم بحالت رکھنا بھی آپ ہی کے بس کی بات تھی۔ عام حالات اور واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ پابندۂ میراث اور بانی میراث ہو کر پیدا ہوئے ہیں۔ آپ کا قول ہے کہ "بہتر تو یہ ہے کہ میں اپنی ذات سے باپ دادا کی پائیگاہ کے برابر پیدا کروں" جہاں بیک دل و دماغ موروثی اسٹیٹ پائیگاہ کو اپنی اعلیٰ تدبیر و خوش انتظامی سے حاصل خیز بنا دیا۔ افسوس کہ متعدد اہم معاملات میں ایک قایدانہ دماغی مصروفیت کے باعث آپ کا مزاج خراب ہو گیا۔ جس سے آپ کی والدہ محترمہ کی ماتنا بیچین ہو گئی۔ اور آپ طبی مشورہ کی بنا پر ڈاکٹر لارڈ کی نگرانی میں یورپ روانہ ہوئے دیگر ممالک یورپ کی سیاحت کے بعد بارہ سال تک انگلستان میں رہے۔ بالآخر

حسب فرمان جہاں پناہی ۱۳۳۷ف میں وارد حیدرآباد ہوئے اور حیدرآباد سے چند میل کے فاصلہ پر ایرا گڈہ مقام میں جہاں آپ ہی کے نام سے سلطان باغ واقع ہے۔ ایک پر فضا بنگلہ میں بحیثیت امیر پائیگاہ فروکش ہیں۔ بمراحم والطاف خسروانہ آپ کے لئے شایان شان انتظام رکھا گیا ہے۔ کاش آپ کے موجودہ اوقات اگر کاروبار کے مقتضی ہوتے تو آپ کے وہ ناتمام عزایم جو کچھ دماغی صحت متاثر ہونے کے باعث باقی رہ گئے ہیں عمل میں آجاتے مسلمانوں کے طبقہ امرا پر قحط الرجال کا جو اطلاق ہے وہ اس ایک فوق الفطرت ہستی کے قابل رشک دم خم کی بدولت حرف غلط ہو کر رہ جاتا۔ سچ ہے کہ وقت کی قیمت صحیح عقل ہی ادا کر سکتی ہے۔ اس سے بحث نہیں کہ حوادث زمانہ سے اس کا معیار متزلزل ہوا ہو۔ سنا جاتا ہے کہ اس عالم میں بھی آپ کے اوقات بے معنی نہیں ہوتے۔ عصری تمدن سے آپ بالکل باخبر اور سب سے پہلے روشناس ہوتے ہیں۔ حیدرآباد میں ریڈیو کا پہلا استعمال آپ ہی نے کیا۔ اخبارات آپ کے ہمہ وقتی رفیق ہیں۔ ریس وغیرہ مہذب مشاغل ہیں۔ اب بھی آپ حصہ لیتے رہتے ہیں۔ ہر فن کے نکات پر آپ کم و بیش حاوی ہیں۔ سون برج کا آپ نے کسی انجینیر کے ہمراہی میں معائنہ فرمایا ہے۔ اور سب سے پہلے اپنے علاقہ کا دورہ بھی فرمایا ہے۔ آپ کے طبعی جوہر اور سنجیدہ عظمت خیالی کا ہر ایک قایل و شیدا ہے آپ کو انجنیرنگ ڈاکٹری وغیرہ میں بھی خاصہ دخل ہے۔ خدا رکھے آپ کی ذات صفات پر حضرت بندگان عالی کے شاہانہ و مربیانہ الطاف و عنایات علی الخصوص مبذول ہیں اور بڑی خوش قسمتی آپ کی یہ ہے کہ آپ کے صاحبزادوں و نیز آپ کے پوتروں پر اعلیحضرت بندگان عالی کی خاص شفقت و توجہ ہے۔ شاہی خون سے شرف تعلق کی تصدیق آپ کی وجاہت سے عیاں بیاں ہے۔ آپ کے چہرہ پر جلالت اور وضع پر امیرانہ سطوت کھیلتی رہتی ہے یہ اجمالی سرسری تعارف کی حد تک ہیں ورگرنہ

آپ کے حالات کے لئے تو ایک بسیط تصنیف چاہئے۔ آپ کی خوش اقبالی کا کیا کہنا۔ جاہ و دولت و حشمت کے عروج کے ساتھ بطور سبعہ سیارہ آپ کے سات صاحبزادے نیک صورت نیک سیرت مختلف البطن ہیں جن کا ذکر علحدہ علحدہ اپنی اپنی جگہ پر کیا گیا ہے۔ آپ کا پتہ:۔ سلطان باغ ایرا گڈہ حیدر آباد دکن ہے۔

(۱۳۹)

سلطان علی خاں بہادر (نواب محمد.........) آپ نواب محمد شجاعت علی خاں مرحوم کے لایق و فایق فرزند اور نواب محمد دلاور علی خاں دلاور الدولہ مرحوم کے پوترے اور خاندان نور الامرائی کے ایک بے نظیر رکن ہیں ۹ جمادی الثانی ۱۳۱۶ھ م ۲۵۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء کو آپ تولد ہوئے اور ۲۵ رشوال ۱۳۲۰ھ کو آپ کے والد ماجد کا سایہ آپ کے سر سے اُٹھ گیا۔ آپ نے اپنے ذاتی ذوق و شوق کی وجہ تحصیل علم کیا۔ عہد طفولیت ہی سے آپ کو مردانہ کھیلوں سے شغف رہا۔ چنانچہ آپ کو گھوڑے کی سواری میں خاصی مہارت ہے۔ آپ کی شادی حیدر آباد کے جلیل القدر امیر نواب شاہ یار جنگ مرحوم کی صاحبزادی سے ہوی۔ آپ ملک کے بہی خواہ مالک کے سچے جاں نثار نواب ہیں۔ آپ کی ذات ستودہ صفات جامع حسنات اور آپ کا وجود ذیجود مخزن کمالات ہے۔ آپ کے لایق صاحبزادے نواب محمد ارشد علی خاں ہیں جن کے چہرے سے آثار سعادت و اقبالمندی نمایاں ہیں۔ اپنے والد محترم کے زیر نگرانی قابل اساتذہ سے تحصیل علم میں مشغول ہیں۔ آپ کا پتہ شاہ یار گڈہ مولاعلی حیدر آباد دکن ہے۔

(۱۴۰)

سُلطان یار جنگ بہادر (کرنل نواب.........) آپ کا اصلی نام "آقا امیر سلطان"

ہے آپ آغا محمد علی خاں نواب آغا یار جنگ بہادر سابق معتمد مالگزاری سرکار عالی حال
میر مجلس پائیگاہ نواب سر آسمان جاہ مرحوم کے صاحبزادے ہیں۔ آپ یکم شہریور ۱۲۹۹ف
کو بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ مدرسہ عالیہ میں تعلیم پائی اور انہماک علمی
و مشاغل تفریحی کے باعث اپنے اساتذہ کو خوش رکھا، خاصکر مردانہ کھیلوں مثلاً کرکٹ
ہاکی ٹینس، فٹ بال وغیرہ میں خاص ملکہ رکھتے ہیں چنانچہ آپ فٹ بال کے
کیپٹن بھی رہ چکے ہیں جس کی وجہ بزمانہ ولیعہدی حضور پر نور خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ
اکثر اوقات آپ کو باریابی کا شرف حاصل ہوتا رہا۔ اور حضرت غفران مکانؒ کے
دوسرے صاحبزادوں کے لیے جب بچوں کی پلٹن بنائی گئی تو ایک عرصہ تک
بہ حیثیت سرکاری لفٹنٹ پیشی میں رہکر شرف خدمتگزاری حاصل فرمایا اور وقتاً فوقتاً
انعامات سے مفتخر ہوتے رہے، ہنوز سلسلۂ تعلیم جاری ہی تھا کہ آپ ۱۳۱۷ف میں سلک
ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوکر سات سال تک خدمت لفٹنٹی کو باحسن الوجوہ
انجام دیتے رہے۔ جب نواب عماد جنگ مرحوم کوتوالی بلدہ مقرر ہوئے تو آپ کو
اپنا شریک کار بنایا۔ اور آپ بتعمیل فرمان خسروی علاقہ کوتوالی میں منتقل ہوئے اور
تاحال اپنے فرائض مفوضہ کو نہایت مستعدی و جفاکشی و دیانت داری سے انجام
دے رہے ہیں علاوہ قواعد و قوانین فوج و کوتوالی کے امتحانات میں کامیابی
حاصل فرمانے کے آپ نے لا انتھرو پامٹری اور جوڈیشل میں بھی کامیابی حاصل فرمائی ہے
اگرچہ آپ کی ذاتی قابلیت و ذہانت خداداد کے مدنظر آپ کا انتخاب بغرض تحصیل
فن سراغرسانی سرکار عالی کی جانب سے انگلستان جانے کے لئے ہوا تھا لیکن بلدہ
کی ضروریات کی وجہ سبب فرمان خسروی آپ کی روانگی ملتوی ہوگئی۔ خاص خاص
مواقع پر انتظامات کوتوالی میں آپ کو حصہ لینے کا موقع ملتا رہا ہے۔ ہز اکسلنسی لارڈ
چیمسفورڈ کے ورود حیدرآباد کے وقت آپ نے بعض اہم خدمات انجام دئے ہیں

مشہور و معروف اور مملکت آصفیہ کا
سب سے مشہور
کارخانہ
جی علاؤالدین اینڈ سنز
بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن

اور ہز رائل ہائینس شہزادہ ویلز کی تشریف آوری حیدرآباد کے وقت آپ نے منجانب سرکار بمقام بمبئی استقبال کی عزت حاصل فرمائی اور دیگر مراسم میں شریک رہنے کا شرف بھی حاصل فرماکر تمغۂ طلائی اور ذاتی الونس سے مفتخر ہوئے اور لارڈ ریڈنگ کے ورود پر تمام مواقع میں ان کے ہمراہ رہکر طلائی لنگس بدست خاص حاصل کیا اور بارگاہ خسروی سے کپتان کا فوجی رتبہ (رینک) بھی پایا الحاصل یہ کہ آپ کے گراں قدر خدمات اور حسن انتظام کا شکریہ ہز اکسلنسی وایسرائے بہادر کی طرف سے عمدہ اور شستہ الفاظ میں ادا کیا جا کر قدر افزائی کی گئی۔ و نیز آپ کے قابل قدر خدمات کی نسبت بمراحم خسروانہ والطاف شاہانہ اعلیحضرت سلطان العلوم خلد اللہ ملکہ وسلطنتہٗ نے اظہار خوشنودی فرماکر پروانۂ خوشنودی عطا فرمایا۔ آپ کی حیدرآباد دکن میں ایک غیر معمولی شخصیت ہے۔ یکم آذر ۱۳۳۹ف کو آپ سینیر نائب کوتوال ہوئے اور ۱۳۵۳ف میں بتقریب سالگرہ مبارک حضور پر نور خلد اللہ ملکہ وسلطنتہٗ خطاب مستطاب "نواب سلطان یار جنگ بہادر" سے مفتخر فرمائے گئے آپ اردو، فارسی، اور انگریزی وغیرہ میں اچھی مہارت رکھتے ہیں۔ انتظامی تجربہ اور قابلیت کے علاوہ اپنے مالک کی مزاج دانی اور خدمت گزاری کی قابلیت آپ کی لیاقت میں چار چاند لگا رہی ہے۔ آپ کے جوہر فرض شناسی کو اہل نظر وقعت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ نواب آغا یار جنگ بہادر اپنے اس سعادتمند اور نامآور فرزند پر جس قدر فخر کریں کم ہے۔ ہر سال ۹ محرم کی مجلس عزا میں ظل اللہ اپنے قدوم میمنت لزوم سے آپ کے گھر کو رونق بخش کر آپ کا افتخار بڑھاتے ہیں۔ آپ کا پتہ گل باغ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۴۱)

سلیمان علی سلیمان صاحب (نواب میر ....) آپ نواب میر محمد علی خاں سرفراز جنگ

مرحوم کے فرزند اور رشید الدولہ رشید الملک مرحوم کے نبیرہ اور نواب ناظم الدولہ رستم جاہ رئیس مچھلی بندر کے نواسے ہیں۔ آپ کی نہایت کم سنی میں آپ کے والد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا۔ بوجہ کمسنی آپ کے جاگیرات زیر نگرانی کورٹ آف وارڈز رہے۔ جب آپ سن رشد کو پہنچے تو ظل اللہ نے براہ خسروانہ آپکے آبائی مناصب و جاگیرات و خدمت موروثی "نظامت دارالانشا" سے سرفراز و مفتخر فرمایا۔ چنانچہ اس وقت آپ ہی ناظم دارالانشاء حضور پرنور ہیں۔ چنانچہ ہر نئے صاحب عالیشان بہادر (رزیڈنٹ) کی تشریف آوری کے موقع پر منجانب حضور پرنور بغرض مزاج پرسی عماری میں جلوس سے جاتے اور اسی موقع پر خریطہ دربار ہوتا ہے۔ آپ کی شادی نواب میر یادگار حسین خاں مرحوم ابن رشید الملک کی پوتری سے ہوی جو آپ کے جدی خاندان سے ہوتی ہیں جن کے بطن سے آپ کو تین فرزند (۱) میر محمد علی خاں (۲) میر غلام حیدر خاں (۳) میر غلام علی خاں اور چھ بیٹیاں ہیں اور آپ کے ہر سہ فرزند جاگیردار کالج میں زیر تعلیم ہیں۔ آپ اردو، فارسی اور انگریزی میں لایق ملک و مالک کے جاں نثار نہایت خوش خلق، ملنسار اور قدردان اہل علم نواب ہیں۔ آپ کا پتہ۔ سوامی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے

(۱۴۲)

سومپیا نائک شرز ابہادر (راجہ جری ....) آپ رانی گورما صاحبہ کے نواسے اور سستان گرگنٹہ کے والی ہیں بتاریخ ۲۔ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ آپ کو رانی گورما صاحبہ نے متبنیٰ لیا اور اس کی منظوری سرکار سے ہوی اور حسب الحکم سرکار راجہ جری سومپیا نائک شرز ابہادر سے موسوم ہوئے۔ آپ کا اصلی نام پیتراج ہے۔ رانی گورما صاحبہ نے بتاریخ ۲۔ فردردی ۱۳۲۳ف انتقال کیا اور آپ کی نابالغی کی وجہ

سمستان زیر نگرانی سرکار (صیغہ کورٹ آف وارڈز) لے لیا گیا۔ آپ کی عمر اس وقت (۴۰) سال کی ہے۔ آپ کو زیر نگرانی سرکار بحیثیت وارڈ ہونے کے اچھی تعلیم دی گئی اور ۳۱ فروری ۱۳۴۳ف کو سمستان واگزاشت ہوا۔ آپ بذات خود سمستان کے کاروبار کو باحسن وجوہ انجام دے رہے ہیں۔ آپ ایک تعلیم یافتہ راجہ ہیں۔ جوڈیشل کے امتحان میں کامیاب ہیں۔ تمامی مقدمات کی سماعت بذات خود کرتے ہیں۔ آپ کا پتہ حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۴۳)

سہراب جی بہمن جی صاسورتی (ڈاکٹر ....) آپ فرقۂ پارسیان کے ایک معزز اور سربرآوردہ رکن مسٹر بہمن جی سورتی کے لائق و فائق فرزند، مسٹر جمشید جی منشی (جو نواب سالار جنگ مختار الملک کے معتمد علیہ تھے) کے نواسے ہیں۔ ۲۸ امرداد ۱۲۹۵ف کو بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیم کا آغاز مدرسۂ عالیہ سے ہوا اس مدرسہ سے آپ مدراس یونیورسٹی کی میٹرک کا امتحان کامیاب کر کے تکمیل درس کے لئے نظام کالج میں شریک ہوئے۔ یہاں جونیر ایف اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد بغرض تعلیم طب (ڈاکٹری) بمبئی روانہ ہو کر گرانٹ میڈیکل کالج سے ۱۹۰۸ء میں ایل۔ یم اینڈ یس کی ڈگری حاصل کی۔ بمبئی پریسیڈنسی میں ایک سال تک پلیگ ڈیوٹی انجام دیتے رہے۔ اور مدافعت مرض پلیگ کے لئے بہتر سے بہتر تدابیر عمل میں لائے۔ ۱۹۰۸ء میں عازم یورپ ہوئے اور رائل کالج آف سرجن اینڈ فزیشن آئرلینڈ سے یف، آر، سی، یس اور ڈی، پی، ایچ کی ڈگریاں حاصل کر کے ۱۹۱۱ء میں مراجعت فرمائے وطن ہوئے اور اس کے بعد ۱۹۱۳ء میں سیلون جا کر وہاں دو سال تک ہاؤز سرجن اور ہلتھ آفیسر کی حیثیت سے اپنے مفوضہ خدمات کو نہایت خوش اسلوبی

مستعدی اور جفاکشی سے انجام دیتے رہے اور ۱۹۱۶ء میں حیدر آباد دکن ایس ہوئے
۵ فروردی ۱۳۲۵ف کو بحیثیت نائب ناظم حفظان صحت ورنگل و میدک سلک
ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ یکم امرداد ۱۳۲۶ف کو مددگار ناظم طبابت
بلدہ ہوئے۔ ۵ مہر ۱۳۳۰ف کو سول سرجن گلبرگہ کی خدمت پر مامور اور دواخانہ
افضل گنج میں کارگزار رہے۔ ۵ مہر ۱۳۳۱ف سے ۲۹ دی ۱۳۳۶ف تک سیول
سرجن گلبرگہ کی حیثیت سے گلبرگہ میں رہکر ہزاروں مریضوں کا علاج کر کے آپنے
علمی تجربہ اور مہارت میں معقول اضافہ فرمایا اور یکم بہمن ۱۳۳۶ف کو سول سرجن دواخانہ
افضل گنج مقرر ہوئے۔ اس وقت آپ اسی خدمت پر فائز اور کارگزار ہیں۔ اپنے
مفوضہ خدمات کو نہایت عمدگی اور دلدہی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ نہایت
لائق ہوشیار ڈاکٹر ہیں۔ آپ کی تشخیص اور تجویز لاثانی اور طبی لیاقت بے مثل و
نظیر ہے۔ ایل۔ یم۔ اینڈیس (بمبئی) یف۔ آر۔ سی۔ یس اور ڈی۔ پی۔ ایچ (انگلینڈ)
کی ڈگریاں آپ کے ایک اعلی درجہ کے ڈاکٹر ہونے کا پتہ دیتی ہیں۔ فن جراحی میں
تیز دست ہیں۔ تمام شہر میں آپ کے علاج کی دہوم ہے۔ امیر و غریب بکثرت رجوع
ہوتے ہیں۔ خداوند عالم نے آپ کے ہاتھ میں شفا بخشی ہے۔ جب ہی تو ہزاروں
مریض آپ سے رجوع ہوکر اپنا علاج کرواتے اور دلی دعاؤں سے آپ کو مالا مال
کرتے ہیں۔ نہایت ہمدرد، خوش مزاج، غریب پرور اور ہر دلعزیز ڈاکٹر ہیں۔ غریبوں
کے امن و آسایش کے لئے ہر ممکنہ سہولت بہم پہنچاتے ہیں۔ چھ ہزار سے زائد روپیہ
آپ نے غریبوں کی ہمدردی کے لئے صرف فرمایا ہے۔ آپ کا پتہ پانورا ما پاسنٹ نام پلی
حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۴۴)

سیتا بائی صاحبہ (رانی)............ آپ راجہ رگھوتم پرشاد آں جہانی کی

محل خرد اور سمستان گنگاکھیڑ کی والیہ ہیں۔ آپ کو عدالتی و فوجداری اختیارات حاصل ہیں۔ مالی و انتظامی امور کی صلاحیت بھی آپ میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ ہر وقت آپ کو اپنی رعایا کی فلاح و بہبود کا خیال رہتا ہے۔ آپ کی جاگیرات میں امدادی مدارس اور شفاخانے قایم ہیں۔ آپ کے جاگیرات کا مستقر گنگاکھیڑ ہے۔ گنگاکھیڑ پربھنی تا پرلی ریلوے لائن کا ایک بڑا اسٹیشن ہے۔ یہ مقام نہایت پرفضا اور یہاں کی آب و ہوا نہایت خوش گوار و صحت بخش دریائے گوداوری کے کنارے واقع ہے۔ جس میں بڑے بڑے گھاٹ اور قابل دید اور خوش نما مندر تعمیر شدہ ہیں خصوصاً آپ کی رہائش کا عالیشان بنگلہ جو انگریزی بنگلہ کے نام سے موسوم ہے اور جس کے بالائی حصہ سے دریائے گنگ گھاٹ کا نظارہ ہوتا ہے فن تعمیر کا اعلیٰ نمونہ اور آپ کے ذوق تعمیر کا پتہ دیتا ہے۔ آپ کے اسٹیٹ سے کشن مندر اور بالاجی کے مندر اور دیگر مذہبی اور مقدس معابد و مساجد کے لئے معاشیں مقرر ہیں۔ آپ انتظامی امور کی انجام دہی کے علاوہ مذہبی رسوم کی بجا آوری اور یاد الہٰی میں منہمک رہتی ہیں۔ آپ اپنے ملازموں کے ساتھ شفقت پیش آتی ہیں اور رعایاء کی ہمدردی کو اپنا فریضہ سمجھتی ہیں۔ سب سے بڑی خوبی جو آپ میں ہے وہ اپنے مالک مجازی اعلیٰحضرت قدر قدرت سے عقیدتمندی و وفاشعاری ہے جو وراثتاً آپ کے حصہ میں آئی ہے۔ چنانچہ سلور جوبلی مبارک کی تقریب کے موقع پر آپ نے اپنے سمستان اور دیوڑہی بلدہ میں غربا و مساکین کو کھانا کھلایا اور پارچہ جات تقسیم کئے اور برہمنوں سے پوجا پاٹ کروا کے شاہ جمجاہ و شاہزادیاں و شاہزادگان دام اقبالہم کی ازدیاد عمر و اقبال و صحت و سلامتی کی دُعا کروائی اور عمائدین و معززین بلدہ کو مدعو کرکے نہایت اعلیٰ پیمانہ پر جشن منایا اور اپنی دیوڑہی کو برقی قمقموں سے بقعۂ نور بنادیا اور ظل سبحانی کی تصویر مبارک کو پھول کے ہار پہنائے۔ حاصل کلام یہ کہ آپنے ہزار دل

روپیہ اس مبارک و مسعود تقریب کے موقع پر خرچ کرکے شاہ پرستی اور عقیدتمندی و وفاکیشی کا ثبوت دیا۔ افسوس کہ آپ کو کوئی اولاد نہیں اس لئے منظوری تہنیت کی کارروائی فرمارہی ہیں۔ امید قوی ہے کہ بہت جلد اس کی نسبت فرمان مبارک شرف صدور لائے۔ آپ نہایت رحمدل، نیک سیرت اور عالی ہمت رانی ہیں۔
آپ کا پتہ دیوڑھی راجہ رگھوتم راؤ آنجہانی شاہ علی بنڈہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۴۵)

سید عباس صاحب (نواب ....) آپ نواب میر شمشیر حسین خاں مرحوم کے فرزند دوم اور نواب میر ابوالقاسم خاں مرحوم کے نبیرۂ خرد اور نواب سید مصطفیٰ صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں۔ آپ چودہ برس کے تھے کہ آپ کے والد کا سایہ آپ کے سر سے کم ہوگیا۔ آپ اپنے شفیق اور مہربان بھائی کے زیر نگرانی اردو، فارسی اور عربی و انگریزی کی تحصیل کی۔ آپ کے بڑے بھائی کے پدرانہ سلوک نے بہت جلد آپ سے شفقت پدری کو بھلا دیا۔ آپ اپنے بڑے بھائی کی عزت اور ان کا ادب ایسا کرتے ہیں جیسا کہ ایک سعادت مند لڑکا اپنے باپ کی عزت اور حرمت کرتا ہے آپ نہایت خوش سیرت، نیک اطوار اور سعادت مند نواب ہیں۔ آپ کا پتہ :۔ کوچۂ ایرانی حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۴۶)

سید علی صاحب ایڈوکیٹ (مولوی حکیم ....) آپ کی ذات ستودہ صفات کسی تعارف کی محتاج نہیں آج ممالک محروسہ سرکار عالی کا بچہ بچہ آپ کو جانتا ہے دنیائے وکالت میں آپ کی خاصی شہرت ہے۔ ایسا کون ہے جو آپ کے نام سے

واقف نہ ہو ؟ آپ اُن نامور وکلائے حیدرآباد سے ہیں جن کی ذات عالی پر نہ صرف قانون بلکہ مادر وطن سرزمین حیدرآباد دکن کو ناز ہے۔ بیان قلمبند کرانے نظائر پیش کرنے جرح و بحث میں آج آپ اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ موکلین سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ ایک دفعہ مقدمہ سمجھنے کے بعد موکلین کو بار بار یاد دہی کرنے یا مقدمہ سمجھانے کی قطعاً زحمت نہیں دیتے، آپ نے وہ خداداد حافظہ پایا ہے کہ ایک ہی نظر میں مقدمہ پر کافی عبور حاصل کرلیتے ہیں اور اپنے موکل کو کامیاب بنانے کے لئے اپنی انتھک قانونی کوشش کام میں لاتے ہیں۔ یہاں تک دیکھا گیا ہے ایسے ہی مقدمات میں وکالت قبول کرتے ہیں جن میں قانوناً کامیاب ہوسکتے ہیں۔ ورنہ بڑے بڑے محنتانہ کے مقدمات بھی واپس کردیتے ہیں۔ آپ کی فرض شناسی بینچ و بار میں بنظر استحسان دیکھی جاتی ہے اسی لئے آج دنیائے وکالت میں آپ کا بول بالا ہے۔ فوجداری مقدمات میں آپ کا نام تمام قابل وکلا سے پہلے آتا ہے۔ آپ کا وجود داخل مقدمات کے لئے مغتنمات سے ہے۔ آپ کی قابلیت اعلیٰ ہے۔ پبلک کی بے لوث خدمت گزاری اور بلدی امور سے آپ کو بڑی دلچسپی ہے۔ یہ دیکھکر آپ کو گورنمنٹ آصفیہ نے مجلس بلدیہ کی رکنیت کے لئے سرکاری طور پر منتخب فرمایا ہے۔ گورنمنٹ عالیہ آصفیہ کے ہم شکر گزار ہیں کہ مجلس بلدیہ کے لئے اس نے ایسے نمائندہ کو منتخب فرمایا ہے۔ جو گورنمنٹ کا حقیقی طرفدار اور پبلک کے حقوق کا سچا محافظ ہے۔ آپ کی قابلیت کی وجہ سرکار عالی نے آپ کو ایڈوکیٹ بھی مقرر فرمایا ہے۔ آپ کا پتہ " دارالشفاء حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۴۷)

سید علی خاں بہادر (نواب.........) آپ نواب میر غلام عسکری خاں

صارم جنگ عزیز الدولہ اعتصام الملک مرحوم کے فرزند سوم اور نواب میر لطف علی خاں صارم جنگ عزیز الدولہ بخشی الملک مرحوم کے پوترے ہیں۔ آپ بمقام حیدر آباد دکن پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیم سینٹ جارجس گرامر اسکول میں ہوئی سینئر کیمرج تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد بعض ناگزیر وجوہ کی بناء پر آپ نے تعلیم ترک کردی۔ اردو، فارسی اور انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں فنون سپہ گری سے بھی بخوبی واقف ہیں۔ شہسواری بھی جانتے ہیں۔ بتقریب جشن چہل سالہ جوبلی حضرت غفران مکان ۱۳۲۳ھ میں جب آپ کے والد ماجد (نواب میر غلام عسکری خاں صارم جنگ عزیز الدولہ اعتصام الملک مرحوم خطاب مستطاب اعتصام الملک و منصب چار ہزاری و سہ ہزار سوار و علم و نقارہ و پالکی جھالر دار سے سرفرازی پائے تو اسی موقع پر آپ بھی خطاب خانی و بہادری و منصب یکہزاری سے مفتخر ہوئے۔ آپ کی شادی نواب میر مہدی حسین خاں صاحب کی صاحبزادی سے ۱۵ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۵۳ھ کو ہوئی۔ اس تقریب میں اعلیحضرت بندگانعالی نے مع شاہزادگان بلند اقبال و شاہزادیاں فرخندہ فال شرکت فرما کر آپ کو افتخار بخشا۔ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ کو حضرت اقدس و اعلیٰ نے آپ کے مکان پر جلوہ افروز ہو کر اظہار خوشنودی فرمایا۔ آپ ایک عالیشان خاندان کے ایک تعلیم یافتہ رکن، ہر دلعزیز، ہمدرد بنی نوع اور رجستہ خصلت نواب ہیں۔ دیوڑھی دربار کی عزت رکھتے ہیں۔ آپ کا حلقہ اثر وسیع ہے۔ آپ کا پتہ سوماجی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۴۸)

سید مصطفیٰ صاحب (نواب ....) آپ نواب میر شمشیر حسین خان مرحوم کے خلف اکبر اور نواب میر ابوالقاسم خاں مرحوم کے پوتے ہیں۔ انگریزی، فارسی، اردو

عربی میں عالم ہیں۔ انتظامی امور میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں۔ آپ اپنے چھوٹے بھائی نواب سید عباس صاحب کو مثل اپنی اولاد کے عزیز رکھتے ہیں اور بجائے پدر ان کی سرپرستی فرماتے ہیں۔ جب ہی تو سید عباس صاحب نے اس شفقت کے مقابل شفقت پدری کو فراموش کر دیا۔ آپ اپنے والدین کے انتقال کے بعد انہیں جو اس وقت صرف چودہ برس کے تھے تعزیتی پرسے میں سوغات حقوق کلانیت سرکار عالی اپنی خوشی و رضامندی سے عطا کروایا۔ نیز جاگیرات کے منتخبات بھی انہی کے نام جاری کروائے۔ آپ کا برادرانہ سلوک قابل تقلید ہے اگر ان کی تتبع قرار واقعی طور پر کی جائے تو ہمیں یقین ہے کہ وہ جاگیردار جو آج آپس کے جھگڑوں میں ایک کثیر رقم نذر وکلاء اور رسوم مال کرتے ہیں جس سے جاگیرات زیر بار قرضہ سودی ہو کر افلاس و تباہی کا باعث ہوتے ہیں اس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے وہ محفوظ ہو جائیں گے۔ آپ ایک دور اندیش، ملنسار، ہوشیار و تعلیم یافتہ نواب ہیں۔ اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ آپ کا یہ سلوک اور اتفاق نہ صرف قابل تقلید ہے بلکہ لائق صد تحسین و آفرین ہے۔ آج تک کوئی ایسی نظیر ہم کو نہیں مل سکتی کہ بڑا بھائی اپنے جائز حقوق اپنے چھوٹے بھائی کے حق میں منتقل کر دیا ہو۔ آپ زیارات مقامات مقدسۂ عراق و ایران سے مشرف ہو چکے ہیں۔ آپ کا پتہ کوچۂ ایرانی حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۴۸)

سید یعقوب صاحب (مولوی ---------) آپ مولوی سید مرتضیٰ صاحب مرحوم کے فرزند ہیں۔ ۱۱ر تیر ۱۳۰۱ف کو بمقام بھونگیر پیدا ہوئے۔ آپ السنہ مشرقیہ میں کافی دستگاہ رکھتے ہیں۔ عربی، فارسی، اُردو میں لائق، سیاق و سیاق سے ماہر، انگریزی

سے بھی واقف اور امتحان جوڈیشل میں بدرجۂ اعلیٰ کامیاب ہیں۔ یکم تیر ۱۳۲۳ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ابتداءً آپ کا تقرر محکمۂ عدالت وکوتوالی وامور عامہ میں ہوا۔ اس کے بعد سررشتۂ انجمن اتحاد باہمی میں اپنی حسن کارگزاری کے باعث منتظم پیشی مقرر ہوئے اور خدمت انسپکٹری پر ترقی پائے۔ دیہات کی غریب رعایا کی فلاح وبہبود کے کام سے آپ کو خاص شغف ہے۔ آپ نے اپنے علاقہ میں اس قدر محنت وہمدردی سے رعایاء کی خدمات انجام دیں کہ رعایاء آپ کو دیولو (فرشتہ صفات) کے نام سے مخاطب کرنے لگی۔ مہتمم اوقاف مذہبی بلدہ کی خدمت پر آپ یکم امرداد ۱۳۳۹ف کو منصرم اور ۱۰ امرداد ۱۳۳۹ف کو مستقل ہوئے۔ اواخر ۱۳۴۴ف تک آپ نے اکثر اضلاع کا دورہ کیا اور اصلاح مسلمانان دیہات اور اوقاف، اماکن مذہبی اور انجمن ہائے اسلامیہ کے کام میں خاص دلچسپی لی۔ اور اواخر ۱۳۴۶ف تک قریب قریب تمام اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی کا دورہ فرماکر اوقاف اور اماکن مذہبی میں نمایاں اصلاحات عمل میں لائیں۔

آج کل آپ بلدہ کے اوقاف کی تنظیم میں مشغول ہیں اور اپنے سررشتہ میں بیحد ہردلعزیز ہیں اور اپنے خدمات نہایت خوش اسلوبی، مستعدی وجفاکشی سے انجام دے رہے ہیں۔ آپ کے معلومات نہایت وسیع اور آپ میں انتظامی قابلیت بدرجۂ اتم موجود ہے۔ آپ ایک فرض شناس حاکم ہیں۔

آپ کا پتہ :- نامپلی حیدرآباد دکن ہے۔

راجہ شامراج راجونت بہادر
صدرالمہام تعمیرات سرکار عالی

شام راج راجونت بہادر (راجہ ....) آپ راجہ رائے رایاں
پچھمن راؤ آں جہانی کے فرزند اکبر ہیں۔ آپ بتاریخ ۲۶۔ جمادی الثانی ۱۳۱۶ھ پیدا
ہوئے اور اپنے والد کے زیر نگرانی قابل اساتذہ سے تھوڑے ہی عرصہ میں اردو
فارسی، انگریزی، تلنگی و سنسکرت پر عبور حاصل فرما لیا۔ مسٹر ڈبلیو جے، پرینڈرگھاسٹ
سابق پرنسپل نظام کالج آپ کے نگران کار تھے۔ آپ کے ابتدائی تعلیم کا دور خوشگوار
گزرا۔ مدرسۂ عالیہ میں شریک ہوکر ہائی اسکول کا کورس کامیابی کے ساتھ ختم فرمایا۔
آپ ہمیشہ اپنی جماعت کے طالب علموں سے اول رہا کرتے تھے ہائی اسکول کا کورس
ختم فرماکر آپ نے سررشتۂ مالگزاری کی ٹریننگ اور مال کے کام میں وسیع تجربہ حاصل
فرمایا۔ آپ فطرتاً نہایت ذہین و طباع واقع ہوئے ہیں اور آپ کی لیاقت و
قابلیت مسلمہ ہے ۱۹۱۴ء میں آپ کے والد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا اور
اسٹیٹ بوجہ آپ کی کمسنی کے زیر نگرانی کورٹ آف وارڈز لے لیا گیا۔ اعلیٰ حضرت
بندگان عالی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے آپ کی انتظامی قابلیت اور خاندانی وفا شعاری
اور کارہائے نمایاں کے مدنظر ذریعہ فرمان واجب الاذعان مترشحہ ۱۸ شعبان المعظم
۱۳۴۹ھ اسٹیٹ کے واگزاشت کا حکم نافذ اور بتقریب سالگرہ ہمایونی ۱۹۳۰ء راجونت

کے خطاب سے آپ کو مفتخر و ممتاز فرمایا۔ آپ نہایت خوش خلق، ملنسار اور رعایا پرور علم دوست اور ہر دلعزیز راجہ ہیں۔ ۲۵ صفر ۱۳۵۴؁ھ کو آپ صدر المہامی تعمیرات سرکار عالی کی خدمت پر فائز ہو کر اس وقت تک اپنے فرائض منصبی کو باحسن الوجوہ انجام دے رہے ہیں۔ آپ سے رعایا و راعی ہر دو خوش۔ آپ کے ملازمین و ماتحتین آپ کے مدح خواں۔ آپ کا انتظام قابل تحسین و آفریں۔ آپ کو فن موسیقی سے بھی فطری انس ہے۔ آپ کا مکان قدیم و جدید فن تعمیر کا مرقع ہے۔ اور آپ کا کتب خانہ نایاب و کم یاب کتب قلمی و مطبوعہ ہر علم و فن کا مخزن ہے۔ اکثر و بیشتر فرصت کا وقت آپ مطالعہ کتب میں صرف فرماتے ہیں۔ آپ کو اپنی رعایا کی فلاح و بہبودی کا ہر وقت خیال رہتا ہے۔ جس طرح حضرت غفران مکان کے الطاف شاہانہ آپ کے والد پر مبذول تھے۔ اسی طرح حضور پرنور بندگانعالی کے الطاف و عنایات بے پایاں آپ پر مبذول رہتے ہیں۔ آپ کا پتہ، شاہ علی بنڈہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۵۰)

شجاعت حسین خاں صاحب

(نواب میر ....) آپ نواب میر مراد حسین خاں صف شکن جنگ مرحوم کے فرزند دوم اور نواب سلطان نواز الملک مرحوم (نواب تاڑبن) کے پوترے اور نواب میر جعفر حسین خاں صف افگن جنگ مرحوم کے بھتیجے ہیں۔ ۱۲۔ اربہمن ۱۳۱۵؁ف کو پیدا ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم مدرسۂ عالیہ میں ہوئی۔ اس کے بعد مختلف علوم و فنون کی تحصیل لایق و فایق اساتذہ سے خانگی طور پر کی۔ زبان انگریزی فارسی، تلنگی، مرہٹی، ہندی اور اردو سے بخوبی واقف ہیں آپ کو شعر و سخن کا بھی ذوق سلیم ہے۔ شجاعت تخلص فرماتے ہیں۔ آپ کا کلام شستہ اور سلیس ہوتا ہے

قانونی امتحانات جوڈیشل و محکمۂ مال وغیرہ میں بھی کامیاب ہیں، مردانہ کھیلوں کا شغف اور فنون سپہ گری و شہسواری میں بھی دخل رکھتے ہیں، بنوٹ جانتے ہیں۔ نشانہ اندازی میں بھی اپنی آپ نظیر ہیں۔ فن باغبانی و زراعت کا شوق لائق صد ستایش ہے پرورش پرندگان کا شوق و ذوق آپ کے ایک قدامت پسند نواب ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔ کبوتر، باز، بحری، شاہین، شکرہ، بلبل، فاختہ، تیتر، بٹیر، مرغ وغیرہ وغیرہ بوقت فرصت آپ کے مشاغل دلچسپی ہیں اور ان کی پرورش کرنے کے علم میں کافی تجربہ رکھتے ہیں۔ فٹ بال، ہاکی، کرکٹ، ٹینس اور پولو کا بھی زمانۂ ماضی میں شوق تھا۔ آپ مددگار ناظم جمعیت کے عہدہ پر فائز و کارگزار ہیں۔ آپکے بے لوث خدمات، مستعدی اور خاندانی وجاہت کے مد نظر یقین ہے کہ بہت جلد آپ کسی اعلیٰ عہدہ پر سرفراز فرمائے جاکر ملکی اعلیٰ خدمات کی انجام دہی کا موقع پائیں گے آپ اُن تمام خوبیوں کے حامل ہیں جو ایک امیر میں ہونی چاہئیں۔ آپ علم دوست غریب پرور، ہمدرد اور ہردلعزیز نواب ہیں۔ ہرکسی سے نہایت خوش اخلاقی سے پیش آتے ہیں۔ آپ کو دیوڑھی و دربار کی عزت حاصل ہے۔ سب سے بڑی خوبی آپ کی یہ ہے کہ آپ میں جذبۂ شاہ پرستی ہے۔ آپ کا خاندان ہمیشہ سے مورد الطاف شاہان وقت رہا ہے۔ چنانچہ اب بھی حضرت اقدس و اعلیٰ عید الفطر اور ایام عزا میں بمقام تاڑبن رونق افروز ہو کر آپ کے خاندان کی عزت افزائی فرماتے ہیں۔

آپ کی شادی آپ کی خالہ زاد بہن نوابہ فاطمہ بیگم مرحومہ سے ہوئی جو نواب علاؤالدین خان مرحوم کی صاحبزادی تھیں آپ کا سلسلۂ نسب نواب سرفراز الدولہ مرحوم سے ملتا ہے جو شمس الامراء، نواب تیغ جنگ بہادر کے ہم جد اور ریاست ایلٹپیدا کے معزز جاگیردار تھے۔ مرحومہ کے بطن سے آپ کو ایک صاحبزادہ نواب میر تلاوت حسین خاں عرف میر ثاقب حسین خاں (جو آپ کے زیرنگرانی تحصیل علم میں مشغول ہیں)

تین صاحبزادیاں (۱) اقبال فاطمہ عرف داور النساء (۲) تاج فاطمہ عرف طالع یاور بیگم (۳) بدر فاطمہ عرف سیدۃ النساء ہیں۔ آپ کا پتہ۔ سرور نگر حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۵۱)

شمس الدین خاں صاحب (نواب محمد ....) آپ نواب محمد سلطان الدین خاں نظام نواز جنگ سوم کے فرزند اصغر ہیں۔ آپ حیدرآباد دکن کے ایک معزز و قابل نواب ہیں۔ آپ کو علم و ادب میں بیحد دلچسپی اور انہماک ہے۔ آپ بہت ہی مفید اور مصلحانہ خیالات رکھتے ہیں۔ بلدۂ حیدرآباد کے بعض اخبارات و رسائل میں آپکے مضامین بھی نکلتے ہیں۔ طرز تحریر نہایت شستہ، سلجھا ہوا اور موثر ہوتا ہے۔ انگریزی ادب و زبان میں بھی اچھا ملکہ ہے۔ آپ معزز والنیٹر کور کے ایک رکن ہیں۔ آپ کا پتہ کنگ کوٹھی روڈ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۵۲)

شنکر پرشاد صاحب (رائے ....) آپ حیدرآباد کے طبقہ معززین کے ایک رکن اور برگزیدہ ہستیوں سے ہیں۔ آپ کے افراد خاندان ملک و مالک کی خدمات میں شہرۂ آفاق اور اسی باعث مناصب و جاگیرات سے سرفراز ہوئے ہیں۔ آپکی ولادت ۱۶ امرداد ۱۲۹۰ف کو بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد ہوی۔ آپ کی ابتدائی تعلیم گھر کے مدرسہ میں ہوی (جس کو آپ کے بزرگ خاندان راجہ بنسی لعل بہادر نے قایم فرمایا تھا اور جو اب ہائی اسکول مفید الانام سے موسوم ہے) ابتدائی تعلیم کے ختم ہونے پر نظام کالج میں زیر تعلیم رہے جہاں سے آپ مدراس یونیورسٹی کے گرایجویٹ ہوئے۔ ریاضی سے آپ کو ہمیشہ فطری دلچسپی رہی۔ امتحان بی۔اے میں تمام یونیورسٹی

میں بہ مضمون زبان فارسی اول رہنے اور بمضمون تاریخ امتیازی کامیابی کی وجہ آپ کو کالج سے ٹمدل بھی دئے گئے۔ اس کے بعد بحکم سرکار اولاً آپ معتمدی عدالت میں اور بعدہٗ محکمۂ فینانس میں کارآموز مقرر کئے گئے۔ آپ کے میلان و رجحان طبعی کے لحاظ سے سر جارج کیاسن واکر معین المہام وقت (فینانس) نے آپ کا ابتدائی تقرر سررشتۂ فینانس میں فرمایا۔ زاں بعد بلحاظ کارروانی خدمت سوم تعلقداری سررشتہ مال میں آپ کی خدمات منتقل ہوئیں۔ اس کے بعد آپ مددگار اکزامنر آف اکونٹس و مددگار ناظم تنقیح حسابات مال کی خدمات پر وقتاً فوقتاً ترقی کے ساتھ فائز ہوتے رہے اور اواخر ۱۳۲۲ف میں بحیثیت مددگار صدر محاسب سرکار عالی مامور فرمائے گئے۔ علاوہ مددگاری و صدر محاسبی کے بعطائے الونس علی الترتیب ڈیٹ کمیشن و رجسٹراری کوآپریٹیو سوسائٹی کا مختص کام بھی آپ کے تفویض رہا۔ ضمن ٹائیم اسکیل ۱۳۳۱ف میں آپ کی تنخواہ کا ایک خاص اسکیل مقرر فرمایا گیا۔ اور ۱۳۳۵ف میں زائد از اسکیل جائداد نائب صدر محاسب قایم اور تقرر سے مفتخر فرمایا گیا۔ آپ کی کارگزاری بحیثیت مددگار صدر محاسب و نائب صدر محاسب نہ صرف مستحسن بلکہ حکام عالیمقام کی نظروں میں قابل تحسین و باعث خوشنودی رہی چنانچہ اکثر مواقع پر منجانب سرکار تحریراً اظہار پسندیدگی فرمایا گیا۔ تنظیم جدید صدر محاسبی سرکار عالی کے بعد آپ خدمت اکزامنری سیول و ملٹری اکونٹس سرکار عالی پر منتخب و مامور فرمائے گئے۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد بعطائے توسیع بہ ارامرداد ۱۳۳۶ف سے خدمت جلیلہ صدر محاسبی سرکار عالی پر مستقلاً آپ فائز ہوئے۔

خدمت صدر محاسبی پر آپ کی ماموری سررشتۂ حساب میں ہمہ گیر ترقی و بیداری کے جدید باب کا اضافہ کرتی ہے۔ رفتار کار، انفصال مقدمات، بلا درنگ مستحقین کے حقوق کا منصفانہ تصفیہ ہونے لگا۔ غرض کہ آپ کے عہد میں دفتری اشتراک عمل

وتعاون کی لہر جاری و ساری اور عمال کی ترقیات و حوصلہ افزائیاں اچھے کارکنوں کا ہر طرف اضافہ ہونے لگا۔ بلا خوف تردید ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ اپنی روایتی ہمدردی و خلق و مروت سے ماتحتین کے قلوب پر حکمراں ہیں۔ آپ کا پتہ۔ ملک پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۵۳)

شنکرما صاحبہ (رانی ....) آپ راجہ درگا ریڈی آں جہانی کی اکلوتی دختر سمستان پا نیا پیٹھ کی منظورہ وارث اور صحیح حق دار ہیں ۱۳۰۷ف میں پیدا ہوئیں صرف ڈیڑھ سال کی تھیں کہ آپ کے والد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا۔ آپ نے اپنی چاہنے والی اور مہربان والدہ محترمہ (رانی وینکٹ لچھماما صاحبہ) کے زیر نگرانی قابل اساتذہ سے او لاگھر ہی پر اردو، انگریزی، تلنگی اور زنانہ جملہ فنون خانہ داری وغیرہ اور خصوصاً دستکاری میں اچھی مہارت حاصل کی۔ زاں بعد زنانہ ہائی اسکول نام پلی میں شریک ہو کر اعلیٰ تعلیم پائی اور ایک عرصہ دراز تک اپنی والدہ محترمہ کے زیر ہدایات سمستان کے کاروبار کی دیکھ بھال فرما کر ایک بڑی حد تک اس کے انتظام کی قابلیت پیدا کی ہیں ۱۳۱۷ف میں آپ کی شادی آپ کے حقیقی ممیرے بھائی راجہ وینکٹ پرتاب ریڈی صاحب آنجہانی سے باجازت ملازمان بارگاہ خسروی ہوی۔ ۵/ اردی بہشت ۱۳۳۶ف کو آپ بیوہ ہوئیں آپ کے دولت اولاد سے محروم ہونے کی وجہ آپ نے اپنے دیور ناگا ریڈی صاحب کے فرزند اکبر سرینواس ریڈی کو اپنی فرزندی میں لیا۔ آپ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ رانی ہونے کے علاوہ مذہب اور پردہ کی بڑی پابند ہیں۔

آپ کا پتہ۔ کنٹہ روڈ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۵۴)

شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر (نواب......) آپ کا نام محمد ابوالحسن خاں ہے۔ آپ نواب محمد کاظم علی خاں شوکت جنگ حسام الدولہ مرحوم کے خلفِ اکبر نواب محمد ابوالحسن خاں بینظیر جنگ ضرغام الدولہ معین الملک مرحوم کے لائق پوتے ہیں۔ آپ نے اردو فارسی میں انتہائی درجہ تک تعلیم حاصل کر کے اسناد حاصل فرمائے ہیں اور اپنے والد ماجد کے انتقال کے بعد تمامی اعزاز و مناصب و جاگیرات و خطابات آبائی سے سرفرازی پائے اور اپنی تعلیم کی تکمیل کی طرف متوجہ ہوئے ذاتی ذوق و شوق کی وجہ بہت جلد میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ آپ بیس سال کے تھے کہ آپ کے سر سے آپ کے والد بزرگوار کا سایہ اٹھ گیا۔ والد کے انتقال کے بعد آپ قانون کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس میں نیز مال اور عدالتی سررشتہ جات کے امتحانات میں آپ نے بدرجۂ اعلیٰ کامیابی حاصل فرمائی۔ مجلس آئین و قوانین اور صفائی بلدہ چادر گھاٹ کے رکن و میر مجلس ایک زمانہ تک رہکر ملکی خدمات انجام دئے آپ سیر و سیاحت کے بڑے دلدادہ ہیں۔ چنانچہ ہندوستان کے بڑے بڑے مشہور مقامات کی آپ نے سیاحت فرمائی اور دوران سیاحت میں وہاں کے حالات آئین و قوانین طرز حکومت و معاشرت کی اچھی اسٹڈی کی، آپ کے جنرل معلومات کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ اب بھی آپ اپنے معلومات کو وسعت دینے میں ہمیشہ کوشاں ہیں۔ امرائے حیدرآباد دکن میں آپ کی ایک ممتاز ہستی ہے۔ آپ کو ملازمان بندگان عالی مدظلہم العالی سے خاص عقیدت ہے اور وفاشعاری و فرماں برداری و جاں نثاری آپ کا آبائی شیوہ ہے چنانچہ آپ بھی الولد سر لابیہ کے مصداق ملک و مالک کی بہی خواہی کو اپنا اولین فرض سمجھتے ہیں ہمیشہ ظل اللہ کی مداحی میں رطب اللسان رہتے ہیں جو آپ کی عین عقیدتمندی و سعادتمندی پر دال ہے۔ وضع امیرانہ کے پابند

عالی حوصلہ، زندہ دل، علم دوست، سادات نواز غریب پرور امیر ہیں۔ نہایت حلیم الطبع، منکسر المزاج نواب ہیں۔ باوجود جاہ و جلالت، شان و شوکت کے غرور و تمکنت آپ میں نام کو نہیں، ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں غریبوں سے نہایت تپاک سے ملتے ہیں۔ اہل علم کی عزت اور سادات کی حرمت کرتے ہیں خلق کی خدمت اور ان کے ساتھ دامے درمے قدمے سخنے سلوک کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ آپ کی شادی آپ کے والد مرحوم کے حین حیات ہی میں نواب میر مہدی علیخاں شمشیر جنگ اول مرحوم معین المہام و رکن کیبنٹ کونسل کی چھوٹی صاحبزادی سے ہوی آپ کو دو صاحبزادے (۱) نواب محمد کاظم علی خاں صاحب بی۔ اے (عثمانیہ) اور (۲) نواب محمد جعفر علی خاں صاحب اور تین صاحبزادیاں (۱) محل نواب مرزا حسین جاں مرحوم خلف نواب معتمد الدولہ (جن کے فرزند نواب مرزا محمد علی خاں صاحب ہیں) (۲) محل نواب عنایت جنگ بہادر اور (۳) محل ڈاکٹر نواب سید محمد جعفر خاں صاحب افسا ہیں۔ آپ کا پتہ:۔ شوکت منزل واقع بیرون یاقوت پورہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۵۵)

شہید یار جنگ بہادر (نواب........) آپ کا نام نام میر مہدی علی اور تخلص شہید ہے۔ آپ ڈاکٹر میر یوسف علی صاحب مرحوم (جو نواب سر سالار جنگ مختار الملک مرحوم و عماد السلطنۃ سالار جنگ ثانی کے اسٹاف سرجن تھے) کے فرزند اور ڈاکٹر مرزا علی خاں حکیم الممالک طبیب خاص حضرت غفران مکاں کے بھتیجے اور سید زین العابدین صاحب طبا طبائی المعروف بہ مرزا ہمدم استاد مہاراجہ چند و لعل آنجہانی مدار المہام وقت کے پوتے ہیں۔ آپ ۲۳ اردی بہشت ۱۳۰۲ف کو پیدا ہوئے اور اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی اردو، فارسی عربی اور انگریزی کی اچھی تعلیم حاصل

فرما کر بتاریخ ۲۴-بہمن ۱۳۳۱ف بہ حیثیت منصرم مہتمم صدر خزانہ ضلع ورنگل سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے زاں بعد ۴-آبان ۱۳۳۳ف کو مہتمم صدر خزانہ ضلع کریم نگر اور ۱۱-فروردی ۱۳۳۷ف کو مہتمم صدر خزانہ ضلع گلبرگہ شریف کی خدمت پر مستقلانہ کام انجام دیا۔ اور ۲۷مہر ۱۳۳۹ف کو منیجر کنٹرولس آفس حیدرآباد مقرر ہوئے۔ علاوہ اپنی خدمت مفوضہ کے آپ نے محل مبارک شہزادۂ والاشان کرنل نواب معظم جاہ بہادر بالقابہم کو زبان اردو کی تعلیم دینے کا اعزاز بھی حاصل فرمایا اور ۱۳۴۴ و ۱۳۴۵ف کی سیاحت یورپ میں آپ کو شہزادۂ موصوف کی ہمرکابی اور مصاحبت کا شرف بھی حاصل رہا ہے۔ آپ ایک زندہ دل، خوش خلق، پابند صوم وصلواۃ و بہی خواہ ملک و جاں نثار و مالک نواب ہیں۔ آپ کی پہلی شادی میر حمید علی صاحب مرحوم (داماد مولوی میر اصغر حسین صاحب ناجی مرحوم معتمد نواب فخر الملک کی دختر سے اور دوسری شادی ڈاکٹر میر احمد علی صاحب زیدی سابق جیل سرجن سے ہوی۔ آپ کے فرزند اکبر میر عابد علی صاحب سعید ہیں۔ آپ کا پتہ بر حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

۱۵۵
ا

شاہ نواز جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا نام میر امانت حسین خان ہے آپ نواب میر سرفراز حسین خان، صفدر جنگ مشیر الدولہ فخر الملک ثانی مرحوم کے پانچویں صاحبزادے اور نواب میر غلام حسین خان حسام الدولہ فخر الملک اول کے پوتے اور نواب میر اسد علیخاں، نظام یار جنگ، نظام یار الدولہ حسام الملک خان خاناں مرحوم کے بھتیجے ہیں، آپ کی ولادت بلدۂ حیدرآباد دکن میں ہوئی اپنے والد مرحوم کے زیر نگرانی لائق وفائق اساتذہ سے اردو، فارسی اور عربی کی تعلیم اعلی پیمانہ پر

(جو آپ جیسے امراء زادگان کے شایان شان ہو) حاصل فرمائی، زاں بعد انگریزی کی تحصیل میں مشغول ہوئے۔ اردو، فارسی اور انگریزی سیاق وسباق سے ماہر اور فنون سپہ گری اور شہسواری میں یدطولیٰ رکھتے ہیں۔ گھوڑے کی سواری کے بیحد شوقین ہیں۔ نہایت خوش خلق، ملنسار، مردم شناس، ذی وجاہت، علم دوست اور روشن خیال امیر ابن امیر ہیں ذاتی اور خاندانی امارت کے باوجود ادنیٰ واعلیٰ سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔

آپ کا پتہ :- ارم نما، ایرناگٹہ، حیدرآباد دکن ہے۔

۱۵۶۔ صادق علی صاحب (مولوی میر........)

۱۵۷۔ صمد یار جنگ بہادر (نواب......)

۱۵۸۔ صغرا ہمایون مرزا صاحبہ (بیگم.........)

۱۵۸/۱۔ صمصام شیرازی (آقا...........)

---

(۱۵۷)

صادق علی صاحب (مولوی میر ......) آپ سادات کاظمی سے ہیں۔ آپ مولوی سید نظام الدین صاحب منصبدار مرحوم کے فرزند اور مولوی سید علی رضا صاحب مرحوم کے پوتے ہیں۔ آپ ۹ر خورداد ۱۲۹۱ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے اپنے والد بزرگوار کے زیر نگرانی لائق و فائق اساتذہ سے اردو، فارسی کی خانگی طور پر تعلیم حاصل فرمائی۔ زاں بعد یہاں کی درسگاہوں میں شریک ہو کر انگریزی کی تحصیل فرمائی اردو، فارسی سیاق و سباق سے ماہر ہیں۔ انتظامی امور میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ ۲۔ آبان ۱۳۲۱ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ۲۶ر فروری ۱۳۲۲ف کو مہتمم ٹپہ درجہ سوم میدک ہوئے اسی حیثیت سے آپ نے اضلاع ورنگل اور میدک میں خدمت انجام دی۔ ریلوے میل سرویس بلدہ کے مہتمم بھی رہ چکے ہیں۔ یکم آذر ۱۳۲۳ف کو مہتمم ٹپہ ضلع میدک پر آپ کو ترقی ملی اور اسی حیثیت سے آپ نے اورنگ آباد پر بھی کام کیا۔ آپ نے اکثر مرتبہ مددگار نظامت ٹپہ اور نائب نظامت ٹپہ کے خدمات انجام دیئے۔ اس وقت آپ مددگار ناظم ٹپہ کی خدمت پر مامور اور کارگزار ہیں۔ نہایت متقی، پرہیزگار، متدین اور بے لوث عالم ہیں یتیمہ یتیم خانہ حیدرآباد آپ کی قومی سرپرستیوں کا نتیجہ ہے۔ علاوہ سرکاری مصروفیات

کے یتیم خانہ کے کام میں آپ اپنے وقت کا بہت بڑا حصہ صرف فرماتے ہیں۔ آپ کا پتہ، بجام باغ دار الشفاء حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۵۷)

صمد یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا نام عبدالصمد خاں ہے آپ ۲۲ ڈسمبر ۱۸۸۳ء کو نارتھ انڈیا میں پیدا ہوئے۔ آپ نے علیگڈھ کالج میں میان اساتذہ و طلباء کے اپنی طالب علمی کا زمانہ بڑی شان سے گزارا اور بی۔ اے کے امتحان میں پنجاب یونیورسٹی سے کامیابی حاصل فرمائی۔ اسی زمانہ میں علیا حضرتہ بیگم صاحبہ بھوپال کو اپنی ریاست کے لئے چند انگریزی داں جوانوں کی ضرورت پیش آئی۔ انھیں منتخب کردہ امیدواران ملازمت فارغ التحصیل کے منجملہ ایک آپ بھی تھے۔ اس سلک ملازمت میں داخل ہوکر آپ نے نہایت مستعدی و دلچسپی و دیانتداری و جفاکشی سے اپنے فرایض منصبی (معتمدی فوج) کو انجام دے کر بھوپال کی سوسائٹی کو اپنی خوش اخلاقی کی بدولت چندہی دنوں میں مسخر فرمالیا اور علیا حضرتہ بیگم صاحبہ بھوپال کی ہمراہی کا سفر و حضر میں آپ کو شرف حاصل رہا۔ اور اسی دوران میں اکثر اوقات آپ حیدرآباد تشریف لائے۔ بالآخر یکم خورداد ۱۳۳۱ف کو حسب فرمان خداوندی آپ کا تقرر معتمدی صنعت و حرفت پر منصرمانہ عمل میں آیا اور اس خدمت پر ۹ اسفندار ۱۳۳۴ف کو مستقل ہوئے۔ اس کے بعد ۱۱ امرداد ۱۳۳۶ف کو منصرم معتمد فوج مقرر ہوئے۔ بتقریب سالگرہ مبارک ۱۳۴۲ف بارگاہ خسروی سے آپ کو "صمد یار جنگ" کا خطاب مستطاب عطا ہوا۔ آپ ۱۳۳۶ف سے معتمدی فوج کے اہم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ نہایت خوش خلق، ملنسار اتحاد و محبت میں یکتا۔ رحمدلی اور مخیری میں فرد فرید معتمد ہیں۔ آپ کی منصف

مزاجی و بے لوث کارگزاری زبان زد خاص و عام ہے۔ آپ اپنے آقائے ولی نعمت کی خوشنودی کو اپنا فرض عین سمجھتے ہیں۔ اپنی انتظامی قابلیت اور خلق و مروت سے ماتحتین کے قلوب پر حکمراں ہیں۔ آپ کا پتہ :- سیف آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۵۸)

صغرا ہمایوں مرزا صاحبہ (بیگم ....) آپ کیپٹن حاجی ڈاکٹر مقدر علی مرزا مرحوم کی صاحبزادی ہیں۔ آپ نے اپنے والدین کے زیر نگرانی اردو فارسی کی تعلیم اعلیٰ پیمانہ پر حاصل فرماکر مہارت تامہ حاصل فرمائی۔ بچپن ہی سے آپ اپنی والدہ مرحومہ کے ہمراہ انجمنوں اور مجالس میں شریک ہوا کرتی تھیں۔ اور اپنی والدہ کو مضامین لکھتا دیکھکر خود بھی مضمون لکھتی تھیں چنانچہ یہ شوق آپ کو بچپن ہی سے رہا۔ آپ کی شادی ۱۹۰۱ء میں مولوی سید ہمایوں مرزا مرحوم بیرسٹرایٹ لا کے ساتھ ہوئی۔ شادی کے بعد آپ نے سب سے پہلا سفر منوہرآباد کا کیا۔ منوہرآباد میں کوئی سرائے نہ ہونے کا احساس کرکے بصرف زر کثیر آپ نے وہاں ایک سرائے تعمیر کرائی ۱۹۱۲ء میں آپ نے ہمراہی لیڈی نواب خدیو جنگ مرحوم ایک انجمن خواتین اسلام قایم کی جس کی صدر لیڈی خدیو جنگ اور آپ سکرٹری تھیں۔ نیز اسی سال علیگڈھ مسلم یونیورسٹی کی امداد کے لئے ایک جلسہ کرکے اس میں ایک نہایت موثر تقریر کی اور یونیورسٹی مذکور کے لئے چندہ جمع کرکے بتوسط لیڈی خدیو جنگ روانہ کیا۔ ۱۹۱۳ء میں ہندو خواتین دکن نے بھی ایک انجمن "یونین سوسائٹی" کے نام سے قائم کی اور آپ اس کی واحد مسلمان ممبر تھیں اور اس انجمن میں آپ ہمیشہ تقریر کرتی رہیں۔ اسی سال کے اواخر میں آپ نے بمقام بشیرباغ ایک جلسہ کرکے مسلم مشن ووکنگ لندن کے لئے ڈیڑھ ہزار روپیہ جمع کرکے خواجہ کمال الدین صاحب کے

یہاں بھجوایا۔ اسی سال جب جنگ بلقان چھڑی تو آپ نے جلسہ کرکے اپنی جادو اثر تقریر سے لوگوں کے دلوں کو موثر کرکے چندہ جمع کیا۔ اور مولانا محمد علی مرحوم کے پاس روانہ کیا کہ ترک بھجوایا جائے۔ اس جلسہ میں بلبل ہند مسز سروجنی نائیڈو بھی تھیں غرض کہ اس قسم کے کئی ایک کام آپ نے کئے ہیں۔ سب سے بڑا کارنامہ آپ کا "النساء" کی اجرائی ہے۔ اس رسالہ کو آپ نے ۱۹۲۸ء میں جاری کیا اور برابر آٹھ سال تک کامیابی کے ساتھ چلاتی رہیں مگر جب آپ نے سفر یورپ اختیار کیا تو آپ کو رسالہ مجبوراً بند کرنا پڑا۔ یہ حیدرآباد کا پہلا نسوانی ماہنامہ تھا جو حیدرآباد سے نہایت آب و تاب کے ساتھ آپ کے زیر ادارت شائع ہوا کرتا تھا۔ آپ کئی ایک کمیٹیوں اور انجمنوں کی ممبر ہیں۔ متعدد کانفرنسوں کی آپ نے صدارت بھی کی حقیقت تو یہ ہے کہ آپ حیدرآباد کی واحد خاتون ہیں جو اپنے ہم نوع کی حمایت کے لئے وہ وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے کہ جس کے لئے حیدرآباد کی خواتین آپ کی مادام العمر رہین منت رہیں گی۔ آپ تقریب قریب ربع دنیا کا سفر کر چکی ہیں اور یہ سفر آپ کا نہ صرف سیر و سیاحت پر مبنی تھا بلکہ آپ نے وہاں رہکر عورتوں کی فلاح و بہبود کے لئے غیر معمولی معلومات حاصل کئے اور اس کو یہاں رائج کرنے کی کوشش کی۔ ہمیشہ آپ سچائی و صداقت کو پسند کرتی ہیں جھوٹ سے آپ کو سخت نفرت ہے۔ عزیز تو عزیز، غیروں کے ساتھ اپنے حسب حیثیت سلوک کرنا آپ نے اپنا اولین فریضہ تصور کیا ہے۔ آپ اردو کی ایک بہترین ادیب اور شاعرہ بھی ہیں۔ فارسی میں بھی شعر کہتی ہیں۔ حیا تخلص کرتی ہیں۔ اکثر رسالوں، سالناموں اور اخباروں میں آپ کا کلام چھپتا رہتا ہے حیدرآباد کی مایۂ ناز خواتین میں آپ کا شمار ہے۔ تعلیم اور تعلم سے آپ کو بیحد شغف ہے۔ ہمایون نگر میں ایک اسکول صنعت و حرفت کے لئے تعمیر کیا ہے۔

اور اس کے لئے آپ نے ایک بہت بڑی زمین دی ہے۔ اس کا ایک ہال تیار ہوا ہے جس پر چار ہزار روپے سے زاید خرچ عائد ہوا۔ ۱۹۳۱ء میں لیڈی کینر سابق رزیڈنٹ حیدر آباد دکن نے اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ ابھی اس عمارت کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے۔ چند سال سے آپ کے زیر ادارت "زیب النساء" لاہور سے شائع ہو رہا ہے جو تمام نسوانی پرچوں میں ممتاز اور جنوبی ہند کی خواتین کا بہترین آرگن ہے۔ اس رسالہ کو کامیاب اور اس کی اشاعت بڑھانے میں آپ بذات خود حصہ لیتی ہیں۔ آپ کا پتہ۔ صغرا منزل، ہمایوں نگر، ماں صاحب کا تالاب حیدر آباد دکن ہے۔

(۱۵۸/۱)

صمصام شیرازی (آقا ....) نام سید عباس حسین۔ والد حاجی سید عبد اللطیف صاحب الشہیر بہ سید الاخبار، خاندان اہل علم و فضل (مجتہدین شیراز) ولادت ۲۳ جون ۱۹۰۸ء بمقام حیدر آباد (دکن) ہوی۔ ابتدائی تعلیم میرے والد کی نگرانی میں گھر پر ہوی، زاں بعد مدرسہ آسینٹس ہائی اسکول کے کانونٹ میں شریک ہوا۔ دو سال بعد مدرسۂ فوقانیہ بلدہ میں داخل ہو کر تعلیم حاصل کی ہے۔ دوران تعلیم میں بحصول صداقت ترک مدرسہ، عازم گوالیار ہوا۔ جہاں وکٹوریہ ہائی اسکول میں دو سال زیر تعلیم رہا۔ دہلی، آگرہ، بھوپال اور بمبئی کے مختلف مدارس میں تعلیم پائی۔ وطن واپس ہو کر گورنمنٹ ہائی اسکول چادر گھاٹ سے ہائی اسکول لیونگ سرٹیفکیٹ کا امتحان کامیاب کر کے عثمانیہ یونیورسٹی کالج میں شریک ہوا۔ بعض وجوہ کی بنا پر سلسلہ تعلیم کو منقطع کر کے پریس زبیس کو اختیار کیا۔ اور اس بزنس کو ایک زمانہ دراز تک نہایت کامیابی کے ساتھ چلاتے رہا۔ بعد ازاں برجحان طبیعت ملازمت کی جانب مائل ہوا تو ابتداءً نظامت

تعمیرات سمت اورنگ آباد میں تقرر عمل میں آیا اور ڈویژن پر بحیثی پر متعین ہوا۔ چونکہ بلدہ ہی میں نشو ونما پانا منظور ایزدی تھا اس لئے اس خدمت کو قبول نہ کرکے بلدہ ہی میں ملازمت کے لئے کوشاں رہا۔ نظامت امور مذہبی سرکار عالی میں بزمانہ نظامت ومعتمدی نواب اختر یار جنگ بہادر ملازمت حاصل کرکے اپنی خدمت کی انجام دہی میں مصروف ہوں۔ سرکاری وخانگی ہر دو حیثیت سے خدمت ملک و مالک کو اپنا فرض منصبی سمجھتا ہوں۔ اوائل عمر ہی سے شعر و سخن کا بھی ذوق ہے، صمصام تخلص ہے۔ آباء واجداد کا وطن شیراز ہونے کی وجہ اپنے تخلص کے ساتھ شیرازی لکھا کرتا ہوں۔ دنیائے ادب میں صمصام شیرازی کے نام سے موسوم ہوں۔ بارگاہ خداوندی میں باریاب ہوکر اپنے تصانیف و تالیفات کی پیشکشی کی بھی عزت حاصل کرچکا ہوں۔ مسلسل پانچ سال سے مشیر عالم جنتری (جو اس سال ڈائرکٹری ہوگئی ہے) کے ذریعہ ملک اور اہل ملک کی صحافتی خدمات انجام دے رہا ہوں۔ علاوہ ان خدمات کے یادگار سلور جوبلی جو ملک کی ایک اہم ترین خدمت ہے جس کی اشاعت حضرت اقدس و اعلیٰ کی سلور جوبلی کی مسعود تقریب کے موقع پر یکم ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ کو ہوی ہے۔ یہ کتاب نہ صرف موجودہ نسل کے لئے کارآمد ہے بلکہ آئندہ نسلوں کے لئے تاریخ کا کام دے گی۔
تذکرۂ مذکور کا حصہ دوم بھی عنقریب شائع ہوکر پیش ہوگا۔ اس کے علاوہ کئی ایک کتابیں تصانیف و تالیفات سے ہیں جو سب کے سب شائع ہوکر اہل ہند و ایران سے خراج تحسین حاصل کرچکی ہیں۔
پتہ:۔ اندرون دروازۂ چادرگھاٹ، حیدرآباد دکن

اگر آپکے نام کا سرحرف (ض) ہو اور اس لسٹ میں آپ کا نام نہ ہو تو آپ اپنے

حصہ دوم میں جو زیر ترتیب ہے بلا معاوضہ اپنی الالقاب درج کروا سکتے ہیں بشرطیکہ

آپ جاگیردار، حاکم، وکیل، حکیم، ڈاکٹر یا شاعر ہوں۔ تفصیلات کے لئے

(مخاطب فرمائیے)

دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری اندرون دروازہ چادرگھاٹ بالمقابل حیدرآباد دکن

۱۵۹۔ ضیاء یار جنگ بہادر (نواب ......)

ضیا یار جنگ بہادر (نواب ......) آپ کا نام سید ضیاء الدین ہے آپ مولوی سید نور الاتقیا صاحب (جو بہت بڑے پایہ کے بزرگ تھے) کے فرزند ہیں۔ آپ ۱۲۸۲ھ میں بمقام اورنگ آباد (جو آپ کا وطن ہے) پیدا ہوئے۔ آپ اورنگ آباد کے ایک مشہور و معروف خاندان طریقت سے ہیں۔ آپ کے جدّ اعلیٰ حضرت سید قمر الدین کے علمی و روحانی فیوض کی اورنگ آباد کے قرب و جوار میں اب تک شہرت ہے۔ اورنگ آباد و برار میں آپ کے خاندان کے صدہا شاگرد و مرید آج تک موجود ہیں۔ آپ نے حیدرآباد و اورنگ آباد کے بلند پایہ علماء سے اکتساب علم کیا۔ اور علوم عقلی و نقلی میں یہاں تک دستگاہ حاصل کی کہ آج تمامی مملکت حیدرآباد میں آپ کا علم و فضل مستند ہے۔ آپ نے بعد انفراغ تحصیل سلک ملازمت سرکار عالی میں بہ حیثیت مددگار ناظم امور مذہبی داخل ہو کر ۱۳۱۱ھ سے دو سال تک اپنی مفوضہ خدمت کو اس حسن و خوبی سے انجام دیا کہ آپ کو مفتی شریعت کے عہدہ پر مجلس عالیہ عدالت میں ترقی ملی، زاں بعد ۱۳۲۷ف میں آپ عدالت العالیہ کی رکنیت پر فائز ہوئے جس پر آپ نے کئی سال تک گراں قدر خدمات انجام دینے کے بعد

وظیفۂ حسن خدمت حاصل کرکے سبکدوشی اختیار فرمائی۔ سرکاری ذمہ داریوں سے الگ ہوکر اپنے خاندانی علمی مشاغل میں مصروف ہیں۔ آپ ایک اعلیٰ درجہ کے شاعر بھی ہیں ضیاؔ تخلص فرماتے ہیں۔ آپ کا ہر شعر حقیقت کا آئینہ دار ہوا کرتا ہے آپ کا فارسی کلام ملک میں نہایت قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ آپ نہایت ہی سادگی پسند، منصف مزاج، خوش خلق، ملنسار، مہمان نواز اور ہمدرد واقع ہوے ہیں۔ باوجود وجاہت و امارت آپ میں غرور نام کو بھی نہیں۔ ہر شخص سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں

آپ کا پتہ ٹولی چوکی حیدرآباد دکن ہے۔

ط

اگر آپکے نام کا سر حرف (ط) ہو اور اس لسٹ میں آپ کا نام نہ ہو تو آپ اس کے حصہ دوم میں
جو زیر ترتیب ہے بلا معاوضہ اپنی لائف درج کرا سکتے ہیں بشرطیکہ آپ جاگیردار
حاکم، وکیل، حکیم، ڈاکٹر یا شاعر ہوں تفصیلات کے لئے لکھ کر طلب فرمائیے!
دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری اندرون دروازہ ڈھبیا گھاٹ حیدرآباد دکن

۱۶۰ - طالب علی خان صاحب (نواب میر ....)

۱۶۰/۱ - طاہر علیخاں صاحب (ڈاکٹر نواب محمد ....)

---

(۱۶۰)

طالب علی خاں صاحب (نواب میر.................) آپ کپتان نواب میر ہاشم علی خاں ہاشم نواز جنگ مرحوم کے فرزند، نواب میر سجاد حسین خاں کے پوتے اور ایک معزز و ممتاز خاندان کے ممبر ہیں۔ آپ کی ولادت ۲۰۔ فروردی ۱۳۰۱ف کو ہوی۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے بعد شریک مدرسہ سرکاری ہوئے اور مدراس یونیورسٹی سے اکنامکس کا ڈپلوما حاصل فرمایا۔ ۲۴۔ اردی بہشت ۱۳۲۱ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے ۲۴؍ اسفندار ۱۳۲۷ف سے یکم امرداد ۱۳۳۴ف تک مددگار معتمد فینانس کے خدمات کو نہایت خوش اسلوبی اور قابلیت سے انجام دیتے رہے۔ ۲؍ امرداد ۱۳۳۴ف کو مددگار صدر محاسبی کی خدمت پر فائز ہوئے۔ اس وقت آپ اکزامنر آف سیول اینڈ ملٹری اکونٹس کی خدمت پر فائز اور اپنے خدمات مستعدی اور جفاکشی سے انجام دے رہے ہیں۔ آپ کے ماتحتین آپ سے خوش رہتے ہیں، آپ ایک لائق سلیقہ مند ہوشیار اور اخلاق و مروت میں بے مثل حاکم ہیں۔ آپکا پتہ۔ ہاشم نگر، لال ٹیکری کا میدان حیدرآباد دکن۔

(۱۶۰)

طاہر علیخاں صاحب (ڈاکٹر نواب محمد ....) آپ اس عالیشان خاندان کے ایک تعلیم یافتہ رکن ہیں جو خاندان کہ دربار گہربار آصفیہ میں خطابات و مناصب کی سرفرازی کا اعلان اور جلوس و دیگر تقاریب سرکاری مثل سالگرہ، مہندی و لنگر مبارک کا اہتمام و انصرام کرتا تھا۔ آپ ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۴ء کو بمقام حیدر آباد دکن پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم عربی، فارسی اور اردو کی خانگی طور پر گھر میں حاصل کرنے کے بعد مدرسہ عالیہ میں شریک ہو کر انگریزی زبان کی تحصیل میں مشغول ہوئے، ازاں بعد تکمیل درس کے لئے آپ عازم انگلستان ہوئے اور وہاں کی درس گاہوں میں شریک ہو کر تعلیم و تعلم کا تجربہ حاصل فرمایا۔ جب انگلستان سے مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے تو ماہ امرداد ۱۳۴۰ف کو بحیثیت مددگار پروفیسر سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے، نظام کالج میں ایک عرصہ دراز تک اپنے وسیع اعلیٰ علمی معلومات سے نونہالان ملک کو مستفید فرماتے رہے۔ اردو، فارسی اور انگریزی سیاق و سباق سے ماہر ہیں۔ فارسی پر آپ کو کافی عبور حاصل ہے ادب فارسی کا ذوق و شوق آپ کو اوائل عمر ہی سے ہے فارسی میں مثل اہل زبان کے گفتگو فرماتے ہیں، انگریزی ادب میں بھی خوب دستگاہ حاصل ہے اور بے تکان گفتگو فرماتے ہیں۔ اس وقت آپ ہز ہائینس پرنس آف برار شہزادۂ والاشان نواب میر حمایت علیخاں اعظم جاہ بہادر بالقابہم ولیعہد و سپہ سالار افواج آصفیہ کے پرائیوٹ سکریٹری ہیں اپنی عمدہ کارگزاریوں اور فراست و قابلیت کی وجہ ہمیشہ شہزادۂ ممدوح الشان کے مورد الطاف ہیں نہایت خوش خلق، فیض رساں، مردم شناس، ذی علم اور ذی مروت نواب ہیں۔ بارگاہ ولیعہدی میں تقرب و منزلت رکھنے کے باوجود غرور آپ میں نام کو نہیں ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ غرض آپ ان تمام صفات حسنہ کے حامل ہیں جو ایک آپ جیسے حاکم اور نواب میں ہونی چاہئے۔ آپ کا پتہ بہ بلاوسطہ خیریت آباد، حیدر آباد دکن ہے۔

ظ

(۱۶۱)

ظہور الدین علی خاں صاحب (صاحبزادہ نواب ۔۔۔۔۔۔) آپ صاحبزادہ نواب میر احمد الدین علی خان مرحوم کے فرزند ہیں۔ ۱۳۳۸ھ ف میں آپ کے والد کا سایۂ عاطفت آپ کے سر سے اٹھ گیا۔ آپ کی ابتدائی تعلیم قابل اساتذہ سے اپنے والد کے زیر نگرانی گھر پر ہوئی۔ بعدازاں آپ نے مدرسۂ اعزہ میں شریک ہو کر انگریزی کی تعلیم حاصل فرمائی۔ کاروبار خانگی و جاگیری کی وجہ آپ کو اعلی تعلیم حاصل کرنے کا موقع نہ ملا۔ ایف۔ اے کے دوسرے سال کی تعلیم کو ختم کر کے سلسلۂ تعلیم کو منقطع کرنے پر مجبور ہوگئے۔ آپ سیاق و سباق سے ماہر علم دوست نواب ہیں سلسلۂ تعلیم کو ترک کر کے آپ خاموش نہیں بیٹھے بلکہ اپنی قابلیت و استعداد بڑھانے میں مشغول ہوگئے۔

آپ کی شادی ۱۳۳۹ھ ف میں صاحبزادہ کمانڈر نواب قدرت نواز جنگ بہادر کی بڑی صاحبزادی (ڈاکٹر عبداللہ خاں غوری کی نواسی) سے ہوی جن کے بطن سے آپ کو دو صاحبزادے (۱) نواب میر حمید الدین علی خاں (۲) نواب میر یوسف الدین علی خاں اور دو صاحبزادیاں ہیں تعلیمی مشاغل کے ساتھ ساتھ آپ کو زراعت و باغبانی کا بھی شوق ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنی جاگیر موضع گلہ پلی (جو بلدہ سے بالکل قریب ہے) میں زراعت و باغبانی سے دلچسپی لے کر اچھے نتائج پیدا کئے ہیں۔

رعایا، جاگیر کی فلاح و بہبودی کا خیال ہر وقت آپ کے پیش نظر رہتا ہے۔ اُن کے آرام و آسایش کو آپ اپنے آرام و آسایش پر مقدم رکھتے اور ہر ممکنہ سہولت بہم پہنچاتے میں کبھی دریغ نہیں کرتے۔ آپ نہایت خلیق، منتظم، علمدوست، مردم شناس، تعلیم یافتہ جاگیردار ہیں۔

آپ کا پتہ، اندرون کمان حسینی علم حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۶۲)

ظہیر احمد صاحب (مولوی سید ....) آپ بتاریخ ۱۰۔ آبان ۱۳۱۳ف بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ اردو، فارسی وغیرہ سے بخوبی واقف امتحان بی۔ اے اور حیدرآباد سیول سرویس میں کامیاب ہیں یکم مہر ۱۳۳۶ف سے ۲۹ مہر ۱۳۳۹ف تک زیر ٹرینگ سیول سرویس رہکر ال کا عملی تجربہ حاصل فرمایا اور ۵ مہر ۱۳۳۹ف سے ۹ اردی بہشت ۱۳۴۱ف تک مددگار تعلقدار ضلع اورنگ آباد کی خدمت باحسن الوجوہ انجام دیتے رہے۔

۱۰۔ اردی بہشت ۱۳۴۱ف سے آپ پرسنل مددگاری صدرالمہام مال کی خدمت پر مامور ہوئے۔ ۷ تیر ۱۳۴۱ف کو مددگار تعلقدار ضلع اورنگ آباد کی خدمت پر منتقل مگر پرسنل مددگار کی حیثیت سے دفتر پیشی صدرالمہام مالگزاری میں متعین و کارگزار رہے۔ اس وقت اول تعلقدار ضلع رایچور کی خدمت پر فائز اور اپنے فرائض منصبی کو نہایت خوش اسلوبی و دیانتداری و ہوشیاری سے انجام دے رہے ہیں۔ آپ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ، کارگزار، ہوشیار، خوش اخلاق، بہی خواہ ملک، منصف مزاج، رحمدل اور ہمدرد غربا حاکم ہیں۔ آپ ان تمام خوبیوں کے حامل ہیں جو ایک اعلیٰ حاکم میں ہونی چاہئیں۔ ہر شخص آپ کا مداح اور گورنمنٹ عالیہ

آپ کے خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اعلیٰ طبقہ کے علاوہ پبلک میں بھی آپ کو ہردلعزیزی حاصل ہے۔

(۱۶۳)

ظہیرالدین خان بہادر (نواب محمد.........) آپ نواب اعانت جنگ معین الدولہ بہادر کے خلف اکبر اور نواب محمد مظہرالدین خاں، رفعت جنگ، بشیرالدولہ، عمدۃ الملک اعظم الامرا، امیر کبیر سر آسمان جاہ مرحوم کے پوترے ہیں۔ آپ نے اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی قابل اساتذہ سے اعلیٰ پیمانہ پر نظام کالج میں تعلیم حاصل کی بعد ازاں ۱۳۴۳ف میں جامعہ عثمانیہ سے بی۔اے کی ڈگری لی۔ امراء پائیگاہ میں آپ سب سے پہلے امیر ہیں جنھوں نے اس جامعہ سے بی۔اے کی ڈگری حاصل کی ہے۔ یہ کامیابی آپ کی ذاتی کوشش اور فطری ذہانت کا نتیجہ ہے۔ آپ کی شادی نواب محمد ولی الدین خاں ولایت جنگ ولی الدولہ مرحوم سابق صدر المہام تعلیمات و فوج و امور عامہ فرزند دوم سر وقارالامرا مرحوم کی صاحبزادی سے ہوی اس تقریب میں امرائے پائیگاہ، امرائے عظام جاگیرداران و حکّام عالیمقام مدعو تھے۔ اور حضرت اقدس و اعلیٰ نے بھی بشرکت محفل عروسی آپ کی عزت افزائی فرمائی۔ آپ کو تعلیم کے ساتھ فنون سپہ گری و شہسواری کی بھی تعلیم دیگئی۔ چنانچہ آپ مثل اپنے والد ماجد کے بمصداق الولد سر لابیہ ایک بہترین شہسوار، شکاری اور اسپورٹس مین بھی ہیں۔ پولو ٹینس، کرکٹ اور دیگر اسی قسم کے مردانہ کھیلوں میں آپ کو مہارت تامہ حاصل ہے، نہایت ذہین، صاحب فہم و فراست لایق و فایق اور مستقل مزاج نواب ہیں۔ آپ بغرض شرکت تقریب تاج پوشی شاہ انگلستان و شہنشاہ ہندوستان جارج ششم لندن تشریف لے گئے تھے ایک عرصہ تک وہاں رکہر واپس ہوئے اور دوبارہ آپ ممالک یورپ زاں بعد امریکہ کو صد سالہ اگزیبیشن

کی شرکت کی غرض سے گئے وہاں سے واپس ہونے کے بعد منجانب سرکار عالی
مال کی تعلیم کے لئے امراوتی (برار) بھجوادئے گئے تھے۔ جہاں سے کامیاب ہوکر
مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔ آپ نہایت خلیق، متین اور سنجیدہ طبیعت نواب
ہیں۔ آپ کا پتہ، سکندرآباد، حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۶۴)

ظہیر یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا اصلی نام ظہیرالدین ہے
آپ حیدرآباد فرخندہ بنیاد کے متوطن ہیں۔ یکم اردی بہشت ۱۲۹۹ف کو پیدا ہوئے
اردو، فارسی، عربی اور انگریزی وغیرہ سے بخوبی واقف اور امتحان عہدہ داران
مال میں بدرجہ اعلیٰ کامیاب ہیں۔ ابتداءً آپ بحیثیت سوم تعلقدار درجہ دوم
۱۶۔ شہریور ۱۳۲۰ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ زاں بعد
اسی خدمت پر ۱۳۔ بہمن ۱۳۲۳ف کو آپ کا استقلال عمل میں آیا۔ زاں بعد
۱۴ فروردی ۱۳۲۳ف کو سوم تعلقداری درجہ اول ویجاپور پر منصرم ہوئے زاں
بعد ۲۳ اردی بہشت ۱۳۲۵ف کو اس خدمت پر مستقل ہوکر درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے
۲۵۔ تیر ۱۳۲۷ف کو منصرم مددگار ناظم سررشتہ درآمد و برآمد اشیاء ضروری اورنگ
آباد اور ۱۴ اسفندار ۱۳۲۸ف کو اسپیشل ریلیف افسر قحط گنگاپور کا کام منصرمانہ انجام
دیا اور مختلف اضلاع و تعلقات سرکار عالی پر بحیثیت دوم تعلقدار اپنے فرائض
منصبی کو باحسن الوجوہ انجام دے کر ۲ امرداد ۱۳۳۲ف کو خدمت اول تعلقداری
ضلع بیڑ پر ترقی پائے اور اسی حیثیت سے ضلع بیڑ و ناندیڑ و بیدر و میدک و
محبوب نگر وغیرہ پر نمایاں خدمات انجام دیں۔ آپ کی تعلقداری کے زمانہ میں بہت
ساری اصلاحیں ہوئیں اور مال کا کام اس قدر تیز رفتاری کے ساتھ چلا کہ

جو مقدمات برسوں سے زیر دوران تھے ان کے تصفیئے دنوں میں ہو گئے۔ آپ کے اکثر مدلل فیصلے اپیل میں بحال رہے۔ آپ کا ہر فیصلہ مبنی بر انصاف رہا کرتا۔ آپ غریب اہل مقدمات کے دلسوز رہتے اور ان کی داد رسی میں کوئی کوتاہی نہ فرماتے۔ ہر کہ ومہ آپ کا مداح، زراعی و رعایا آپ سے خوش۔ ملک کی بہی خواہی اور مالک کی جاں نثاری و وفاداری آپ کا شعار رہا ہے۔ جن جن اضلاع و تعلقات میں آپ نے حکومت کی ہے ان ان اضلاع و تعلقات کی رعایا کے قلوب سے ابھی تک آپ کی یاد محو نہیں ہوی ہے۔ آپ اپنی روشن دماغی و منصف مزاجی و حسن اخلاق کی بدولت ہر مقام پہ ہردلعزیز رہے ہیں اور اپنی اعلیٰ قابلیت اور عمدہ کارگزاریوں کی وجہ بہت جلد مدارج ترقی طے کئے ہیں۔ اس وقت آپ زائد ناظم عطیات صیغہ مالگزاری سرکار عالی کی خدمت جلیلہ پر فائز و کارگزار ہیں۔ آپ کی بے لوثی اور دیانتداری اظہر من الشمس ہے۔ آپ ایک ہمدرد نبی نوع انسان، نیک طینت، فرض شناس اور انصاف پسند حاکم ہیں۔ آپ حج و زیارت مقامات مقدسہ سے بھی مشرف ہو چکے ہیں اور بتاریخ ۹ شوال المکرم ۱۳۴۲ھ آپ پیش گاہ حضور پرنور سے اپنے حسن خدمات کے صلہ میں خطاب مستطاب ظہیر جنگ سے مفتخر و مباہی ہوئے۔

آپ کا پتہ۔ چاپل روڈ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۶۴)
۱

ظہیر الدین احمد صاحب (ڈاکٹر.........) آپ ۲۵۔ امرداد ۱۳۱۰ف کو بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے، اعلیٰ تعلیمی مدارج طے اور ایم۔ اے کی ڈگری کے حاصل ہونے کے بعد عربی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے آپ قاہرہ تشریف لے گئے وہاں سے

ڈی۔ لٹ (ڈاکٹر آف لٹریچر) کی ڈگری حاصل فرماکر مراجعت فرمائے وطن ہوئے اردو فارسی، عربی، انگریزی اور سنسکرت میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ السنہ مشرقیہ کے فاضل متبحر اور ایک جید عالم ہیں۔ ۱۳۳۶ف کو مددگار پروفیسر کلیۂ جامعہ عثمانیہ کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ یکم آذر ۱۳۳۷ف کو مددگار پروفیسر سنسکرت جامعہ عثمانیہ مقرر ہو کر اپنے فرائض کو خوش اسلوبی اور مستعدی سے انجام دے رہے ہیں اور اپنی اعلیٰ علمی قابلیت اور گراں قدر معلومات سے نونہالان وطن کو فیض پہنچا رہے ہیں نہایت خوش خلق، ذی علم اور ہر دلعزیز پروفیسر ہیں۔ حیدرآباد کی اعلیٰ سوسائٹی میں آپ کو کافی رسوخ حاصل ہے۔

آپ کا پتہ:۔ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن ہے۔

اگر آپکے نام کا سر حرف (ع) ہو اور اس لسٹ میں آپکا نام نہ ہو تو آپ اس کے

حصہ دوم میں جو زیر ترتیب ہے بلا معاوضہ اپنی لائف درج کروا سکتے ہیں۔

بشرطیکہ آپ جاگیردار، حاکم، وکیل، حکیم، ڈاکٹر یا شاعر ہوں تفصیلات کے لئے

(مخاطب فرمائیے)

دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری اندرون دروازہ چادر گھاٹ حیدرآباد دکن

۱۶۵ عابد نواز جنگ بہادر (نواب ....)

۱۶۶ علم علی خاں صاحب (نواب میر ....)

۱۶۷ عباس علی خاں صاحب (نواب میر ......)

۱۶۸ عبد الباسط خاں صاحب (مولوی محمد ....)

۱۶۹ عبد الحمید خاں صاحب صدیقی (مولوی محمد ......)

۱۷۰ عبد الرحیم صاحب (مولوی محمد ......)

۱۷۱ عبد الرزاق صاحب راشد (مولوی محمد ......)

۱۷۲ عبد الرؤف صاحب (مولوی محمد ......)

۱۷۳ عبد الستار صاحب (مولوی محمد ......)

۱۷۴ عبد العزیز صاحب (مولوی خواجہ ......)

۱۷۵ عبد العزیز صاحب (مولوی محمد ......)

۱۷۶ عبد القادر صاحب رضوی (مولوی سید ......)

۱۷۷ عبد اللہ پاشاہ صاحب (مولوی محمد ......)

۱۷۸ عبد الواحد صاحب اویسی (مولوی ......)

۱۷۹ عثمان نواز جنگ بہادر (ڈاکٹر نواب ......)

۱۸۰ عثمان یار خاں صاحب (نواب ......)

۱۸۱ عزیز نواز جنگ بہادر (نواب ......)

۱۸۲ عزیز یار جنگ بہادر (نواب ......)

۱۸۳ عسکر علی صاحب (مولوی میر ......)

۱۸۴ عسکر یار جنگ بہادر (نواب ......)

۱۸۵ عقیل جنگ بہادر (نواب ......)

۱۸۶ علی اصغر صاحب بلگرامی (مولوی سید ......)

۱۸۷ علی اکبر صاحب (مولوی سید ......)

۱۸۸ علی الدین احمد صاحب (مولوی ......)

۱۸۹ علی حسین خاں صاحب (نواب میر ......)

۱۹۰ علی حسین خاں صاحب (نواب مرزا ......)

۱۹۱ علی رضا صاحب (مولوی سید ......)

۱۹۲ علی رضا صاحب (لفٹنٹ کرنل سید ......)

۱۹۳ علی رضا صاحب (آقا شیخ ......)

۱۹۴ علی نواز جنگ بہادر (نواب ......)

۱۹۵ علی یار جنگ بہادر (نواب ......)

۱۹۶ علی یاور جنگ بہادر (نواب ......)

۱۹۷ عنایت الرحمان صاحب (مولوی محمد ......)

۱۹۸ عنایت جنگ بہادر (نواب ......)

۱۹۸/۱ عنایت حسین خاں صاحب (نواب مرزا ......)

(۱۶۵)

عابد نواز جنگ بہادر (نواب ....) آپ نواب عماد الملک مرحوم کے خلف اکبر ہیں۔ آپ سنہ ۱۲۷۶ھ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم آپ نے حیدرآباد میں حاصل کی۔ من بعد علی گڈھ میں اور پھر بغرض تکمیل علم وحصول سند بیرسٹری انگلستان تشریف لے جاکر وہاں سے کامیاب واپس ہوئے۔ بعد فارغ التحصیل ہونے کے ہونے کے ملازمت سرکار عالی کی جانب متوجہ ہو کر چار سال تک کار آموز رہے۔ ازاں بعد سنہ ۱۳۰۶ف میں منصرم معتمد وکمشنر صفائی چادر گھاٹ ہوئے۔ کچھ ماہ اس عہدہ پر کارگزار رہنے کے بعد آپ کا تقرر مددگاری صوبہ اورنگ آباد پر عمل میں آیا۔ اور آٹھ سال تک اسی خدمت کو باحسن الوجوہ انجام دیکر سنہ ۱۳۱۶ف میں اول تعلقدار ضلع ورنگل ہوئے اور مختلف اضلاع میں آپ اسی حیثیت سے کام انجام دیتے رہے حتیٰ ایں کہ سنہ ۱۳۲۸ف میں آپ کو صوبہ داری کے منصب جلیلہ پر فائز کیا گیا۔ اس حیثیت سے آپ نے صوبۂ گلبرگہ ومیدک میں نہایت وفاداری ودیانتداری وحسن تدبیر سے اپنے فرائض منصبی کو ایک مدت تک انجام دیا۔ بعد ازاں آپ کمشنر صفائی بلدہ ہو کر مدت مدید تک قابلیت وحسن انتظام کے ساتھ کام کرکے وظیفہ

حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے۔ بعد ازاں آپ نے وکالت شروع کی اور بہت
جلد آپ کا شمار بلدۂ حیدرآباد کے ممتاز وکلاء میں ہونے لگا۔ ایک عرصہ تک آپ نے
کمیٹی راجہ راجان راجہ شیوراج آنجہانی کی رکنیت کا کام بھی انجام دیا ہے۔ آپ کا پتہ
خیریت آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۶۶)

عالم علیخاں صاحب (نواب میر ....) آپ کیپٹن نواب میر ہاشم علی
خاں ہاشم نواز جنگ مرحوم کے فرزند اور سجاد حسین خاں صاحب مرحوم کے پوتے
ہیں۔ ۱۱۔ دے ۱۲۹۸ف کو پیدا ہوئے۔ مدرسہ عالیہ اور نظام کالج میں تعلیم حاصل
فرمائی بی۔ اے اور بی۔ سی۔ ایل کے امتحان میں کامیاب ہیں۔ ۱۱ر مہر ۱۳۲۱ف
سے ۱۲ر آذر ۱۳۲۲ف تک علاقۂ فوج میں بحیثیت کیڈٹ کارگزار رہے۔ ۹ر مہر ۱۳۲۱
کو تکمیل درس کے لئے منجانب سرکار عالی عازم انگلستان ہوئے اور ۲۵ر فروردی
۱۳۲۴ف تک انگلستان میں زیر تعلیم رہے۔ وہاں سے بیرسٹری کی سند حاصل فرما کر مراجعت
فرمائے وطن ہوئے۔ ۱۷ر خورداد ۱۳۲۴ف کو بحیثیت منصف درجہ اول بیڑ سلک
ملازمت سرکار عالی (سیول) میں منسلک ہوئے۔ درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے ۵ر آبان
۱۳۳۹ف کو ناظم صدر عدالت گلبرگہ، ۵ر بہمن ۱۳۴۱ف کو ناظم صدر عدالت اورنگ
آباد ہوئے۔ ایک عرصہ تک آپ انسپکٹنگ افسر عدالت ہائے ممالک محروسہ
سرکار عالی کے گراں قدر خدمات بھی انجام دیتے رہے اس وقت آپ رکن ہائیکورٹ
ہیں۔ آپ قانون پر حاوی ہونے کے علاوہ وسیع علمی اور عملی تجربہ رکھتے ہیں۔ نہایت
متدین اور بے لوث حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ ہاشم نگر (لال مٹی کا میدان) حیدرآباد
دکن ہے۔

(۱۶۷)

عباس علیخاں صاحب (نواب میر ....) آپ نواب سید محمد علی خاں مرحوم کے خلف اکبر اور نواب عبدالمہدی خاں مہدی یار جنگ مرحوم کے پوتے ہیں۔ آپ ابھی نہایت کمسن تھے کہ آپ کے والد ماجد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا۔ آپ کی صغر سنی کی وجہ بحکم مدار المہام وقت آپ کے آبائی جاگیرات پر کورٹ آف وارڈز کی نگرانی قایم ہوی) آپ کی تعلیم و تربیت اعلیٰ پیمانہ پر کورٹ آف وارڈز کے بورڈنگ ہوس میں ہوی عربی، فارسی اردو، انگریزی میں آپ نے اچھی دستگاہ بہم پہونچائی قانون میں بھی آپ نے کامیابی حاصل فرمائی۔ امتحان عہدہ داران مال کے بعض مضامین میں کامیاب ہو کر بزمانہ معین المہامی راجہ مرلیدھر آں جہانی موعود الخدمت سوم تعلقداری ہوئے۔ شہریور ۱۳۲۹ ف میں آپ کے جاگیرات واگزاشت ہوئے اور آپ کے تمام آبائی جاگیرات و ملک و املاک بالکلیہ آپ کے قبضہ و تصرف میں آئے جس کا انتظام آپ بطریق احسن کر رہے ہیں۔ آپ الولد سرلابیہ کے مصداق خوش خلق ملنسار اور بلند حوصلہ اردو، فارسی تیاق وبتاق سے ماہر، پابند وضع امیرانہ اور ہر دلعزیز نواب ہیں۔ آپ کا پتہ کوکہ کی ٹٹی حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۶۸)

عبدالباسط خاں صاحب (مولوی محمد ....) آپ مولوی عبدالباقر خاں صاحب وکیل حیدرآباد فرخندہ بنیاد کے فرزند اور ایک مشہور و معزز خاندان کے رکن ہیں۔ بمقام بلدۂ حیدرآباد ۱۲۹۷ھ ف میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی گھر ہی پر حاصل فرمائی۔ زاں بعد نظام کالج میں شریک ہو کر ایف۔ اے تک تعلیم پائی اور اسکے بعد امتحان عہدہ داران مال میں کامیابی حاصل فرمائی۔

صیغۂ مال میں کار آموز ہو کر چند ہی دنوں میں اس کے تمام کام نہایت ہوشیاری و مستعدی سے سیکھ لئے اور بندوبست کے کام پر بھی عبور حاصل فرمالیا اس کے بعد بحیثیت سوم تعلقدار ضلع رائچور سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور مختلف اضلاع میں اسی حیثیت سے اپنے مفوضہ فرائض انجام دیتے رہے زاں بعد ۱۳۲۶ف میں پائیگاہ سرو قار الامراکی میر مجلسی آپ کے تفویض ہوئی، چنانچہ اس سلسلہ میں آپ نے جو اعلیٰ خدمات انجام دئے اس کے صلہ میں آپ کے نام پائیگاہ مذکور سے تاحیات سو روپیہ وظیفہ ماہانہ مقرر ہوا۔ اس کے بعد آپ ۱۳۳۱ف میں ناظم سررشتہ انجمن ہائے اتحادی ہوئے اور ایک مدت تک اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے انجام دینے کے بعد ۱۳۳۳ف میں اول تعلقدار ضلع ورنگل ہوئے زاں بعد ۱۳۴۲ف میں صوبہ داری اورنگ آباد پر آپ کو ترقی ملی ۱۳۴۵ف سے نظامت عطیات کے گراں قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ اپنی اعلیٰ قابلیت اور حسن تدبیر کی وجہ راعی و رعایا میں نہایت ہر دلعزیز ہیں۔ نہایت خوش خلق اور فرض شناس حاکم ہیں۔

آپ کا پتہ سعید آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۶۹)

عبد الحمید خان صاحب صدیقی (مولوی)

.........) آپ ۱۷ فروردی ۱۲۹۳ف کو پیدا ہوئے۔ انٹرمیڈیٹ تک تعلیم پا کر قانون کی طرف متوجہ ہوئے اور کننگ کالج لکھنؤ میں قانون کی اسٹڈی کرتے رہے۔ امتحان قانون میں کامیابی حاصل فرما کر آپ نے اورنگ آباد میں وکالت شروع کی۔ ۲۰ بہمن ۱۳۱۶ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ اکثر شعبہ جات سرکار عالی کے خدمات انجام دینے کے بعد رائٹ آنریبل نواب سر حیدر نواز جنگ بہادر (جو اس وقت معتمد عدالت و امور عامہ

تھے) کی پیشی میں کام کرنے کا آپ کو موقع ملا ۔ ۱۳۲۶ف میں نواب ولی الدولہ مرحوم سابق صدر المہام عدالت و کوتوالی و امور عامہ کی پرسنل اسسٹنٹی پر رائٹ آنریبل نواب سر حیدر نواز جنگ بہادر باالقابہم نے انتخاب فرمایا جہاں آپ ۱۷ سال تک اپنی مفوضہ خدمت نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے ۔ اس دوران میں آپ کو زائد نظامت ضلع پر مامور کیا گیا ۔ زاں بعد مددگاری معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ پر آپ کا تقرر ہوا ۔ مگر آپ نواب ولی الدولہ مرحوم ہی کی پیشی میں متعین رہے ۔ ۲۵ ۔ فروردی ۱۳۴۳ف کو آپ ناظم رجسٹریشن و اسٹامپ مقرر ہوئے ۔ جہاں ایک عرصہ تک کارگزار رہکر وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے ۔ آپ ایک تجربہ کار اور کارگزار ناظم تھے ۔ آپ کے ماتحتین آپ کی ماتحتی میں خوش اور سررشتہ رجسٹری کی آمدنی آپ کی حسن کارگزاری سے روزافزوں ترقی پر تھی ۔

آپ کا پتہ :۔ حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے ۔

(۱۷۰)

عبدالرحیم صاحب (مولوی محمد ....) آپ کا حیدرآباد دکن کے معزز اور نامور وکلاء میں شمار ہے ۔ ام ۔ اے ۔ ال ۔ ال ۔ بی کے امتحان میں کامیاب اور قانون میں آپ کو اچھی دسترس ہے ۔ نہایت لایق اور ہوشیار وکیل ہیں ۔ اکثر اہم معرکوں کے مقدموں میں آپ نے کامیابی حاصل کی ہے ۔ بحث نہایت ہی دلچسپ ہوتی ہے ۔ آپ کے اخلاق بھی نہایت وسیع ہیں ۔ آپ کا پتہ ، رحیم اینڈ رؤف پلیڈرس ، بیت العزیز معظم جاہی مارکٹ حیدرآباد دکن ہے ۔

(۱۷۱)

عبدالرزاق صاحب راشد (مولوی سید محمد ....) آپ کا حیدرآباد دکن کے

نامی گرامی شعراء کے صف اول میں شمار اور حیدرآباد کی اعلی سوسائٹی میں آپ کو بہت بڑی وقعت حاصل ہے۔ آپ ۱۳۰۶؁ف میں اپنے وطن حیدرآباد دکن میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم بلدہ ہی میں حاصل کر کے مدرستہ العلوم علی گڈھ میں داخل ہوئے اور بی۔ ایس۔ سی کا امتحان نمایاں کامیابی کے ساتھ پاس کیا اور ناگپور میں فینانس و حساب کی خاص طور پر ٹریننگ حاصل کی اور ۱۳۲۸؁ف میں بحیثیت سیول سرویس پروبیشنر سرکار عالی کی سلک ملازمت میں داخل ہوئے۔ اس کے ایک سال بعد مددگار صدر محاسب سرکار عالی ہوئے۔ زاں بعد مددگاری معتمدی فینانس پر آپ کو ترقی ملی۔ علمی و ادبی ذوق و شوق کی بدولت آپ نے حیدرآباد کی سوسائٹی میں کافی شہرت پیدا کرلی۔ آپ ایک بلند پایہ شاعر و ادیب بھی ہیں۔ آپ کی متعدد تصانیف شائع ہو کر مقبول ہو چکی ہیں جن میں کلیات اقبال کا مقدمہ اور انتخاب غالب خاص طور پر مشہور ہیں۔ آپ کی قابلیت و کاردانی کا ہر شخص معترف اور آپ کے حسن اخلاق کا مداح۔ آپ نہایت مستعد، وفاشعار، متدین، منصف مزاج منتظم، ہمدرد رحم دل و فرض شناس حاکم ہیں۔

آپ کا پتہ :- لکڑی کا پل، سیف آباد، حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۷۲)

عبدالرؤف صاحب (مولوی محمد ....) آپ حیدرآباد دکن کے نامی اور لائق وکلاء سے ہیں۔ امتحان بی۔ اے، ایل ایل، بی میں کامیاب ہیں۔ مقدمات کی ترتیب و جوابدہی میں محنت و کوشش کو کام میں لاتے ہیں اور آپ کو ہر طرح موکل کے کامیاب بنانے کی فکر رہتی ہے جو وکلاء کے لئے ضروری ہے۔ آپ کی بحث بھی دلچسپ ہوتی ہے۔ موکلین سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ آپ کا پتہ :- رحیم اینڈ

رؤف پبلیڈرس، بیت العزیز معظم جاہی مارکٹ حیدر آباد دکن ہے۔

(۱۷۳)

عبدالستار صاحب (مولوی محمد ....) آپ ۴۔ آبان ۱۳۱۶ف کو پیدا ہوئے اردو، فارسی عربی اور انگریزی میں آپ کی قابلیت مسلّمہ ہے۔ امتحان حیدر آباد سیول سرویس میں کامیاب ہیں۔ من ابتداء ۴۔ اردی بہشت ۱۳۳۰ف لغایت ۱۳ فروری ۱۳۳۱ف بحیثیت سیول سرویس پروبیشنر علاقہ سرکار عظمت مدار (پونہ) میں آپ نے کارگزار ریکرال کا عملی تجربہ حاصل فرمایا۔ یکم شہریور ۱۳۳۴ف کو مددگار تعلقدار ہوئے اور مختلف اضلاع و تعلقات پر مددگار ناظم انجمن اتحادی و مددگار تعلقدار کی حیثیت سے اپنے فرائض منصبی کو نہایت مستعدی و ہوشیاری و دیانت داری سے انجام دے کر اپنے افسران بالادست سے داد تحسین حاصل فرمائی۔ اس وقت آپ ضلع محبوب نگر کی خدمت اول تعلقداری پر فائز ہیں۔ آپ ایک کارگزار، دیانتدار، خوش اخلاق ملنسار و منصف مزاج حاکم ہیں۔ آپ کی انتظامی قابلیت کا ہر شخص بدل معترف ہے

(۱۷۴)

عبدالعزیز صاحب (مولوی خواجہ ....) آپ معزز رکن عثمانیہ عدالت العالیہ ہیں۔ آپ نے اردو، فارسی اور عربی کی تعلیم اعلیٰ پیمانہ پر حاصل کر کے جوڈیشل کے امتحان میں کامیاب ہو کر درجۂ اول کی سند حاصل فرمائی اور ایک زمانہ دراز تک معزز پیشہ وکالت کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیکر معزز و ممتاز وکلاء کی صف اول میں شمار ہونے لگے۔ قانونی قابلیت اور علمی لیاقت آپ میں بدرجۂ اتم موجود ہے۔ گورنمنٹ عالیہ نے آپ کی قانونی استعداد اور وسیع معلومات کے پیش نظر ۸ ابہمن ۱۳۴۱ف کو

ایڈووکیٹ کے اعزاز سے افتخار بخشا۔ زاں بعد ۱۳۴۵ف میں نواب معاحب جنگ بہادر کے وظیفۂ حسن خدمت پر سبکدوشی حاصل کرنے کی وجہ ان کی جگہ رکنیت عثمانیہ عدالت العالیہ پر حسب فرمان خسروی آپ کا تقرر عمل میں آیا۔ آپ پبلک سوسائیٹیوں میں کافی شہرت رکھتے ہیں۔ سرکاری حلقوں میں بھی آپ کی بڑی وقعت ہے۔ قانون پر آپ کو عبور حاصل ہے۔ فن تعمیر سے خاص دلچسپی ہے۔ جوبلی ہل پر آپ کا بنگلہ آپ کی تعمیری دلچسپیوں کا نمونہ ہے۔ آپ کا پتہ جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۶۵)

عبدالعزیز صاحب (مولوی محمد.............) آپ مولوی لعل محمد عزیزالدین صاحب مرحوم کے فرزند ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۹۔ ربیع الاول ۱۳۰۱ھ روز دوشنبہ بمقام بیدر شریف واقع ہوئی۔ آپ کے بزرگ شہنشاہ عالمگیر کے ساتھ بیدر آئے تھے۔ عہد قلعہ داری بیدر آپ کے خاندان کا طرۂ امتیاز رہے۔ آپ کے اجداد بزمانہ قدیم صاحبان مناصب و اعزاز چتر و آفتاب گیری رہے ہیں۔ آپ کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ زاں بعد مدرسۂ صوفیہ و مدرسۂ سرکاری میں داخل ہو کر تحصیل علوم مشرقیہ فرمایا۔ اور خود اپنے والد سے جو عربی و فارسی کے فاضل تھے استفادہ فرمایا۔ آپ السنہ مشرقیہ میں کامل دستگاہ رکھتے ہیں۔ اردو، فارسی و عربی سیاق و سباق میں ماہر اور امتحان حساب و عہدہ داران مال و جوڈیشل میں بدرجۂ اعلیٰ کامیاب اور وکیل درجۂ اول ہیں۔ سرکار عالی میں اول تعلقداری ضلع کے مستقل محاسب اور تحصیلداری کے موعود الخدمت تھے۔ مدتوں منصرم تحصیلدار رہے اور مفوضہ خدمات کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دے کر چند سال قبل وظیفۂ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے آپ کو مالی اور عدالتی امور میں کافی دستگاہ اور قانون میں پورا عبور حاصل ہے

آپ کی بے لوث کارگزاریوں اور قابلیت و دیانت کی وجہ سے تقریباً ۲۲ سال قبل پائیگاہ نواب سلطان الملک بہادر میں بہ خدمت مددگار میر مجلس کے عہدے پر مامور کیا گیا تھا۔ اس وقت بورڈ آف ٹرسٹ پائیگاہ نواب سلطان الملک بہادر ہیں۔ آپ اپنے عہد معتمدی میں ان صیغوں (جو آپ کے زیر نگرانی ہیں) کی اصلاحیں فرمائیں۔ توفیر آمدنی پائیگاہ کے متعلق جو خدمات انجام دے رہے ہیں وہ خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں، آپ پائیگاہ کے ہر نقصان کو اپنا نقصان اور ہر نفع کو اپنا نفع تصور کرتے ہیں اور ہمیشہ پائیگاہ کو نقصان سے بچانے کے لئے سینہ سپر رہتے ہیں۔ آپ کے بہترین تجربہ و اعلیٰ معلومات سے وہ بدنظمیاں جو آپ سے پہلے تھیں آپ کے ان وسیع اصلاحات کے باعث دور ہوگئیں۔ آج دفتر معتمدی پائیگاہ نواب سلطان الملک بہادر آپ کے حسن انتظام کی بدولت بلحاظ انتظام دفاتر سرکار عالی کے مماثل ہے۔ آپ نہایت خوش خلق، فیض رساں، صاحب تدبر و فراست، تجربہ کار، منتظم اور بے لوث و دیانتدار حاکم ہیں۔ حکام بالادست آپ سے خوش اور رعایا آپ کے مداح ہیں منجانب پائیگاہ نواب سلطان الملک بہادر آپ مجلس بلدیہ کے سرگرم رکن ہیں اور نہایت صداقت و قابلیت سے کام کرتے ہیں۔ آپ کا پتہ :- ملک پیٹھ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۷۶)

عبدالقادر صاحب رضوی (مولوی سید ......) آپ مولوی سید محمد علی صاحب رضوی سابق مہتمم بندوبست سرکار عالی و اسٹیٹ نواب سالار جنگ بہادر کے خلف اکبر ہیں۔ آپ ۲ر فروری ۱۲۹۵ھ کو بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم خانگی اساتذہ سے گھر پر ازاں بعد مدارس سرکار عالی میں

شریک ہو کر سلسلۂ تعلیم کو جاری رکھا اور تکمیل درس کے لئے لاہور (پنجاب) تشریف لے گئے اور فورمین کرسچین کالج میں شریک ہو کر وہاں سے بعد کامیابی وطن واپس ہوئے۔ اردو، فارسی اور انگریزی سیاق و سباق سے ماہر اور امتحان عہدہ داران مال و جوڈیشل میں بدرجہ اعلیٰ کامیاب ہیں۔ ۳ نیر ۱۳۲۱ف کو آپ سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ یکم دے ۱۳۲۷ف کو ناظم پنجم عدالت دیوانی بلدہ کی خدمت پر فائز ہوئے۔ اعلیٰ کارگزاری اور بے لوث خدمات کی وجہ آپ یکم شہریور ۱۳۳۸ف کو نواب سر عقیل جنگ بہادر کے پرسنل مددگار مقرر ہوئے اور اس خدمت کو آپ نے ۱۰ اردی بہشت ۱۳۴۶ف تک نہایت مستعدی اور جانفشانی سے انجام دے کر اپنی قابلیت اور معاملہ فہمی کے خوب جوہر دکھائے۔ آپ کی ان بے لوث کارگزاریوں اور اعلیٰ قابلیت کو دیکھکر پائیگاہ نواب سلطان الملک بہادر نے آپ کے خدمات بفرمان خسروی معزز کونسل کی سفارش کی بناء پر سرکار عالی سے مستعار حاصل فرمائیں۔ آپ نے ۱۱۔ اردی بہشت ۱۳۴۶ف کو رکنیت بورڈ آف ٹرسٹ پائیگاہ نواب سلطان الملک بہادر کا جائزہ حاصل فرمایا۔ جائزہ حاصل فرماتے ہی تمام ملتویات کا جلد از جلد تصفیہ فرما دیا اور بہت سی مفید اصلاحیں کیں۔ آج انتظام پائیگاہ کو جو شاہراہ ترقی پر گامزن دیکھتے ہیں وہ زیادہ تر عالیجناب نواب سر عقیل جنگ بہادر میر مجلس معزز بورڈ آف ٹرسٹ کی نگرانی اور آپ کے حسن انتظام کی رہین منت ہے۔ آپ نے بکار سرکار پائیگاہ کئی مرتبہ یورپ کا دور و دراز سفر فرمایا۔ آپ ایک منتظم، بے لوث مدبر اور خوش اخلاق حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ :۔ حیدر گوڑہ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۷۷)

عبداللہ پاشاہ صاحب (مولوی محمد ....) آپ حیدرآباد دکن

کے ممتاز وکلاء سے ہیں۔ آپ کی تعلیم و تربیت یم۔اے، او اسکول علیگڈھ میں ہوی
پندرہ سال کے سن میں میٹرک پاس کرکے آپ نے علی گڈھ کالج میں یونیورسٹی کی
تعلیم کا آغاز کیا جہاں آپ نے تمام امتحانات کی تکمیل کرکے۔ بی۔اے کی ڈگری
آنرس کے ساتھ حاصل کی اس کے بعد الہ آباد کالج سے ایل ایل بی کے ہردو امتحان
اعزاز کے ساتھ پاس کیئے اور ہائی کورٹ، رزیڈنسی کورٹ اور ممالک محروسہ
سرکار عالی کی کل عدالتوں میں وکالت شروع کی اور مسلسل کئی سال سے نہایت
اعلیٰ قابلیت کے ساتھ پیشۂ وکالت انجام دے رہے ہیں۔ اور اس وقت
آپ کا شمار حیدرآباد کے چوٹی کے وکیلوں میں ہے۔ مقدمات کی پیروی میں
کمال دلچسپی لیتے ہیں اور اہل معاملہ حضرات اور موکلین کے ساتھ نہایت حسن
اخلاق سے پیش آتے ہیں۔ آپ محکمۂ مالگزاری کے وکیل سرکار اور حیدرآباد کے
اکثر امراء، جاگیرداران، والیان سمستان کے بھی مشیر قانونی اور رکن مجلس
وضع آئین و قوانین ہیں رعایا کی فلاح و بہبودی کے پیش نظر اکثر مسودات قانونی پیش
کئے ہیں۔ قومی اور ملکی مسائل میں آپ عملاً حصہ لیتے رہتے ہیں۔ اکثر قومی ادارے
آپ کی عملی سرگرمیوں کے رہین منت ہیں۔ آپ کے ملکی اور قومی خدمات کے
متعلق ہمکو کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں، پبلک ان سے بخوبی واقف ہے۔
مختصر یہ کہ آپ نہایت مخلص اور بے لوث کام کرنے والے ہیں اور ملک کو آپ
جیسے ہمدرد قومی کارکنوں کی بہت ضرورت ہے۔

آپ کا پتہ:۔ معظم جاہی مارکٹ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۷۸)

عبدالواحد صاحب ادیبی (مولوی ....) آپ حیدرآباد دکن کے مشہور

و معروف وکلاء سے ہیں۔ طبقۂ وکلاء میں آپ کی ایک معزز و ممتاز حیثیت ہے۔ علم فارسی اور عربی میں لایق ہیں۔ قانونی لیاقت آپ کی اعلیٰ درجہ کی ہے۔ درجۂ اول کی سند کے حامل کہنہ مشق اور تجربہ کار وکیل ہائیکورٹ ہیں۔ دیوانی بلدہ کے وکلاء میں آپ کا نام سب سے پہلے آتا ہے۔ بڑے بڑے مقدمات میں آپ نے کامیابی حاصل کی ہے۔ اہل مقدمات اس کثرت سے رجوع ہوتے ہیں کہ آپ کو گھڑی بھر کی فرصت نہیں ملتی۔ بنچ و بار کی عزت طبقۂ وکلاء اور اہل مقدمات میں آپ کو ہر دلعزیزی حاصل ہے۔ ۱۳۴۳ف میں مجلس بلدیہ کی رکنیت پر آپ کا انتخاب عمل میں آیا۔ ۱۳۴۵ف میں آپ نائب میر مجلس مجلس بلدیہ ہوئے۔ اس وقت آپ مجلس بلدیہ کے نامزدۂ سرکار رکن ہیں اور رکنیت کے فرائض نہایت سرگرمی سے انجام دے رہے ہیں۔ صاحب اخلاق ذی مروت، شگفتہ مزاج اور سلیم الطبع وکیل ہیں۔

آپ کا پتہ، گوشہ محل، حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۷۹)

عثمان نواز جنگ بہادر (ڈاکٹر نواب ....) آپ امرائے حیدرآباد کے ایک سربرآوردہ خاندان کے رکن ہیں ۱۲۹۳ف میں بمقام بلدۂ حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے اور ہندوستان میں مدارج تعلیمی طے کرکے انگلستان تشریف لے گئے جہاں اڈنبرا یونیورسٹی سے ایم۔ بی۔ سی۔ ایچ۔ بی کی اعلیٰ سند نمایاں کامیابی کے ساتھ حاصل کی۔ وطن واپس آکر ۱۳۲۱ف میں آپ سلک ملازمت سرکار عالی میں بحیثیت سول سرجن درجۂ چہارم دواخانہ کاروان بلدہ میں داخل ہوئے اور اسی حیثیت سے متعدد دواخانہ جات بیرون بلدہ میں ایک مدت تک کام کرنے کے بعد ۱۳۳۳ف میں آپ کاروان بلدہ کے اہم اور ذمہ دارانہ منصب پر فائز کئے گئے۔

حسن خلق اور حسن سلوک جو امرائے حیدرآباد کا طرۂ امتیاز ہے۔ آپ میں بدرجۂ اتم موجود ہیں اور آپ حیدرآباد کی معزز سوسائٹی میں نہایت ہر دلعزیز ہیں۔
آپ کا پتہ :- سرور نگر حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۸۰)

عثمان یار خاں صاحب (نواب ....) آپ نواب عزت یار خاں حکیم الحکماء محی الدولہ سابع کے خلف اکبر، نواب رسول یار خان حکیم الحکماء محی الدولہ سادس کے پوتے، نواب محبوب یار خان رسول یار جنگ بہادر اور نواب حیدر یار خان احمد یاور جنگ بہادر کے لائق بھتیجے ہیں آپ بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے آپ کی ابتدائی تعلیم آپ کے لائق اور شفیق والد کے زیر نگرانی اعلیٰ پیمانے پر ہوئی زاں بعد یہیں کے سرکاری درسگاہوں میں آپ نے تعلیم حاصل فرمائی اردو، فارسی عربی اور انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں سیاق وسباق سے ماہر ہیں اپنے والد کے بعد جملہ جاگیرات موروثی سے مفتخر و ممتاز ہیں۔ صاحب اخلاق اور ذی مروت ہیں۔ اعلیٰ سوسائٹی میں آپ کی بڑی عزت و وقعت ہے۔ ہمدرد، ملنسار ذی فہم، سنجیدہ مزاج اور بڑی خوبیوں کے نواب ہیں۔
آپ کا پتہ۔ حیدر گوڑہ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۸۱)

عزیز نواز جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا نام سید عزیز الدین علی خاں ہے۔ آپ خان بہادر سید شمس الدین علی خاں سابق ڈپٹی کمشنر صوبہ برار کے صاحبزادے ہیں۔ آپ ۱۲۹۷ف میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم سینٹ زیویرس اسکول بمبئی

میں حاصل کرکے نظام کالج حیدرآباد میں اعلیٰ مدارج کی تکمیل فرمائی۔ بعد انفراغ تعلیم ۱۳۲۱ف میں آپ سلک ملازمت سرکار عالی میں بحیثیت دوم تعلقدار داخل ہوئے اور مختلف اضلاع میں درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے اول تعلقدار ہوئے۔ زاں بعد ۱۳۴۱ف میں آپ کو منصرمانہ حیثیت سے صوبہ داری گلبرگہ شریف کے منصب جلیلہ پر ترقی ملی زاں بعد صوبہ داری میدک پر فائز ہوئے۔ اس وقت اس عہدہ پر نہایت قابلیت وحسن تدبیر و وفاشعاری و دیانتداری کے ساتھ کارگزار ہیں۔ آپ کو پیشگاہ حضرت اقدس و اعلیٰ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ سے بتقریب سالگرہ ہمایونی بتاریخ ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ خطاب مستطاب "عزیز نواز جنگ" سے بھی افتخار بخشا گیا ہے۔ آپ سے راعی و رعایا ہر دو خوش ہیں۔ آپ نہایت نیک طینت، خوش خلق، منکسر المزاج، ملنسار، ملک کے بہی خواہ مالک کے جاں نثار، فرض شناس، مستعد، جفاکش اور ہر دلعزیز نواب ہیں۔ عہدہ داران مال میں ایک نمایاں حیثیت اور اعلیٰ سوسائٹی میں کافی رسوخ رکھتے ہیں۔

آپ کا پتہ:- امیر پیٹھ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۸۲)

عزیز یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا نام محمد عزیز الدین خاں ہے۔ آپ محمد فیاض الدین خاں صاحب مرحوم کے فرزند اور نواب مشرف جنگ مرحوم کے پوترے ہیں۔ ۱۲۹۲ھ میں بمقام بلدۂ حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے اور تمام مدارج تعلیم کو طے کر لینے کے بعد بعہد حضرت غفران مکاںؒ اعزاز و حقوق آبائی کے ساتھ علاقہ صرف خاص مبارک کی نظامت عطیات سے سرفراز ہوئے۔ من بعد خطاب خانی و بہادری و عزیز یار جنگ سے ۱۳۱۶ف میں مفتخر و مباہی ہوئے ہمیشہ

سے الطاف شاہانہ آپ پر مبذول رہے ہیں، چنانچہ عطیات سے نظامت عدالت صرف خاص مبارک کی خدمت پر بہ توجہ شاہی آپ نے ترقی پائی۔ زاں بعد اول تعلقدار ضلع اطراف بلدہ صرف خاص مبارک سے سرفراز ہوکر اپنی مفوضہ خدمت کو نہایت دیانتداری و وفاشعاری و جانفشانی سے ایک عرصہ تک انجام دیتے رہے۔ مجلس وضع آئین و قوانین و آرایش بلدہ کی رکنیت پر بھی سرفراز تھے۔ ابتدائی عمر ہی سے شاعری کے ساتھ آپ کا فطری لگاؤ ہے اور اس فن میں آپ حضرت داغ کے شاگرد ہیں۔ واسوخت ایاغ شباب ا۔ ر دیوان ارمغان عزیز آپ کی تصنیفات سے ہیں آپ کا پتہ :۔ کنگ کوٹھی روڈ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۸۳)

عسکر علی صاحب (مولوی میر..........) آپ ایک معزز اور ممتاز خاندان کے رکن ہیں۔ السنہ مشرقیہ میں کافی دستگاہ رکھتے ہیں۔ سررشتۂ مال کے کام پر آپ کو عبور حاصل ہے۔ چنانچہ سرکار عالی میں آپ ایک عرصہ تک سررشتۂ مال کے خدمات انجام دے چکے ہیں۔ زاں بعد اسٹیٹ نواب سالار جنگ بہادر میں آپ بحیثیت منتظم داخل ہوئے۔ آپ کی حسن کارگزاریوں کی وجہ آپ کی خدمات اسٹیٹ نواب خانخاناں مرحوم میں مستعار لئے گئے، جہاں آپ ایک مدت مدید تک بحیثیت معتمد اسٹیٹ کام انجام دیتے رہے۔ جب نواب مرزا محمد علی بیگ صاحب سابق ناظم و معتمد اسٹیٹ اپنی رکی ملازمت پر واپس ہوئے تو نواب سالار جنگ بہادر نے آپ کو فوق العادہ قی سے اپنی اسٹیٹ میں واپس طلب فرمالیا۔ اس وقت آپ ناظم و معتمد اسٹیٹ ہیں پنے مفوضہ خدمات کو خوش اسلوبی اور بے لوثی سے انجام دے رکھے ہیں۔ آپ میں نہ صرف جوہر فرض شناسی بدرجۂ اتم موجود ہے۔ بلکہ اپنے مالک کی مزاج دانی

کا بھی مادہ قدرت کی جانب سے آپ میں ودیعت ہوا ہے۔ آپ نواب صاحب کے معتمد علیہ ہیں۔ ہر سال ۹ محرم الحرام کو بغرض شرکت مجلس عزا آپ کے گھر نواب صاحب تشریف لاکر آپ کی عزت افزائی فرماتے ہیں۔ نہایت خلیق، ملنسار، شگفتہ مزاج اور پابند صوم وصلوٰۃ، یتیموں کے دلسوز اور غریبوں کے مدد ومعاون ہیں۔

آپ کا پتہ :- بارہ دری نواب سالار جنگ بہادر حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۸۴)

عسکر یار جنگ بہادر (نواب.........) آپ کا اصلی نام سید محمد عسکری حسن ہے۔ آپ نواب جبّار یار جنگ مرحوم سابق میر مجلس عدالت العالیہ کے صاحبزادے ہیں ۱۸۹۲ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم گھر ہی پر ہوی۔ زاں بعد نظام کالج اور پھر دارالعلوم علی گڈھ میں تعلیم کے اعلیٰ مدارج طے کئے۔ ۱۹۰۸ء میں آپ عازم انگلستان ہوئے اور وہاں ۱۹۱۳ء میں اکسفورڈ یونیورسٹی سے بی اے کی ڈگری اور ۱۹۱۴ء میں بیرسٹری کی سند حاصل کی اور وطن واپس آکر الہ آباد ہائیکورٹ میں پریکٹس کے لئے نام درج کرایا، لیکن زیادہ دن نہ گزرے تھے کہ آپ حیدرآباد چلے آئے اور اس وقت سے یہاں کے وکالت پیشہ طبقہ میں اپنی قابلیت اور حسن اخلاق کی وجہ نمایاں جگہ حاصل کرلی جس میں رفتہ رفتہ اضافہ ہوتا رہا حتیٰ اس لئے آپ کا شمار مملکت آصفیہ کے کامیاب وکلاء میں ہونے لگا۔ آپ کی قانونی استعداد کی وجہ آپ کا تقرر معتمدی وضع آئین وقوانین کے عہدۂ جلیلہ پر حسب فرمان خسروی مورخہ ۲۹۔ رجب المرجب ۱۳۵۶ھ بمشاہرہ اسے ،، دو ہزار روپیہ یکم آذر ۱۳۴۷ف سے عمل میں آیا۔ چونکہ یکم آذر ۱۳۴۷ف کو آغاز سنہ مالیہ کی تعطیل تھی اس لئے آپ نے بتاریخ ۲ر آذر ۱۳۴۷ف اپنی خدمات کا جائزہ حاصل فرمایا۔ اس کے ایک سال بعد یعنی

۷ رمضان المبارک ۱۳۴۵ھ کو خطاب مستطاب "نواب عسکر یار جنگ بہادر" سے مفتخر و ممتاز ہوئے۔ آپ حیدرآباد ہائیکورٹ بار کے ممتاز فرد اور مجلس مقننہ و مجلس صفائی بلدہ کے رکن بھی رہ چکے ہیں۔ آپ کا خاندان شمالی ہند میں ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ جہاں آپ کے جدّ اعلیٰ سید حمزہ بن حمید بخشی الملک سلطنت عثمانیہ ترکی، سلطان التمش کے زمانہ میں ہندوستان آئے اور مناصب جلیلہ پر فائز ہو کر ضلع فتحپور میں جاگیر حاصل کی۔ آپ کے والد نواب جبار یار جنگ مرحوم فارسی و عربی کے زبردست عالم تھے اور انگریزی میں بھی دستگاہ رکھتے تھے۔ جن کی وکالت نے حیدرآباد میں اس حد تک فروغ حاصل کیا کہ سرکار عالی نے اس کی اطلاع پا کر سیشن جج کے عہدہ پر مامور کر دیا۔ جس سے اپنی قابلیت و ذہانت کے باعث بہت جلد ترقی کر کے رکن عدالت العالیہ اور پھر میر مجلس ہو گئے۔

آپ کا پتہ:- گل باغ، ہنومان ٹیکری حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۸۵)

عقیل جنگ بہادر

(نواب سر..........) آپ کا اسم گرامی سید عقیل ہے اور آپ موتمن جنگ، عماد الدولہ، عماد الملک مرحوم کے صاحبزادے ہیں۔ ۱۲۸۵ف میں بمقام بلگرام ضلع ہردوئی پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تربیت اپنی شفیق و روشن خیال والدۂ ماجدہ کی آغوش عاطفت میں پائی۔ بعد تکمیل درس ابتدائی مدرسۂ عالیہ بلدۂ حیدرآباد میں داخل ہوئے۔ جہاں ۱۸۹۳ء میں میٹرک کا امتحان اعزاز کے ساتھ پاس کیا۔ زاں بعد نظام کالج میں ایف اے تک تعلیم حاصل فرمائی۔ اس کے بعد بوجہ خرابی صحت سلسلۂ تعلیم ترک فرما دیا اور اسی باعث بغرض حصول تعلیم آپ ولایت بھی تشریف نہ لیجا سکے۔

سنہ ۱۳۰۶ ف میں بطور کار آموز آپ سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور
دو ماہ کے اندر ہی ضلع اورنگ آباد کے سوم تعلقدار ہوگئے اور مختلف اضلاع میں
اسی حیثیت سے کارگزار رہے۔ سنہ ۱۳۱۴ ف میں آپ کو بذریعۂ فرمان مبارک اسکریٹری
پائیگاہ نواب سر وقار الامرا کا عہدہ تفویض ہوا۔ اور اس کے ایک سال بعد باضافہ
ماہانہ پائیگاہ سر آسمان جاہ میں اسی عہدہ پر آپ کی منتقلی عمل میں آئی۔ سنہ ۱۳۲۲ ف میں
آپ کو معتمدی صرف خاص مبارک پر ترقی ملی۔ اور اس کے ایک سال بعد معتمد فوج اور ازاں
بعد زائد معتمد مال کا عہدہ ملا۔ اسی سال آپ ترقی کا ایک اور زینہ طے کرکے نائب
صدر المہام ہر سہ پائیگاہ کے منصب جلیلہ پر فائز ہوئے اور دو سال تک یہاں آپ نے
اس خدمت کو نہایت قابلیت و حسن تدبیر سے انجام دے کر مورد تحسین و آفرین، اور
بتقریب سالگرہ مبارک خطاب مستطاب نواب عقیل جنگ بہادر سے مفتخر و ممتاز ہوئے۔
سنہ ۱۳۲۸ ف میں گلشن آباد و میدک کی صوبہ داری سے مفتخر ہوئے اور اس کے چند
ماہ بعد اپنے بڑے بھائی نواب عابد نواز جنگ بہادر سے صوبہ داری گلبرگہ شریف
کا جائزہ حاصل فرمایا۔ اس کے چند روز بعد سر رشتۂ صنعت و حرفت کے صدر المہام
مقرر ہوئے اور پھر ہر سہ پائیگاہ کی صدر المہامی کے فرائض آپ کی خدمات کے
ساتھ منسلک ہوگئے اور سنہ ۱۳۳۶ ف میں سر رشتۂ تعمیرات عامہ و آبپاشی و ٹیلیفون و
برقی کی صدر المہامی پر فائز ہوئے اور اس وقت آپ صدر المہامی فوج و طبابت
و علاج حیوانات و رصدگاہ نظامیہ و عجائب خانہ و سٹی سروے و رجسٹریشن و کاغذ
مختومہ و ٹپہ و طبابت پر مامور و کارگزار ہیں۔ جب کہ رائٹ آنریبل نواب سر حیدر
نواز جنگ بہادر صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی بتقریب جشن تاجپوشی ملک معظم
جارج ششم لندن تشریف لیگئے تھے تو آپ تا واپسی ان کے نگران کار صدر اعظم رہے۔
سرکاری فرائض کے ساتھ ساتھ پائیگاہ نواب ناموَر جنگ اقتدار الدولہ سلطان الملک بہادر

اور پائیگاہ نواب لطافت جنگ لطف الدولہ مرحوم کے فرائض میر مجلسی کو بھی انجام دے رہے ہیں۔ ملکی و مالی اور انتظامی امور میں کامل تجربہ رکھتے ہیں معزز کونسل کے ایک سربرآوردہ، نامبرآوردہ سب سے سینیر اور معزز رکن ہیں۔ تدبیر اور فراست آپ کی مسلمہ ہے۔ اخلاق۔ اور اتحاد و مروت میں یکتا ہیں، طبیعت میں فیضرسانی انصاف پسندی حق شناسی ہے۔ حیدرآباد کا بچہ بچہ آپ کے نام نامی سے واقف ہے۔ سرکار عظمت مدار میں بھی آپ کی بہت عزت و وقعت ہے۔ "خطاب سر" سے مفتخر و ممتاز ہیں۔ کارہائے رفاہ عام میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ ملک کی بہبودی اور رعایا کی خوشحالی اور مالک کی خوشنودی ہمیشہ آپ کے پیش نظر رہتی ہے۔ آپ نے اپنی میر مجلسی میں پائیگاہ نواب سلطان الملک بہادر اور نواب لطف الدولہ مرحوم میں تازہ روح پھونک کر ان کو بام اوج پر پہنچا دیا۔ غرض آپ کے گراں قدر خدمات کی تعریف جہاں تک کی جائے کم ہے۔ سرکار عالی اور سرکار عظمت مدار ہر دو کو آپ کے خدمات کا اعتراف ہے۔ آپ کا پتہ:۔ سوباجی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۸۶)

علی اصغر صاحب بلگرامی (مولوی سید......) آپ مولوی سید حسن صاحب جشن کے فرزند ہیں۔ آپ یکم دئے ۱۲۳۰ف کو بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم آپ نے بیدر و حیدرآباد میں پائی اور ایف۔اے کی تعلیم اورنگ آباد کالج میں عربی و فارسی کا اکتساب مولوی محمد سبطین صاحب مرحوم سے فرمایا اور اصول و فقہ علماء عراق سے۔ زاں بعد امتحان عہدہ داران مال و جوڈیشل میں کامیاب ہو کر ملازمت سرکار عالی کی جانب متوجہ ہوئے اور تین سال تک بطور کارآموز منصرم تحصیلدار و مددگار مال رہکر اپنے فرائض منصبی کو باحسن الوجوہ انجام دیا۔ آذر ۱۳۲۴ف میں ناظم پیشی

معین المہام عدالت و کوتوالی کی خدمت پر منتقل ہوئے۔ زاں بعد صدر منتظم اور پھر مددگار
ہوم سکریٹری سرکار عالی پر ترقی پائے اس اثناء میں مولوی غلام یزدانی صاحب کے
زمانہ رخصت میں تقریباً دو سال تک حسب فرمان خسروی نظامت آثار قدیمہ کے
نگران کار رہے۔ نظامت آثار قدیمہ کا شاندار کارنامہ آپ کی تالیف مآثر دکن،
اور لینڈ مارکس آف دی دکن (انگریزی) ہے جس میں شہر حیدرآباد و مضافات بلدہ
کے تمام تاریخی عمارات و آثار کے باتصویر تفصیلی حالات تحقیق کے ساتھ آپنے قلمبند فرمائے
ہیں۔ ۱۳۴۲ف میں آپ مددگار معتمد مال مقرر ہوئے۔ ۱۳۴۳ف میں آپ کو عہدہ
اول تعلقداری پر ترقی ملی۔ آپ کا ادبی مذاق باوجود سرکاری خدمات کی مصروفیتوں
کے لائق تحسین ہے۔ چنانچہ بکثرت ادبی مضامین کے علاوہ جو مختلف سربرآوردہ
اخبارات و رسایل میں شایع ہو کر مقبول خاص و عام ہوے۔ متعدد تصانیف
آپ کی یادگار ہیں۔ آپ کا ذاتی کتب خانہ ادبی اور تاریخی نایاب و کمیاب کتب سے
بھرا ہوا ہے جسمیں آپ اپنا کافی وقت صرف کرتے ہیں۔

(۱۸۷)

علی اکبر صاحب (مولوی سید.........) آپ حیدرآباد دکن کے ایک معزز
و ممتاز خاندان کے فرد کپتان سید محمد صاحب مرحوم کمانڈر افواج پائیگاہ نواب
سر آسمانجاہ مغفور کے فرزند اور لفٹنٹ کرنل مولوی سید علی رضا صاحب پرائیوٹ
سکریٹری نواب اعانت جنگ معین الدولہ بہادر کے بھائی ہیں۔ ۸ر آذر ۱۳۰۰ف
کو بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم میٹرک تک مدرسۂ عالیہ
میں ہوئی اس کے بعد ولسن کالج بمبئی میں بی۔ اے تک تعلیم پائی۔ ۱۹۱۲ء میں
اسٹیٹ اسکالرشپ حاصل فرما کر انگلستان تشریف لے گئے اور وہاں کیمبرج یونیورسٹی

سے معاشیات میں سکنڈ کلاس آنرز کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۱۲ء کے آواخر میں وطن واپس ہوئے۔ ۲۰ ر شہریور ۱۳۲۶ف کو بحیثیت پروفیسر نظام کالج سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ۱۲ ر تیر ۱۳۳۰ف کو صدر مہتممی گلبرگہ پر فائز ہوئے۔ ۲۹ آذر ۱۳۳۳ف کو صدر مہتمم تعلیمات بلدہ۔ یکم اسفندار ۱۳۳۵ف کو منصرم نگران کار ڈائرکٹر بوائے اسکاوٹس۔ ۸ ر اسفندار ۱۳۴۰ف کو پھر اپنی اصلی خدمت پر واپس ہوے اور صدر مہتممی تعلیمات میدک کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ ۴ ر خورداد ۱۳۴۰ف کو اسپیشل ڈیوٹی پر نواب صلابت جاہ مرحوم کے ہمراہ یورپ کا سفر فرمایا۔ ۱۳۳۴ف میں انجمن اساتذہ بلدۂ حیدرآباد کا افتتاح ہوا جس کے بانی اور موسس اعلیٰ اور صدر آپ ہوئے۔ انجمن کے مقاصد و اغراض کو ملک کے طول و عرض میں پھیلانے کی غرض سے ایک رسالہ موسوم بہ "حیدرآباد ٹیچر" آپ نے اجرا فرمایا جس کی اب (۹۰۰) کی اشاعت ہے۔ ۱۳۳۳ف میں آپ ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ علی گڈھ میں شرکت کی غرض سے تشریف لے گئے اور بعد شرکت تعلیم بالغان پر رپورٹ پیش کی اور اس پر کئی پبلک لکچر دئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ متعدد مدارس شبینہ قایم ہو گئے۔ ۱۳۳۵ف میں ۶ تا ۱۲ سال کے طلباء جو حدود صفائی میں تقسیم ہیں ان کا شمار کر کے رپورٹ پیش فرمائی۔ چونکہ یہ جبری تعلیم کا مقدمہ تھا۔ اسی بناء پر دو سال بعد ۱۳۳۷ف میں منجانب سرکار آپ میسور تشریف لے گئے۔ واپسی پر آپ نے وہاں کے نظام تعلیم کا خاکہ دیتے ہوئے جبری تعلیم کے تفصیلات پیش فرمائے۔ ۱۳۳۶ف میں آپ کو امپیریل ایجوکیشنل کانفرنس لندن میں شرکت کے لئے حکومت کی جانب سے بھیجا گیا۔ ۱۳۳۸ف میں آپ نے معائنہ طبی طلباء مدارس کے بارے میں رپورٹ پیش کی۔ ۱۳۳۹ف میں نظامت تعلیمات کی مقرر کردہ سب کمیٹی تعلیم تاریخ و جغرافیہ میں آپ نے شرکت فرمائی۔ ۱۳۴۰ف ...

میں آل ایشیا تعلیمی کانفرنس منعقدہ بنارس میں شرکت فرمائی۔ اور وہاں سے کلکتہ جاکر بہرے۔ گونگے اور اندھے طلباء کے مدارس کا معائنہ فرمایا اور بعد واپسی ایسے طلباء کے لئے مخصوص مدارس کے قیام کی اسکیم پیش کی۔ ۱۳۴۱ف میں ماڈل پرائمری اسکول کے قیام کی اسکیم پیش کی جو اب بارآور ہوتی نظر آرہی ہے ۱۳۴۱ف ۱۳۴۱ء میں ماڈل پرائمری اسکول کا قیام عمل میں آیا۔ اس کا جزئی اور کلی انتظام آپ ہی نے کیا۔ اسی سال آپ کی معرکتہ الآراء تصنیف انگریزی میں طبع ہوی جس نے اہل فن سے خراج تحسین حاصل کیا۔ ۱۳۴۲ف میں شاہی و صرف خاص مبارک کے مدارس کی تنظیم کے لئے رپورٹ اور تحتانوی تعلیم کی توسیع و اصلاح کے لئے بھی تفصیلی اسکیم پیش فرمائی۔ ۱۳۴۵ف میں وفاق انجمن اساتذہ ہند کے سالانہ جلسے منعقدہ گوالیار نیز ایجوکیشنل کانفرنس میں آپ نے شرکت فرمائی۔ ۱۳۴۶ف میں تقریب سلور جوبلی حضور پرنور خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ سررشتہ تعلیمات کی تعریف ایجوکیشن انڈر آصف جاہ دی سیونتھ" آپ نے شایع کی۔ ۱۱ ر تیر ۱۳۴۶ف کو آپ اسپشل اسکلنگ افسر تعلیمات و معتمد مجلس تعلیم ثانوی کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ آپ ہمیشہ محبت و مودت کا سبق دیتے رہتے ہیں اور کبھی آپ کے ماتحتین نے یہ محسوس نہیں کیا کہ آپ اُن پر حکمرانی کر رہے ہیں۔ آپ نہایت وسیع الاخلاق اور کثیر الاشفاق حاکم واقع ہوے ہیں۔ کبھی آپ نے کسیکو خود سے رنجیدہ نہیں کیا ہمیشہ اپنے ماتحتین کو خود سے خوش اور راضی رکھا، مستقر بلدہ پر جس قدر بھی مفید اور تعلیمی سرگرمیاں دکھلائی دے رہی ہیں۔ ان سب کا وجود آپ کی اَنتھک کوششوں اعلیٰ قابلیت، بے لوث کارگزاریوں اور دلچسپیوں کا رہین منت ہے۔ آپکی بے مثل سادگی اور فقید المثال شایستگی اور شریف النفسی یادگار رہے گی۔ آپ کی شادی آپ کے قریبی رشتہ دار میجر محمد علی مرزا صاحب مرحوم کی بڑی صاحبزادی

مولوی علی الدین احمد صاحب
ناظم امور مذہبی و صدارت العالیہ سرکار عالی

سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو تین صاحبزادیاں اور (۴) چار صاحبزادہ ہیں۔
آپ کا پتہ بہ تالاب ماں صاحب ہمایوں نگر حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۸۸)

علی الدین احمد صاحب (مولوی ....) آپ شمس العلماء نواب عزیز جنگ مرحوم ولا کے تیسرے صاحبزادے ہیں۔ ۱۹ آبان ۱۳۰۲ف کو پیدا ہوئے۔ آپ نے مدرسہ اعزہ۔ مدرسۂ عالیہ نظام کالج میں تعلیم پائی اور امتحان مال سے فارغ ہونے کے بعد علاقہ مدراس کے اضلاع میں سررشتۂ مال کا عملی تجربہ حاصل کرنے کے لئے منجانب سرکار عالی بھیجے گئے اور وہاں سے واپس ہوکر معتمدی مال میں بحیثیت مددگار اعزازی کام انجام دیا۔ ۱۳۲۸ف میں بحیثیت سوم تعلقدار سلک ملازمت میں داخل ہوئے انتزاع اختیارات عدالتی کے بعد آپ کے خدمات عدالت میں حاصل کئے گئے جہاں آپ نے بحیثیت ناظم عدالت دیوانی و فوجداری بلدہ کئی سال تک کام کیا اور اضلاع عثمان آباد و ناندیڑ میں بحیثیت زائد ناظم عدالت ضلع کارگزار رہے۔ اس کے بعد آپ سررشتۂ مال میں واپس ہوئے اور جالنہ کی دوم تعلقداری پر متعین کئے گئے جہاں آپ نے کارہائے رفاہ عام میں بڑی دلچسپی لی اور ایسے نمایاں کام کئے کہ جالنہ میں آپ کے زمانہ کی اکثر یادگاریں ہیں۔ آپ اضلاع اورنگ آباد اور ناندیڑ کے بھی اول تعلقدار رہے اور ہر جگہ ہردلعزیز رہے، آپ خوش خلق، نیک سیرت، اُن صفات کے حامل ہیں جو آپ کے آبائی ہیں۔ آپ کی بے لوث خدمات، کاردانی، انتظامی قابلیت اور تجربہ کاری کے مدنظر حضرت اقدس و اعلیٰ نے آپ کو کرسی نظامت امور مذہبی صدارت العالیہ کے لئے منتخب فرماکر عزت بخشی۔ یکم آذر ۱۳۴۵ف کو نواب اختر یار جنگ بہادر سابق ناظم و معتمد امور مذہبی سرکار عالی سے آپ نے نظامت امور مذہبی کا جائزہ حاصل

فرمایا۔ تین سال کی قلیل مدت میں مذہبی سرگرمیوں میں آپ نے نئی روح پھونک کر محکمۂ نظامت امور مذہبی کو اپنے جدید اصلاحات سے ایک کارآمد شعبہ بنا دیا۔ اپنے دور میں آپ نے سررشتۂ مذہبی کی رفتار ترقی کو بہت تیز کر دیا ہے اور آج محکمۂ مذہبی ہر مذہب و ملت کے لئے مذہبی ثابت ہو رہا ہے۔ ۱۳۴۸ف میں حسب فرمان حضرت اقدس و اعلیٰ آپ کا اس سررشتہ کی نظامت پر استقلال عمل میں آیا۔

آپ کے دو صاحبزادے ہیں (۱) حسن الدین احمد (حسن) (۲) عزیز الدین احمد (حسین)۔ ہر دو صاحبزادے زیر تعلیم ہیں۔

آپ کا پتہ:۔ عزیز باغ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۸۹)

علی حسین خاں صاحب

(نواب میر ....) آپ الحاج نواب میر حیدر علی خاں صاحب کے فرزند سوم نواب میر عباس علی خاں صاحب مرحوم کے پوترے اور نواب میر اقبال علی خاں صاحب جاگیردار رکن و خازن مجلس جاگیرداران سرکار آصفیہ کے چھوٹے بھائی ہیں۔ آپ کی ابتدائی تعلیم کا آغاز مدرسۂ اعزہ سے ہوا۔ زاں بعد تکمیل درس کے لئے علی گڈھ تشریف لے گئے۔ مسلم یونیورسٹی سے بی۔ اے (آنرز) کورس میں کامیابی حاصل فرما کر مراجعت فرمائے وطن ہوئے۔ ۱۳۳۸ف کو پروبشنر تحصیلدار کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور تحصیلداری ملگ کی خدمت ایک عرصہ تک منصفانہ طور پر نہایت خوش اسلوبی اور مستعدی سے انجام دیتے رہے۔ سررشتۂ انجادی میں بھی آپ کارگزار رہے۔ اس وقت آپ اسپشل افسر لیانڈ ریکارڈ کی خدمت پر فائز اور اورنگ آباد پر متعین ہیں۔ نہایت لایق اور ہوشیار حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ:۔ "حیدر منزل" سلطان پورہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۹۰)

علی حسین خاں صاحب (نواب مرزا..........) آپ نواب مرزا قربان علی خاں مرحوم کے خلف الصدق اور نواب مرزا علی حسین خاں مرحوم کے نبیرہ اور نواب دولت یار جنگ مرحوم کے نواسے ہیں۔ آپ نے اپنے پدر بزرگوار کے زیر سایہ عاطفت اولاً سینٹ جارج گرامر اسکول میں شریک ہوکر سینیئر کیمبرج میں کامیابی حاصل فرمائی۔ ازاں بعد عثمانیہ یونیورسٹی سے بی۔اے کی ڈگری حاصل فرمائی۔

آپ کی شادی ۲۰۔ شعبان المعظم ۱۳۵۵ھ کو نواب داؤد جنگ بہادر کی صاحبزادی سے نہایت تزک و احتشام کے ساتھ ہوی۔ آپ اپنے والد کے بعد جملہ جاگیرات آبائی و جائیداد موروثی سے مفتخر ہیں۔ آپ خوش خلق، وجیہ، جامہ زیب ملنسار اور تعلیم یافتہ نواب ہیں۔

آپ کا پتہ :۔ سیف آباد۔ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۹۱)

علی رضا صاحب (مولوی سید..........) آپ ایک اعلی انجنیر ہونے کے علاوہ مملکت حیدرآباد دکن کے ایک منصب دار اور یومیہ دار سرکار عالی بھی ہیں آپ کی ولادت حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں ۱۸۸۷ء میں ہوی۔ ۱۹۱۰ء میں بی،یس،سی کی ڈگری بمبئی یونیورسٹی سے حاصل کی۔ آپ جامعۂ بمبئی کے سرفرانک سوٹر اسکالر از ابتدا تا زمانہ حصول ڈگری رہے۔ اور بزمانۂ قیام دکن کالج آپ کالج کے اسکالر بھی تھے اور آخر ۱۹۱۰ء میں منجانب سرکار عالی وظیفہ حاصل فرماکر انگلستان روانہ ہوئے اور بی۔یس۔سی کی ڈگری آنرس کے ساتھ وکٹوریہ یونیورسٹی میں مانچسٹر سے ۱۹۱۳ء میں حاصل کی ڈسمبر ۱۹۱۳ء میں محکمۂ تعمیرات سرکار عالی میں

بحیثیت اسسٹنٹ انجینیر تقرر عمل میں آیا اور ۱۹۲۳ء میں ایوانات شاہی دہلی کی تعمیر کے لئے آپ کا انتخاب ہوا۔ ۱۹۲۴ء میں صدر مہتمم تعمیرات حیدرآباد ڈویژن ہوئے۔ بعدازاں خدمت مددگاری چیف انجینیری پر فائز ہوئے ۱۹۲۹ء میں عثمانیہ انجینیرنگ کالج کا قیام آپ کے ہاتھوں ہوا۔ جو تقریباً ایک سال تک آپ کی نگرانی میں رہا۔ تا اینکہ آپ نے تمام دنیا کا سفر بکار سرکار اختیار فرمایا۔ چنانچہ ۱۹۳۰ء میں آپ اور نواب زین یار جنگ بہادر منجانب سرکار دنیا کے مشہور و معروف یونیورسٹیوں کے دیکھنے کی غرض سے روانہ ہوئے ایک سال کی سیاحت کے بعد واپس ہوکر ۱۹۳۱ء میں یونیورسٹی کے تجاویز میں مصروف اور تعمیری چارج بہ حیثیت ناظم تعمیرات جامعہ ۱۹۳۲ء سے انجام دیکر زاں بعد چیف انجینیر ریلوے کی خدمت پر مامور و کارگزار ہیں۔

آپ خاندانی سید ہیں اور حضرت امام موسی کاظم علیہ الصلواۃ والسلام سے آپ کا سلسلۂ سیادت شروع ہوتا ہے۔ آپ کے آبا و اجداد مشرقی ممالک مثلاً عرب۔ عراق اور ایران کے جلیل القدر اور مشہور علما و مشاہیر عہد سے ہیں اور ان میں سید نعمت اللہ الجزائری مشہور عالم فاضل گزرے ہیں۔ آپ کے آبا و اجداد میں سب سے پہلے میر محمد علی خاں مرحوم نالہ حیدرآباد تشریف لائے جو میر عالم مرحوم وزیر اعظم حیدرآباد دکن کے حقیقی چچیرے بھائی تھے ان کے صاحبزادے میر محمد حسین خاں مرحوم جاگیردار و منصبدار (صاحب تذکرہ کے جد امجد) نواب مستقیم الدولہ بہادر کے داماد اور ایک ممتاز درباری امراء غفران مکان و سکندر جاہ بہادر اور ناصر الدولہ بہادر میں سے تھے۔ آپ کی جاگیرات چنچولی تعلقہ گلبرگہ میں اور جنگم تعلقہ سیرپور تانڈور میں تھے (گلزار آصفی صفحہ (۲۱۹) ایڈیشن ۱۲۵۸ھ و تزک محبوبیہ صفحہ (۴۲۱) جلد دوم ایڈیشن ۱۳۲۱ھ میں خان مرحوم کے تفصیلی حالات خاندانی درج ہیں آپکے

ناناسید محمد حسین خاں مرحوم تعلقداری برار سے۔ آپ کے والد مولوی سید نظام الدین صاحب مرحوم منصبدار اپنے خاندان کے پہلے فرد تھے جنہوں نے سرکاری ملازمت اختیار کی اور محکمۂ مال میں بزمانہ سالار جنگ اعظم تحصیلدار ہو کر تیس سال کے بعد وظیفہ حسن خدمت پر علحدہ ہوئے۔ صاحب تذکرہ حیدرآباد کے فنی عہدہ داروں میں ایک نمایاں اور ممتاز حیثیت رکھتے ہیں، ہمدرد بنی نوع انسان، نہایت خلیق و ملنسار اور قوم کا درد رکھنے والے حاکم ہیں۔ ملک و مالک کی خیر خواہی آپ کا نصب العین ہے۔ پابند صوم و صلواۃ اور شرع مبین ہیں۔

آپ کا پتہ:۔ کاچی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۹۲)

علی رضا صاحب (لفٹنٹ کرنل سید ......) آپ حیدرآباد دکن کے ایک اعلیٰ خاندان کے ایک تعلیم یافتہ اور ذی اثر رکن ہیں۔ آپ کپتان سید محمد مرحوم کمانڈر افواج پائیگاہ نواب سرآسمان جاہ مغفور کے خلف اکبر ہیں۔ آپ کی ابتدائی تعلیم گھر پر زاں بعد مدرسۂ عالیہ میں ہوئی، اردو، فارسی اور انگریزی سیاق وسباق سے ماہر۔ کرکٹ، فٹبال، ہاکی اور ٹینس کے بہترین کھلاڑی رہے ہیں۔ آپ نے اپنے والد کی جگہ نواب سرآسمان جاہ مرحوم کے افواج کے کمانڈر ہوئے۔ اب تک آپ اس خدمت کو نہایت ہی قابلیت سے انجام دے رہے ہیں۔ امیر پائیگاہ نواب اعانت جنگ معین الدولہ بہادر کے آپ پرائیوٹ سکریٹری (معتمد پیشی) بھی ہیں۔ لفٹنٹ کرنل کا آپ کو اعزاز سرکار عالی سے حاصل ہے۔ آپ نے حیدرآباد ٹینس چمپین شپ کو متواتر سات سال تک جیتا ہے۔ آپ نہایت خوش خلق، ملنسار فرض شناس، علم دوست حاکم اور نواب اعانت جنگ معین الدولہ بہادر کے معتمد علیہ

ہیں۔آپ ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔
آپ کا پتہ :۔ سوباجی گوڑہ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۹۳)

علی رضا صاحب (مولوی آقا شیخ ......۔) آپ آقا شیخ محمد صاحب اول تعلقدار مرحوم کے فرزند اور ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ حاکم ہیں۔ ۸ امرداد ۱۳۰۶ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم کا آغاز مدرسۂ عالیہ سے ہوا آپ مدرسۂ عالیہ کے ایک ہونہار طالب علم ہونے کے ساتھ ساتھ آپ ایک بہترین کھلاڑی بھی تھے۔ فٹبال، ہاکی وغیرہ میں اچھی مہارت رکھتے ہیں۔ ۲۷ خورداد ۱۳۲۷ف کو منصرم تحصیلدار درجۂ چہارم کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے یکم خورداد ۱۳۳۱ف کو آپ کا استقلال تحصیلداری لکشٹی پیٹھ پر عمل میں آیا۔ اور اسی حیثیت سے آپ جیتور، نظام آباد، کاماریڈی پر اپنے مفوضہ کام کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے۔ ۲۴۔ فروردی ۱۳۳۶ف کو سررشتۂ بندوبست میں متعین ہوئے زاں بعد بودھن پر آپ کا تبادلہ عمل میں آیا۔ اسی دوران میں آپ نے جیتور، نظام آباد اور کاماریڈی پر مددگار تعلقدار کی خدمت کو منصرمانہ انجام دیا۔ ۱۶ اتیر ۱۳۴۱ف کو آپ انچارج مددگار تعلقدار ڈویژن بودھن اور ۲۰۔ دی ۱۳۴۲ف سے خدمت دوم تعلقداری پر امور دکار گزار ہیں۔ آپ انگریزی میں لائق اور اردو فارسی سے واقف، تجربہ کار، ہوشیار، مستعد اور صاحب اخلاق آقا ہیں۔

(۱۹۴)

علی نواز جنگ بہادر (نواب ......) آپ کا نام میر احمد علی ہے۔

آپ میر واحد علی صاحب مرحوم کے فرزند ہیں۔ آپ بتاریخ ۱۱ تیر ۱۲۸۶ ف بمقام
بلدۂ حیدرآباد پیدا ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم سینٹ جارجس گرامر اسکول میں ہوئی
جہاں امتحان ریاضی میں آپ نے متعدد تمغے حاصل کیے۔ نواب عماد الملک کا
تمغہ تمام ممالک محروسہ میں اول آنے پر اور نواب اکبر جنگ مرحوم کا تمغہ خود اپنے
مدرسہ میں اول رہنے پر پایا۔ زاں بعد مدرسۂ عالیہ میں پہنچکر آپ نے نظام کالج
تک ترقی کی۔ اس کالج میں آپ بی۔ اے کی جماعت میں تا پہنچ چکے تھے۔ مگر شوق مطالعہ
کے باعث آپ کو انگلستان جانے کی غرض سے سرکاری وظیفہ حاصل ہوگیا اور آپ
انگلستان روانہ ہوگئے۔ وہاں پہنچکر آپ نے فن تعمیر کی مشہور درسگاہ کوپرس ہل
کالج میں شریک ہوکر بہ حیثیت طالب علم خاص ناموری حاصل کی۔ جب امتحان کی نوبت
آئی تو آپ کا نام اس کالج کے تمام امیدواروں سے پہلے رہا۔ اس موقع پر آپ کو
کئی اعزاز حاصل ہوئے اور آپ ایف، سی، ایچ کی ڈگری حاصل فرماکر مراجعت فرمائے
حیدرآباد ہوئے۔ اور حسب قرار داد سابقہ آپ کو ملازمت سرکار عالی میں داخل کرلیا
گیا۔ آپ کا ابتدائی تقرر پروبیشنری اسسٹنٹ کی حیثیت سے ضلع محبوب نگر پر ہوا اور
ایک مہینے کے اندر ہی مستقل اسسٹنٹ انجنیر گلبرگہ شریف بنا دئے گئے۔ میدک اور
ورنگل پر بھی آپ تین سال تک اسی خدمت پر مامور و کارگزار رہے۔ ۱۸ بہمن ۱۳۱۲ ف
کو آپ تحت کار خاص حیدرآباد طلب فرمالئے گئے اور اس کے بعد سے آپ کو
بلدہ ہی میں قیام کے مواقع حاصل ہوتے رہے۔ اس عرصہ میں آپ نے سپرنٹنڈنٹ
صفائی اور مددگار صدر محاسب شاخ تنقیح تعمیرات کے فرائض بھی چند ماہ انجام دیئے
آخر الذکر خدمت آپ نے سر جارج کیسن واکر کی تحریک سے پائی جو آپ کے کام کے بڑے
قدرداں تھے۔ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ انجنیر شاخ عام کی خدمت پر آپنے یکم آذر ۱۳۱۱ ف
کو ترقی پائی اور تقریباً ایک سال بعد آپ کا تبادلہ اسی خدمت پر شاخ آبپاشی میں

ہوگیا۔ اسُ زمانہ میں آپ نے سر ویسویسوآیر صاحب کے معاون کی حیثیت سے عثمان ساگر اور آبرسانی حیدرآباد کی اسکیموں کا کام بڑی عرق ریزی کے ساتھ انجام دیا۔ یہاں تک کہ خود صاحب موصوف کو آپ کی کاردانی کا اقرار اپنی رپورٹ میں کرنا پڑا ۱۳۲۰؁ف میں سپرنٹنڈنگ انجنیر کے عہدہ پر سرفراز رہے۔ اور ۱۳۔ شہریور ۱۳۲۱؁ف کو استقلال کی عزت حاصل ہوی۔ اُسی سال ۲۸۔ آبان کو معتمدی تعمیرات کے عہدۂ جلیلہ پر بفرمان خسروی ترقی پائی۔ چیف انجنیر کے فرائض کا اضافہ ۱۵ آبان ۱۳۳۷؁ف کو ہوا۔ اپنے دوران ملازمت میں جو کام آپ نے کئے ہیں ان میں سے عثمان ساگر وحمایت ساگر کے سوا ویراولپیرو ضلع ورنگل میں نظام ساگر ضلع نظام آباد میں، مانیر ضلع کریم نگر میں اور پورنا ضلع پربھنی میں ہمیشہ آپ کے مساعی کو یاد دلاتے رہیں گے۔ آب پاشی کے جس قدر کام ہوچکے یا ہو رہے ہیں اُن میں سے بڑا نظام ساگر ہے جس پر تین کروڑ سے زیادہ مصارف عاید ہوئے ہیں۔ جو تقریباً پونے تین لاکھ ایکر رقبہ کو سیراب کرتا ہے ان کے علاوہ دہلی کا قصر شاہی بھی آپ ہی کے زیر نگرانی تیار ہوا ہے۔ آپ کے ان فرائض پر معتمدی تعمیرات شاخ عام کا اضافہ آذر ۱۳۴۲؁ف سے ہوا اس کے علاوہ صرف خاص مبارک میں چیف انجنیری کا اعزاز بھی آپ کو حاصل ہے۔ اسی طرح ترقیات عامہ اور ڈلو کلفنڈ زیر اقتدار ہیں۔ آپ نے سررشتہ آبپاشی کے کام اور اس کی نگرانی میں جس عرق ریزی کے ساتھ حصہ لیا اور اس صیغہ میں جس قدر ترقی آپ کی وجہ سے رونما ہوی اسُ پر بذرائع مختلف بارگاہ خسروی سے اظہار خوشنودی فرمایا جاتا رہا ہے۔ ماسوا انُ عنایات کے جو مختلف اوقات میں آپ کو مرحمت ہوئے۔ "علی نواز جنگ بہادر" کا خطاب اس امر کا شاہد ہے کہ حضور پرنور کی نظر مبارک میں آپ کے کام کی بڑی قدر ہے

آپ کی شادی ۱۹۰۶؁ء میں نواب محمود نواز جنگ بہادر کی صاحبزادی سے ہوی جنکے

نواب علی یار جنگ بہادر

بطن سے آپ کو دو صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ہیں۔ صاحبزادوں کے نام (۱) میر فرخندہ علی اور (۲) میر محمد علی ہیں۔ اس وقت آپ چیف انجنیئر تعمیرات صرف خاص مبارک کی خدمت پر فائز ہیں۔ نہایت خوش خلق، ملنسار، اعلیٰ تعلیم یافتہ ماہر فن، بہی خواہ ملک و مالک ہیں۔ آپ کا پتہ جوبلی ہل، حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۹۵)

علی یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا اصلی نام سید محمد علی خاں ہے۔ آپ بمقام حیدرآباد دکن پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنے شفیق و مہربان اور اعلیٰ تعلیم یافتہ والد کے زیر نگرانی مثل اپنے اب وجد کے، قابل اور لائق اساتذہ سے اولاً گھر پر اردو، فارسی اور عربی کی اچھی تعلیم حاصل فرمائی۔ زاں بعد سینٹ جارجس گرامر اسکول اور مدرسۂ عالیہ میں شریک ہو کر انگریزی کی تحصیل کی۔ آپ کو تعلیم کے ساتھ ساتھ فنون سپاہ گری اور شہسواری کی تعلیم بھی دی گئی۔ آپ اردو، فارسی اور انگریزی میں اچھی قابلیت و مہارت رکھتے ہیں۔ فن سپاہ گری اور شہسواری میں بھی نہایت اچھی مشق ہے۔ جب آپ کے والد ماجد نواب میر غلام عسکری خاں صارم جنگ مرحوم کو بتقریب جشن چہل سالہ سالگرہ ۱۳۲۳ھ میں پیش گاہ حضرت غفران مکانؒ سے خطاب مستطاب اعتصام الملک و منصب چار ہزاری وسہ ہزار سوار و علم و نقارہ و پالکی جھالر دار سے سرفرازی ہوئی تو اسی مبارک و مسعود تقریب کے موقع پر حضرت غفران مکانؒ نے بمراحم خسروانہ آپ کو خطاب خانی و بہادری و منصب یکہزاری سے مفتخر و ممتاز فرمایا۔ ۲۹۔ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ کو بتقریب سالگرہ مبارک حضرت اقدس و اعلیٰ خلد اللہ ملکہ آپ خطاب مستطاب "علی یار جنگ" سے سرفرازی پائے جس طرح اس خاندان کا ہر معزز رکن ہر وقت مورد الطاف شاہانہ رہا ہے، اسی طرح

الطاف و عنایت بے پایاں حضرت بندگان عالی متعالی مدظلہم العالی آپ پر بھی مبذول ہیں۔ آپ کے جاگیرات اضلاع اورنگ آباد و بیڑ میں واقع ہیں۔ آپ کے جاگیرات میں ([illegible]) مواضع ہیں جن کا رقبہ تخمیناً ستر ہزار ایکڑ۔ آبادی تقریباً بیس ہزار نفوس اور محاصل [illegible] سالانہ تخمیناً ایک لاکھ چالیس ہزار ہے۔ آپ کے جاگیرات میں (۴) مدارس ([illegible]) شفاخانہ ایک عدالت اور ایک محبس ہے۔ اس کے علاوہ محکمۂ صفائی و برقی روشنی (پٹرومکس) کا انتظام بھی ہے۔ آپ ان جاگیرداروں سے ہیں جنھیں عدالتی اور کوتوالی اختیارات حاصل ہیں۔ آپ نے اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی جاگیرات کے انتظام کی اعلیٰ قابلیت حاصل فرمائی۔ چنانچہ آپ نے بحین حیات والد خود بحیثیت معتمد جاگیرات کی دیکھ بھال کی، جب آپ کے والد نے کاروبار جاگیر کے انجام دینے کا مادہ آپ میں بدرجہ اتم موجود پایا تو جاگیرات بالکلیہ اپنی حین حیات ہی میں آپ کے سپرد فرمائے۔ چنانچہ آپ اپنے والد کی حین حیات ہی سے جاگیرات کے تمام کاروبار نظم و نسق باحسن وجوہ انجام دے رہے ہیں۔ جب ۱۳۳۹ف میں آپ کے والد نے انتقال فرمایا تو اُن کے بعد ہی تمام اعزاز و مناصب آبائی و جاگیرات موروثی سے مفتخر ہوئے۔ اور آج (۱۹) سال سے برابر جاگیرات کے کاروبار نظم و نسق بڑی خوش اسلوبی سے بحیثیت مالکانہ انجام دے رہے ہیں۔ اس عرصہ مدت میں آپ کے حسن انتظام سے جاگیرات میں قابل قدر و لائق ستائش ترقیات و اصلاحات وقوع میں آئے ہیں وہ آپ کی ہوشیاری و دانشمندی و دلچسپی و تجربہ کاری و کاردانی کی بیّن دلیل ہیں۔ اپنی عزیز رعایا کی بہبودی اور اُن کی آسائش و آرام اور خوش حالی میں اضافہ کرنے کا خیال ہمیشہ آپ کے پیش نظر رہتا ہے۔ آپ کے حسن تدبر سے جاگیرات کے کاروبار جس عمدہ پیمانہ پر چل رہے ہیں وہ حیطۂ تحریر سے باہر ہیں۔ آپ کی دیوڑھی واقع ملک پیٹھ ہی میں آپ کے جاگیرات کا

صدر محکمہ ہے۔ دیوڑھی ہی میں دفتر کا قیام اس لئے عمل میں آیا کہ وقتاً فوقتاً آپ کاروبار جاگیرات ور عایائے جاگیرات کی حالت سے باخبر رہیں۔

آپ کے والد ماجد کی عین حیات ہی میں آپ کی شادی نواب مرزا فیاض علی خاں مرحوم نبیرہ نواب مرزا شمس الدین خاں الشہیر ابن صاحب مرحوم نبیرہ نواب مجاہد جنگ اول شاہنواز الدولہ ثانی کی صاحبزادی سے نہایت تزک و احتشام کے ساتھ ہوی جن کے بطن سے آپ کو دو فرزند (۱) نواب سید زین العابدین خاں صاحب (۲) نواب سید فرخندہ علی خاں صاحب حق تعالی نے عطا فرمائے۔ دونوں صاحبزادگان اپنے تعلیم یافتہ شفیق و مہربان والد کے زیر نگرانی اردو، فارسی کی تعلیم اچھے اچھے اور لائق اساتذہ سے حاصل فرما کر سینٹ جارجز گرامر اسکول میں بغرض تحصیل زبان انگریزی داخل ہوے اور جب جاگیردار کالج قائم ہوا تو اس میں شریک ہوئے اور اب بھی اعلی پیمانہ پر ان کا سلسلۂ تعلیم نظام کالج میں اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی جاری ہے اول الذکر صاحبزادے نواب سید زین العابدین خاں صاحب (جو خلق و مروت، علم ولیاقت، فہم ذکاوت میں اپنے جد امجد نواب سید غلام عسکری خاں صارم جنگ عزیز الدولہ اعتصام الملک مرحوم کے قدم بقدم ہیں) کو حضرت اقدس و اعلی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے ذریعہ فرمان مبارک مترشدہ ۲۰؍ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ شہزادۂ والاشان ہز ہائینس پرنس آف برار نواب اعظم جاہ بہادر ولیعہد و سپہ سالار افواج آصفی بالقابہم کا آنریری اسٹاف افسر اور صاحبزادۂ دوم نواب سید فرخندہ علی خاں صاحب (جو اپنے بھائی کی طرح فہیم اور لئیق و ذکی ہیں) کو شہزادۂ والاشان میجر جنرل نواب معظم جاہ بہادر صدر نشین آرائش بلدہ برادر ولیعہد دکن بالقابہم کا آنریری اسٹاف آفیسر مقرر فرما کر خاندان امیرزادگان کی عزت اور حوصلہ افزائی فرمائی۔ صاحبزادۂ ثانی الذکر کی شادی نواب سید زین العابدین خاں ساجد یار جنگ بہادر فرزند دوم نواب میر داور علی خاں بہرام جنگ، بہرام الدولہ

نبسہ نواب تراب علی خاں سرسالار جنگ مختار الملک اعظم مرحوم کی صاحبزادی سے ہوئی جن کے بطن سے ایک فرزند ہے جن کا نام نواب سید غلام حیدر خاں ہے، جن کی تاریخ پیدائش ۱۳۵۵ھ ہے۔

آپ کا پتہ:۔ ملک پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۹۶)

علی یاور جنگ بہادر (نواب..........) آپ کا اصلی نام آقا مرزا علی یاور خاں ہے۔ آپ ڈاکٹر مرزا کریم خاں نواب خدیو جنگ مرحوم و مغفور کے اکلوتے فرزند اور آقا مرزا موسیٰ خاں مرحوم کے پوتے ہیں۔ آپ ۱۲۔فروری ۱۹۱۰ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنے والد مرحوم کے آغوش تربیت میں اعلیٰ پیمانے پر تعلیم حاصل فرمائی۔ ابھی آپ کی تعلیم تکمیل کو نہیں پہنچی تھی کہ سایۂ پدر سر سے اٹھ گیا۔ آپ کے شفیق چچاؤں اور دولت عالیہ آصفیہ نے اس غم کو محسوس ہونے نہ دیا اور آپ کو تکمیل درس کے لئے انگلستان روانہ فرمایا۔ جہاں آپ آکسفورڈ یونیورسٹی کالج میں شریک ہوکر بی۔اے (آنرز) کی ڈگری اعزاز کے ساتھ حاصل فرمائی۔ اس امتحان میں آپ کا مضمون تاریخ تھا۔ تعلیمی منازل کو طے کرنیکے بعد آپ وطن واپس ہوئے اور ۱۶ر شہریور ۱۳۳۶ف کو بحیثیت مددگار پروفیسر کلیہ جامعہ عثمانیہ (تاریخ) سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے ۲۸۔ دی ۱۳۳۸ف کو پروفیسر کلیہ مذکور مقرر ہوئے۔ ۱۴ر مہر ۱۳۴۱ف کو سکریٹری شہزادۂ والاشان کرنل نواب معظم جاہ بہادر ولیعہد دکن مقرر ہوئے۔ زاں بعد آپ کا تقرر سررشتۂ معلومات سرکار عالی پر ہوا۔ پہلے یہ محکمہ معتمدی سیاسیات سرکار عالی کے زیر نگرانی تھا۔ مگر ۱۳۴۶ف میں امور خارجہ پر غور و خوض کے لئے ایک مجلس بنام نہاد مجلس امور دستوری قایم ہوئی اس کے بعد آپ معتمد مقرر ہوئے۔ اور سررشتۂ معلومات عا

اور لاسلکی آپ کے تحت دئے گئے۔ آپ کو بتقریب سالگرہ جہاں پناہی ۱۳۲۵ھ کو خطاب مستطاب نواب علی یاور جنگ بہادر سے سرفرازی بخشی گئی۔ آپ کے خاندان کو علم اور اہل علم کے ساتھ ہمیشہ دلبستگی رہی ہے اور تعلیمی کاموں کی سرپرستی آپ کے خاندان کے معزز اراکین ہمیشہ فرماتے رہے ہیں آپ بھی مثل اپنے اب وجد کے علم دوست واقع ہوئے، انتظامی مادہ اور قابلیت آپ میں بدرجہ اتم موجود ہے جوہر فرض شناسی آپ کا قابل تقلید ہے، آپ کی انتظامی قابلیت اور کاردانی نے آپ کو ایک قلیل عرصہ میں معتمدی کے عہدۂ جلیلہ پر پہنچایا ہے۔ قوی یقین ہے کہ آپ بہت جلد اس سے اعلیٰ عہدہ پر مفتخر اور خطاب ملکی و دولائی سے سرفراز فرمائے جائیں گے۔

آپ کا پتہ۔ چاپل روڈ۔ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۹۷)

عنایت الرحمن صاحب (مولوی محمد ....) آپ کا شمار حیدرآباد کے اعلیٰ عہدہ داروں میں ہے۔ آپ خزانہ عامرہ سرکار عالی کے اس وقت مہتمم ہیں۔ ۸۔ خورداد ۱۲۹۶ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے اور یہیں کے مدارس میں آپ نے تعلیمی مدارج طے کئے۔ آپ اُردو، فارسی، عربی اور انگریزی میں لایق و فایق ہیں۔ حسابی امور میں کافی دستگاہ رکھتے ہیں۔ ۲۰۔ خورداد ۱۳۱۵ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ ۱۳ر فروردی ۱۳۲۷ف سے ۵ ارآذر ۱۳۳۱ف تک صدر منتظم دفتر صدر محاسبی سرکار عالی رہے۔ ۱۶۔ آذر ۱۳۳۱ف کو خزانہ عامرہ پر آپ کی تعیناتی عمل میں آئی۔ ۲۴ر امرداد ۱۳۳۱ف کو مددگار مہتمم خزانہ عامرہ ہوئے۔ اس وقت آپ مہتممی خزانہ عامرہ کے فرایض انجام دے رہے ہیں۔ آپ نہایت خوش خلق ملنسار

ہمدرد، ہوشیار، تجربہ کار اور پابندِ وضع قدیم حاکم ہیں۔
آپ کا پتہ "مصاحب منزل" مصطفیٰ بازار حیدر آباد دکن ہے۔

(۱۹۸)

عنایت جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا نام میر عنایت حسین خاں ہے۔ آپ نواب میر علی حسین خاں تہور جنگ اشرف الدولہ، رکن الملک خان دوران مرحوم کے خلف اصغر اور نواب میر قمر الدین علی خاں اشرف الدولہ کے پوتے ہیں۔
آپ ۱۶ ار فروردی ۱۳۰۲ف کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی قابل اساتذہ سے گھر ہی پر حاصل فرمائی۔ زاں بعد مدرسۂ عالیہ میں بغرض حصول تعلیم انگریزی شریک ہوئے، اردو، فارسی، عربی اور انگریزی پر آپ کو عبور حاصل ہے ۸ر تیر ۱۳۳۵ف کو آپ بحیثیت اسیر و کلکٹر ٹیکس صفائی بلدہ سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور ۱۶ بہمن ۱۳۳۶ف کو مددگار کمشنر صفائی مقرر ہوئے۔ اور یکم مہر ۱۳۳۶ف کو اپنی اصلی خدمت پر واپس آئے۔ ۱۶ ار تیر ۱۳۴۱ف کو مددگار معتمد سیاسیات سرکار عالی (شاخ صفائی) کی خدمت پر مامور ہوئے اور اس وقت اسی خدمت پر کارگزار ہیں۔ علاوہ برایں حسب فرمان خسروی آپ کو شاہزادۂ والاشان حضرت ولیعہد بہادر پرنس آف برار۔ سپہ سالار افواج آصفی کی اعزازی مصاحبت کا شرف بھی حاصل ہے۔ بتقریب جشن سالگرہ ہمایونی ۱۳۴۳ف میں آپ کو خطاب مستطاب "عنایت جنگ" عطا ہوا، حضور پرنور کے الطاف شاہانہ بھی آپ کے شامل حال ہیں۔ آپ ایک علم دوست، غربا پرور، فیاض، ہمدردِ قوم و ملت، نیک سیرت، سنجیدہ طبیعت، ملنسار، ملک کے بہی خواہ، مالک کے سچے جاں نثار، پابند صوم وصلوٰۃ، و وضع امیرانہ تواب ہیں۔ باوجود امارت غرور آپ میں نام کو نہیں ہر

ایک سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ کوئی حاجتمند آپ کے در سے خالی نہیں جاتا۔ آپ کو چار صاحبزادے اور چھ صاحبزادیاں ہیں۔ صاحبزادوں کے نام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) نواب سید عباس حسین خاں (۲) نواب میر نادر علی حسین خاں (۳) نواب سید محمد حسین خاں (۴) نواب سید عابد حسین خاں۔ منجملہ ان کے دو صاحبزادے جاگیردار کالج میں زیر تعلیم ہیں۔

آپ کا پتہ :۔ منڈی میر عالم حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۹۸)

عنایت حسین خاں صاحب (نواب مرزا ....) آپ نواب مرزا حسین خاں مرحوم کے فرزند، نواب مرزا علی محمد خاں معتمد جنگ معتمد الدولہ ثانی کے پوترے اور نواب مرزا عبداللطیف خاں لطیف نواز جنگ بہادر مددگار معتمد صنعت و حرفت سرکار عالی کے بھتیجے ہیں۔ ۴ محرم الحرام ۱۳۳۲ھ کو آپ بمقام فرحت منزل خیریت آباد پیدا ہوئے آپ کمسن تھے کہ آپ کے والد بزرگوار کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا آپ نے اپنی جدہ محترمہ کے زیر نگرانی تعلیم و تربیت حاصل فرمائی آپ کی تعلیم کا آغاز جاگیردار کالج سے ہوا۔ آپ اپنی جدہ محترمہ بیگم نواب معتمد الدولہ کے ہمراہ پہلی مرتبہ حج بیت اللہ الحرام و زیارات مقامات مقدسہ مدینہ منورہ تشریف لے گئے بار دوم مقامات مقدسہ عتبات عالیات اور بار سوم بغرض زیارت مشہد مقدس ایران تشریف لے گئے واپسی میں ایران اور ہندوستان کے مشہور مقامات کی سیر و سیاحت بھی فرمائی۔ اور ان سیاحت میں آپ نے علمی اور عملی تجربہ حاصل فرمایا۔ اگرچہ اس وقت آپ کے کتبی تعلیم کا سلسلہ جاری نہیں ہے تاہم آپ خانگی طور پر تحصیل علم میں مشغول ہیں۔ کتب اور اخبار بینی کا ذوق سلیم رکھتے ہیں

آپ کو ہاکی، فٹ بال، کرکٹ اور دیگر مردانہ کھیلوں میں اچھی مہارت حاصل ہے
خوش خلق اور ملنسار نواب ہیں۔ حلقہ احباب وسیع ہے۔
آپ کا پتہ :۔ فرحت منزل خیریت آباد، حیدرآباد دکن ہے۔

اگر آپکے نام کا سرحرف (غ) ہو اور اس لسٹ میں آپکا نام نہ ہو تو آپ اس کے

دوسرے حصہ میں جو زیر ترتیب ہے اپنی لائف بلا معاوضہ درج کروا سکتے ہیں

بشرطیکہ آپ جاگیردار، حاکم، وکیل، حکیم، ڈاکٹر یا شاعر ہوں، تفصیلات کیلئے

مخاطب فرمائیے

دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری اندرون دروازہ چادر گھاٹ حیدرآباد دکن

۱۹۹ غازی الدین احمد صاحب (مولوی ---------)

۲۰۰ غازی جنگ بہادر (نواب --------- -)

۲۰۱ غازی یار جنگ بہادر (نواب ---------)

۲۰۲ غالب بیگ خاں صاحب (نواب محمد ------ -- -)

۲۰۳ غلام احمد خاں صاحب (مولوی ---------)

۲۰۴ غلام پنجتن صاحب شمشاد (مولوی سید ------)

۲۰۵ غلام محمود صاحب قریشی (مولوی ------)

۲۰۶ غلام محی الدین خاں صاحب (مولوی ----- --)

۲۰۷ غلام یزدانی صاحب (مولوی -------)

۲۰۸ غوث الدین خاں بہادر (نواب محمد ------)

۲۰۹ غوث خاں صاحب (نواب محمد ---------)

۲۱۰ غوث یار جنگ بہادر (نواب ---------)

مولوی غازی الدین احمد صاحب
خلف اکبر نواب رفعت یار جنگ ثانی مرحوم

(۱۹۹)

غازی الدین احمد صاحب (مولوی) .... آپ نواب ضیاء الحق فصیح الدین احمد رفعت یار جنگ ثانی مرحوم کے خلف اکبر اور نواب شیخ احمد حسین خاں رفعت یار جنگ اول مرحوم کے پوترے ہیں۔ ۱۹۰۷ء میں پیدا ہوئے۔ عہد طفولیت ہی سے اپنے عم بزرگوار نواب سر نظامت جنگ بہادر کے زیر سایہ تعلیم و تربیت اور پرورش پائے آپ کی ابتدائی تعلیم سینٹ جارجس گرامر اسکول، علی گڈھ اور شملہ میں ہوی۔ بفرمان خاص اعلحضرت بندگانعالی مدظلہم العالی منجانب سرکار عالی بعطائے وظیفہ تعلیمی آپ انگلستان بھیجے گئے اور رولس رائیس کے مشہور و معروف کارخانوں میں مشنریز کے متعلق وسیع معلومات اور عملی تجربہ حاصل فرمایا۔ انگریزی ادب میں کافی دستگاہ رکھتے ہیں آپکو انگریزی شاعری کا بھی ذوق سلیم ہے۔ اسپورٹس میں کافی مہارت اور فنون سپاہ گری میں اچھی قابلیت بہم پہنچائے ہیں موٹر بس سرویس میں بحیثیت ایک اعلی افسر کے کارگزار رہے اس وقت مددگار مہتمم برقی کے عہدہ پر فائز ہیں۔ اپنی اعلی میکانیکل قابلیت اور جفاکشی و مستعدی کے اس سے اعلی عہدہ پر ترقی کرنے کی قوی توقع کی جاسکتی ہے۔ آپ الولد سر لابیہ کی مصداق ہمدرد بنی نوع انسان

سگفتہ مزاج اور نیک طینت حاکم ہیں۔
آپ کا پتہ:۔ رفعت منزل، سوماجی گوڑہ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۰۰)

غازی جنگ بہادر (نواب ....) آپ نواب میر سرفراز حسین خاں صفدر جنگ منیر الدولہ فخر الملک مرحوم کے خلف اکبر نواب میر غلام حسین خاں صفدر جنگ حسام الدولہ فخر الملک اول مرحوم کے پوتے اور نواب میر اسد علی خاں نظام یار جنگ نظام یار الدولہ حسام الملک خانخاناں مغفور کے بھتیجے اور نواب میر داور علی خاں بہرام جنگ بہرام الدولہ مرحوم کے داماد اکبر ہیں۔ اپنے والد مرحوم کے زیر نگرانی اردو، فارسی و عربی کی تحصیل فرمائی۔ آپ کی تعلیم کے لئے مولوی سید علی حیدر صاحب نظم طباطبائی مرحوم المخاطب بہ نواب حیدر یار جنگ اور مولوی سید حسن رضا صاحب قبلہ مرحوم جیسے جیّد عالم اور فاضل متبحر مقرر تھے۔ زیبا نہائے تذکرہ میں آپ نے اچھی قابلیت بہم پہنچائی۔ زاں بعد انگلستان روانہ ہوئے اور ایٹن کالج میں شریک ہو کر تعلیم حاصل فرمائی۔ آپ کو ونڈسر کیاسل میں کوئن وکٹوریہ کے ساتھ چاء نوشی کا شرف حاصل ہوا۔ اور ایڈورڈ ہفتم سے جو اُس زمانہ میں پرنس آف ویلز تھے۔ آپ کا تعارف ہوا۔ آپ نے کئی سال تک ڈیرہ دون کے فوجی کالج میں باضابطہ فوجی تربیت حاصل کی اور سرکار عالی کی باضابطہ فوج میں زائد کپتان داخل ہوئے اور ایک عرصہ تک فوجی ملازمت میں رہ کر علٰحدگی اختیار کی۔ آپ اُن امرائے حیدرآباد سے ہیں۔ جو امراء کہ صف اوّلین میں شمار ہوتے ہیں اور جن کے آبا و اجداد مملکت آصفیہ میں مناصب جلیلہ پر فائز ہو کر حکومت کے دست و بازو رہے ہیں۔ وجاہت شرافت، سخاوت، امارت، دیانت، امانت آپ کے خاندان سے ہمیشہ وابستہ

نواب عاری جنگ بہادر

[illegible] کا تہذیب و آداب کے [illegible] خاندان کا آپ [illegible] رہی ہے۔
ہے۔ بلکہ یوں کہا جا سکتا ہے کہ اس دور کی تہذیب کی رہنمائی امرائے حیدرآباد
میں آپ کے والد مرحوم نے کی۔ ایسے ماحول میں تربیت پاکر آپ کی روشن خیالی
اور معاشرتی ترقی آپ کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے۔ آپ میں یہ تمام صفات بدرجہ
اتم موجود ہیں۔ آپ فوجی ملازمت سے علحدگی اختیار کرنے کے بعد ہمہ تن اپنے
خاندانی علمی مشاغل میں مصروف رہے۔ آپ نہایت منکسر المزاج، خوش خلق، مردم
شناس، ذی وجاہت، علم دوست، غریب پرور، شرفا نواز، فیاض دل
نواب ہیں۔ اپنی ذاتی اور خاندانی امارت و جاہت کے باوجود ادنیٰ و اعلیٰ
سے بخندہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ حیدرآباد کی سوسائٹی میں اپنے خاندانی وقار
کے موافق آپ کو کافی رسوخ اور یہاں کی تمام جہتی تحریکات میں آپ کی دلچسپی اور
مالی امداد شریک ہے۔ خاصکر تعلیمی اور صرفتی تحریکات سے آپ کو دلی ہمدردی
ہے۔ حسن اخلاق اور حسن سلوک جو عام طور پر امرائے حیدرآباد دکن کے جوہر
امتیازی ہیں۔ آپ میں بدرجۂ اعلیٰ موجود ہیں آپکے جاگیرات زیر نگرانی سرکار عالی
لے لئے گئے جس کے معتمد مولوی مبارز الدین صاحب ہیں جو بفرمان حضرت
اقدس و اعلیٰ آپ کے جاگیرات کے لئے خاص طور پر مقرر ہوئے ہیں جن کی حسن
کارگزاری سے اسٹیٹ کے انتظامی اور مالی امور میں جان پڑگئی ہے۔
آپ کی شادی نواب میر داور علی خاں بہرام جنگ بہرام الدولہ مرحوم کی بڑی
صاحبزادی، نواب تراب علی خاں مختار الملک سر سالار جنگ مرحوم کی بڑی نواسی کے ساتھ
ہوئی۔ آپ کو تین صاحبزادیاں ہیں۔
آپ کا پتہ :— ارم منزل، سوماجی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

غازی یار جنگ بہادر (نواب..........) آپ کا اصلی نام مولوی غازی الدین احمد ہے۔ آپ شمس العلما، نواب عزیز جنگ مرحوم و مغفور کے خلف اکبر ہیں۔ ۲۴۔ آبان ۱۲۹۰ف کو پیدا ہوئے۔ ابتداءً آپ نے عربی و فارسی کی تعلیم اپنے لایق والد ماجد سے حاصل فرمائی۔ زاں بعد مدرسۂ اعزہ میں شریک ہوئے اس کے بعد سینٹ جارجس گرامر اسکول میں داخل ہوئے۔ گورنمنٹ عالیہ آصفیہ نے آپ کے نام وظیفۂ تعلیمی جاری فرمایا جس کو آپ حصول ملازمت سرکار عالی تک حاصل فرماتے رہے۔ امتحان جوڈیشل میں کامیاب ہوکر ۱۳۰۹ف میں آپ بحیثیت آنریری مجسٹریٹ سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ اور اپنے مفوضہ خدمات کو نہایت خوش اسلوبی و ہوشیاری و دیانتداری سے انجام دیا۔ زاں بعد ۲۴۔ فروری ۱۳۱۵ف کو منصفی اورنگ آباد پر آپ کا تقرر عمل میں آیا اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے زائد ناظم عدالتہائے ناندیڑ و گلبرگہ شریف و ناظم دوم دیوانی بلدہ و اسپیشل مجسٹریٹ اضلاع و ناظم عدالت ضلع نلگنڈہ مقرر ہوئے۔ اور ۱۳۲۴ف میں حسب فرمان خسروی از روئے جریدۂ غیر معمولی جلد (۵۶) نمبر (۴) مشتہرہ ۱۸ بہمن ۱۳۲۴ف خدمت نظامت عدالت دار القضا، بلدہ پر سرفراز فرمائے گئے۔ جریدۂ مذکور کے مندرجہ الفاظ سے آپ کی شخصیت کا پتہ چلتا ہے۔ اس لئے ہم اس کو بجنسہ درج ذیل کرتے ہیں:۔

"نظامت دار القضا پر غازی الدین احمد کو مقرر کرتا ہوں"
"جو کہ شمس العلماء عزیز جنگ مرحوم کے فرزند کلاں ہیں جو کہ"
"متدین و متقی شخص ہیں اور جو اس خدمت کے اہل ہیں"

اس اہم خدمت کو آپ نے تقریباً (۶) سال تک نہایت نیکنامی اور کامیابی کے ساتھ

نواب غازی یار جنگ بہادر خلف اکبر شمس العلما
نواب عزیز جنگ مرحوم سابق رکن عدالت العالیہ و حال
رکن مجلس پائیگاہ نواب سلطان الملک بہادر

انجام دیا جس کی یاد اب تک حیدرآباد کے معزز خاندانوں میں اس وجہ سے باقی ہے کہ آپ کی صلح کل پالیسی اس خاص مدت کے لئے لازمی تھی جو خداوند عالم کی جانب سے آپ میں ودیعت ہوی ہے اور جس کی بدولت اکثر معزز و ممتاز خاندان تباہی اور بربادی سے بچ گئے۔ اس کے بعد آپ تقریباً سات سال تک ناظم صدر عدالت یعنی سیشن جج رہے اور پھر ہائیکورٹ کی کرنیت پر فائز ہوئے اور ایک عرصہ تک رکن دورہ کی حیثیت سے آپ انسپکٹر جنرل عدالت ہائے ممالک محروسہ کی اہم خدمت کو انجام دے کر ۱۲۔ امرداد ۱۳۴۵ف کو وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوکر رکن معزز بورڈ آف ٹرسٹ پائیگاہ نواب سلطان الملک بہادر پر فائز ہوئے جس خدمت کو آپ کے والد نواب عزیز جنگ مرحوم نے بھی انجام دیا تھا۔ آپ کو پبلک خدمات سے بھی ہمیشہ تعلق رہا۔ رکنیت پلیگ کمیٹی پر فرمان شاہی سے آپ مقرر ہوئے تھے اور دیگر کمیٹیوں کے لئے بھی آپ کی لیاقت و تجربہ کاری و دیانتداری کی وجہ سرکار سے آپ کا انتخاب ہوتا رہا۔ آپ ایک بے لوث، متدین، منصف مزاج، حق شناس حاکم اور خلیق و ملنسار و منکسر المزاج، غریب پرور، ہمدرد و پابند وضع قدیم و صوم و صلواۃ نواب ہیں، باوجود ایک اعلیٰ حاکم اور جلیل القدر نواب ابن نواب ہونے کے غرور آپ میں مطلق نہیں۔ صبح و شام پا پیادہ اپنے دولتکدہ سے مسجد الماس (اندرون چادر گھاٹ) بغرض ادائی نماز تشریف لاتے اور دونوں وقت واپسی میں اپنے والد مرحوم کی فاتحہ خوانی سے سعادت دارین حاصل فرمایا کرتے ہیں۔ آپ زہد و تقوی اور تمامی صفات حسنہ میں اپنے والد مرحوم کے قدم بقدم الولد سر لابیہ کے مصداق ہیں۔

آپ کا پتہ۔ عزیز باغ، سلطان پورہ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۰۲)

غالب بیگ خاں صاحب (نواب محمد.........) آپ اپنے والد نواب

شہزور جنگ مرحوم کے انتقال کے بعد قابض جاگیرات ہوئے۔ آپ کے جاگیرات کا جملہ انتظام مولوی سید رسول صاحب کے ہاتھ میں ہے جو ایک دیانتدار، کاردان، منتظم شخص ہیں۔ نواب صاحب کو آپ کی ذات پر کامل بھروسہ ہے، کیوں نہ ہو مولوی سید رسول صاحب ہی کے حسن انتظام نے جاگیرات کے انتظامی اور مالی امور میں جان ڈالدی ہے۔ نواب صاحب کے دو فرزند (۱) نواب سرتاج بیگ خاں صاحب اور (۲) نواب محمد ممتاز بیگ خاں صاحب ہیں۔ یہ ہر دو انگلستان میں تعلیم زراعت و بیرسٹری کی تکمیل کے بعد بلدہ آئے ہیں۔

آپ کا پتہ :- مشیرآباد، حیدرآباد دکن ہے

(۲۰۳)

غلام احمد خاں صاحب (مولوی.........) آپ حیدرآباد دکن کے عہدہ

داران مال میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ یکم فروردی ۱۲۹۷ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ اردو، فارسی، عربی اور انگریزی کے سیاق و سباق سے ماہر اور علوم متداولہ میں کافی دستگاہ حاصل ہے۔ امتحان عہدہ داران مال میں کامیاب ہیں مالی اور انتظامی امور میں یدطولی رکھتے ہیں۔ یکم خورداد ۱۳۲۱ف کو بحیثیت ضلعدار پر وبیشتر سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور ۵ شہریور ۱۳۲۳ف کو مددگار پنجم معتمد مالگزاری کی خدمت پر مستقل فرمائے گئے۔ ۲۷۔ خورداد ۱۳۲۵ف کو دوم تعلقدار درجہ دوم پر ترقی پائے۔ من ابتدائے ۱۳۔ بہمن ۱۳۲۹ف لغایت ۱۳۔ اردی بہشت ۱۳۲۹ف آپ معتمدی صنعت و حرفت کے انچارج رہے۔

۲ بہمن ۱۳۳۰ ف کو دوم تعلقدار درجہ اول مقرر ہوئے ۔ یکم آبان ۱۳۲۵ ف کو ناظم کورٹ آف وارڈز ۔ ۱۲ مہر ۱۳۲۸ ف کو ناظم لوکلفنڈ ۔ ۲۰ ۔ دی ۱۳۳۱ ف کو معتمد صنعت وحرفت ۔ یکم شہریور ۱۳۳۳ ف کو اسپشل اسپکٹنگ افسر مال کی خدمات بھی مفوضانہ طور پر انجام دے کر ۲ ۔ اسفندار ۱۳۳۴ ف کو مستقل اول تعلقدار ضلع کریم نگر ہوئے ۔ ۳ تیر ۱۳۳۵ سے ۳ شہریور ۱۳۳۷ ف تک نائب معتمد مالگزاری کے گران قدر خدمات انجام دینے کے بعد ۴ شہریور ۱۳۳۷ ف کو اول تعلقدار ضلع نلگنڈہ ہوئے ۔ ۶ بہمن ۱۳۳۹ ف کو منصرم ناظم مردم شماری کی خدمت انجام دی ۔ اس وقت آپ صوبہ دار اورنگ آباد کی خدمت جلیلہ پر فائز ہیں ۔ صوبہ کی انتظامی اور مالی حالت بڑی حد تک آپ کی رہین منت ہے ۔ آپ کی حسن کارگزاری، بے لوثی زبان زد خاص و عام ہے ۔ اہل معاملہ کی درخواستوں پر لحاظ کرنا ۔ ان کے لئے ممکنہ سہولت بہم پہنچانا ۔ غربا سے ہمدردی کرنا عدالت سے کام لینا ۔ سرکاری حقوق کی حفاظت کرنا اپنا اولین فرض سمجھتے ہیں ۔ غرض آپ ان تمام خوبیوں کے حامل ہیں جو ایک اعلیٰ عہدہ دار میں ہونی چاہئیں ۔

(۲۰۴)

غلام پنجتن صاحب (مولوی سید .... شمشاد) آپ ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب سراج یار جنگ بہادر سابق رکن ہائیکورٹ سرکار عالی کے فرزند اور سید ریاض الحسن صاحب مرحوم سابق اول تعلقدار سرکار عالی کے پوتے ہیں ۔ آپ بمقام اٹاوہ (جو آپ کا آبائی وطن ہے) ۱۸۸۹ء میں تولد ہوئے اور آپ کی ابتدائی تعلیم زیر نگرانی اپنے والد ماجد کے وہیں کے ہائی اسکول میں ہوئی ۔ زاں بعد علی گڈھ کالج سے ۱۹۱۲ء میں بی اے اور ۱۹۱۵ء میں ایل ۔ ایل ۔ بی کی ڈگری حاصل فرمائی ۔ اور الہ آباد ہائیکورٹ سے آپ نے سند وکالت حاصل فرما کر اس پیشہ کا کام نہایت کامیابی کے ساتھ چلانا

شروع کیا۔ اسی دوران میں آپ اپنے وطن کے میونسپل بورڈ کے رکن ہوئے اور بحیثیت نائب میر مجلس و میر مجلس اپنے فرائض منصبی کو باحسن الوجوہ انجام دے کر مورد تحسین و آفرین ہوئے (امراض پلیگ و انفلوئنزا کے اندفاع میں سعی بلیغ کی نیز ہند و مسلم یونیورسٹی کے لئے رقم کے جمع کرنے میں بیحد مدد دیکر ان ہر دو فرقوں میں ربط و اتحاد قایم کر دیا۔ چنانچہ آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ ایام محرم میں رام لیلا اور علموں کے جلوسوں کے مواقع پر ہندو مسلم میں کوئی تصادم واقع نہیں ہوا۔ اور ہر دو فرقہ کے مراسم مذہبی بخیر و خوبی ادا ہو گئے۔ آپ کے ان حسن خدمات کا اعتراف حکام متعلقہ نے کیا اور جنگ عظیم کے زمانہ کے اہم خدمات جو آپ نے انجام دئے تھے اُن کو لفٹنٹ گورنر اور چیف جسٹس ہائیکورٹ نے قدر کی نگاہ سے دیکھا اور حکام نے اہم ترین مواقع پر آپ کے مفید مشوروں سے افادہ حاصل کیا۔ آپ کو اوائل عمر ہی سے علمی و عملی، ملکی مسائل سے متعلق تحریری و تقریری دلچسپی رہی۔ چنانچہ آپ کے اکثر ارد و مضامین اخبارات میں شائع ہوتے رہے ہیں اور بزمانہ جنگ سرکاری افسروں کے اشتراک سے آپ نے ایک اخبار کا بھی اجرا فرمایا۔ آپ کو مضمون نگاری کے ساتھ ساتھ شاعری کا بھی ذوق سلیم رہا۔ آپ اٹاوہ کے ہر جلسہ اور ہر کانفرنس میں شرکت فرماتے اور مضامین لکھتے اور پُرزور تقاریر کرتے رہے صوبہ جات متحدہ کی اسلامی کانفرنس کا پہلا اجلاس جب زیر صدارت آنریبل سر عبدالرؤف ۱۹۱۴ء میں بمقام اٹاوہ منعقد ہوا تو آپ نے بحیثیت معتمد استقبالی کمیٹی باحسن الوجوہ فرائض مفوضہ انجام دے کر اس کو کامیاب بنایا۔ مسلم لیگ اور کانفرنس کے ممبر اور خلافت کمیٹی کے سرگرم کارکن رہے۔ بعض واقعات کے تحت جب آپ حیدرآباد تشریف لائے تو یہیں سکونت اختیار فرمائی۔ پبلک زندگیوں کو اپنے پیشہ کی مصروفیت و انہماک کی وجہ ترک کر کے مجلس وضع آئین و قوانین کے

رکن، زاں بعد معتمد انجمن وکلا ہو گئے۔ ۲۳ر فروری ۱۳۳۵ف کو بحیثیت وکیل کار سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ۱۳ر امرداد ۱۳۴۰ف کو ناظم عدالت ضلع نلگنڈہ، زاں بعد ناظم پربھنی و ناظم فوجداری بلدہ و مددگار معتمد سرکار عالی صیغہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ مقرر ہوئے۔ ۱۳۴۸ف میں مولوی محمد احمد اللہ صاحب تیج سی۔ یس سے آپ نے نظامت اول فوجداری بلدہ کا جائزہ حاصل فرمایا جس کو آپ نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں۔ آپ کے بالا دست حکام ہمیشہ آپ کے مدلل فیصلوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور تمام اہل نظر آپ کی تعریف میں رطب اللساں رہتے ہیں۔ آپ نہایت سادہ مزاج اور نمود و نمایش سے دور رہنے والے حاکم ہیں۔

آپ کا پتہ :۔ حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۰۵)

غلام محمود صاحب قریشی (مولوی ......) آپ حیدرآباد دکن کے حکام اعلیٰ میں ایک نمایاں اور ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ ۳ر امرداد ۱۳۰۴ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے، قابل اور لائق اساتذہ سے اردو، فارسی اور انگریزی کی تعلیم حاصل کرکے مدارس سرکار عالی میں داخل ہو کر تعلیم کی تکمیل فرمائی۔ اردو، فارسی اور انگریزی سیاق و سباق سے ماہر ہیں۔ امتحان حیدرآباد سیول سروس میں کامیاب ہیں۔ ۲۵ر آبان ۱۳۲۶ف تک بحیثیت سیول سروس پروبیشنر علاقہ سرکار عظمت مدار میں کارگزار رہ کر مال کا عملی تجربہ حاصل فرمایا۔ ۲۶ر آبان ۱۳۲۶ف سے ۳ر امرداد ۱۳۲۹ف تک زائد سوم تعلقدار کی حیثیت سے معتمدی مالگزاری میں کارگزار رہے اور اس دوران میں رائچور اور آصف آباد میں سوم تعلقداری کے خدمات بھی انجام دیتے رہے۔ ۱۳ر تیر

۱۳۲۸ف کو کیمپ افسر قحط سنگرام ۲ر امرداد ۱۳۲۹ف کو کمشنری قحط پر متعین اور یکم خورداد ۱۳۳۰ف کو انسپکٹنگ وفاڈر افسر قحط بلدہ مقرر ہوئے۔ آپ نے یکم آذر ۱۳۳۲ف تک اس خدمت کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا اور مختلف اضلاع و ڈویژن پر مامور و کارگزار رہے۔ یکم اردی بہشت ۱۳۳۴ف کو مددگار تعلقدار کی خدمت پر مامور اور معتمدی مالگزاری پر متعین رہے۔ ۵ر تیر ۱۳۳۶ف سے یکم آذر ۱۳۳۷ف تک مددگار صدر ناظم مال لنگانہ کی خدمت پر مامور معتمدی مالگزاری پر متعین رہے۔ ۲۷ر امرداد ۱۳۳۷ف کو نائب معتمد مال کی خدمت جلیلہ پر فائز ہوئے۔ کئی سال تک آپ نے نائب معتمدی مالگزاری کی خدمت کو منصفانہ طور پر نہایت قابلیت اور مستعدی سے انجام دے کر بالآخر یکم دے ۱۳۴۵ف کو ناظم آبکاری ممالک محروسہ سرکار عالی ہوئے مسٹر ڈیس۔ یم۔ بھوچہ صاحب سابق ناظم آبکاری سے آپ نے نظامت آبکاری کا جائزہ حاصل فرمایا۔ آپ اس وقت مستقل ناظم آبکاری ہیں اپنے مفوضہ خدمات نہایت عمدگی اور مستعدی و جانفشانی سے انجام دے رہے ہیں۔ ۱۳۵۴ھ میں حج بیت اللہ الحرام اور زیارات مقامات مقدسہ مدینہ منورہ سے مشرف ہو کر دنیا کے ساتھ آپ نے دین کو سنوار لیا ہے۔ سررشتہ کی روز افزوں ترقی آپ کے عمدہ انتظامات اور تدبر کی رہین منت ہے آپ ایک بے لوث، مستعد اور خوش خلق حاکم ہیں۔ آپ کی اعلیٰ کارگزاریوں سے حکومت سرکار عالی اور رعایا کی ماتحت نوازیوں سے آپ کے ماتحتین خوش ہیں۔

آپ کا پتہ :- حویلی پل حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۰۶)

غلام محی الدین خاں صاحب (مولوی ....) آپ ۱۳۰۳ف میں بمقام بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم خانگی طور پر حاصل کرکے بعد سرکاری

مدرسہ میں شریک ہوکر اعلیٰ تعلیم حاصل فرمائی۔ ازاں بعد امتحان حیدرآباد سیول سروس میں شریک ہوکر کامیابی حاصل کرکے من ابتدائے ۶ اسفندار ۱۳۲۹ف لغایت ۳ اسفندار ۱۳۳۰ف بحیثیت سیول سروس پروبیشنر علاقہ جات عظمت مدارس کارگزار رہ کر اس کا علمی تجربہ حاصل فرمایا۔ بزمانہ محط اسپیشل ریلیف افسر محط مقرر ہوکر حق شناسی و دیانتداری سے اپنے فرائض انجام دئے۔ ۲۴ اسفندار ۱۳۳۰ف کو زائد سوم تعلقدار و جیٹھ دوم بلدہ مقرر ہوئے ازاں بعد منصفت پرگی، مددگار معتمد مجلس عالیہ عدالت، معتمد مجلس عالیہ عدالت، ناظم عدالت ضلع گلبرگہ کے خدمات بھی آپ نے انجام دیں۔ ۳۱ فروردی ۱۳۴۰ف کو منصرم مددگار ناظم عطیات مقرر ہوئے۔ اس وقت آپ اول تعلقداری ضلع بیڑ کی خدمت جلیلہ پر فائض و کارگزا ہیں۔ آپ نے اکثر اضلاع سرکار عالی میں کام کیا اور بہت ہردلعزیز رہے۔ آپ خوش خلق، نیک سیرت، ہردلعزیز اور ان صفات کے حامل ہیں جو ایک اعلیٰ حاکم میں ہونی چاہئے۔

(۲۰۷)

غلام یزدانی صاحب مولوی .... آپ مولوی غلام جیلانی صاحب نقشبندی کے فرزند ہیں۔ آپ ۱۳۱۲ف میں بمقام دارالسلطنت دہلی (جو آپ کا وطن ہے) پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آپ دہلی کے گورنمنٹ اسکول اور پھر اسٹیفنس کالج میں داخل ہوئے اور آخر الذکر کالج سے پنجاب یونیورسٹی کی ایم۔ اے کی ڈگری امتیاز کے ساتھ حاصل کی۔ علوم مشرقیہ کی تعلیم آپ نے شمس العلماء مولوی نذیر احمد صاحب اور مولوی محمد اسحٰق صاحب جیسے متبحر علماء سے حاصل کی اور اس شعبہ میں اعلیٰ قابلیت و ذہانت دکھا کر متعدد تمغہ جات و انعامات حاصل کئے۔ تعلیم سے فارغ ہوکر آپ نے سرکار انگریزی کی ملازمت شروع کی اور پنجاب حکومت کے ماتحت تحصیلدار مقرر کئے گئے گو آپ نے

اس سلسلہ میں اپنے فرائض نہایت ہی قابلیت اور اصابت رائے سے انجام دئے تاہم آپ کا میلان طبعی علمی کاموں کی طرف تھا۔ اس لئے اس محکمہ کو ترک کر کے محکمۂ تعلیمات میں قدم رکھا اور ۱۹۰۹ء میں عربی و فارسی کی پروفیسری کی جائیداد پر مقرر ہو کر ڈھاکہ (مشرقی بنگال) چلے گئے۔ جہاں چھ سال تک نمایاں علمی خدمات انجام دیتے رہے۔ ۱۳۲۳ ف میں آپ سلک ملازمت سرکار عالی میں بحیثیت ناظم سررشتۂ آثار قدیمہ داخل ہوئے اور اس وقت سے برابر اسی سررشتہ میں کام کر رہے ہیں۔ آپ کے دور میں سرکار آصفیہ کے محکمۂ آثار قدیمہ نے اس قدر غیر معمولی ترقی کی کہ آج یہ سررشتہ بلاشبہ ممالک متمدنہ کے بہترین معیار پر پورا اترتا ہے اور ہندوستان میں سرکار انگریزی کا محکمہ آثار قدیمہ بھی حسن انتظام اور آثار کی نگرانی اور درستی میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اجنٹہ اور ایلورہ کے غار، ورنگل وغیرہ کے منادر، خلد آباد، دولت آباد، بیدر، گولکنڈہ اور گلبرگہ شریف وغیرہ کی اسلامی یادگاریں اور پانگل وغیرہ کے قدیم آثار اس حسن انتظام کی زندہ مثالیں ہیں۔ آپ ماہر کتبات اسلامیہ سرکار عظمت مدار بھی ہیں اور ۹ر جون ۱۹۳۶ء کو سابق ملک معظم ایڈورڈ ہشتم کی سالگرہ کے موقع پر حسن خدمات کے صلہ میں آپ کو امپیریل گورنمنٹ کی جانب سے او۔ بی۔ ای کا خطاب عطا ہوا۔

آپ کا پتہ :۔ باغ ایچ خیریت آباد۔ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۰۸)

غوث الدین خاں بہادر (نواب محمد ......) آپ نواب محمد فیض الدین خاں امام جنگ خورشید الدولہ خورشید الملک مرحوم کے فرزند دوم نواب محمد محی الدین خاں تیغ جنگ شمس الامراء خورشید جاہ کے۔ سی۔ آئی۔ ای مرحوم کے پوتے اور نواب محمد حفیظ الدین خاں ظفر جنگ شمس الدولہ شمس الملک مرحوم کے بھتیجے ہیں اپنے بھائی نواب

محمد کریم الدین خاں شمشیر بہادر بہادر جنگ بہادر کی طرح تعلیم و تربیت حاصل فرمائی اردو فارسی کے ادیب، وضع قدیم کے پابند نواب ہیں۔ آپ میں کوئی بناوٹ یا ظاہری نمائش نہیں۔ آپ نہایت سکون اور اطمینان کی زندگی بسر فرماتے ہیں۔ آپ نے کبھی حدود حیدرآباد کے باہر قدم نہیں رکھا اور کہا جاتا ہے کہ سوا اشد ضروری مواقع کے کبھی آپ اپنے گھر سے بھی باہر نہ نکلے۔ آپ احکام شرع شریف کے بھی پابند ہیں۔ نہایت ملنسار اور منصف مزاج نواب ہیں۔

آپ کا پتہ:- بیرون، قلعہ روڈ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۰۹)

غوث خاں صاحب (نواب محمد ----) آپ نواب محمد حسین خاں مرحوم کے فرزند اور نواب اعظم جنگ مرحوم کے پوترے ہیں۔ آپ کی جدۂ محترمہ قاضی مولوی میر دلاور علی صاحب مرحوم شریعت پناہ بلدہ کی صاحبزادی تھیں، جن کا نام رحیم النسا بیگم عرف حاجی بیگم تھا۔ آپ کی تعلیم و تربیت حیدرآباد کے علاوہ فرنگی محل لکھنؤ اور مسلم کالج علی گڈھ میں اعلیٰ پیمانہ پر ہوئی۔ آپ ایک اچھے تعلیم یافتہ، خوش خلق اور ملنسار نواب ہیں، غرور و تمکنت آپ میں نام کو نہیں۔ آپ کی شادی نواب معین یار جنگ بہادر کی صاحبزادی سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو ایک فرزند حق تعالیٰ نے نیک طینت سرفراز فرمایا ہے جن کا نام محمد عماد الدین خاں ہے۔

آپ کا پتہ:- باغ معین، لالہ گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۱۰)

غوث یار جنگ بہادر (نواب ---- ----) آپ کا اصلی نام غلام غوث خاں ہے

اور آپ کا تعلق شرفاء حیدرآباد کے قدیم خاندان سے ہے۔ جن کے بزرگ حضرت آصف جاہ اول کے ہمراہ حیدرآباد آئے، فوجی خدمات سے ممتاز رہے۔ آپ کے والد محمد جلال خاں صاحب ناظر اپنے خاندان میں پہلے شخص تھے جنھوں نے تلوار کی بجائے قلم ہاتھ میں لیا اور علوم و فنون کی تحصیل کر کے وکالت کا پیشہ اختیار کیا اور جلد اپنے رفقا کی صف اول میں شامل ہو گئے۔ آپ ۱۲۹۷ف میں اپنے مکان واقع بازار حیدر گنج بلدہ حیدرآباد میں پیدا ہوئے، ابتدائی مکتبی تعلیم پرانے طرز پر حاصل کر کے مدرسہ مفید الانام نزاں بعد سٹی ہائی اسکول میں انگریزی کی تعلیم حاصل کی۔ اور پھر وکالت جوڈیشل اور امتحان عہدہ داران مال میں بدرجۂ اعلیٰ کامیاب ہو کر اپنے والد ماجد کے ساتھ پریکٹس کرنے لگے۔ ۱۳۱۸ف میں کیبنٹ کونسل کے دفتر میں منظوری مہاراجہ سر مدار المہام بہادر وقت سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور سات سال تک نہایت ہی قابلیت و تدبر کے ساتھ اس صیغہ میں مختلف مدارج پر ترقی کام کرنے کے بعد آپ کا تبادلہ سررشتۂ مال میں ہو گیا اور ۱۳۲۵ف میں آپ ضلع ناندیڑ پر سوم تعلقدار (مددگار مال) مقرر کئے گئے۔ اس سلسلہ میں آپ نے قرضہ جنگ یورپ، طاعون کی انسدادی تدابیر، گرانی غلہ کی روک تھام اور سکھوں اور مسلمانوں میں مصالحت کی نہایت ہی معرکہ آرا خدمات انجام دیں۔ اور حکام بالا دست سے خراج تحسین حاصل کیا۔ ۱۳۲۷ف میں آپ کا چنور ڈویژن ضلع عادل آباد اور اس کے ایک سال بعد بھینسہ پر تبادلہ ہوا۔ آپ کو فوجداری میں مجسٹریٹ درجہ اول کے اختیارات حاصل رہے۔ ڈویژن بھینسہ سے قحط میں ریلیف افسری کے عہدہ پر آپ کو ترقی ملی۔ جہاں آپ کی کارگزاری امتیاز کے ساتھ تسلیم کی گئی۔ کارہائے قحط کے اختتام پر آپ ڈویژن ہنگولی پر متعین ہوئے اور تین ماہ ہی بعد محکمۂ کورٹ آف وارڈز کی مددگاری پر گورنمنٹ نے بلحاظ صلاحیت انتخاب فرمایا۔ جہاں آپ ترقی

کرتے ہوئے ۱۳۳۱ف میں اس سررشتہ کے ناظم ہو گئے جس پر ۱۳۴۲ف تک آپ نے نہایت ہی قابلیت و مستعدی سے کام کیا۔ گورنمنٹ نے بارہا اعتراف کیا اور بارگاہ خسروی سے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے صلہ کا وعدہ ہوا۔ چنانچہ سال مذکور میں آپ پھر سررشتۂ مال میں ترقی کے ساتھ واپس کئے گئے اور ضلع ناندیڑ کی اول تعلقداری کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہوئے اور اس کے بعد آپ کا ضلع رائچور کی اول تعلقداری پر بہمن ۱۳۴۵ف میں تبادلہ ہوا۔ اور اس کے بعد بہمن ۱۳۴۷ف میں آپ کو خدمت جلیلہ صوبہ داری گلبرگہ پر ترقی ملی۔ جہاں اب تک کامیابی کے ساتھ کار فرما ہیں۔ بحیثیت اول تعلقدار آپ کے فرائض گورنمنٹ کو پسندیدہ رہے۔ بالخصوص رفاہی اور سماجی کاموں میں آپ کی قابلیت ممتاز رہی۔ بحیثیت صوبہ دار روضتین گلبرگہ شریف کی ہمہ جہتی ترقیات تو زبان زد خاص و عام ہیں۔ غرض سلف سیدہستیوں میں آپ ایک بہتر مثال ہو سکتے ہیں۔ آپ بتقریب سالگرہ ہمایونی ۱۳۵۵ھ میں خطاب نواب غوث یار جنگ بہادر سے مفتخر و ممتاز ہوئے۔ آپ نے متعدد مواقع پر اپنے شایستہ خدمات کی داد منجانب سرکار عالی حاصل کی۔ حضور پرنور نے بھی بنفس نفیس زبانی و تحریری اظہار قدردانی فرما کر آپ کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔

آپ کی شادی آپ کے چچا کی لڑکی سے ہوئی۔ جن کے بطن سے آپ کو پانچ لڑکیاں اور ایک لڑکا خداوند کریم نے عطا فرمایا ہے۔ لڑکے کا نام شوکت علی خاں ہے۔ نظام کالج میں زیر تعلیم ہیں۔ ایک لڑکی بیاہی گئی ہے، داماد محمد عبدالقیوم خاں صاحب بی اے۔ بی یس سی (لندن) صدر مہتمم تعمیرات ضلع کریم نگر ہیں۔

آپ کی بیوی کو تربیت طالبات و ترقی نسواں میں جو گہری دلچسپی ہے اس کو سررشتہ تعلیمات اور "ویمنس الیسویشن" اور پبلک نے مان لیا ہے۔ چنانچہ

رائچور پر آپ کا قایم کردہ تربیت گاہ کامیابی سے چل رہا ہے۔ اب گلبرگہ پر بھی دوسری تربیت گاہ اور انجمن خواتین کا آغاز ہو چکا ہے۔ محلہ روضتین میں ایک امدادی مدرسۂ نسواں کا قیام آپ ہی کی دلچسپیوں کا نتیجہ ہے۔

(۲۱۱)

فتح سلطان صاحب جاگیردار (کپتان میر ---------) آپ میر وزیر سلطان صاحب مرحوم جاگیردار کے خلف اکبر ہیں سنہ ۱۲۷۴ف میں پیدا ہوئے اور جس روز آپ تولد ہوئے، اسی روز آپ کے نام منصب امتیازی یکصد روپیہ نواب رشید الدین خان شمس الامرا امیر پائیگاہ نے جاری فرمایا۔ سنہ ۱۲۸۹ف میں آپنے مدرسہ عالیہ سرکار عالی میں باجازت نواب سر سالار جنگ مختار الملک مدار المہام سرکار عالی شریک ہوکر تعلیم حاصل فرمائی جو اس وقت امرا کی تعلیم کا خاص ادارہ تھا۔ سنہ ۱۲۹۳ف میں نواب سر وقار الامرا مرحوم نے خدمت اول تعلقداری و کمانڈنگ افسری فوج علاقہ پائیگاہ سے سرفراز فرمایا۔ سنہ ۱۳۱۰ف میں نواب عزیز جنگ مرحوم معتمد پائیگاہ کی علحدگی کے بعد نواب سر وقار الامرا مرحوم نے آپ کو خدمت معتمدی و صدر تعلقداری و صدر نشینی مجلس عدالت پائیگاہ عطا فرمائی۔ سنہ ۱۳۲۲ف میں اعلیٰ حضرت بندگان عالی متعالی مدظلہم العالی نے پائیگاہوں کو اپنی نگرانی میں لے کر ان کا انتظام ذریعہ کنٹرول جنرل سر برائن ایجرٹن فرمایا تو آپ کو میر مجلس کمیٹی پائیگاہ علاقہ نواب سر وقار الامرا مرحوم سے سرفراز و ممتاز فرمایا۔ سنہ ۱۳۲۴ف میں وظیفہ حسن خدمات

پر سبکدوش ہوئے۔ اِس وقت آپ کی عمر (۷۶) سال کی ہے۔ آپ کے فرزند میر احمد سلطان صاحب ہیں جن کو آپ نے بخوبی تعلیم دلوائی ہے۔ جاگیر وغیرہ کے انتظام اور دیگر کاروبار میں آپ کی مدد فرماتے ہیں۔ اور ہر ایک کام خوش اسلوبی سے انجام دیتے ہیں۔
آپ کا پتہ۔ فتح منزل، کوچہ فتح سلطان، اسٹیشن روڈ نام پلی حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۱۲)

فخر نواز جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا اصلی نام علی محمد خاں ہے آپ نواب محمد وزارت علی خان علی یاور جنگ مرحوم کے خلف اکبر اور خاندان نور الامرائی کے معزز او تعلیم یافتہ رکن ہیں۔ آپ ۷ ارادی بہشت ۱۳۱۳ ف کو پیدا ہوئے۔ آپ نے بیت۔ اے علی گڈھ سے کامیاب کرکے جامعہ عثمانیہ میں شرکت کی اور یہاں سے ایم۔ اے۔ ایل، ایل، بی کی ڈگریاں حاصل کیں اور ۷ اسفندار ۱۳۲۷ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں بحیثیت مددگار ناظم صنعت و حرفت منسلک ہوئے۔ اور آپ اپنے والد ماجد کے بعد تمام جاگیرات و اعزاز و مناصب و جائداد آبائی سے مفتخر ہوئے۔ بتقریب سالگرہ مبارک خطاب نواب فخر نواز جنگ بہادر سے سرفرازی پائے۔ آپ کو اپنی جاگیر میں عدالتی و کوتوالی اختیارات حاصل ہیں۔ انجمن طیلسانین عثمانیہ کا قیام اور اس کے بعد تین سال تک متواتر پریسیڈنٹ رہکر اس کی تربیت کی اور پیر پر کھڑا کر دیا۔ آپ کی علمی اور ملک کی فلاح و بہبود کے خدمات کے مدنظر آپ کا انتخاب بحیثیت رفیق جامعہ عثمانیہ اور رکن مجلس بلدیہ عمل میں آیا۔ آپ اعلیٰ تعلیم یافتہ، نیک نفس، خوش اخلاق نواب ہیں۔ ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ آپ اپنی خاندانی روایات کے محافظ ملک و مالک کی خدمت

کو اپنا دین و آئین سمجھتے ہیں۔ ان خصوصیات سے مزیّن شاید ہی اور دو چار لڑکے امراء کے دکھائی دیں۔ طبقہ امراء کے ماسوا آپ حیدرآباد کی اعلیٰ سوسائٹی میں عزّت رکھتے ہیں نہایت متدیّن اور وفا کیش سلطنت وسیع الاخلاق اور کثیر الاشفاق نواب ہیں۔

آپ کا پتہ :- بازار نور الامرا حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۱۳)

فخر یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا نام فخر الدین احمد خاں ہے آپ مولوی غلام احمد خاں صاحب سابق وزیر مال کشمیر کے صاحبزادے ہیں۔ آپ ۱۲۹۲ف میں اپنے وطن دھوگر ضلع جالندھر (پنجاب) میں پیدا ہوئے اور سیالکوٹ میں ابتدائی اور ثانوی تعلیم کے مدارج طے کر کے علی گڈھ کالج میں داخل ہوئے اور وہاں سے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ تعلیم سے فراغت پاکر آپ زراعت کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے ذاتی وسائل سے کئی سال تک اس مشغلہ کو جاری رکھا اس کے بعد حکومت ہند کے سیاسیات میں ملازمت اختیار کی اور ایجنٹ دربار کابل کے ساتھ کام کرتے رہے۔ پھر آپ نے ریاست پٹیالہ میں بند وبست کا کام سیکھا اور وہیں مجسٹریٹی کے عہدے پر متعین ہوگئے۔ کچھ دنوں بعد آپ پھر سرکار انگریزی کی ملازمت پر مایل ہوئے اور فینانس میں آپ کا تقرر ہوا۔ لیکن آپ کی صحت نے مساعدت نہ کی۔ اور آپ نے ملازمت ترک کر کے پھر اپنا پرانا مشغلہ زراعت اختیار کر لیا۔ اس مشغلہ میں آپ کو تھوڑی سی مدت گزری تھی کہ سرکار عالی کو آپ کے خدمات کی ضرورت ہوئی اور ۱۳۲۲ف میں آپ بطور مددگار صدر محاسب شاخ تنقیح تعمیرات عامہ متقرر ہو کر حیدرآباد آئے۔ یہاں کی فضاء آپ کو اس قدر راس آئی کہ آپ نے

اپنے فرائض میں انہماک کے جلد جلد ترقی کے مدارج طے کرنے شروع کر دئے۔ چنانچہ دو ہی سال کے اندر آپ نائب صدر محاسب ہوگئے اور ۱۳۲۵ف میں منصرم صدر محاسب کے منصب جلیلہ پر ترقی پائی۔ منصرمی کی خدمات چند ماہ انجام دینے کے بعد آپ مستقل صدر محاسب ہوگئے۔ اس کے تین سال بعد ۱۳۲۸ف میں آپ نے ترقی کا ایک اور بڑا زینہ طے کیا اور معتمدی سررشتۂ فینانس کے منصب اعلیٰ پر فائز ہوگئے اور ۱۵۔ رمضان المبارک ۱۳۵۵ھ کو آپ منصرم صدر المہام عدالت و امور مذہبی ہوئے۔ زاں بعد ۲۹۔ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۵۵ھ کو منصرم صدر المہام فینانس مقرر ہوئے جس پر اس وقت آپ کارگزار ہیں۔ صدر محاسبی و نیز معتمدی کے زمانہ میں آپ نے صیغۂ فینانس میں نہایت ہی قابل قدر اور مفید اصلاحیں کیں اور سرکار عالی کے توفیر محاصل میں آپ کی کوششیں بہت کچھ دخیل رہیں۔ پرامیسری نوٹ اور کرنسی نوٹ کی اجرا کا سہرا بھی آپ ہی کے سر ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے متعدد اہم کمیشنوں میں بھی نمایاں خدمات انجام دیں اور سرکار عالی سے اعزاز و سرخروئی حاصل کی۔ اپنے عہدہ کی مصروفیتوں کے باوجود آپ کو ملک کے تعلیمی اور اخلاقی مسائل میں خاص دلچسپی ہے۔ اور جامعہ عثمانیہ کے رفیق کی حیثیت سے آپ کے مفید مشورے اور وسیع انتظامی تجربہ سے جامعۂ مذکور کو بہت کچھ نفع پہنچتا ہے۔ تعلیمات میں آپ کو مذہبی، اسلامی تعلیم سے خاص ہمدردی ہے اور اپنے متعلقین میں بھی آپ اس کی تحصیل پر زور دیتے رہتے ہیں۔

آپ کا پتہ :- بیگم پیٹھ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۱۴)

فرید نواز جنگ (نواب ....) آپ کا نام محمد فرید الدین خان ہے

آپ نواب مختار الدین خاں نامور جنگ اقتدار الدولہ سلطان الملک بہادر کے
فرزند سوم ہیں۔ آپ ۱۳۱۲ف میں پیدا ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم گھر پر
ہوئی۔ شاہانہ الطاف کا باعث ہے کہ ارکان خاندان پائیگاہ کے لئے خاص
دارالاقامہ موسومہ پائیگاہ بورڈنگ قایم ہوا جس کا انتظام ممتاز یورپین کے ہاتھ
میں رہا۔ ایسے اعلیٰ معیار مخصوص بورڈنگ میں شریک کئے گئے اور نظام کالج میں
اردو، فارسی، انگریزی تعلیم حاصل فرمائی۔ حضرت غفران مکاں کی دوسری صاحبزادی
علیاجنابہ غوث النساء بیگم صاحبہ کے ساتھ ۱۳۳۴ ہجری میں بسرپرستی حضرت
بندگان عالی آپ کی شادی میمنت آبادی حسن انجام کو پہنچی جن کے بطن سے آپ
کی تین صاحبزادیاں ہیں۔ آپ کا زیادہ تر مشغلہ مطالعہ کتب ہے۔ قانونی امتحان
میں کامیاب ہیں۔ فوجداری بلدہ کے آپ اعزازی ناظم رہے آپ نے بزبان
فارسی شارٹ ہسٹری آف حیدرآباد دکن انگریزی سے ترجمہ فرمایا ہے۔ جو آپ
کی فارسی دانی کا ثبوت ہے۔ اردو میں بھی آپ کی ایک تصنیف "اسباب ترقی"
لائق قدر ہے۔ و نیز ایک اور جدید تصنیف حیرت انگیز کائنات" زیر طبع ہے
جو مشہور سائنس دان داخل نجوم کے انگریزی تصانیف سے معلومات حاصل کرکے
لکھی گئی ہے ۱۳۳۵ھ میں خطاب سے سرفراز ہوئے۔ آپ نے یورپ کا بھی
سفر کیا ہے ۱۳۵۳ھ میں آپ کی جدہ محترمہ حضرتہ محل وقار الامراء کی سرپرستی و
ہمرکابی میں حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ طبعاً خوددار اور غیور ہیں۔ طبعی
جوہر اعلیٰ ذمہ داری کے لائق پائے جاتے ہیں۔ سوسائٹی اور سرکاری حلقوں
میں آپ کی خاص عزت ہے۔

آپ کا پتہ:- بیگم پیٹھ، حیدرآباد دکن ہے۔

فصاحت جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا نام حافظ جلیل حسن ہے۔ آپ حافظ عبدالکریم صاحب کے فرزند ہیں۔ آپ اپنے وطن مانک پور میں پیدا ہوئے۔ لکھنؤ میں نشو ونما اور تعلیم پاکر قدیم فارسی زبان میں زبردست استعداد بہم پہنچائی۔ بیس سال کے سن میں منشی امیر احمد صاحب مرحوم امیر مینائی کے شاگرد ہوئے اور تادم واپسین شفیق استاد کی خدمت ہی میں رہے۔ عروض و قوافی سیکھے ساتھ ساتھ جملہ معلومات و نکات شاعری امیر مرحوم ہی کے خوان ادب سے حاصل کئے۔ رامپور میں امیر اللغات کا دفتر قایم ہوا تو اس کا دائرہ ادارت آپ کے سپرد کیا گیا۔ مشق سخن اور امیر اللغات کی ترتیب و تہذیب کے زمانہ میں امیر مرحوم نے آپ کی اصلاح و تہذیب میں جس قدر محنت فرمائی اس کا بہتر نتیجہ اپنی زندگی ہی میں ملاحظہ فرمالیا۔ امیر مینائی حیدرآباد تشریف لائے تو آپ کو بھی اپنے ہمراہ لائے اور اس وقت سے آپ یہاں اقامت پذیر ہیں۔ اُن کی وفات کے بعد آپ کو اور نواب اختر یار جنگ بہادر کو مہاراجہ سر کشن پرشاد یمین السلطنۃ بہادر کی مہان نوازی اور سرپرستی کی عزت حاصل ہوئی تو مہاراجہ کے نظم و نثر کے دو رسالے محبوب الکلام اور دبدبۂ آصفی کی ترتیب کا اہتمام آپ کے ہاتھ میں آگیا۔ اسی زمانہ سے آپ نے تذکیر و تانیث پر اسی نام سے ایک مبسوط کتاب لکھکر موجودہ زمانہ کی ایک بڑی ضرورت کو پورا فرمادیا۔ نواب اختر یار جنگ بہادر کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ آپ نے حیدرآباد کی ایک تاریخ بھی اسی زمانہ میں ارقام فرمائی تھی۔ شاعری اور رسالہ نگاری کی اس حالت پر آپ اُس وقت تک قایم رہے کہ حضرت غفران مکاں کی بارگاہ عالی سے آپ کا تعلق ہوگیا۔ یہ واقعہ ۱۰ شوال المکرم ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۹۱۰ع کا ہے۔ آپ کا پہلا دیوان تاج سخن اسی زمانہ کی یادگار ہے۔ اس کے

علاوہ آپ کے تصانیف سے متعدد دواوین ہیں۔ فن شاعری میں تمامی مملکت دکن میں کوئی آپ کا ہم پایہ نہیں۔ اس فن میں حضرت اقدس و اعلیٰ کے استاد ہونے کا بھی شرف آپ کو حاصل ہے۔ آپ کے کلام کا دور دور تک چرچا ہے نامور ادبا و شعرائے ہند میں آپ کا نام سب سے پہلے آتا ہے۔ سلاست بیان اور فصاحت لسان میں آپ اپنی نظیر ہیں۔ آپ عطیات شاہانہ سے سرفراز ہیں اور بتقریب سالگرہ مبارک خطاب نواب فصاحت جنگ بہادر سے بھی مراحم خسروانہ مفتخر و ممتاز ہیں۔ آپ کا پتہ بازار نور الامراء حیدرآباد دکن ہے ۔

(۲۱۶)

فضل اللہ صاحب (مولوی سید ....) آپ حیدرآباد کے ایک معزز و ممتاز خاندان کے فرد ہیں، آپ بمقام بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد سنہ ۱۳۰۶ف میں پیدا ہوئے۔ تعلیم سے فراغت پا کر آپ نے حیدرآباد کے سیول سرویس کا امتحان پاس کیا۔ اور ایک سال تک سرکار انگریزی کے علاقہ میں بحیثیت پروبیشنر کام سیکھنے کے بعد سنہ ۱۳۲۸ف میں بحیثیت زائد سوم تعلقدار سررشتہ مالگزاری بلدہ میں مقرر ہوئے۔ اسی حیثیت سے چند ماہ تک بلدہ اور ضلع بیڑ میں کام کرنے کے بعد آپ کو کیمپ افسری قحط کا عہدہ مل گیا۔ اور تعلقہ گیورائی میں آپ نے اپنی قابلیت اور کارگزاری کا نمایاں اظہار کیا۔ چنانچہ سنہ ۱۳۳۰ف تک آپ کو زیادہ تر قحط ہی کے سلسلہ میں کام کرنا پڑا آخر الذکر سال میں آپ سررشتۂ انجمن اتحادی میں منتقل کئے گئے اور مددگار رجسٹرار کے طور پر اورنگ آباد میں آپ کا تقرر ہوا اور اس حیثیت سے آپ ایک مدت تک نہایت ہی قابلیت سے اپنے فرائض انجام دیتے رہے حتیٰ کہ سنہ ۱۳۳۷ف میں آپ کو ترقی کا ایک اور زینہ عطا ہوا

اور ایک ماہ کے لئے منصرمانہ طور پر آپ کو نظامت سررشتہ انجمن اتحادی کی خدمات نمایاں کامیابی کے ساتھ انجام دینے کا موقع ملا۔ یہاں سے چند ماہ کے لئے آپ مددگار ناظم کے منصب پر واپس گئے۔ لیکن بہت جلد پھر آپ کو نظامت کی خدمات سپرد ہوگئیں۔ نواب رئیس جنگ بہادر کی جگہ آپ نے کئی ماہ تک معتمدی صنعت و حرفت کی خدمت بھی منصرمانہ انجام دی۔ آپ اس وقت ناظم انجمن اتحاد باہمی و معتمد تنظیم دیہی ہیں اور آپ کے ذمہ حسب ذیل سررشتہ جات ہیں۔ (۱) سررشتہ صنعت و حرفت (۲) سررشتہ زراعت (۳) سررشتہ امداد باہمی (۴) سررشتہ علاج حیوانات (۵) بائلرز و کارخانجات (۶) مارکٹ و بازارات

اعلیٰ تعلیم یافتہ، ذی اثر، متدین اور مقتدر حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ، بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۱۷)

فضل علی صاحب (مولوی محمد ....)

آپ مولوی محمود علی صاحب مرحوم جاگیردار و منصبدار کے خلف الصدق مولوی محمد فضل علی صاحب مرحوم میر عدل کے پوتے خاندان قادریار خانی کے ایک معزز، ممتاز اور تعلیم یافتہ رکن ہیں۔ آپ ۱۰ صفر ۱۳۱۱ھ میں پیدا ہوئے۔ ابتداءً اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی قابل اور لائق اساتذہ سے اردو، فارسی اور عربی کی اعلیٰ تعلیم حاصل فرمائی، تاں بعد مدرسہ دارالعلوم میں شریک ہو کر تحصیل علم کی امتحان جوڈیشل اور عہدہ داران مال میں کامیابی حاصل فرمائی۔ ذاتی قابلیت اور خاندانی اعزاز کی وجہ نظامت نظم جمعیت سرکار عالی کی مددگاری پر فائز اور اپنے مفوضہ خدمات بے لوثی، مستعدی اور جفاکشی سے انجام دے کر مورد تحسین و آفرین حکومت ہو رہے ہیں۔ آپ کی حسن کارگزاری

ور اخلاق سے عہدہ دار اور ماتحتین بے حد خوش ہیں۔ نہایت خوش خلق اور فرض شناس و دیانتدار حاکم ہیں۔ آپ کی شادی آپ کے ہی عزیزوں میں مولوی نظام الدین علی صاحب مرحوم ناظم سررشتہ امور مذہبی پائیگاہ نواب سرخورشید جاہ مرحوم کی صاحبزادی سے نہایت دھوم دھام کے ساتھ ہوئی جن کے بطن سے آپ کو ایک صاحبزادہ ابوالخیر محمد علی صدیقی اور ایک صاحبزادی فاطمہ سعیدۃ النساء بیگم کمسن ہیں۔

آپ کا پتہ :۔ بازار گھانسی حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۱۸)

فضل محمد خاں صاحب (مولوی خان ......)

آپ ضلع ہوشیار پور (پنجاب) کے ایک نامور خاندان افاغنہ لودی کے فرد ہیں۔ آپ ۱۸۸۲ء م ۱۲۹۲ف میں بمقام ہوشیار پور پیدا ہوئے اور وہیں سرکار انگریزی کے مدارس میں ابتدائی تعلیم حاصل کر کے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوئے جہاں آپ کی قابلیت اور ذہانت کا بہت جلد شہرہ ہونے لگا۔ اور ہر یونیورسٹی کے امتحان میں آپ سارے صوبہ پنجاب میں امتیازی خصوصیت حاصل کرتے رہے۔ حتیٰ کہ جب ۱۹۰۲ء میں آپ بی۔ اے کے امتحان میں سارے یونیورسٹی میں اول آئے تو حسب معمول آپ کو ولایت جاکر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے سرکاری وظیفہ ملا۔ چنانچہ آپ نے انگلستان جاکر کیمبرج یونیورسٹی میں نمایاں کامیابی کے ساتھ بی۔ اے پاس کیا اور فن ریاضی میں اول رینگلر کا امتیاز حاصل کیا جو اُس وقت تک دنیا میں کسی مسلمان کو حاصل نہیں ہوا تھا۔ اِس اعلیٰ کامیابی کے بعد واپسی پر آپ کو حکومت پنجاب ہی کے محکمہ تعلیم میں منصب ملازمت حاصل ہو گئی اور ۱۹۰۶ء سے ۱۹۱۶ء تک آپ اپنے صوبہ

رہ کر نمایاں اعلیٰ خدمات انجام دیتے رہے۔ یہاں تک کہ سرکار عالی نے آپ کی اعلیٰ قابلیت سے مطلع ہو کر آپ کی خدمات یہاں کے محکمۂ تعلیم کے لئے مستعار لیں اور مقررہ میعاد مستعار پوری کرنے کے بعد آپ پنجاب واپس گئے جہاں ۱۹۲۸ء تک آپ ذمہ دار تعلیمی عہدوں پر قابلیت کے ساتھ کام کرتے رہے۔ آخر الذکر سال میں نواب مسعود جنگ مرحوم کے وظیفہ یاب ہونے پر سرکار عالی کو آپ کی خدمات کی پھر ضرورت ہوئی اور اس مرتبہ آپ ناظم تعلیمات کے اعلیٰ منصب پر فائز کئے گئے۔ مملکت حیدرآباد کی تعلیمی ترقی بہت بڑی حد تک آپ کی اعلیٰ انتظامی قابلیت اور انتھک اصلاحی کوششوں کی رہین منت ہے۔ نواب مسعود جنگ کا دورِ نظامت جن انقلاب انگیز اصلاحات کا حامل تھا ان کو نباہنے کے لئے آپ جیسے فاضل اور کاردان عالم کی ضرورت تھی اور اس میں شک نہیں کہ آپ نے اپنے دور میں نہ صرف گزشتہ اصلاحات کو نباہا بلکہ تعلیمی ترقی کی رفتار کو بہت کچھ تیز کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج اس مملکت کی تعلیمی حالت اکثر برطانوی ہند کے صوبوں سے بہتر ہے۔ ۱۳۴۶ف میں آپ اپنی اس خدمت کا جائزہ مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری کو دے کر کمشنر و معتمد سررشتۂ تعلیم صنعت و حرفت و تحصیل معاشیات پر فائز ہو کر اپنے فرائض منصبی کو باحسن الوجوہ انجام دے رہے ہیں۔ آپ کا پتہ:۔ کنگ کوٹھی روڈ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۱۹)

فطرت جنگ بہادر (نواب.........) آپ کا اصلی نام نواب میر سلطان علی خاں ہے۔ آپ نواب میر موسیٰ خان ارسلان جنگ اول کے سب سے چھوٹے فرزند اور نواب اشرف الدولہ ثانی کے پوتے ہیں۔ آپ ۱۲۹۱ھ میں پیدا ہوئے

اور حسب ضرورت فارسی، عربی اور اردو کی تحصیل فرمائی۔ ۱۳۱۱ھ بر بنا تقریب جشن سالگرہ حضرت غفران مکان رحمۃ خطاب خانی و بہادری" فطرت جنگ" منصب دو ہزاری و یکہزار سوار و علم سے سرفرازی پائے۔ آپ انتہا درجہ کے حلیم الطبع کفایت شعار، خلیق، ملنسار، قدیمی عادات واطوار اور صوم و صلواۃ کے پابند نواب ہیں۔ نظام اون مونیڈ و النیڈ کور کے قدیم ممبر اور معزز مجلس جاگیر داران سرکار آصفیہ کے رکن ہیں۔

آپ کا پتہ:۔ منڈی میر عالم حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۲۰)

فیاض الدین خاں صاحب

(نواب محمد.........) آپ نواب محمد اسد الدین خاں مرحوم کے خلف اکبر اور نواب محمد حفیظ الدین خاں مرحوم کے پوتے ہیں۔ مختلف زبانوں میں معقول استعداد رکھتے ہیں فطرتاً طبیعت میں علمی ذوق اور اپنے ملک کی خدمات کے انجام دینے کا بیحد شوق ہے۔ آپ کی انتظامی قابلیت لائق ستائش ہے۔ مجلس وضع آئین و قوانین کے رکن اور معزز مجلس جاگیرداران سرکار آصفیہ کے معتمد تھے۔ اور اب نظام والنٹیر کور اور مفید الانام ہائی اسکول اور جاگیر دار کوآپریٹیو بنک اور نوبلس کلب کے شریک معتمد اور مجلس انتظامی بلدیہ کے رکن ہیں۔ آپ نہایت خوش خلق، ہمدرد اور ملنسار نواب ہیں۔ اہل ملک اور اہل علم کی عزت کرتے ہیں۔ باعزت اور باوقار جاگیرداروں میں آپ کا شمار ہے۔ چہرہ سے شان امیرانہ ہویدا ہے۔ نواب لطف الدولہ مرحوم امیر پائیگاہ کے داماد ہوتے ہیں۔ طبقہ جاگیرداران کی جانب سے مجلس بلدیہ میں آپ نمایندگی کر رہے ہیں۔

آپ کا پتہ۔ دیوڑھی حافظ یار جنگ مرحوم شاہ گنج حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۲۱)

فیاض علی خان بہادر

(نواب محمد.......) آپ نواب محمد شجاعت علی خاں مرحوم کے فرزند چہارم اور نواب محمد دلاور علی خاں دلاور الدولہ مرحوم کے پوتے ہیں۔ آپ ۲۵۔ شوال المکرم ۱۳۲۹ھ کو پیدا ہوئے آپ کی نہایت کمسنی میں آپ کے والد ماجد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا۔ آپ نے اپنے ذاتی شوق سے فارسی، اردو، عربی کی تحصیل کی، ازاں بعد منشی فاضل اور امتحان قانون کا خیال ہوا۔ مگر سلسلہ علالت ایک مدت طویل تک جاری رہنے سے آپ کو اپنے خیال کو ملتوی کر دینا پڑا۔ آپ اپنے آبائی جاگیرات سے حصہ پاتے ہیں۔ آپ کی شادی دختر نواب مرزا حسین خاں مرحوم فرزند اصغر نواب معتمد الدولہ مرحوم برادر خرد نواب لطیف نواز جنگ بہادر مددگار معتمد صنعت و حرفت سرکار عالی سے بتاریخ ۴۔ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۵۴ھ ہوئی۔ جن کے بطن سے آپ کو ایک فرزند محمد فرخ نژاد خاں حق تعالی نے عطا فرمایا۔ آپ ایک خوش خلق، ملنسار نواب ہیں۔

آپ کا پتہ:۔ بازار نور الامرا حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۲۲)

فیض جنگ بہادر

(لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر نواب.......) آپ کا اصلی نام میر عبد الصمد ہے آپ سادات ہاشمی سے ہیں آپ کے جد امجد غدر کے بعد ریاست فرخ نگر سے حیدرآباد دکن آئے۔ اور نواب افضل الدولہ مغفرت مکان کی پیش گاہ سے خطاب خانی و بہادری سے سرفرازی پائے اور ملکہ وکٹوریہ قیصرۂ ہند نے خلعت عطا فرما کر آپ کو مفتخر فرمایا۔ آپ کو پائیگاہ نواب شمس الامرا مرحوم سے چودہ ہزار سالانہ کی جاگیر مقرر ہوئی۔ نواب شمس الامرا ثالث اور وقار الامرا الٰہی مرحوم نے سولہ ہزار کا اضافہ فرما کر

تعیس نزار کردیا۔ جملہ پائیگاہ کے صدر بخشی و صدر تعلقدار مقرر ہوئے آپ (صاحب تذکرہ)
مولوی عبدالوارث خاں صاحب مرحوم کے خلف ارشد اور مولوی فیض محمد خاں صاحب
مرحوم کے پوتے اور حکیم محمد اشرف صاحب مرحوم کے نواسے ہیں۔ نواب محمد
حبیب خان افلاطون جنگ لقمان الدولہ اشرف الحکما آپ کے ماموں لاولد تھے
اس سے آپ کو اپنی آغوشی میں لیا۔ آپ کی ابتدائی تعلیم سینٹ جارجز گرامر اسکول
میں ہوئی۔ آپ پندرہ سال کے تھے کہ بعطائے اسکالرشپ منجانب سرکار عالی
انگلستان روانہ ہوئے اور زمانۂ تعلیم آپ کا انگلستان میں نہایت خوش گوار گزرا۔ اکثر امتحانات
آپ نے فرسٹ اور سکنڈ کلاس آنرس میں کامیاب فرمائے آپ نے اڈنبرا سے
یم۔ بی۔ سی ایچ کی گراں قدر ڈگری اور تمغہ حاصل فرمایا۔ ۱۳۱۴ میں آپ تقریب
جشن سالگرہ پیشگاہ حضرت غفران مکان سے خطاب خانی و بہادری "فیض جنگ"
و منصب دو ہزاری و یک ہزار سوار و علم سے سرفرازی پائے ۱۹۰۷ء میں آپ
مراجعت فرمائے بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد ہوئے اور بحکم خداوندی افضل گنج
ہاسپتال پر متعین و کارگزار رہے۔ اسی دور میں دربار میں باریابی کی عزت حاصل
ہوئی اور مصاحبوں میں شامل ہوئے۔ ۱۹۰۸ء میں آپ کا تقرر افواج باقاعدہ
سرکار عالی (فرسٹ لانسرز امپیریل ٹروپس) میں بحیثیت میڈیکل افسر ہوا ۱۳۲۲ف
میں پرنسپل میڈیکل افسری پر ترقی پائے۔ آپ کو سرکار عالی کی جانب سے لفٹننٹ
کرنل کا رینک عطا ہوا۔ ۱۳۴۱ف میں حج بیت اللہ اور زیارات مقامات مقدسہ
مدینہ منورہ سے مشرف اور ۱۳۴۳ف میں آپ وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش
ہوئے۔ آپ ایک اعلیٰ درجہ کے ڈاکٹر اور طبی، علمی اور عملی معلومات کا وسیع تجربہ
رکھنے والے نواب ہیں۔

آپ کے خدمات پائیگاہ نواب سلطان الملک بہادر میں حاصل کئے گئے

ہیں اسوقت آپ پائیگاہ مذکور کے میڈیکل افسر ہیں ۔
آپ کا پتہ :۔ کاچیگوڑہ ، اسٹیشن روڈ حیدرآباد دکن ہے ۔

اگر آپکے نام کا سرحرف (ق) ہو اور لسٹ میں آپکا نام نہ ہو تو آپ اس کے حصۂ دوم میں جو زیر ترتیب ہے۔ بلا معاوضہ اپنی لائف درج کروا سکتے ہیں! بشرطیکہ آپ جاگیردار، حاکم، وکیل، حکیم، ڈاکٹر یا شاعر ہوں تفصیلات کے لئے مخاطب پیرزادہ محمد مشیر عالم ڈاکٹر کڑہی اندرون دروازہ چادرگھاٹ حیدرآباد دکن

۲۲۳ قدرت نواز جنگ بہادر (صاحبزادہ کمانڈر نواب ـ ـ ـ ـ ـ)

۲۲۴ قطب الدین خاں صاحب (نواب ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ)

۲۲۵ قطب علی خاں صاحب (نواب ـ ـ ـ ـ ـ ـ)

قدرت نواز جنگ بہادر (صاحبزادہ کمانڈر نواب ......) آپ کا نام میر قدرت علی خان ہے۔ آپ کی ولادت ۱۳۱۳ھ میں ہوی۔ آپ نواب جہانگیر جنگ مرحوم و مغفور کے اکلوتے فرزند ہیں۔ آپ کا جدی سلسلہ حضرت احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے آپ کے والد نواب جہانگیر جنگ مرحوم نواب روشن الدولہ مغفور کے حقیقی نواسے تھے جو حضرت مغفرت مکان کے برادر تھے۔ آپ آبائی جاگیرات علاقہ دیوانی و صرف خاص مبارک اور مناصب علاقہ صرف خاص مبارک کے علاوہ افواج نظم جمعیت سرکار عالی (جن کی تعداد بارہ ہزار ہے) کے معزز عہدۂ کمانڈر سے بھی سرفراز ہیں۔ آپ کی تعلیم کی تکمیل بحکم حضور پرنور اعلیحضرت ہز اگزالٹیڈ ہائینس نواب سر میر عثمان علی خاں بہادر خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ مدرسہ عالیہ میں ہوی۔ اردو، فارسی عربی اور انگریزی میں کافی مہارت رکھتے ہیں۔ ریختی میں شعر خوب کہتے ہیں، خوش خلق امیر اور عادل و باذل عہدہ دار ہیں۔ آپ کے مورث اعلیٰ نواب خواجہ عبد اللہ خاں بہادر غازی دہلی تشریف لائے۔ دربار شہنشاہی سے صوبہ داری ارکاٹ اور صوبہ داری بیجاپور سے سرفراز ہوئے۔ دربار شہنشاہی دہلی سے حضرت آصفجاہ

بہادر صوبہ داری دکن سے جب سرفراز فرمائے گئے تو نواب خواجہ عبداللہ خان بہادر غازی نے فوراً اطاعت قبول فرمائی۔ اور اس امر کی خواہش کی کہ مجھے ہجرت کرنے کی اجازت مرحمت ہو، حضرت آصف جاہ بہادر نے ارشاد فرمایا کہ میں بھی قریب میں ہجرت کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ ہم ساتھ ساتھ ہجرت کریں گے۔ اور اپنے ہمراہ رکاب حیدرآباد دکن آپکو لانے کی عزت بخشی۔ حضرت آصف جاہ بہادر اول آپ پر بہت اعتماد اور عزت فرماتے تھے اکثر مواقع پر جب سفر جانے کی ضرورت ہوتی تو آپ کو اپنا نائب مقرر فرماتے تھے۔ ۱۱۳۸ھ ۱۱۳۹ھ میں پہلی مرتبہ نائب مقرر فرمایا۔ غرض خانوادۂ آصفی اور آپ کے خاندان سے قدیم تعلقات تاریخی ہیں جسکی وجہ سے اکثر شاہی خاندان کی صاحبزادیاں آپ کے خاندان میں بیاہی گئیں۔ حضرت غفران مکان نے اسی بنا پر آپ کی حقیقی ہمشیرہ صاحبہ کا عقد حضرت اقدس و اعلیٰ سے فرمایا۔ جن کے بطن سے دو شہزادے ہزہائینس پرنس آف برار حضرت والاشان نواب اعظم جاہ بہادر ولیعہد دکن و پرنس والاشان نواب معظم جاہ بہادر اور ایک شہزادی صاحبہ ہیں۔ آپکو پانچ فرزند نواب میر خورشید علی خاں، نواب میر قادر علی خاں۔ نواب میر جہانگیر علی خاں۔ نواب میر کرامت علی خاں۔ نواب میر واحد علی خاں اور چھ صاحبزادیاں ہیں صاحبزادوں کی تعلیم مدرسہ عالیہ میں ہو رہی ہے۔

آپ کا پتہ:۔ اسرور نگر حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۲۴)

قطب الدین خاں صاحب۔ (نواب محمد.........) آپ کا تعلق خاندان نارنولی سے ہے۔ آپ نواب محمد فریدالدین خاں شہباز جنگ مرحوم کے فرزند ہیں۔ ۱۳۰۴ھ میں پیدا ہوئے۔ گھر ہی پر عربی، فارسی کی تحصیل فرمائی۔ ۱۳۱۸ف میں آپ کے والد کا سایہ

آپ کے سر سے اُٹھ گیا اور آپ اپنے والد کی جملہ جائداد و مناصب و جاگیرات و اعزاز سے مفتخر ہوئے۔ آپ کے خاندانی اعزاز و خدمات اور آپ کی ذاتی لیاقت و قابلیت کی وجہ آپ اولاً مددگار صدر محاسب صرف خاص مبارک ہوئے۔ زاں بعد آپ کے خدمات دیوانی میں منتقل ہوئے۔ ۱۴۔ دی ۱۳۳۴ ف کو آپ دوم تعلقدار درجہ سوم ورنگل مقرر ہوئے۔ مختلف اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی میں آپ نے خدمات انجام دیں۔ ۱۱۔ خورداد ۱۳۲۷ ف کو آپ نے مددگار تعلقدار کی حیثیت سے اور دیگر میں خدمت انجام دی۔ آپ ایک حلیم الطبع منکسر المزاج خلیق اور ملنسار نواب ہیں۔ آبائی اعزازات کے مدنظر آپ کو دیوڑھی دربار کی عزّت حاصل ہے۔ آپ کی شادی نواب فصیح جنگ مرحوم سابق معتمد مالگزاری کی بڑی صاحبزادی سے ہوئی۔ جن سے آپ کو تین لڑکیاں اور تین لڑکے (۱) نواب محمد فریدالدین خاں (۲) نواب محمد برہان الدین خاں اور (۳) نواب محمد قاسم الدین خاں ہیں۔ یہ تینوں صاحبزادے الولد سرلابیہ کے مصداق اپنے والد کی طرح خلیق ہیں اور والد کے ہی زیرنگرانی مدرسہ عالیہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

آپ کا پتہ :۔ معظم جاہی مارکٹ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۲۴/ع/۱)

قطب علیخاں صاحب (نواب محمد ......) آپ نواب محمد واحد علی خاں مرحوم کے فرزند اور نواب محمد سلطان خاں مرحوم کے پوتے ہیں آپ بمقام حیدرآباد دکن پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے والد ماجد کے زیرنگرانی لایق اور فایق اساتذہ سے گھر پر حاصل فرمائی زاں بعد تکمیل درس کے لئے سرکاری درسگاہ میں شریک ہوئے اردو، فارسی عربی اور انگریزی سیّاق و سبّاق سے ماہر ہیں فنون سپہ گری و

آپ کے سر سے اُٹھ گیا اور آپ اپنے والد کی جملہ جائداد و مناصب و جاگیرات و اعزا
سے متفخر ہوئے۔ آپ کے خاندانی اعزاز و خدمات اور آپ کی ذاتی لیاقت و قابلیت
کی وجہ آپ اولاً مددگار صدر محاسب صرفِ خاص مبارک ہوئے۔ زاں بعد آپکے
خدمات دیوانی میں منتقل ہوئے۔ ۱۴۔ دی ۱۳۲۳ ف کو آپ دوم تعلقدار درجہ
سوم ورنگل مقرر ہوئے۔ مختلف اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی میں آپنے خدمات
انجام دیں۔ ۱۱۔ خورداد ۱۳۲۷ ف کو آپ نے مددگار تعلقدار کی حیثیت سے اودگیر
میں خدمت انجام دی۔ آپ ایک حلیم الطبع منکسر المزاج خلیق اور ملنسار نواب ہیں۔
آبائی اعزازات کے مدنظر آپ کو دیوڑھی دربار کی عزت حاصل ہے۔ آپ کی
شادی نواب فصیح جنگ مرحوم سابق معتمد مالگزاری کی بڑی صاحبزادی سے ہوئی۔
جن سے آپ کو تین لڑکیاں اور تین لڑکے (۱) نواب محمد فریدالدین خاں (۲)
نواب محمد برہان الدین خاں اور (۳) نواب محمد قاسم الدین خاں ہیں۔ یہ تینوں
صاحبزادے الولد سر لابیہ کے مصداق اپنے والد کی طرح خلیق ہیں اور والد کے
ہی زیر نگرانی مدرسۂ عالیہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔
آپ کا پتہ:۔ معظم جاہی مارکٹ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۲۴/۱)

قطب علیخاں صاحب (نواب محمد ....) آپ نواب محمد واحد علی خاں مرحوم
کے فرزند اور نواب محمد سلطان خاں مرحوم کے پوتے ہیں آپ بمقام حیدرآباد دکن
پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے والد ماجد کے زیر نگرانی لائق اور فائق اساتذہ سے
گھر پر حاصل فرمائی زاں بعد تکمیل درس کے لئے سرکاری درسگاہ میں شریک ہوئے
اردو، فارسی عربی اور انگریزی سیاق و سباق سے ماہر ہیں فنون سپہ گری و

اگر آپ کے نام سر حرف (ک) ہو اور اس لسٹ میں آپ کا نام نہ ہو تو آپ اس کے دوسرے حصہ میں جو زیر ترتیب ہے اپنی لائف بلا معاوضہ درج کروا سکتے ہیں بشرطیکہ آپ جاگیردار، حاکم، وکیل، حکیم، ڈاکٹر یا شاعر ہوں تفصیلات کے لئے مخاطب فرمایئے دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری اندرون دروازہ چادر گھاٹ حیدرآباد دکن

THE THEATRE OF BIG EVENTS
ڈریم لینڈ
سابق بشن سنیما بلارم
قریب کلب سکندرآباد
ٹیلیفون نمبر
جہاں دنیا کے بہترین فلم دکھائے جاتے ہیں

(۲۲۴/۱)

کانگا صاحب (موبد.........) آپ کا نام سہراب جی پستن جی ہے۔
آپ پستن جی رستم جی کانگا کے فرزند دوم ہیں۔ آپ کی والدہ بہمن بائی تھیں۔ آپ
دستور جاماسپ جی عدل جی (جو پارسیان دکن کے ایک سربرآوردہ عالم اور
فاضل متبحر تھے) کے نواسے ہیں۔ آپ ۹ / مارچ ۱۸۵۳ء کو اپنی والدہ بہمن بائی صاحبہ
کے گھر دستور ہال واقع پونہ میں پیدا ہوئے آپ نے الفنسٹن کالج میں تعلیم حاصل فرمائی
۱۴/ بہمن ۱۸۶۳ء کو آپ کی شادی بائی جی صاحبہ (جو داراب جی شاپور جی
وچھا تاجر فرنیچر بمبئی کی صاحبزادی ہوتی ہیں) سے ہوئی۔ اس موقع پر جماعت دستوران
باہر کوٹ بمبئی کی جانب سے ایک تھال کے ساتھ سپاس نامہ آپ کے والد کو
گزرانا گیا۔ ابتداءً آپ ۳/ مارچ ۱۸۷۸ء کو بحیثیت مترجم سلک ملازمت سرکار عالی
میں منسلک ہوئے۔ ۱۰/ اکٹوبر ۱۸۸۵ء کو صدر مترجم کے عہدہ پر ترقی پائے ۱۸۸۸ء
کو جب پریس رپورٹر کا محکمہ پہلے پہل قایم ہوا تو آپ اس محکمہ کے افسر اور ۱۹۰۷ء
میں مددگار معتمد فینانس مقرر ہوئے۔ ۱۹۰۹ء سے دو سال تک (تا انتقال
حضرت غفران مکاں) آپ کنگ کوٹھی مبارک پر متعین رہے۔ جہاں آپ ملازمان

حضرت اقدس و اعلیٰ (جو اس وقت ولیعہد تھے) کے عالی ملاحظہ میں ہفتہ میں ایک بار فینانس ڈپارٹمنٹ کے امثلہ پیش فرما کر ان کی کارروائیوں سے باخبر کرنے کی عزت حاصل کرتے تھے۔ یہ امثلہ زیادہ تر جاگیرات و مناصب و انعام و ظائف وخیرات و مبرات سے متعلق تھے۔ برابر پینتیس سال تک اپنے خدمات مستعدی جفاکشی، قابلیت و بے لوثی سے انجام دے کر ۲۴۔ فروری ۱۹۱۷ء کو آپ نے وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوشی حاصل فرمائی اور اس تقریب میں سر رینالڈ گلانسی معین المہام آں وقت نے محکمۂ فینانس کے عمال کو دعوت دی۔ اس وداعی جلسہ میں ایک فارسی نظم آپ کی شان میں فینانس کے ایک عہدہ دار نے پڑھ کر سنائی اور ایک سونے کی گھڑی بھی آپ کو تحفتاً دی گئی۔ سر رینالڈ گلانسی نے اس موقع پر آپ کے بارے میں جو پر زور الفاظ میں اظہار خیال فرمایا ہے وہ حسب ذیل ہے:-

پینتیس سال تک مسٹر سہراب جی نے سرکار عالی کے خدمات بہت سے اعلیٰ عہدہ دار مثل نواب محسن الملک مرحوم، نواب عماد جنگ اول مرحوم اور سر کیسن واکر کی ماتحتی میں انجام دیا جنھوں نے مسٹر سہراب جی کی خدمات کے بارے میں اپنے گراں قدر خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔" میں چاہتا ہوں کہ اپنے ذاتی خیالات کا اظہار کروں۔ مسٹر سہراب جی نہایت منصف مزاج اور نصفت شعار واقع ہوئے ہیں۔ اور میں ہمیشہ یہ محسوس کرتا رہا کہ میں ان پر بغیر کسی خوف کے اعتماد کر سکتا ہوں۔ میں نے ایک حرف بھی سہراب جی صاحب کی شکایت اور لیاقت کے بارے میں کسی سے نہیں سنا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بڑے نیک اطوار اور ہر دلعزیز ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ کئی خوشگوار سال بحصول وظیفۂ حسن خدمت گزاریں۔

وظیفہ حسن خدمت پر علٰحدہ ہونے کے بعد آپ پانچ سال تک سیول اینڈ ملٹری نظم و نسق حیدرآباد دکن کی ترتیب و تدوین کا کام انجام دیتے رہے۔ اس عرض مدت میں ہر دو کتب مذکور کی ترتیب و تدوین ہو چکی۔ ان فرائض کا اختتام ۴ ڈسمبر ۱۹۱۸ء کو ہوا اس موقع پر صدر محاسب صاحب (جنکی ماتحتی میں آپ کام کر رہے تھے) نے ۶ ڈسمبر ۱۹۱۸ء کو ایک گارڈن پارٹی آپکے اعزاز میں ترتیب دی اور گھر پر جملہ گزیٹڈ عہدہ داران صدر محاسبی کو مدعو کیا اور اس میں ایک پر زور تقریر آپکے کام کی انجام دہی پر کی ۱۸۸۴ء میں آپ نے تخت نشینی کے موقع پر ایک قصیدہ بزبان انگریزی کہکر تہلی کے کاغذ پر نقش و نگار کے ساتھ طبع کرایا اور اس کو ایک چاندی کے صندوقچہ میں رکھکر حضرت غفران مکان رح کی بارگاہ میں بطور نذر پیش کرنے کی عزت حاصل کی حضرت غفران مکان رح نے براحم خسروانہ اس کو قبول فرما کر آپ کی عزت افزائی فرمائی۔ ۱۹۱۲ء میں آپ نے "تلاطم ایران" (جو اردو زبان میں شکسپیر کے مکبث کا ترجمہ تھا) شائع فرما کر اپنی والدہ مرحومہ کے نام پر نذر فرمایا۔ ۱۹۱۸ء میں "شاہی نقش قدم" مصنفہ مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر پیشکار و یمین السلطنتہ و سابق صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی کا اردو سے انگریزی میں ترجمہ فرمایا۔ ۱۹۱۹ء میں آپ نے ایک اور کتاب مصنفہ مہاراجہ موصوف کا ترجمہ کر کے ٹو ویکس ٹور (دو ہفتوں کی سیر) کے نام سے اور ۱۹۳۲ء میں آپ مسٹر نکل ورژن آف دی گاتھاس بزبان انگریزی اپنے والد مرحوم کی یاد میں شائع فرمائی۔

جس طرح آپ دولت علم و مال سے مالامال ہیں اسی طرح دولت اولاد سے بھی خداوند عالم نے آپ کو سرفراز فرمایا ہے۔ آپ کو ایک لڑکی اور سات لڑکے ہیں جن کے نام حسب ذیل ہیں:۔ سب کے سب اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے علاوہ ان میں سے اکثر سرکار عالی کے بڑے بڑے عہدوں پر مامور و کارگزار ہیں۔

اور بقیہ برما اور بمبئی میں اپنی اعلیٰ قابلیت اور لیاقت سے بنی نوع انسان کی خدمت گزاری میں مشغول ہیں۔

(۱) مسٹر کیخسرو صاحب یل، یم اینڈ یس (۲) مسٹر ہرمزجی صاحب بی، اے یل، یل، بی (۳) مسٹر جہانگیر صاحب بی، اے۔ ال۔ ال، بی (۴) ڈاکٹر مس خورشید بائی صاحبہ یل، آر، سی، پی اینڈ یس (اڈنبرا) یل، یف، پی، یس (گلاسگو) (۵) مسٹر جمشید صاحب یل، یم، اینڈ یس، آئی، یم، یس، اے، آئی، آر، اور (۶) مسٹر جہان بخش صاحب (۷) مسٹر اردشیر صاحب بی۔ ڈی اور (۸) ڈاکٹر برزور یم۔ ڈی۔ یم۔ بی، سی یچ۔ بی (ابرڈین) ڈی، پی یچ (انگلینڈ) ڈی۔ پی۔ یچ (بلفاسٹ)

آپ (صاحب تذکرہ) انگریزی، فارسی میں لائق، اردو، گجراتی کے ماہر ہیں۔ آپ ایک اعلیٰ درجہ کے فرنیس۔ ذی فہم اور ہر دلعزیز اور معزز پارسی خاندان کے رکن ہیں۔ آپ کی نیک نفسی، دیانت مروت اور رحمدلی مشہور رہے۔ انتظامی ملکی اور مالی کاموں میں ریاست کے گراں قدر خدمات انجام دے چکے ہیں۔

آپ کا پتہ:۔ "خورشید ولا" کوچہ امپیریل پوسٹ آفس حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۲۴)

کانگا صاحبہ (ڈاکٹر مس ....) آپ کا نام خورشید بائی سہرابجی ہے۔ آپ موبد سہراب جی پیستن جی صاحب کانگا کی دختر ہیں۔ ۱۵۔ دی ۱۲۹۱ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئیں اور یہیں کی درسگاہوں میں ابتدائی تعلیم و تربیت حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان کامیاب کرنے کے بعد حیدرآباد دکن کے مڈیکل اسکول میں داخل ہوئیں۔ ۱۳۰۸ف میں جراحی اور طبی امتحان میں بدرجۂ اعلیٰ کامیابی

حاصل فرمائی تو آپکے والد ماجد نے آپ کو اڈنبرا روانہ فرمایا وہاں سے ۱۹۰۶ء میں آپ نے چند اسناد قابلیت حاصل فرمائے۔ از ان بعد ڈبلن کے ہاسپٹل میں جراحی کا عملی تجربہ اور طبی معلومات حاصل کرتی رہیں اور ایل۔ آر۔ سی۔ پی اینڈ یس (اڈنبرگ) اور ایل۔ ایف۔ پی۔ یس (گلاسگو) کے شاندار ڈگریوں کی حاصل ہو کر مراجعت فرمائے حیدرآباد ہوئیں اور ۲۹۔ تیر ۱۳۱۶ف کو لیڈی اسسٹنٹ سرجن دواخانہ دودھ باؤلی کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئیں۔ بحکم مہر ۱۳۲۰ف کو خدمت لیڈی سیول سرجن درجۂ خاص پر ترقی پا کر دواخانہ دودھ باؤلی ہی پر اپنے فرائض منصبی کو باحسن الوجوہ انجام دیتی رہیں۔ اور ۵ ار دی بہشت ۱۳۲۷ف کو لیڈی سیول سرجن وکٹوریہ زنانہ ہاسپٹل مقرر ہوئیں اس کے بعد حضرت غفران مکان نے محلات کا آپ کو لیڈی ڈاکٹر مقرر فرمایا۔ اس خدمت کو آپ اپنے فرائض منصبی کے علاوہ ۱۹۱۱ء تک انجام دیتی رہیں۔ ۲۶ سال تک وکٹوریہ زنانہ ہاسپٹل میں متعین وکارگزار رہیں ۱۹ ادسمبر ۱۹۲۶ء کو ڈاکٹر مس ایونس کے وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہونے پر آپ اُن کی جگہ مہتمم وکٹوریہ زنانہ ہاسپٹل مقرر ہوئیں۔ ڈاکٹر مس ایونس نے جب کبھی رخصت وغیرہ حاصل کی تو آپ اُن کے کام کی نگران کار رہیں۔ ۱۹۱۸ء میں ہر ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال نے وکٹوریہ زنانہ ہاسپٹل کا معائنہ فرمایا اور آپ کے حسن انتظام و خوش سلیقگی اور ہاسپٹل کی صفائی، بیماروں کی بہترین تیارداری کو دیکھکر بیحد خوش ہوئیں اور آپ کو ایک سونے کے کانٹے (بروچ) سے بذریعہ حکومت سرکار عالی مفتخر و ممتاز فرمایا علاوہ اپنے مفوضہ خدمات کے آپ وقتاً فوقتاً دیگر طبی خدمات بھی انجام دیتی رہیں۔ غرض کہ اکثر و بیشتر آپ کے ایسے کارنامے ہیں کہ جن پر منجانب سرکار عالی اظہار خوشنودی فرمایا گیا ہے۔ ان کارناموں کے متعلق پلیگ کا کام قابل ذکر ہے۔ جب پر

آپ کو منجانب سرکار عالی جلسۂ عام میں ایک طلائی گھڑی ۱۹۱۸ء میں عطا ہوئی آپ بیماروں کا علاج نہایت غور و خوص کے ساتھ کرتی ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں شافیٔ مطلق نے شفا بخشی ہے آپ کو اکثر سخت سے سخت مہلک سے مہلک امراض کے علاج میں پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ شہر کے قریب قریب تمام امراء زادیوں اور بیگمات کی آپ معالج ہیں۔ اپنے طبقہ میں بڑی ناموری پیدا کی ہے نہایت خوش اخلاق اور ذی مروت لیڈی ڈاکٹر ہیں۔

آپ کا پتہ :- خورشید ولا کوچۂ امپیریل پوسٹ آفس حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۲۵)

کاظم علی خاں صاحب

(نواب محمد ....) آپ نواب شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر کے فرزند اکبر اور نواب شمشیر جنگ مرحوم کے نواسہ ہیں آپ نے اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی قابل اساتذہ سے اردو، فارسی، عربی اور انگریزی کی تعلیم اولاً گھر پہ حاصل فرمائی۔ زاں بعد مدرسۂ عالیہ میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد عثمانیہ یونیورسٹی کالج سے بی اے کی سند حاصل فرمائی اور ۵ شہر یور ۱۳۳۸ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں بحیثیت دوم تعلقدار داخل ہوئے اس وقت آپ مددگار معتمد سرکار عالی (صیغہ مالگزاری) ہیں۔ آپ خوش اخلاق، خوش لہجہ، خوش مزاج اور خوش رفتار نواب ہیں۔ آپ کی شادی نواب شجاع الملک مرحوم خلف اکبر نواب خانخاناں مرحوم کی دختر سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو ایک صاحبزادہ نواب مہدی علی خاں ہے آپ ایک بہترین شاعر بھی ہیں۔ کاظم تخلص فرماتے ہیں۔ حیدرآباد دکن کے نامی گرامی شعراء میں آپ کا شمار ہے۔

آپ کا پتہ :- شوکت منزل، بیرون دروازۂ یاقوت پورہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۲۶)

کاظم یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا اصلی نام سید کاظم حسین ہے۔ ۱۵ر فروردی سنہ ۱۲۹۴ف کو آپ صوبۂ مدراس میں پیدا ہوئے۔ مدراس کے معزز و ممتاز خاندان سے آپ کا تعلق ہے۔ ۳ر شہریور سنہ ۱۳۱۷ف کو آپ سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور یکم آبان سنہ ۱۳۲۰ف کو منصرم اور یکم اسفندار سنہ ۱۳۳۱ف کو مستقل رجسٹرار دفتر چیف سکرٹری حضور پرنور مقرر ہوئے اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے ۲۱۔ دی سنہ ۱۳۳۰ف کو معتمدی پیشی خداوندی کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہوئے۔ ۱۵ر تیر سنہ ۱۳۱۷ف کو آپ توشک خانۂ عامرہ کے انچارج بھی مقرر ہوئے ۱۲۔ آبان سنہ ۱۳۳۹ف کو نواب سرامین جنگ بہادر جب راونڈ ٹیبل کانفرنس میں شرکت کی غرض سے لندن گئے تو آپ ان کی جگہ کارگزار رہے۔ نواب سرامین جنگ بہادر کے وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہونے پر یکم فروردی سنہ ۱۳۴۱ف کو آپ چیف سکریٹری حضور پرنور کی خدمت پر فائز ہو کر اپنے فرائض مفوضہ کو نہایت خوش اسلوبی و مستعدی و جفاکشی و دیانتداری سے انجام دے رہے ہیں انتظامی تجربہ اور قابلیت کے علاوہ اپنے مالک کی مزاج دانی اور خدمت گزاری کی صلاحیت آپ میں بدرجۂ اتم موجود ہے۔ آپ کے جوہر فرض شناسی کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے۔

آپ کا پتہ:- جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے

(۲۲۷)

کرافٹن اسکوئر (مسٹر آر، ایم، .... آئی، سی، ایس) آپ حیدرآباد دکن کے جلیل القدر حکام سے ہیں آپ کی ولادت انگلستان میں ہوئی اور وہیں کی درسگاہوں میں آپ نے تعلیم کے اعلیٰ مدارج طے کئے۔ آپ امتحان انڈین سول سروس میں

بدرجہ اعلیٰ کامیاب ہیں ملازمت سرکار عالی میں داخل ہونے سے قبل آپنے علاقہ سرکار عظمت مدار میں گراں قدر خدمات انجام دے چکے ہیں۔ ۲۲ر فروری ۱۳۲۴ف کو بحیثیت معتمد سرکار عالی صیغہ مالگزاری سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے آنریبل ٹی۔ جے ٹاسکر او۔ بی۔ ای اسکوائر جب ولایت تشریف لے گئے تھے تو اُن کی جگہ آپ نے صدر المہامی مال و کوتوالی کا کام بھی منصرمانہ طور پر انجام دیا۔ آپ نہایت لایق ہوشیار اور تجربہ کار افسر ہیں، انتظامی اور مالی امور میں کافی تجربہ رکھتے ہیں۔

آپ کا پتہ :۔ بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۲۸)

کرن پرشاد صاحب (راجہ ....) آپ راجہ کندن لعل بہادر کے اکلوتے فرزند ہیں۔ ۱۳۰۵ف میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مدرسۂ عالیہ میں حاصل فرمائی بعدازاں بعد نظام کالج میں شریک ہوکر تعلیم کی تکمیل کی۔ اردو، فارسی ہر دو زبان میں درجہ امتیاز بھی حاصل فرمایا۔ اسپورٹس میں گہری دلچسپی لیتے رہے ہمدرد قوم و ملک اور ہر دلعزیز راجہ ہیں۔ آپ کو فنون لطیفہ سے بھی دلچسپی ہے چنانچہ شارع نما آپ کی مشہور اختراع ہے۔ اس وقت آپ نائب میر مجلس معزز مجلس جاگیرداران سرکار آصفیہ ہیں آپ کے فرزند جتیندر پرشاد ہیں جو نہایت سنجیدہ سعادتمند اور مستقل مزاج ہیں۔ جامعہ عثمانیہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ ان کا سال ولادت ۱۳۲۶ف ہے۔ راجہ کرن پرشاد صاحب اپنے اس سعادتمند، تعلیم کے شوقین فرزند پر جس قدر بھی ناز کریں کم ہے۔

آپ کا پتہ :۔ بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

راجه راجایان راجه مهاراجه سر کشن پرشاد بهادر
یمین السلطنة، پیشکار و سابق صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی

(۲۲۹)

کشٹپا نایک صاحب (راجہ ....) آپ راجہ ونکٹپا نایک آخری تاجدار سمستان شوراپور کے برادر عم زاد کے فرزند اور راجہ پڈ نایک (جو آخری تاجدار سمستان کے ولی اور چچا تھے) کے پوتے ہیں۔ امتداد زمانہ کی وجہ سے اس وقت آپ کی حیثیت ایک جاگیردار کی سی ہے۔ ہمیشہ بلدہ ہی میں رہتے ہیں بسا اوقات شوراپور میں بھی رہتے ہیں۔ شوراپور اس وقت ضلع گلبرگہ کا ایک تعلقہ اور تحصیلدار کا مستقر ہے۔ دربار میں آپ کا قیام ہوتا ہے۔ دربار ایک عالیشان محل ہے۔ جس سے زمانۂ سابق کے راجاؤں کی عظمت آشکار ہے۔ جب آپ سمستان شوراپور میں رہتے ہیں تو دربار پر بوٹا (پرچم) چڑھا دیا جاتا ہے۔ جس سے عوام کو معلوم ہوتا ہے کہ آپ شوراپور میں ہیں۔ آپ نہایت خوش خلق، تعلیم یافتہ اور منکسر المزاج راجہ ہیں۔ آپ کے دو فرزند ہیں ایک راجہ پڈ نایک ہیں اور دوسرے راجہ وینکٹپا نایک۔ اول الذکر علی گڈھ کالج سے اعلیٰ تعلیم حاصل فرما کر وطن واپس ہوئے اور ثانی الذکر انگلستان سے بعد حصول اسناد اعلیٰ واپس ہوئے۔ راجہ صاحب نے ان کی تعلیم پر دل کھولکر روپیہ صرف فرمایا۔ ۱۳۴۵ف میں آپ کو بارگاہ خسروی میں باریابی کا شرف اور نذر پیش کرنے کی عزت حاصل ہوئی۔

آپ کا پتہ:۔ حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۳۰)

کشن پرشاد بہادر یمین السلطنۃ (راجہ راجایاں مہاراجہ سر........) آپ امرائے حیدرآباد کے اس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو انصرام امور سلطنت

تاجداران آصف جاہی کا ایک مدت سے دست راست رہا ہے اور جس کی ممتاز
خدمات ملک و مالک کے لئے تاریخ حیدرآباد کے اوراق زرّین میں شمار ہوتی ہیں
یہ خاندان دراصل مملکت آصفیہ کی تاریخ میں نہیں بلکہ شاہان مغلیہ کی تاریخ میں بھی
نمایاں جگہ حاصل کرچکا ہے۔ آپ کا سلسلۂ نسب راجہ ٹوڈرمل تک پہنچتا ہے، جو
دربار اکبری کے نورتن میں شامل تھے اور جن کا نظام بندوبست آج بھی ہندوستان
میں قابل تقلید سمجھا جا رہا ہے۔ اسی طرح مہاراجہ چندولعل جن کے آپ جانشین
ہیں۔ حیدرآباد کے ممتاز ترین وزراء میں شمار کئے جاتے ہیں بلکہ ان کی شہرت
کا یہ عالم تھا کہ ایک مدت تک برطانوی ہند میں حیدرآباد دکن کو سندھ سے ممتاز کرنے
کے لئے عام لوگ چندولعل کا حیدرآباد کہتے رہے۔ آپ راجہ راجان ہری کشن
آں جہانی کے اکلوتے فرزند اور نرائن پرشاد نریندر بہادر کی اکلوتی صاحبزادی
کے لخت جگر ہیں اور ۱۲۷۹ھ میں بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ تعلیم و تربیت آپ نے
اپنے نانا کے آغوش عاطفت میں پائی اور ان کے انتقال پر حسب فرمان خسروی
اُن کے جانشین بھی آپ ہی قرار پائے۔ مدرسۂ عالیہ میں داخل ہونے سے قبل ہی
آپ نے خانگی طور پر فارسی، عربی، انگریزی، گورمکھی، سنسکرت، مرہٹی، تلنگی
وغیرہ میں مہارت حاصل کرلی تھی اور اکثر زبانوں میں بے تکلف گفتگو کرتے تھے
۱۳۱۰ھ میں جب آپ تعلیم سے فارغ ہوئے تو حضرت غفران مکان رح کی بارگاہ سے آپ کو
موروثی خدمت پیشکاری اور خطابات راجہ راجایان مہاراجہ بہادر سے سرفرازی
بخشی گئی اور چند ہی ماہ بعد آپ وزارت فوج کے منصب جلیلہ پر فائز کئے گئے
۱۳۱۵ھ میں آپ مجلس امراء کے رکن بنائے گئے اور ۱۳۱۹ھ میں مدارالمہامی کے
منصب پر منصرمانہ تقرر ہوا۔ جس پر ۱۳۲۰ھ میں مستقل کر دئے گئے اور دس سال
کی نمایاں اور قابل قدر خدمات کے بعد ۱۳۳۰ف میں استعفیٰ دے کر سبکدوش ہوئے

لیکن چند ہی سال بعد مملکت آصفیہ کو پھر آپ کی خدمات کی ضرورت ہوی اور ۱۳۴۲ف
میں آپ کو صدر اعظم کا منصب تفویض ہوا جس پر آپ ۱۳۵۵ف تک مامور و کار گزار
رہے۔ بالآخر سنہ مذکور میں آپ نے بوجہ پیرانہ سالی استعفیٰ پیش کرکے سبکدوشی
حاصل فرمائی۔ آپ کی ذاتی خصوصیات اور اخلاقی خوبیاں حیطۂ شمار سے باہر ہیں۔
تاہم حسن خلق، علم و فن کی قدر دانی، مروّت، سخاوت، رواداری وغیرہ میں آپ کا
دربار امرائے سلف کی یاد تازہ کرتا ہے۔ اور درحقیقت حیدرآباد میں آپ ہی
کی ذات سے امرا کی یہ قدیم روایات قایم ہیں۔ آپ خود ایک خوش گو شاعر اور
دقیق النظر مصنّف ہیں اس لئے اہل علم کی آپ کے دربار میں خاص قدر افزائی ہوتی
ہے۔ یوں تو آپ ہر صنف سخن میں فکر فرماتے ہیں لیکن آپ کے نعتیہ اشعار کو خاص
شہرت و قبولیت حاصل ہے۔ آپ کا کلام تصوف کے رنگ میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے
آپ کی مذہبی رواداری کا یہ عالم ہے کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کے بعد
تمام مذہبی امتیازات فراموش ہوجاتے ہیں۔ آپ کے محلات میں ہندو مسلم دونوں
شامل ہیں اور آپ کے صاحبزادگان اپنی ماؤں کے مذہب پر ہیں اور اسی مناسبت سے
ان کے نام رکھے گئے ہیں۔ مراسم تربیت و پرورش و نیز عقد و نکاح وغیرہ بھی اسی
طرح انجام پاتے ہیں، گویا آپ کی ذات ہندو مسلم اتحاد کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ آپکے
اخلاق و عادات انداز گفتگو مذہبی رواداری کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔ آپکا خاندانی
اعزاز سرکار انگریزی میں بھی مسلم ہے۔ جس سے آپ کو جی۔ سی۔ آئی۔ ای کا خطاب
عطا ہوا۔ جو والیان ریاست کے لئے مخصوص ہے۔ بحیثیت صدر اعظم آپ حکّام انگریزی
کی طرف سے ہز اکسلنسی سے مخاطب کئے جاتے تھے جو وزرائے دول آزاد کے لئے
استعمال ہوتا ہے۔
آپ کا پتہ:۔ شادمنش شاہ علی بنڈہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۳۱)

کشن داس صاحب (راجہ ....) آپ راجہ بھوانی داس کے فرزند چہارم ہیں۔ ہر دلعزیز اور صلح کل پالیسی رکھنے والے راجہ ہیں۔ ملک کی فلاح و بہبود اور اصلاح قوم کا کام آپ کا خاص نصب العین ہے۔ شاخ دوم کے جملہ جاگیرات کے انتظام کا تفصیلی کام آپ کی راست نگرانی میں ہے۔ آپ بہت سے اعزازی خدمات کی ذمہ داریوں کے حامل ہیں اور قومی انجمن ہائے امداد باہمی کا قابل ستایش کام آپ کی عمدہ سرپرستی کا مظہر ہے۔ مجلس و بنک جاگیرداران سرکار آصفیہ کے ایک سربرآوردہ ممبر، خازن اور محاسب بھی ہیں۔ مجلس بلدیہ میں اعزازی میر محلہ کثرت آرا سے منتخب ہوئے۔ لیکن اپنی دیگر کثیر مصروفیتوں کے باعث دوسرے ہی سال اس عہدہ سے دست کش ہوگئے۔ اب بلدیہ بنک کی معتمدی کا قرعہ آپ کے نام نکلا ہے۔ بہرحال رفاہی کام خصوصاً انجمن ہائے امداد باہمی کے کاروبار میں خاص شغف رکھتے ہیں۔

آپ کا پتہ :۔ کالی کمان، حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۳۲)

کمال علی خاں صاحب (نواب محمد ....) آپ نواب محمد شجاعت علی خاں مرحوم کے فرزند دوم اور نواب محمد دلاور علی خاں دلاور الدولہ مرحوم کے پوترے ہیں۔ انگریزی فارسی میں کامل۔ سیاق سباق سے ماہر، نہایت لائق، ہوشیار تعلیم یافتہ، مہذب نواب ہیں۔ چہرہ سے دانائی اور فراست پائی جاتی ہے۔ کمال درجہ وجیہ، جامہ زیب، خوش تقریر، شگفتہ مزاج اور خندہ رو ہیں۔ آپ کی شادی کیپٹن مولوی اصغر مرزا صاحب وظیفہ یاب حسن خدمت کی صاحبزادی سے ہوی۔

جن کے بطن سے آپ کو ایک صاحبزادہ نواب محمد علی اصغر خاں اور ایک صاحبزادی نوابہ صدر کمال النسا بیگم ہے۔
آپ کا پتہ:۔ ٹولی چوکی حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۳۳)

کمال یار جنگ بہادر (نواب ......) آپ کا اصلی نام میر کمال الدین حسین خاں ہے۔ آپ نواب میر اسد علی خاں (خانخاناں) مرحوم و مغفور کے فرزند، نواب میر محمد علی خاں ذوالفقار جنگ مرحوم و مغفور کے نواسے اور نواب میر سرفراز حسین خاں ثانی مرحوم و مغفور کے بھتیجے اور داماد ہوتے ہیں۔ آپ بتاریخ ۱۰ صفر ۱۳۱۲ہجری تولد ہوئے۔ بعمر پنجسالگی آپ کی تعلیم کا آغاز ہوا۔ آپ کے والد مرحوم نے آپ کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ فرمائی۔ اولاً بطور خانگی اپنے گھر پر اردو، عربی، فارسی اور انگریزی کی تعلیم حاصل فرمائی۔ آپ علوم مشرقی و مغربی میں لیاقت تامہ رکھتے ہیں آپ کی تحریر و تقریر اردو، فارسی اور انگریزی شستہ اور دلچسپ ہوتی ہے۔ بوجہ ذہانت آپ کا تعلیمی زمانہ بہت اچھا گزرا۔ شکار، نیزہ بازی، شہسواری اور دیگر مردانہ کھیلوں میں آپ کو خاص دلچسپی ہونے کے علاوہ مہارت تامہ حاصل ہے۔ اور شعر بھی کہتے ہیں۔ آپ کا کمال تخلص ہے۔

آپ اپنے والد مرحوم کے عین حیات ہی میں اُن کی پیرانہ سالی کی وجہ سے جائداد و املاک و کاروبار کے کاروبار خود دیکھتے تھے اور ان کے بعد بھی حسب سابق جاگیرات کی نگرانی فرماتے رہے۔ بالآخر حسب فرمان مبارک اعلیحضرت مدظلہم العالی مترشدہ ۵۔ محرم الحرام ۱۳۵۲ھ آپ کی وراثت منظور ہوئی۔ آپ کی جاگیرات ضلع بیدر، محبوب نگر، میدک، ورنگل، کریم نگر، تعلقہ اودگیر، پرگی، گلبرگہ، ہدہرہ، سلطان آباد، بھونگیر

سدی پیٹھ میں واقع ہیں۔ آپ کے جاگیرات کی آمدنی (محاصل ۵۱۵۳۲۶ روپے ۲ آنے ۶ پائی) پانچ لاکھ پندرہ ہزار تین سو چھبیس دو آنہ چھ پائی سالانہ ہے۔ اور آبادی (۸۰۶۵۹) ہے جس میں (۵) عدالتیں (۵) جیل (۲۱) مدارس (۷) شفاخانے ہیں۔ آپ کی جاگیرات کی آمدنی ۱۳۴۱ف میں صرف چار لاکھ پچاس ہزار چھ سو پچیس روپیہ دو آنہ چھ پائی تھی مگر اب تیس ہزار زیادہ ہو گئی ہے۔ آپ ان جاگیرداروں میں ہیں جنھیں فوجداری، عدالتی اور کوتوالی وغیرہ کے اختیارات حاصل ہیں۔ اعلیٰحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ ہر سال عید نہم کے موقع پر آپ کی دیوڑھی پر رونق افروز ہو کر آپ کی عزت افزائی فرماتے ہیں آپ اپنے مالک کے سچے جاں نثار اور وفادار ہیں، ملک و مالک کی بہی خواہی کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اعلیٰحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ کے الطاف شاہانہ آپ کے شامل حال ہیں چنانچہ بحین افتتاح سوہن برج۔ آپ کو ہمرکاب باسعادت رہنے کا شرف حاصل رہا۔ اثناء راہ میں آپ کا سیلون حضرت اقدس و اعلیٰ نے اپنے اسپیشل میں لگوا کر آپ کی عزت افزائی فرمائی اور بوقت مراجعت ۳۰ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۵۵ھ کو اپنی جاگیر موضع مرزاپلی میں آپ نے ملازمان بندگان عالی مدظلہم العالی کو چاء نوشی کی زحمت دی جسے ازراہ مراحم خسروانہ شرف قبولیت بخشا گیا اور حسب فرمان خسروی سفر کلکتہ ۱۳۵۵ھ میں آپ ہمرکاب باسعادت رہے۔ جہاں ہز اکسلنسی وائسرائے بہادر گورنر بنگال، مہاراجہ ٹیگور کی دعوتوں میں (جو حضرت اقدس و اعلیٰ کے اعزاز میں ترتیب پائی تھیں) آپ بھی شریک رہے اور واپسی پر ہندوستان کے بڑے بڑے اور مشہور و معروف مقامات کی سیر و سیاحت فرمائی۔

ابتداء ہی سے اعلیٰحضرت سلطان العلوم خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ کے الطاف آپ کے شامل حال تھے۔ چنانچہ ۱۳۳۵ھ کو شریک معتمد مجلس عالیہ عدالت اور یکم آبان ۱۳۳۶ف کو مددگار معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ سرکار عالی اور ۱۹۔ آبان ۱۳۳۸ف کو منصرم ناظم رجسٹریشن

واسٹامپ ہوئے۔ بعد ازاں ۱۳۳۱ف میں اپنی اصلی خدمت مددگاری معتمدی عدالت
و کوتوالی و امور عامہ پر واپس ہوکر اپنے کارہائے مفوضہ کو باحسن الوجوہ انجام دیتے
رہے۔ اور ۷ رجب ۱۳۵۱ھ کو بتقریب جشن سالگرہ اعلیحضرت بندگانعالی
متعالی مدظلہم العالی آپ نے خطاب مستطاب "کمال یار جنگ" سے سرفرازی پائی۔ اپنے
والد مرحوم کے انتقال کے بعد آپ نے خدمت جلیلۂ مذکورہ سے علحدگی اختیار
فرمائی اور فی الوقت اپنے آبائی جاگیرات کے انتظام میں مشغول اور رکن مجلس جاگیرداراں ہیں۔
آپ پابند وضع امیرانہ اور عالی حوصلہ نواب ہیں۔ غرباپروری، نجبا نوازی
عدل گستری، رحمدلی اور تیز فہمی، مستقل مزاجی اور مدبری میں الولد سر لابیہ کے مصداق
اپنے والد بزرگوار نواب خان خاناں مرحوم و مغفور کے قدم بقدم ہیں
آپ کا پتہ، روبروئے زنانی پھاٹک حویلی قدیم حیدرآباد دکن ہے۔

۲۳۴

کندن لعل بہادر (راجہ ....) آپ راجہ راجایاں مہاراجہ سرکشن
پرشاد بہادر یمین السلطنت و پیشکار سابق مدار المہام و صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی
کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ راجہ بہاری پرشاد بہادر کے خانہ داماد ہیں ۱۲۸۲ف میں پیدا
ہوئے۔ مدرسہ عالیہ میں شریک ہوکر تحصیل علم کی، علم دوست، غرباپرور، خلیق و ملنسار
راجہ ہیں۔ سواری، سیاحت اور باغبانی کا آپ کو ذوق سلیم ہے ۱۳۴۲ف میں راجہ
بہادر کے خطاب مستطاب سے سرفرازی پائے۔ آپ کے لائق و فائق فرزند راجہ
کرن پرشاد صاحب ہیں۔
آپ کا پتہ:۔ بیگم پیٹھ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۳۵)

کو پیا صاحبہ

کو پیا صاحبہ (مسز سمنت رانی ....) آپ راجہ کشن راؤ راؤ آن جہانی کی زوجہ ہیں اپنے شوہر کے انتقال کے بعد ۱۲۹۷ف میں سمستان اناگندی آپ کے نام بہ قبول پیشکش دس ہزار روپیہ حضرت غفران مکان رح نے بحال فرمایا اور آپ کو اپنے بھائی کی تبنیت کی اجازت عطا فرمائی۔ تاریخ بحالی سمستان سے اس وقت تک آپ ہی سمستان کا انتظام فرما رہی ہیں۔ آپ نے اپنی عزیز رعایا کی سہولت کے مدنظر سمستان میں تالابیں اور سڑکیں تعمیر فرمائی ہیں۔ آپ نہایت خوش خلق، تعلیم یافتہ منتظم رانی ہیں۔ سمستان کے انتظامات میں خاص دلچسپی لیتی ہیں۔

آپ کا پتہ:۔ سمستان اناگندی ضلع رائچور ہے۔

(۲۳۶)

کیقباد جنگ بہادر

کیقباد جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا اصلی نام کیقباد پیستن جی منشی ہے۔ آپ حیدرآباد دکن کے ایک معزز و ممتاز پارسی خاندان کے رکن ہیں ۱۱۔ شہریور ۱۲۶۹ف کو بمقام بمبئی پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کا آغاز مدرسۂ اعزہ سے ہوا۔ ازاں بعد نظام کالج میں داخل ہو کر امتحان بی۔ اے میں شریک ہوئے ۱۹۰۲ء میں مدراس یونیورسٹی سے بی۔ اے کی ڈگری حاصل فرمائی۔ مدراس کے جملہ طلباء جنکی زبان اختیاری اردو تھی ہیں صرف آپ ہی درجہ اول میں کامیاب ہوئے تین سال تک قانون کا بھی مطالعہ فرما کر بمبئی یونیورسٹی کے ایل۔ ایل۔ بی کے پہلے امتحان میں کامیاب ہوئے۔ اردو، فارسی وغیرہ میں اچھی قابلیت اور انگریزی میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ بحکم خورداد ۱۳۱۸ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہو کر اپنی اعلیٰ قابلیت و حسن تدبیر و مستعدی و ہوشیاری کی بدولت درجہ بدرجہ ترقی کر کے

۱۳۲۹ف سے ۱۳۳۳ف تک مددگار صدر ناظم کوتوالی اضلاع سرکار عالی شاخ پائیگاہ رہے یکم اسفندار ۱۳۳۶ف کو مہتمم کوتوالی ضلع پر بھنی ہوئے اور اعلیٰ قابلیت و عمدہ کارگزاری سے اپنے حکام بالادست میں قدر و منزلت کی نگاہوں سے دیکھے جانے لگے چنانچہ مسٹر ہنکن آنجہانی و نواب محمد نواز جنگ مرحوم، مسٹر سر فرانک مسٹر کرافرڈ اور مسٹر آرمسٹرانگ سابق صدر نظماء کوتوالی اضلاع سرکار عالی آپ کی بہت قدر کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ ۷ بہمن ۱۳۳۸ف کو سررشتہ سیاسیات میں منتقل ہو کر چار سال تک مستقل مددگار معتمد کی حیثیت سے اپنے فرائض کو باحسن و جوہ انجام دے کر ۱۳۴۰ف میں نائب معتمد سیاسیات ہوئے۔ ۱۳۵۲ف میں بتقریب ولادت شہزادہ والاشان کرنل نواب میر برکت علی خاں مکرم جاہ بہادر پیش گاہ حضرت اقدس و اعلیٰ سے آپ خطاب مستطاب "نواب کیقباد جنگ بہادر" سے مفتخر و ممتاز ہوئے اور ۱۳۴۵ف میں بوجہ تکمیل پچپن سال وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے۔ آپ خوش خلق، ملنسار، اور حیدرآباد دکن کی اعلیٰ سوسائٹی میں کافی رسوخ رکھنے والے، بہی خواہ سلطنت اور ملک کے وفادار و جاں نثار نواب ہیں۔

آپ کا پتہ:۔ سیف آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۳۷)

کیلاش ناتھ صاحب واگرے (ڈاکٹر کیپٹن ....) آپ راجہ بشیشور ناتھ بہادر رکن عدالت العالیہ کے بھائی اور لکھنؤ کے ایک معزز خاندان کے اعلیٰ تعلیم یافتہ رکن ہیں۔ اس خاندان نے ملازمت سرکار عالی میں ایک مدت سے نام پیدا کیا ہے۔ آپ نے انگلستان سے اعلیٰ طبی ڈگریاں حاصل کر کے سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہو کر سررشتہ فوج میں اپنی اعلیٰ قابلیت و کاردانی کی بدولت کیپٹن کے

درجہ تک ترقی کی ہے۔ بوجہ اعلیٰ تشخیص و علاج گورنمنٹ عالیہ کی توجہ خاص آپ پر رہا کرتی ہے۔ شہزادۂ والاشان و اکثر عائدین خانوادۂ شاہی کے علاج معالجہ کی خدمات خاص طور پر آپ ہی کے تفویض ہیں۔ شہزادۂ والاشان حضرت ولیعہد دکن پرنس آف برار بالقابہم کی دربارداری کا شرف آپ کو حاصل ہے۔ آپ اپنے مربی و مہربان آقا کی خدمت میں اپنے خلوص و وفاشعاری کا ثبوت دیتے رہتے ہیں۔

آپ کا پتہ :۔ کوچہ چراغ علی حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۴۸)

گجرابائی صاحبہ (رانی ....) آپ راجہ راؤ رنبھا جیونت ثالث

آنجہانی کی بڑی صاحبزادی ہیں۔ ۱۳۲۲ف میں آپ کے والد راجہ راؤ رنبھا جیونت ثالث راہی آں جہاں ہوئے اور اسٹیٹ زیرنگرانی سرکار صیغہ کورٹ آف وارڈز لے لیا گیا۔ آپ کی تعلیم و تربیت کے لئے بزمانہ کورٹ آف وارڈز لیڈی گورنرس مقرر تھیں۔ آپ کو اردو و مرہٹی میں اچھی قابلیت حاصل ہے۔ آپ کی شادی ۱۹۲۱ء میں سردار سیواجی راؤ صاحب سے ہوئی (جن کا تعلق کولھاپور کے ایک معزز و ممتاز خاندان سے ہے اور جنکی تعلیم راجکمار کالج راج کوٹ میں ہوئی) آپ کا اسٹیٹ بربناء فرمان واجب الاذعان مترشدہ غرہ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ آپ کے نام بحال ہوا جاگیر کے انتظامی امور میں آپ کو بڑی دلچسپی ہے۔ رعایا جاگیر آپ کے زیر سایہ بڑی خوش ہے۔ آپ ایک منتظم، تعلیم یافتہ، خوش خلق، اور پردہ نشین رانی ہیں۔

آپ کا پتہ :۔ دیوڑھی راجہ راؤ رنبھا، بازار نورالامراء حیدرآباد دکن ہے۔

راجہ گرو داس صاحب جاگیردار
نائب معتمد مجلس جاگیرداران سرکار آصفیہ

گرودواس صاحب (راجہ......) آپ راجہ دیو داس آں جہانی کے اکلوتے فرزند، راجہ بھوانی داس آں جہانی سابق ناظم مخارج ورکن مجلس انتظام پائیگاہ نواب سرآسمان جاہ مرحوم و مغفور اور رائے تیج رائے آں جہانی سابق ناظم مخارج و رکن کے نواسے ہیں۔ آپ کے خاندان کا تعلق برہمو کایستھ فرقہ سے ہے۔ آپ اس خاندان اعلیٰ کے معزز رکن ہیں کہ جس نے ملک و مالک کے لئے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ آپ ۹ر جنوری ۱۹۰۶ء کو پیدا ہوئے اور ابھی (۹) ماہ ہی کے تھے کہ کہ آپ کے والد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا آپ نے اپنے محترم نانا رائے تیج رائے آں جہانی سابق میر مجلس مجلس انتظام پائیگاہ مذکور کے زیر نگرانی اعلیٰ پیمانہ پر تعلیم حاصل کی۔ مدرسۂ عالیہ سے آپ نے ہائی اسکول لیونگ سرٹیفکیٹ کا امتحان کامیاب فرمایا۔ زاں بعد جامعہ عثمانیہ کے گرایجویٹ ہو کر بی۔اے۔ال۔ال بی کی اعلیٰ ڈگری حاصل فرمائی۔ آپ کے محترم نانا کا مصمم ارادہ تھا کہ وہ آپ کو اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان روانہ کریں۔ مگر افسوس اجل موعود نے انھیں اپنے اس سعادت مند نواسہ کو تکمیل تعلیم کے لئے انگلستان بھیجنے کا موقع نہ دیا۔ آپ کی شادی رائے ہری لعل صاحب جاگیر دار و سررشتہ دار نظم جمعیت کی لڑکی سے ہوئی آپ نظم جمعیت پائیگاہ نواب سرآسمانجاہ مرحوم و مغفور کے سررشتہ دار، انجمن طیلسانین عثمانیہ کے نائب صدر مجلس جاگیر داران کے نائب معتمد اور بلدیہ بنک کے رکن انتظامی ہیں۔ آپ خوش اخلاق، ملنسار، ہمدرد، علم دوست، حلیم بردبار، سنجیدہ طبیعت، صائب الرائے۔ باہمت اور بے تعصب راجہ ہیں۔
آپ کا پتہ:۔ کمان شیر گل حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۳۹)

گوپال ریڈی صاحب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔) آپ حیدرآباد کے مایۂ ناز افراد میں سے ہیں۔ اردو، انگریزی، تلنگی سیاق و سباق سے ماہر ہیں۔ حیدرآباد کے بیارسٹروں میں ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں، مدت دراز سے بیرسٹری کر رہے ہیں قانون پر آپ کو کافی عبور حاصل ہے، معاملہ فہمی میں آپ بے مثل و نظیر ہیں، بحث کرنے میں خاص ملکہ رکھتے ہیں۔ دیوانی فوجداری و مالی مقدمات کی ترتیب میں کمال حاصل ہے۔ آپ کی باریک بین نگاہیں ہر ایک مقدمہ کو (خواہ وہ کتنا ہی پیچیدہ ہو) جانچ لیتی ہیں۔ آپ اپنے مقدمہ کو کامیاب بنانے کے لئے کوئی نہ کوئی پاینٹ اپنے مفید مطلب نکال ہی لیتے ہیں۔ کئی اہم سے اہم مقدمات میں آپ کو خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ آپ صاحب اخلاق ذی مروت نکتہ سنج اور معاملہ فہم بیرسٹر ہیں۔

آپ کا پتہ، حیدرگوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

ل

اگر آپکے نام کا سرحرف (ل) ہو اور اس لسٹ میں آپ کا نام نہ ہو تو آپ اسکے
حصہ دوم میں جو زیر ترتیب ہے۔ بلا معاوضہ اپنی لائف درج کروا سکتے ہیں
بشرطیکہ آپ جاگیردار، حاکم، وکیل، حکیم، ڈاکٹر یا شاعر ہوں تفصیلات
کیلئے مفت طلب فرمائیے دفتر مشاہیر عالم [illegible] اندرون دروازہ چادر گھاٹ

حیدرآباد دکن

لائق علی خاں صاحب (نواب محمد........) آپ نواب محمد ریاست علی خاں مرحوم کے خلف اکبر اور نواب محمد محبوب علی خان جہاندار نواز جنگ مرحوم کے حقیقی بھتیجے ہیں۔ آپ اس خاندان کے رکن ہیں کہ جن کے معز زاراکین نے اپنے ملک اور مالک کی بہی خواہی اور وفا شعاری کے لئے اپنی جان عزیز کو کھٹکے کی خطرناک مہموں میں ڈالکر وہ وہ کارہائے نمایاں انجام دئیے کہ جنکی کارگزاریوں سے تاریخ گلزار آصفیہ اور دکن کی دوسری مشہور و معروف تاریخیں بھری پڑی ہیں۔ آپ ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۱۵ھ کو پیدا ہوئے۔ ۱۱ سال کے سن میں آپ کا سلسلۂ تعلیم آغاز ہوا۔ آپ کے تعلیم کی ابتداء مدرسۂ عالیہ سے ہوی۔ بوجہ ذکاوت و ذہانت آپ کی تعلیم کا زمانہ خوش گوار گذرا۔ ۱۳۴۲ھ میں آپ کی شادی نوابہ محبوب النساء بیگم صاحبہ بنت مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر یمین السلطنت پیشکار و سابق صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی سے ہوی۔ آپ کو پانچ فرزند ہیں جن میں سے چار مدرسۂ جاگیرداران میں تعلیم پا رہے ہیں۔ آپ ہز اگزالٹیڈ ہائینس دی نظام اون مونٹیڈ والنیٹر کور کے قدیم رکن، نہایت خوش خلق

بامروت، ملنسار، ہمدرد، علم دوست، سیر چشم، فیاض اور بلند ہمت نواب ہیں۔
آپ میں جاگیرات کی انتظامی قابلیت بدرجۂ اتم موجود ہے۔
آپ کا پتہ:- چوک اسپان، شاہ علی بنڈہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۴۱)

یاور علیخاں صاحب (آپ نواب میر محمد علی خاں سعید جنگ، سعید الدولہ مرحوم کے فرزند دوم اور نواب میر محمد سعید خان سعید الدولہ سعید الملک مرحوم کے پوتے ہیں۔ ابتدائی تعلیم قابل اساتذہ سے اولاً گھر ہی پر حاصل فرمائی، زاں بعد جاگیردار کالج میں شریک ہوئے جہاں اس وقت بھی زیر تعلیم ہیں، نہایت خوش خلق، خوش باش، نوجوان نواب ہیں۔ علمی ذوق و شوق رکھتے ہیں۔
آپ کا پتہ، میر چوک حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۴۲)

لطیف نواز جنگ بہادر (نواب........) آپ کا نام مرزا عبداللطیف خاں ہے۔ آپ نواب میرزا علی محمد خان معتمد جنگ معتمد الدولہ مرحوم ثانی کے فرزند اور میرزا عبداللطیف خاں مرحوم اول کے پوتے ہیں۔ آپ بمقام بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد ۱۲۹۵ف میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر ہی میں پائے۔ زاں بعد مدرسہ عالیہ و نظام کالج میں شریک ہوئے اور انٹرنس بمبئی یونیورسٹی سے کامیاب کئے السنۂ مشرقیہ کے امتحان منشی میں آپ بدرجۂ اعزازی (آنرز) اور امتحان عہدہ داران مال اور جوڈیشل ڈپارٹمنٹ میں بدرجۂ اعلیٰ کامیاب ہوئے۔ آپ نے فارسی اور عربی کی ابتدائی تعلیم مولٰنا میر حیدر علی صاحب قبلہ مرحوم سے پائی اور اس کے بعد صدر العلماء مولٰنا مولوی

سید غلام حسین صاحب مرحوم اور مولانا مولوی سید علی حیدر المخاطب بہ حیدر یار جنگ طبا طبائی مرحوم سے فیض درس حاصل کیا۔ آپ اس وقت مددگار معتمد سرکار عالی صیغہ تجارت وصنعت وحرفت کے عہدہ پر مامور ہیں۔ آپ کو حضرت اقدس و اعلی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کی ولیعہدی کے زمانہ میں مصاحبت کا فخر حاصل رہا آپ کے والد ایک عرصہ تک حضرت غفران مکاںؒ کے اے، ڈی، سی تھے، آپ کے دادا مع اپنے والد نواب میرزا علی محمد خاں معتمد جنگ معتمد الدولہ مرحوم اول کے ساتھ نواب سر سالار جنگ مختار الملک مرحوم ومغفور کے عہد وزارت میں نواب صاحب ممدوح کی خواہش پر بمبئی سے بلدہ حیدرآباد تشریف لائے، بمبئی میں نواب معتمد الدولہ مرحوم اول منجانب دولت عالیہ عثمانیہ ترکی کونسل جنرل اور سرکار عظمت مدار کی جانب سے جسٹس آف دی پیس تھے۔ نواب سالار جنگ مرحوم ومغفور کے مد نظر بلدۂ حیدرآباد کی تنظیم تھی اس لئے نواب صاحب ممدوح نے بغرض مشورہ آپ کو بمبئی سے طلب فرمایا تھا۔ مدارس، عدالت اور مختلف محکمہ جات کے قیام میں نواب معتمد الدولہ نے سر سالار جنگ مرحوم ومغفور کو بڑی امداد دی اور محکمۂ اجرائی عمال کے آپ اعلیٰ عہدہ دار مقرر ہوئے اور جاگیر و منصب، نوبت ونقارہ وعماری اور خطابات سے سرفراز فرمائے گئے۔ حضرت غفران مکاںؒ نے اپنی چہل سالہ جوبلی کے موقع پر ملک پیٹھ میں جب کہ طلباء کی جانب سے ایڈریس پیش ہوا تھا تو جواب میں سر سالار جنگ کے نام کے ساتھ علی محمد خاں کا بھی نام لیتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ "یہ ان دونوں کی کوشش کا نتیجہ ہے کہ آج میں اتنے طلباء اپنے گرد دیکھ رہا ہوں"۔ نواب معتمد الدولہ اول ۱۸۵۲ء میں لندن بھیجے گئے تھے اور ایسٹ انڈیا کمپنی نے آپ کے اعزاز میں ڈنر ترتیب دیا تھا۔ آپ کو گورنمنٹ کی جانب سے کرسٹ عطا ہوا جس کے استعمال کی آپ کے خاندان کو از روئے سند معطیہ اجازت ہے، مارکوئز آف ولزلی کے عہد میں آپ نے گورنمنٹ اور سلطان برغش (مسقط) کے

مابین جو نزاعات تھے اس کا تصفیہ باحسن الوجوہ کرا دیا۔ سلطان برش نے آپ کو ایک چھڑی گنگا جمنی تحفتاً عطا کی تھی جو اس وقت تک موجود ہے، نواب معتمد الدولہ اول کے چچا زاد بھائی نواب میرزا عبد اللطیف خاں مرحوم مصنف تحفۃ العالم منجانب سرکار نظام کلکتہ میں سفیر تھے، نواب لطیف نواز جنگ بہادر مثل اپنے آبا و اجداد کے جاگیر و مناصب سے سرفراز فرمائے گئے ہیں اور آپ کا خاندان ہمیشہ مورد الطاف و نوازشات شاہانہ رہا ہے۔ آپ ایرانی النسل شوستری ہیں۔ آپ کے جد اعلیٰ سید نعمت اللہ جزائری و الشوستری الموسوی تھے۔ آپ کی پہلی شادی پرنس مرزا کام بخش مرحوم و مغفور فرزند منجھلی واجد علی شاہ مرحوم و مغفور کی منجھلی صاحبزادی سے بمقام کلکتہ ہوی۔ اور ان کے انتقال کے بعد دوسری شادی پرنس اصغر مرزا مرحوم کی بھانجی اور امام علی خاں مرحوم کی بڑی صاحبزادی سے ہوی۔

آپ کا پتہ :۔ فرحت منزل حیدر آباد دکن ہے۔

۲۴۳

لکشما صاحبہ (رانی بھاگیہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔) آپ راجہ مہا جسونت بہادر والیٔ سمستان دوم کنڈہ کی بیٹی ہیں۔ آپ کے شوہر راجہ سری رام بھوپال آنجہانی سمستان امر چنتہ کے بعد سمستان زیر نگرانی کورٹ آف وارڈز لے لیا گیا تھا مگر بعد دریافت تعامل فریقیہ فرمان مبارک مترشدہ ۲۔ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ مراحم خسروانہ سمستان دواماً آپ کے نام بحال ہوا۔ آپ اس وقت سمستان امر چنتہ کی والیہ ہیں۔ تلنگی نوشت و خواند سے بخوبی واقف ہیں۔ آپ کی عمر ۴۳ سال کی ہے۔ آپ کو قومی، ملکی، علمی کاموں سے خاص دلچسپی ہے۔ اب تک کئی ایک سنسکرت اور تلنگی کے مفید کتابوں کی آپ سرپرستی فرما چکی ہیں۔ گولکنڈہ پتریکا نے تقریباً چار سو آندھرا شعراء کا کلام جمع کر کے ایک کتاب

کی شکل میں رانی صاحبہ موصوفہ کی بیش بہا امداد و سرپرستی سے شائع کیا جو آج نہایت
قدر کی نگاہوں سے دیکھی جارہی ہے، اس کے علاوہ ملک سرکار عالی و بیرون
ملک کے علمائے سنسکرت وغیرہ کو حسب لیاقت و مراتب مدد دیتی ہیں۔ آپ کو
نرینہ اولاد ہوئی تھی مگر افسوس کہ باقی نہ رہی۔ بقائے خاندان کے لئے اپنے ہمشیر
زادہ کو آپ نے متبنیٰ لیا آپ نہایت تدبر و فراست سے اپنے سمستان کے انتظامات
کو انجام دیتی ہیں۔ اپنے سمستان کی رعایا کی فلاح و بہبودی اور ان کے لئے آرام و
آسایش بہم پہنچانا اپنا فریضہ سمجھتی ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے عہد میں تعلیمات
طبابت، تعمیرات، آب پاشی، تجارت، صنعت و حرفت، زراعت اور آرایش
آبادی وغیرہ جیسے رفاہ عام امور میں نمایاں اصلاحات عمل میں لائیں اور نظم و نسق کے
دیگر شعبہ جات کا انتظام درست فرما کر سمستان کو معراج ترقی پر پہنچا دیا۔ آپ کے عہد
میں سمستان میں یتیم خانہ بھی قایم ہوا جسمیں بلا لحاظ مذہب یتیم بچوں کی پرورش
اور تعلیم و تربیت کا انتظام ہے یہ آپ کی خاص جدّت ہے جس سے ہمیشہ آپ کا
نام باقی رہے گا۔ آپ ایک پردہ نشین الوالعزم، فراخ حوصلہ، دریا دل، صائب الرائے
اور منتظم رانی ہیں۔ حیدرآباد دکن کا پتہ، اسٹیشن روڈ، نام پلی ہے۔

(۲۴۴)

لنگا ریڈی صاحب (راجہ جیلم رام ------) آپ جنگا ریڈی صاحب مقدم مالی موضع
جیلم تعلقہ یلا ریڈی ضلع نظام آباد کے فرزند اور رانی جیلم جانکا بائی آنجہانی سابق والیہ
سمستان سرنا پلی کے متبنیٰ فرزند ہیں۔ آپ کی تبنیت حسب فرمان خسروی منظور ہوئی
ہے اور مراسم تقریب بمقام سرنا پلی ادا کئے گئے۔ آپ رانی جیلم جانکا بائی کے
زیر نگرانی جاگیردار بورڈنگ میں زیر تعلیم رہے۔ ۱۸ر شہریور ۱۳۲۹ف کو آپ کے سر سے

رانی چیلم جانکا بائی کا سایہ اُٹھ گیا اور آپ اس کے دوسرے روز رانی موصوفہ کے جانشین ہوئے، آپ کو اچھی تعلیم حاصل کرنے کا موقع نہ ملا، تاہم آپ تلنگی، مرہٹی، اردو فارسی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں۔ آپ کی شادی رانی جانما صاحبہ دختر سابق والی سنستان ونپرتی سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو تین لڑکے اور ایک لڑکی ہے (۱) سری رام بھوپال (۲) راگھو رام بھوپال (۳) رامیشور بھوپال۔ یہ تینوں لڑکے اپنے والد کے زیر نگرانی اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور آپ کی لڑکی گرامر اسکول میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ آپ رعایا پرور، ماتحت نواز، خوش خلق منکسر المزاج راجہ ہیں۔ آپ کا پتہ۔ جام باغ، ترپ بازار، حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۴۵)

لیاقت اللہ خاں صاحب

(مولوی محمد.........) آپ مولوی غلام محمد خاں صاحب مرحوم سررشتہ دار آبکاری کے فرزند ہیں۔ ۵ اردی بہشت ۱۳۰۲ف کو بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے بعد ۱۹۰۷ء تک گورنمنٹ ہائی اسکول چادر گھاٹ میں تعلیم حاصل فرمائی ۱۹۰۸ء سے ۱۹۱۳ء تک آپ نے ایم اے۔ او کالج علیگڈھ میں تعلیم پائی اس کے بعد نظام کالج میں شریک ہو کر بی اے کا امتحان پاس فرمایا۔ مہاراجہ سر یمین السلطنت بہادر کا انعام جو بی۔ اے میں حاصل فرمایا۔ من ابتدائے ۲۵ آذر ۱۳۲۶ف لغایتہ ۲۷ آذر ۱۳۲۷ف بحیثیت سیول سرویس پروبیشنر سررشتہ مال علاقہ سرکار عظمت مدار (ضلع دھاڑوار) میں کارگزار رہے۔ کامیابی پر واکر کا طلائی تمغہ اور زبان کنڑی کو بدرجہ اعلیٰ کامیاب فرما کر دو سو چالیس روپیہ کا انعام حاصل فرمایا۔ ۱۳۲۷ف سے ۱۳۲۹ف تک دوم تعلقداری مہتمم کروڑگیری، کیمپ افسر قحط راجورہ، اسپشل ریلیف افسر قحط کھم کی خدمات انجام دیئے

۱۰۔ بہمن ۱۳۲۳ف سے ۱۱۔ دی ۱۳۳۱ف تک سرکار عظمت مدار میں بمقام الہ آباد آپ نے
سر رشتہ حساب کی تعلیم حاصل فرمائی، بصلہ کامیابی امتحان سر رشتہ فینانس
منجانب سرکار عالی آپ کو پانچ سو روپیہ انعام عطا فرمایا گیا۔ یکم امرداد ۱۳۳۲ف تک
آپ مددگاری صدر محاسبی کے خدمات انجام دئے۔ من ابتداء ۱۳۳۲ف لغایۃ
۱۳۳۵ف آپ مددگار معتمد فینانس رہے۔ ۱۳۳۶ف میں مددگار شاخ تعمیرات مقرر ہوئے۔ آپ کے خدمات قدر دانی کی نظر سے دیکھے گئے اور ذریعہ فرمان
مبارک اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے آپ کی تنخواہ ایک ہزار دو سو کر دی گئی۔
۱۹۳۴ع میں آپ شہزادگان والاشان ہز ہائینس نواب اعظم جاہ بہادر پرنس
آف برار اور کرنل نواب معظم جاہ بہادر کے کنٹرولر اور افسر انچارج توشک خانہ
مقرر ہوئے۔ ۱۳۳۲ف سے ۱۳۳۶ف تک آپ حیدرآباد سیول سرویس اسوسی
ایشن کے معتمد رہے۔ حیدرآباد سیول کو آپریٹیو کے معتمد کو آپریٹیو بلدیہ بنک لمیٹڈ۔ کو آپریٹیو
انشورنس سوسائٹی لمیٹڈ کے صدر نشین اور صدر انجمن اسلامیہ حیدرآباد کے وائس
پریسیڈنٹ (نائب صدر نشین) حیدرآباد بوٹ کلب کے خازن اور ابین میں ۱۳۴۵ف
میں ضابطہ فینانس کی ترتیب و تدوین کا کام انجام دیا۔ ۲۷ ردی ۱۳۴۶ف کو آپ
معتمد فینانس کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہوئے۔ صیغہ جات ریلوے و معدنیات بھی یکم
آبان ۱۳۴۶ف کو آپ کے تفویض ہوئے، سر رشتۂ فینانس کی خوش قسمتی ہے کہ
اس کو جو حاکم ملا وہ بلحاظ قابلیت و انتظام اپنی آپ نظیر ملا۔ بے لوث خدمات اور
گراں قدر کارگزاریاں اور حسن انتظام و تدبر اور اعلیٰ قابلیت اس امر کی بین دلیل
ہیں کہ آپ اپنی قلیل مدت ملازمت ہی میں اس منصب جلیلہ پر فائز ہوگئے۔ اور
آپ کی ہر ایک کارگزاری کو گورنمنٹ عالیہ نے قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ ممالک و ملوک
ہر دو کی نظروں میں آپ کی وقعت اور سوسائٹی میں آپ کی عزت کی جاتی ہے

آپ نہایت ملنسار، ہردلعزیز، خجستہ خصلت، نیک طینت، مردم شناس، ہوشیار مستعد کارگزار، وسیع الاخلاق، ہمدرد اور علم دوست حاکم ہیں۔ ملک و مالک کی خدمت کا سچا درد اور حکام سرکار عالی میں اپنی نمایاں خدمات اور حسن کارگزاری کی بناء پر ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ اپنی انصاف پسندی سے اپنے ماتحتین کے سوا ہر طبقہ میں ہردلعزیز ہیں، آپ ایک روشن خیال اور فرض شناس حاکم ہیں۔

آپ کا پتہ:۔ بیگم پیٹھ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۴۶)

لیاقت حسین خاں صاحب (نواب سید)

.... آپ نواب سید اسد علی خاں مرحوم کے خلف اکبر اور نواب سید تصدق حسین خان حسین نواز جنگ مرحوم کے پوتے اور نواب سید علی مردان خان رضوی کے نبسہ ہیں۔ آپ ۱۷ ربیع الاول ۱۳۱۹ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ نے پیدایش ہی سے اپنی نانی صاحبہ محترمہ کے زیر پرورش و زیر نگرانی رہکر لایق و فایق اساتذہ سے اردو، فارسی، انگریزی و عربی کی اعلیٰ تعلیم حاصل فرمائی ہے۔ بوجہ ذہانت و ذکاوت آپ کا تعلیمی زمانہ اچھا گزرا، آپ سیاق و سباق سے ماہر ہیں۔ اردو، فارسی اور انگریزی میں اچھی استعداد رکھتے ہیں آپ کی انتظامی قابلیت اچھی ہے۔ آپ کا حلقہ اثر وسیع ہے اور مثل اپنے پدر بزرگوار کے آپ خلیق اور تعلیم یافتہ ہیں۔ آپ کا پتہ:۔ "حیدر شاہ منزل" لنگم پلی خرد، حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۴۷)

لیاقت علیخاں صاحب (نواب میر)

.... آپ الحاج نواب میر حیدر علیخاں صاحب کے فرزند دوم نواب میر عباس علیخان مرحوم کے پوترے ہیں آپ ۱۵ اگست ۱۸۹۹ء کو بمقام حیدرآباد

دکن پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم مدرسۂ اعزہ اور عالیہ میں حاصل فرماکر سلسلۂ درس کو نظام کالج میں شریک ہوکر جاری رکھا اور میٹرک تک تعلیم پانیکے بعد ممبئی تشریف لیجاکر گورنمنٹ انفسٹن کالج ممبئی سے میٹرک اور بی اے آنرز کا امتحان کامیاب کرکے اعلیٰ تعلیم کے لئے گورنمنٹ سرکار عالی سے اسکالرشپ حاصل کرکے عازم انگلستان ہوئے اور کنگس کالج لندن سے ایل ایل بی آنرز کی ڈگری حاصل کی اور مڈل ٹمپل سے بیارسٹری کی سند حاصل فرماکر مراجعت فرمائے وطن ہوئے۔ ایک سال تک ناگپور ہائیکورٹ میں پریکٹس کی اور ۳ر فروری ۱۳۲۱ف کو بحیثیت منصف عادل آباد سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ اور اسی حیثیت سے آپ نے اندول، جگاؤں، ...پور اور گنگاوتی پر اپنے مفوضہ خدمات کو نہایت خوش اسلوبی بے لوثی اور مستعدی سے انجام دے کر نظامت دوم عدالت ضلع پر ترقی پائے۔ اس وقت آپ ناظم دوم عدالت ضلع لنگگور ہیں، حیدرآباد کے ہر طبقہ میں ہر دلعزیز ہیں نہایت خوش خلق، خوش مزاج، خوش باش اور متدین حاکم ہیں۔ آپکا پتہ:- حیدر منزل سلطان پورہ، حیدرآباد دکن ہے۔

۲۴۸

لیڈی نواب ولی الدولہ مرحوم (محترمہ.......) آپکا نام میرالنساء بیگم ہے آپ نواب ولی الدولہ مغفور کی چاہتی اور بیاہتی بیگم، مولوی سید محمد یوسف الدین سابق صوبہ دار گلبرگہ شریف (جنکا ازدواجی تعلق حیدرآباد کے ایک مشہور و معروف اور ممتاز خاندان نواب رادت جنگ سالار الدولہ سالار الملک سے ہوا) کی ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ صاحبزادی اور فخر اناث حیدرآباد دکن ہیں، آپ کو آپکے والد ماجد نے اردو، فارسی اور انگریزی کی اچھی تعلیم دلوائی، ہندوستان کی اکثر زبانیں جانتی ہیں، نہ صرف ادب میں لیاقت رکھتی ہیں بلکہ ضروریات زمانہ سے بخوبی واقف اور بڑے سے بڑے، اہم سے اہم امور سلطنت میں رائے دینے کی اچھی قابلیت رکھتی ہیں اپنی

ذاتی قابلیت کی وجہ سے آج طبقۂ نسواں میں ہر دلعزیزی کے علاوہ بڑی شخصیت رکھتی ہیں۔ چنانچہ اپنے علم اور تجربہ کے لحاظ سے ہمیشہ نواب صاحب مرحوم کی خانگی مشکلات اور سلطنت کے مہمات میں شریک اور رزیڈنسی کے تعلقات کو بہترین طریقہ پر قایم رکھنے میں آپ اُن کی معین و مددگار رہیں، علمی ادبی معاشرتی جلسوں، سوشیل تنظیم اور طبقۂ اناث کی تعلیم و تربیت میں آپ ہمیشہ بحیثیت مشیر اعلیٰ و صدر نشین نمایاں حصہ لیتی اور اپنے طبقہ کی فلاح و بہبودی میں ہمہ تن کوشاں رہتی ہیں جس کے صلہ میں آپ کو ۱۲۔ مئی ۱۹۳۶ء میں برٹش مڈال بھی عطا ہوا ہے۔ علمی و معاشرتی و تمدنی حیثیت سے اپنے ملک کو دیگر ممالک متمدنہ کے مقابل لانے کی سعی میں سرگرم رہتی ہیں۔ کون ہے جو آپ کے نام نامی سے واقف نہیں۔ حیدرآباد دکن کی سوشیل لائف میں آپ کی وقعت محتاج بیان نہیں آپ کے گراں قدر کارناموں کو دیکھکر ہم کہہ سکتے ہیں کہ آپ گورنمنٹ کے اعلیٰ خدمات انجام دینے کی اچھی صلاحیت رکھتی ہیں مگر پردہ کی خودساختہ پابندی کی وجہ سے مجبوری ہے۔ آپ کی خداداد ذہانت و ذکاوت، لیاقت و قابلیت کا چرچا دور دور تک ہے۔ آپ کی پرمغز تقاریر اور صدارتی خطبات کے پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ حیدرآباد کے علاوہ ہندوستان کے چند مشہور و ممتاز خواتین میں آپ کا شمار ہے افسوس ہے کہ سماجی پابندیوں کی وجہ سے آپ میدان عمل میں آزادانہ نہ آسکیں۔ غرض آپ کی ذات والاصفات طبقۂ اناث کے لئے مغتنمات سے ہے۔ حیدرآباد کا یہ طبقہ جس قدر آپ کی ذات پر فخر و مباہات کرے کم ہے۔ نواب ولی الدولہ مرحوم کو آپ کے بطن سے دو صاحبزادیاں اور تین صاحبزادے (۱) صاحبزادی نوابہ بشارت النساء بیگم صاحبہ (۲) صاحبزادی نوابہ وجیہ النساء بیگم صاحبہ اور (۳) صاحبزادے (۱) نواب محمد حبیب الدین خاں بہادر (۲) نواب محمد نذیر الدین خاں بہادر (۳) نواب محمد بشیر الدین خاں بہادر ہیں، جو

اعلیحضرت بندگان عالی متعالی مدظلہم العالی کی خاص سرپرستی میں ایک خاص اہتمام کے ساتھ تعلیم و تربیت پا رہے ہیں۔ ہر سہ صاحبزادگان کو حضرت اقدس و اعلیٰ نے خطاب مستطاب "صاحبزادہ" سے اور بتقریب سالگرہ ہمایونی ۱۳۵۸ھ صاحبزادہ نواب محمد حبیب الدین خاں بہادر کو خطاب "حبیب جنگ" صاحبزادہ نواب محمد بشیر الدین خان بہادر کو خطاب "بشیر یار جنگ" اور صاحبزادہ نواب نذیر الدین خاں بہادر کو "خطاب" "نذیر یار جنگ" سے مفتخر و ممتاز فرمایا۔

حضرت اقدس و اعلیٰ کے شاہانہ نوازشات، اعلیٰ تعلیم و تربیت اور صاحبزادوں کی خداداد ذہانت کے نظر کرتے ہیں قوی امید ہے کہ آگے چلکر یہ ہر سہ صاحبزادے ملک و مالک کے گراں قدر خدمات مثل اپنے اب و جد کے انجام دینگے۔

آپ کا پتہ :۔ ولایت منزل، بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۴۹)

لینل صاحبہ (مس ۔جی ۔یم ....) آپ انگلستان کی ایک مشہور ماہر تعلیم خاتون ہیں۔ جو ۲۳ر فروردی ۱۳۰۹ف کو اپنے وطن ہی میں پیدا ہوئیں اور تعلیم کے اعلیٰ ترین مدارج طے کئے۔ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں آپ ۶۔ آبان ۱۳۳۱ف میں بحیثیت مددگار پرنسپل محبوبیہ گرلز اسکول داخل ہوئیں اور اپنی قابلیت و کارگزاری سے ترقی کرتے کرتے ۲۲ر امرداد ۱۳۳۸ف کو پرنسپل مدرسہ مذکور کے منصب پر ترقی پائیں اور ۳ر آذر ۱۳۴۰ف تک منصرمانہ پرنسپلی کی خدمات انجام دیتی رہیں۔ اور ۱۳۴۰ف میں پرنسپلی کی مستقل جائداد خالی ہوی تو اس اہم منصب کے لئے آپ ہی کا انتخاب عمل میں آیا۔ چنانچہ اُس وقت سے آپ نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے فرائض کو انجام دے رہی ہیں اور آپ کے حسن انتظام کی بدولت

اس درسگاہ کو روز افزوں ترقی حاصل ہو رہی ہے۔ اس درسگاہ میں حیدرآباد کے طبقہ امراء کی لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں اور صدرالمہامان باب حکومت اور مہاراجہ سر یمین السلطنتہ بہادر کی لڑکیاں یہیں زیر تعلیم ہیں۔ ان کے علاوہ بڑے بڑے امراء اور جاگیرداروں کی صاحبزادیاں یہیں حصول علم کے لئے آتی ہیں۔ اس بناء پر اس درسگاہ کو حیدرآباد کی علمی درسگاہوں میں نمایاں اہمیت حاصل ہے اور آپ اپنی قابلیت و حسن انتظام سے اس کی قیادت کی اہلیت کا کافی ثبوت دے چکی ہیں، نہایت خوش خلق اور مستقل مزاج خاتون ہیں۔

آپ کا پتہ :- سیف آباد حیدرآباد دکن ہے۔

قابلِ قدر ملکی!

مولوی محمد یعقوب صاحب مالک روز بسکٹ ورکس
کی کارگزاری واقعی قابلِ قدر ضرور ہے صاحب موصوف بلا کسی
غیر کی مدد کے اپنی ذاتی کوشش سے ایک ایسا کارخانہ چلا رہے ہیں
جس میں بفضلہ ڈھائی سو آدمی کام کر رہے ہیں صاحب موصوف آج تجارتی
دنیا میں اس قدر ترقی کر گئے ہیں کہ ان کی شہرت ممالک محروسۂ سرکار عالی
کے علاوہ ملک انگریزی میں بھی ہے اور روز بسکٹ فیکٹری
کا مال انگریزی علاقوں میں بھیجا جا رہا ہے یہ کارخانہ تقریباً ۱۸
بیس سال سے قائم ہے شروع شروع میں چھوٹی دیسی خود ساختہ
سانچوں کے ذریعہ بسکٹ تیار کیا کرتے تھے اور آج دنیا کے بہترین
آٹومیٹک مشنری کے ذریعہ عمدہ سے عمدہ بسکٹ، ٹافی پیپرمنٹ
کیک پیسٹری، صابون تیل عطر وغیرہ اپنی ذاتی نگرانی میں تیار
کراتے ہیں مولوی محمد یعقوب صاحب بیحد قابلِ مبارکباد ہیں مجھے امید ہے کہ
ہمدردانِ ملک ضرور اس ملکی کارخانہ کا معائنہ فرما کر صاحب موصوف کی
ہمت افزائی فرمائیں گے۔ خدا اس کارخانہ کو اور بھی ترقی دے تاکہ اس کے
ذریعہ کئی غریب شخص پرورش پا سکیں فقط

شرح دستخط نواب فخر نواز جنگ بہادر

م

اگر آپ کے نام کا سرحرف (م) ہو اور اس لسٹ میں آپ کا نام نہ ہو تو آپ اس کے
حصہ دوم میں جو زیر ترتیب ہے بلا معاوضہ درج کروا سکتے ہیں بشرطیکہ
آپ جاگیردار، عالم، ڈاکٹر، وکیل، حکیم یا شاعر ہوں۔ تفصیلات کے لئے
(مخاطب فرمائیے)
دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری
اندرون دروازہ چادرگھاٹ حیدرآباد دکن

مبارز الدین خاں صاحب (مولوی محمد) .... آپ اُن متدین حکام سے ہیں جن کی حسن کارگزاری اور دیانتداری مسلّم ہے آپ سررشتہ مال کے ایک وسیع التجربہ، منتظم اور کاردان حاکم ہیں ۲۰ ہر آذر ۱۳۰۰ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے اور یہیں کی درسگاہوں میں تعلیم و تربیت حاصل کی۔ اردو، فارسی میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ کاروبار سررشتہ مال سے بخوبی واقف ہیں۔ ۱۱ر شہریور ۱۳۱۹ف کو بحیثیت اعزازی مددگار تعلقدار آبکاری ضلع میدک سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ ۳۱ر امرداد ۱۳۲۲ف کو سوم تعلقدار درجہ دوم ضلع بیڑ و مددگار مال کی خدمت پر فائز ہوئے۔ مختلف اضلاع و تعلقات میں آپنے اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔ یکم اردی بہشت ۱۳۲۸ف کو اسپشل ریونیو افسر کھم مقرر ہو کر مفوضہ کام کو نمایاں طور پر انجام دیا۔ ۳۰ر اردی بہشت ۱۳۲۸ف سے ۱۹ر امرداد ۱۳۲۹ف تک سوم تعلقدار درجہ اول کھمم، اس کے بعد ہنگولی کے خدمات انجام دیتے رہے۔ ۲۰ر اسفندار ۱۳۳۰ف کو نظامت کورٹ آف وارڈز و اسٹیٹ اعتصام الملک (پر بائی کنڈ) پیوشن منتقلی عمل میں آئی۔

بضمن تصفیہ قرضہ راجہ نرسنگ گیر ساہوذگی اسٹیٹ نواب اعتصام الملک مرحوم حضرت اقدس و اعلیٰ نے آپ کی حسن کارگزاری و دیانتداری و لیاقت کے متعلق ذریعہ فرمان مبارک مترشحہ ۱۲ر رجب المرجب ۱۳۴۱ھ اظہار خوشنودی فرمایا۔ یکم آذر ۱۳۳۱ف سے یکم آذر ۱۳۳۲ف تک مددگار تعلقدار کی خدمت پر

فائز رہے۔ اس کے بعد پھر نظامت کورٹ آف وارڈز اسٹیٹ رکن الملک پر منتقلی عمل میں آئی ۱۱ امرداد ۱۳۳۲ف کو مددگار تعلقدار دوامی اور ۱۵ اسفندار ۱۳۳۵ف کو مددگار تعلقدار لاتور کی خدمت انجام دیتے رہے۔ ۱۸ فروردی ۱۳۳۶ف سے ۲ امرداد ۱۳۴۱ف تک اول تعلقداری عثمان آباد کی خدمت انجام دیتے رہے۔ ....

.... ۱۳۴۴ف میں فرمان خسروی سے آپ کا تقرر معتمدی اسٹیٹ نواب غازی جنگ بہادر پر عمل میں آیا ہے۔ اسوقت آپ نیجائب بہ کار منتہا اسٹیٹ نواب غازی جنگ بہادر ہیں۔ قرضہ کی وجہ سے اسٹیٹ کی مالی حالت جو نہایت نازک ہوگئی تھی۔ آپنے اپنی معتمدی کے قلیل عرصہ میں اس کے انتظامی اور مالی حالت کی بہت کچھ اصلاح کی اور اب بھی اسٹیٹ کو بار قرضہ سے سبکدوش کرنے میں کوشاں ہیں۔ لائق، منتظم، تجربہ کار اور بے لوث حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ کاچی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۵۰)

محبوب علیصاحب (مولوی سید........) آپ مولوی چراغ علی مرحوم کے چشم و چراغ ہیں۔ مولوی چراغ علیصاحب مرحوم المخاطب بہ نواب اعظم یار جنگ بہادر معتمد فینانس و مال حکومت سرکار عالی کی شخصیت محتاج تعارف نہیں اسلئے کہ مرحوم نہ صرف ہماری ریاست ابد مدت کے ایک معزز با وقار اور ذمہ دار عہدہ دار تھے۔ بلکہ دنیائے علم و ادب کی ایک ایسی نامور ہستی تھے کہ آپ کا نام ہمیشہ اردو ادب اور زبان کے تذکرہ میں شامل رہے گا۔ آپ نواب عماد الملک مرحوم، سرسید احمد خاں مرحوم جیسے محسنین ادب کے ہم عصر تھے۔

آپ (مولوی سید محبوب علی صاحب) سنہ ۱۲۹۶ف میں پیدا ہوئے۔ نظام کالج میں تعلیم حاصل کی سنہ ۱۳۱۷ف میں سرکاری ملازمت اختیار کی اور حکومت سرکار عالی کے مختلف محکموں۔ مثلاً تعمیرات تعلیمات۔ مال۔ پولس اور ٹپہ وغیرہ میں کارگزار رہے۔

یوں تو آپ پچھلے بارہ پندرہ سال سے سائنٹفک تجربوں میں مصروف تھے۔ مگر سررشتہ ٹپہ کے تعلق کے دوران میں حیدرآباد میں سب سے پہلے آپ ہی نے پبلک کو لاسلکی سے متعارف کرایا۔ سنہ ۱۹۲۲ء سے آپ اسی تجربات میں لگے ہوئے تھے اور بلدہ اور اضلاع کے قیام کے دوران میں آلہ جات موصولی (ریسیونگ سٹس) تیار کرتے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ ہندوستان میں عام طور پر یقین کیا جارہا تھا کہ ہندوستان کی گرم آب و ہوا کی وجہ سے لاسلکی کی ترویج اور فروغ غیر ممکن ہے۔ آپنے ہی ملکی نوجوانوں کو ساتھ لیکر ایک آلہ ترسیلی (ٹرانسمیٹر) تیار کیا اور حکومت ہند سے اجازت حاصل کر کے اپنی ایک ذاتی آزمائشی نشرگاہ قایم کی۔ اس خانگی نشرگاہ سے آپ پبلک افادہ کے لئے نہایت دلچسپ اور مفید پروگرام نشر کیا کرتے تھے۔ سنہ ۱۹۳۴ء میں شہزادگان والا کے عہدہ ہائے جلیلہ پر فائز ہونے کی مسرت میں جو خصوصی پروگرام نشر کیا گیا اسکو سماعت فرماکر حضرت اقدس و اعلیٰ نطق سبحانی نے مندرجہ ذیل خیالات عالیہ کو زیب قرطاس فرماکر صاحب موصوف کی عزت افزائی فرمائی۔

"آج میں محبوب علی فرزند چراغ علی کا ایجاد کردہ وائرلس حیدرآباد میں سنکر"
"بہت محظوظ ہوا اور توقع ہے کہ اسمیں مرور زمانہ سے ترقی ہوتی جائے گی"
"اور پبلک اس کی قدر کرے گی کہ یہ سب سائنس کے کرشمے عجیب وغریب"
"واقع ہوئے ہیں" فقط ۱۰ ر اگسٹ سنہ ۱۹۳۴ء

(آصف سابع)

آزمائشی نشریات کے دوران میں آپ بحیثیت ڈائرکٹر اور آف وائرلس کے جملہ امور کی نگرانی خود کیا کرتے تھے۔ اور جن حیدرآبادی نوجوانوں کو فنی غیر فنی اور دفتری کاروبار کی تربیت دی انہوں نے محکمہ لاسلکی کے قیام کے بعد خود کو اور زیادہ کارآمد اور محنتی کارکن ثابت کیا جس میں قابل ذکر مولوی سلطان احمد صاحب مولوی صادق محمود صاحب

۱۰۔ مولوی مظفر علی صاحب ہیں جن کی قابل قدر خدمات نے حیدرآباد میں لاسلکی کی ترویج کو ممکن بنایا۔

ابتداء میں حیدرآباد میں ریڈیو کے معاملات میں پبلک کو مشورہ دینے کے قابل کوئی ادارہ نہ تھا۔ عوام کو ریڈیو کا شوق دلانے و بستگی کی سہولتیں بہم پہنچانے اور اس صنعت کا ملک میں تعارف کرانے کے لیئے ضروری تھا کہ ٹکنیکل مشورہ دینے کے لیئے ایک ادارہ قائم کیا جائے۔ عام طور پر کاروباری لوگ اس میدان میں قدم رکھنے سے ہچکچا رہے تھے۔ آپ نے اپنی ذاتی کوشش سے ایک ایسا ادارہ قائم کیا جو حیدرآباد میں اپنی نوعیت کے لحاظ سے پہلا تھا جس کا فوری نتیجہ یہ ہوا کہ پبلک کی ریڈیو سے دلچسپیوں میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہونے لگی۔

مولوی محبوب علی صاحب کی آزمائشی نشرگاہ یکم فروری سنہ ۱۳۴۴ف کو حکومت سرکار عالی نے خریدلی اور محکمہ لاسلکی سرکار عالی کا قیام عمل میں آیا۔ ۰۰ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۴ھ کے فرمان مبارک میں محکمہ کے نظم و نسق کی بابت ارشاد ہمایونی ہوا کہ۔

"جو انتظام محبوب علی نے قائم رکھا ہے اسکو برقرار رکھکر اس سال کے اخراجات منجانب گورنمنٹ برداشت کیئے جائیں"

بنا بر آں مولوی محبوب علی صاحب اس جدید محکمہ کے پہلے ناظم مقرر ہوئے۔ تاریخ آصفیہ میں یہ شاید پہلا موقع ہے کہ حکومت نے ایک خانگی ادارہ کو اس کی افادیت اور کارکردگی کے پیش نظر سرکاری محکمہ میں منتقل کر لیا۔ اس لحاظ سے مولوی محبوب علی صاحب جو ملک اور مالک کی خدمت گزاری اور وفاشعاری میں اپنی آبائی روایات کے پابند ہیں ضرور قابل مبارکباد ہیں آپ کے سر حیدرآباد کو لاسلکی سے متعارف کرانے کا سہرا رہیگا۔ اور حیدرآباد کی تاریخ لاسلکی کے اولین باب میں آپ کا نام سنہرے حروف سے لکھا جائیگا حکومت سرکار عالی نے آپ کو یورپ انگلستان مصر اور امریکہ وغیرہ روانہ کیا تھا تاکہ

آپ ان ممالک کی نشرگاہوں اور نشریات کا معائنہ فرمائیں۔ اس سفر کے دوران میں آپ نے مارکونی کمپنی سے حیدرآباد کی جدید نشرگاہ اور اورنگ آباد کی نشرگاہ کے لئے دو آلہ جات ترسیلی تیار کروالئے۔ حیدرآباد کا جدید اسٹیشن تیار ہوگیا ہے اور بہت جلد افتتاح کی امید ہے۔ اورنگ آباد میں نشرگاہ کی عمارت تیار ہوچکی ہے اور آلہ ترسیلی کی تنصیب عمل میں آرہی ہے۔

مولوی محبوب علی صاحب کی زیر قیادت محکمہ لاسلکی کی جو کارگزاری رہی ہے اس پر تبصرہ کی یہاں گنجائش نہیں البتہ مختصراً اتنا لکھا جاسکتا ہے کہ باوجود نہایت قلیل موازنہ اور کم عملہ کے پروگرام نہایت دلچسپ رہتے ہیں۔ نشری پروگرام کے تفریحی اور تعلیمی اجزا بلحاظ دلچسپی اور افادیت ہمیشہ قابل تعریف اور تحسین رہے۔ مولوی محبوب علی صاحب اور ان کے نوجوان حیدرآبادی رفقائے کار سے ملک کو بہت سی توقعات وابستہ ہیں۔ اور توقع ہے کہ خدمت خلق کے اعلیٰ مظاہرے سابق کی طرح ہوتے رہیں گے۔ آپکا پتہ کوچہ چراغ علی حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۵۱)

محبوب علیخاں صاحب (مولوی محمد ....) آپ ۲ بہمن ۱۳۰۶ف کو بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ لائق و فائق اساتذہ سے عربی فارسی اور اردو کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد سرکاری مدارس میں شریک ہوکر اعلیٰ تعلیمی مدارج طے فرمائے۔ ازاں بعد حیدرآباد سیول سروس میں شریک ہوکر کامیابی حاصل فرمائی۔ ۳۰ اسفندار ۱۳۲۳ف سے ۱۲ اردی بہشت ۱۳۳۱ف تک بحیثیت سیول سروس پروبیشنر علاقہ سرکار عظمیٰ میں کارگزار رہے۔ ۱۳ اردی بہشت ۱۳۳۱ف کو زائد مددگار اول تعلقدار مقرر ہوکر معتمدی مال پر متعین ہوئے۔ ۲۱ فروردی ۱۳۳۳ف کو منصف اودگیر مقرر ہوئے ۱۹ شہریور ۱۳۳۳ف کو آپ اپنی اصلی خدمت پر واپس ہوئے۔ ۴ اردی بہشت ۱۳۳۹ف کو مددگار معتمد

مالگزاری شارخ کو کلفنڈ مقرر ہوئے۔ ۳۰ فروردی ۱۳۴۲ ف سے آپ کی انتظامی قابلیت اور بے لوث کارگزاریوں کو دیکھکر سرکار عالی نے آپ کو ناظم کورٹ آف وارڈز اسٹیٹ راجہ راجاں راجہ شیوراج دھرم ونت آنجہانی مقرر فرمایا۔ جس کا انتظام آپ سے قبل ایک کمیٹی (جو دو ارکان اور ایک میر مجلس پر مشتمل تھی) کے تفویض تھا۔ جب زمام انتظام اسٹیٹ آپ کے ہاتھ میں آگئی تو آپ نے اس کے مردہ جسم میں جان ڈالدی۔ راجہ راجاں کی عالیشان دیوڑی جو کس مپرسی کی وجہ قریب بہ انہدام تھی اس کو آپ نے نہایت ہی کم صرفہ سے جرمن ٹڑاڈیشن کی شکل میں مبدل کردیا۔ جب ہی تو آج یہ عمارت خود کو حیدرآباد کے بڑے بڑے عمارات کے مقابل میں پیش کرنے کے قابل ہوگئی ہے۔ وہ مقدمات جو برسوں سے زیر تصفیہ تھے۔ ان کے فیصلے آپ نے نہایت مدلل طور پر بہت جلد جلد فرمادیا۔ آپ کا حسن انتظام ایسا رہا کہ کوئی کارروائی ملتویات میں نہیں رہی۔ آپ کے ماتحتین اور اہل معاملہ آپ سے بیحد خوش تھے غرض آپ ہی کی کوششوں اور عمدہ کارگزاریوں کی بدولت آج اسٹیٹ راجہ شیوراج دھرم ونت آنجہانی بڑے بڑے اسٹیٹس کے مقابلہ میں خود کو پیش کرنے کے لائق ہوگیا۔ اس وقت آپ اول تعلقدار ضلع ورنگل کی خدمت پر فائز ہیں۔ اور اپنی خدمات خوش اسلوبی اور بے لوثی سے انجام دے رہے ہیں۔ نہایت متدین، مستعد، پابند اوقات، رعایا و رعایا کے بہی خواہ، خوش خلق، ملنسار اور ہر دلعزیز حاکم ہیں۔ مملکت دکن آپ جیسے حاکموں پر جسقدر ناز کرے کم ہے

(۲۵۲)

محبوب کرن صاحب (راجہ ....) آپ راجۂ راجاں راجہ مرلیمنوہر آصف نواز ونت آنجہانی کے فرزند سوم، راجہ دھرم کرن بہادر آصفجاہی پنچ بیس اول تعلقدار ضلع محمد آباد بیدر کے چھوٹے بھائی اور راجہ راجایاں راجہ شیوراج دھرم ونت آنجہانی کے برادرزادہ ہیں۔ اردو۔ فارسی اور انگریزی کی تعلیم دھرم ونت ہائی اسکول اور اس کے

راجہ محبوب کرن صاحب
فرزند سوم راجہ مرلیمنوہر آنجہانی

بعد دیگر درسگاہوں میں حاصل کی۔ سیاق وسیاق سے ماہر، انتہا درجہ کے خلیق، ذی مروت علم دوست، بے تعصب، بہی خواہ ملک ومالک راجہ اور کمیٹی رانگان راجہ شیوراج آنجہانی کے میر مجلس ہیں۔ آپ کا پتہ ڈیوڑھی راجہ شیوراج آنجہانی چوک میدان خاں حیدرآباد دکن ہے

(۲۵۳)

محمد احمد صاحب (مولوی........) آپ ممالک حیدرآباد دکن کے ناظم ٹپہ خانہ جات (پوسٹ ماسٹر جنرل) اور ممالک متحدہ آگرہ واودھ کے ایک نامور اور معزز خاندان کے فرد ہیں اور اس سررشتہ کے کاموں کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ آپ کا اصلی وطن ضلع میرٹھ ہے۔ آپ کے اجداد سلطنت مغلیہ کی نمایاں خدمت انجام دے چکے ہیں۔ آپ ہی کے خاندان کے ایک رکن نواب مشتاق حسین خان وقار الملک بھی تھے جن کے نام سے ہندوستان کا بچہ بچہ واقف ہے۔ اس خاندان کے سرگروہ نواب عظیم اللہ خاں صاحب کو آج بھی انگریزی حکومت سے نوابی کا خطاب حاصل ہے۔ آپ ۱۲۹۱ف میں اپنے وطن میرٹھ میں پیدا ہوے اور ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کر کے مدرستہ العلوم علیگڈہ میں اعلی مدارج طے کئے۔ ۱۳۱۰ف میں آپ سررشتہ ٹپہ سرکار عالی میں بحیثیت مہتمم داخل ہوئے اور اپنی قابلیت وحسن انتظام سے ترقی کرتے کرتے نو سال کے اندر ہی نائب ناظم کے عہدہ پر پہنچ گئے۔ اور ۱۳۴۲ف میں مسٹر رستم جی چینائی ناظم ٹپہ کے وظیفہ یاب ہونے پر آپ کو نظامت کا منصب جلیلہ حاصل ہوگیا۔ آپ نے اپنی گزشتہ ۳۰ سالہ ملازمت کے دوران میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ ان کی تفصیل طویل ہے۔ لیکن اسقدر اظہار ضروری ہے کہ اہم اور نازک مواقع پر محکمہ کے مستعد اور معتمد حاکم کی جب کبھی تلاش ہوئی تو نظر انتخاب آپ ہی پر پڑی۔ سررشتہ ٹپہ میں جو اصلاحات آپ نے کی ہیں انھیں روشن ترین جدید نمونہ کے ٹکٹوں کا رواج ہے۔ جو حسن وخوبی میں انگریزی ٹکٹوں سے بدرجہا بہتر ہیں۔

آپ کا پتہ جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے ۔

(۲۵۴)

محمد حسن صاحب (مولوی سید........) آپ ہمارے کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں ۔ آج ممالک محروسہ سرکار عالی میں آپ کو کافی شہرت حاصل ہے ۔ حیدرآباد کے نامور اور ممتاز وکلاء میں آپ کا شمار ہے ۔ اردو، فارسی، عربی اور انگریزی میں لائق وفائق ہیں بی۔اے کے علاوہ امتحان ایل، ایل، بی ممالک محروسہ سرکار عالی عثمانیہ یونیورسٹی میں سب سے اول (آنرز) کامیاب ہوئے ہیں ۔ ۱۳۳۵ف سے معزز پیشہ وکالت کو نہایت کامیابی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں ۔ اکثر اہم اور سنگین مقدمات میں نہایت شاندار کامیابی حاصل فرماکر اپنے معزز طبقہ میں ممتاز ہوگئے ہیں ۔ اگرچہ آپ کو پریکٹس شروع کئے کچھ ہی عرصہ ہوتا ہے اس قلیل عرصہ میں آپ نے بہت کچھ تجربہ حاصل اور شہرت پیدا کرلی ہے ۔ آپ کی تحریر و تقریر دلچسپ ہوتی ہے ۔ قانونی قابلیت آپ میں بدرجہ اتم ہے ۔ بحث مدلل اور جرح مکمل ہوتی ہے ۔ آپ سوالات میں صدہا موشگافیاں پیدا کرتے ہیں ۔ آپ کی کارگزاری بنچ وبار میں بنظر استحسان دیکھی جاتی ہے ۔ دیوانی بلدہ کے تمام قابل وکلاء میں آپ کا نام سب سے پہلے آتا ہے ۔ ملک و مالک سے آپ کو حقیقی محبت ہے ۔ دنیائے صحافت میں بھی آپ کا نام ہے ۔ ملک کی خدمتگزاری آپ اپنا فریضہ سمجھتے ہیں ۔ آپ انجمن وکلاء اور مجلس بلدیہ اور مجلس وضع قوانین سرکار عالی کے منتخب وکلاء درجہ اول ممالک محروسہ سرکار عالی سربرآوردہ اور سرگرم رکن ہیں ۔ نیز نائب صدر انجمن طلیسانین جامعہ عثمانیہ بھی ہیں ۔ آپ کا پتہ روبروے باغ مرلیدھر قریب معظم جاہی مارکٹ حیدرآباد دکن ہے

(۲۵۵)

محمد اعظم صاحب (مولوی سید......) آپ ڈاکٹر سید احمد مرحوم کے فرزند اکبر ہیں ۱۳۰۲؁ف میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد مرحوم کے زیر نگرانی اولاً بلدہ میں تعلیم پائی ازاں بعد علیگڈھ کالج جاکر اعلیٰ تعلیم حاصل فرمائی اپنے زمانہ کے آپ ایک بہترین اسپورٹس مین تھے علیگڈھ الیون کے آپ کپتان رہ چکے۔ اس کے بعد آپ ولایت تشریف لیگئے اور وہاں کیمبرج یونیورسٹی کالج سے ایم۔اے اور ریسرچ بی ایس۔سی کی ڈگری حاصل فرمائی۔ آپ فیلو آف کیمیکل سوسائٹی لندن بھی ہیں۔ انگلستان میں اپنی عمر کا ایک بہت بڑا حصہ صرف کرکے آپ بلدہ واپس ہوے اور بحیثیت مہتمم تعلیمات ۲۲ اردی بہشت ۱۳۲۵؁ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوے ضلع بیدر شریف پر آپ متعین ہوے۔ جہاں اپنے مفوضہ خدمات کو باحسن الوجوہ انجام دینے پر ۸ اسفندار ۱۳۲۸؁ف کو پرسنل اسسٹنٹ ناظم تعلیمات مقرر اور ایک درجہ کی ترقی سے ۱۲ آبان ۱۳۲۸؁ف کو اول مددگار ناظم تعلیمات ہوے۔ ۲۷ آذر ۱۳۲۹؁ف کو آپ نے مولوی خان فضل محمد خان صاحب سے صدر مدرسی سٹی ہائی اسکول کا جائزہ حاصل فرمایا۔ یکم آذر ۱۳۳۴؁ف کو آپ مستقل پرنسپل سٹی کالج ہوے اور پندرہ سال سے برابر اس خدمت کو باحسن الوجوہ انجام دے رہے ہیں۔ امروزہ سٹی کالج آپ کی انتظامی قابلیت و کارروائی اور خوش سلیقگی کا شاہد ہے۔ آپ نے جب اس مدرسہ کی صدارت کا جائزہ حاصل فرمایا تھا تو اس وقت یہ مدرسہ آج کل کی طرح شاہراہ ترقی پر گامزن تھا اور نہ آجکل جیسی اسکی عمارت شاندار تھی۔ اور نہ اس زمانہ میں آپ کا اسٹاف آجکل کی طرح وسیع اور نہ طلبا کی تعداد روز افزوں ترقی پر تھی۔ نیز تعلیمی اور تفریحی نتایج جیسے کہ شاندار اسوقت میں اس وقت نہ تھے۔ یہ سب آپ کی انتہائی کوششوں اور کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ بلدہ حیدرآباد

کا یہ کالج جو انٹرمیڈیٹ کالج ہے ۔ ہندوستان کے بڑے کالجوں میں خود کو پیش کر سکتا ہے ۔ آپ ایک اعلیٰ درجہ کے مقرر بھی ہیں ۔ آپ کی فاضلانہ تقریر جس نے سنی وہ آپ کے لائق ، فاضل و قابل ادیب اور مقرر ہونے کا مقر ہو گیا ۔ آپ انگریزی اور عربی ادب کے اسکالر بھی ہیں ۔ آپ کا پتہ بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے ۔

(۲۵۶)

محمد الیاس برنی صاحب (مولوی ....) آپ سررشتہ تالیف و ترجمہ کے ناظم ہیں ۔ آپ کا وطن ضلع بلند شہر ہے آپ بتاریخ ۱۲ فروردی ۱۳۰۱ف بلند شہر میں پیدا ہوئے ۔ یم ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی کے امتحان میں کامیاب ہیں ۔ ۸ اردی ۱۳۲۶ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے ۔ ۲۱ مہر ۱۳۲۸ف کو دو سال کے لئے امتحاناً آپ کا تقرر پروفیسری معاشیات جامعہ عثمانیہ پر ہوا ۔ ۲ آبان ۱۳۳۱ف کو آپ کا استقلال عمل میں آیا اور برابر کئی سال تک آپ اس خدمت کو انجام دیتے رہے مولوی محمد عنایت اللہ صاحب ناظم دارالترجمہ و تالیف کے وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہونے پر ۲۷ اسفندار ۱۳۴۴ف کو مولوی صاحب موصوف نے آپ سے نظامت دارالترجمہ و تالیف کا جائزہ حاصل فرمایا ۔ آپ اس وقت اسی خدمت پر مامور اور مستعدی و جفاکشی سے اپنے خدمات انجام دے رہے ہیں ۔ یہ محکمہ یکم آبان ۱۳۲۶ف کو قائم ہوا جسکے پہلے ناظم مولوی عبدالحق صاحب تھے ۔ اب تک اس محکمہ کے چار ناظم ہو چکے ہیں آپ پانچویں ناظم ہیں ۔ آپ کے عہد میں ترجمہ و تالیف کا کام نہایت سرعت سے چل رہا ہے ۔ آپ نہایت منتظم ، لائق و فائق ، کارداں اور وسیع تجربہ رکھنے والے ناظم ہیں ۔ آپ کے زیر نگرانی کئی لائق اور ماہرین علوم و فنون بحیثیت مترجم کارگزار ہیں ۔ سنا جاتا ہے کہ صدہا علمی اور فنی کتابوں کا آپ کے دور نظامت میں ترجمہ ہو چکا ہے

آپ کا پتہ سیف آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۵۷)

محمد بیگ صاحب (مولوی مرزا.........) آپ یکم اردی بہشت ۱۲۹۴ف کو تولد ہوئے۔ بعد فراغ تعلیم امتحان عہدہ داران مال میں شریک ہو کر کامیابی حاصل فرمائی، ۱۴ اسفندار ۱۳۱۹ف کو بحیثیت تحصیلدار درجہ سوم سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے اور اسی حیثیت سے مختلف تعلقات سرکار عالی پر ۲۵ خورداد ۱۳۲۳ف تک کارگزار رہے ۲۶ خورداد ۱۳۲۳ف کو تحصیلدار درجہ دوم ہوئے اور اس کے بعد میں سوم تعلقدار درجہ دوم و مددگار مال ضلع میدک و انسپکٹر گرامن ڈپو، انتظام قحط اورنگ آباد، اسپشل عہدہ دار معاوضہ اراضیات گنڈی پیٹھ عثمان ساگر سمت نات و نیرتی وغیرہ بھی رہے۔ اور علاقہ کورٹ آف وارڈز سرکار عالی میں دو سال کے لئے منتقل ہوئے۔ الحاصل یہ کہ اسی طرح درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے یکم آذر ۱۳۴۱ف کو منصرم اول تعلقدار ضلع نظام آباد ہوئے اور اب خدمت تعلقداری ضلع باغات اور نظامت عدالت آرائش بلدہ پر فائز ہیں۔ مالی اور انتظامی امور میں آپ کو کافی عبور ہے۔ اپنے فرائض منصبی کو نہایت خوش اسلوبی اور مستعدی سے انجام دے رہے ہیں۔ نہایت منصف مزاج صاحب اخلاق اور ہردلعزیز حاکم اور بہی خواہ ملک و مالک ہیں۔ آپ کا پتہ: کاچی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۵۸)

محمد تقی صاحب (مولوی سید.........) آپ مولوی سید جمال علی صاحب مرحوم منصبدار کے خلف الصدق ہیں۔ آپ ۵ ردی ۱۲۹۴ف کو پیدا ہوئے۔ اردو، فارسی اور انگریزی سیاق و سباق سے ماہر ہیں۔ یکم فروردی ۱۳۱۹ف کو سلک ملازمت

سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ۴ اردی بہشت ۱۳۲۱ف کو مددگار تعلقدار آبکاری کی خدمت
پر آپ کو ترقی ملی۔ اس کے بعد ۲۵ اردی بہشت ۱۳۲۳ف کو مقدم تعلقدار آبکاری بلدہ
اور ۲۹ آذر ۱۳۲۴ف کو خدمت تعلقدار آبکاری ضلع میدک (مستقر بلدہ) پر ترقی
پائی۔ بعد ۲۷ اسفندار ۱۳۲۸ف کو تعلقدار آبکاری ضلع ورنگل اور یکم خورداد ۱۳۳۱ف
کو نائب ناظم آبکاری بلدہ۔ ازاں بعد ۳۰ بہمن ۱۳۳۶ف کو نواب لطیف یار جنگ مرحوم
کے وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہونے کی وجہ ان کی جگہ ناظم آبکاری ہوکر ایک عرصہ
تک فرائض نظامت کو مدبرانہ طور پر باحسن الوجوہ انجام دیتے اور یکم دی ۱۳۳۹ف
کو نظامت کا جائزہ مسٹر لیسی ایم ای کو دیکر پھر اپنی اصلی خدمت نیابت پر مامور
اور جب مولوی غلام محمود صاحب قریشی ناظم آبکاری بلدہ حج بیت اللہ کے لئے تشریف
لے گئے تو آپ نے نظامت کے خدمات کو مدبرانہ انجام دیا۔ اس وقت آپ نائب
ناظم آبکاری کی خدمت پر مامور اور کارگزار ہیں۔ اپنے فرائض نہایت ہوشیاری
و دیانتداری سے انجام دے رہے ہیں۔ آپ ایک فرض شناس، بے لوث،
کارگزار اور ہردلعزیز حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ "نشیمن" سیف آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۵۹)

محمد حسین صاحب جعفری (مولوی سید ....) آپ نواب سید یاور علی خاں
صاحب جاگیردار و منصبدار کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کے جد اعلیٰ حکیم میر جعفر علیخاں
مرحوم مہاراجہ چندولال کے عہد وزارت میں ان کی طلب پر حیدرآباد آئے تھے اور
یہیں منصب و جاگیر سے سرفراز ہوکر وطن اختیار کرلیا۔

آپ ۱۰ امرداد ۱۲۹۷ف میں اپنے وطن بلدہ حیدرآباد میں پیدا ہوئے
اور اپنے دادا نواب باقر نواز جنگ مرحوم کے سایہ عاطفت میں تعلیم و تربیت حاصل کی

ابتدائی درسی کتب عربی و فارسی ختم کرکے آپ نے مدرسہ عالیہ سے میٹریکیولیشن پاس کیا
اور پھر انگلستان جاکر اکسفورڈ یونیورسٹی میں داخل ہوئے۔ جہاں سے بی۔ اے کی ڈگری
حاصل کی۔ انگلستان سے واپس آکر آپ سرکار عالی کے سررشتہ تعلیمات میں ۱۱ خورداد
۱۳۲۲ف کو سپل مددگار ناظم کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے
ڈیڑھ سال بعد آپ صدر مدرس مدرسہ فوقانیہ ورنگل ہوئے اور اس حیثیت سے ورنگل
اور اورنگ آباد میں سات سال تک اپنی اعلیٰ قابلیت سے نوجوان پود کو نفع پہنچاتے
رہے۔ اس کے بعد مہتمم تعلیمات ضلع عثمان آباد اور پھر صدر مہتمم تعلیمات صوبہ میدک
ہوئے اور ان دونوں حیثیتوں سے ساڑھے چار سال صرف کئے اسی اثنا میں
خان فضل محمد خان صاحب کے پنجاب واپس جانے پر آپ کو نائب ناظم تعلیمات کے
منصب پر ترقی ملی اور نواب مسعود جنگ مرحوم کے بعد جب مولوی خان فضل محمد خان صاحب
ناظم تعلیمات ہوے تو آپ بدستور اپنے منصب نائب ناظم کے عہدہ پر کام کرتے
رہے۔ اور ۱۳۳۶ف میں خان صاحب موصوف سے جائزہ حاصل کرکے اسوقت
تک بحیثیت ناظم تعلیمات اپنے مفوضہ کام کو باحسن الوجوہ انجام دے رہے ہیں
آپ باوجود اپنے عہدہ کی مصروفیتوں کے اپنا کافی وقت کتب بینی پر صرف کرتے ہیں
اور خاص کر کتب عربی اکثر آپ کے زیر مطالعہ رہتے ہیں اور اس مطالعہ کا نتیجہ اکثر
فاضلانہ مضامین خطبات اور کتب کی شکل میں ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ کچھ دنوں تک
آپ "رسالہ المعلم" کے اڈیٹر بھی رہے ہیں جو طبقہ معلمین میں بہت مقبول ہوا۔ آپکے
دور نظامت میں تعلیم کی رفتار ترقی بہت تیز ہوگئی ہے اور آج محکمہ تعلیم سرکار عالی،
سرکار عظمت مدار کے سررشتہ تعلیمات کے مقابل میں خود کو پیش کرنے کے قابل ہوگیا
ہے۔ آپ نہایت خاموشی اور تدبر و فراست کے ساتھ اپنے مفوضہ خدمات کو انجام
دیتے ہیں۔ اہل علم کے قدر شناس اور صاحبان فضل و کمال کے آپ بڑے معاون ہیں۔

آپ کے فاضلانہ خطبات سے مسائل تعلیمی پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ آپ حیدر آباد کے قدیم اولوالعزم اور ذی اثر خاندان کے رکن اور متقی پرہیزگار، نہایت سنجیدہ مزاج اور بے لوث حاکم ہیں۔ آپ کی جسقدر تعریف کیجائے کم ہے۔ آپ کا پتہ حویلی اہل حیدر آباد دکن ہے۔

(۲۶۰)

محمد حسین ہما ایم اے (مولوی قاضی ....) آپ کا وطن امرتسر (پنجاب) ہے یہاں آپ کی ولادت بتاریخ ۲۶ آبان ۱۳۰۱ف کو ہوئی۔ بوجہ ذہانت و ذکاوت تعلیمی زمانہ نہایت خوشگوار گزرا آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے کا امتحان کامیاب فرمایا اور اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان روانہ ہوئے اور وہاں کی یونیورسٹی (کیمبرج) سے بی۔اے ایل ایل بی کی ڈگری اور بیارسٹری کی سند حاصل فرما کر مراجعت فرمائے ہند ہوئے۔ ۸ آبان ۱۳۲۶ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے ۲۱ شہریور ۱۳۲۸ف کو آپ کا تقرر پروفیسر ریاضی جامعہ عثمانیہ پر دو سال کے لئے امتحاناً عمل میں آیا۔ آپ اپنی اعلیٰ کارگزاریوں سے ۲۴ آذر ۱۳۳۱ف کو پروفیسر جامعہ عثمانیہ مقرر ہوئے۔ اور اس خدمت کو آپ نے نہایت قابلیت کے ساتھ ۱۰ فروردی ۱۳۳۹ف تک انجام دیتے رہے۔ ۱۰ فروردی ۱۳۳۹ف کو آپ وائس پرنسپل ہوئے۔ ۱۳ تیر ۱۳۳۶ف کو منصرم پرنسپل جامعہ عثمانیہ کی خدمت پر مامور اور ایک عرصہ تک اس خدمت کو نہایت مستعدی کے ساتھ انجام دیتے رہے۔ اسوقت آپ پرنسپل جامعہ عثمانیہ کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہیں۔ آپ کے دور میں کلیہ جامعہ میں جو تازہ روح پیدا ہوگئی ہے۔ اس سے اس زمانہ کے باخبر حضرات بخوبی آگاہ ہیں۔ جامعہ کے انتظامی سرگرمیوں میں آپ مشغول ہیں۔ اور اپنے وسیع معلومات سے

ہزاروں طلبائے جامعہ اور معلمین (پروفیسر صاحبان) کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ آپ کی ذات مزید کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ نہایت خوش خلق، شفیق، ملنسار، ہمدرد اور ہر دلعزیز پرنسپل ہیں۔ آپ کا پتہ عثمانیہ یونیورسٹی کالج حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۶۰)

محمد حسین محمد محمد الحسینی صاحب ۔ (حضرت سید شاہ ....) آپ حضرت سید شاہ حسین محمد محمد الحسینی سابق سجادہ نشین کے فرزند۔ حضرت سید شاہ حسین المعروف بہ شاہ ولی اللہ صاحب کے پوتر ے اور مولوی میر فیض الرحمن صاحب مرحوم سابق صدر ناظم کے نواسے ہیں آپ باتباع فرمان خسروی سلسلہ عالیہ چشتیہ کے طریق مروجہ پر سجادہ نشین روضہ بزرگ (گلبرگہ شریف) بنائے گئے آپ کی تعلیم و تربیت کی جانب شاہانہ توجہات ہمیشہ مبذول رہی ہیں۔ چنانچہ تعلیم و تربیت کا انتظام ایک خاص کمیٹی کے تفویض فرمایا گیا ہے۔ جن کے اراکین مولوی علی الدین احمد صاحب ناظم امور مذہبی نواب غوث یار جنگ بہادر صوبہ دار گلبرگہ شریف اور آپ کے نانا نواب احسن یار جنگ بہادر حیث الخیر و معتمد صیغہ آبپاشی ہیں آپ کی تعلیم کا انتظام بلدہ میں کیا گیا ہے۔ جب کبھی آپ کا عارضی قیام گلبرگہ شریف پر ہو تو نگرانی کا تعلق صوبہ دار صاحب سے ہے اور لائق اساتذہ تعلیم کے لئے مقرر ہیں۔ انتظام تعلیم کے ساتھ اس جانب بھی کافی توجہ ہے کہ آپ کی طبعیت میں اخلاق حمیدہ و خصائل پسندیدہ نشو و نما پاکر ملکہ راسخہ بنجائیں۔ اور خلق ظاہر و باطنی میں آپ اپنے برگزیدہ اجداد کا نمونہ ہوں۔ آپ کی حفاظت وصحت کا عمدہ انتظام اور آرام و آسایش کی تمام ضرورتوں کو پورا کیا گیا ہے۔ بہر حال آپ کی تعلیم و تربیت کا انتظام ملازمان حضرت اقدس و اعلیٰ کی شاہانہ سرپرستی میں ہوا

ایسے عمدہ طریقہ پر کیا گیا ہے جس سے یقین ہے کہ علم و دانش اور مکارم اخلاق میں آپ اپنے بزرگ و محترم اسلاف کے سچے جانشین ثابت ہوں گے۔ آپ کا پتہ خیریت آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۶۱)

محمد علی صاحب داعی الاسلام (آقا سید.........) آپ ایران کے ایک جلیل القدر خاندان علم و فضل کے رکن اور سادات اولوالعزم سے ہیں یکم بہمن ۱۲۸۷ف کو اپنے وطن (ایران) ہی میں پیدا ہوئے۔ اور وہیں کے مکاتب میں قدیم طرز پر آپ نے اکتساب علم فرمایا۔ مجتہدین عظام اور علمائے کرام ایران سے آپ کو شرف تلمذ حاصل رہا۔ غرض السنہ مشرقیہ میں آپ نے اچھی دستگاہ حاصل فرمائی، فارسی اور عربی کے عالم متبحر اور فاضل جلیل القدر ہیں، فقہ، حدیث، صرف و نحو، اصول، تفسیر، معانی، ہندسہ، ہیئت، فلسفہ اور منطق میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں۔ ابتداً آپ نے اسلام کے گرانقدر تبلیغی خدمات انجام دیئے۔ اور انھیں خدمات کے باعث آپ داعی الاسلام کے لقب سے ملقب ہوئے۔ شعر و سخن کا بھی آپ کو ذوق سلیم ہے۔ داعی تخلص فرماتے ہیں۔ ہندوستان کی اکثر زبانوں پر آپ کو عبور حاصل ہے۔ انگریزی، اردو، عربی، سنسکرت، گجراتی، پہلوی، اوستا، بھاشا اور دیگر زبانوں میں آپ مثل اہل زبان کے گفتگو فرماتے ہیں۔ سنہ ۱۳۱۶ف میں آپ وارد حیدرآباد دکن ہوئے اور اعلیٰ قابلیت کی وجہ بہت جلد ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے ۴ مہر سنہ ۱۳۱۷ف کو آپ کا تقرر لکچراری نظام کالج پر ہوا اس کے بعد آپ پروفیسر کی خدمت پر فائز ہوئے۔ ۱۸ آذر سنہ ۱۳۳۰ف کو بحصول رخصت دو سال بیافت سالم بغرض ترتیب لغت ایران تشریف لے گئے

میں آپ نے بڑی جدوجہد کی۔ گھر کی تعلیم کے بعد آپ نے سرکاری مدرسہ میں شریک
ہو کر اکتساب علم فرمایا۔ سن بعد امتحان مال و جوڈیشل میں شریک ہوئے اور ان امتحانات
میں بدرجہ اعلیٰ کامیابی حاصل فرمائی۔ بعد فراغ امتحانات تحصیل علم ۲ آبان ۱۳۱۵ف
کو سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور حسب فرمان خسروی ۱۲ اسفندار
۱۳۲۱ف کو سوم تعلقدار درجہ دوم ورنگل کی [illegible] خدمت پر مامور ہوئے۔ یکم خورداد
۱۳۲۱ف کو مانوی اور یکم مہر ۱۳۲۱ف کو [illegible] ۱۳۲۷ف
کو کریم نگر پر آپ کا تبادلہ ہوا۔ ۱۰ امرداد ۱۳۳۰ف کو آپ مددگار معتمد مالگزاری
شاخ تدوین ہوئے۔ یکم خورداد ۱۳۳۱ف کو محبوب آباد کی منصفی پر منتقل ہوئے۔
اور ۱۰ اردی ۱۳۳۳ف کو ناظم چہارم دیوانی بلدہ اور ۱۰ اردی ۱۳۳۸ف کو ناظم
سوم فوجداری بلدہ ہوئے آپ کی قابلیت اور استعداد و تجربہ و کارروائی کے پیش نظر
سرکار نے آپ کی قدر افزائی کی اور آپکی خدمت اسٹیٹ عالیجناب نواب سالار جنگ بہادر
کے لئے حاصل کی گئی۔ جہاں آپ ایک عرصہ دراز تک بحیثیت ناظم و معتمد اسٹیٹ
کام انجام دیتے رہے۔ آپ کی بے لوثی اور نصفت شعاری و دیانتداری و دیرینہ
تجربہ و کارگزاری کی وجہ اسٹیٹ کی آمدنی میں توفیر ہوئی اور اکثر اصلاحیں عمل
میں آئیں۔ اسوقت آپ کے جانشین ان ہی اصلاحات کو نباہتے ہوئے آپ کے
نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ الحاصل یہ کہ بعد انجام دہی کارہائے نمایاں آپ
۱۳۴۵ف میں اسٹیٹ کی نظامت و معتمدی کا جائزہ مولوی میر عسکر علی صاحب
سابق معتمد نواب کمال یار جنگ بہادر کو دیکر نظامت عدالت ضلع گلبرگہ شریف
پر کارگزار اور عرصہ تک منصرم زائد ناظم صدر عدالت گلبرگہ شریف کی اہم خدمات
انجام دیکر وظیفہ حسن خدمت پر علحدہ ہوئے آپ کی بے لوث خدمات و کارروائی
اور تجربہ کاری کی بدولت حضرت اقدس و اعلیٰ نے آپ کا تقرر رکنیت پائیگاہ پر

فرمایا آپ رکن مجلس انتظام پائیگاہ نواب لطف الدولہ مرحوم ہیں۔ آپ نہایت خوش خلق ملنسار، ہمدرد، رحمدل، پابند صوم وصلواۃ و وضع قدیم، متقی، پرہیزگار، مردم شناس ملک و مالک کے بہی خواہ اور سچے جاں نثار نواب ہیں۔ اعلیحضرت بندگانعالی مدظلہم العالی آپ کے دولت خانہ پر مجالس عزا، و دیگر تقاریب میں جلوہ فرما ہوکر آپکی عزت افزائی فرماتے ہیں۔ آپ کے دو صاحبزادے (۱) مرزا بہرام علی بیگ اور (۲) مرزا انور علی بیگ ہیں۔ بڑے صاحبزادے سینٹ جارجس گرامر اسکول کے سینئر کیمبرج کی تعلیم حاصل کرنیکے بعد گھر پر زیر تعلیم ہیں جو خوش اخلاق، بامروت۔ لائق و فائق، ہنر اور ذکی الطبع، ذہین اور صاحب فہم و فراست الولد سر لابیہ کے مصداق اور چھوٹے صاحبزادے ابھی کم عمر اور زیر تعلیم ہے۔ آپ کا پتہ سانچہ توپ حیدرآباد دکن ہے۔

(۴۲۶)

محمد علی خاں صاحب

(نواب مرزا ....) آپ نواب مرزا حسین خان مرحوم کے فرزند نواب مرزا علی محمد خان معتمد جنگ معتمد الدولہ ثانی کے پوتے نواب مرزا عبداللطیف خان لطیف نواز جنگ بہادر کے بھتیجے اور نواب محمد ابوالحسن خان شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر کے نواسے ہیں آپ ۱۳۲۹ھ میں بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ آپ کی صغر سنی ہی میں آپ کے والد بزرگوار کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا آپ نے اپنے نانا نواب شوکت جنگ بہادر کے زیر نگرانی اولاً بطور خانگی گھر پر تعلیم حاصل فرمائی ازاں بعد مدرسہ جاگیرداران یعنی نوبل کالج میں شریک ہوکر تعلیم حاصل کی مگر کچھ دنوں سے مدرسہ عالیہ میں شریک ہوکر تعلیم حاصل فرما رہے ہیں۔ اردو فارسی میں لائق، روزہ نماز کے پابند خوش خلق نواب ہیں۔ بزرگوں کی اطاعت، سادات نوازی، غربا پروری آپ کا شیوہ ہے

اپنے جد امجد نواب شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر اور اپنے ماموں کے ہمراہ اکثر مقامات کی سیر کی دوران سیاحت میں آپ نے کافی تجربہ حاصل فرمایا۔ بوجہ کمسنی آپ کے موروثی جاگیرات زیر نگرانی سرکار (صیغہ کورٹ آف وارڈز) ہیں۔ عنقریب آپ اپنے آبائی مناصب و جاگیرات سے سرفراز ہونیوالے ہیں۔

آپ کی شادی نواب مہدی جنگ بہادر کی بڑی صاحبزادی سے ۱۳۴۴ف میں ہوئی۔ آپ کا پتہ شوکت منزل بیرون یاقوت پورہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۶۵)

محمد ہادی صاحب (مولوی سید.........) آپ مولوی سید محمد صاحب مرحوم کے تیسرے فرزند اور لفٹننٹ کرنل سید علی رضا صاحب کمانڈنگ افسر افواج پائیگاہ نواب معین الدولہ بہادر کے چھوٹے بھائی ہیں۔ ۱۵ امرداد ۱۳۰۸ف میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ کی مدرسہ عالیہ میں ہوئی۔ بعد نظام کالج میں شریک ہو کر ایف۔اے کا امتحان کامیاب فرمایا۔ آپ سرکاری طور پر ولایت گئے اور وہاں کیمبرج یونیورسٹی کالج سے بی اے و بی ٹی کی ڈگری اور وہاں سے امریکہ جاکر ورزش جسمانی کی سند حاصل فرمائی۔ واپسی پر ۲۵ بہمن ۱۳۳۵ف کو بحیثیت ناظم بائز اسکوٹس سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ یکم تیر ۱۳۴۱ف کو اسپشل ڈیوٹی حضرت سلالت جاہ بہادر پر مقرر ہوئے۔ ۶ ماہ ۱۷ یوم کیلئے اسٹیٹ نواب ثریا جنگ مرحوم نے آپ کے خدمات حاصل کئے۔ آپ نے باغراض سرکاری متعدد مرتبہ یورپ کا سفر فرمایا۔ اور اس دوران میں آپ نے متعدد مدارس کا معائنہ کر کے اپنی معلومات میں اضافہ فرمایا۔ اسکاوٹنگ کی سند بھی حاصل فرمائی (کرکٹ، فٹ بال، ٹینس۔ ہاکی اور دیگر اس قسم کے کھیلوں

میں نہ صرف حیدرآباد میں آپ کا نام مشہور ہے بلکہ ہندوستان و دیگر ممالک
میں بھی آپ کی کافی شہرت ہے۔ آپ نے [illegible] اور میڈلس حاصل فرمائے
کیمبرج یونیورسٹی ٹینس کے آپ چیمپین رہ چکے ہیں اور واحد ہندوستانی ہیں جو کیمبرج یونیورسٹی
ٹیم کے کیپٹن تھے۔ جب کہ [illegible] آپ اس وقت کمشنر انکم ٹیکس
وصدر مہتمم ورزش جسمانی ہیں۔ حیدرآباد میں اسکاؤٹنگ اور ورزش جسمانی آپ
کے حسن انتظام کی وجہ روز افزوں ترقی پر ہے۔ چنانچہ ہماری معزز گورنمنٹ
کو بھی اعتراف ہے۔ آپ کی شادی مولوی سید مرتضیٰ حسین صاحب مرحوم دوم
تعلقدار وظیفہ یاب کی لڑکی سے ۱۳۴۶ف میں ہوئی۔ آپ کا پتہ مسکن سوماجی
گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۶۶)

محمد مہدی صاحب (آغا مرزا..........) آپ ایرانی الاصل

ہیں۔ آپ کے آباء و اجداد (محلات) ایران کے باشندے ہیں۔ آپ ۱۹؍ اردی بہشت
۱۳۰۳ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ اردو، فارسی اور انگریزی میں اچھی
تعلیم حاصل فرمائی۔ سیاق و سباق سے ماہر اور امور مال پر آپ کو اچھا عبور حاصل
ہے۔ آپ ۱۱؍ آذر ۱۳۲۴ف کو بحیثیت تحصیلدار درجہ سوم تحصیل چوپلی سلک ملازمت
سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ۱۲؍ اسفندار ۱۳۲۵ف کو آپ کا استقلال
عمل میں آیا۔ یکم اردی بہشت ۱۳۲۵ف سے ۵؍ آذر ۱۳۳۴ف تک بادائی
کنزرویشن علاقہ کورٹ آف وارڈز میں منتقل ہو کر کارگزار رہے۔ ۶؍ آذر ۱۳۳۴ف
سے ۱۶؍ آبان ۱۳۴۰ف تک مددگاری تعلقدار ڈویژن لاتور اور ۱۷؍ آبان ۱۳۴۰ف
سے ۴؍ آبان ۱۳۴۱ف تک اول تعلقداری ضلع عثمان آباد کی خدمت منصرمانہ انجام

دیتے رہے ۔ ۵ / آبان سنہ ۱۳۴۱ف کو منصرم مددگاری تعلقداری ... بحکم
پر آپ کا تبادلہ عمل میں آیا۔ زمانہ منتقلی کورٹ آف وارڈز بادامی کنٹروبیش
شمار کرکے بحکم ۱۰ آذر سنہ ۱۳۴۲ف ... (سنائی) چھ سو روپیہ آپ کی بابت سرکار سے
قرار دیگئی۔ ۶ / آذر سنہ ۱۳۴۴ف کو دوم تعلقداری حضور آباد پر آپ کا استقلال
عمل میں آیا۔ اسوقت آپ مددگار صوبہ دار ... ہیں۔ نہایت تجربہ کار وسیع الخیال
کثیر الاشفاق مستعد اور جفاکش حاکم ہیں آپ کا پتہ بازار نور الامرا حیدرآباد
دکن ہے۔

(۲۶۷)

محمود علی صاحب (آقا شیخ ....) آپ آقا شیخ محمد صاحب
شیرازی اول تعلقدار مرحوم جیسی مشہور و معروف ولائق و فرزانہ ہستی کے
لائق و فائق فرزند ہیں۔ آپ ۵ / دی سنہ ۱۳۱۴ف کو بمقام حیدرآباد فرخندہ
بنیاد پیدا ہوئے۔ آپ ابھی کمسن تھے کہ آپ کے والد ماجد کا سایہ عاطفت
آپ کے سر سے اٹھ گیا۔ اپنے ذاتی شوق سے تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے
اولاً مدرسہ عالیہ میں شریک ہوکر ہائی اسکول لیونگ سرٹیفکٹ کا امتحان کامیاب
فرمایا اور اس کے بعد تکمیل درس کے لئے عثمانیہ یونیورسٹی میں شریک ہوئے
اس یونیورسٹی سے آپ نے بی، اے کی ڈگری حاصل فرمائی۔ آپ کا تعلیمی
زمانہ نہایت خوشگوار گزرا آپ کے ہمدرس طلبا اور آپ کے اساتذہ آپ سے
بہت خوش تھے۔ آپ کو ذوق تعلیم کے ساتھ ساتھ مردانہ کھیلوں کا بھی شوق تھا
فٹ بال، ہاکی، وغیرہ میں اپنے وقت کے سب سے بہتر کھلاڑی مانے
جاتے تھے۔ آپ کے پاس متعدد شیلڈ کپس وغیرہ بھی ہیں جو آپ کے بہترین اسپورٹسمین

ہونے کی دلیل ہے۔ بعد انفراغ تعلیم آپنے امتحان عہدہ داران مال میں بھی کامیابی حاصل فرمائی اور ۱۳۳۸ف میں بحیثیت پروبیشنر تحصیلدار سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ اولاً محکمہ بندوبست میں متعین ہوئے زاں بعد تحصیلداری محبوب نگر، بلاریڈی۔ نظام آباد اور جالنہ کے خدمات انجام دیتے رہے۔ سال گزشتہ تمام عراق و ایران کی سیاحت فرمائی اور دوران سیاحت میں آپ نے علمی اور عملی تجربہ حاصل فرمایا۔ نہایت خوش خلق، اعلیٰ تعلیم یافتہ روشن خیال اور ہمارد آقا ہیں الولد سر لابیہ کے مصداق بنی نوع انسان کے ساتھ خاص ہمدردی رکھتے ہیں۔

(۲۶۸)

محی الدین احمد صاحب (الحاج مولوی ....) آپ شمس العلماء

نواب عزیز جنگ مرحوم کے فرزند دوم ہیں۔ ۳۰ بہمن ۱۲۹۱ف کو پیدا ہوئے آپ کی ابتدائی تعلیم خانگی طور پر ہوئی۔ زاں بعد آپ نے مدرسہ اعزہ میں اور نظام کالج میں تحصیل علم فرمایا اور بعد انفراغ امتحان مال و کرڑورگیری بحیثیت امین کرڑورگیری ۱۳۱۶ف میں سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ ورنگل نظام آباد، ناندیڑ اور سکندرآباد میں اہم خدمات کی انجام دہی کے اکثر مواقع آپ کو ملے اور آپ درجہ بدرجہ ترقی پاتے ہوئے ۱۳۲۵ف میں مددگار ناظم کرڑورگیری ہوئے۔ ۱۳۳۱ف میں سوئم تعلقدار ضلع پربھنی کی حیثیت سے سررشتہ مال میں منتقل ہوئے اور اسی سال مددگاری صوبہ اورنگ آباد پر آپ کا تبادلہ ہوا۔ من بعد ۱۳۳۱ف سے ۱۳۳۸ف تک مددگار معتمد ترقیات عامہ کا کام انجام دیتے رہے اور ۱۳۳۵ف میں نائب ناظم کرڑورگیری مقرر
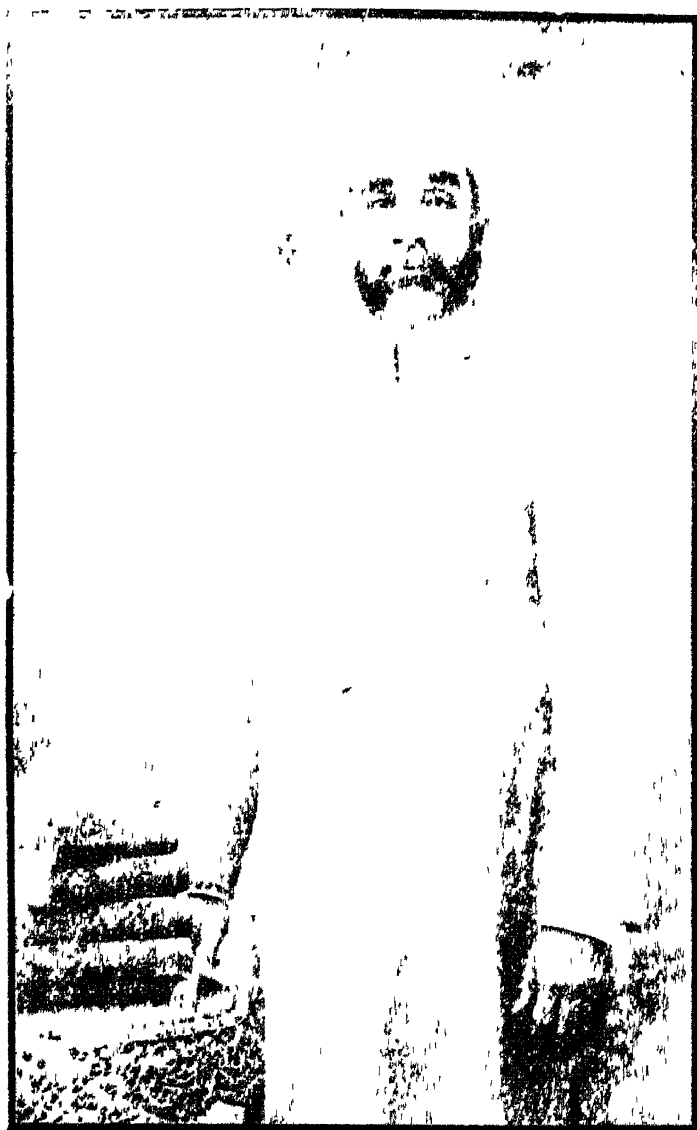
مولوی محی الدین احمد صاحب
ناظم کروڑگیری سرکارعالی

ہوئے۔ سنہ ۱۳۴۳ف میں مختلف بلاد عالم۔ شلاً۔ عربستان۔ یونان۔ ایطالیہ فرانس، انگلستان۔ آئرلینڈ، امریکہ، بلجیم، جرمنی، مصر اور ترکی کی سیاحت فرمائی، اس طویل دوران سیاحت میں ممالک مذکور کے حالات اور انتظامات کروڑگیری کا مشاہدہ و تجربہ حاصل کرکے بڑی حد تک اپنے معلومات کو وسیع فرمایا اور سنہ ۱۳۴۴ف میں خدمت جلیلہ نظامت کروڑگیری پر فائز ہوئے اور اپنے فرائض کو نہایت خوش اسلوبی و دیانتداری سے انجام دے رہے ہیں۔ اور سررشتہ کی ترقی میں نمایاں حصہ لے رہے ہیں۔ آپ نہایت خوش خلق، ملنسار، منتظم اور فرض شناس حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ عزیز باغ بازار نورالامرا حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۶۹)

محی الدین احمد رضوی (مولوی سید ....) آپ بتاریخ ۵ر فبروری سنہ ۱۳۰۸ف بمقام بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے بعد سرکاری مدارس میں شریک ہوکر انگریزی کی تعلیم اور اس کے بعد حیدرآباد سول سروس کے امتحان میں شریک ہوکر کامیابی حاصل فرمائی بحیثیت سول سرویس پروبیشنر ۲۹ر اسفندار سنہ ۱۳۳۰ف سے ۱۶ر دی سنہ ۱۳۳۱ف تک آپ نے علاقہ سرکار عظمت مدار میں کارگزار رہکر مالگزاری کا عملی تجربہ حاصل فرمایا، ۱۶ر دی سنہ ۱۳۳۱ف کو زاید مددگار تعلقدار ہوئے لیکن معتمدی مالگزاری پر متعین ہے ۱۰ر جنوری سنہ ۱۹۱۳ء سے یکم فبروری سنہ ۱۹۲۳ء تک کلکتہ میں آپ نے اعداد و شمار کی تعلیم حاصل فرمائی۔ ۲۰ر امرداد سنہ ۱۹۲۹ء کو بضمن راونڈ ٹیبل کانفرنس منعقدہ لندن آپ سکریٹری مقرر ہوئے۔ ۱۶ر تیر سنہ ۱۳۴۱ف کو آپ اول تعلقداری ضلع کریم نگر کی

[illegible] سرفراز ہوئے - اسوقت آپ ضلع گلبرگہ شریف کے اول تعلقدار ہیں -
آپ کی اعلی قابلیت نصفت شعار پالیسی اور خوش انتظامی کی وجہ ضلع کی رعایا آپ سے
بہت خوش اور گورنمنٹ آپ کی قدرداں ہے - سوسائٹی میں آپ کی بڑی عزت
ہے - غرض آپ ایک اعلی تعلیمیافتہ خوش خلق ، ملنسار ، اور بے لوث حاکم ہیں
اور وطن حیدرآباد دکن آپ جیسی ہستیوں پر جسقدر بھی ناز کرے کم ہے ۔

(۲۷۰)

محی الدین خاں بہادر (نواب محمد ....) آپ نواب
محمد ولی الدین خاں ولایت جنگ ولی الدولہ مرحوم کے فرزند نواب محمد فضل الدین
خاں سکندر جنگ اقبال الدولہ اقتدار الملک سروقار الامراء مرحوم و مغفور کے
پوتے اور نواب محمد مختار الدین خاں نامور جنگ اقتدار الدولہ سلطان الملک بہادر
کے بھتیجے ہیں - آپ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۲۸ھ کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے
آپ کی ابتدائی تعلیم والدین کے زیر نگرانی گھر پر نہایت اعلی پیمانہ پر ہوئی - کچھ عرصہ
کے لئے مدرسۃ العلوم علی گڈھ بغرض تحصیل علم تشریف لے گئے وہاں سے
واپسی پر مدرسہ عالیہ اور اس کے بعد جامعہ عثمانیہ میں اعلی تعلیم کی غرض سے شریک
ہوئے - تعلیم کو ترک کرتے ہی بحیثیت [illegible] ملازمت سرکار عالی
میں داخل ہوئے - آپ کی [illegible] مہاراجہ مہاراجہ سر کشن پرشاد
بہادر یمین السلطنت پیشکار سابق [illegible] اعظم بہادر باب حکومت سرکار عالی کی
صاحبزادی سے ہوئی ہے [illegible] آپ کو تین فرزند اور دو لڑکیاں ہیں (۱) نواب
محمد سراج الدین خاں (۲) نواب محمد افتخار الدین خاں اور (۳) نواب
محمد ولی الدین خاں اور (۱) یوسف النساء بیگم صاحبہ اور (۲) محمود النساء بیگم صاحبہ ہیں

آپ نمورڈ بٹالین (تیسری پلٹن) میں لفٹنٹ ہیں اور اپنے مفوضہ خدمات کو نہایت جانفشانی اور تندہی سے انجام دیتے ہیں۔ آپ کا پتہ بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۷۱)

محی الدین یار جنگ (الحاج نواب........) آپ کا اصلی نام محی الدین علی خان ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت عمر فاروق رضؓ سے ملتا ہے۔ آپ بمقام حیدرآباد بتاریخ ۱۰ آذر ۱۲۷۶ف تولد ہوئے۔ آپ نے اردو، فارسی، عربی، وانگریزی کی تعلیم ابتداً حیدرآباد و زاں بعد علیگڈھ میں حاصل فرمائی اور بعد الفراغ تعلیم مشرقی بغرض تکمیل تعلیم اعلیٰ انگلستان روانہ ہوئے اور صاحبزادہ آفتاب احمد خان (جو آپ کے دوست تھے) کے ہمدرس اور رفیق رہکر کیمبرج یونیورسٹی سے بی، اے کی ڈگری۔ اور اس کے ساتھ ہی ساتھ قانونی تعلیم پاکر بیرسٹری کی سند بھی حاصل فرمالی۔ اور بعد انفراغ تعلیم مراجعت فرمائے وطن حیدرآباد دکن ہوکر بحیثیت اٹاچی صدر محاسبی سرکار عالی سلک ملازمت میں آذر ۱۳۱۲ف میں منسلک ہوتے اس کے چھ ماہ بعد ہی خدمت دوم تعلقداری ضلع بیدر پر فائز ہوئے اور اسی حیثیت سے تعلقات نارائن پیٹھ کھمبنگیر پر بھی کارگزار رہ کر اول تعلقداری ضلع محبوب نگر کی خدمت پر اردی بہشت ۱۳۱۵ف میں ترقی پائے اور مختلف اضلاع سرکار عالی میں نہایت محنت وجانفشانی سے وہ کارہائے نمایاں انجام دیے اور وہ وہ اصلاحیں کیں کہ اب تک ان اضلاع کے باشندوں کے دلمیں آپ کی یاد تازہ اور آپ کے دور اول تعلقداری کو اب تک انہوں نے فراموش نہیں کیا ہے۔ آپ کی کارگزاریوں کو راعی ورعایا مردو نے بنظر وقعت وقدردانی دیکھا ہے۔ انہیں وجوہ ان میں آپ نے منصرمانہ طور پر خدمت صوبہ داری اورنگ آباد

وسیدک پر فائز ہوکر اپنی اعلیٰ قابلیت کے جوہر دکھانے کا بھی موقع ملا۔ اور آپ خود کو اس عہدۂ جلیلہ کا اہل ثابت کرکے بالآخر صوبہ داری ورنگل پر ۱۳۳۰ھ میں متعلق ہو گئے۔ جس کے ساتھ ہی ساتھ نظامت قحط کی خدمت بھی آپ کے تفویض ہوئی ان خدمات کو آپ نے جس عمدگی اور خوش اسلوبی سے انجام دیا وہ لائق تحسین ہے اور مولوی عزیز الدین صاحب ناظم کے وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہونے پر آپ نظامت کرڑ گیری ملک سرکار عالی پر فائز اور بصلہ کارگزاریہائے سابقہ پیشگاہ حضرت اقدس و اعلیٰ خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ سے خطاب مستطاب "نواب محی الدین یار جنگ بہادر" سے مفتخر و مباہی ہوئے اور بعد اختتام میعاد ملازمت بحصول وظیفہ حسن خدمت بار ملازمت سے سبکدوشی حاصل فرمائی لیکن آپ کے دیرینہ تجربوں اور بہترین کارگزاریوں کے پیش نظر بمراحم خسروانہ آپ کو دیگر علاقہ جات کو مستفید کرنے کا موقع عطا فرمایا گیا۔ چنانچہ آپ یکم رجب المرجب ۱۳۳۳ھ سے سمت ورنگل میں بحیثیت صدر ناظم مال ملک و مالک کی بجا آوری خدمت میں ہمہ تن مصروف و سرگرم کار رہے اور اب خدمت سے بھی سبکدوش ہیں۔ ۱۳۵۷ھ میں آپ زیارات حرمین الشریفین و مقامات مقدسہ سے مشرف ہو چکے۔ آپ نہایت خوش خلق، مدبر، صائب الرائے، وسیع التجربہ، باوقار، ملنسار، بہی خواہ ملک، جان نثار مالک، علم دوست اور معزز و ممتاز خاندان کے ہردلعزیز رکن ہیں۔ آپ کا پتہ قطبی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۷۲)

مرزا یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا نام مرزا سمیع اللہ بیگ ہے۔ آپ مرزا منصب بیگ صاحب کے فرزند ہیں۔ ۱۲۸۵ھ میں بمقام

نواب مرزا یار جنگ بہادر
صدرالمہام عدالت و امور مذہبی سرکار عالی

امیٹھی ضلع لکھنؤ پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گھر پر پائی اور ۱۸۹۰ء میں انٹرنس
پاس کیا اس کے بعد کرسچین کالج لکھنؤ سے ایف، اے اور کیننگ کالج سے
بی، اے اور اسی سال ایل، ایل، بی کا امتحان کامیاب فرمایا ۱۹۱۵ء میں ایڈوکیٹ
مقرر ہوئے اور اس کے ایک سال بعد مجلس قانون ساز کے نامزد شدہ ممبر
ہوگئے ۱۹۱۸ء م ۱۳۲۷ف میں آپ نے حیدرآباد آکر میر مجلسی عدالت العالیہ
کا جائزہ حاصل فرمایا اور ۱۳۴۱ف میں آپ کو بیشگاہ اعلیحضرت بندگانعالی
مدظلہم العالی سے خطاب مستطاب مرزا یار جنگ عطا ہوا۔ آپ میر مجلس عدالت العالیہ
حیدرآباد پر مامور ہونے سے پہلے پیشہ وکالت اور ملکی وقومی تحریکات کی سربراہی
میں کافی شہرت ومقبولیت حاصل کرچکے تھے اور جس وقت آپ مسٹر عبداللہ یوسف علی
کے اصرار وتحریک پر حیدرآباد آئے اس وقت صوبہ اودھ کی عدالت جوڈیشل
میں آپ کی پریکٹس پورے عروج پر تھی اور چونکہ آپ اس پیشہ میں آنریبل
سر وزیر حسن سے سینئر تھے۔ اس لئے قرینہ یہی تھا کہ اگر آپ حیدرآباد نہ آگئے
ہوتے تو بجائے ان کے اودھ چیف کورٹ کے چیف جج مقرر ہوتے۔ آپ نے
ایک اسلامی سلطنت کی خدمت قبول کرکے دراصل بہت ہوشیاری سے کام لیا
اس کے ساتھ ہی ساتھ حیدرآباد کے ارباب حل وعقد اور حضور پرنور کی قدرشناس
نگاہوں کی بھی داد دینی چاہیے کہ انہوں نے اس قابلیت وتدبر کی شخصیت کا انتخاب
کرکے حیدرآباد کے نظام عدالت کی شہرت میں اضافہ فرمادیا اور اس انتخاب
کی موزونیت کا ثبوت وہ زبردست اصلاحات اور ترقیاں ہیں جو آپ کے دور میر
مجلسی میں انجام پائیں۔ ان سب میں درخشاں ترین کارنامہ عدالتی اور انتظامی
اختیارات کی علیحدگی ہے جس سے حیدرآباد کے حکام عدالت انتظامی حکام کی ماتحتی
سے الگ ہوکر خالص اور بے لوث انصاف کرنے میں آزاد ہوگئے۔ اس اصلاح نے

دراصل حیدرآباد کی حکومت کو برطانوی ہند کی حکومت سے برتر بنا دیا ہے۔ جہاں باوجود اصرار و تقاضہ کے اس اصلاح کی طرف اب تک عملی قدم نہیں بڑھایا گیا۔ لیکن حیدرآباد کے روشن خیال اور ہمدرد خلق شہریار نے بلا کسی عام ایجی ٹیشن کے پبلک کی خواہشات پوری کردیں۔

آپ کے دور کی یادگاریں اور بھی ہیں جنمیں عدالت عالیہ کا جدید عمارت میں منتقل ہونا اور اس کے رتبہ میں خوشنودی کے بموجب اضافہ ہونا خاص کر قابل ذکر ہیں۔ جدید عمارت عثمانیہ عدالت العالیہ کی رسم افتتاح کے موقع پر بارگاہ خسروی میں بتاریخ ۲۵ رجب المرجب ۱۳۳۸ھ م ۱۱ خورداد ۱۳۲۹ ف آپ نے جو اڈریس اپنے اور اراکین مجلس کی جانب سے گزارنے کی عزت حاصل کی تھی اسکو درج ذیل کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین عدالت کی تاریخ سے واقفیت حاصل کریں۔ انصاف رسانوں کا موقر مجمع حضرت خداوند نعمت کو مخاطب کرکے اس طرح عرض کرتا ہے کہ :-

"ہم خدام عدالت و ممبر مجلس و اراکین عدالت العالیہ کے لئے"
"اسوقت سے بڑھکر کوئی اور موقت خوشی اور اکتساب سعادت"
"و برکت کا نہیں ہو سکتا کہ حضور پر نور نے بہ نفس نفیس مع شہزادگان"
"بلند اقبال اطال اللہ اعمارہم تشریف شریف لاکر کمال عزت افزائی"
"فرمائی اس کیلئے جسقدر ہم فخر و اظہار شکر گزاری کریں کم ہے"
"یہ امر محتاج بیان نہیں کہ دنیا میں اشاعت تعلیم و تہذیب اور تجارت"
"اور تمول ملک کے امن و امان سے وابستہ ہے اور امن و امان"
"کا انحصار عدل و انصاف پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خداوند نعمت"
"کی توجہات عالی حسن انتظام عدالت کی جانب بطور خاص مبذول رہی ہے"

"اور اسی کا نتیجہ ہے کہ۔"

ہر چند جنس عدل گران بود در جہان
ارزان بیار سید بہ بازار آصفی

"جس عدالت کی عمارت کی رسم افتتاح کے لئے آج ہم وابستگان"
"دامن دولت نے آقا رولی نعمت کو زحمت دی ہے اس کی ابتداء و"
"نشوونما کے مختصر حالات اولاً عرض کئے جاتے ہیں۔"
"تقریباً ایک صدی یعنے سنہ ۱۲۳۱ ف کے قبل بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد"
"میں نزاعات دیوانی کا تصفیہ صوبہ صاحب بلدہ کے تفویض تھا اور"
"اضلاع میں عدالتی اختیارات عملداروں سے متعلق تھے لیکن سنہ ۱۲۳۱ ف"
"سے نظم و نسق عدالت میں اصلاحات شروع ہوئیں اسی سال سے"
"جبکہ نواب منیر الملک مرحوم مدار المہام وقت نے ایک نئی عدالت"
"قائم کی جو بالآخر "دیوانی بزرگ" کے نام سے موسوم ہوئی اس کے"
"بعد یہ سلسلہ اصلاحات کا اسی رفتار سے جاری رہا۔ جس رفتار"
"کے ساتھ زمانہ میں تبدیلیاں واقع ہوتی رہیں تا آنکہ سنہ ۱۲۴۷ ف"
"میں مقدمات فوجداری کے لئے بھی ایک علحدہ عدالت بہ نام نہاد"
""عدالت فوجداری بزرگ" قائم ہوئی سنہ ۱۲۶۲ ف میں نواب سر"
"سالار جنگ مرحوم کے عہد وزارت میں" عدالت بادشاہی" قائم"
"ہوئی جس کو بادشاہ نے قصاص و سزائے حبس دوام جملہ اختیارات"
"فوجداری و دیوانی عطا کئے گئے۔ سنہ ۱۲۷۵ ف میں ضلع بندی"
"ہوکر ہر ضلع کی عدالتیں علحدہ علحدہ ہوگئیں۔ سنہ ۱۲۷۹ ف میں عدالتی"
"فرائض محکمہ مال سے علحدہ کردیئے گئے۔ سنہ ۱۲۸۲ ف میں ایک"

" "عدالت مرافعہ" قائم کیگئی جسمیں میر مجلس اور چند اراکین تھے۔ اور جسمیں "
" عدالت ہائے اضلاع اور بلدہ کے فیصلہ جات کا مرافعہ سماعت ہونے "
" لگا۔ چند دو برس کے بعد ۱۲۸۴ف میں یہی عدالت مرافعہ "مجلس "
" عالیہ عدالت" کے نام سے موسوم ہوئی اور بالآخر ۱۲۹۲ف میں باختیارات "
" جدید موجودہ شکل "عدالت العالیہ ممالک محروسہ سرکار عالی" کی اختیار "
" کرلی اور جسقدر قدیم عدالتیں مثل دیوانی بزرگ و فوجداری بزرگ "
" وغیرہ اس کے قبل تھیں، تخفیف ہوکر انکے اعلیٰ اختیارات اسی "
" مجلس میں ضم کردیئے گئے اسوقت ایک میر مجلس اور آٹھ اراکین "
" اسمیں کام کرتے تھے اور اب ایک میر مجلس اور پانچ اراکین علاوہ "
" مفتی شریعت کے کام کرتے ہیں۔ ان واقعات سے ظاہر ہے کہ "
" موجودہ عدالت العالیہ کی عمر اب چونتیس برس کی ہے۔ آخر "
" ۱۳۱۷ف میں طغیانی رود موسیٰ نے اس عدالت العالیہ کی قدیم "
" عمارت کو تباہ کردیا اور اس کے بعد کوئی موزون اور مناسب "
" عمارت اس کے لئے باقی نہ رہی۔ لہذا بعہد معدلت مہد حضرت "
" ظل سبحانی اور انکی توجہات خسروانہ کی بدولت موجودہ عظیم الشان "
" عمارت بصرفہ تقریباً بیس لاکھ روپیہ عدالت العالیہ کے واسطے تعمیر "
" کیگئی ہے۔ اب حضرت بندگانعالی کی پشت پناہی میں اس رفیع الشان "
" عمارت کو ایسا استحکام حاصل ہے کہ اگر خدانخواستہ رود موسیٰ نے "
" طغیانی کی اور اسکی لہروں نے زمانہ آئندہ میں کبھی سر اٹھاکر پھر عدالت "
" عالیہ کی طرف قدم بڑھایا تو اس کو زینوں ہی سے الٹے قدم سرنگوں "
" بے مراد واپس جانا ہوگا۔ اور بلحاظ اپنی خوبصورتی و منظر کے یہ عمارت "

"ہندوستان کے اعلیٰ سے اعلیٰ ہائیکورٹ سے گوی سبقت لے جانے"
"کو تیار ہے"۔ ہ

[illegible]

آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

"اب ہم خدّام عدالت درگاہِ باری تعالیٰ میں دست بدعا ہیں کہ ہمکو"
"احکام مذہبی اور فرامین شاہی و قوانین سرکار عالی کی تعمیل کرنے"
"میں ایسی قوت و توفیق عطا فرمائے کہ ہم زیر سایہ عاطفت حضرت بندگانعالی"
"اپنے فرائض دادرسانی کو بلا کسی خوف کے انجام دیکر اس خوبصورت عمارت کو انصاف"
"کی روشنی کا مرکز بنائیں تاکہ اسکی شعاعیں بلا امتیاز شخصی شہر و قریہ و محلہ میں پہنچکر ظلم و زیادتی"
"کی ظلمت کو دور کریں اور سوا کروڑ سے زیادہ بنی نوع انسان"
"رعایائے بندگانعالی امن و امان سے صنعت و حرفت اور زراعت"
"و تجارت کے مشاغل میں مصروف ہوکر ہمیشہ روزافزوں ترقی"
"کے مدارج طے کرتے رہیں۔ اور اپنے بادشاہ عدالت"
"پناہ کی درازی عمر و اقبال و دولت کے لئے تا ابد دعاگو رہیں"
"جن کے دست قدرت میں باری تعالیٰ نے ان کی پرورش و"
"پرداخت اور تعلیم و نگرانی تفویض فرمائی ہے اور جن کی"
"روشن دماغی و دور اندیشی اور نصفت پسندی کا یہ عمارت"
"مجسم ثبوت ہے۔"
"بالآخر ہم خدّام عدالت آقائے ولی نعمت سے بکمال ادب"
"مستدعی ہیں کہ اپنے دست مبارک سے کلید عنایت فرماکر"
"اعلیٰ مرکز انصاف یعنی عدالت العالیہ کے دروازوں کو [illegible]"

"دنیا کس پر کھول دیں"۔

جواب شاہانہ

"مجلس عالیہ عدالت کی جدید عمارت کے افتتاح کے موقع پر حکام"
"متعلقہ نے جو اڈریس پیش کیا ہے۔ اس کے سننے سے مجھے مسرت"
"حاصل ہوئی۔ محکمہ عدالت کی تدریجی ترقی کے صد سالہ دوران کی"
"کیفیت جو اسمیں بیان کی گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسطرح"
"یہ محکمہ ابتدائی ضعیف حالت سے ترقی کرتے ہوئے اس درجہ کو"
"پہنچا۔ اسوقت اس کی حکومت بصیغۂ دیوانی و فوجداری کل ممالک"
"محروسہ پر ہے۔ وسیع اور اہم اختیارات اس کے ہاتھ میں ہیں"
"ان وجوہ سے نظم مملکت میں اس کا مرتبہ بلند اور واجب التعظیم ہے"
"انسان اور انسان کے درمیان عدل کرنا اس محکمہ کا اہم اور محترم"
"فریضہ ہے اور اس فریضہ کو نیک نیتی اور عمدگی سے ادا کرنا حکام"
"متعلقہ کے لئے باعث فخر ہے۔ کیونکہ عدل ہی وہ بنیاد ہے"
"جس پر بنی نوع انسان کی اجتماعی اور انفرادی فلاح و بہبود کی عمارت"
"قائم ہے، پس حکام متعلقہ خیال کر سکتے ہیں کہ ان کی عدالت کی"
"کامیابی میں مجھے کسقدر دلچسپی ہے۔"
"یہ عظیم الشان عمارت جسمیں آج سے اس کی سکونت شروع"
"ہوتی ہے۔ اس کی تنظیم اور ترقی کی ظاہری علامت ہے۔ معمولی"
"حیثیت کے مکانوں سے نکلکر عدالت ایک ایسی عمارت میں مقیم ہونے"
"کو ہے۔ جس کو "ایوان عدل" کہنا چاہئے اور گو صرف کثیر سے یہ"
"عمارت تیار ہوئی ہے۔ لیکن اس کے حسن و شان سے میرے"

" دار السلطنت کی زینت ہے اور جس کے استحکام اور جس کے حصول"
" و تکمیل میں فن انجنیری کی اعلیٰ قابلیت کام میں لائی گئی ۔"
" مجھے یقین ہے کہ جس طرح عدالت کی سکونت کے لئے یہ عالیشان"
" عمارت مہیا کی گئی ہے اسی طرح عدالت بھی اپنے اہم فرائض کی"
" ادائی میں عدل و نصفت اور تدوین کی بنیادوں پر اپنے عمدہ کام سے"
" ایک مستحکم اور خوشنما عمارت قائم کرے گی ۔"
" میری دلی آرزو یہ ہے کہ میرے ملک میں انصاف رسانی کا ایسا"
" طریقہ قائم رہے جس پر امیر و غریب کو یکساں اعتبار و اطمینان ہو"
" انشاء اللہ تعالیٰ اس غرض کی تکمیل کے لئے حکام متعلقہ کی کوششوں"
" میں ہمیشہ میری طرف سے تائید ہوتی رہے گی ۔ اب افتتاح کے"
" قبل میں چاہتا ہوں کہ ان عہدہ داروں کی نسبت اپنی خوشنودی"
" کا اظہار کروں جنسے تعمیر کی نگرانی متعلق تھی ۔ انہوں نے اپنے مفوضہ"
" کام کو توجہ اور سرگرمی سے انجام دیا ۔ جس سے ایک ایسی عمارت"
" تکمیل کو پہونچی جو تاریخ دکن میں یادگار روزگار رہے ۔"

غرض آپکے گرانقدر خدمات پر جو عدل و انصاف پر مبنی تھے ہمیشہ بارگاہ ظل سبحانی سے اظہار خوشنودی ہوتا رہا ۔

آپ اپنی سرکاری مصروفیتوں کے علاوہ ملک کی ہمتی تحریکات میں بھی حصہ لیتے رہتے ہیں اور خاصکر تعلیمی مسائل پر آپ کے بصیرت افروز خطبات قابل قدر ہیں سیاسیات اور تاریخ پر آپ کی بعض تصانیف شائع ہو کر ملک میں کافی شہرت حاصل کر چکی ہیں خصوصاً عہد اورنگ زیب میں ہندوستان کی حالت اور ہندوستان کے مستقبل آئین پر جو کتابیں آپ نے تصنیف کی تھیں وہ اہل الرائے طبقہ میں قدر کی نگاہوں سے

دیکھی گئیں ۔ ۱۹۳۲ء میں سرکار عالی نے بعنایت خاص آپ کی مدت ملازمت میں دو سال کی توسیع منظور فرمائی جو آپ کی حسن کارگزاری کی بہترین سند ہے ۔ یکم خورداد ۱۳۴۶ف کو عہدۂ جلیلہ صدر المہامی عدالت و امور مذہبی پر ترقی ملی ۔ اسوقت آپ منصب جلیلہ صدر المہامی عدالت و امور مذہبی پر جائز و کارگزار ہیں ۔ آپ کا پتہ خیریت آباد حیدرآباد دکن ہے

(۲۷۳)

مسعود علیصاحب محوی

(مولوی محمد......) آپ مولوی احمد علیصاحب سررشتہ دار کمشنری و میر منشی رزیڈنسی کے فرزند ارجمند ہیں ۔ آپ بمقام دہلی ۱۲۷۶ھ میں تولد ہوئے ۔ آپ کا آبائی وطن فتح پور ضلع بارہ بنکی ہے آپ کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی ۔ ازاں بعد بغرض حصول تعلیم اعلیٰ علی گڈھ جاکر بی اے کا ڈپلوما حاصل فرمایا اور وہیں اسکول کے اسٹاف میں ملازمت اختیار کرلی اور حسب الطلب نواب فتح نواز جنگ بہادر ۱۸۹۵ء میں وارد حیدرآباد ہوئے ۔ یہاں ہوم آفیس میں مترجمی کی خدمت آپ کے تفویض ہوئی ۔ جس سے درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے معتمدی و مددگاری کے عہدہ تک پہنچے ۔ اس کے بعد معتمد مجلس عالیہ عدالت ہوئے ازاں بعد نظامت دارالقضاء بلدہ و صدر نظامت عدالت اسمات کے اہم خدمات پر آپ کو یکے بعد دیگرے ترقی ملی ۔ خدمت موخر الذکر سے آپ نے ۲۸ سالہ مدت ملازمت ختم کرکے وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوشی حاصل فرمائی ۔ لیکن آپکے دل میں جذبۂ ادائی خدمت اور قوائی جسمانی میں قوت باقی تھی اس لئے حسب خواہش آپ کے مترجمی قانون دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ پر مامور کردیا گیا ۔ آپ کو شروع ہی سے ذوق ادب اور تالیف و ترجمہ کے کام سے دلچسپی ہے ۔ آپ کی متعدد تالیفات ادب و تاریخ و قانون میں شایع ہوکر مقبول خاص و عام ہوچکی ہیں اور

دارالترجمہ کے ذریعہ آپ اپنے اس مرغوب شغل میں اضافہ فرما اور جلا دے رہے ہیں۔ اور اردو لٹریچر میں اپنی دلچسپ تالیفات سے وسعت و ترقی کے باعث ہو رہے ہیں۔ آپ کو شعر و سخن کا بھی ذوق سلیم ہے۔ آپ کا کلام شستہ اور دلچسپ ہوا کرتا ہے آپ کا تخلص محوی ہے۔ ہر قسم کے کلام پر قدرت رکھتے ہیں۔ آپ کا پتہ اعظم جاہی روڈ کاچی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۴۲۷)

مصاحب جنگ بہادر (نواب........) آپ کا اصلی نام میر مصاحب علی ہے۔ آپ حیدرآباد دکن کے ایک معزز و ممتاز رکن ہیں ۹ آذر ۱۲۸۸ف کو بمقام بلدہ حیدرآباد پیدا ہوئے۔ السنہ شرقیہ میں اعلیٰ قابلیت و استعداد بہم پہنچائی اور بعد انفراغ تعلیم امتحان وکالت میں بدرجہ اوّل کامیاب ہو کر وکالت کی سند حاصل فرمائی اور پریکٹس شروع کردی۔ اکثر اہم اور سنگین مقدمات میں نہایت آسانی کے ساتھ کامیابی حاصل فرماتے اور نہایت متانت اور سنجیدگی سے بحث و جرح کرتے اور ہر طرح اپنے موکل کو کامیاب کرنے میں کوشاں رہتے ہیں اور اسی فریق کے مقدمات ہاتھ پر لیتے جو حق پر ہو۔ الحاصل یہ کہ آپ بائیس سال تک اپنے اس معزز پیشہ کو نہایت ناموری کے ساتھ انجام دیتے رہے۔ جس کی وجہ آپ کا شمار ملک کے سربرآوردہ وکلاء کی صف میں ہونے لگا۔ اپنی قابلیت اور لیاقت کی وجہ گورنمنٹ عالیہ کی سلک ملازمت میں ۲۲ آذر ۱۳۲۲ف کو آپ بحیثیت اسپشل مجسٹریٹ اضلاع منسلک ہو گئے۔ اور اپنے مفوضہ خدمات کو باحسن الوجوہ انجام دیکر مدارج ترقی طے کرتے کرتے بالآخر ۱۳۱۹ف میں معرم اور ۱۳۳۱ف میں مستقل ناظم اول عدالت دیوانی بلدہ کی خدمت پر فائز ہوئے

زاں بعد ناظم صدر عدالت صوبہ گلبرگہ کے عہدہ پر ۱۳۳۵ف میں آپ کو ترقی ملی
مگر دیوانی ملدہ ہی میں تعنیاتی رہی۔ آپ اپنے فرائض منصبی کو نہایت مستعدی و
ہوشیاری و جانفشانی و بے لوثی سے انجام دے کر ۳۱ تیر ۱۳۴۲ف میں
رکنیت عثمانیہ عدالت العالیہ کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہو گئے اور چھ سال تک
اپنے مفوضہ خدمات باحسن الوجوہ انجام دیکر ۱۳۴۸ف میں وظیفہ حسن خدمت
پر سبکدوش ہوئے۔ اب حسب فرمان خسروی علاقہ صرف خاص مبارک
کے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ کو بصلہ حسن کارگزاری بتقریب
سالگرہ مبارک بیشگاہ حضرت اقدس و اعلیٰ سے بتاریخ ۱۰ رجب المرجب ۱۳۵۲ھ
خطاب مستطاب "مصاحب جنگ بہادر" سے افتخار بخشا گیا۔ آپ کا
پتہ "مصاحب منزل" مصطفےٰ بازار۔ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۷۵)

مصطفیٰ یار خاں صاحب (نواب ......) آپ نواب
محبوب یار خاں رسول یار جنگ بہادر کے فرزند سوم نواب رسول یار خاں
حکیم الحکما، محی الدولہ سادس مرحوم کے پوتے ہیں۔ ۹ آذر ۱۳۱۸ف کو
بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد کے
زیر نگرانی گھر پر قابل اساتذہ سے ازاں بعد مدرسہ سرکاری میں شریک ہو کر
انگریزی کی تعلیم حاصل فرمائی۔ اردو، فارسی اور انگریزی سیاق سیاق سے
ماہر اور سررشتہ کے امتحان میں کامیاب ہیں۔ ۲۹ فروردی ۱۳۳۸ف
کو بحیثیت مددگار مہتمم کروڑگیری سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہو کر محصول خانہ
ننگسگور پر متعین ہوئے۔ ۱۰ اردی بہشت ۱۳۴۴ف کو محصول خانہ بیڑ پر آپ کی

تعیناتی عمل میں آئی اسوقت آپ مہتمم کروڑگیری ضلع گلبرگہ شریف ہیں۔ نہایت محنتی اسعقد بے لوث اور کارگزار حاکم ہیں، اپنے فرائض منصبی کو خوش اسلوبی سے انجام دیتے ہیں۔ حیدرآباد دکن میں آپ کا پتہ کوچہ نسیم مچھلی کمان ہے۔

(۴۷۶)

منظفر نواز جنگ بہادر، نواب .... آپ کا نام محمد منظفر الدین خان ہے۔ آپ نواب محمد مختار الدین خان، نامور جنگ اقتدار الدولہ سلطان الملک بہادر کے فرزند دوم نواب محمد فضل الدین خان سکندر جنگ اقبال الدولہ اقتدار الملک سر وقار الامراء مرحوم کے پوتے ہیں۔ آپ ۱۳۱۱ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اردو، فارسی، اور عربی کی تعلیم اولاً گھر ہی پر حاصل فرمائی اور بعد میں انگریزی کی تحصیل کے لئے اپنے بڑے بھائی کے ساتھ مدرسہ عالیہ میں داخل ہوئے ۱۳۳۴ ہجری میں حضرت آصف النساء بیگم صاحبہ مدظلہا (حضرت غفران مکان رح کی بڑی صاحبزادی) سے آپ کی شادی ہوئی ۱۳۳۵ف میں حضور پر نور خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے آپ کو منظفر نواز جنگ کے خطاب مستطاب سے سرفراز فرمایا۔ آپ منکسر المزاج۔ سادگی پسند۔ نیک طینت اور شریف طبیعت نواب ہیں آپ کا پتہ بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۴۷۶
ا)

منظہر حسین صاحب (مولوی) .... آپ ڈاکٹر نواب ارسطو یار جنگ بہادر کے فرزند ہیں۔ آپ بتاریخ ۲۶ خورداد ۱۳۰۳ف بمقام حیدرآباد تولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی گھر پر حاصل فرمائی۔ زاں بعد نظام کالج اور

محمڈن کالج علی گڈھ میں شریک ہو کر تحصیل علم فرمایا۔ بعد ازاں اعلیٰ تعلیم کی غرض سے اپنے والد ماجد کے ہمراہ یورپ تشریف لے گئے۔ دوران سیاحت میں آپ عراق عرب، شام، مصر، و دیگر ممالک اسلامیہ کا وسیع دورہ کر کے معلومات حاصل کئے اور فن زراعت کی تحصیل اڈنبرا یونیورسٹی میں کر کے وہاں سے یم اے، بی، یس سی کی ڈگریاں حاصل فرما کر مراجعت فرمائے حیدرآباد ہوئے۔ دوران تعلیم میں انعامات ولیاقت امتحانات بھی حاصل فرمائے۔ ۱۵ امرداد ۱۳۲۴ف کو بحیثیت سوم تعلقدار سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ اس کے بعد باتباع فرمان خداوندی زیر نگرانی حکام انگریزی مختلف اقطاع ہند میں زرعی و انتظامی حالات کے معائنے کی غرض سے دورہ فرما کر ۱۶ بہمن ۱۳۲۵ف کو سررشتہ زراعت کی خدمت نظامت پر فائز ہوئے۔ اس سررشتہ میں اکثر و بیشتر مفید اصلاحیں روبعمل لاکر اس کو بام اوج پر پہنچادیا۔ آپ کے دور نظامت میں اس سررشتہ نے نمایاں ترقی کی۔ آپ نے مزارعین کو جدید طریقوں سے کاشت کرنے اور ملکی پیداوار میں اضافہ کرنے کے ذرایع سے آشنا کیا اور زر تقاوی سے مزارعین کی امداد کا طریقہ بھی آپ ہی نے رایج فرمایا۔ اور ملک کی زرعی پیمایش بھی آپ ہی کے دور نظامت میں کی گئی۔ آپ کے عہد نظامت میں رسالہ مزارعین کی اشاعت میں بھی توسیع ہوئی ہے۔ بالآخر تقریباً (۱۱) سال تک نظامت زراعت کی اہم خدمت کو باحسن الوجوہ انجام دیکر ۱۳۳۶ف میں سررشتہ امداد و شمار کی نظامت پر منتقل ہوئے اور اس وقت اسی خدمت پر فائز و کارگزار ہیں۔ آپ نہایت خوش خلق ملنسار ہوشیار، تجربہ کار، کارگزار ملک کے بہی خواہ مالک کے جان نثار بے لوث ہمدرد، فرض شناس، صدر و نبی نوع انسان اور اعلیٰ تعلیم یافتہ عالم ہیں۔ آپ کا پتہ لانی ٹیکری فتحمیدرآباد دکن ہے۔

(۲۷۷)

مظہر علیخان صاحب

(نواب میر ....) آپ نواب میر لیاقت علیخان معین جنگ مرحوم کے فرزند دوم نواب میر محمود علیخان [illegible] جنگ اول مرحوم کے پوتے اور شمس الدولہ مرحوم کے نواسے ہیں۔ آپ [illegible] آذر ۱۳۱۳ف کو بمقام بلدہ حیدرآباد پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم [illegible] بعد سرکاری مدرسہ میں شریک ہو کر انگریزی کی تعلیم حاصل فرمائی [illegible] ریاضی وسیاق سے ماہر ہیں۔ ۴ ار بہمن ۱۳۳۱ف کو بحیثیت مہتمم خزانہ [illegible] صدر خزانہ ضلع میدک و صدر محاسبی سرکار عالی کار آموز ہوئے۔ ۶ اسفندار ۱۳۳۳ف کو مہتمم خزانہ ضلع نلگنڈہ۔ زاں بعد عثمان آباد و پرگنہ کا تبادلہ ہوا۔ ۲ اردی بہشت ۱۳۴۱ف کو مہتمم خزانہ ضلع محبوب نگر مقرر ہوئے۔ ۱۵ مہر ۱۳۴۴ف کو آپ نے مہتمم خزانہ ضلع بیدر کا جائزہ حاصل فرما کر آپ اپنے مفوضہ خدمات کو نہایت خوش اسلوبی اور تن دہی سے انجام دے رہے ہیں ملک اور مالک کے بہی خواہ اخلاق و مروت میں یکتا نواب ہیں۔

(۲۷۸)

معین الدولہ بہادر

(نواب ....) آپ کا اصلی نام محمد معین الدین خان ہے۔ آپ نواب محمد مظہر الدین خان رفعت جنگ بشیر الدولہ عمدۃ الملک اعظم الامرا امیر کبیر سر آسمانجاہ مرحوم کے اکلوتے فرزند اور نواب محمد سلطان الدین خان سبقت جنگ محتشم الدولہ بشیر الملک کے پوتے ہیں ۷ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۰۸ھ روز دوشنبہ بوقت شب بمقام سرور نگر پیدا ہوئے آپ کی رسم تسمیہ خوانی نہایت دھوم سے

ادا ہوئی۔ بعد ازاں آپ کی تعلیم و تربیت کا آغاز ہوا۔ ۱۳۱۶ھ میں آپ کے والد ماجد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا تو حضرت غفران مکاں نے خاص طور پر آپ کی تعلیم کا اہتمام فرمایا۔ آپ کی تعلیم و تربیت اور جائیداد و املاک کی نگرانی علیا حضرت پادشاہزادی پرورش النساء بیگم صاحبہ مرحومہ نے فرمائی۔ جب ۱۳۲۳ھ میں شاہزادی صاحبہ نے بمقام لالہ گوڑہ انتقال فرمایا تو حضرت غفران مکاں نے پائیگاہ سر آسماں جاہ بہادر مرحوم کی نگرانی آپ کے سپرد فرمائی۔ اسی سال دربار چہل سالہ کی تقریب کی خوشی میں حضرت غفران مکاں نے آپ سے بابا شرف الدین کی پہاڑی کے باغ کی نذر قبول فرمائی۔ ۱۳۲۵ھ میں حضرت غفران مکاں نے آپکو ایک تلوار اور ایک موٹر مرحمت فرمائی۔ مسٹر راس مسعود المخاطب بہ نواب مسعود جنگ مرحوم کی تحریک پر آپ نے علی گڈھ یونیورسٹی کے نام پاویلین کے لئے دس ہزار کا گرانقدر عطیہ منظور فرمایا۔ یہ پاویلین علی گڈھ میں "نواب معین الدولہ پاویلین" کے نام سے قائم ہے۔ ۱۳۳۰ھ میں آپ کو بارگاہ خسروی سے تلوار کی جوڑیاں اور کئی اشیاء نادرہ سرفراز ہوئیں اور اسی سال بمصالح انتظامی آپ کے پائیگاہ کی نگرانی بوساطت صدر المہام پائیگاہ حضور پر نور نے بنفس نفیس قبول فرمائی۔ اور آپکے ہاں قدم رنجہ فرمائی کے موقع پر ۱۳۳۱ھ میں آپ سے آسمان گڑھ (موجودہ عثمان گڑھ) کی نذر قبول فرماکر آپ کو معزز و ممتاز فرمایا۔ اسی سال آپ بغرض شکار عازم کشمیر ہوئے ۱۳۳۳ھ سے آپ نے بتعمیل فرمان خسروی محکمہ مال کا تجربہ حاصل کرنا شروع کیا اور بلدہ کے سوا اورنگ آباد اور نظام آباد میں اس شغل کو جاری رکھا۔ ۱۳۳۷ھ میں تقریب دربار سالگرہ ہمایونی آپ کو "اعانت جنگ" اور ۱۳۴۱ھ میں معین الدولہ کے خطابات عطا ہوئے۔ آپ ایک بلند ہمت، صاحب الرائے، اچھے شہسوار، قادر انداز اور شکار کے شوقین امیر ہیں۔

آپ کو حضور پر نور سے ۱۵ صفر المظفر ۱۳۴۲ھ کو صیغہ مصنوعات و تجارت
کی کرسی صدارت اور رکنیت باب حکومت کی عزت حاصل ہوئی۔ جہاں سے غرہ
رجب المرجب ۱۳۴۳ھ کو آپ کا تبادلہ صدر المہامی افواج آصفیہ کے منصب جلیلہ پر
ہوا۔ مسائل ملکی میں آپ ہمیشہ غریبوں کے دلسوز معاون اور کمزوروں
کے عالی حوصلہ ممد ہیں سنہ ۱۳۴۵ھ میں آپ نے خدمت سے علحدگی اختیار فرمائی
اور حسب فرمان حضور پر نور آپ کی پائیگاہ کو آپ کی نگرانی میں دیدیا گیا۔ اور
آپ امیر پائیگاہ سر آسمانجاہی مقرر ہوئے۔ آپ ایک اچھے ٹینس پلیر اور پولو کے
بہترین کھلاڑی ہیں۔ معین الدولہ کرکٹ ٹورنمنٹ زبان زد خاص و عام ہے۔ جو ہر
سال نہایت شاندار پیمانہ پر سکندرآباد میں منعقد ہوا کرتا ہے۔ اور متعدد ٹیمیں ہندوستان
کے ہر حصہ سے اس ٹورنمنٹ میں شرکت کی غرض سے حیدرآباد آتی ہیں ان کے
قیام و طعام کا انتظام آپ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ آپ اردو کے
بہترین شاعر بھی ہیں۔ معین آپ کا تخلص ہے۔ مقامی اخبارات اور ہندوستان
کے جرائد میں آپ کا کلام وقتاً فوقتاً شایع ہوا کرتا ہے۔ آپ اُن بلند پایہ
شعراء سے ہیں جن پر اردو زبان کی شاعری بجا طور پر ناز کرسکتی ہے۔ آپ نے
میدان شاعری میں جو جولانیاں دکھائیں اور اپنے دماغی جواہر پاروں سے اردو
ادب پر احسان فرمایا ہے وہ مدت العمر بھولا نہیں جاسکتا آپ کی مہتم بالشان
ہستی علم و عمل صداقت اور نیکی کا ایک دریا ہے۔ جس سے چھوٹی بڑی نہریں
نکلکر علمی و ادبی دنیا کو سرسبز و شاداب کررہی ہیں۔ آپ کا کلام آورد سے
پاک اور آمد سے مالامال ہے جمیع اصناف سخن پر آپ کو کامل قدرت ہے۔ اسلوب
بیان اور سلاست زبان و عروض کے لحاظ سے آپ کے اشعار خاص معیار اور
درجہ رکھتے ہیں۔ زبان کی سلاست اور بیان کی لطافت آپ کے کلام معجز نظام سے

مترشح ہے۔ یہ سب آپ کی طبیعت کی نزاکت اور تبحر علم کا نتیجہ ہے۔ غزل گوئی مشکل اور اسمیں واقعہ نگاری و تسلسل بیان کو قائم رکھنا مشکل تر ہے مگر آپ کے نزدیک نہایت آسان ہے اس سے آپ کی کہنہ مشقی اور قادر الکلامی کا بخوبی پتہ چل سکتا ہے۔ آپکے کلام میں شستگی، برجستگی، بے تکلفی اور لطافت پائی جاتی ہے۔ آپ کا ہر مصرع سلک گوہر آبدار اور ہر شعر حقیقت کا آئینہ دار ہوا کرتا ہے۔ آپ کا دیوان نہایت اعلیٰ پیمانے پر زیر طبع ہے۔ امرائے حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں آپ کی نمایاں حیثیت ہے حضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہم العالی سے آپ کو خاص عقیدت ہے۔ وفاشعاری جانثاری اور ملک و مالک کی بہی خواہی آپ کا خاندانی مسلک ہے۔ آپ اوضاع امیرانہ کے پابند، عالی حوصلہ۔ زندہ دل۔ شجیع۔ علم دوست، شرفا نواز، غربا پرور، جلیل القدر امیر ابن امیر ہیں۔ آپ کو چودہ صاحبزادے اور سات صاحبزادیاں ہیں صاحب زادوں کے نام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) نواب محمد ظہیر الدین خاں بہادر۔ (۲) نواب محمد لطف الدین خاں بہادر (۳) نواب محمد افتخار الدین خاں بہادر، (۴) نواب محمد مظہر الدین خاں بہادر (۵) نواب محمد افسر الدین خاں بہادر (۶) نواب محمد بشیر الدین خاں بہادر، (۷) نواب محمد اقبال الدین خاں بہادر (۸) نواب محمد احمد الدین خاں بہادر (۹) نواب محمد وزیر الدین خاں بہادر (۱۰) نواب محمد بہاو الدین خاں بہادر (۱۱) نواب محمد بدر الدین خاں بہادر (۱۲) نواب محمد جلال الدین خاں بہادر، (۱۳) نواب محمد غازی الدین خاں بہادر (۱۴) نواب محمد وارث الدین خاں بہادر:۔

آپ کے صاحبزادۂ اکبر نواب محمد ظہیر الدین خاں بہادر ہیں جو خلق و مروت، جود و سخاوت اور فہم و فراست میں الولد سر لابیہ کے مصداق ہیں آپ کا تذکرہ ردیف (ظ) میں کیا گیا ہے۔ آپ (نواب معین الدولہ بہادر) کا پتہ سرور نگر حیدرآباد دکن ہے۔

معین الدین انصاری (مولوی خواجہ ......) آپ حیدرآباد کے
ایک علمی خاندان کے اعلیٰ تعلیمیافتہ رکن ہیں۔ ۱۸ آبان ۱۳۰۹ف کو بمقام حیدرآباد
پیدا ہوئے۔ اردو فارسی اور انگریزی کی تعلیم مدرسہ عالیہ اور نظام کالج میں حاصل
فرمائی۔ حیدرآباد سیول سرویس کلاس میں شریک ہوئے اور یہاں قابلیت اور
معاملہ فہمی کے خوب جوہر دکھلائے۔ سول سرویس کلاس کے تمام مدرس طلبائ
اور اساتذہ ہمیشہ آپ سے خوش رہتے تھے۔ امتحان میں کامیابی حاصل کرنے
کے بعد سن ابتداء سے ۱۹ بہمن ۱۳۳۰ف تا نہایتہ ۱۵ دی ۱۳۳۱ف علاقہ
سرکار عظمت مدار میں بحیثیت سول سرویس پروبیشنر کارگزار رہ کر عملی تجربہ حاصل
فرمایا نیز امتحان انڈین اکونٹس میں کامیابی حاصل فرمائی۔ ۱۶ دی ۱۳۳۱ف
کو زاید مددگار صدر محاسب سرکار عالی (شاخ تنقیح تعمیرات) مقرر ہوئے۔ ۱۰ تیر
۱۳۳۱ف کو مددگاری صدر محاسبی سرکار عالی پر ترقی پائے۔ ۱۷ شہریور ۱۳۳۱ف
کو مددگار معتمد فینانس سرکار عالی مقرر ہوئے اور کئی سال تک مددگار معتمد کی حیثیت
سے فینانس کی خدمات کو نہایت خوش اسلوبی بے لوثی اور مستعدی سے انجام دیتے
رہے۔ جب رائٹ آنریبل نواب سر حیدر نواز جنگ بہادر بالقابہم کرسی صدارت عظمیٰ
پر متمکن ہوئے تو ان کی جوہر شناس نظر اپنی پیشی کی اہم خدمات معتمدی کے لئے
آپ پر پڑی اور آپ منتخب فرمالئے گئے ۹ اردی بہشت ۱۳۴۶ف کو آپ نے
اس عہدۂ جلیلہ کا جائزہ حاصل فرمایا اور تا ایندم معتمدی باب حکومت پر فائز
اور اپنے خدمات نہایت قابلیت مستعدی، جفاکشی اور دیانت سے انجام دے
رہے ہیں۔ آپ حیدرآباد کے قابل معتمدین میں سے ہیں۔ نہایت لائق، مستعد،

کارگزار اور بے بوث حاکم ہیں۔ حیدرآباد دکن کی جیتی زندگی میں آپ کو نمایاں جگہ اور اعلیٰ سوسائٹی میں ہر دلعزیزی حاصل ہے۔ وسیع الاخلاق اور کثیر الاشفاق حاکم ہیں۔ آپ نے اپنی قلیل مدت ملازمت میں جو ترقی فرمائی ہے وہ آپ کی اعلیٰ قابلیت کا بین دلیل ہے۔ آپ کا پتہ خیریت آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۸۰)

معین الدین علیخاں صاحب (نواب میر.......) آپ

نواب بہاؤ الدین علی خاں عظام جنگ عظام الدولہ مرحوم کے اکلوتے فرزند ہیں ۱۳۱۹ف میں آپ کی ولادت ہوئی۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ عالیہ میں ہوئی ازاں بعد ٹیوریل ہائی اسکول میں شریک ہوکر تکمیل فرمائی اپنی والدہ حضرتہ قطب النسا بیگم مرحومہ کے زیر نگرانی گھر پر عربی، فارسی اور اردو کی تحصیل کی فوٹوگرافی خطاطی اور کتب بینی کا ذوق رکھتے ہیں۔ شاعری کا بھی شوق ہے "معین" تخلص فرماتے ہیں۔ زندہ دلی، سادہ مزاجی آپ کی قابل تعریف ہے چہرہ سے امیرانہ شان و شوکت ہویدا ہے۔ خوش رو، خوش خلق، خوش وضع اور خوش اعتقاد نواب ہیں ۱۳۳۷ف سے ۱۳۵۷ھ تک اپنی والدہ مرحومہ کی نگرانی میں اور ان کے مشورے سے جاگیرات کے کاروبار انجام دیتے رہے ہیں۔ آپ میں کاروبار جاگیرات کی انجام دہی کا مادہ بدرجہ اتم قدرت نے ودیعت فرمایا ہے۔ آپ کی پہلی شادی نواب صمصام الدولہ مرحوم کی پوتری سے نہایت اعلیٰ پیمانہ پر ہوئی جن کے بطن سے آپ کو دو فرزند (۱) میر فاروق علیخاں (۲) میر غیاث الدین علیخاں تین دختر (۱) سراج النسا بیگم (۲) غفور النسا بیگم (۳) واحد النسا بیگم زوجہ ثانی صبیہ مولوی مسیح الدین صاحب ایڈوکیٹ کے بطن سے

ایک فرزند میر فضل الدین علیخاں خداوند عالم نے سرفراز فرمایا۔ آپ پابند صوم وصلواۃ و مذہب و ملت نواب اور حضرت قطب النسا بیگم مرحومہ کے تنہا وارث و جانشین ہیں۔ آپ کا پتہ شاہ گنج حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۸۱)

معین الدین علیخاں صاحب

(نواب غلام محمد.......) آپ نواب غلام محمد عباس علیخاں مرحوم کے فرزند چہارم اور نواب امیر علیخاں مرحوم کے پوترے اور حیدرآباد کے معزز اور ممتاز خاندان کے رکن ہیں۔ اردو، فارسی سیاق وسباق سے ماہر ہیں۔ جاگیرات موروثی پر قابض و متصرف ہیں آپ کی شادی نواب محمد ابراہیم علیخاں مرحوم کی صاحبزادی نوابہ شہزادی بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ جن کے بطن سے آپ کو دو لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔ لڑکوں کے نام نواب غلام محمد امیر علی خاں اور نواب غلام محمد صادق علی خاں ہیں جو اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی اعلیٰ پیمانہ پر تعلیم و تربیت پا رہے ہیں نہایت خوش خلق، ملنسار، سلیقہ شعار، پابند وضع امیرانہ نواب ہیں۔ آپ کا پتہ۔ "امیر منزل" کوٹلہ عالیجاہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۸۲)

معین خاں صاحب

(نواب محمد.........) آپ نواب محمد مہدی حسن خاں بے نظیر جنگ مرحوم کے فرزند نواب محمد کاظم علیخاں شوکت جنگ حسام الدولہ مرحوم کے پوتے، نواب محمد ابوالحسن خان شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر (حال) کے بھتیجے اور نواب صارم جنگ عزیز الدولہ اعتصام الملک مرحوم

کے نواسے ہیں۔ آپ نے اردو، فارسی اور انگریزی کی تحصیل اپنے والد مرحوم کے زیر نگرانی کی۔ آپ ابھی کمسن تھے کہ آپ کے والد کا سایہ عاطفت آپ کے سر سے اٹھ گیا۔ آپ نے اپنی قابل و لائق والدہ کے زیر نگرانی تکمیل درس کی آپ اردو، فارسی، اور انگریزی میں سیاق و سباق ہیں۔ شکار، پولو، اور دیگر مردانہ کھیلوں میں مہارت رکھتے ہیں۔ آپ کی شادی نواب تراب یار جنگ بہادر کی بڑی صاحبزادی نواب میر سرفراز حسین خان صفدر جنگ مشیر الدولہ فخر الملک مرحوم کی نواسی سے ہوئی۔ آپ کو ایک صاحبزادہ نواب محمد مہدی حسین خاں ہے۔ آپ انتہا درجہ کے خلیق، ذی مروت اور سلیم الطبع نواب ہیں۔ آپ کا پتہ فتح میدان حیدر آباد دکن ہے۔

(۲۸۳)

مقصود علیخان صاحب (حکیم میر) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ ایک نامور خاندان حکما سے مراد آباد سے ہیں۔ آپ کا شمار حیدر آباد دکن کے مشہور و معروف حکماء میں سے ہے۔ آپ اپنے آبائی وطن ہی میں ۲ ذی الحجہ ۱۲۹۶ ف کو تولد ہوئے۔ اور بعد تحصیل و تکمیل فن آبائی یونانی میڈیکل کالج دہلی سے اعلیٰ درجہ کی سند حاصل فرما کر ۱۳۲۱ ف میں سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہو کر تین سال کے بعد دوم مددگار افسر الاطباء ہوئے اور ۱۳۳۰ ف میں مہتمم شفاخانہ یونانی سرکار عالی کی خدمت پر ترقی پاکر اسی حیثیت سے مختلف شفاخانہ جات بلدہ میں نمایاں خدمات انجام دیئے ۱۳۳۷ ف میں خدمت ناظر الاطباء یونانی تو کلفہ اضلاع سرکار عالی پر فائز ہوئے اور اپنے فرائض مفوضہ باحسن الوجوہ انجام دیتے رہے اسوقت ناظم طبابت یونانی کے عہدۂ جلیلہ پر ممتاز ہیں۔ فرائض سرکاری کی انجام دہی

کے علاوہ مشکل اور اہم ترین امراض کی تشخیص و علاج معالجہ میں بھی آپ کا بہت سارا وقت صرف ہوتا ہے۔ امرا، رؤسا، و صاحبزادگان و شاہزادگان بھی بروقت ضرورت آپ کے طبی خدمات حاصل فرمایا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو حیدرآباد کے ہر طبقہ میں کافی رسوخ اور ہر دلعزیزی حاصل ہے۔ آپ کی تشخیص و تجویز قابل تعریف اور آپ کا حسن انتظام لائق تحسین۔ کہنہ سے کہنہ اور لا علاج سے لا علاج امراض آپ کی ایک ادنیٰ سی توجہ سے دور ہو جاتے ہیں آپ کے دور نظامت میں غربا کا علاج نہایت دلدہی سے کیا جارہا ہے۔ اور ان کے علاج معالجہ میں ہر ممکنہ تدابیر عمل میں لائی جارہی ہیں۔ آپ کے ان گرانبہا خدمات کے مدنظر ہمیں قوی امید ہے کہ عنقریب آپ کے پیشرو افسر الاطباء کے آپ بھی کسی ایک خطاب سے سرفراز فرمائے جائیں گے۔ آپ نہایت خوش خلق، ملنسار، رحمدل اور غریبوں کے ہمدرد و خیرخواہ ملک و مالک، تجربہ کار صائب الرائے اور منتظم ناظم ہیں۔ پیشی حضرت اقدس و اعلیٰ کی حضوری کا شرف بھی آپ کو حاصل ہے انہماک کار کے باوجود ملک خدمات کا جذبہ بھی آپ میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ چنانچہ آپ صدر انجمن اسلامیہ کے نائب صدر اور مدرسہ نظامیہ کے نائب میر مجلس بھی تھے۔ آپ کا پتہ حمایت نگر حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۸۴)

ملک یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا اصلی نام سید نجم الدین خان اکبر ہے۔ آپ نواب میر اکبر علیخان اکبر جنگ اکبر الدولہ اکبر الملک سی ایس آئی، مرحوم سابق کوتوال کے فرزند چہارم ہیں۔ ۲۹ اسفندار ۱۲۹۶ ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی لائق و فائق

اساتذہ سے اردو، فارسی، عربی، انگریزی کی گھر ہی پر حاصل فرمائی۔ ۱۵ شہریور سنہ ۱۳۱۸ف کو بحیثیت دوم تعلقدار سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے مددگار تعلقدار درجہ اول رائچور کی خدمت پر فائز ہوئے سنہ ۱۳۳۱ف میں سمستان گدوال میں آپ کے خدمات مستعار لئے گئے سمستان کے اکثر و بیشتر اصلاحات آپ ہی کی رہین منت ہیں۔ چھ سال تک سمستان گدوال کی تعلقداری کی خدمات انجام دینے کے بعد بحکم خورداد ۱۳۳۷ف کو آپ اپنی اصلی خدمت پر واپس ہوئے اور اس کے بعد درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے۔ ۱۶ اردی بہشت ۱۳۳۸ف کو ضلع ورنگل کی اول تعلقداری پر فائز ہوئے۔ اضلاع کریمنگر و نلگنڈہ میں اسی حیثیت سے کارفرما رہے۔ اس وقت آپ ضلع پربھنی کے اول تعلقدار ہیں۔ آپ ایک اچھے تعلیم یافتہ، خاندانی، بے لوث اور کارگزار حاکم ہیں۔ شرافت خاندانی، اور وجاہت و قابلیت ذاتی کے مدنظر آپ ملک کے ہر طبقہ میں مشہور اور ہر دلعزیز ہیں۔ آپ کی انتظامی قابلیت لائق صد ستائش ہے سوسائٹی میں عزت اور سماج میں آپ کو بڑی وقعت حاصل ہے۔ آپ کی کارگزاریوں کو نہ صرف گورنمنٹ بلکہ پبلک بھی قدر کی نگاہوں سے دیکھتی ہے۔ آپ کا ہر فیصلہ مدلل اور انصاف پر مبنی ہوتا ہے۔ آپ کی تحریر و تقریر نہایت شستہ اور پاکیزہ ہوتی ہے۔ جس سے آپ کے ایک انتہا درجہ کے لائق ہونے کا پتہ چلتا ہے۔
سنہ ۱۳۱۹ھ میں پیشگاہ حضرت غفران مکان سے آپ کو خطاب خانی و بہادری، "ملک یار جنگ" و منصب دو ہزاری و یکہزار سوار و علم سرفراز ہوا۔ آپ نہایت خوش اخلاق، ملنسار، وسیع النظر، منصف مزاج اور علم دوست حاکم ہیں۔

منظور جنگ بہادر، نواب .... آپ کا نام مرزا منظور احمد خاں ہے اور آپ مرزا داود احمد صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی ولادت بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد ۱۲۹۴ھ میں ہوئی اور آپ نے یہیں کے مختلف مدارس میں تعلیم حاصل فرمائی۔ اور بعد انفراغ تحصیل علم مفید جمعیتی اور قومی کاموں میں منہمک ہو گئے۔ جب آپ کا رجحان ملازمت کی جانب ہوا تو دفتر معتمدی فینانس سرکار عالی میں آپ کو ایک جگہ مل گئی لیکن یہ کام آپ کی فطری ذہانت اور رجحان ذاتی کے مناسب حال نہ تھا۔ اس لیے آپ اس سے سبکدوشی حاصل کر کے دفتر صدرالمہامی پائیگاہ میں منتقل ہو گئے اور ترقی کرتے کرتے انسپکٹری کے عہدہ تک پہنچے بلکہ کچھ دنوں پائیگاہ سروقارالامراء میں میر مجلسی کے فرائض بھی نہایت خوش اسلوبی کیساتھ انجام دیئے اور ۱۳۲۹ھ میں آپ کے نام سر سران ایجرٹن کی تحریک پر نواب سروقارالامراء کی پائیگاہ سے دوسو روپیہ ماہانہ تاحیات وظیفہ مقرر ہو گیا۔ اسی سال آپ ضلع میدک میں اسپیشل تعلقدار مقرر ہوئے اور وہاں اس خوش اسلوبی سے اپنے فرائض انجام دیئے کہ جلد آپ کے استقلال کا فرمان نافذ ہو گیا۔ آپنے مختلف اضلاع سرکار عالی یعنے میدک ونلگنڈہ و عادل آباد و ناندیڑ، پربھنی پر بحیثیت اول تعلقدار کارگزار رہ کر اپنے فرائض منصبی کو باحسن الوجوہ انجام دیئے۔ اس وقت آپ وظیفہ حسن خدمت پا رہے ہیں۔ آپ نہایت ملنسار، شگفتہ مزاج، ہردلعزیز، خوش خلق، دیانتدار، وفا شعار، ملک کے بہی خواہ اور مالک کے سچے جانثار نواب ہیں۔ نصفت شعاری و مردم شناسی میں آپ اپنی نظیر ہیں۔ آپ خطاب مستطاب تیغ ایتہ "منظور جنگ بہادر"

سے مفتخر و ممتاز ہیں اور آپ کو ڈیوڑھی دربار کی عزّت حاصل ہے۔ اعلیٰ سوسائٹی میں قدر و منزلت رکھتے ہیں۔ نواب میر مراد حسین خان صف شکن جنگ مرحوم کے داماد ہیں آپ کا پتہ نارائن گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۸۶)

من موہن لعل صاحب (راے ....) آپ راے ترلک لعل صاحب کے اکلوتے فرزند ہیں۔ آپ کی ابتدائی تعلیم آپ کے داداہی کے قائم کردہ "مدرسہ مفید الانام" میں ہوئی۔ اسکے بعد آپ زمانہ دراز تک مدرسہ عالیہ میں تحصیل علم کرتے رہے۔ بمبئی سے اکونٹنسی (محاسبی) کا امتحان کامیاب فرماکر صدر محاسبی سرکار عالی میں ملازم ہوئے اسوقت مددگاری مہتممی خزانہ عامرہ سرکار عالی کی خدمت پر مامور و کارگزار ہیں مجلس بلدیہ کی رکنیت پر آپ کا انتخاب بنجانب جاگیرداران سنہ ۱۳۴۴ف میں اور سنہ ۱۳۴۶ف میں نیابت میر مجلسی بلدیہ پر ہوا۔ یہ انتخاب آپ کی ہر دلعزیزی اور کارگزاریوں کی بین دلیل ہے۔ علاوہ ازیں آپ بنک جاگیرداروں کے معتمد اور بلدیہ بنک کے ڈائرکٹر بھی ہیں نہایت خوش خلق اور خوشخو اور غربا کے ہمدرد راجہ ہیں۔ آپ کا پتہ اعتبار چوک حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۸۷)

منیر الدّین خاں بہادر (نواب محمد ....) آپ نواب فیض الدین خان امام جنگ خورشید الدولہ خورشید الملک مرحوم کے فرزند نجم نواب محمد محی الدین خاں تیغ جنگ شمس الدولہ سر خورشید جاہ۔ کے

سی، آئی، ئی، مرحوم کے پوتے اور نواب محمد حفیظ الدینخان ظفر جنگ شمس الدولہ شمس الملک مرحوم کے بھتیجے ہیں۔ اردو، فارسی، اور انگریزی سیاق و سباق سے ماہر اور فنون سپہ گری سے واقف ہیں شکار کا شوق رکھتے ہیں۔ آپکا پتہ دودہ باولی حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۸۸)

موسیٰ خاں صاحب

(نواب میر.........) آپ نواب میر لیاقت علیخاں معین جنگ مرحوم کے خلف اکبر نواب میر موسیٰ خان ارسلان جنگ اول مرحوم کے پوترے اور شمس الدولہ (جو نواب محیی الدین حیدر ناظم الدولہ کے بھائی تھے) کے نواسے ہیں۔ آپ ۴ خورداد ۱۳۰۴ف کو بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ اردو، فارسی، اور انگریزی میں اچھی لیاقت رکھتے ہیں ۵ آبان ۱۳۳۱ف کو بحیثیت مہتمم افیون بلدہ، سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ۱۲ اسفندار ۱۳۳۳ف کو مہتمم آبکاری نلگنڈہ زاں بعد ۴ مہر ۱۳۳۵ف کو مہتمم آبکاری بیدر مقرر ہوئے۔ ۷ تیر ۱۳۳۶ف کو مہتمم آبکاری بلدہ حیدرآباد حلقہ نارائن گوڑہ کی خدمت پر فائز ہوئے اور اپنے مفوضہ خدمات کو بے لوثی اور مستعدی سے انجام دے رہے ہیں آپ ایک خاندانی اور اچھے تعلیم یافتہ وسیع الاخلاق کثیر الاشفاق نواب ہیں۔ آپ کی شادی نواب بندہ علیخاں صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی۔ آپ کو تعمیر کا بھی شوق سلیم ہے۔ حیدر گوڑہ میں آپ کا عالیشان بنگلہ آپ کے اعلیٰ تعمیری ذوق کا پتہ دیتا ہے۔ آپ کا پتہ۔ حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

......:⁝:......

(۲۸۹)

مہادیو پرشاد صاحب (رائے ....) آپ رائے

پرشوتم پرشاد صاحب جاگیردار کے برادر خورد اور رائے لنگر پرشاد آنجہانی کے فرزند سوم ہیں۔ اعلیٰ قابلیت آپ کی لائق ستائش و باعث فخر ہے۔ آپ میں تحصیل علوم و فنون کا شوق قدرت نے ودیعت کیا ہے آپ نے اپنے مکان میں اپنے بزرگوں کے جمع کردہ قلمی نادر و نایاب کتب کے ذخیرے کو جمع کر کے حالیہ کتب کے اضافہ کے ساتھ ایک کتب خانہ قائم فرمایا ہے جسمیں بے شمار قابل دید کتب موجود ہیں۔ آپ کو شادی کے موقع پر اپنے بھائی رائے پرشوتم پرشاد صاحب جاگیردار کی طرح منجانب سرکار عالی سرپیچ مرصع عطا ہوا۔ آپ کو چار فرزند ہیں (۱) رائے دھرم راج (۲) رائے پریم راج (۳) رائے ایشور راج (۴) رائے شیو راج رائے دھرم راج فرزند اکبر مدراس یونیورسٹی کے گریجویٹ ہیں۔ راجہ صاحب نہایت خوش خلق واقع ہوئے ہیں اور جو خوبیاں ایک راجہ میں ہونی چاہئیں وہ سب آپ میں موجود ہیں۔ آپ کا پتہ چوک میدان خان چارمینار حیدر آباد دکن ہے۔

(۲۹۰)

مہدی جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا اصلی نام میر مہدی علیخاں

ہے۔ آپ نواب میر عبدالعلی خان شمشیر جنگ اول کے پوتے نواب میر علی محمد خان شمشیر جنگ ثانی مرحوم کے بھتیجے نواب میر فتح علی خاں مرحوم والی ریاست بنگن پلی کے نواسے اور نواب میر اسد علی خاں نظام یار جنگ نظام یار الدولہ حسام الملک

نواب مہدی جنگ بہادر

(خانخاناں مرحوم) کے داماد اکبر ہیں۔ آپ ۲۲ ماہ ربیع الاول ۱۳۰۸ھ مطابق ۵ ہجری سنہ ۱۳۰۸ف م ۱۱ نومبر ۱۸۹۰ء یوم سہ شنبہ بمقام بنگن پلی پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنے والد بزرگوار نواب میر عبدالعلی خاں (شاہ یار جنگ مرحوم) کے زیرنگرانی اردو فارسی، عربی اور انگریزی کی تحصیل نظام کالج مدراس، بمبئی۔ علیگڈھ میں کی۔ اور بعد تحصیل مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔ مردانہ کھیلوں میں آپ کو اچھا دخل ہے آرٹ میں آپ کو کمال حاصل ہے۔ علاوہ ازیں صنعت کا آپ کو بیحد شوق ہے۔ آپ نے اپنے والد کے حیات میں ان کے زیرنگرانی قریب (۲۰) سال تک جاگیرات کے تمام کاروبار نظم ونسق باحسن الوجوہ انجام دیتے رہے۔ جب ۱۳۴۷ھ میں آپ کے والد نے انتقال فرمایا تو ان کے بعد ہی آپ تمام اعزاز و مناصب آبائی و جاگیرات و جائیداد موروثی سے مفتخر ہوئے اور آج ۱۱ سال سے جاگیرات کے نظم ونسق کو باحسن الوجوہ انجام دے رہے ہیں۔ چنانچہ اس قلیل عرصہ میں آپ کے حسن انتظام سے جاگیرات میں قابل قدر اور نمایاں ترقی وتوسع میں آئی۔ اپنی رعایا کی بہبودی اور ان کی آسائش و آرام و خوش حالی میں اضافہ کرنے کے لئے آپ اکثر جدید طریقوں اور ذرائع کی فکر میں رہتے ہیں۔ آپ ہی کے روشن زمانہ میں تانڈور میں برقی روشنی کا انتظام عمل میں آیا ہے جس سے بستی شبہائے تیرہ و تار میں مثل روز روشن منور رہتی ہے۔ تانڈور میں تشریف فرمائی کے وقت آپ خود ان قدیم مکانات میں جو بالکل خلاف اصول صحت ہیں سکونت فرما رہتے ہیں۔ اور رعایا کی صحت و تندرستی کو مقدم جانکر بصرفہ کثیر ایک دواخانہ تعمیر فرمایا ہے اور اسی نمونہ کے بڑے پیمانہ پر ایک مدرسہ بھی تعمیر ہوا ہے۔ دواخانہ میں مریضوں کی تعداد ہزاروں کی ہے۔ جسمیں رعایا ء جاگیر کے علاوہ رعایا خالصہ وغیرہ بھی شامل ہے۔ تجار و مزارعین کی امداد و سہولت کے لئے بنک امداد باہمی سرکار عالی کی شاخ قصبہ میں کھولی گئی اور

خود کی صدارت میں انجمن زراعت تانڈور آپ نے قائم فرمائی ہے۔ نواب شاہ یار جنگ
بہادر مرحوم کی منظوری وراثت پر رعایائے بعقیدت وخلوص کثیر مصارف برداشت
کرکے غیر معمولی تزک و احتشام سے آپ کا استقبال کیا اور نذریں گزرانیں
جس رقم کو معتد بہ اضافہ کے ساتھ آپ نے اپنے والد ماجد کی یادگار میں عمارت
مدرسہ بنا کرنے اور انہیں اس رقم کو صرف کرنے کا حکم فرمایا اس مدرسہ میں روز بروز
طلبار کی تعداد ترقی پر ہے۔ ہر سال لڑکوں کی کامیابی کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے
بڑے لڑکوں کو اسکوٹس کی باقاعدہ تعلیم دیجاتی ہے۔ ڈریس و دیگر مصارف خزانہ
جاگیر سے ادا ہوتے ہیں اس مدرسہ کے علاوہ ایک زنانی مدرسہ بھی ہے۔ ان
مدارس کے سوا جاگیر کے دیگر دیہات میں بھی مدارس قائم ہیں۔ مختصر یہ کہ جاگیر
داروں میں آپ پہلے ہیں جو ہر سال متعدد بار جاگیرات کا دورہ فرماتے ہیں اور
رعایا کی ضروریات کو محسوس کرکے ان کی شکایات تا امکان رفع فرماتے ہیں اور
ہر ممکنہ سہولت بہم پہونچاتے ہیں۔ آپ کے جاگیرات متعلقہ تانڈور، اور اوتنا بھانی
اور انڈور میں جن کا محاصل سالانہ تخمیناً (للعہ قانبے) چار لاکھ اور مردم شماری
قریب چالیس ہزار ہے اور خاص قصبہ تانڈور میں جو ان کا صدر مقام ہے۔ دس ہزار
سے زاید نفوس آباد ہیں۔ بلدہ حیدرآباد اور گلبرگہ کے درمیان یہ سب سے
بڑا تجارتی اسٹیشن ہے۔ جہاں عدالت نظامت ضلع، منصفی درجہ دوم دفتر تعلقداری
پولیس اسٹیشن ہوس، جیلخانہ، شفاخانہ اور مدارس موجود ہیں۔ قصبہ کی صفائی
کا خاص اہتمام ہے۔ عہدہ داران مقامی، تاجران وسر برآوردہ اور خوش باش
حضرات کے لئے ایک کلب قائم کیا گیا ہے۔ ظل سبحانی کی سالگرہ مبارک جو ہر سال
اعلیٰ پیمانہ پر نہایت خوش اعتقادی کے ساتھ کیجاتی ہے۔ اس کے سلسلہ میں ہر سال
تانڈور میں صنعت وحرفت مویشی وزراعت کی نمایش بامداد محکمہ زراعت سرکار عالی

بخیال فائدہ رسانی رعایا و مزارعین کیجاتی ہے۔ اسوقت تانڈور میں۔ روئی
چاول اور مونگ پھلی صاف کرنے کی کئی گرنیاں اور ایک تیل براری کا کارخانہ
ہے تیل کے گھانے اور آٹے کی چکیاں ان کے سوا ہیں۔ اس قلیل مدت میں
تانڈور کی رفتار ترقی پر ایسی رہی ہے کہ کچھ ہی سال میں عجب نہیں کہ یہ ایک چھوٹا سا
شہر ہو جائے۔ سنہ ۱۳۴۳ ف سے آپ نے ان جاگیرات کے انتظام کے لئے ایک
کمیٹی کا انعقاد فرمایا ہے۔ جو چار اراکین اور ایک میر مجلس پر مشتمل ہے۔ جسکی
میر مجلسی آپ ہی انجام دیتے ہیں۔ یوم عید الفطر سنہ ۱۳۵۱ھ کے موقع پر سواری
جہاں پناہی بندگانعالی مع خانوادۂ شاہی آپ کی دیوڑھی واقع بیرون یاقوت پورہ
پر جلوہ افروز ہو کر عزت افزائی فرمائی۔ بتقریب سالگرہ ہمایونی (۴۹) سال
براحم خسروانہ حضرت ظل سبحانی نے آپ کو خطاب "مہدی جنگ" سے سرفراز فرمایا
پیشگاہ فرمانروایانِ مملکت دکن سے اس عالیشان خاندانکے اجداد اعلی کو جو جاگیرات
اور مناصب عطا کئے گئے ہیں وہ اس صلہ میں کہ انھوں نے اپنے ملک کی بہبودی
و ترقی اور مالک کی خوشنودی کے لئے اپنی عزیز جانوں کو بڑے بڑے خطرناک
مہموں میں ڈالکر وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے کہ ان کے زرین کارناموں
سے مشہور و معروف تواریخ بھرے پڑے ہیں۔ اکثر فاضل مورخین نے آپکے
اجداد کی خیر خواہی اور کارگزاری کی بڑی تعریف کی ہے۔ اس مختصر تذکرہ میں
ان کارناموں کا بیان باعث طوالت ہوگا۔ جانثاری، خیر خواہی، وفاداری
آپ کا خاندانی شیوہ ہے۔ جو ورثتاً آپ کو بھی ملا ہے۔ آپ بھی بمصداق
الولد سر لابیہ جان نثار ملک و مالک ہیں۔ آپ کتب بینی، آرٹ، مردانہ
کھیلوں، عمدہ نسل کے بہترین گھوڑوں اور جنگی کاموں میں شغف رکھتے ہیں
صنعت و حرفت کا شوق ان سب سے زیادہ ہے۔ تانڈور میں جو متعدد کارخانجات

قائم ہیں وہ آپ ہی کے شوق کے باعث ہیں۔ آپ کا علمی شوق بھی نہایت قابل قدر اور لائق تذکرہ ہے۔ ملک اور بیرون ملک کے متعدد رسایل اور اخبارات کے آپ خریدار و معاون و سرپرست ہیں۔ اہل علم کو اپنی جاگیر سے یومیہ عطا فرماتے ہیں۔ یہ اعلیٰ صفت آپ کا آبائی ہے جو آپ کو وراثتاً حاصل ہوی ہے۔ آپ اپنے آباو اجداد کے زمانے کے عطیات یومیہ جات وغیرہ علیٰ حالہ بحال اور اپنے عہد زریں میں بھی متعدد اہل علم و کمال کو بعطائے امداد یا جرائی یومیہ جات منفخر اور پرورش فرما رہے ہیں۔

آپ کی شادی ۱۷ رجب المرجب ۱۳۳۲ھ کو بحین حیات نواب شاہ یار جنگ مرحوم نواب نظام یار جنگ نظام یاور الدولہ حسام الملک خانخاناں مرحوم کی بڑی صاحبزادی جنابہ سکندر جہاں بیگم صاحبہ جو نواب کمال یار جنگ بہادر کی حقیقی ہمشیرہ ہیں اسے ہوئی۔ ان کے بطن سے دو صاحبزادیاں اور تین صاحبزادے (۱) نواب سید محمود عبدالعلی خاں صاحب (۲) نواب سید مسعود عبدالعلی خاں صاحب (۳) نواب سید مقصود عبدالعلی خاں صاحب ہیں۔ صاحبزادہ اول و دوم علیگڑھ کالج میں اور صاحبزادہ سوم جاگیردار کالج میں تعلیم پا رہے ہیں۔ چھوٹی صاحبزادی کی شادی نواب میر فتح علیخاں بہادر (بسگین پلی) سے نہایت تزک و احتشام کے ساتھ بمقام شاہ یار گڑھ ہوئی اور بڑی صاحبزادی کی شادی نواب مرزا محمد علیخان صاحب نبیرہ نواب معتمد الدولہ مرحوم سے ہوئی۔ آپ پابند وضع امیرانہ کثیر الاشفاق اور وسیع الاخلاق امیر ابن امیر ہیں۔ آپ کا پتہ:- شاہ یار گڑھ، مولا علی حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۹۱)

مہدی حسین صاحب (ڈاکٹر میر........) آپ نواب میر جعفر علیخان مرحوم کے

چشم وچراغ اور یادگار ہیں۔ آپ کا رشتہ حیدرآباد کے اکثر امراء سے ہے
آپ ۹ ربیع الاول ۱۲۸۳ھ کو پیدا ہوئے۔ اولاً خانگی طور پر لائق اساتذہ سے
ازاں بعد دارالعلوم میں شریک ہو کر اعلیٰ پیمانہ پر تعلیم حاصل کی۔ عربی، فارسی،
اردو، اور ریاضی میں مہارت تامہ رکھتے ہیں آپ کی تحریر و تقریر نہایت
شستہ اور دلچسپ ہوا کرتی ہے۔ حیدرآباد میڈیکل انسٹیٹیوٹ سرکار عالی میں تحصیل
فرما کر ڈاکٹری کی بھی سند حاصل فرمائی ہے۔ فوج سرکار عالی میں برسوں اسسٹنٹ
سرجن کی خدمت پر مامور رہکر بالآخر بوجہ پیرانہ سالی وظیفہ پر علیحدہ ہوئے
اور اس وقت خانگی طور پر مطب کرتے ہیں۔ آپ کا مطب حسینی محلہ میں
واقع ہے تشخیص اور تجویز میں آپ کو خاص ملکہ ہے۔ آپ کے ہاتھ میں
قدرت نے شفا بخشی ہے۔ آپ کی ایجاد سے آب حیات ہے جس سے
اہل ملک استفادہ حاصل کر رہے ہیں۔ آپ شاعر بھی ہیں۔ علم والم اور ریختی
میں شوہر تخلص فرماتے ہیں۔ حیدرآباد کے مایہ ناز اساتذہ کے صف اول
میں شمار ہوتے ہیں۔ ہر قسم کے کلام پر قدرت رکھتے ہیں۔ اردو، فارسی
کی شاعری آپ پر فخر کرتی ہے گلبن تاریخ کے آپ مصنف ہیں، آپ نہایت
خوش خلق، اور شگفتہ مزاج، متقی و پرہیزگار ہیں۔ زیارات مقامات مقدسہ
عتبات عالیات سے بھی مشرف ہو چکے ہیں۔ آپ کا پتہ: حسینی محلہ حیدرآباد دکن ہے

(۲۹۲) مہدی حسین نصا خاں صاحب

(نواب میر.........) آپ میر ضیاء اللہ حسین خاں مرحوم کے خلف اکبر نواب میر حسین علیخاں اعتصام جنگ مرحوم کے
پوتے اور خاندان اعتصام جنگی کے ایک معزز اور ہر دلعزیز رکن ہیں۔ آپ نے

اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی۔ اردو، فارسی، اور عربی کی اچھی تعلیم حاصل فرمائی
سیاق و سباق سے ماہر ہیں اور اپنے والد ماجد کے بعد جملہ اعزاز و مناصب آبائی
و جاگیرات موروثی سے مفتخر و مباہی ہوئے۔ قانون میں بھی آپ کو اچھا دخل ہے
چنانچہ ایک عرصہ تک آپ نے فوجداری بلدہ میں بحیثیت آنریری مجسٹریٹ عدالتی خدمات
کو انجام دیا ہے۔ انتظامی امور میں آپ کی اچھی قابلیت ہے۔ آپ اپنی جاگیر کے
انتظام میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ آپ کو تعمیرات کا بھی ذوق و شوق ہے۔ خیریت آباد
کوہ مولا علی اور بیدر میں آپ نے خوشنما باغات اور مکانات تعمیر کروائے ہیں۔ آپ
کی شادی آپ کی چچا زاد بہن جنابہ لاڈلی بیگم صاحبہ صبیہ نواب میر غلام حسین خان
بہادر فرزند ششم نواب میر حسن علی خان اعتصام جنگ مرحوم سے ہوئی۔ جن کے
بطن سے آپ کو دو فرزند (۱) نواب میر احمد حسین خان صاحب (۲) نواب
میر حسین علیخاں صاحب اور دو لڑکیاں (۱) جنابہ اشرف النساء بیگم صاحبہ
اور (۲) جنابہ مبارک بیگم صاحبہ ہیں۔ جنابہ اشرف النساء بیگم صاحبہ کی شادی
نواب سید علیخاں بہادر فرزند سوم نواب سید غلام عسکری خان صارم جنگ
عزیز الدولہ اعتصام الملک مرحوم سے نہایت تزک و احتشام کے ساتھ ہوئی
اس تقریب میں حضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہم العالی نے مع شاہزادیاں
فرخندہ فال و شاہزادہ والاشان ہز ہائینس نواب میر حمایت علی خان اعظم جاہ
بہادر ولیعہد دکن و پرنس آف برار بالقابہم و ہز ہائینس شہزادی دردانہ بیگم صاحبہ
دام اقبالہا رونق افروز ہو کر آپ کی عزت افزائی فرمائی آپ نہایت خوش خلق
ملنسار، صاف باطن، خجستہ خصلت، پابند وضع امیرانہ و صوم و صلوٰۃ نواب
ہیں آپ کا پتہ:۔ خیریت آباد گیٹ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۹۳)

مہدی نواز جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا نام نامی سید محمد مہدی ہے۔ آپ حیدرآباد دکن کے ایک بلند پایہ و عالی مرتبہ خاندان کے معزز رکن ہیں آپ کے جدامجد خان بہادر سید محمد خاں موسوی والد تھے۔ جنہوں نے آصف جاہ نظام الملک کے عہد میں سلطنت کے اکثر گرانقدر خدمات انجام دیں منصبدار ہونیکے علاوہ ایک جیدار سپاہی، اہل قلم اور زبردست شاعر تھے۔ جن کے کارنامے اب تک برٹش عجائب خانہ، انڈیا آفس اور انگلستان و پیارس کی لائبریریوں میں موجود ہیں۔ آپ کے والد ماجد مولوی سید عباس صاحب مرحوم آصفجاہ خامس یعنی حضرت مغفرت مکان کے زمانہ کے منصبداروں میں سے اور راجہ راجایان مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر یمین السلطنۃ سابق صدر اعظم بہادر باب حکومت سرکار عالی کے معتمد علیہ تھے۔

آپ ۱۶ اردی بہشت ۱۳۰۳ف کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد کی نگرانی میں قابل اساتذہ سے اعلیٰ پیمانہ پر حاصل فرما کر نظام کالج میں شریک ہوئے یہاں نمایاں طور پر کامیابی حاصل فرمانیکے بعد برٹش انڈیا جاکر نظم و نسق کی ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے آپ منتخب فرمائے گئے ۱۳۲۴ف میں آپ تعلیم مال اور جوڈیشل کی تحصیل کے لئے بلاری ڈسٹرکٹ بھیجے گئے اور بعد واپسی بحیثیت سوم تعلقدار سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ اولاً عثمان آباد پر ان بعد گلبرگہ شریف اور اورنگ آباد متعین ہوئے ۱۰ بہمن ۱۳۲۶ف کو اسپیشل ریلیف افسر قحط مقرر ہوئے۔ ۲۴ شہریور ۱۳۲۹ف کو مددگار رجسٹرار امداد باہمی سن ابتداء ۱۲ خورداد ۱۳۳۲ف تا نہایۃ ۵ امرداد ۱۳۳۳ف ولایت میں زیر تعلیم سررشتہ امداد باہمی رہے

۱۵ر فروری ۱۳۲۶ف کو معتمد پیشی مہاراجہ بہادر سابق صدر اعظم مقرر ہوئے۔ اور اس خدمت پر اس وقت تک کارگزار رہے جب تک مہاراجہ بہادر صدارت عظمیٰ کے فرائض انجام دیتے رہے۔ زمانہ قحط سالی میں آپ نے قابلیت سے جو کارنمایاں انجام دیئے اس کا ہر شخص مقر اور گورنمنٹ معترف ہے۔ آپ نے دس سال دس روز تک پیشی صدارت عظمیٰ کی خدمت ایسی انجام دی کہ اس سے پیشتر ایسی خدمت کسی نے انجام نہیں دی۔ آپ کی لیاقت وقابلیت مسلم۔ حسن انتظام کا مادہ آپ میں قدرت نے ودیعت کیا ہے۔

آپ کی شادی نواب سرعقیل جنگ بہادر کی صاحبزادی سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو (۴) صاحبزادے (۱) مسٹر سید محمد عباس (۲) مسٹر سید محمد ہاشم (۳) مسٹر سید محمد سجاد اور (۴) مسٹر سید محمد لطیف یہ چاروں صاحبزادے دارالسلام علیگڈھ میں زیر تعلیم ہیں۔

مہاراجہ یمین السلطنۃ بہادر کے خدمت صدارت عظمیٰ سے مستعفی ہوتے ہی کے بعد آپ نے معتمدی صدارت عظمیٰ کا جائزہ مولوی خواجہ معین الدین صاحب انصاری کو دے کر (۶) ماہ کی رخصت حاصل کرکے بلاد اسلامیہ کا سفر اختیار فرمایا۔ اس سیاحت سے واپسی پر بتاریخ یکم رجب المرجب ۱۳۵۶ھ آپ کو بتقریب سالگرہ ہمایونی "مہدی نواز جنگ" کا خطاب مستطاب بیشگاہ جہاں پناہی سے عطا ہوا اور یکم آذر ۱۳۴۷ف کو آپنے نظامت بلدیہ کا جائزہ نواب زین یار جنگ بہادر سے حاصل فرمایا۔ نظامت بلدیہ آپ جیسے عالی فہم، مدبر، سیاس ناظم کے میسر آنے سے اپنی قسمت پر جسقدر بھی ناز کرے کم ہے۔ اہالیان بلدہ کو آپ کے ناظم بلدہ ہونے سے بڑی مسرت حاصل ہوئی۔ سررشتہ بلدیہ کی نظامت کے لئے آپ جیسے کاردان، مستعد، جفاکش، بےلوث حاکم کی ضرورت تھی۔ حضرت اقدس واعلیٰ کی

مردم شناس نظر کی جسقدر بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ جنہوں نے بلدیہ جیسے اہم سررشتہ کے لئے ایسے صاحب کمال کا انتخاب فرمایا ہے۔ جو درحقیقت رعایا کا حقیقی طرفدار اور مالک کا سچا بہی خواہ ہے۔ آپ نہایت خوش خلق فرض شناس، محنتی، اعلیٰ تعلیم یافتہ، حق گو، سلیقہ شعار، اور ہمدرد حاکم ہیں۔ بنی نوع انسان کے ساتھ آپ کو خاص ہمدردی رہتی ہے۔ حیدرآباد کے علاوہ ہندوستان کا بچہ بچہ آپ کے نام سے واقف ہے۔ آپ نے اپنی دور نظامت میں حیدرآباد کی تنگ و تار گلیوں کو برقی قمقموں سے جگمگا دیا آپ کی حسن کارگزاریوں کی وجہ پانچ سال کی توسیع عمل میں آئی آپ کا پتہ:— جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۹۴)

مہدی یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا نام سید مہدی حسینؒ اور آپ کا وطن بلگرام ہے۔ آپ نواب عماد الملک مرحوم کے فرزند اصغر ہیں۔ آپ ۱۱ ؍ شہریور سنہ ۱۲۹۰ ف کو تولد ہوئے۔ اس ملک کی رواجی تعلیم اور اپنے والد ماجد کے زیر سایہ تربیت حاصل کرنیکے بعد آپ عازم انگلستان ہوئے۔ جہاں آکسفورڈ یونیورسٹی سے ایم۔ اے کی ڈگری اعزاز کے ساتھ حاصل فرمائی۔ بعد انفراغ تعلیم وطن واپس ہوئے تو ابتدائی ایام میں علیگڈھ کے طلبا و اساتذہ نیز دیگر محبان تعلیم کو اپنی تبلیغی و ادبی معلومات سے آگاہ فرماکر محظوظ و ممنون فرمایا۔ آپ کا ابتدائی تقرر صوبہ متحدہ میں بتاریخ ۱۳ ؍ خورداد سنہ ۱۳۱۶ ف صدر مہتممی تعلیمات پر ہوا۔ آپ وہ پہلے ہندوستانی ہیں جن کا انتخاب انڈین ایجوکیشنل سروس کے لئے عمل میں آیا تھا۔ آپ کو برٹش گورنمنٹ کی ملازمت اختیار کئے ابھی ساڑھے پانچ

سال بھی گزرنے نہ پائے تھے کہ حضور پرنور کو ایک رکن سلطنت کے فرزند کی یاد آئی اور حیدرآباد طلب فرما کر بلحاظ قابلیت مددگار پولیٹکل سکریٹری کی خدمت پر آپ کا تقرر فرما دیا۔ نائب معتمدی فینانس اور معتمدی تعمیرات عامہ کے مناصب پر آپ ۱۰ ار شہریور ۱۳۲۵ف کو فائز ہوئے۔ نواب مسعود جنگ بہادر کار خاص پر جب انگلستان تشریف لے گئے تو تقریباً ۱۷ ماہ تک ان کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ انہی ایام میں صدارت کلیہ جامعہ عثمانیہ کی نہ صرف نگرانی فرمائی بلکہ چند روز منصرانہ کارگزار بھی رہے۔ معتمدی سیاسیات پر آپنے نائب معتمدی فینانس سے ۱۴ ار اسفندار ۱۳۲۹ف کو ترقی پائی اور بجز دو ماہ (۲۰) یوم کی مختصر مدت کے جب کہ آپ معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ کے عہدہ جلیلہ پر منتقل فرمائے گئے تھے معتمدی سیاسیات پر کارفرما رہے۔ اور اس تمام مدت کو آپنے سررشتہ سیاسیات کی ترقی و اصلاح میں صرف کیا۔ ۱۳۳۹ف میں آپ کی اعلیٰ خدمات اور خاندانی اعزاز کے لحاظ سے آپ کو صدرالمہامی سیاسیات کے منصب اعلیٰ پر فائز کیا گیا متعدد سرکاری کمیشنوں کے منجملہ کمیشن اضافہ ماہوارات میں آپکی شرکت سے جو فائدہ افراد متعلقہ کو پہونچا ہے اور آپ کے مفید مشورہ کا جو اثر ہوا ہے۔ اس کا اقرار خود ماہرین فینانس کو ہے۔ تقریباً اسی زمانہ میں آپ کو بارگاہ خسروی سے مہدی یار جنگ کے خطاب مستطاب سے سرفراز ہوا۔

حضور شہزادہ ویلز کے دورہ کے موقع پر حضور پرنور نے مراسم پذیرائی بجالانے کے لئے جو کمیٹی مقرر فرمائی تھی اسکی معتمدی کے فرائض آپ ہی کے سپرد فرمائے تھے۔ آپ نے اپنے اس مفوضہ کام کو اس خوبی سے انجام دیا کہ ایک جانب بارگاہ خسروی سے اظہار خوشنودی فرمایا گیا تو دوسری طرف آپ کے شائستہ خدمات کا اعتراف خود شہزادۂ ویلز نے ایک تحفہ عطا کر کے فرمایا۔ محکمہ سیاسیات کی

ہمہ گیر مصروفیتوں کے باوجود آپ ملک کی تعلیمی اور قومی تحریکات میں حصہ لینے
سے قاصر نہیں رہتے اور خاصکر قومی تعلیم کا مسئلہ آپکی توجہات کا بہت کچھ شرکت دار
ہے۔ آپکے فاضلانہ خطبات اور یادداشتیں اعلیٰ قابلیت کا نمونہ ہوتی ہیں جس
کی روشن مثال حیدرآباد ایجوکیشنل کانفرنس کا خطبہ صدارت ہے جو ملک کے ماہرین
تعلیم میں نہایت ہی قدر کی نگاہوں سے دیکھا گیا۔ آپ نہایت خوش خلق، ملنسار اور
حلیم الطبع واقع ہوئے ہیں۔ اور اپنے فرائض کو خاموشی کے ساتھ انجام دینا
پسند کرتے ہیں۔ لیکن آپ کے اخلاق کی جو خوبی خاصکر نمایاں رہتی ہے وہ
یہ کہ آپ نہایت ہی مخلص اور صاف گو واقع ہوئے ہیں۔ دنیاداری کے اخلاق
سے لوگوں کو ایسی امیدیں نہیں دلاتے جن میں بعد کو انھیں مایوسی کا منہ دیکھنا
پڑے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک صفت اعلیٰ آپ میں یہ بھی ہے کہ جو امداد اور
حسن سلوک کسی کے ساتھ آپ کر سکتے ہیں اس سے کبھی دریغ نہیں فرماتے۔ انہی
صفات کی وجہ آپ ملک کے ہر طبقہ میں عزت و وقعت کی نظر سے دیکھے جاتے
ہیں۔ اسوقت آپ صدرالمہام تعلیمات وغیرہ ہیں۔ بوجہ رخصت نواب حیدر نواز جنگ
بہادر صدرالمہام فینانس کا کام بھی آپ کے اجلاس پر پیش ہو رہا ہے۔ آپ
اخلاق و مروت میں ضرب المثل لیاقت و دانائی میں یکتا مانے جاتے ہیں۔
پولیٹیکل افیئرس میں بڑا تجربہ رکھتے ہیں۔ مدبر اور بڑے سیاس حاکم ہیں۔ آپکا
پتہ :- جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے

۲۹۵ مہر علی فاضل صاحب

(مولوی ....) آپ صوبہ بمبئی کے ایک
نامور اور باثر خاندان کے اعلیٰ تعلیم یافتہ رکن ہیں۔ آپ ۲۲ اسفندار سنہ ۱۲۹۹ف کو بمقام

بمبئی پیدا ہوئے ۔ بمبئی کے درسگاہوں میں ابتدائی تعلیم حاصل فرمائی ۔ ازاں بعد تحصیل علم انجنیری کی طرف متوجہ ہوئے اور پونہ کالج سے ۔ ایل، سی، ای کی سند نمایاں کامیابی کے ساتھ حاصل فرمائی ۔ ۱۵ فروردی ۱۳۱۷ف کو بحیثیت اسسٹنٹ انجنیر درجہ اول بلدہ سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک [illegible] ۱۶ اسفندار ۱۳۲۳ف کو ۔ سپرنٹنڈنگ انجنیر بلدہ یکم آذر ۱۳۲۶ف کو [illegible] درجہ دوم انجنیر اور اسی حیثیت سے آپ بلدہ میں بھی کارگزار رہے ۔ [illegible] بہشت ۱۳۳۱ف کو ۔ آرکیٹکٹ بلدہ کی خدمت پر فائز ہوئے ۔ ۸ تیر ۱۳۲۵ف کو آپ ناظم آبپاشی حلقہ شرقی ورنگل کی خدمت پر مامور ہوئے ۔ ۴ بہمن ۱۳۳۷ف کو ناظم آرائش بلدہ مقرر ہوئے ۔ جب ڈاکٹر حامد علی صاحب سابق کمشنر صفائی بلدہ وظیفہ حسن خدمت پر علحدہ ہوئے تو آپ اپنے مفوضہ خدمات کے علاوہ کمشنر صفائی کے خدمات بھی انجام دیتے رہے ۔ یکم آذر ۱۳۴۵ف کو نظامت بلدیہ کی خدمت کا جائزہ آپ نے نواب زین یار جنگ بہادر کو دیا اور ہمہ تن آپ نظامت آرائش بلدہ کی خدمات کی انجام دہی میں مشغول ہوگئے ۔ حسن تدبیر اور فرائض منصبی میں انہماک کی بدولت آپ کے بلدی خدمات کا مختلف عنوانات سے منجانب سرکار عالی اکثر اعتراف کیا گیا ۔ آپ نہایت ہی ہمدرد خلیق اور ملنسار حاکم ہیں ۔ شہر حیدرآباد کی روز افزوں آرائش و زیبائش بہت بڑی حد تک آپ کے حسن انتظام کی رہین منت ہے ۔ اعلیٰ اخلاقی صفات اور شریفانہ برتاؤ کے سبب حیدرآباد کے ہر طبقہ میں بے حد ہردلعزیز ہیں ۔ آپ ایک مستعد، خداترس، دیانتدار، ہوشیار، راسخ العقیدہ بہی خواہ ملک، خیر خواہ مالک ناظم ہیں ۔ خیرات و حسنات کے کام بدل کرتے، صوم و صلوٰۃ اور امور شرعیہ کے پابند ہیں ۔ آپ کا پتہ :- لکڑی کا پل سیف آباد حیدرآباد دکن ہے ۔

۲۹۵/۱

محبوب بیگم صاحبہ (محترمہ ....) آپ محمد محبوب شریف صاحب سفیدار مرحوم کی دختر ہیں۔ آپ کی شادی ۱۳۲۱ھ میں نواب ولی الدین خاں ولایت جنگ ولی الدولہ مرحوم سے ہوئی۔ نواب صاحب مرحوم کو آپ کے بطن سے ایک صاحبزادی اور دو صاحبزادے (۱) نواب محمد محی الدین خاں بہادر (۲) نواب محمد رشید الدین خاں بہادر ہیں۔ صاحبزادۂ اول الذکر کے حالات تذکرہ ہذا کے ردیف (م) میں اور ثانی الذکر کے حالات ردیف (ر) میں درج ہیں۔ صاحبزادی صاحبہ کا نام شاہجہاں بیگم ہے۔ جو نواب ولی الدولہ مرحوم کی حین حیات ہی میں نواب محمد قیصر الدین خاں بہادر فرزند اکبر نواب محمد کریم الدین خاں شبیر یار بہادر جنگ بہادر سے بیاہی گئیں۔ بتاریخ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ آپ کے شوہر نواب ولی الدولہ مرحوم کا انتقال ارض بطحیٰ پر ہوگیا۔ اس وقت سے آپ پائیگاہ نواب محمد مختار الدین خاں نامور جنگ اقتدار الدولہ سلطان الملک بہادر سے اپنا حصہ پاتی ہیں۔ آپ طرز قدیم، صوم صلوٰۃ کی پابند، خوش خلق، ذی فہم، علم دوست اور پردہ نشین خاتون ہیں۔ آپ کا پتہ "وقار منزل" بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

۲۹۵/۲

محمد حسین صاحب عابدی (مولوی میر ....) آپ میر عباس علی صاحب مرحوم کے فرزند، میر محمد حسین صاحب مرحوم کے پوتے اور میر سید علی صاحب ابن میرزین العابدین صاحب شیرازی (جن کے مورث وزارت ایران سے سرفراز تھے) کے پرپوتے اور حکیم مولوی سید علی صاحب ایڈوکیٹ ورکن بلدیہ کے بڑے بھائی ہیں۔

آپ کے حقیقی جد میر محمد حسین صاحب نے شیراز سے حیدرآباد آکر یہیں قیام فرمایا اور یہیں نواب حسن منور خان منصور جنگ بہادر کی ہمشیرہ سے شادی کی جن کے بطن سے ان کو ایک فرزند میر زین العابدین تولد ہوئے۔ ان کے انتقال کے بعد مرزا علی اکبر مازندرانی المعروف بہ مغل منشی صاحب کی پوتری سے شادی کی اور بعہد وزارت راجہ چندو لعل آنجہانی و نواب تراب علیخاں سر سالار جنگ، شجاع الدولہ مختار الملک مرحوم منصب و خدمت صدر تعلقداری سرکار عالی سے سرفراز تھے ان کے دو فرزند (۱) میر حیدر علی صاحب اور (۲) میر عباس علی صاحب اول الذکر لاولد فوت ہوئے اور ثانی الذکر کے خلف اکبر عمار صاحب تذکرہ ہیں جو ۱۲۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور یہیں کی درسگاہوں میں اردو، فارسی اور عربی کی تعلیم پائی اور بعد انفراغ تعلیم و تحصیل علوم متذکرہ آپ کا رجحان وکالت کی جانب ہوا۔ چنانچہ ۱۳۱۰ف میں وکالت درجہ سوم زبان بعد جوڈیشل میں بدرجہ اعلیٰ کامیابی حاصل فرمائی۔ اور ۱۳۱۱ف سے آج تک اپنے معزز پیشہ وکالت کو نہایت کامیابی و دیانتداری کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ آپ ہائیکورٹ کے ممتاز وکلاء میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ کو منصبداری کا بھی اعزاز حاصل ہے۔ نیز ۱۳۲۹ھ میں زیارات مقدسہ عتبات عالیات کربلائے معلیٰ و مشہد مقدس وغیرہ اور ۱۳۵۳ھ میں زیارات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حج بیت اللہ سے مشرف ہو چکے ہیں۔ آپ کا پتہ: منڈی میر عالم حیدرآباد دکن ہے۔

۲۹۵/۳

محمد جعفر صاحب

(مولوی سید ....) آپ ڈاکٹر سید احمد صاحب مرحوم کے فرزند اور آقا مرزا زین العابدین صاحب شیرازی مرحوم سابق صوبہ دار گلبرگہ شریف کے

نواسے ہیں۔ ۱۵؍ آبان ۱۳۱۴ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیم کا
آغاز آپ کے والدین کے زیر نگرانی مدرسہ عالیہ سے ہوا اور اس مدرسہ
سے آپ نے مدراس میٹریکلیشن کا امتحان کامیاب فرماکر تکمیل درس کے لئے نظام
کالج میں شریک ہوکر بی۔ اے تک تعلیم حاصل فرمائی۔ آرٹ میں آپ کو اچھی
دستگاہ حاصل ہے۔ طالب العلمی کے زمانہ میں آپ کی کھینچی ہوئی تصاویر (جو
نمائشوں میں رکھی گئی تھیں) پر فرسٹ پرائز ملے۔ آپ آرٹ کے علاوہ
دیگر فنون مثلاً نجاری وغیرہ میں بھی دخل رکھتے ہیں جب آپ کا رجحان طبیعت
ملازمت سرکار عالی کی جانب ہوا تو ابتداءً آپ مدرس فارسی کی حیثیت سے
مدرسہ عالیہ میں امرازادگان حیدرآباد کو فارسی کی تعلیم دیتے رہے۔ ز ان بعد
یکم امرداد ۱۳۴۲ف سے سٹی کالج میں بحیثیت مددگار پرنسپل اور لائبریرین
کام کرنے لگے۔ لائبریرین کی تعلیم کے لئے اس دوران میں آپ کو مدراس جانا
پڑا۔ جہاں آپ نے مدراس یونیورسٹی سے لائبریرین کی سند نمایاں کامیابی کے
ساتھ حاصل فرمائی۔ اس کے چند سال بعد اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے بحصول
قرضہ سرکاری ۱۳۴۴ف میں انگلستان روانہ ہوئے اور لندن کی جامعہ سے فائن
آرٹ کا ڈپلوما حاصل فرمایا۔ بوجہ اعلیٰ ذہانت و ذکاوتِ خداداد آپ نے
تین سال کے کورس کو دو سال ہی میں ختم کرکے مضمون مجسمہ سازی میں یونیورسٹی پرائز
حاصل فرمایا۔ دوران قیام انگلستان میں آپ نے متعدد فنون کا عملی تجربہ اور ان
کے اصول تعلیم سے بھی واقفیت حاصل فرمائی۔ نیز صحافی۔ گلی ظروف سازی، لیتھوگرافی
میٹل اور سونے چاندی کے کام میں اچھی مہارت حاصل فرماکر مراجعت فرمائے وطن
ہوئے۔ ۱۶؍ اردی بہشت ۱۳۴۸ف کو حکومت سرکار عالی نے آپ کی لیاقت و
قابلیت کے مدنظر انسپکٹر آف اسکولس (آرٹ اینڈ مینول ٹریننگ) کی جائداد قائم

فرما کر اُس پر آپ کا تقرر فرمایا آپ نے اس سلسلہ میں جدید نصاب مرتب فرمایا۔ جو اپنی نوعیت میں ہندوستان کا پہلا نصاب ہے۔ تاریخ جائزہ سے آپ نے قریب قریب تمام اضلاع کا دورہ فرما کر وہاں کے مدارس میں اپنے خطبات توضیحی و تفہیمی سے اساتذہ کو مستفید فرمایا۔ آپ کی لیاقت و قابلیت اور استعداد ذاتی کو دیکھکر ہمیں یقین ہے کہ آپ بہت جلد سر رشتہ تعلیمات کے کسی اعلیٰ عہدہ پر مفتخر و ممتاز فرمائے جائیں گے۔ آپ کا پتہ جام باغ دارالشفا حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۹۵/۴)

محمد جعفر خان صاحب

(ڈاکٹر نواب سید ....) آپ نواب میر بضاعت حسین خان المخاطب بہ شاہ نواز خان فتح یار جنگ سہام الدولہ شجاع الملک مرحوم کے فرزند دوم اور نواب میر اسد علی خان نظام یار جنگ نظام یار الدولہ حسام الملک خان خانان مرحوم کے نبیرہ ہیں۔ ۸ ربیع الاول ۱۳۱۷ھ کو بمقام کربلائے معلی پیدا ہوئے۔ ۷ برس کی عمر تک آپ اپنی پرداوی (والدہ ماجدہ نواب خانخاناں بہادر مرحوم و مغفور) کے سایہ عاطفت میں پرورش پائی ان کے انتقال کے بعد آپ کے دادا نے تعلیم و تربیت اپنی نگرانی میں لینے کی غرض سے کربلائے معلی سے بلالیا آپ کی ابتدائی تعلیم کا آغاز مدرسہ اعزہ سے ہوا۔ بعد ازاں تکمیل درس کے لئے نظام کالج اور جامعہ عثمانیہ میں شریک ہو کر تعلیم حاصل کی آپ کے تعلیمی ذوق و شوق اور محنت کو دیکھکر آپ کے جد امجد نے تعلیم اعلیٰ کی غرض سے آپ کو یورپ روانہ کیا جہاں آپ نے اپنی زندگی کے دس سال برلن پایہ تخت جرمنی میں حصول علم میں گزارے اور زرعی یونیورسٹی برلن سے زرعی کی ڈگری حاصل فرما کر سنہ ۱۹۳۲ء میں وطن واپس ہوئے۔ جس پر آپ کے جد امجد کو بڑی خوشی ہوئی۔ آپ اپنے

شفیق جد کے بھی سایہ عاطفت سے بتاریخ ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ محروم ہوگئے۔ آپ کو آپ کے عم محترم نواب کمال یار جنگ بہادر کی اسٹیٹ سے حصہ ملتا ہے آپ بعہدہ زرعی افیسر سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے اور اپنے فرائض منصبی کو نہایت خوش اسلوبی اور مستعدی سے انجام دے رہے ہیں۔ آپ اردو فارسی، انگریزی اور جرمنی زبان میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ نہایت لائق ہوشیار اور صاحب اخلاق و [illegible] آپ کی شادی نواب محمد ابوالحسن خان شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر کی چھوٹی صاحبزادی سے ہوئی۔ جن کے بطن سے آپ کو ۱۳۵۲ھ میں ایک فرزند تولد ہوا جس کا نام دادا کے نام پر میر اسمٰعیل خان رکھا گیا۔ آپ کے دوسرے صاحبزادے کا نام والد کے نام پر میر رضا عت حسین خان رکھا گیا آپ (صاحب تذکرہ) کو سوسائٹی میں وقعت اور سماج میں عزت حاصل ہے۔ آپ کا پتہ :- حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۹۵)

مانک پرشاد صاحب ترویدی

(رائے ....) آپ نند لعل ترویدی کے فرزند ہیں۔ بمقام بھاترہ ضلع بیدر ۱۳۰۶ف میں پیدا ہوئے آپ کی تعلیم و تربیت بمقام بلدہ آپ کے نانا رائے رتن لعل صاحب محاسب پائیگاہ کے زیر نگرانی ہوئی امتحان صدر محاسبی میں کامیاب اور امتحان جوڈیشل میں بدرجہ اعلیٰ فارغ ہیں۔ بحیثیت وکیل درجہ اول کچھ دنوں پریکٹس بھی کی ہے ابتداءً علاقہ پائیگاہ میں ایک اہلکاری کی جگہ ملی تھی۔ لیکن آپ کے نانا کے ہدایت کے مطابق راجہ راؤ رمبھا جیونت بہادر کے علاقہ کی ملازمت قبول کر لی۔ بہت جلد ترقی کر کے منتظم پیشی کے حیثیت سے بحسن و خوبی فرائض انجام دینے لگے من بعد اسی زمانہ

جب کہ بوجہ خرابی انتظامات مال تحصیلداری انجام پیچ کسی موزوں شخص کا تقرر کرکے
اطلاع دینے پیشگاہ سرکار سے ملاحظہ ہوا تو بہ حکم ہوا آپ کو خدمت تحصیلداری
پر ترقی کے ساتھ بھیجا گیا وہاں جانے کے بعد آپ نے بہ ہمہ انتظامات کو اچھے پیمانے
پر لا لیا اور نہایت جانفشانی سے بارہ سال تک اس خدمت کو انجام دیتے
رہے۔ درمیان میں کئی دفعہ علاوہ مالی کام کے بحیثیت مقدمات سفریانہ طور پر عدالتی
کام کرنے کا بھی موقع ملا۔ بوجہ انتقال راجہ صاحب جب اسٹیٹ صوبہ زیر نگرانی
سرکار آیا تو دورہ کرنے کے بعد اعلیٰ عہدہ داران صاحبان نے آپ کے کام کو
بنظر پسندیدگی ملاحظہ فرمایا اور ترقی کے ساتھ بحیثیت ناظم عدالت کلیانی پر متبدل
کیا گیا۔ وہاں سے عدالت سیتاپور تبادلہ کرکے بحیثیت ڈویژن افسر کورٹ
عدالتی فرائض کے علاوہ مالی کام بھی تفویض کیا گیا۔ اس کے بعد جب نواب
سید محمد جلال الدین حسین خان صاحب (والی اسٹیٹ کلیانی) کے لئے کسی تجربہ کار
و قابل مشیر کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو منجملہ متعدد عہدہ داران علاقہ خالصہ
و کورٹ آف وارڈز آپ کا انتخاب ہوا۔ اس کام کو بحسن و خوبی انجام دیتے رہے
من بعد اسٹیٹ امر چند کے استدعا پر بشرط ادائی کنٹری بیوشن و اضافہ آپ کے
خدمات سمستان کو دیئے گئے۔ کچھ دنوں صرف بحیثیت ناظم عدالت کام انجام
دیتے رہے بعد میں حسب تحریک والی سمستان و تصفیہ کورٹ و منظوری سرکار
کار عدالتی کے سوا بحیثیت تعلقدار مالی فرائض بھی آپ سے متعلق کئے گئے
جہاں اسوقت تک آپ مشترکہ فرائض انجام دے رہے ہیں آپ ایک
طرف تو اسٹیٹ کی آمدنی میں جائز طور پر توفیر وغیرہ کے ذریعہ فینانشل حالت
کو درست کرنے کی سعی فرماتے ہیں تو دوسری طرف نظم ونسق کو درست کرکے
رعایا کی دادرسی رفاہ عامہ کے کاموں کو انجام دیتے ہوئے رعایا کی بہبودی

میں منہمک رہتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے دور میں اسٹیٹ بھوم کی آمدنی سابق سے بڑھ گئی۔ چیتاپور کے جدید معدن سنگ سیلو کے سلسلہ میں آپ کی خاص دلچسپی سے ہزارہا روپیوں کا اضافہ ہوا۔ نہر و تالاب کی درستی، افتادہ آراضیات کے کثیر رقبہ کی لاونی جنگلات وغیرہ میں ترقی کر کے سمستان امرچنتہ کے مالیہ میں معتد بہ افزائش کی صورت پیدا کی۔ اسی طرح جاگیرات میں غریب رعایا پر مظالم کے متعلق جو عام شکایات رہتے ہیں ان پر توجہ کر کے ہر مقام پر ان کا قلع قمع کیا بھوم و امرچنتہ میں متفرق دیہات کے مدارس اور ان کے اسٹاف میں کافی اضافہ کر کے اور کلیانی و چیتاپور کے مدارس میں جماعتوں کی توسیع وغیرہ کی کوشش سے نو کو رو نانات کے لئے خصوصاً غریب و نادار طبقہ کو زیور علم سے آراستہ کرنے کے لئے اور صنعت و حرفت و زراعت کا کام سکھانے کا انتظام کیا۔ سڑکوں و پلوں و مسافر خانہ جات و ضروری عمارات مدارس وغیرہ کی تعمیر کرائی۔ بھوم کے ویران کھنڈرات جو جنگل سینڈ سے گھرے ہوئے تھے ان کو آبادی میں مبدل کرایا۔ آتما کور ملحقہ سمستان امرچنتہ کو جو ایک معمولی قریہ کی حیثیت میں تھا اس کی آبادی میں کافی توسیع کر کے اور جابجا سڑکیں وغیرہ نکال کر شہری نمونہ پر لا لیا۔ آب نوشی کے دیرینہ تکالیف کو رفع کرنے کے لئے علاقہ بھوم و امرچنتہ میں متعدد باولیاں تیار کرائیں۔ الیکشن وارڈ علاقہ چیتاپور کے لئے بھی خاص کوشش کی گئی تھی لیکن تبادلہ کی وجہ سے تکمیل کی نوبت نہیں آئی بھوم و امرچنتہ کے ہفتہ واری بازاروں کی توسیع و ترقی سے اور کارخانہ جات کے قیام میں سہولت پیدا کر کے تجارت میں لاکھوں روپیوں کا اضافہ کرایا علاقہ امرچنتہ کی جاتراؤں و چیتاپور وغیرہ کے اعراس کے مواقع پر سررشتہ صنعت و حرفت، زراعت، علاج حیوانات علاقہ سرکار عالی کی امداد سے اور دوسرے

انتظامات سلیقہ کے ساتھ کر کے زائرین، تجار و گاہک کیلئے سہولتیں پیدا کیں۔ علاقہ بھوم مین جہاں ہیضہ

کثرت سے پھوٹ پڑا تھا اور چیچک بھی پھیلی ہوئی تھی ہزاروں سے صد ہا جانیں نذر اجل ہو رہی تھیں

فراہمی آب، رہائش بستیوں وغیرہ کی درستی ہر قسم کے ضروری انتظامات کر کے رعایا کی ممکنہ امداد کی گئی، ان

کا موقع یاد ہر دو علاقہ جات میں تازہ ہے اور بہت دنوں تک رہیگی، بد ہنگامی کے زمانہ میں علاقہ امرچنتہ

کی رعایا کیلئے ہزار ہا روپیوں کا کام اسٹیٹ اور رعایا کیطرف سے دلا کر اور دوسری ممکنہ مدد دیکر انکی حالت

سنبھالی گئی جسکی وجہ سے اس تمام پرگنہ مثل اطراف و اکناف بھینی کا نام و نشان نہ تھا ہر مذہب و ملت کے یتیم بچوں اور

بیکس و بے وسیلہ معذورین کیلئے یتیم خانہ اور بیت المعذورین بھی امرچنتہ میں دو سال سے قایم ہیں اور پست

اقوام کیلئے آب نوشی، روشنی، جدید راستہ جات نکالکر حفظان صحت کے اصول پر جدید مکانات کے لئے

جگہ اور قرضہ جات وغیرہ دے کر نئی آبادی قائم کرائی، ان کی تعلیم کیلئے بھی خاص مدرسہ کھولنے کے

سوا ہنر سکھا کر حصول روزی کے قابل بنایا جا رہا ہے۔ غرضکہ اور بہت سارے امور اسی قسم کے ہیں جو

انواع و اقسام کے دشواریوں کے باوجود آپکی دلچسپی کا خاص مشغلہ ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ امور مذکور کی تکمیل

تا آنکہ ارباب مقتدر و والیان اسٹیٹ کی منظوری کا شرف حاصل نہ ہو ہرگز انجام نہیں پا سکتے جسکے لئے والیان

اسٹیٹ ہائے مذکور و اعلی حکام متعلقہ لائق مبارکباد ہیں لیکن آپ اپنی فطری ذہانت و معاملہ فہمی، تدبر

و دیانت کی وجہ سے مختلف شعبوں کے مشکل کاموں کو نہایت سہولت سے انجام دینے کا چونکہ سلیقہ

رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ منظوری وغیرہ کے مراتب جلد طے ہو کر اچھے خیالات کو عملی صورت

میں لایا جا سکا۔ آپ کے فیصلہ جات بھی مدلل اور اکثر عدالتہائے اپیل سے بحال رہتے ہیں یہی وجہ ہے

کہ جہاں ایکطرف والیان اسٹیٹ و اعلی حکام آپ کے کام سے خوش و مطمئن رہے وہاں اسٹیٹ کی

رعایا میں بھی آپ بہت ہر دلعزیز ہیں۔ فرایض ملازمت عام رفاہی کاموں سے آپ کو خاص

دلچسپی ہے چنانچہ مریضان دق کی سہولت و آسایش کے لئے اور ایسی ہی مختلف امور میں آپنے

بہت کوشش کی ہے۔ صاحب موصوف کا مستقر آتما کور علاقہ سمستان امرچنتہ ہے جو ضلع محبوبنگر

میں واقع ہے۔ حیدرآباد دکن کا پتہ :- ہری باؤلی ہے۔

اگر آپ کے نام کا سرِ حرف (ن) ہو اور اس لسٹ میں آپ کا نام نہ ہو تو
آپ اس کے حصہ دوم میں جو زیرِ ترتیب ہے بلا معاوضہ اپنی لائف درج کروا سکتے
ہیں بشرطیکہ آپ جاگیردار۔ حاکم، وکیل، حکیم، ڈاکٹر یا شاعر ہوں تفصیلات کے لیے
مخاطب فرمائیے **دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری** اندرون دروازہ چادر گھاٹ
حیدرآباد دکن

نارائن پرشاد بہادر راجہ . . . . . آپ حیدرآباد دکن کے ایک معزز ممتاز قدیم اور اولوالعزم خاندان کے ایک تعلیم یافتہ رکن ہیں جو خاندان کہ مملکت دکن میں ہردلعزیز رہا ہے۔ آپ کی تعلیم و تربیت نہایت اعلیٰ پیمانہ پر نظام کالج میں ہوئی۔ آپ اردو فارسی اور انگریزی میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ آپ کی تحریر و تقریر نہایت شستہ ہوا کرتی ہے آپ کا ابتدائی تقرر نظامت ناظم جمعیت کی مددگاری پر ہوا۔ زاں بعد آپ کو مددگاری نظامت امور مذہبی پر انتخاب کیا گیا۔ ۳۰ فرودی ۱۳۲۴ف کو آپنے جائزہ حاصل فرمایا اور اپنی حسن کارگذاری سے خود کو اس خدمت کا اہل ثابت کر دکھایا۔ ۱۳۲۸ف میں آپ کا استقلال عمل میں آیا۔ اسوقت آپ مستقل مددگار ناظم امور مذہبی سرکار عالی ہیں اپنی مفوضہ خدمت کو نہایت خوش اسلوبی اور مستعدی سے انجام دیتے ہیں۔ تعصب آپ میں نام کو نہیں۔ ہر انسان کو انسان ہونیکی حیثیت سے دیکھتے نہ کہ باعتبار مذہب۔ آپ کی بے تعصبی لایق صد ستایش و قابل تقلید ہے۔ خاندانی روایات کے حامل اور وسیع التجربہ حاکم ہیں۔ حضرت اقدس و اعلیٰ کی ذات شاہانہ سے آپ کو قلبی عقیدت ہے۔ ملک اور مالک کی خیر خواہی کو اپنا شعار سمجھتے ہیں۔ یہ نتیجہ کہ حضرت اقدس و اعلیٰ

سے "(راجہ بہادر" کے خطاب مستطاب سے سرفراز ہیں - دیوڑھی دربار کی عزت اور سماج میں آپ کی وقعت ہے آپ کا حلقہ اثر نہایت وسیع اور اخلاق میں بے مثل و نظیر راجہ ہیں۔ آپ کا پتہ بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۹۷)

ناصر الدین احمد صاحب (مولوی.....) آپ نواب رفعت یار جنگ ثانی مرحوم کے فرزند دوم ہیں ۔ ۱۹۱۱ء میں بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ اپنے والد ماجد ہی کی زیر نگرانی لایق و فایق اساتذہ سے السنہ مشرقیہ کی تعلیم حاصل فرمائی بوجہہ ذہانت و ذکاوت آپ بہت جلد دینی و دنیوی تعلیم سے بہرہ مند ہوگئے۔ انگریزی تعلیم کے لئے سٹی کالج میں شریک ہوئے اور یہاں یف۔ اے تک تعلیم حاصل کی۔ آپ ہر امتحان کو امتیاز کے ساتھ کامیاب کر کے وظائف امتیازی سے مستفید ہوتے رہے انٹرمیڈیٹ کی کامیابی کے بعد آپنے جامعہ عثمانیہ میں شریک ہو کر بی۔ اے کی ڈگری حاصل فرمائی۔ عربی' اردو' فارسی اور دینیات کے علاوہ ادب انگریزی پر آپ کو کافی عبور حاصل ہے۔ جنرل معلومات آپ کے نہایت وسیع ہیں انگریز پروفیسر صاحب ہمیشہ آپ کی انگریزی قابلیت کو دیکھکر اظہار خوشنودی فرماتے رہے آپ کلیہ عثمانیہ کے بزم تاریخ کے صدر تھے۔ علمی ذوق و شوق کے ساتھ ساتھ آپ کو تفریحی ذوق بھی رہا ہے۔ اکثر کھیلوں میں آپ کو اچھی مشق حاصل ہے عثمانیہ کالج ٹینس کلب کے سکریٹری بھی رہ چکے ہیں۔ سیول سروس ٹورنمنٹ کی ابتداء آپ ہی کی کوشش اور توجہ سے ہوئی مختلف انجمن اور کلب کے امور انتظامی سے آپ کو گہرا تعلق رہا اسکے علاوہ آپکو اسپورٹس اور فنون سپہ گری کی بھی تعلیم دی گئی ۔ ۱۹۳۴ء میں حیدرآباد سیول سروس کے امتحان متقابلہ میں کامیاب ہو کر ایک سال کی ٹریننگ

مولوی ناصرالدین احمد صاحب
فرزند دوم نواب رفعت یارجنگ ثانی مرحوم
مددگار تعلقدار باعات

حاصل فرمائی چند مبرات کی کمی کی وجہ جونیر سرویس کے مستحق قرار پائے۔ ۳۱ خورداد کو بحیثیت تحصیلدار سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے تعلقہ مریال گوڑہ میں آپ کا ہمدردانہ طریق حکومت اور عاجلانہ انصاف یادگار رہیگا آرایش و توسیع آبادی لو کلفنڈ اور تنظیم دیہی سے آپ کی دلچسپی کے عملی نمونے موجود ہیں مختصر زمانہ ملازمت میں متعدد دفعہ آپ نے اپنے حسن کارگزاری اور محنت و دیانت سے جو بڑے عہدہ داروں کی خوشنودی حاصل فرمائی عمارات دفاتر معتمدین کی بڑی اسکیم میں صیغہ معاوضہ پر ایک قابل عہدہ دار مال کی ضرورت محسوس ہوی تو نظر انتخاب آپ پر پڑی چنانچہ آپ بحیثیت مددگار تعلقدار رباعات کارگزار ہیں اور الولد سر لابیہ کی مصداق تمام خوبیوں کے حامل ہیں۔ آپکا پتہ رفعت منزل سوماجی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے

(۲۹۸)

ناصر نواز الدولہ بہادر (نواب ......) اُمرائے حیدرآباد دکن میں آپ کو خاص امتیاز حاصل ہے۔ ملک اور مالک کی بہی خواہی آپ کا طرۂ امتیاز ہے آپ کا اصلی نام محمد معین الدین خاں ہے۔ آپ نواب محمد شرف الدین خاں مرحوم کے خلف الصدق اور یار خان جمعدار مرحوم کے پوتے ہیں آپ کے دادا حکومت سرکار عالی میں عہدۂ جمعداری سے سرفراز تھے۔ آپ کا بلدہ حیدرآباد کے معززین میں شمار تھا۔ انکی صاحبزادی (ہماری صاحب تذکرہ کی پھوپی) نواب سالم علی خاں غالب جنگ لایق الدولہ غالب الملک مرحوم سے منسوب تھیں۔ نواب غالب الملک مرحوم کو اولاد نہ ہونے کی وجہ سے اپنے برادر نسبتی کے فرزند یعنے ہمارے صاحب تذکرہ نواب محمد معین الدین خان ناصر نواز جنگ ناصر نواز الدولہ بہادر کو آغوشی میں لیکر اپنا پسر خواندہ کیا۔ غرض آپ نے اپنے پھوپا کے زیر سایہ اعلیٰ پیمانہ پر تعلیم و تربیت حاصل

فرمائی جو آپ جیسے امرا کے شایان شان ہو۔ جب نواب غالب الملک مرحوم کو بارگاہ حضرت غفران مکانؒ میں باریابی کا شرف حاصل ہوا تو آپ کو بھی پیشگاہ حضرت غفران مکانؒ میں پیش فرمایا۔ چنانچہ منظور نظر خاقانی ہو کر مدام حضوری بارگاہ فلک اشتباہ کا اعزاز آپ کو حاصل ہوا۔ بعد ازآں براحم خسروانہ حضرت غفرانمکانؒ نے آپ کو اڈی کانگی کی خدمت سے سرفرازی بخشی۔ بتاریخ ۹ مرتیر ۱۳۱۴ف جب نواب غالب الملک مرحوم نے انتقال کیا تو بموجب منشور شاہی انکی جائداد منقولہ وغیر منقولہ پر محکمۂ کوتوالی اور معاش عطیہ شاہی پر تعلقدار صاحبان اضلاع اور کارخانہ جمعیت پر نظم جمعیت سرکار عالی کی نگرانی قائم ہوئی۔ اور بعد چھ ماہ کے بارگاہ خسروی سے فرمان مبارک شرف صدور لایا کہ

"مرحوم غالب الملک کا قرضہ ادا کردیا جائے مرحوم نے جو جو ملک املاک"
"جن جن کو دیدی ہیں ان ان کو دیدی جائے دعویداروں کو حکم دیا جائے"
"وہ آپس میں صلح کرلیں اگر صلح نامہ داخل ہو تو بموجب صلح نامہ متروکہ"
"تقسیم کردیا جائے اگر مدت معینہ کے اندر صلح نامہ داخل نہو تو عدالت"
"میں رجوع ہوکر اپنے حق کی ڈگری حاصل کرنیکی ہدایت کیجائے ورنہ"
"بعد مرور مدت معینہ ملک املاک داخل سرکار کرلیجائے بسر دست"
"جائیداد زیر نگرانی سرکار رہے۔ جاگیر موضع کوہیڑہ نواب ناصر نواز الدولہ"
"کے نام اور جاگیر موضع اناج پور نواب افضل نواز جنگ کے نام اور"
"جاگیر رستم پیٹھ ناصر الدین کے نام تاحیات بحال کیجائے اور جاگیر موضع کورنگل"
"شریک خالصہ کرلی جائے جمعیت و لوازمہ اعزازی وغیرہ نواب ناصر نواز الدولہ بہادر"
"اور نواب افضل نواز جنگ کی آوردگی میں مشترکہ طور پر دیدیا جائے"
"اور تنخواہ مرحوم سے پانسو روپیہ نواب ناصر نواز الدولہ کے نام اور پانسو"

روپیہ نواب افضل نواز جنگ کے نام اجرا کئے جائیں۔ امتیازی
وصلحداریاں داخل سرکار کرلیجائیں۔"

آپ اس کے قبل سے جمعیت عروب وجوش رکاب سعادت کی آوردگی سے سرفراز تھے جمعیت آوردہ غالب الملک مرحوم سے سرفرازی کے بعد اس آوردہ کا نام آوردہ مشترکہ نواب ناصر نواز الدولہ بہادر و نواب افضل نواز جنگ بہادر قرار پایا۔ اور اسی نام سے کاغذات سرکاری میں عمل ہوتا رہا۔ آپ اور نواب افضل نواز جنگ مرحوم جمعیت مشترکہ کا کام بالاتفاق کرتے رہے و نیز سواری لنگر مبارک میں دونوں ایک ہی عماری میں بیٹھکر جمعیت و لوازمہ اعزازی کے ساتھ جلوس میں شریک ہوتے تھے۔ ۱۲ مردے ۱۳۲۷ف کو نواب افضل نواز جنگ مرحوم کا انتقال ہوگیا۔ اس وقت سے آپ آوردہ کا کام تنہا انجام دیرہے ہیں اور بحیثیت شریک وسہیم منظورہ حضرت اقدس واعلیٰ جملہ لوازمات عطیہ شاہی و ماہوارات سے برضامندی بیوۂ نواب افضل نواز جنگ مرحوم (بشرط پرورشی) تنہا مستفید ہورہے ہیں۔

۱۳۱۶ء میں بتقریب جشن سالگرہ حضرت غفران مکانؒ خانی و بہادری و خطابات مستطاب ناصر نواز جنگ ناصر نواز الدولہ و منصب سہ ہزاری دو ہزار سوار علم و نقارہ سے سرفرازی پائے۔ آپ کی لیاقت علمی قابلیت ذاتی اور جودت طبع کی وجہ حضرت غفران مکانؒ نے بنوازش شاہانہ آپ کو ۱۳۲۱ف میں مہتمی کارخانہ جات مثلاً فیل خانہ شترخانہ رتھ خانہ وغیرہ کے عہدہ سے سرفرازی بخشی۔ سیر و شکار سفر وحضر میں ہمرکاب حضرت غفران مکانؒ رہنے کا آپ کو شرف حاصل تھا۔ ۱۳۲۰ھ میں بموقع سفر دہلی بغرض شرکت دربار قیصری آپ حضرت غفران مکانؒ کے ہمرکاب تھے حضور پر نور خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ کے بھی اے۔ ڈی۔ سی اور سفر وحضر میں ہمرکاب رہنے کا آپ کو فخر حاصل ہے آپ بھی مثل دیگر امراء کے لائق و فائق جامہ زیبا وجیہہ مخیر سیرچشم

فیاض اور رحمدل نواب ہیں شجاعت و مردانگی آپ کے چہرے سے عیاں اور فراست و دانائی بشرہ سے نمایاں ہے جو جو خوبیاں ایک امیر میں ہونی چاہئیں وہ سب کے سب بدرجہ اتم آپ میں موجود ہیں۔ آپ حیدرآباد کے اُن اولوالعزم امرأ سے ہیں جن کی ذات پر حیدرآبادی بجا طور پر فخر کرسکتے ہیں۔

آپ کی شادی نواب سکندر نواز جنگ مرحوم کی نواسی سے ہوی جن کے بطن سے آپ کو پانچ صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں ہیں۔ آپ کے پانچوں صاحبزادے اپنے اعلیٰ تعلیم یافتہ والدین کے زیر سایہ ولایت میں اعلیٰ تعلیم پارہے ہیں اور الولد سر لابیہ کے مصداق بزرگوں کا ادب اور اپنے خردوں سے بعزت پیش آتے ہیں امید قوی ہے کہ صاحبزادے اپنے شفیق والدین کے زیر سایہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرکے اپنے اب و جد کی طرح ملک اور مالک کے لئے اہم خدمات انجام دیں گے۔ آپ اپنے ہونہار صاحبزادوں پر جس قدر بھی فخر کریں کم ہے آپ کا پتہ سیف آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۹۹)

ناظر الحسن صاحب ہوشؔ بلگرامی

(مولوی سید......) آپ بلگرام کے ایک معزز اور ممتاز خاندان کے معزز اور ممتاز رکن ہیں۔ آپ کی ولادت ۲ امرداد ۱۳۰۹ف کو ہوئی مختلف مقامات کے مشہور و معروف مدارس میں آپ نے تعلیم حاصل فرمائی۔ آپ کی تعلیم کا انحصار زیادہ تر ذوق مطالعہ اور شوق کتب بینی پر تھا۔ گو آپ کسی جامعہ کی ڈگری نہیں رکھتے لیکن آپ کی اعلیٰ قابلیت ایسی ہے کہ کسی جامعہ کی ڈگری اس کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ آپ کی اردو زبان کے متعلق ہم کچھ کہنا نہیں چاہتے کیونکہ آپ کی مادری زبان ہے البتہ عربی اور فارسی کے متعلق یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان ہردو زبانوں میں آپ کی بہت اچھی قابلیت ہے آپ کی تحریر و تقریر مثل اہل

زبان کے ہوا کرتی ہے اگر یہ کہا جائے کہ آپ السنہ مشرقیہ پر کامل عبور رکھتے ہیں تو بیجا
نہ ہوگا کیونکہ آپ کا تعلق بلگرام سے ہے جو صاحبان علم وفضل کی کان ہے اور تمامی
ہندوستان میں بلحاظ علم ودانش ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے اور جس سرزمین پر
بڑے بڑے عالم و فاضل گذرے اور اسوقت موجود بھی ہیں۔ آپ کا ابتدائی دور
دنیائے صحافت میں گذرا حیدرآباد دکن میں رسالہ ذخیرہ آپ کے زیر ادارت عرصہ دراز
تک نہایت کامیابی کے ساتھ جاری تھا اس کے ذریعہ آپ نے حیدرآباد دکن کی تعلیم
یافتہ اور اعلیٰ سوسائٹی میں بہت جلد رسوخ پیدا کرلیا آپ کے مقالے ادبی نقطہ نظر سے
گراں قدر اور آپ کے اشعار آبدار ہوا کرتے ہیں۔ اپنی خداداد قابلیت اور ذہانت
سے خود کو بام اوج پر پہنچایا اور تقرب ملازمان بارگاہ سلطان العلوم شہریار دکن و
برار خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کا شرف حاصل فرمایا توجہ شاہانہ کا آپ پر مبذول ہونا ہی تھا کہ
آپ بحیثیت گزیٹڈ عہدہ دار ۲۵ر آذر ۱۳۳۸ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک
ہوئے اور انسپکٹر سیونگ بنک بلدہ کا عہدہ آپ کے تفویض ہوا۔ ۱۶ر اردی بہشت
۱۳۳۸ف کو مہتمم ٹپہ اورنگ آباد ہوئے مگر نظامت ٹپہ ہی پر متعین رہے۔ ۲۰ر دے ۱۳۴۳ف
کو مددگار معتمدی فوج سرکار عالی کی خدمت پر ترقی پائے۔ اور اسوقت بھی آپ
اسی خدمت پر مامور و کار گزار ہیں۔ آپ کی کامل توجہ اپنے فرائض منصبی کی جانب
مائل ہے۔ آپ بنی نوع انسان کے خاص ہمدرد، دلسوز، ممد و معاون، شگفتہ مزاج،
عالی حوصلہ، بلند ہمت، ذی شرافت اور فرض شناس حاکم ہیں۔ باوجود تقرب سلطانی
اور باقتدار و ذی اثر حاکم ہونیکے غرور آپ میں نام کو نہیں۔ ہر کسی سے بکشادہ پیشانی
پیش آتے ہیں۔ ایک عالم ہونیکے لحاظ سے علمی سرپرستیوں کی توقع آپ سے جس قدر
بھی کیجائے کم ہے آپ وقت کی بہت قدر کرتے ہیں۔ کوئی لمحہ بیکار ضائع ہونے نہیں
دیتے۔ وعدہ کے سچے اور بات کے پکے اور قلم کے دھنی ہیں۔ اپنے مالک کی مزاج

دانی کا جوہر آپ میں ہے وہ سب سے زیادہ لایق ستایش ہے آپ ایک پابند صوم وصلوٰۃ متشرع اور بے لوث حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۰۰)

ناظر یار جنگ بہادر (ڈاکٹر نواب ......) آپ مولوی نظام الدین حسن صاحب سابق رکن عدالت العالیہ سرکار عالی و ڈپٹی کمشنر صوبہ برار کے صاحبزادے ہیں۔ اور آپ کے دادا مولوی محمد حسن صاحب بھی سرکار عالی کی عدالت العالیہ کے رکن رہ کر وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے تھے۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب اُن وحید عصر حضرات میں تھے جن کے معاملات کی صفائی اصول کی پابندی اور احساس فرائض کی نظیر اب موجودہ زمانے میں بہت کم نظر آتی ہے ایسے بااُصول باپ کے سایۂ عاطفت میں اعلیٰ تعلیم کے رفیع ترین منازل طے کرنے کے بعد آپ کی دیانت داری اور فرض شناسی کے احساسات کی بدرجۂ غایت تکمیل ہوگئی ۔ ۱۲ امرداد ی بہشت ۱۲۹۱ف کو آپ اپنے آبائی وطن نیوتنی ضلع اناؤ میں پیدا ہوئے اور ابتدائی مکتبی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے بعد علی گڈھ تشریف لے گئے جہاں اپنی طالب العلمی کے کئی خوش گوار سال آپ نے گذارے اور ۱۹۰۴ء میں بی۔ اے کی ڈگری وہاں سے حاصل کرکے انگلستان تشریف لے گئے۔ اور کیمرج لندن اور ڈبلن میں رہکر ایم۔ اے ایل ایل۔ ڈی کی ممتاز ڈگریاں حاصل کیں۔ انگلستان سے واپس آکر لکھنؤ میں پراکٹس شروع کی اور تھوڑی ہی مدت میں کافی نام و نمود پیدا کرلیا۔ ۲۲ ہر دی ۱۳۲۵ف کو آپ بہ تعمیل فرمان خسروی ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور ناظم صدر عدالت صوبہ اورنگ آباد کے عہدہ پر مامور ہوئے۔ اسی حیثیت سے آپنے صوبہ میدک اور صوبہ گلبرگہ میں خدمات انجام دیں۔ اور نمایاں حسن کارگزاری کے صلہ میں نواب

ناظر یار جنگ بہادر کا خطاب بارگاہ خسروی سے حاصل کیا۔ ۱۲ ؍ بہمن ۱۳۲۵ف کو آپ متصرم رکن عدالت عالیہ کے منصب جلیلہ پر فائز کیئے گئے۔ ۶ ؍ آذر ۱۳۴۱ف کو آپ کا استقلال عمل میں آیا۔ اسوقت سے آپ رکنیت عدالت العالیہ کے اہم خدمات نہایت قابلیت سے انجام دے رہے ہیں۔ آپ حسن اخلاق اور ہمدردی کا مجسمہ ہیں۔ قومی خدمت کا شوق آپ کو ہمیشہ سے رہا ہے۔ جس سے آپ حیدرآباد کی جہتی زندگی کو بہت کچھ نفع پہنچا رہے ہیں۔ آپ ایک زبردست مقرر ہیں اکثر عام جلسوں میں اپنے فصیح و بلیغ خطبات سے لوگوں کو مستفیض فرماتے رہے ہیں۔ آپ صیغہ عدالت کے بڑے ماہر او رتجربہ کار حاکم ہیں۔ اہل مقدمات ہوں یا وکلاء ہر کسی سے نہایت اخلاق اور دلجوئی تشفی بخش و تسکین آمیز کلمات سے پیش آتے ہیں جس سے ہر ایک آپ کے حسن اخلاق کا مدّاح ہے۔ آپ کی معدلت پروری کی نظیر نہیں۔ حیدرآباد میں کوئی ایسا نہیں ہے جو آپ سے واقف نہ ہو۔ غرض آپ ان اعلیٰ خوبیوں کے حامل ہیں۔ جو ایک عدل گستر او منصف مزاج میں ہونی چاہیئے۔ آپ کا پتہ حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۴۰۱)

نثار یار جنگ بہادر نواب ...... آپ کا نام نثار احمد ہے۔ آپ سید قاسم علی صاحب مرحوم کے صاحبزادے ہیں۔ آپ اپنے آبائی وطن علی گڈھ محلہ بالائی قلعہ میں ۲۴ ؍ آبان ۱۲۹۲ف کو پیدا ہوئے اور وہیں تعلیم و ترتیب حاصل فرمائی۔ لیکن اس کی تکمیل کے قبل ہی آپکے والد کا سایہ عاطفت آپ کے سر سے اٹھ گیا اور آپ کو تعلیم ترک کر کے گھر سے باہر نکلنا پڑا۔ مختلف مقامات کے دورہ کے بعد آپ ۱۳۰۹ف میں حیدرآباد آکر علاقہ صرف خاص مبارک میں ملازم ہوگئے۔ جس سے

ترقی کرتے کرتے آپ میر منشی کوتوالی اور پھر صیغہ دار نظامت کوتوالی کے عہدہ تک پہنچے تھے کہ ملازمت سے استعفا دیکر گتہ داری کا کام شروع کر دیا۔ چار سال کے بعد پھر آپ نے علاقہ صرف خاص مبارک میں صیغہ داری انگریزی کی خدمت قبول کر لی لیکن سال بھر بعد اس سے بھی مستعفی ہو کر پھر گتہ داری کا کام شروع کر دیا ۱۲ اسفندار ۱۳۲۶ ف کو آپکو سر رشتہ داری کبنٹ کونسل کی جگہ ملی اور اب کی مرتبہ آپ نے یکسوئی کے ساتھ ملازمت کا تہیہ کر لیا تھا۔ چنانچہ اس عہدہ سے ترقی کر کے آپ دفتر صدارت عظمیٰ میں رجسٹرار اور بعد از آں مددگار ہو گئے ۱۳۳۱ ف میں آپ کا تبادلہ اوّل مددگاری معتمدی سیاسیات پر ہوا اور چھ ماہ بعد آپ مددگار معتمد مال کے عہدہ پر منتقل ہو گئے۔ آپ امتحان عہدہ داران مال میں بدرجہ اعلیٰ کامیاب مالی اور انتظامی امور میں کافی تجربہ اور مہارت رکھتے ہیں ۱۶ ماہ تیر ۱۳۳۲ ف کو آپ کو دوم تعلقداری ضلع رائچور کی خدمت پر مقرر کیا گیا۔ جس سے ترقی کر کے آپ ۲۶ ماہ تیر ۱۳۳۳ ف کو اوّل تعلقدار ضلع بید رہو گئے اور مختلف اضلاع میں اسی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ بتقریب سالگرہ حضرت اقدس و اعلیٰ ۱۳۴۶ ھ کو آپ خطاب مستطاب نواب نثار یار جنگ بہادر سے مفتخر و ممتاز ہوئے۔ آپنے اوّل تعلقداری ضلع اطراف بلدہ کی خدمت ایک عرصہ دراز تک انجام دیکر وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوشی حاصل فرمائی۔ آپ کو ادبی ذوق شروع ہی سے تھا۔ اور فکر سخن بھی فرماتے ہیں۔ آپ مزاج اور راحمدی تخلص فرماتے ہیں متعدد تصانیف آپ کی شایع ہو کر مقبول ہو چکی ہیں۔ جن میں ثمرۂ نیکی کا ڈرامہ خاص طور پر قابل ذکر ہے آپ نہایت خوش خلق اور ملنسار نواب ہیں آپ کا پتہ کاچی گوڑہ حیدر آباد دکن ہے۔

(۳۰۲)

نجف علیخاں صاحب

(آقا مرزا ....) آپ آقا مرزا محمد علی خاں شیر جنگ

نواب محمد نجم الدین خان صاحب جاگیر دار
خلف نواب دائم جنگ مرحوم
مددگار ناظم امور مذہبی سرکار عالی

۱۳۳۲ف

کے فرزند سومی مولوی مرزا موسیٰ خاں مرحوم کے پوتے ہیں۔ آپ ۱۸ فروردی کو پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم گھر پر قابل اساتذہ سے حاصل فرمائی۔ زاں بعد گورنمنٹ سٹی ہائی اسکول میں شریک ہوکر تعلیم حاصل فرمائی۔ من بعد نظام کالج میں شریک ہوئے اور وہاں کے بعد اعلیٰ تعلیم کی غرض سے ولایت تشریف لے گئے۔ لیڈس یونیورسٹی سے بی۔ اے کی سند نمایاں کامیابی کے ساتھ حاصل فرماکر حیدرآباد واپس ہوئے اور ۱۰ امرخورداد ۱۳۴۱ف کو بحیثیت پرسنل مددگار مدار المہام سیاسیات سرکار عالی سلک ملازمت میں داخل ہوئے۔ بعد ازآں یکم تیر ۱۳۴۵ف کو معتمدی امور دستوری کی مددگاری پر آپ کو ترقی ملی۔ اسوقت خدمت مددگار معتمدی امور دستوری پر فائز وکار گذار ہیں۔ آپ اپنے مفوضہ خدمات کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں۔ آپ نہایت مدبر صائب الرائے، ہمدرد بنی نوع انسان، صالح، خوش خلق، مردم شناس، متدین، وفاشعار ملک کے بہی خواہ مالک کے سچے جان نثار حاکم ہیں آپ کی خاندانی شرافت، ذاتی لیاقت وقابلیت کے مدنظر قوی توقع ہے کہ آپ ترقی کے اعلیٰ مدارج کو طے کرکے حکومت کے گرانقدر ذمہ دارانہ خدمات انجام دینے کا موقع پائینگے آپ کا پتہ خیریت آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۰۳)

نجم الدین خاں صاحب نواب محمد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

آپ نواب محمد امام الدین خاں دایم جنگ مرحوم کے اکلوتے فرزند، نواب محمد جمال الدین خاں صادق جنگ ثالث کے بھتیجے، نواب محمد منیر الدین خاں صادق جنگ ثانی کے پوتے حیدرآباد دکن کے قدیم اور بلند مرتبہ خاندان نار نولی کے معزز رکن ہیں۔ ۲۸ بہمن ۱۳۰۲ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ اپنے والد مرحوم کے زیر نگرانی قابل اساتذہ سے اردو، فارسی اور انگریزی

کی تحصیل کی آپ ابھی ۱۱ ہی سال کے تھے کہ آپکے والد کا سایہ آپکے سر سے اٹھ گیا۔ اپنے عم محترم نواب صادق جنگ مرحوم کے زیر نگرانی تحصیل علم کی۔ ذاتی قابلیت اور ذوق وشوق تعلیمی کی وجہ آپکا زمانہ تعلیمی نہایت خوشگوار گزرا ۱۰ ارخور داد ۱۳۲۶ف کو مددگار ناظم امور مذہبی کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور ۲۷ فرور دی سنہ ۱۳۴۰ف کو خدمت مددگاری صدر الہامی عدالت و امور مذہبی پر فائز ہوئے مگر آپکی تعیناتی معتمدی امور مذہبی پر بدستور قائم رہی ۲۳ سال سے آپ اپنے مفوضہ خدمات کو نہایت خوش اسلوبی، محنت، مشقت و دیانتداری اور بے لوثی سے انجام دے رہے ہیں آپ جملہ اعزاز و مناصب آبائی و جاگیرات موروثی سے مفتخر ہیں۔ آپکے حسن انتظام اور نگرانی نے جاگیرات کے انتظامی اور مالی امور میں جان ڈالدی۔ اپنی جاگیرات کی رعایا کی فلاح وبہبودی اور انکے لئے آرام و آسائش پہنچانا اپنا اولین فرض سمجھتے ہیں۔ بنی نوع انسانی کے ساتھ آپکو خاص ہمدردی ہے اور یہی آپکی بہترین صفت ہے۔ آپ نہ صرف صائب الرائے بلند ہمت عالی حوصلہ امیر ہیں بلکہ نہایت دور اندیش مدبر منتظم نہایت لایق، رحمدل، ملنسار ہمدرد، پابند صوم وصلوٰۃ، نیک نفس، خوش اعتقاد، متقی، پرہیزگار، علم دوست اور ہر دلعزیز نواب ہیں۔ سلطان ہند حضرت خواجہ اجمیری سے دلی عقیدت رکھتے ہیں سنہ ۱۳۵۶ھ میں زیارت حرمین الشریفین سے بھی مشرف ہو چکے ہیں۔ دیوڑھی دربار کی عزت حاصل ہے فیاض منزل حمایت نگر (حیدرگوڑہ) آپکی خاص دلچسپی کا نمونہ ہے۔ جہاں آپ قیام پذیر ہیں آپکے چاہتے فرزند نواب محمد فیاض الدین خانصاحب ہیں۔ جو اپنے والد ماجد کے زیر سایہ قابل اور لایق اساتذہ سے اردو، فارسی، عربی اور انگریزی کی تحصیل اعلیٰ پیمانہ پر کر رہے ہیں الولد سر لابیہ کے مصداق ہیں، رفتار وگفتار میں آپ اپنے باپ ہی باپ ہیں آپ کے چہرہ سے آثار امارت و متانت

وبردباری ہویدا ہیں فطرتاً نہایت ذہین وطباع واقع ہوئے ہیں آپ بزرگوں سے بعزت اور ہم عمروں سے بمحبت پیش آتے ہیں مثل اپنے والد ماجد کے غرور آپ میں نام کو نہیں ہر ایک سے بکشادہ پیشانی ملتے ہیں۔ الحاصل یہ کہ آپ ہر دلعزیز باپ کے ہر دلعزیز صاحبزادے ہیں۔ آپ کا پتہ فیاض منزل حیدرگوڑہ حیدرآباد دکن ہے

(۳۰۴)

نجیب الدین خاں بہادر نواب ۔۔ ۔۔۔ آپ نواب محمد حفیظ الدینخاں ظفر جنگ شمس الدولہ شمس الملک مرحوم کے فرزند چہارم اور امیر کبیر نواب محمد محی الدین خاں تیغ جنگ۔ شمس الامرا سر خورشید جاہ کے۔سی آئی۔ ئی مرحوم کے پوتے ہیں آپ ۱۳۰۳ھ میں پیدا ہوئے اپنے بڑے بھائی کی طرح آپنے بھی اپنے جدامجد نواب سر خورشید جاہ مرحوم کے زیر نگرانی تعلیم وتربیت حاصل فرمائی۔ آپ اردو و فارسی کے ایک بہترین ادیب ہیں اردو، فارسی میں شعر بے تکان کہتے ہیں۔ آپ کا شمار اردو فارسی کے شعراء نامی میں ہے آپکو صنعت وحرفت اور انجینیری کا بیحد شوق ہے آپ اپنے وقت کا حصہ انجینیرنگ ورکس، اور اسی قسم کے دوسرے کاموں میں صرف فرماتے ہیں آپ کا پتہ سرورنگر حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۰۵)

نذیر جنگ بہادر (نواب ۔۔۔۔۔۔۔) آپ کا نام مرزا نذیر بیگ ہے۔ آپ مرزا قادر بیگ مرحوم سابق اول تعلقدار سرکار عالی کے خلف اکبر ہیں۔ آپ بمقام میرٹھ غرہ رمضان المبارک ۱۲۸۴ھ کو پیدا ہوئے بعمر ہفت سالگی اپنے پھوپا نواب محسن الملک کے یہاں حیدرآباد تشریف لائے۔ تعلیم وتربیت نواب صاحب مرحوم کی خاص نگرانی

میں لائق اتالیق و ذی تعلیم معلم سے پائی اس زمانہ کے شرفا کے دستور کے بموجب آپنے مردانہ فنون خصوصاً بانک، بنوٹ، شہسواری، تفنگ اندازی نیزہ بازی وغیرہ میں بھی کمال حاصل فرمایا اور بغرض حصول تعلیم اعلیٰ علی گڑھ تشریف لیگئے۔ جہاں آپکو سرسید احمد خاں، مولوی سمیع اللہ خاں، مولانا شبلی، مولانا حالی اور اکثر و بیشتر بزرگوں کی صحبت کا شرف حاصل ہوتا رہا آپنے ایک قلیل مدت ہی میں اتنی ہردلعزیزی حاصل کی کہ کالج کے طلبا کی روح رواں بن گئے۔ کالج کرکٹ ٹیم جسکے آپ نائب کپتان تھے آپکے زمانہ میں شباب پر تھی اسکو آپکی ذات سے بہت بڑی تقویت پہنچی سب سے پہلے ۱۸۸۴ء یا ۱۸۸۵ء میں آپنے علی گڑھ میں مسٹر ایکمین کا تمغہ طلائی حاصل فرمایا آپ بعد انتقال اپنے والد ماجد کے حیدرآباد واپس ہوکر ۱۸۸۶ء میں نظام کالج میں داخل ہوئے اور اسی زمانہ میں آپکی شادی نواب میر محمود علی خان مرحوم کی صاحبزادی سے ہوئی ۲۴ ردے ۱۲۹۹ف کو آپ سلک ملازمت سرکار عالی میں بحیثیت مددگار معتمد مال (شاخ بوکلفنڈ) داخل ہوئے اور اس عہدہ پر ۱۳۱۲ف تک مامور کارگزار رہے اس عرصہ مدت میں اکثر اوقات آپ عملداری سرپور تانڈور اول تعلقداری بیدر نانڈیڑ و گلبرگہ و اورنگ آباد کے طویل المدت فرایض بھی انجام دیتے رہے، امرداد کو دوم تعلقداری ضلع عثمان آباد کی خدمت پر فائز ہوئے اور اسی حیثیت سے ضلع پربھنی پر بھی مامور و کارگذار رہے چنانچہ عہد میمنت مہد حضور پرنور میں بتاریخ ۱۲ر امرداد ۱۳۲۱ف علاقہ صرف خاص مبارک میں آپکی منتقلی عمل میں آئی جہاں آپ صدر محاسبی و نظامت محارج کے منصب جلیلہ پر ۲۷ر آبان ۱۳۲۱ف تک اپنے فرایض منصبی باحسن الوجوہ انجام دیتے رہے۔ بعد ازاں بفرمان خسروی آپکا تقرر صوبہ داری ورنگل پر عمل میں آیا اور ۱۲ر آذر ۱۳۲۵ف کو معتمدی فوج کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہوئے اس خدمت کے اہم فرایض کی انجام دہی کے ساتھ ہی ساتھ آپ حسب قاعدہ مجلس وزرا (کیبنٹ کونسل) کے فرایض بھی

انجام دیتے رہے۔ باب حکومت قایم ہونے پر ۱۶ مردے ۱۳۲۹ف کو آپ نے کیبنٹ کونسل کی ذمہ داریوں سے سبکدوشی حاصل فرمائی۔ زاں بعد محکمہ جات طبابت و علاج حیوانات آپ کے تفویض ہوئے اور ۱۳۳۵ف میں آپ نے وظیفہ حسن خدمت حاصل فرمایا۔ ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ کو آپ خطاب مستطاب نواب نذیر جنگ بہادر سے مفتخر و ممتاز ہوئے اور آپ کو ایک مدت سے رکن رکین اسٹاف شاہی کا شرف بھی حاصل رہا۔ اور آپ ایک دقیع خدمت کے فرائض اہم مواقع پر انجام دیتے رہے۔ اپنے مالک کی رضا جوئی اور وفاشعاری کے باعث آپ ہمیشہ مورد الطاف و عنایات رہے۔ آپ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد کے رفیق، جامعہ اسلامیہ علی گڑھ کی کورٹ کے رکن اور کئی ایک علمی و ادبی مجالس کے سرگرم معاون اور ایک زندہ دل نواب ہیں۔ چنانچہ آپ کی زندہ دلی کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ آپکے گھوڑے سالہا سال سے بمبئی، مدراس، پونہ، بنگلور، اوٹی اور حیدرآباد و سکندرآباد کے ریس میں شریک ہوتے رہے اور متعدد انعامی کپ حاصل کئے ہیں آپ کو شکار کا بھی بیحد شوق ہے۔ کرکٹ و ٹینس کے بھی آپ بہترین کھلاڑی ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ آپکو حضرت غفران مکان رح کے ساتھ ٹینس و نیزہ بازی میں شریک ہونے کی عزت حاصل ہوی۔ بلدہ میں کرکیٹ کے شوق کو آپ نے میجر مرزا آقا دربیگ صاحب کی معیت میں از سر نو زندہ فرمایا۔ آپ کی دوسری شادی نواب مرزا طفیل علی بیگ نادر جنگ مرحوم کی صاحبزادی سے ہوئی۔ آپ کو (۴) فرزند اور (۵) دختر ہیں۔ آپ کی (۵) صاحبزادیوں کے منجملہ ایک صاحبزادی کو حضور پر نور کے حبالۂ نکاح میں آنے کا افتخار حاصل ہوا۔ آپ کا پتہ سیف آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۰۶)

نذیر نواز جنگ بہادر (نواب.......) آپ نواب سلطان الملک بہادر

کے چوتھے صاحبزادے ہیں ۱۳۱۲ھ کی ولادت ہے۔ آپکی تعلیم اپنے حقیقی بھائی
نواب فرید نواز جنگ بہادر کے بجنسہٖ ہم معیار رہی۔ قانونی امتحان میں کامیاب ہیں
آپ کے علمی و تاریخی معلومات اور اس خصوص میں مباحثہ آپ کی اعلیٰ قابلیت کا
ثبوت ہے۔ وسیع المطالعہ ہیں انشاء میں دسترس رکھتے ہیں۔ مسائل پر رائے زنی
اور رائے میں حسن و منی خدا داد جوہر ہے۔ امیرانہ شان اور وجاہت میں اپنے
جدّ نامدار کے متبع ہیں امیری اور انسانیت سیر چشمی اعلیٰ اخلاق خاموش احسان
یہ سب پیدائشی محاسن ہیں۔ قوت فیصلہ اور بلند نظری اس قابل ہو کہ اعلیٰ ذمہ داری
آپ کے لئے ارزاں ہو جائے۔ تلاوت قرآن صوم و صلوٰۃ آپ کا روز مرہ ہے فقراء
اور صالحین سے ربط ضبط رکھتے ہیں۔ تلاش و تحقیق کے خوگر ہیں۔ بلاد ہند و عرب
اور ممالک یورپ کا طویل سفر فرمایا ہے آپ حج بیت اللہ سے دوبار مشرف
ہو چکے ہیں جو ازلی سعادت کا ثبوت ہے۔ آپ نے ایک سفر نامہ لکھا ہے معلومات
و مشاہدات پر جس جولانی سے خامہ فرسائی کی ہے۔ قابل قدر و لایق دید ہے ۱۳۲۵ھ میں
خطاب سے سرفراز ہوئے۔ آپ کی بھی شادی نواب فرید نواز جنگ بہادر کے ساتھ ہی
حضرت غفراں مکاںؒ کی تیسری صاحبزادی علیا جنابہ حضرت داؤد النساء بیگم صاحبہ
کے ساتھ ہوئی۔ جن کے بطن سے آپ کو دو صاحبزادیاں اور چار صاحبزادے ہیں
آپ کے صاحبزادوں کے نام یہ ہیں (۱) نواب محمد رشید الدین خان المخاطب رشید
نواز جنگ بہادر (۲) نواب محمد حبیب الدین خان بہادر (۳) نواب محمد فضل الدین خان
فضل یار جنگ بہادر (۴) نواب محمد مجیب الدین خاں مجیب یار جنگ بہادر آپ کے
بڑے صاحبزادے پسندیدہ اوصاف اور وجیہ الشمایل ہیں ناصیہ سے آثار بزرگی
و اقبال ظاہر ہیں۔ باوجود کمسنی کے سینئر کیمبرج کامیاب کر کے عثمانیہ یونیورسٹی سے
بی۔ اے کی ڈگری حاصل کئے ہیں۔ اعلیٰحضرت قدر قدرت بندگان عالی نے آپ

(نواب رشید نواز جنگ بہادر) کو مراحم خسروانہ آپ کی آبائی مورچل کی خدمت عطا فرمائی ہے ونیز اسی طرح نواب نذیر نواز جنگ بہادر کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں پر خاص شفقت شاہانہ سے عزت افزائی فرماتے رہتے ہیں اپنی اولاد کی تعلیم پر ممدوح زیر تذکرہ نے اپنے عقل و مال کو ایک نصب العین کی طرح کام میں لایا ہے جو آسان چیز نہیں ہے آپ مدبر روشن خیال اور ہر دلعزیز امیر ابن امیر ہیں اعلیٰ طبقوں میں آپ کی عزت و مدارات کا درجہ نہایت ممتاز ہے۔ آپ کا پتہ بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۰۷)

نظام الدین حیدر صاحب (مولوی ....) آپ کاکوری ضلع لکھنو کے ایک ممتاز خاندان کے رکن ہیں اور وطن ہی میں پیدا ہو کر پرورش و تربیت پائی۔ تعلیمی مدارج سے فراغت پاکر آپ نے فن زراعت و فلاحت کا ذوق ظاہر کیا اور اگریکلچر کالج پوسہ میں تعلیم پاکر سند حاصل کی اور سرکار انگریزی کے محکمۂ زراعت میں ملازم ہوگئے سرکار عالی کو جب آپ کی قابلیت و مہارت فن کا علم ہوا تو آپ کی خدمات سرکار انگریزی سے مستعار لی گئیں اور ۱۳۳۳ف میں بطور نائب ناظم زراعت سمت تلنگانہ آپ کا تقرر ہوا۔ اس منصب کی خدمات آپ نے اس خوبی اور قابلیت سے انجام دیں کہ ۱۳۳۹ف میں مولوی مظہر حسین صاحب ناظم زراعت کے ناظم سررشتہ شمار و اعداد مقرر ہونے پر ان کی جانشینی کے لئے آپ ہی کا انتخاب عمل میں آیا اور اسوقت سے آپ اس منصب اعلیٰ کے فرائض نہایت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیرہے ہیں۔ آپ نہایت ہی خلیق، ملنسار اور نیک طینت واقع ہوئے ہیں۔ آپ نے بہت ہی مرنجان مرنج طبیعت پائی ہے جس کی وجہ سے آپ حاکم و محکوم سب کی نظر میں ہردلعزیز ہیں۔ آپ کا پتہ کاچی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

نظامت جنگ بہادر (نواب سر .....) آپ کا اصلی نام نظام الدین احمد ہے۔ آپ نواب شیخ احمد حسین خان رفعت یار جنگ اوّل مرحوم کے صاحبزادے ہیں ۱۲۸۱ھ میں اپنے وطن حیدرآباد دکن میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار کے زیرِ نگرانی گھر ہی پر حاصل فرمائی۔ بعد ازاں آپ نے مدرسۂ اعزہ سے مدراس یونیورسٹی کے میٹریکولیشن کا امتحان پاس کیا اور نظام کالج میں بی۔ اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد سرکاری وظیفہ پر انگلستان تشریف لے گئے۔ جہاں سے کیمبرج یونیورسٹی کی بی۔ اے اور ایل ایل بی کی ڈگریاں قلیل عرصہ میں حاصل کرلیں اور بیرسٹری کی سند کے لئے تین سال تک وہیں قیام پذیر رہے۔ ان تمام مدارج تعلیم کے طے کرنے کے بعد آپ نے انگلستان ہی میں ایک نامور بیرسٹر کے چیمبر میں عملی کام سیکھا۔ اور وطن واپس آنے پر کچھ دنوں تک مدراس ہائی کورٹ میں ضابطہ عدالت کا عملی تجربہ حاصل کیا۔ لیکن وہاں پریکٹس کرتے آپ کو تھوڑی ہی مدت ہوئی تھی کہ بہ تعمیل فرمان خسروی حیدرآباد دکن واپس آکر سرکارِ عالی کی سلک ملازمت میں داخل ہونا پڑا۔ اور سب سے پہلا تقرر آپ کا ۱۳۰۶ھ میں بطور ناظم عدالت ضلع پربھنی کے ہوا جس سے ترقی کرتے کرتے آپ ناظم اوّل عدالت فوجداری بلدہ اور پھر کنیت عدالت العالیہ کے منصب پر پہنچے اور ۱۳۱۹ھ میں آپ معتمد عدالت و امور عامہ اور ۱۳۲۵ھ میں میر مجلس عدالت العالیہ ہوگئے۔ دو سال بعد آپ پھر معتمدی پر منتقل ہوئے اور اب کی مرتبہ سررشتہ سیاسیات آپ کے سپرد ہوا جس میں دو سال کام کرنے کے بعد ۱۳۲۹ھ میں آپ صدر المہام سیاسیات ہوگئے۔ اور اسی منصب سے آپ ۱۳۴۰ھ میں وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے۔ اپنے زمانۂ ملازمت میں آپ نے اپنی اصابتِ رائے

اور معاملہ فہمی کا بارہا نمایاں ثبوت دیا اور پیچیدہ و دقیق مسائل میں آپ کا مشورہ خاص کر قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا آپ نے اپنا علمی اور ادبی ذوق ابتک برابر جاری رکھا ہے آپ کی انگریزی نظموں کا مجموعہ انگلستان میں شایع ہو کر مقبول خاص و عام ہوا حضور پر نور کی بعض نظموں کا بھی آپ نے انگریزی نظم میں نہایت ہی پسندیدہ ترجمہ کیا ہے بتقریب جشن جوبلی چہل سالہ ۱۳۲۳ھ میں پیشگاہ حضرت غفران مکانؒ سے آپ خطاب مستطاب نواب "نظامت جنگ بہادر" سے مفتخر و ممتاز ہوئے۔ ملکہ معظمہ کوئن وکٹوریہ قیصرہ ہند کی یادگار میں ایک یتیم خانہ موسوم بہ وکٹوریہ آرفنج کے قیام کی تجویز ہوئی تو آپ نے اس کو کامیاب بنانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ فرمایا۔ مجلس انتظامی کے اعزازی معتمد کی حیثیت سے آپ نے یتیم خانہ کے لئے گراں قدر خدمات انجام دیئے ۱۹۰۵ء میں جب یتیم خانہ کا افتتاح ہوا تو رسم افتتاح کے موقع پر مجلس انتظامی کے صدر نشین سر ڈیوڈ بار (رزیڈنٹ آنوقت) نے اپنی تقریر میں آپ کے گرانمایہ خدمات کا اعتراف نہایت شاندار الفاظ میں فرمایا۔ ۱۳۲۳ف میں جب مجلس آرائش بلدہ و تزئین بلدہ (سٹی امپرومنٹ بورڈ) کا انعقاد عمل میں آیا تو آپ اس کے اعزازی معتمد مقرر ہوئے۔ آپ کے ادبی ذوق اور اصابت رائے کا اعتراف نواب عماد الملک مرحوم اور نواب سر علی امام (مؤید الملک) مرحوم کو تھا چنانچہ ادبی ذوق و شوق کی بدولت آپ جامعہ عثمانیہ کے شعبہ فنون کے ممبر بھی رہ چکے ہیں اور ۱۳۳۴ف کے پہلے کانووکیشن کے موقع پر انعامات بھی تقسیم فرمائے۔ آپ کو سرکار عظمت مدار کی جانب سے بصلہ حسن کارگذاری و اعلیٰ قابلیت ۱۹۱۹ء میں او۔ بی۔ ئی ۱۹۲۴ء میں سی آئی۔ ئی اور ۱۹۳۴ء میں نائٹہڈ کے خطابات سے سرفراز ہوئے آپ نہایت تنہائی پسند اور علمی و ادبی ذوق و شوق رکھنے والے نواب ہیں۔ حج بیت اللہ الحرام اور زیارات مقامات مقدسہ سے مشرف ہو چکے ہیں۔ دیار حبیب (مدینہ منورہ) کے باشندوں کے ساتھ آپ کا حسن سلوک ہر مسلمان کیلئے قابل

تقلید اور لایق ستایش ہے۔ آپ حیدرآباد کے ان حکام سے ہیں جن سے ملک کی بہی خواہی اور مالک کی جاں نثاری کی جس قدر بھی توقع کی جائے کم ہے۔ ملک اور اہل ملک کی خدمت گزاری آپ کا آبائی شعار ہے حسن خلق زبان زد خاص و عام ہے۔ آپ کا پتہ نارائن گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۰۹)

نند لعل صاحب (راجہ . . . . .) آپ راجہ موہن لعل آنجہانی کے فرزند دوم، راجہ نند لعل آنجہانی کے پوتے اور راجہ ترمک لعل صاحب بی۔ اے سابق شریک معتمد مجلس جاگیرداران سرکار آصفیہ کے چھوٹے بھائی ہیں۔ آپ ۱۳ ۱۹ء میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد کے زیرنگرانی اچھی تعلیم حاصل کی۔ اولاً گورنمنٹ سٹی کالج میں شریک ہوکر ہائی اسکول لیونگ سرٹیفکٹ کا امتحان کامیاب کیا۔ زاں بعد عثمانیہ یونیورسٹی کالج میں شریک ہوئے جہاں سے بی۔ یس سی کے امتحان میں کامیابی حاصل فرمائی۔ آپ اردو فارسی انگریزی وغیرہ میں اچھی دستگاہ رکھتے ہیں نوعمر اور خوش خلق راجہ ہیں آپ کا پتہ نند باغ آصف نگر حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۱۰)

نندی صاحبہ (مس یم۔ جے۔ . . . .) آپ ۲۵ رڈسمبر ۱۹۰۵ء کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئیں۔ امتحان یم۔ اے آنرس میں کامیاب اور لندن کے ٹیچرز ڈپلوما کی حامل ہیں۔ ۹ ربہمن ۱۳۳۲ف کو بحیثیت مددگار پرنسپل محبوبیہ گرلس اسکول سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوکر اپنے مفوضہ خدمات کو نہایت خوش اسلوبی اور محنت و مستعدی سے انجام دیکر باعث خوشنودی حکام بالادست

ہوئیں۔ آپ کی اچھی کارگذاریوں کی وجہ آپ کو صدر مہتممہ تعلیمات نسواں بلدہ کی خدمت پر ۲۲ مردے ۱۳۴۶ف کو ترقی ملی۔ اسوقت آپ صدر مہتممہ تعلیمات نسواں بلدہ ہیں۔ آپ اپنے مفوضہ خدمات کو نہایت عمدگی سے انجام دیرہی ہیں امید ہے کہ آپ کی صدارت میں نسوانی تعلیم اس سے زیادہ ترقی کرے اور حیدرآباد کی پبلک میں عام طور پر اپنی لڑکیوں کو تعلیم دلانیکا ذوق پیدا ہو۔ آپ نہایت خوش خلق، فرض شناس حاکمہ ہیں۔ سوسائٹی میں آپ کو بڑی وقعت و عزت ہے آپ کا پتہ جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۱۱)

نورالحسین خان بہادر (نواب سید۔۔۔۔) آپ نواب قادر الملک مرحوم و مغفور ناظم تقسیم محلات مبارک کے اکلوتے فرزند اور بلدہ کے مشہور و معزز خاندان کے رکن ہیں۔ آپ ۱۳۰۳ھ میں بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ آپ کے پیدا ہونے پر حضرت غفران مکاںؒ نے جڑاوی ہنسلی اور کڑوں سے سرفراز فرمایا اور صغرسنی ہی میں مناصب نظم جمعیت صرف خاص و دیوانی وغیرہ سے بھی سرفراز فرمایا آپ کی تسمیہ خوانی کے موقع پر حضرت غفران مکاںؒ بنفس نفیس ایک ہفتہ آپکی دیوڑہی واقع کوٹلہ عالیجاہ میں مہمان رہے اور اس موقع پر بھی آپ کو سرپیچ و ہار وغیرہ سے بھی سرفراز فرمایا جاکر خدمت بخشی نظم جمعیت و دو صد جوانان صرفخاص مبارک و علم سے ممتاز و مفتخر فرمایا گیا اور جشن سالگرہ کے موقع پر خطاب خانی سے بھی سرفراز ہوئے۔ آپ کو بلدہ کے مشہور علماء سے تلمذ حاصل رہا۔ جن میں قابل ذکر مولانا شمسی صاحب و مولانا سید نورالضیاءالدین المخاطب بہ نواب ضیاء یار جنگ بہادر سابق رکن ہائی کورٹ وغیرہ ہیں۔ آپنے عنفوان شباب ہی میں علوم

معقول منقول و تفسیر و حدیث و فقہ میں کامل استطاعت حاصل کرلی اور پھر امتحان جوڈیشیل کو بدرجۂ اعلیٰ کامیاب فرمایا۔

۱۷ امر فروردی ۱۳۳۲ف کو ذریعہ فرمان مبارک منصفی درجۂ اوّل پر آپ کا تقرر عمل میں لایا گیا اور بلدہ و مختلف اضلاع میں بحیثیت زائد مددگار معتمد عدالت العالیہ نظامت دیوانی بلدہ و مددگار معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ و منصفی و نظامت ضلع و زائد نظامت صوبہ آپ کارگذار رہے۔ اسوقت آپ کی موزونیت کا اعتبار کرتے بفرمان اقدس و اعلیٰ خدمت نظامت دار القضاء پر آپ کو مقرر فرمایا جاکر بہ احکام سرکار سیشن ججی کا انتہائی گریڈ چودہ سو روپیہ کا عطا فرمایا گیا۔ آپ اپنے فرایض کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیرہے ہے عدالتی امور کے مالۂ و ماعلیہ سے بخوبی واقف ہیں۔ آپ کے فیصلہ جات کا مرافعہ بہت کم نمبر پر آتا ہے کیونکہ آپ کا ہر فیصلہ از روئے قانون نہایت مدلل اور مبنی بر انصاف ہوتا ہے آپ ایک جید عالم، بے لوث، عالی دماغ، روشن خیال اور تجربہ کار حاکم ہیں۔ آپ کی شادی شریعت پناہ بلدہ میر حیدر علی صاحب مرحوم سابق ناظم دار القضاء کی صاحبزادی سے عمل میں آئی۔ آپ کی شادی کے موقع پر حضرت غفران مکانؒ نے اپنے دست مبارک سے آپ کو سہرا باندھا۔ آپ کا پتہ کوٹلہ عالیجاہ حیدرآباد دکن ہے۔

کوثر ریسٹورنٹ

موقوعہ قریب پل افضل گنج میں

نفیس و لذیذ چائے، کیک، پیسٹری، لقمی، کباب، شکمپور، بریانی، خشکہ، روٹی، صرف و قیمہ
انگریزی بنگالی سالن اور کھانے ہر وقت تیار رہتے ہیں اور اس میں پاکیزگی و صفائی کا خاص خیال

المشتہر

(اہتمام ی)

منیجر کوثر ریسٹورنٹ

قریب پل افضل گنج حیدرآباد دکن

ضروریات زندگی میں

جوتے کو بڑی اہمیت حاصل ہے

اس لئے

اگر آپ اس بات کے متمنی ہوں کہ جوتے نہ صرف خوبصورت اور پائدار ہوں بلکہ

قیمت بھی نسبتاً کم ہو!

ہمایوں برادرز سو

جو

مشین سے بنائے جاتے ہیں جو بے حد خوبصورت
ارزاں اور پائیدار بھی ہے خرید فرماکر
روپیہ کا پورا معاوضہ حاصل فرمائیں

نصیر الدین معین الدین شو مرچنٹس پتھر گٹی

حیدرآباد دکن

و

اگر آپکے نام کا سر حرف (و) ہو اور اس لسٹ میں آپ کا نام نہ ہو تو آپ
اس کے دوسرے حصہ میں جو زیر ترتیب ہے بلا معاوضہ اپنی لائف درج
کرواسکتے ہیں بشرطیکہ آپ جاگیردار، حاکم، ڈاکٹر، حکیم، وکیل یا شاعر ہوں
(تفصیلات کے لئے مخاطب فرمایئے)
دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری
اندرون دروازہ چادر گھاٹ حیدرآباد دکن

واجد حسین خاں صاحب (نواب میر ....) آپ نواب میر مراد حسین خان صف شکن جنگ مرحوم کے خلف اکبر اور نواب میر غلام حسین خاں صف افگن جنگ سلطان نواز الدولہ سلطان نواز الملک مرحوم نواب تاڑبن کے پوترے ہیں۔ آپکی ولادت ۸ / اردی بہشت ۱۳۰۳ف کو ہوئی آپ نے ابتدائی تعلیم مدرسہ عالیہ میں حاصل فرمائی۔ اردو، فارسی اور انگریزی ادب میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں، قانون اور مال کے امتحانات میں کامیاب ہیں۔ آپ ۱۲۔ اردی بہشت ۱۳۲۵ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ یکم امرداد ۱۳۴۰ف کو گیورائی، ازاں بعد نرل پر آپ کا تبادلہ ہوا۔ اس وقت آپ نلگنڈہ کے منصف ہیں۔ سال گزشتہ آپ زیارات عتبات عالیات سے مشرف ہو چکے ہیں بسال ۱۳۵۰ف میں حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے۔ نہایت خوش خلق، ملنسار، ہمدرد، متدین، متقی، علم دوست اور اعلیٰ تعلیم یافتہ نواب ہیں۔ باوجود امارت غرور آپ میں نام کو نہیں۔ ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ آپ کی پہلی شادی نہایت تزک واحتشام کے ساتھ مولوی محمد رضا صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو تین صاحبزادے

(۱) نواب میر جواد حسین خاں (۲) نواب میر سکندر حسین خاں اور (۳) نواب میر سلطان حسین خاں ہیں اور آپ کی دوسری شادی حکیم سید شمشاد حسین صاحب مرحوم کی صاحبزادی سے ہوی جن کے بطن سے آپ کو دو صاحبزادے (۱) نواب میر امجد حسین خاں اور (۲) نواب میر عابد حسین خاں اور ایک صاحبزادی ہے۔

آپ کا پتہ، جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۱۳)

وحیدالدین خاں بہادر (نواب محمد ....) آپ نواب محمد حفیظ الدین خاں ظفر جنگ، شمس الدولہ، شمس الملک مرحوم کے فرزند سوم اور امیر کبیر نواب محمد محی الدین خاں تیغ جنگ شمس الامراء سر خورشید جاہ کے۔ سی۔ آئی۔ ای مرحوم کے پوترے ہیں۔ آپ اردو، فارسی، عربی اور انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں۔ اور ایک بہترین آرٹسٹ بھی ہیں۔ آپ کی لیاقت وقابلیت کی وجہ خاندان بھر میں آپ کو بڑی وقعت حاصل ہے۔ حیدرآباد میں آپ کی ایک مشہور و معروف ہستی ہے۔ آپ نے قریب قریب تمام ہندوستان کی سیر و سیاحت کرکے اپنے معلومات میں اضافہ فرمایا ہے۔ آپ کو پینٹنگ اور باغبانی کا خاص شوق ہے۔

آپ کا پتہ:۔ شاہ گنج حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۱۴)

وجیا آبا راؤ صاحب (راجہ ....) آپ سمستان پالونچہ کے والی ہیں اس وقت آپ کی عمر (۳۷) سال کی ہے۔ آپ اردو، تلنگی اور انگریزی سے بخوبی واقف ہیں۔ انتظامی مادّہ آپ میں بدرجۂ اتم موجود ہے۔ آپ اپنے سمستان کے
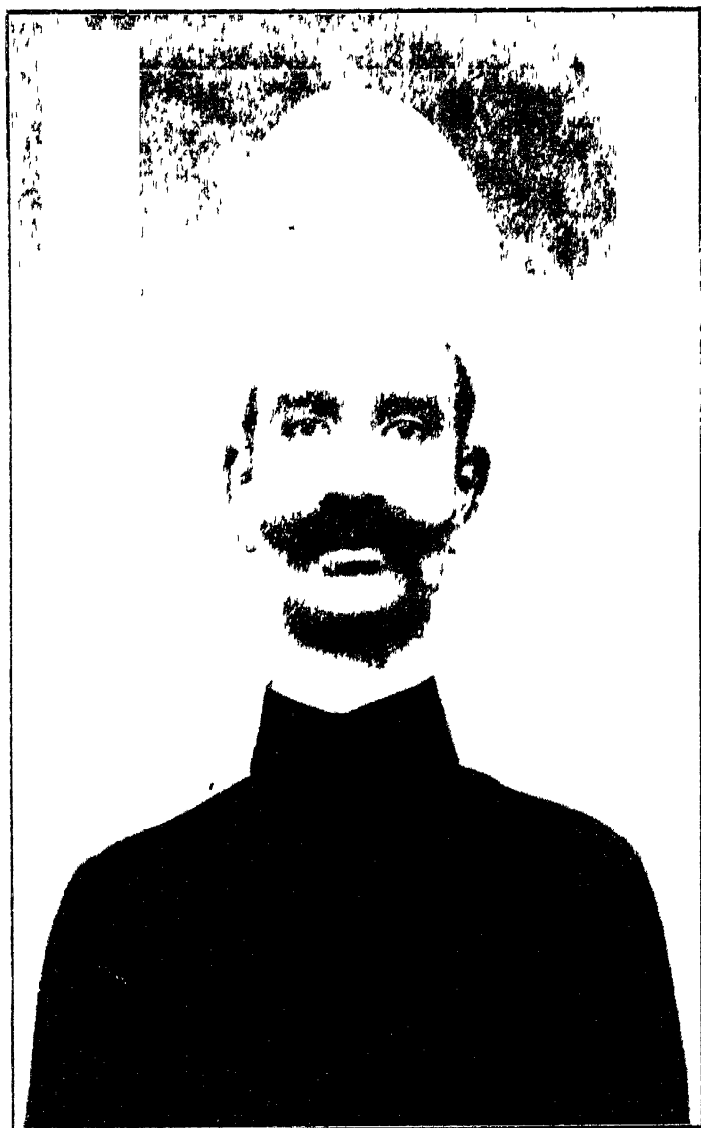
راجہ وجیا اما راؤ صاحب
والی سمستان پالونچہ

راجہ پرتاپ اپا راؤ صاحب فرزند راجہ وجیا اپا راؤ صاحب
والی سمستان پالونچہ

کاروبار کو باحسن الوجوہ انجام دیتے ہیں۔ آپ کو ایک فرزند اور ایک دختر ہے۔
آپ کے فرزند کا نام راجہ پرتاپ ابا راؤ ہے جو اس وقت ۱۷ سال کی عمر رکھتے اور جاگیردار کالج میں زیر تعلیم ہیں آپ کے سمستان کو شعبۂ عدالت کے لحاظ سے ضلع کے اختیارات بھی حاصل ہیں اور مثل ملک سرکار عالی کے یہ سمستان بھی اپنی تنظیم و تشکیل میں دفاتر عدالت، مال، لوکلفنڈ، محبس، کوتوالی، جنگلات، تعلیمات، طبابت و تعمیرات پر مشتمل ہے۔ آپ کے سمستان کا کل رقبہ تقریباً (۱۶۰۰) ہے اور سی لیول (۳۰۰) یا (۳۵۰) فٹ کے درمیان ہی مقامات مشہورہ پالونچہ و ایشوراؤپیٹھ سے قریب ہی ملوخرڈ میں بمقام بھدراچل سری رامچندر جی کا میلہ بھرتا ہے۔ اس موقع پر ہزاروں زائرین دیگر ممالک و دور دراز مقامات سے بھی آیا کرتے ہیں ذرائع آب پاشی میں تالاب تلی پاک مشہور ہے۔ یہاں سرکار عالی کی جانب سے کمھ تا ایشوراؤپیٹھ یلندو تا یورگم پہاڑ پختہ سڑکیں تعمیر ہوی ہیں۔ ان نو تعمیر شدہ سڑکوں پر موٹر بس بھی جاری کردی گئی ہے۔ پالونچہ سے پانچ میل کے فاصلہ پر ریلوے اسٹیشن بھدراچلم روڈ کے نام سے موسوم اور قایم ہے جسکی وجہ آمد و رفت میں بہت بڑی سہولت پیدا ہوگئی ہے راجہ وجیا ابا راؤ کسوائی ایشوراؤ صاحب نہایت مدبر، سیاس، صاحب فہم و فراست، حلیم الطبع، غربا پرور اور شرفا شناس واقع ہوئے ہیں۔ آپ کی سادہ مزاجی سے مملکت دکن کا ہر کہ و مہ اچھی طرح واقف ہے۔
آپ کا پتہ، بیگم پیٹھ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۱۵)

وزارت حسین خاں صاحب (نواب میر ۔۔۔۔۔۔۔۔) آپ نواب میر شجاعت حسین خاں، شہنواز خاں فتح یار جنگ، سہام الدولہ، شجاع الملک مرحوم کے فرزند

نواب مذ اسد علیخان نظام یار جنگ نظام یار الدولہ حسام الملک خان خاناں مرحوم کے پوترے نواب میر سرفراز حسین خان صفدر جنگ مشیر الدولہ فخر الملک مرحوم کے نواسے اور نواب میر کمال الدین حسین خان کمال یار جنگ بہادر کے بھتیجے ہیں۔ آپ بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ ابتداء سے آپ کی تعلیم و تربیت امراء زادگان کیطرح نہایت اعلیٰ پیمانہ پر ہوئی۔ اردو، فارسی اور انگریزی میں لائق ہیں، نظامت نظم جمعیت میں سرکاری خدمت انجام دے رہے ہیں۔ نہایت خوش خلق اور ملنسار نواب ہیں باوجود امارت تمکنت آپ میں نام کو نہیں۔ ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ آپ کا پتہ :- امیر پیٹھ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۱۶)

وزارت علیخاں صاحب (نواب میر.........) آپ الحاج نواب میر حیدر علیخاں صاحب کے فرزند چہارم نواب میر عباس علیخاں مرحوم کے پوترے اور نواب میر اقبال علیخاں صاحب رکن و خازن مجلس جاگیرداران سرکار آصفیہ کے تیسرے چھوٹے بھائی ہیں۔ آپ ۲۱۔ ستمبر ۱۹۰۸ء کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم مدرسۂ اعزہ میں پائی اور اسکول فائینل میں کامیاب ہوئے۔ انگریزی کے سبجکٹ میں سارے حیدرآباد میں اوّل آئے۔ ازاں بعد نظام کالج میں شریک ہوئے۔ اس کالج سے آپ نے بی۔ اے کا امتحان کامیاب کرکے اعلیٰ تعلیم کے لئے عازم انگلستان ہوئے اور وہاں کی یونیورسٹی سے بی۔ اے آنرز کا امتحان کامیاب فرمایا۔ ازاں بعد کالج آف ٹکنالوجی مینچسٹر میں میکانیکل انجینیرنگ کی عملی تعلیم حاصل فرمائی اور ایک قابل مذ میکانیکل انجینیر بنکر اپنے وطن واپس ہوئے۔ آپ پہلے جاگیردار زادہ ہیں جنھوں نے میکانیکل کی اعلیٰ ڈگری حاصل فرمائی اور پہلے ہندوستانی ہیں، جو

ایسی اعلیٰ قابلیت میکانیکل انجنیئرینگ کالج آف ٹکنالوجی سے حاصل کی اور پھاٹک پرائز
اور بی ایس سی آنرز کی ڈگری لی۔ ۲۱۔ جون ۱۹۳۴ء کو آپ افسر میکانیکل ڈپارٹمنٹ
نظام ریلوے کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ اور یکم
اکٹوبر ۱۹۳۶ء کو اسسٹنٹ روڈ ٹرانسپورٹ سپرنٹنڈنگ انجنیر کی خدمت پر فائز ہوئے
اس وقت اسی خدمت پر فائز و کارگزار ہیں۔ آپ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ، ماہر فن، خجستہ
خصلت اور مستعد نواب ہیں۔

آپ کا پتہ :۔ "حیدر منزل" سلطان پورہ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۱۷)

وزارت علیخاں صاحب (نواب میر ....) آپ نواب میر حسن علیخاں
مجاہد جنگ مرحوم کے فرزند اصغر، نواب میر نادر علیخاں مرحوم کے پوتے ہیں ۱۹۱۴ء
میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے برادر بزرگ نواب میر یسین علیخاں صاحب کے ساتھ
اولاً خانگی طور پر اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی۔ زاں بعد جاگیردار کالج میں شریک
ہو کر میٹرک تک تعلیم حاصل فرمائی اور اب علی گڈھ میں زیر تعلیم ہیں۔ آپ اپنے بھائی
کی طرح لائق، ہونہار، متین، سنجیدہ مزاج، حلیم الطبع اور بردبار نوجوان ہیں۔ ٹینس
اور مردانہ کھیلوں کا ذوق رکھتے ہیں۔ آپکا پتہ چلال کوچہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۱۸)

وِنایک راؤ نیمونت صاحب (راجہ ....) آپ راجہ جنار دہن راؤ
متبنٰی راجہ کیشو راؤ آں جہانی کے فرزند دوم اور راجہ سرینواس راؤ نیمونت صاحب
کے بھائی ہیں ۱۳۰۳ف میں تولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے سٹی کالج میں حاصل

فرمائی اردو، فارسی اور انگریزی وغیرہ میں آپ اچھی قابلیت رکھتے ہیں۔ آپ کے جاگیرات ضلع اورنگ آباد و علاقہ برار میں ہیں۔

آپ نہایت خوش خلق، ملنسار، ہمدرد، رحمدل، غریب پرور، نیک سیرت، نجستہ خصلت اور بہی خواہ ملک و مالک راجہ ہیں۔ آپ کے جاگیرات کا سالانہ محاصل عہ ۔۔۔ بیس ہزار روپیہ ہے، ان جاگیرات پر آپ اور آپ کے بھائی قابض و متصرف ہیں۔

آپ کا پتہ :۔ کمان شیر گل، حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۱۹)

ولی حسن صاحب (مولوی محمد ....) آپ نواب محمد تقی حسن خاں، تقی یار جنگ مرحوم سابق اول تعلقدار ضلع نلگنڈہ (جو بعد میں اول تعلقداری ضلع اطراف بلدہ نظامت عطیات کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہوئے اور جن کا انتقال ۱۳۳۷ف میں ہوا) کے فرزند اور مولوی عبدالباقی خاں صاحب صوبہ دار (ہمشیرزادہ نواب یار جنگ مرحوم صوبہ دار) کے نبیرہ اور رئیس خاندان کاکوری کے ایک معزز و ممتاز رکن ہیں۔

آپ بتاریخ ۱۰۔مہر ۱۳۰۳ف تولد ہوئے، اردو، فارسی اور انگریزی سیاق و سباق سے ماہر، مالی امور سے بخوبی واقف ہیں۔ ابتداءً آپ بحیثیت منصرم تحصیلدار ۱۸۔امرداد ۱۳۲۸ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے اور تعلقہ حدگاؤں پر آپ کی تعیناتی عمل میں آئی۔ اس کے بعد آپ نے اسی حیثیت سے دیگلور، بیدر، اورنگ آباد، انبڑ، بھوکردن اور جالنہ پر یکے بعد دیگرے کام انجام دیا۔ اور ۱۹۔آذر ۱۳۴۲ف کو منصرم دوم تعلقدار ڈویژن بڑ اور ۱۲۔اردی بہشت ۱۳۴۲ف کو دوم تعلقدار ڈویژن ہیڈ زیر ٹریننگ۔ ۲۳۔آذر ۱۳۴۳ف

کو دوم تعلقدار ڈویژن مومن آباد - ۸ شہریور ۱۳۴۳ف کو اول تعلقداری ضلع بیڑ کی
منصرمانہ خدمت پر فائز اور یکم آذر ۱۳۴۴ف کو اپنی اصلی خدمت دوم تعلقداری
ڈویژن مومن آباد پر واپس ہوئے - ۲۶ تیر ۱۳۴۴ف کو پھر منصرم اول تعلقدار ضلع
بیڑ ہوکر ۳ شہریور ۱۳۴۴ف کو پھر اپنی اصلی خدمت دوم تعلقداری ڈویژن مومن آباد
پر واپس ہوئے - اور ۱۶ مہر ۱۳۴۵ف کو اس خدمت پر آپ کا استقلال عمل میں
آیا اور ذریعہ حکمنامۂ مالگزاری نشان (۴) مورخہ ۸ آذر ۱۳۴۷ف بتحفظ حق عود
آپ علاقہ صرف خاص مبارک ڈویژن شرقی پر منتقل ہوے اور آغاز ۱۳۴۸ف کو
حسب فرمان خداوندی خدمت اول تعلقداری ضلع اطراف بلدہ پر فائز ہوئے -
اسوقت اسی خدمت پر فائز اور اپنے فرائض منصبی باحسن الوجوہ انجام دے رہے ہیں
اس دوران ملازمت میں آپ نے ملک کے جو خدمات انجام دیں اور اپنے
تحت کے متعلقہ سررشتہ میں مفید اصلاحیں روبعمل لائیں ان سے پبلک واقف
ہے اور اس قلیل عرصہ میں آپ نے جو مدارج ترقی طے فرمائے ہیں وہ خود آپ
کی لیاقت وحسن انتظام کی بین دلیل ہیں - آپ ایک خوش اخلاق، ملنسار، متدین
منصف مزاج، بہی خواہ ملک ومالک حاکم ہیں -
آپ کا پتہ - چیچل گوڑہ حیدرآباد دکن ہے

(۳۲۰)

ولیداد خاں صاحب (نواب محمد.........) آپ غلام احمد خاں
مندوزئی کے خلف الصدق ہیں - ۲۲ محرم الحرام ۱۳۱۵ھ کو پیدا ہوئے - آپ جاگیرات
وجمعداری سے بالطاف شاہانہ سرفراز ہوکر بفضلہ تعالی اپنے اسٹیٹ میں بکمال
دانشمندی وفرزانگی کارفرما ہیں - حج وزیارت حرمین الشریفین سے بھی مشرف

ہو چکے ہیں۔ آپ کی ابتدائی تعلیم کے لئے بسر پرستی والدین قابل اساتذہ مامور تھے چنانچہ آپ کی ابتدائی تعلیم کا دور نہایت درخشاں رہا ہے۔ انگریزی کی تعلیم مدرسۂ مفید الانام و نظام کالج میں ہوئی امتحان عہدہ داران مال کے بعض مضامین میں بھی کامیاب ہیں فن سپہ گری اور ورزشی کھیلوں میں آپ خاصے مشہور ہیں۔ مختلف شیلڈ اور کپ حاصل کئے ہیں داد و دہش میں بھی کافی شہرت رکھتے ہیں الغرض آپ اُن جاگیرداران حیدرآباد دکن سے ہیں جن کے آبا و اجداد ملک و مالک کی بہی خواہی و جان نثاری و وفاشعاری کے لئے گراں قدر خدمات انجام دیئے ہیں۔ آپ کو دو فرزند اور ایک صاحبزادی ہے۔ صاحبزادی صاحبہ محبوبیہ گرلس ہائی اسکول میں تعلیم پا رہی ہیں۔

آپ کا پتہ :۔ کوچہ چراغ علی حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۲۱)

وینکٹ راما ریڈی صاحب (راجہ بہادر ....) آپ کیشو ریڈی آن جہانی (جو سمستان گدوال کے مقطعہ دار اور پٹیل تھے) کے فرزند ہیں آپ ۱۶۔ اردی بہشت ۱۲۶۹ف کو بمقام نارایں پیٹھ جو سمستان ونپرتی کا ایک گاؤں ہے) میں پیدا ہوئے۔ آپ بہت کمسن تھے کہ آپ کے والدین کا سایہ آپ کے سر سے اُٹھ گیا۔ آپ اپنی جدّہ محترمہ کے زیر نگرانی تعلیم و تربیت پاتے رہے۔ جب سن شعور کو پہنچے تو باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے ونپرتی بھیجے گئے۔ جہاں آپ راجہ صاحب سمستان ونپرتی کے ساتھ تعلیم پانے میں مشغول ہوئے۔ ابھی آپ کا تعلیمی سلسلہ جاری تھا کہ آپ کی شادی آپ ہی کے خاندان کی ایک لڑکی سے کر دی گئی۔ غرض آپ نے اردو، فارسی، تلنگی اور انگریزی کی تعلیم حاصل کی

اور جب آپ اپنے ماموں (جو مہتمم کوتوالی ضلع رائچور تھے) کے سایۂ عاطفت سے بھی محروم ہو گئے تو انقطاع سلسلۂ تعلیم کر کے سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہونے پر مجبور رہوئے۔ بلحاظ حقوق خاندانی ۲۴۔ فروردی ۱۲۹۶ھ ف کو آپ بحیثیت امین سلک ملازمت میں داخل ہوئے، دوران ملازمت میں اپنی اعلیٰ ذہانت اور خداداد قابلیت کی وجہ سررشتۂ کوتوالی کے علاوہ مال اور عدالت کے امتحانات میں بھی بدرجۂ اعلیٰ کامیابی حاصل فرمائی اور اپنے مفوضہ فرائض اس خوبی و تدبر و فراست و ہوشیاری و مستعدی سے انجام دئے کہ گورنمنٹ عالیہ نے آپ کے گراں قدر خدمات کے صلہ میں آپ کو خدمت مہتممی کوتوالی ایلگندل پر ۱۹ خورداد ۱۳۰۱ھ کو ترقی عطا فرمائی۔ اس حیثیت سے آپ متعدد تعلقات پر نمایاں خدمات انجام دے کر ۲۰۔ شہریور ۱۳۱۳ھ ف کو مستقل مہتمم کوتوالی ضلع گلبرگہ ہوئے۔ نظام آباد، اورنگ آباد، ورنگل اور اطراف بلدہ پر کارگزار رہے۔ اس کے بعد آپ کے خدمات سمستان ونپرتی کے لئے مستعار لئے گئے۔ جہاں آپ من ابتداء ۸۔ خورداد ۱۳۲۱ھ ف لغایت ۱۲ ۱۲ بہمن ۱۳۲۳ھ ف بحیثیت معتمد اپنی لیاقت و قابلیت کے اعلیٰ جوہر دکھلائے سمستان کے اکثر و بیشتر اصلاحات آپ کی رہین منت ہیں۔ آپ نے اپنے عہد میں سمستان کے مالی اور انتظامی امور میں جان ڈالدی۔ کوتوالی اضلاع کے نمایاں خدمات جو آپ نے انجام دی تھیں وہ نواب عماد جنگ مرحوم سابق کوتوال بلدہ کی خاص توجہ کو اپنی طرف منعطف کرائیں، نواب عماد جنگ مرحوم نے اپنی اول مددگاری کے لئے حکومت سرکار عالی سے آپ کی پر زور سفارش کی۔ چنانچہ ۱۳۔ بہمن ۱۳۲۴ھ ف کو آپ اول مددگار کوتوال بلدہ کی خدمت پر مامور ہوئے۔ اور ۹ آذر دی بہشت ۱۳۲۹ھ ف کو عہدۂ جلیلہ کوتوالی بلدہ کا جائزہ نواب عماد جنگ مرحوم کے انتقال کے بعد حسب فرمان خسروی حاصل فرما کر اپنے فرائض منصبی نہایت خوش اسلوبی سے انجام دئے

آپ کے حسن انتظام و تدبر و سیاست کو راعی و رعایا نے بنظر پسندیدگی دیکھا۔ آپ کو مسٹر اے۔ سی ہانکن صدر ناظم کوتوالی ضلاع کی ماتحتی میں ۲۲ سال تک کام کرنے کا موقع ملا مسٹر اے۔ سی، ہانکن ہمیشہ آپ کے کام کو بنظر پسندیدگی ملاحظہ فرماتے رہے۔ اور اسی ضمن میں کئی ایک گھڑیاں مسٹر اے۔ سی، ہانکن نے عمدہ انکشافات اور اکثر اہم مقدمات میں عدالتی پیروی کرنے پر بطور تحفہ آپ کو عنایت فرمائیں آپ کی عمدہ کارگزاری اور مسٹر اے۔ سی ہانکن کی نظر قدر دانی تھی کہ آپ اپنی سے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس (کوتوال اندرون و بیرون بلدہ) کے عہدۂ جلیلہ پر درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے پہنچے مسٹر اے۔ سی ہانکن کے توجہات ہمیشہ آپ کے شامل حال رہے۔ عہد کوتوالی کے نمایاں کارگزاریوں میں قابل ذکر یہ ہے کہ آپ کے عہد میں جمعیت پولیس کے تنخواہوں کی ٹائیم اسکیل کی اجرائی ہوی۔ اور یہ صرف آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ آپ بڑے ماتحت نواز حاکم ہیں۔ بزمانۂ تشریف آوری شہزادۂ ویلز (سابق ایڈورڈ ہشتم حال ڈیوک آف ونڈسر) ۱۳۳۱ف (جبکہ نان کوآپریشن اور خلافت کے تحریکات بڑے زور و شور سے جاری تھے) حیدرآباد پولیس کا انتظام آپ کے زیر نگرانی تمام ہندوستان کے انتظامات سے بہترین اور قابل تحسین رہا۔ چنانچہ اس کے صلہ میں آپ کو بیش قیمت تحائف عطا فرماکر آپ کی حوصلہ افزائی فرمائی گئی۔ بتقریب تشریف آوری لارڈ ریڈنگ، لارڈ ارون، لارڈ ولنگڈن سابق وائسرایان کشور ہند نے اپنی نگرانی میں قابل قدر انتظامات فرماکر لارڈ صاحبان مذکور کی خوشنودی حاصل فرمائی اور لارڈ ریڈنگ اور لارڈ ارون نے آپ کو تحائف سے بھی مفتخر فرمایا۔ ۱۳۴۵ھ م ۱۳۳۹ف کو بتقریب سالگرہ ہمایونی جہاں پناہی آپ کو حضرت اقدس و اعلیٰ کی پیشگاہ سے خطاب مستطاب "راجہ بہادر" سرفراز ہوا۔ اور سرکار عظمت مدار سے او۔ بی۔ ای (آرڈر آف دی برٹش امپائر) کا خطاب بخشا گیا۔ آپ ۱۳۴۳ف میں اپنی خدمت کا جائزہ نواب

رحمت یار جنگ بہادر کو دیگر ملازمت سرکار عالی سے سبکدوش ہوئے۔ اس کے ساتھ ہی صرف خاص مبارک میں خدمت اسپیشل افسری پر آپ کا تقرر عمل میں آیا۔ اور اب آپ اسی خدمت کو نہایت دیانت داری، بے لوثی اور ہوشیاری سے انجام دے رہے ہیں۔ حیدرآباد کے ہر طبقہ میں آپ کو ہر دلعزیزی حاصل ہے۔ عالی حوصلہ اور ذی مروّت راجہ ہیں۔

آپ کا پتہ:۔ نارائن گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۲۲)

وینکٹ لچھما صاحبہ (رانی.........) آپ راجہ راما ریڈی صاحب آنجہانی دیسکھا و پٹور ضلع محبوب نگر کی دختر ہیں آپ کی شادی راجہ وینکٹ درگا ریڈی صاحب آنجہانی سابق راجہ سمستان پاپنا پیٹھ سے ہوئی۔ آپ سولہ سال تھیں کہ آپ کے شوہر آپ کو داغ مفارقت دے گئے۔ آپ ایک اچھی تعلیم یافتہ رانی ہیں اردو، انگریزی تلنگی اور جملہ فنون خانہ داری و دستکاری میں ماہر ہیں۔ ۱۳۰۹ف سے بحیثیت ولیہ اپنے سمستان کے کاروبار کی دیکھ بھال اور نگرانی بموجب فرمان مترشدہ غرۂ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ فرما رہی ہیں۔ آپ کو ایک صاحبزادی ہے جن کا نام رانی شنکرما ہے۔

آپ ۱۳۰۹ف سے سمستان کے اہم معاملات امور انتظامی وغیرہ باحسن الوجوہ انجام دے رہی ہیں۔ چنانچہ آپ کی عقلمندی و ہوشیاری، دیرینہ و وسیع معلومات حسن انتظام اور تدبر سیاست کی بدولت آج سمستان پاپنا پیٹھ نہ صرف بار قرضہ سے محفوظ ہے بلکہ حیدرآباد کے سارے سمستانوں سے زیادہ مرفہ الحال و سرمایہ دار ہے آپ کی خاص توجہ اور نگرانی سے یہ سمستان آج لاکھوں روپیوں کی جائداد اور پراپیسری

ٹولس کا دار ہے جس کے کرایہ اور منافع کی معتدبہ آمدنی سالانہ سمتان کے خزانہ میں
جمع ہوتی ہے۔ آپ ایک دانا و فریس، عقلمند و ہوشیار، دیرینہ اور وسیع معلومات
رکھنے والی، باحوصلہ، سلیم الطبع، خوش سلیقہ، تعلیم یافتہ، صائب الرائے راقی
ہیں۔ چنانچہ کئی ایک فرامین اعلیٰ ظل اللہ نے آپ کی قابلیت اور خوش بختی کا اظہار
فرمایا ہے۔ آپ کا پتہ: لکھمی ولاس، بیگم بیٹھ، حیدرآباد دکن ہے۔

اگر آپ کے نام کا سر حرف (ھ) ہو اور اس لسٹ میں آپ کا نام نہ ہو تو
آپ اس کے حصہ دوم میں جو زیر ترتیب ہے بلا معاوضہ درج کرواسکتے ہیں بشرطیکہ
آپ جاگیردار، حاکم، ڈاکٹر، وکیل، حکیم یا شاعر ہوں۔ تفصیلات کے لئے مخاطب

(فرمائیے)

دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری اندرون دروازہ چادرگھاٹ

حیدرآباد دکن

ہادی علی خاں صاحب (نواب میر ...) آپ اُس قدیم اور عظیم الشان خاندان کے معزز رکن ہیں کہ جن کے بزرگوں کے کارناموں سے ہزارہا تذکرے بھرے پڑے ہیں اور جنکی شان و شوکت مسلم ہے آپ نواب سید عبدالعلی خاں (شایستہ جنگ مرحوم) کے فرزند اصغر نواب میر مہدی علی خاں شمشیر جنگ اول کے پوتے نواب میر علی محمد خاں شمشیر جنگ ثانی مرحوم کے بھتیجے ہز ہائینس نواب میر فتح علی خاں مرحوم سابق والی ریاست بنگن پلی کے نواسے اور نواب مہدی جنگ بہادر کے حقیقی چھوٹے بھائی ہیں۔ ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے والد مرحوم (شایستہ جنگ) کے زیر نگرانی لائق اساتذہ سے حاصل فرمائی۔ آپ کو مولوی سید علی حیدر صاحب نظم طباطبائی المخاطب بہ حیدر یار جنگ مرحوم سابق پروفیسر عربی نظام کالج جیسے عالم متبحر اُستاد کی شاگردی کا شرف حاصل رہا۔ آپ دس سال کے تھے کہ آپ کے ماموں آنریبل خان بہادر نواب میر اسد علی خاں مرحوم مؤلف عراق و ایران فرزند دوم ہز ہائینس نواب میر فتح علیخاں مرحوم سابق والی ریاست بنگن پلی نے آپ کی تعلیم و تربیت کی جانب خاص توجہ

مبذول فرماکر مدراس کے مدرسۂ اعظم میں شریک کرکے آپ کو اچھی تعلیم دلوائی۔ اس مدرسہ میں شریک رہکر آپ نے اپنے عام معلومات کو بڑی وُسعت دی۔ ذہانت اور ذکاوت کی وجہ سے آپ کی ابتدائی تعلیم کا دور نہایت خوش گوار گزرا اور ہمیشہ آپ اس مدرسہ کے دوسرے طلباء سے آگے آگے تھے۔ آپ ہر کھیل میں دلچسپی اور حصہ لیتے تھے، اساتذہ آپ کو بنظر وقعت دیکھتے تھے۔ یہاں کے بعد آپ نے اسلامیہ یونیورسٹی علی گڈھ میں شریک ہوکر تعلیم حاصل فرمائی اور وہاں سے بلدہ آکر مدرسۂ عالیہ میں داخل ہوئے۔ اور عرصہ تک یہاں تعلیم حاصل کی۔ فائن آرٹ سے آپ کو بڑی دلچسپی رہی۔ چنانچہ بمبئی کے سرکاری امتحانات ایلمنٹری اور انٹرمیڈیٹ میں فوقیت کے ساتھ کامیابی حاصل فرمائی۔ آپ کا تعمیراتی شوق ہمیشہ مفید نتائج کا متلاشی رہا ہے۔ اور اس فن میں آپ کے جوہر قابلیت کو معلوم کرکے پرنسپل کے، بی، برنٹ الکوئر اور بی۔ ٹی ڈیورانڈ آنجہانی ہوس ماسٹر مدرسۂ عالیہ (سابق پرنسپل نزل کالج) نے آپ کو یہ مفید رائے دی تھی کہ فن تعمیر کی تحصیل و تعلیم کے لئے آپ یورپ کا سفر فرمائیں مگر آپ کو انگلستان جانے کا موقع نہ مل سکا۔ آپ کی تعمیراتی شوق کا نمونہ "کاشانۂ عشرت" واقع کوچۂ مقرّب جنگ ہے جو بلحاظ فن و بلندی اس لوکالیٹی میں اپنی آپ نظیر ہے۔ اس عالیشان عمارت کو آپ نے اپنی نگرانی میں بصرف زر کثیر تعمیر کروایا۔ آپ کو قدرتی صنعت سے بھی بڑی دلچسپی ہے۔ جھاڑوں اور پھولوں سے آپ اپنا دل بہلاتے ہیں۔ اور لُطف اندوز ہوتے ہیں۔ باغبانی اور زراعت کے آپ دلدادہ ہیں اور اس میں آپ اپنے وقت کا بہت بڑا حصہ صرف فرماتے ہیں۔

آپ کا خاندان ہمیشہ مورد الطاف خسروانہ رہا ہے۔ چنانچہ آپ پر بھی الطاف شاہانہ مبذول ہیں۔ ہر سال ۵ ربیع الاول کو حضور پر نور بشرکت مجلس عزائے حسن سبز قبا علیہ التحیۃ والثناء سے آپ کو عزت بخشتے ہیں

آپ مستقل مزاج، سنجیدہ طبیعت، صاحب اخلاق، ذی مروت، صائب الرائے علم دوست اور بلند ہمت امیر ہیں۔ غریبوں کے دلسوز معاون اور کمزوروں کے عالی حوصلہ مددگار ہیں۔ آپ نے معاشی تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم بھی حاصل فرمائی ہے چنانچہ آپ صوم و صلوٰۃ کے سختی سے پابند ہیں۔ زیارات ائمہ اطہار علیہم السلام سے بھی مشرف ہو چکے ہیں۔ ۱۳۴۹ھ میں اپنے چھوٹے ماموں نواب میر حسین علی خاں بہادر فرزند سوم ہز ہائینس نواب میر فتح علیخاں مرحوم سابق والی بنگن پلی کی دختر نیک اختر سے آپ کی شادی ہوئی جن کے بطن سے آپ کو دو صاحبزادے اور ایک صاحبزادی ہے۔ (۱) نواب سید عبد علیخاں (۲) نواب سید شاہ یار علیخاں صاحبزادوں کے نام ہیں۔

آپ کا پتہ :۔ کاشانۂ عشرت کوچۂ مفرجنگ حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۲۴)

ہاشم یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا نام ہاشم معزالدین ہے آپ بمبئی کے ایک مشہور تاجر پیشہ معزالدین کے صاحبزادے ہیں۔ آپ اپنے وطن میں ۸۔ مہر ۱۲۸۰ف کو پیدا ہوئے اور وہیں کی مختلف درسگاہوں میں تعلیم حاصل کر کے بمبئی یونیورسٹی سے ایم اے اور بی ایل کی ڈگریاں حاصل کیں۔ بعد فراغ تعلیم آپ نے حیدرآباد آکر وکالت شروع کر دی اور تھوڑی ہی مدت میں آپ کا شمار قابل وکلا میں ہونے لگا۔ ۲۳۔ فروردی ۱۳۱۷ف کو آپ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں بطور مددگار عدالت داخل ہوئے اور ورنگل میں آپ کی تعیناتی ہوئی۔ ۲۲ فروردی ۱۳۱۹ف کو نظامت چہارم عدالت دیوانی بلدہ اور یکم خورداد ۱۳۱۹ف کو نظامت چہارم عدالت دیوانی ضلع بیدر کی خدمت پر فائز ہوئے۔ ۲۹۔ امرداد ۱۳۲۸ف اصلی کو آپ مستقل ناظم اول عدالت دیوانی بلدہ کے منصب پر ترقی یاب ہوئے۔ سال بھر ہی

میں آپ نے ترقی کا ایک اور زینہ طے کیا اور ناظم صدر عدالت صوبہ گلبرگہ شریف کے منصب پر فائز کئے گئے ۲۴۔ اسفندار ۱۳۴۱ف کو آپ خطاب مستطاب "ہاشم یار جنگ" سے مفتخر و ممتاز کئے جا کر زائد رکنیت عدالت العالیہ کے منصب جلیلہ پر متعین کئے گئے اور اس کے چار سال بعد ۲۹۔ اسفندار ۱۳۴۸ف کو معتمد مجلس وضع قوانین و مشیر قانونی سرکار عالی ہو گئے۔ احساس فرائض منصبی، جفاکشی، معاملہ فہمی اور اصابت رائے آپ کے اخلاقی خصوصیات سے ہیں اور حیدرآباد کی جہتی زندگی میں آپ کو نمایاں حیثیت حاصل ہے آپ نے معتمدی وضع آئین و قوانین کا جائزہ نواب عسکر یار جنگ بہادر کو بہ تکریر بحصول وظیفہ حسن خدمت سرکاری خدمت سے سبکدوشی حاصل فرما کر معتمدی معزز کمیٹی صرف خاص مبارک کی رکنیت کا جائزہ حاصل فرمایا۔

آپ کا پتہ:۔ سدی کا رسالہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۲۵)

ہانس اسکور (مسٹر یس۔ ٹی .... سی، آئی، ای) آپ ہندوستان کے سررشتہ پولیس میں ۱۹۰۲ء میں داخل ہوئے اور ممالک متحدہ میں متعین کئے گئے بحیثیت اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آپ نے کئی ضلعوں میں کام کیا۔ ۱۹۰۵ء اور ۱۹۰۶ء کے موسم سرما میں آپ خاص طور پر پرنس آف ویلز کے ساتھ متعین کئے گئے۔ شاہ افغانستان کی معیت میں بھی ۱۹۰۶ء میں ہمرکاب رہے۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل سی۔ آئی۔ ڈی کے چند سال تک مددگار رہے۔ بعد ازاں انسپکٹر جنرل پولیس کے مددگار مقرر ہوئے اس کے بعد کئی اضلاع مثلاً آگرہ۔ الہ آباد۔ وغیرہ میں سپرنٹنڈی کی خدمات انجام دیں۔ راجپوتانہ اور ٹونک کے ریاستوں میں تین برس تک انسپکٹر جنرل پولیس رہے اور اس کے بعد ریاست ٹونک کے وزیر عدالت ہوئے اور آپ نے اپنی مفوضہ

حسن الوجوہ انجام دیا۔ ممالک متحدہ کی ریلوے پولیس کا جائزہ آپ نے
بی حاصل فرمایا۔ اور پھر ڈپٹی انسپکٹر جنرل مقرر ہوئے اور ۱۹۳۲ء کے
ممالک متحدہ کے انسپکٹر جنرل پولیس کے ممتاز عہدہ پر آپ نے ترقی پائی
میں قبل از وظیفہ رخصت حاصل فرما کر ممالک محروسہ سرکار عالی میں ڈائرکٹر
اور جیل کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہوئے۔ آپ کے زیر نگرانی یہ محکمہ دن
ت چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ تمامی اضلاع میں آپ کے حسن انتظام کی وجہ
امان قایم ہے۔ آپ نہایت خوش خلق، کارگزار، تجربہ کار، ہوشیار
دم شناس افسر ہیں۔
پتہ کا پتہ:۔ بیگم پیٹھ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۲۶)

یت محی الدین صاحب (الحاج مولوی سید ......) آپ ایک معزز
ندان مشایخین کے ہر دلعزیز رکن ہیں۔ آپ کی ولادت ۴ ا۔شہریور ۱۲۹۳ف
بیدرآباد میں ہوئی۔ آپ نے حسب دستور قدیم لایق وفایق اساتذہ سے اردو
رفی، اصول فقہ، منطق و معانی کا اکتساب فرمایا اور بعد انفراغ تحصیل علم
متوجہ ہو کر امتحان وکالت میں کامیابی حاصل فرمائی اور درجہ اول کی
بعد التہانے سرکار عالی میں وکالت کی پریکٹس شروع کر دی اور اس
وہ ناموری پیدا کی کہ آپ کا شمار سربرآوردہ وکلاء کی صف اول میں
س کے بعد آپ اپنی اعلیٰ قابلیت و استعداد قانونی و وسیع تجربہ کی بدولت

تبادلہ گلبرگہ شریف کی خدمت زائد نظامت صدر عدالت پر ہوا۔ اس کے بعد آپ
۱۳۔ فروردی ۱۳۳۸ف کو منصرم ناظم عدالت دار القضاء کی خدمت پر ترقی پائی
خدمت پر ایک عرصہ دراز تک نہایت قابلیت و دیانت و بے لوثی سے کام
رہکر منصب جلیلہ نظامت اول دیوانی بلدہ پر فائز ہوئے اور چند سال تک بہ
فرائض مفوضہ باحسن الوجوہ انجام دے کر پھر اپنی اصلی خدمت نظامت دار القضاء
بلدہ پر واپس ہوئے۔ اور بعد ختم میعاد ملازمت نواب سید نور الحسن ... بہادر
(موجودہ ناظم عدالت دار القضاء) کو جائزہ دیکر بحصول وظیفہ حسن خدمت ملازمت سے
سبکدوشی حاصل فرمالی۔ آپ نہایت خلیق۔ ملنسار، پابند وضع قدیم و صوم و صلوٰۃ
علم دوست، ہمدرد خلائق، اعلیٰ سوسائٹیوں میں کافی رسوخ رکھنے والے، ملک
و مالک کے بہی خواہ و جاں نثار اور ہر دلعزیز بزرگ ہیں۔

السنہ مشرقیہ میں آپ کو کامل عبور ہے اور سیاق و سباق سے ماہر ہیں۔
آپ کو شعر و سخن کا ذوق سلیم ہے، فدآئی تخلص فرماتے ہیں، ہر صنف سخن پر قادر
ہیں۔ آپ کا کلام شستہ اور سلیس ہوا کرتا ہے۔ آپ حج و زیارات مقامات مقدسہ
سے مشرف ہو چکے ہیں۔

آپ کا پتہ :- چھتہ بازار حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۲۷)

ہمت علیخاں صاحب گھٹالہ (نواب محمد ....) آپ کا سلسلہ نسب شاہان روم
سے ملتا ہے۔ آپ نواب محمد اعظم خاں کامیاب جنگ مرحوم کے فرزند دوم ہیں۔ آپ
اردو، فارسی سیاق و سباق سے ماہر ہیں۔
... منظوری حضرت اقدس و اعلیٰ اپنے آبائی جاگیرات ...

...ہوئے۔ آپ کی پہلی شادی نواب فیاض علی خاں صاحب جاگیردار کی
...ہوی جن کے بطن سے آپ کو ایک فرزند نواب محمد احمد علی خاں گھٹالہ
... جو عنفوان شباب میں بعمر ۲۲ سالگی ۹ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۵۵ھ روز یکشنبہ
...آپ کو داغ مفارقت دیگئے۔

...پر نود سالہ بمیرد عجبے نیست — ایں ماتم سخت است کہ گویند جواں مُرد

آپ کی دوسری شادی نواب شجاع الملک مرحوم فرزند نواب خانخاناں مرحوم
...ی سے ہوی جو لاولد انتقال کرگئیں۔ آپ جاگیردار ہونے کے علاوہ
...سرکار عالی میں ملازم ہیں۔ متعدد مرتبہ عراق عرب کے مقامات مقدسہ
...سے مشرف ہوچکے ہیں۔ نہایت منتظم، سادہ طبیعت اور نیک منش
...ہیں۔
آپ کا پتہ:۔ اندرون دروازہ یاقوت پورہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۲۸)

نند کشور ماتھر صاحب (رائے ....) آپ رائے جنگ کشور آں جہانی کے
...رائے سورج پرتاب آں جہانی جاگیردار کے نواسے ہیں۔ آپ معزز طبقہ
...جاگیرداران و وکلاء کے ایک سربرآوردہ رکن ہیں۔ آپ کی ابتدائی تعلیم آپ کے
...حقیقی رائے پرشوتم پرشاد صاحب و رائے مہا دیو پرشاد صاحب کے زیر نگرانی
ہوئی۔ ۱۹۲۵ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے امتحان میٹرک کامیاب فرمایا۔
...بعد عثمانیہ کالج میں داخل ہوکر ۱۳۳۹ف میں بی۔ اے کا امتحان کامیاب فرمایا
اور ۱۳۴۱ف میں اسی یونیورسٹی سے ایل۔ ایل۔ بی کی ڈگری حاصل فرمائی۔ ۱۳۴۴ف
میں وکالت کی سند حاصل فرماکر پریکٹس شروع کردی۔ ۱۳۲۹ف میں آپ کی شادی

رائے ہرنس چند صاحب اکزامنر کروڑگیری کی دختر سے ہوئی۔ آپ کو دو فرزند (۱) پرتاب کشور (۲) کرشن کشور اور ایک لڑکی نرملا دیوی ہے۔ لڑکوں کی تعلیم سینٹ جارجز گرامر اسکول میں جاری ہے۔ آپ بڑے خوبیوں کے حامل ہیں۔ قومی اور ملکی اداروں کے بانی اور سرگرم رکن ہیں۔ علمی امور میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ نادار اور غریب طلباء کی بعطائے وظیفہ امداد کرتے ہیں۔ آپ کی وکالت نہایت کامیاب اور حلقۂ احباب نہایت وسیع ہے۔ قانونی مشورہ حاصل کرنے کے لئے بلا تفریق مذہب و ملت آپ کے یہاں ہر وقت لوگ جمع رہتے ہیں۔ قانون پر آپ بخوبی حاوی ہیں۔ ہمیں امید قوی ہے کہ ملک کے ایسے خاندانی، قابل افراد جاگیرداران کو ممتاز خدمت سے سرفراز کر کے ملک، مالک کی خدمت کا گورنمنٹ عالیہ موقع عطا کرے گی۔

آپ کا پتہ:۔ چوک میدان خاں، چارمینار حیدرآباد دکن ہے۔

اگر آپکے نام کا سرحرف (ی) ہو اور اس لسٹ میں آپ کا نام نہ ہو تو آپ اس کے حصہ دوم میں جو زیر ترتیب ہے بلا معاوضہ درج کروا سکتے ہیں بشرطیکہ آپ جاگیردار، حاکم، ڈاکٹر، وکیل، حکیم یا شاعر ہوں تفصیلات کے لئے مخاطب (فرمائیے)

دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری اندرون دروازۂ چادرگھاٹ حیدرآباد دکن

آقا شیخ یاور علی صاحب ناظم کورٹ آف وارڈز سرکار عالی

(۳۲۹)

یاور الدین خان بہادر (نواب ......) آپ نواب محمد حفیظ الدین خان ظفر جنگ شمس الدولہ شمس الملک مرحوم کے فرزند ششم اور امیر کبیر نواب محمد محی الدین خان تیغ جنگ شمس الامرا خورشید جاہ مرحوم کے پوتے ہیں آپ سنہ ۱۳۱۰ھ میں پیدا ہوے اپنے بھائی کے ساتھ اردو فارسی کی تعلیم لائق اساتذہ سے اپنے والد کے زیر نگرانی حاصل فرمائی اور اس کے ساتھ ساتھ فنون سپہ گری کی بھی آپ کو مشق کرائی گئی۔ آپ کو شہسواری اور دیگر مردانہ کھیلوں کا شوق ہے۔ نہایت سنجیدہ مزاج متین اور خاندانی روایات کے حامل نواب ہیں۔

آپ کا پتہ :۔ شاہ گنج حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۳۰)

یاور علی صاحب (آقا شیخ ....) آپ حیدرآباد دکن کے مشہور و معروف و ممتاز خاندان کے معزز رکن آقا شیخ محمد صاحب اول تعلقدار مرحوم کے تیسرے فرزند اور فخر ایرانی نژادانِ دکن ہیں۔ ۱۸۔ نومبر سنہ ۱۸۹۰ء کو بمقام حیدرآباد فرخندہ

بنیاد پیدا ہوئے ۔ میٹرک کے امتحان میں تمام طلبا سے اول نکلنے پر آپ کو سر فرانک سوڈر کا وظیفہ ملا ۔ نیز آپ نے کئی ایک سررشتہ جات کے امتحان میں بھی کامیابی حاصل فرمائی ۔ اردو ، فارسی ، عربی اور انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں ۔ ملک و مالک کے اوائل عمر ہی سے بہی خواہ ہیں ۔ چنانچہ مدار المہام وقت نے منجانب حضرت غفران مکان رح آپ کے ان گرانمایہ خدمات کا اعتراف فرمایا جو بزمانہ طغیانی رود موسی ۱۹۰۸ء آپ نے انجام دی تھیں ۔ ۶ ۔ مئی سنہ ۱۹۱۹ء کو آپ ضلعدار کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور سررشتہ عدالت و مال کی اعلیٰ خدمت پر فائز رہے اور صاحب عالیشان رزیڈنٹ بہادر وقت سے آپ کو حسن خدمت کے صلہ میں اکثر تحائف ملے ۔ آپ ساڑھے تین سال تک سمستان گدوال کے تعلقدار رہے ، آپ نے تعلقداری کے زمانے میں سمستان کے نظم و نسق اور مالی امور میں جان ڈالدی ۔ جوہر فرض شناسی آپ کا سب سے زیادہ قابل قدر ہے ۔ اس کے بعد کریم نگر کے اول تعلقدار ہوئے زاں بعد ضلع میدک کی اول تعلقداری پر فائز ہوئے اور اس وقت ناظم کورٹ آف وارڈز سرکار عالی ہیں ۔ آپ ملک کے ممتاز تعلیم یافتہ ، روشن خیال ، خوش خلق ، نیک سیرت اور پابند صوم و صلوٰۃ افراد سے ہیں ۔ اپنے فرائض منصبی کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیتے ہیں ۔ ہمیں تو یہی امید ہے کہ آپ جلد مال کے اعلیٰ عہدہ پر سرفراز ہو کر مملکت کے گراں مایہ خدمات انجام دیں گے ۔

آپ کا پتہ :۔ یاور منزل ۔ خیریت آباد ، حیدرآباد دکن ہے ۔

(۳۳۱)

یٰسین جنگ بہادر (نواب ---------) آپ کا اصلی نام حافظ محمد یٰسین ہے ۔ ریاست حیدرآباد سے آپ کو قدیمی تعلق ہے ۔ چنانچہ آپ کے اکثر و بیشتر

عزیز و اقارب ریاست حیدر آباد میں خدمات جلیلہ سے سرفراز تھے جن کے منجملہ آپ کے ایک رشتہ دار حافظ انور المخاطب بہ نواب محبوب نواز جنگ مرحوم کو حضرت نواب افضل الدولہ مغفرت مکان کے اتالیق عربی ہونے کا فخر حاصل تھا۔ آپکے اسلاف مدراس کے ایک ممتاز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں آپ کے حقیقی نانا آنریری کیپٹن محمد حسین صوبہ دار میجر سردار بہادر کمانڈران چیف علاقہ مدراس کے اے۔ ڈی۔ سی تھے جنھوں نے وہ وہ ممتاز خدمات انجام دی تھے جن کا اعتراف ملک معظم ایڈورڈ ہفتم نے بحین دورۂ ہندوستان بحیثیت پرنس آف ویلز ۱۸۷۶ء میں فرمایا تھا۔ آپ کی ولادت ۳۰۔ اردی بہشت ۱۲۸۵ف کو بمقام مدراس ہوئی۔ تعلقات خاندانی کی وجہ مدراس سے حیدر آباد آکر کچھ دنوں تک آپ نے حیدر آباد ہی میں راجہ منسی لعل کے مدرسہ دار العلوم میں ابتدائی تعلیم پائی اس کے بعد بغرض تکمیل تعلیم مدراس تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے بی۔ اے۔ ال، ال، بی کے امتحانات میں کامیابی حاصل فرمائی۔ زمانہ تعلیم ہی میں آپ کو علمی مشاغل، صحافت اور رفاہی کاموں میں حصہ لینے کا شوق رہا۔ چنانچہ آپ نے پریچرز لیگ (مجلس واعظین) قائم فرمائی تاکہ پادری گول اسمتھ اور دیگر عیسائی جو مدراس کے گلی کوچوں میں وعظ کیا کرتے تھے ان کے مقابلہ میں دین اسلام کی خوبیوں کا انکشاف کریکے صدر انجمن اسلام مدراس میں عرصہ سے قائم تو تھی ہی لیکن وہ نیم مردہ تھی بمقابلہ حکومت اہل ہنود و اہل اسلام مدراس کے حقوق کے تحفظ کے لئے اسکی سخت ضرورت تھی کہ انجمن مذکور میں روح پھونکی جائے اُس وقت آپ کی عمر ۱۸۔ ۱۹ سال کی تھی اور آپ بی۔ اے میں زیر تعلیم تھے باوجود انہماک تعلیم کے آپ نے جان توڑ کوشش کر کے اکابر شہر کو اس انجمن میں شریک کرایا۔ اور اس کو کامیاب بنانے کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ قوم نے آپ کی محنت وجانفشانی کو دیکھکر مددگار معتمد انجمن مقرر کیا اور اس کے بعد باوجود اہل اسلام میں بی۔ اے اور

یم۔اے پاس شدہ اشخاص موجود رہنے کے آپ کو شریک معتمد صدر انجمن اہل اسلام
کی خدمت کے لئے منتخب کیا، اسی زمانہ میں جب کہ آپ بی۔اے کی تعلیم پا رہے
تھے آپ کو اپنا پرانا خیال حفظ قرآن شریف کا پیدا ہوا۔ اس لئے کہ جب آپ
حیدرآباد کے دارالعلوم میں تعلیم پا رہے تھے آپ کو حفظ کا شوق ہوا تھا اور سورۂ
یوسف مولوی حافظ جمیل الدین صاحب نبیرۂ حافظ انور صاحب المخاطب محبوب نواز
جنگ مرحوم کی توجہ اور اشفاق برادرانہ سے حفظ فرمالیا تھا۔ غالباً سورۂ یوسف
ہی کی برکت اور مولوی حافظ جمیل الدین صاحب کی لسان فیض ترجمان اور دعا
کا اثر تھا کہ آپ کو (۷) سال کے بعد حفظ کلام مجید کا شوق دوبارہ پیدا ہوا۔ اسی
زمانہ میں آپ نے ایک اردو رسالہ الموسوم بہ "التدبیر" نکالا تھا۔ اگرچہ مدراس
کی اردو اس زمانہ میں ٹھیک نہیں تھی۔ لیکن حسن اتفاق سے مدراس میں چند لایق
اردو داں اشخاص موجود تھے جن کے فیض صحبت سے مستفید ہوکر نیز براہین احمدیہ
اور مولوی عبدالحلیم صاحب شرر کے ناولوں کی مدد سے اردو کو مدراس ہی میں
درست کرلیا تھا۔ اور وہی کام کرنے کا شوق آپ کو پیدا ہوا جو سرسید احمد مرحوم
ہندوستان میں کر رہے تھے لیکن ۷۔۸ ماہ کے اندر ہی اندر اس رسالہ کو بند کرنا
پڑا کہ آپ کے استاد شفیق حافظ قاری تقی حسین صاحب مرحوم نے التحریر علی سوالتدبیر
کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا اس کے بعد آپ نے ایک انگریزی رسالہ نکالا
جس کا نام محامڈن اڈوکیٹ آف انڈیا تھا۔ یہ رسالہ انڈین نیشنل کانگریس کا
پوری طرح حامی و موئید تو نہ تھا لیکن بعض امور میں کانگریس کا ہم خیال ضرور تھا
چنانچہ اہل ہند کو باثنت اہل انگلستان فوجی تعلیم دینے کے متعلق کانگریس نے
ایک رزولیشن کی تائید میں آپ کو بطور ڈیلیگیٹ کے کھڑا کیا اور آپ نے
"ملٹری سیانڈھرسٹ فار انڈیا" کے عنوان سے کلکتہ کی کانگریس میں سنہ ۱۸۹۶ء

میں تقریر کی۔ یہ رسالہ انگریزی مقبول عام ہورہا تھا اور اس کے چند نسخے خرید فرماکر گورنمنٹ آف انڈیا قدر کررہی تھی۔ افسوس کہ آپ کے والد بزرگوار کے انتقال کی وجہ سے آپ اس رسالہ کے بند کر دینے پر مجبور ہو گئے اور صحافتی ذوق کو خیر باد کہکر حیدرآباد چلے آئے۔ یہاں اولاً ایک خانگی مدرسہ جو مدرسہ اسلامیہ سکندرآباد (جو آج کل سکندرآباد ہائی اسکول کہلاتا ہے) کے صدر مدرس ہوئے۔ ڈیڑھ یا پونے دو سال کے بعد سلک ملازمت سرکار عالی میں بحیثیت مترجم دفتر مشیر قانونی داخل ہوئے۔ اس کے ایک سال بعد نواب عماد الملک مرحوم کی قدرشناسی اور حوصلہ افزائی سے صدر مدرس گلبرگہ شریف کی خدمت پر ترقی پائے۔ آپ کی صدارت سے پیشتر ۶۔ ۷ سال تک مدرسۂ فوقانیہ گلبرگہ شریف کے نتائج صفر رہتے تھے اور آپ کے حسن انتظام اور کاردانی کی وجہ قلیل مدت ہی میں اس کی تعلیمی رفتار ترقی تیز ہوگئی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ کی صدارت کے پہلے سال ہی ایک لڑکا یونیورسٹی کے امتحان میٹرک میں کامیاب ہوگیا۔ یہ دیکھکر نواب عماد الملک مرحوم اور مولوی عزیز مرزا صاحب نے آپ کی سرپرستی فرمائی اور افسرانہ اشفاق سے کام لے کر سالم گریڈ کی اجرائی کی۔ گلبرگہ شریف میں آپ نے ڈھائی تین ہزار کا چندہ جمع کرکے دارالاقامہ کی بنیاد ڈالی۔ اگرچہ آپ کو اعلیٰ پیمانہ کا دارالاقامہ بنانے کا خیال تھا لیکن محکمۂ فینانس میں بزمانہ مسٹر واکر معین المہام وقت ۱۳۱۲ف میں آپ کا تقرر امتحاناً متقابلہ کے بعد ہو گیا جس کی وجہ سے دارالاقامہ کی تعمیری کارروائی ملتوی رہگئی۔ سنا جاتا ہے کہ اب تکمیل پا رہی ہے۔ بزمانہ ہز اکسلنسی رائٹ آنریبل نواب نواب سر حیدر نواز جنگ بہادر (جو اس زمانہ میں صدر محاسب تھے) آپ کا تبادلہ صدر محاسبی میں آواخر ۱۳۱۶ف میں ہوا۔ جہاں سے مسٹر لے ، جی۔ ڈنلاپ معتمد مالگزاری وقت نے آپ کے خدمات اسکیم جدید آب کاری کے لئے ۱۳۱۷ف

یہیں دو سال کے لئے مستعار حاصل کیں۔ مختلف حیثیتوں سے معتمدی مالگزاری میں
برابر (۹) سال تک کام کرنے کے بعد آپ کا تقرر فروری ۱۳۲۷ف میں تعلقداری
ضلع رائچور پر ہوا۔ اور ضلع عثمان آباد میں آپ کی نمایاں کارگزاری کی وجہ سے نواب
سر علی امام موئید الملک مرحوم صدر اعظم وقت نے بطور خاص آپ کا انتخاب ضلع عادل
آباد کی ترقی کے لئے اواخر ۱۳۳۱ف میں فرمایا۔ جو خدمات آپ نے ضلع عادل آباد
میں انجام دئے ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں عادل آباد "کالے پانی" کے نام سے موسوم
تھا اور ہر فرد بشر اس ضلع پر تبادلہ کے نام سے کانوں پر ہاتھ رکھ لیتا تھا۔ یہ ضلع
شیر اور ریچھوں کا مسکن تھا۔ اس کی آب و ہوا خراب اور راستے نام کو نہیں تھے
اور اشیاء مایحتاج بدقت تمام میسر آتے تھے۔ بیٹی اور بیگار کے مظالم جدا تھے
آپ نے اس کے گوشہ گوشہ میں موٹریں چلادیں۔ اور خراب و دشوار گزار راستوں کو
قابل مرور بنا دیا۔ اور دوسرے ایسے انتظامات کئے کہ جن سے وہ خوف جو ملازمین
سرکار اور عوام الناس کے قلوب پر عادل آباد کے نام سے ہوتا تھا بفضل ایزدی
دور ہو گیا۔ عادل آباد سے ترقی پاکر بحیثیت صوبہ دار آپ گلبرگہ شریف گئے۔ اور
وہاں جو کارہائے نمایاں آپ نے بزمانہ صوبہ داری انجام دئے ہیں ان سے
گلبرگہ شریف کا ہر ایک شخص ہندو ہو یا مسلمان، پارسی ہو یا عیسائی بخوبی واقف
ہے افسوس ہے کہ بوجہ عدم گنجائش تفصیل سے یہاں نہیں لکھا جاسکتا۔ سررشتہ
تعلیمات کے کاموں میں آپ نے بزمانہ صوبہ داری بہت دلچسپی لی اور جس مدرسہ
فوقانیہ کے آپ صدر مدرس رہے تھے اس کو سکنڈ گریڈ کالج بنانے میں مساعی جمیلہ کو
کام میں لایا اور شکر ہے کہ مولوی خان فضل محمد خاں صاحب سابق ناظم تعلیمات کے
لطف و کرم اور رائٹ آنریبل نواب سر اکبر حیدر نواز جنگ بہادر بالقابہم کے توجہات
گرامی سے ۱۳۳۴ف میں سکنڈ گریڈ کالج بنگیا۔ اوائل ۱۳۴۱ف میں وظیفہ یابی کے

بعد آپ بعواطف شاہانہ اولاً معتمدی صرف خاص مبارک کی خدمت اور اس کے بعد عالیجناب صاحبزادہ نواب بسالت جاہ بہادر کے کنٹرولر کی خدمت سے سرفرازی پائے۔ خداوند تعالیٰ آپ کو مالک، ملک اور قوم کی خدمات ایسی ہی سرگرمی اور کامیابی کے ساتھ انجام دینے کی توفیق نیک عطا فرمائے جو بد وشعور سے آپ کا شعار رہا ہے۔ آپ ایک ذی اثر، ذی علم، متدین، بے لوث اور خلیق حاکم ہیں غربا، مساکین، یتیموں اور بیواؤں کی امداد و دستگیری فرمایا کرتے ہیں۔ حج بیت اللہ الحرام سے بھی مشرف ہو چکے ہیں۔ رفاہی امور خیر میں اکثر حصہ لیا کرتے ہیں ملک اور مالک کی خیرخواہی وجاں نثاری آپ کا شعار ہے۔ نہایت سادہ طبیعت رکھتے ہیں، علمی اداروں سے آپ کو خاص شغف ہے۔

آپ کا پتہ :- باغ ہری لال، عثمان پورہ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۳۲)

یٰسین علی خاں صاحب (نواب میر ------) آپ نواب میر حسین علیخاں مجاہد جنگ مرحوم کے خلف اکبر نواب میر نادر علی خاں کے پوتے ہیں۔ ۱۹۱۳ء میں آپ پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی اولاً خانگی طور پر ازاں بعد جاگیردار کالج میں داخل ہو کر میٹرک کے امتحان میں کامیابی حاصل فرمائی اس کے بعد ہی یف۔ اے کی تعلیم کے لئے سٹی کالج میں شریک ہوئے۔ بوجہ کمسنی آپ کے آبائی جاگیرات آپ کے والد کے انتقال کے بعد زیر نگرانی سرکار عالی صیغۂ عطیات لیلئے گئے تھے اب آپ کے حق میں واگزاشت ہو گئی ہیں۔ اس وقت آپ اپنے آبائی جاگیرات پر قابض و متصرف ہیں۔ جس کی آمدنی تخمیناً تیس ہزار ہے۔ آپ ایک لائق، ہونہار، سنجیدہ مزاج نوجوان نواب ہیں۔ ٹینس اور دیگر مردانہ کھیلوں کا

آپ کو ذوق و شوق ہے۔
آپ کا پتہ، جلال کوچہ، حیدر آباد دکن ہے۔

(۳۴۳)

یوسف حسین خاں صاحب

(نواب میر...... ......) آپ نواب میر مراد حسین خاں صف شکن جنگ مرحوم کے فرزند سوم اور نواب میر غلام حسین خاں صف افگن جنگ سلطان نواز الدولہ سلطان نواز الملک مرحوم کے لایق و فائق پوترے ہیں۔ ۱۸ ار فبروری ۱۸۹۶ء کو پیدا ہوئے چونکہ آپ کے والد ماجد کا سایۂ عاطفت آپ کے سر سے عین عالم طفولیت میں اٹھ گیا اس لئے آپ اپنی مہربان اور تعلیم یافتہ والدہ محترمہ کے زیر نگرانی اولاً گھر پر ازاں بعد مدرسۂ عالیہ میں تعلیم حاصل فرمائی اور ختم تعلیم تک مسٹر ایچ، سی، کوفی بی۔اے کی بورڈنگ میں اپنے ہر دو برادران بزرگ کے ساتھ رہے اور ترک تعلیم کے بعد ہی ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہو گئے، آپ کے آبائی جاگیرات جن کا محاصل تخمیناً ایک لاکھ سالانہ ہے اور جن پر اس وقت نواب میر جعفر حسین خاں صاحب بی۔اے خلف الصدق نواب فرخندہ نواز جنگ مرحوم المعروف بہ نواب صاحب تاڑبن (جو آپ کے برادر نسبتی ہونے کے علاوہ چچیرے بھائی کے فرزند بھی ہیں) قابض ہیں۔ جاگیرات مابین النزاع ہیں۔ ابھی اُن سے آپ کوئی استفادہ حاصل نہیں فرما رہے ہیں۔ کارروائی جاری ہے۔ سردست آپ منصب آبائی اور ماہوار خدمت سے مستفید ہو رہے ہیں۔ آپ کی شادی نواب فرخندہ نواز جنگ مرحوم المعروف بہ نواب صاحب تاڑبن کی صاحبزادی نوابہ مہر النساء بیگم صاحبہ سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو (۴) صاحبزادے اور (۲) صاحبزادیاں ہیں۔
آپ ایک خوش خلق، ملنسار، ہمدرد، ذی اثر، زود فہم، اعلیٰ تعلیم یافتہ،

طرزِ جدید کے دلدادہ نواب ہیں۔ آپ کے حسنِ خلق کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے
علم دوستی آپ کی قابلِ تعریف ہے۔ علمی کاموں میں آپ کو خاص شغف ہے
ذات اعلیحضرت بندگان عالی سے آپ کو خاص عقیدت ہے اور [illegible]
خوبی آپ کی یہ ہے کہ اپنی موروثی نمکخواری، تاریخی جاں نثاری و شاہ پرستی پر نازاں
ہے۔ آپ کے صاحبزادے (۱) نواب میر فیروز حسین خاں (۲) نواب میر مراد حسین
خاں (۳) نواب میر محمد حسین خاں (۴) نواب میر محمود حسین خاں اور صاحبزادیاں
(۱) نوابہ یوسف النساء بیگم (۲) نوابہ شریف النساء بیگم ہیں۔ چاروں صاحبزادے
اپنے تعلیم یافتہ والدین کے زیر نگرانی جاگیردار کالج میں اور دونوں صاحبزادیاں
محبوبیہ گرلس ہائی اسکول میں زیر تعلیم ہیں۔ آپ کے چاروں صاحبزادے نہایت
متین ذہین، وجیہ اور علم کے شوقین ہیں۔ اُن کے چہروں سے آثارِ متانت
و ذہانت و اقبالمندی ہویدا ہے۔ آپ کی خاص توجہ اور ان کے تعلیمی ذوق و
شوق کو دیکھکر ہمیں قوی توقع ہے کہ آپ کے چاروں صاحبزادے اعلیٰ تعلیم حاصل
کرکے اپنے اب و جد سے بھی بڑھکر ملک و مالک کے گراں قدر خدمات انجام دینگے
آپ اپنے ہونہار بچوں پر جس قدر بھی فخر کریں کم ہے۔
آپ کا پتہ :- بیگم منزل، حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۴۴)

یوسف علی صاحب (مولوی سید ....) آپ کی ولادت سنہ [illegible] ف میں مقام
حیدرآباد ہوئی۔ آپ کی ابتدائی تعلیم کا آغاز اعلیٰ پیمانہ پر ہوا۔ اردو، فارسی، انگریزی
میں آپ نے اعلیٰ قابلیت حاصل فرمائی۔ حیدرآباد سیول سرویس کے امتحان میں کامیاب
ہیں۔ یکم اردی بہشت سنہ ۱۳۲۹ف کو بحیثیت منصرم مددگار افسر خاص توسیع مجلس وضع قوانین

بلدہ سلک ملازمت سرکارِ عالی میں داخل ہوئے۔ من ابتداء ۲۱۔ دی ۱۳۲۸ف لغایت ۹۔ دی ۱۳۲۹ف علاقہ سرکارِ عظمت مدار میں بحیثیت ہیوال سرویس پروبیشنر کارگزار رہکر مالی اور انتظامی امور کا علمی تجربہ حاصل فرمایا۔ ۱۰۔ دے ۱۳۲۹ف کو سوم تعلقدار ۲۰۔ خورداد ۱۳۳۱ف کو منصف کلبگورا اور ۱۰۔ اسفندار ۱۳۳۲ف کو منصرم تعلقدار درجہ دوم اورنگ آباد ۱۶۔ بہمن ۱۳۳۵ف کو منصرم زائد ناظم ضلع اورنگ آباد ۱۰۔ بہمن ۱۳۳۶ف کو مددگار معتمد تعمیرات اور ۱۰۔ اسفندار ۱۳۳۶ف کو نائب معتمد تعمیرات کی خدمت پر ترقی پائے۔ ۸۔ اردی بہشت ۱۳۴۱ف کو منصرم معتمد تعمیرات مقرر ہوئے۔ اس وقت آپ اپنی اصلی خدمت نائب معتمدی تعمیرات پر فائز ہیں ایک عرصہ تک آپ بحیثیت رکن کمیٹی انتظام اسٹیٹ راجہ شیو راج دہرم ونت آنجہانی اسٹیٹ مذکور کا کام علاوہ فرائض سرکاری کے انجام دیتے رہے۔ رفاہ عام کے کاموں سے آپ کو خاص دلچسپی ہے۔ چنانچہ آپ کی اس دلچسپی کو دیکھکر حکومت سرکارِ عالی نے آپ کو مجلس بلدیہ کی رکنیت کے لئے منتخب فرمایا ہے، سرگرم اور پرجوش اراکین بلدیہ میں آپ کی ایک ممتاز حیثیت ہے۔ ماتحتین آپ سے نہایت خوش اور حکومت سرکارِ عالی آپ کی عمدہ کارگزاریوں کی معترف ہے۔ پبلک آپ کے رفاہی کاموں کو بنظر استحسان و تشکر دیکھتی ہے۔ حیدرآباد کے ہر طبقہ میں ہر دلعزیز اور اعلیٰ سوسائٹی میں بڑی وقعت رکھتے ہیں۔ اپنے فرائض منصبی نہایت جفاکشی، معاملہ فہمی اور دیانت و بے لوثی سے انجام دیتے ہیں۔ نہایت خوش خلق، اعلیٰ تعلیم یافتہ پابند صوم و صلواۃ اور خیر خواہ ملک و مالک حاکم ہیں۔

آپ کا پتہ :۔ لکڑی کا پل، سیف آباد حیدرآباد دکن ہے۔

جن اصحاب کے حالات کی فراہمی میں تعویق ہو گئی اُن کے حالات
ترتیب میں سلسلہ وار نہ آنے کی وجہ ضمیمہ ہذا میں اُن کے حالات
(درج کئے گئے ہیں)

احمد علیخاں صاحب (مولوی میر۔۔۔۔۔۔) آپ ایرانی النسل ہیں۔ آپ کا سلسلۂ نسب حضرت امام رضا غریب علیہ السلام سے ملتا ہے۔ آپ کے جد اعلیٰ میر محمد رضا ایران سے سترھویں صدی عیسوی میں بعہد شہنشاہ اورنگ زیب وارد ہندوستان ہوئے محمد شاہ بادشاہ دہلی کے عہد حکومت میں دیوان دکن مقرر ہوئے۔ اس کے بعد میر بخشی اور گورنر گجرات کے اعلیٰ عہدوں پر فائز اور خطابات حیدر قلی خاں، ناصر جنگ، معز الدولہ سے مفتخر و ممتاز ہوئے۔ نواب میر محمد رضا حیدر قلی خاں کی شادی میر محمد کاظم دولت آبادی کی صاحبزادی سے ہوئی جن کے بھائی شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر غازی کے ہمزلف (ساڑو) تھے۔ آپ کا سلسلہ حسب نادر شاہ ایران سے ملتا ہے جن کے فرزند نصر اللہ خاں حیدرآباد آئے اور نظام الملک آصف جاہ اول نے ان کو اپنے ارکین دربار میں شریک فرماکر معزز و ممتاز فرمایا۔

آپ (صاحب تذکرہ) مولوی میر امیر علی خاں صاحب مرحوم سابق اول تعلقدار کے فرزند ہیں، آپ کی ولادت ڈسمبر ۱۸۸۲ء میں ہوئی ابتدائی تعلیم مدرسہ عالیہ میں

زاں بعد تکمیل درس کے لئے نظام کالج میں داخل ہوئے۔ حضرت اقدس و اعلیٰ کی ولیعہدی کے زمانہ میں آپ کو مصاحبت کا فخر و امتیاز حاصل رہا۔ ۱۹۰۹ء میں بحیثیت تحصیلدار سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ۱۹۱۱ء میں اڈیکانگی نواب سالار جنگ بہادر مدار المہام وقت پر مامور ہوئے۔ ۱۹۱۵ء میں مہتم کروڑ گیری ۱۹۱۶ء میں دوم تعلقداری پر فائز ہوئے۔ ۱۹۲۷ء میں آپ کو عہدۂ جلیلہ اول تعلقداری پر ترقی ملی۔ ۱۹۳۵ء میں حسب فرمان خسروی عہدۂ جلیلہ صوبہ داری صوبہ گلشن آباد میدک پر فائز ہوئے۔ اور اس خدمت کو آپ نے ایک عرصہ دراز تک نہایت خوش اسلوبی، بے لوثی اور ستعدی سے انجام دے کر وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے۔ آپ کے پانچ صاحبزادے ہیں جن کے نام (۱) ڈاکٹر میر امیر علی خاں صاحب (۲) مولوی میر عابد علیخاں صاحب (۳) مولوی میر عباس علیخاں صاحب (۴) مولوی میر اصغر علی خاں صاحب (۵) مولوی میر اکبر علی خاں صاحب ہیں۔ صاحبزادگان اول و ثانی الذکر اعلیٰ تعلیم یافتہ اور سرکار عالی کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہیں صاحبزادگان ثالث و رابع و خامس الذکر ہنوز تحصیل علم میں مشغول ہیں۔

آپ (صاحب تذکرہ) نہایت وجیہ، خلیق، متدیّن، نصفت شعار اور ذی علم حاکم ہیں۔ ہر کسی سے کشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ آپ کو دیوڑھی دربار کی عزت اور ہر طبقہ میں ہر دلعزیزی حاصل ہے۔

آپ کا پتہ:۔ سوباجی گوڑہ، حیدر آباد دکن ہے۔

(۱۳۵)

ایرچ شاہ چینائی صاحب

(مسٹر.........) آپ سہراب جی جمشید جی آنجہانی المخاطب بہ نواب سہراب نواز جنگ بہادر (فرزند جمشید جی ایدل جی چینائی) کے فرزند

...جی ہیں۔ آپ کا خاندان چینائی کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کے جد اعلیٰ سہراب جی
...ن جی بعہد نواب سکندر جاہ مغفرت منزل اورنگ آباد سے جالنہ فوج کے ساتھ
...بہ تجارت آئے تھے۔ جب حیدرآباد کنٹیجنٹ کا جالنہ سے ۱۸۳۵ء میں تبادلہ ہوا تو
...بھی جالنہ سے اسی رسالہ کے ساتھ سکندرآباد تشریف لائے۔ آپ کا خاندان برابر
...۱۰ سال سے بمقام سکندرآباد مقیم اور تجارت و دیگر مختلف النوع کاروبار میں
...روف ہے۔ آپ کے خاندان کی ایک شاخ پونہ اور دوسری بمبئی میں نہایت
...الحال ہے۔ آپ (ایرچ شاہ چینائی صاحب) بتاریخ ۱۱۔ آبان ۱۳۰۲ف سکندرآباد
...متولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم محبوب کالج سکندرآباد میں حاصل کرنے کے بعد بغرض
...حصول اعلیٰ تعلیم بمبئی روانہ ہوئے اور وہاں بی۔ اے کی تعلیم میں مشغول تھے کہ اسی
...اء میں آپ کے والد ماجد نے آپ کو حسب خواہش مسٹر ڈنلاپ بمبئی سے حیدرآباد
...طلب فرمالیا۔ جب آپ حیدرآباد واپس آئے تو مسٹر موصوف آپ کو دیکھ کر بہت خوش
...اور آپ کا امتحان لے کر مطمئن ہوئے، چنانچہ اسی وقت یعنے ۲۳ بہمن ۱۳۲۲ف
...نائب سوم تعلقدار درجہ دوم و اسی کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک
...لئے گئے۔ اور اس خدمت پر شہریور ۱۳۲۶ف میں آپ کا استقلال عمل میں آیا۔
...اسی حیثیت سے آپ محبوب آباد و محبوب نگر پر خدمات انجام دے کر ۔ یکم امرداد
...۱۳۲۰ف کو منصرم مددگار ناظم درآمد و برآمد اشیاء ضروری قسمت ورنگل، یکم
...۱۳۳۱ف کو مستقل مددگار تعلقدار مدہرہ ہو کر حضور آباد و مومن آباد پر کارگزار رہ کر
...اس کے بعد ۲۶۔ آذر ۱۳۳۷ف کو خدمت اول تعلقداری ضلع بیڑ پر ترقی پائی اور اسی
...حیثیت سے اضلاع نظام آباد و گلبرگہ پر خدمت انجام دیکر ۱۳۴۸ف میں عہدہ جلیلہ
...صدر مددگاری ورنگل پر فائز ہو کر ملک کی اہم خدمات کی انجام دہی میں مشغول ہیں۔ آپ صیغہ
...مال کے مالہ و ماعلیہ سے بخوبی واقف اور ایک وسیع التجربہ حاکم ہیں۔ نہایت لائق

مستعد، جفاکش، منصف مزاج، غریب پرور اور خوش اخلاق ہیں۔ باوجود انہماک
آپ اپنے مزاج کو کبھی برہم نہیں ہونے دیتے، جو شخص آپ کے سامنے جاتا ہے
(خواہ وہ مستغیث ہو یا وکیل یا کسی ضلع کا کاشتکار یا رعیت) اس سے آپ نہایت
اخلاق اور دلجوئی، تشفی بخش و تسکین آمیز کلمات سے پیش آتے ہیں یہی وجہ ہے
کہ آپ کا ہر شخص مداح ہے۔ آپ کی رحمدلی، غرباپروری اور عدل گستری لائق
ستایش ہے آپ طبقۂ پارسیان کے ایک ذی اثر، سربرآوردہ و نامبرآوردہ خاندان
کے رکن رکین ہیں۔ آپ کا پتہ :- تاڑبن سکندرآباد (دکن) ہے۔

(۳۳۶)

بہرام جی داراب جی صاحب (مسٹر) .... آپ ایک معزز و ممتاز
پارسی خاندان حیدرآباد کے ہردلعزیز رکن۔ داراب جی باپو جی چینائی المخاطب بہ
نواب داراب جنگ بہادر سابق صوبہ دار و حال صدرالمہام صرف خاص مبارک کے
لایق فرزند ہیں۔ بتاریخ ۱۲۔ دی ۱۳۱۵ف بمقام حیدرآباد دکن پیدا ہوئے۔ اپنے
والد ماجد کے زیر نگرانی سرکاری درسگاہوں میں اعلیٰ پیمانہ پر تعلیم حاصل فرمائی۔ اردو
فارسی، انگریزی اور گجراتی میں مہارت تامہ رکھتے اور سیاق و سباق سے بخوبی
ماہر ہیں، بعد انفراغ تحصیل علم ۱۲۔ آذر ۱۳۳۸ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں
بحیثیت منصرم نائب مددگار مہتمم بندوبست منسلک ہوئے، زاں بعد ۲ تیر ۱۳۳۸ف
کو منصرم مددگار مہتمم بندوبست ہوکر رہے۔ امرداد ۱۳۳۸ف کو اپنی اصلی خدمت پر واپس
ہوئے اور ۱۰؍ تیر ۱۳۴۰ف کو منصرم مددگار ناظم بندوبست اور یکم بہمن ۱۳۴۰ف کو
خدمت نائب مددگار ناظم بندوبست پر آپ کا استقلال عمل میں آیا۔ مورخہ ۱۶ مہر ۱۳۴۱ف
کو علاقہ کورٹ آف وارڈز سرکار عالی میں آپ کی منتقلی عمل میں آئی۔ آپ جہاں کہیں رہے

اپنے فرائض کو نہایت مستعدی، جفاکشی اور خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے۔ اس وقت آپ مددگار ناظم بندوبست کے عہدے پر فائز اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں ہمہ تن مصروف و مشغول ہیں۔ مالی اور انتظامی امور میں آپ کو کافی عبور ہے بندوبست میں دیرینہ تجربہ رکھتے ہیں۔ آپ ایک رحمدل، ہمدرد، خلیق، متدین بے لوث، ملک و مالک کے بہی خواہ، نہایت مستعد، جفاکش، الولد سر لابیہ کی مصداق، عالی ہمت، نجستہ خصلت، فرض شناس اور نوجوان حاکم ہیں۔ آپ کے خاندانی وقار اور آپ کے والد ماجد کے گراں قدر خدمات کے نظر کرتے ہیں توقع ہے کہ آپ بہت جلد کسی اعلیٰ خدمت پر فائز ہو کر ملک کے اس سے بڑھ کر خدمات کی انجام دہی میں مشغول ہوں گے۔

آپ کا پتہ:۔ گنگوے روڈ، سکندرآباد (دکن) ہے۔

(۳۳۷)

کاظم حسین خاں صاحب (نواب میر ---------) آپ نواب میر بضاعت حسین خاں المخاطب شاہنواز خاں فتح یار جنگ سہام الدولہ شجاع الملک مرحوم و مغفور کے فرزند، نواب میر اسد علیخاں نظام یار جنگ نظام یار الدولہ حسام الملک خانخاناں مرحوم کے پوترے اور نواب کمال الدین حسین خاں کمال یار جنگ بہادر کے بھتیجے ہیں۔ آپ بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے، آپ کی ابتدائی تعلیم کا آغاز مدرسہ اعزہ میں ہوا۔ ایک عرصہ تک آپ تحصیل علم میں مشغول رہے، اردو، فارسی اور انگریزی سیاق و سباق سے ماہر ہیں۔ آپ کی شادی نواب میر محمد علی خاں مرحوم نبیرۂ نواب حیدر یار جنگ رشید الدولہ رشید الملک مرحوم کی صاحبزادی نوابہ شہر بانو بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ آپ ایک عالی خاندان کے معزز رکن، صاحب اخلاق، ذی مروت اور

اپنے لایق والد مرحوم کے زندہ تمثال اور پابند ... صلوٰۃ نواب ہیں۔
آپ کا پتہ :- ملک پیٹھ، حیدرآباد دکن ...

(۳۳۸)

لیڈی صاحبہ نواب سر وقار الامراء مرحوم (علیا حضرت) ... آپ کا نام حضرت داور النساء بیگم عرف جہاندار النساء بیگم صاحبہ ہے۔ آپ ... نواب ... نظام آصفجاہ خامس کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی شادی نواب محمد فضل الدین خاں سکندر جنگ اقبال الدولہ اقتدار الملک سر وقار الامراء مرحوم و مغفور کے۔ سی۔ آئی۔ ای سابق مدار المہام ریاست عالیہ حیدرآباد دکن (بعہد وزارت نواب تراب علیخاں سر سالار جنگ شجاع الدولہ مختار الملک مرحوم) سے ہوی۔ نواب اقبال الدولہ مرحوم کو آپ کے بطن سے ایک صاحبزادہ نواب محمد مختار الدین خاں نامور جنگ اقتدار الدولہ ... بہادر اور ایک صاحبزادی لیاقت النساء بیگم صاحبہ ہیں۔ صاحبزادی کی شادی نواب میر فیاض الدین علی خاں قوت جنگ بہادر سے بحین حیات نواب سر وقار الامراء مرحوم ۱۹۔ ذی قعدہ ۱۳۱۷ھ کو نہایت تزک و احتشام کے ساتھ ہوی جن کی صاحبزادی حضرت سعادت النساء بیگم صاحبہ (نبسی صاحبہ تذکرہ) ہیں جو نواب خیر نواز جنگ بہادر کو بیاہی گئیں ۱۳۱۹ھ میں آپ کے شوہر (نواب سر وقار الامراء مرحوم) کا انتقال ہوا۔ آپ جاگیرات سے بھی سرفراز ہیں۔ آپ حضور پر نور کی پھوپی ہوتی ہیں۔ حضور پر نور آپ کا احترام فرماتے ہیں۔ آپ ۱۳۵۳ھ میں حج بیت اللہ الحرام اور مقامات مقدسہ مدینہ منورہ سے مشرف ہو چکی ہیں۔ آپ اسلامی اصول و تہذیب و تمدن کی دلدادہ، عالی حوصلہ، فہیم و دانا، بلند ہمت، خجستہ خصلت، نیک طینت، وسیع الاخلاق، پابند صوم و صلوٰۃ و وضع امیرانہ خاتون ہیں۔ آپ کی جس قدر بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

آپ کا پتہ :- دیوڑھی نواب اقبال الدولہ مرحوم حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۳۹)

ڈگمبر پرشاد صاحب اوتھی (رائے ....) آپ رائے رتن لعل صاحب محاسب مخارج پائیگاہ کے فرزند ہیں، سال ۱۳۰۳ف میں بمقام بیگم بازار بلدہ حیدرآباد پیدا ہوئے، مرہٹی و ہندی کی تعلیم اینگلو ورن اسکول میں اور اردو، فارسی کی مدرسۂ فخریہ میں پائی، امتحان صدر محاسبی میں کامیاب ہیں فی زمانہ قدیمی کاغذات کے عملیات و متصدیانہ اصطلاحات سے واقف لوگوں کی کمی ہے جس سے قدیم کاغذات سے کماحقہ مستفید ہونا دشوار ہے۔ آپ ان باتوں سے اچھی طرح واقف اور اس کے ماہر ہیں۔ آپ کے اسلاف نے جنگ "کھرڈلہ" وغیرہ میں کارہائے نمایاں انجام دئے اس بنا پر علاقہ پائیگاہ کی ملازمت میں آپکا موروثی سلسلہ ہے چنانچہ علاقہ پائیگاہ نواب معین الدولہ بہادر میں آپ کا ابتدائی تقرر ۱۳۲۰ف میں ہوا، بتدریج ترقی کرتے ہوئے اب آپ مہتمم محلات کی خدمت پر فائز ہیں علاقہ صرف خاص مبارک و پائیگاہ میں مقدمات کے تصفیہ کے لئے جو کمیشن قایم ہوا تھا اس میں آپ نے منجانب پائیگاہ نہایت محنت و وفاداری سے کارہائے نمایاں انجام دئے آپ ایک دیانت دار، مدبر و مستعد عہدہ دار ہیں اور اپنے مالک کی وفاداری و خیرخواہی ہمیشہ آپ کا شعار رہا۔ نادر امور کے کاموں اور اخلاقی مسائل و تعمیرات و آرائش کے کاموں سے آپ کو خاص دلچسپی ہے۔ آپکا پتہ ہری باؤلی حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۴۰)

سید حسن صاحب جوشن (مولوی ....) آپ سید محمد حافظ مرحوم (ضلعدار)

نصفت ممالک محروسہ یعنے تلنگانہ و کرناٹک) کے فرزند اور سید قدرت علی مرحوم تعلقدار اندور (نظام آباد) کے پوترے ہیں۔ آپ کے جدّ اعلیٰ لسان الہند میر غلام علی آزاد بلگرامی مصنف سرو آزاد و خزانہ عامرہ، جو ایک جیّد عالم و فاضل متبحّر تھے اور جن کے کارناموں کا ذکر صاحب تاریخ مآثر الامرا نے اپنے تذکرہ میں شرح و بسط کے ساتھ کیا ہے، دہلی سے ہمراہ رکاب حضرت مغفرت مآب واردِ اورنگ آباد ہوکر نواب ناصر جنگ شہید کے اتالیق مقرر ہوئے اور ڈھائی ہزار روپیہ منصب سے سرفراز تھے آپ (صاحب تذکرہ) کے اکثر و بیشتر ارکین خاندان اس سرکار ابد قرار کے عہدہائے جلیلہ پر فائز رہکر کارہائے نمایاں انجام دیتے رہے ہیں۔ آپ ۸ ذی الحجۃ الحرام ۱۲۸۰ھ کو بمقام اندور صوبہ بیدر ملک سرکار عالی پیدا ہوئے۔ عربی، فارسی، اردو، اور انگریزی کی تحصیل لایق و فایق اساتذہ سے فرمائی۔ اردو، فارسی اور عربی کے ایک جیّد عالم اور متبحّر فاضل نیز انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں امتحان وکالت میں بدرجۂ اعلیٰ کامیاب ہیں۔ ۶ رصفر ۱۳۱۲ھ کو منتظمی دفتر انسپکٹر جنرل رجسٹریشن واسٹامپ ازاں بعد ۱۳۱۵ھ کو خدمت نظامت دیوانی ضلع بیدر پر مامور ہوئے۔ اس وقت صرف خاص مبارک میں خدمت مہتممی باغات پر مامور اور اپنے مفوضہ خدمات نہایت لیاقت و عمدگی سے انجام دے رہے ہیں، آپ حیدرآباد کے ہر طبقہ میں ہر دلعزیز نہایت سلیم الطبع، مدبّر، ذی اخلاق، متدیّن، نصفت شعار، صوم و صلوٰۃ اور وضع قدیم کے پابند حاکم ہیں۔ آپ کے صاحبزادگان ریاست ابد مدت کے عہدہ ہائے جلیلہ پر فائز اور ملک و مالک کے اہم خدمات کی انجام دہی میں مشغول ہیں۔ آپ نے اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ عتبات عالیات میں گزار کر دنیا کی طرح دین کو بھی اچھی طرح سنوار لیا ہے۔ آپ کا پتہ :۔ کاچی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

اشاریہ

پیش کار

صدر اعظم

امرائے عظام

صدر المہامان

چیف سکریٹری

معتمدین

۷۔ نائب معتمدین

۸۔ میر مجلس عدالت العالیہ

۹۔ اراکین عدالت العالیہ

۱۰۔ صدر ناظم

۱۱۔ نظماء

۱۲۔ نائب نظماء

۱۳۔ اراکین خاندان ہر سہ پائیگاہ

۱۴ - جاگیرداران

۱۵- والیان سمستان

۱۶۔ مددگاران

۱۷۔ صوبہ داران

۱۸۔ اول تعلقداران

۱۹ - دوم تعلقداران و تحصیلداران

۲۰ - پرنسپل صاحبان

۲۱ - پروفیسر صاحبان

۲۲ - مسجد جامعہ عثمانیہ

۲۳ - صدر مہتمہ

۲۴ - مہتمم صاحبان

۲۵۔ معتمد مجلس بلدیہ

۲۶۔ حکّام وظیفہ یاب

۲۷ - بیرسٹران

۲۸ - ایڈوکیٹ

۲۹ - وکلاء

۳۰ - انجنیرس

۳۱ - ڈاکٹر و حکیم

۳۲۔ لیڈیز ڈاکٹر

۳۳۔ عہدہ داران صرفخاص مبارک، پائیگاہ و اسٹیٹ

۳۴۔ دیگر مشاہیر

۳۵۔ پرائیوٹ سکریٹری حضرت ولیعہد بہادر

۳۶۔ شعراء

(رجسٹری شدہ تحت قانون کمپنی سرکارعالی

نظام شاہی روڈ ۔ حیدرآباد دکن

شیر بروکرس

حیدرآباد کا معاشی مستقبل لمیٹڈ کمپنیوں کی وجہ سے امید افزا
نظر آرھا ھے۔ مختلف ادارے معاشی استحکام کیلئے مصروف عمل ھیں۔

فی زمانہ روپیہ سے مزید روپیہ پیدا کرنے کا محفوظ طریقہ
یہ ھیکہ اچھی کمپنوں کے حصص خریدے جائیں۔ سالانہ منافع کے علاوہ
قیمت میں اضافہ ھوتے ھی ان حصص کے فروخت سے معقول فائدہ
حاصل کیا جاسکتا ھے۔

آسانی اور ممکنہ عجلت کے ساتھ لمیٹڈ کمپنیوں کے حصص کی
خرید و فروخت کا انتظام کیا جارھا ھے مزید تفصیلات کیلئے ھم سے
مراسلات فرمائیے۔

سلطان الدین اینڈ سنس
شیر بروکرس کمیشن ایجنٹس
روبرو گرامر اسکول۔ حیدرآباد دکن

ریاست گوالیار

تک اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ سے انگریزی، اردو، فارسی، ہندی اور مرہٹی وغیرہ دلوائی نیز فنون سپہ گری و شہسواری میں آپ کو اچھی مشق کرائی گئی۔ السنہ انگریزی پر آپ کو کافی عبور حاصل ہے۔ آپ ہندوستان کے ایک مشہور و معروف انداز اور ایک اچھے شکاری مہاراجہ ہیں۔ شکار کے وقت آپ کا نشانہ کبھی خطا نہ نہایت کم عمری ہی میں آپ نے تمام علوم و فنون میں کمال حاصل فرمالیا ہے۔ معاملات و مسائل سیاسی میں آپ کی رائے بہت بڑا درجہ رکھتی ہے۔ آپ ابھی ۹ سال ہی کے کہ آپ کے والد ماجد کا سایۂ عاطفت آپ کے سر سے اٹھ گیا۔ اور اسی وقت یعنی ۹ جون ۱۹۲۵ء کو آپ کی جانشینی کا اعلان بمقام لندن نواب سر سلطان احمد خاں اسپیل ممبر ریاست گوالیار نے کر دیا۔ آپ کی کمسنی کی وجہ ریاست کے نظم و نسق کے لیے ایک ریجنسی قایم ہوی جس کی صدر ہر ہائینس بڑی مہارانی صاحبہ قرار دیگئیں۔ گیارہ سال تک یہ ریجنسی قایم رہی ۲- نومبر ۱۹۳۶ء کو آپ نے کامل اختیارات کے ساتھ نہایت تزک و احتشام سے مسند نشین ہوکر زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔ عنانِ حکومت ہاتھ میں لینے سے قبل ہی آپ ریاست کے نظم و نسق کی تفصیلات سے کماحقہٗ واقفیت حاصل کر چکے تھے۔ چنانچہ مسند نشین ہوتے طرف تو آپ نے حکومت سرکار عظمت مدار کو اپنی خاندانی وفا شعاری کا یقین اور دوسری طرف اپنی رعایا، کو اطمینان دلایا کہ اُن کی فلاح و بہبودی میں ہمیشہ کوشاں رہیں گے۔ آپ کو اپنی رعایا، کے ساتھ بڑی ہمدردی اور ان کے فلاح و بہبودی کا بہت خیال ہے۔ آپ کی مذہبی رواداری بھی لائق صد ستایش ہے۔ آپ کی تمام تر توجہ اس کی طرف مبذول ہے کہ کسی طور سے ریاست کے کاروبار نظم و نسق عدیم المثال چنانچہ ریاست کو آپ نے جدید تہذیب کے مطابق منظم کر کے نئی نئی اصلاحیں فرمائیں جس سے آپ کی خوش سلیقگی و اعلیٰ معیار قابلیت و ذاتی دلچسپی کا پتہ چلتا ہے۔

ریاست گوالیار

ہندوستان کی دیسی ریاستوں میں بلحاظ تاریخ اس ریاست کو ایک نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ یہ ریاست صوبۂ متوسط ہند میں واقع ہے اور بڑی ریاستوں میں اس کا شمار ہے اس کا رقبہ ۲۶ ہزار تین سو ۶۷ مربع میل ہے۔ اس کی آبادی ۳۵ لاکھ ۲۳ ہزار ستر ہے اس کی سالانہ آمدنی ۲ کروڑ ۴۱ لاکھ ۹۷ ہزار ہے۔ سلامی (۲۱) توپ کی ہے۔ آمدنی کا پانچ فیصد حصہ تعلیمات پر صرف ہوتا ہے۔ اس ریاست میں کئی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ درباری زبان مرہٹی ہے۔ مالوے سے ملحقہ علاقہ میں مالوی اور دیگر حصوں میں ہندی زبان جاتی ہے۔ اردو زبان بھی عام طور سے مروج ہے۔ دفتری کاروبار ہندی اور انگریزی میں ہوتے ہیں تعلیم یافتہ طبقہ میں فارسی دان کی کثرت پائی جاتی ہے۔ اس ریاست ہز ہائینس مہاراجہ مختار الملک، عظیم الاقتدار، رفیع الشان، والا شکوہ محتشم دوراں ۃ الامراء، مہاراجہ، دھیراجہ، حسام السلطنت جارج جیواجی راؤ سندھیا عالیجاہ بہادر، شری ناتھ منصور زماں فدوی حضرت ملک معظم رفیع الدرجہ انگلستان حکمراں ہیں

آپ ہز ہائینس سر مادھو راؤ سندھیا آنجہانی کے اکلوتے فرزند ہیں۔ ۲۶ جون ۱۹۱۶ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد نے آپ کو خاص اہتمام کے ساتھ ایک خاص نظام کے

آپ ریاست کے ہر جزو کل سے واقف اور انتظامی معاملات میں بڑے مستعد اور جفاکش ہیں۔ ریاست کے ہر محکمہ کے کاموں کو خود دیکھتے ہیں۔ آپ کی قوتِ فیصلہ بہت مضبوط ہے۔ بڑے بڑے انگریز حکام اور سرکار عظمت مدار آپ کی دماغی برتری اور عقلی فوقیت اور عملی مستعدی کے مداح اور معترف ہیں آپ ہی کی مستعدی کی وجہ سے ریاست کے جملہ چھوٹے بڑے حکام بھی ہر وقت مستعد رہتے ہیں آپ اپنی ریاست کے جملہ حالات سے باخبر رہتے ہیں، شہسواری اور سپہ گری میں اپنی آپ نظیر ہیں۔ ہندوستان میں موتی والے مہاراجہ مشہور ہیں۔

لشکر گوالیار جی۔ آئی۔ پی ریلوے کا اسٹیشن ہے۔ اس کے قریب ایک عالیشان سنگ بستہ عمارت ہے جو گرانڈ ہوٹل کہلاتی ہے۔ اس ہوٹل کے متصل نہایت وسیع ریس کورس ہے جس کا پاویلین نہایت خوبصورت اور سنگ بستہ ہے مسافرین کو اس اسٹیشن پر ہر قسم کی سواری ملتی ہے۔ زیادہ تر سواریوں میں یکے ملتے ہیں۔ ریلوے گیٹ کے اس طرف ایک مختصر سا بازار ہے جس کو پڑاؤ کہتے ہیں۔ پڑاؤ کے متصل ایک بڑی سرائے ہے جو ڈفرن سرائے کہلاتی ہے۔ اس سرائے کے سامنے ایک ہوٹل ہے جو دو منزلہ سنگ بستہ ہے جس کو لشکر ہوٹل کہتے ہیں۔ اس ہوٹل کے دونوں جانب سنگ بستہ انگلش ڈزائن کے عمدہ عمارات ہیں جس میں سیول اینڈ ملٹری اسٹور، موٹر ورکشاپ اور سگریٹ فیاکٹری ہے۔ اس کے پیچھے ایک بہت بڑا باغ ہے جو پھول باغ کہلاتا ہے۔ اس میں ہز ہائنیس کا محل ہے جو جیا بلاس پیالس سے موسوم ہے۔ اس پیالس کے سامنے سے ریلوے لائن چھوٹی (گوالیار لائٹ ریلوے اسٹیٹ کی ریلوے ہے جو بھنڈ اور سپری گوالیار لشکر ہوتے ہوئے جاتی ہے) اور بڑی اسٹیشنوں تک گئی ہے۔ جب ہز ہائنیس کسی سفر پر جاتے ہیں تو اسپیشل محل کے سامنے آکر ٹھہرتی ہے۔ پھول باغ گوالیار کا سب سے زیادہ شاندار پُرفضاء

اور خوش نما باغ ہے اس میں ہر قسم کے چرند و پرند و درند بکثرت ہیں۔ اس باغ میں ایک
نہایت خوبصورت مسجد ہے جو ہز ہائینس سرمادھوراؤ سندھیا آنجہانی کے عہد کی تعمیر
کردہ ہے۔ اس کو موتی مسجد کہتے ہیں۔ نیز اہل ہنود کی پوجا پاٹ کے لئے یہاں ایک
نہایت خوش نما دیول بھی ہے جو مہاراجہ سرمادھوراؤ سندھیا کی رواداری کا بہترین
نمونہ پیش کرتی ہے۔ اِس باغ میں جو جیجا مہاراج (والدۂ سرمادھوراؤ سندھیا آنجہانی)
کا مجسمہ سنگ مرمر کا تیار کردہ نصب ہے۔ اس باغ میں کئی ایک شاندار عمارتیں
ہیں جن میں سرکاری دفاتر ہیں۔ یہاں کے قابل دید مقامات میں باڑہ ہے جو ریاست
کے دفاتر کا مرکز ہے۔ یہ صرافہ سے کچھ فاصلہ پر واقع ہے اور وہاں کے لوگوں کا
تفریحی مقام بھی ہے۔ اس کے بیچوں بیچ جیواجی راؤ سندھیا (موجودہ ہز ہائینس
کے دادا) کا مجسمہ سنگ مرمر کا بنا ہوا نصب ہے۔ دربار ہال، سنٹرل پوسٹ
اینڈ ٹیلیگراف آفس وکٹوریہ مارکٹ، ہائیکورٹ یہاں کے شاندار عمارات سے ہیں
یہیں وکٹوریہ ہائی اسکول اور میونسپالٹی کا دفتر اور امپیریل بنک آف انڈیا لمیٹیڈ
واقع ہیں۔ اس مقام پر شام کے وقت بہت چہل پہل رہتی ہے۔ گوالیار کے
تین مقامات مشہور و معروف ہیں۔ گوالیار، لشکر اور مرار۔ یہ تینوں تکونی شکل میں
تین آبادیاں قریب قریب میں واقع ہیں۔ گوالیار کا قلعہ ہندوستان کے مشہور
و معروف مضبوط و شاندار اور تاریخی قلعوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس میں بہت سارے
تہ خانے اور سرنگیں ہیں۔ اسی قلعہ میں ایک تنگ و تاریک کمرہ ہے جس کی نسبت
قلعہ دار صاحب کا بیان ہے کہ اورنگ زیب عالمگیر غازی نے اپنے والد شاہجہاں
کو یہیں قید کر رکھا تھا اور اس کی ایک سرنگ میں اپنے ایک بھائی شہزادہ مراد کو قتل
کرادیا تھا۔ اِسی قلعہ میں گجری اور مان سنگھ کے محلات ہیں جو قابل دید عمارات سے
ہیں۔ قلعہ میں ایک اسکول قایم ہے جو سردار اسکول کہلاتا ہے۔ اس میں گوالیار کی

راج دہانی کے سردار زادے تعلیم پاتے ہیں۔ پائین قلعہ محمد غوث کا مزار ہے
ان کی نسبت سنا جاتا ہے کہ یہ اکبر اعظم شہنشاہ ہندوستان کے پیرومرشد تھے چنانچہ
ان کا مقبرہ جو نہایت شاندار ہے، شہنشاہ موصوف ہی کا تعمیر کردہ بتایا جاتا ہے۔
یہ مقبرہ پتھر کا تعمیر شدہ ہے۔ پتھر میں جالی کا کام کرکے اس زمانہ کے صناعوں نے
صنعت سنگتراشی کا بہترین نمونہ پیش کیا ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ مقبرہ
ہندوستان کے خوش نما سے خوش نما مقابر میں شمار ہوتا ہے۔ اس کے قریب ہی
موسیقی کے مشہور و معروف موجد تان سین کا مقبرہ ہے جس کی زیارت کے لئے
اکثر و بیشتر قوال اور موسیقی کے شوقین آیا کرتے ہیں۔ قلعہ کی پشت پر جنگل میں نواب
معتمد خاں لک بخش کا تعمیر کیا ہوا ایک پختہ تالاب ہے جس کو ساگرتال کہتے ہیں۔ یہ
تالاب ہاتھی خاص عمیق ہے۔ اس کے چاروں طرف بہت سی عمارتیں ایک سے
بڑھکر ایک خوش نما اور بلند بنی ہوئی ہیں۔ جن کے بالاخانوں پر سے دور دور کا
منظر دکھائی دیتا ہے۔ مشرق کی طرف گوالیار کے قلعہ کا پچھواڑہ ہے۔ مغرب کی طرف
ایک وسیع میدان کو طے کرنے کے بعد سلسلہ بندھیاچل کی جنوبی بڑی دلکش
پہاڑیاں دلکشی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ مناظر قدرت کو پیش کرتی ہیں۔ اسی
تالاب (ساگرتال) سے ملے ہوئے اِدھر اُدھر چند اسلامی اور عیسائی قبرستان
ہیں۔ جنوبی سمت کی زمین کربلا کے طور پر تعزیہ دفنانے کے کام آتی ہے۔ علاوہ
بریں بعض تعزیہ ساگرتال میں بھی ٹھنڈے ہوتے ہیں گوالیار کا سب سے مشہور
مقام مکیو کوٹھی ہے۔ اس جگہ پہلے شامیانہ استادہ کرکے تعزیہ رکھا جاتا تھا۔ مگر اب
ایک عالیشان امام باڑہ تعمیر کیا گیا ہے۔

مرار گوالیار کی چھاؤنی اور جی، آئی، پی ریلوے کا اسٹیشن ہے۔ یہاں
ایک بہت بڑی شوز فیکٹری ہے جس کے بنائے ہوئے جوتے ولایتی بوٹ شوز

کا مقابلہ کرتے ہیں ۔ یہاں رزیڈنسی ہے اکثر انگلش اسٹال کے شاپس بھی ہیں ۔ گوالیار سے مرار جانے والی سڑک کو امپریس روڈ کہتے ہیں ۔ ان پر طرز جدید کے سرکاری تعمیر کردہ بنگلہ جات ہیں جن میں عہدہ داران ریاست فروکش ہیں ۔ ان بنگلوں سے چند قدم کے فاصلہ پر فوجی چھاؤنی (بارکس) ہے ۔ جہاں ریاست ہی کی فوج رہتی ہے ۔

گوالیار کے ہر بڑے محلہ میں ایک مدرسہ اور شفاخانہ قایم ہے ۔ وکٹوریہ کالج سب سے بڑا مدرسہ اور وکٹوریہ ہاسپٹل سب سے بڑا شفاخانہ ہے ۔ دونوں عمارات بہت شاندار ہیں ۔ وکٹوریہ ہاسپٹل میں لایق اور تجربہ کار و ماہر فن ڈاکٹرس بیماروں کے علاج معالجہ کے لئے مامور ہیں ۔

گوالیار میں خورو نوش کے اشیاء بہت سستے ملتے ہیں ۔ یہاں کا سگریٹ اور چینی کا کام (پاٹری ورکس) تمامی ہندوستان میں مشہور ہے ۔

جس طرح بمبئی کی دیوالی اور میسور کا دسہرہ ہندوستان بھر میں مشہور ہے اسیطرح گوالیا کا محرم بھی شہرۂ آفاق ہے ۔

مجھے اس ریاست میں کئی سال تک رہنے کا اتفاق ہوا ۔ میں مولوی میر عون علی صاحب مرحوم سابق چیف جسٹس گوالیار ہائیکورٹ فرزند سردار میر عبدالعلی مرحوم چیف کمشنر بمبئی (جو میرے قریبی رشتہ دار تھے) کے یہاں ۸ ۔ امپریس روڈ میں مقیم تھا ۔ اکثر محل میں چیف صاحب موصوف کے ساتھ جایا کرتا تھا ۔ مہاراجہ آنجہانی نہایت خوش مزاج ، مدبر و سیاس ، حلیم الطبع ، جری و بہادر مہاراجہ ہونے کے ساتھ ساتھ فقیر منش اور خدا ترس واقع ہوئے تھے ۔ مجھ پر ان کے الطاف و عنایات ہمیشہ مبذول رہا کرتے تھے ۔ باوجود ایک بڑی ریاست (جس کی آمدنی ڈہائی کروڑ کی ہے) کے حکمران ہونے کے تمکنت نام کو نہ تھی ۔

مجھے دو مرتبہ گوالیار کے محرم کے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ میں نے گوالیار کے محرّم کے متعلق اکثر معزز اور معتبر اشخاص کی زبانی بڑی تعریف سنی تھی۔ جب دیکھا تو جیسا سُنا تھا اُس سے بڑھ کر پایا۔ میں نے دیکھا ہے کہ مہاراجہ آں جہانی بڑی عقیدت مندی اور خلوص سے عزاداری امام حسین علیہ السّلام بجا لاتے تھے راعی کی تتبع میں رعایا بھی اُسی خلوص سے عزاداری امام حسین علیہ السّلام میں حصہ لے کر اپنی عقیدتمندی کا اظہار کرتی تھی۔ غرض میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ مہاراجہ آں جہانی سرکاری امام باڑہ (جو کمپو کوٹھی میں واقع ہے) سے کربلا میدان (جو کئی میل کی مسافت رکھتا ہے) تک سر برہنہ و پا پیادہ تعزیہ کے ساتھ نہایت ادب سے چلتے تھے اُن کی اس خلوص و عقیدت کو دیکھکر مجھے تعجب ہوتا تھا کہ ایک ایسا تاجدار کہ جس کا تعلق حسین مظلوم علیہ السّلام سے بظاہر کچھ نہیں پھر کیوں ان کی عزاداری اس شد و مد سے کرتا ہے۔ غرض ایک دن مہاراجہ آں جہانی سے پوچھ ہی بیٹھا کہ اس عقیدت و خلوص کے کیا وجوہ ہیں جو آپ کو امام حسین علیہ السّلام سے ہے۔ مہاراجہ آں جہانی نے اس کے متعلق حسب ذیل ارشاد فرمایا۔

"میرے والد مہاراجہ جیواجی راؤ سندھیا آں جہانی (موجودہ مہاراجہ کے "دادا) کی شادی میری والدہ یعنی مہاراجہ آں جہانی (موجودہ مہاراجہ کی دادی) کے "ساتھ ۹ محرم کو نہایت دھوم دھام کے ساتھ ہوئی جب کہ شادی کا جلوس بازگشت "کر رہا تھا۔ تو اثنائے راہ میں یکایک مطلع ابر آلود ہو گیا اور آندھیاں تیز و تند "چلنے لگیں جس سے بڑے بڑے تناور درخت جڑ سے اکھڑنے لگے اور پورے "قنادیل جو برات کے ساتھ تھے گل ہو گئے اس کے ساتھ ہی ساتھ ژالہ باری شروع "ہو گئی۔ ایک ایک اولہ سیر سیر بھر کے قریب برسنے لگا۔ اس خدائی قہر کی تاب نہ "لا کر تمام برات منتشر ہو گئی۔ جس کو جہاں پناہ ملی وہاں جا کر اپنی جان بچا لیا یہاں تک کہ

"کہار دلہن کی پالکی کو چھوڑ کر غائب ہو گئے۔ یہ قیامت خیز منظر دیکھکر میرے والد آنجہانی"
"لرز گئے اور دلمیں یہ خیال سئے کہ یہ بلا جو نازل ہوئی ہے وہ ٹلتی نظر نہیں آتی ہے"
"اس خیال کا دلمیں پیدا ہونا ہی تھا کہ یکایک کچھ فاصلہ پر ایک روشنی نظر آئی مہاراجہ"
"آں جہانی اُس طرف دوڑے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بزرگ نورانی صورت جس کے"
"چہرہ سے آثار رعب و جلال ہویدا ہیں۔ یاد الٰہی میں مصروف اور ان کے سامنے"
"ایک تابوت رکھا ہوا ہے جسمیں ایک شمع روشن ہے۔ میرے والد آنجہانی یہ دیکھکر"
"نہایت متحیر ہوئے اور اس بزرگوار کو آداب بجا لاکر استفسار فرمایا کہ یہ کیا چیز ہے؟"
"جس میں شمع جل رہی ہے۔ اور باوجود تند و تیز آندھیوں کے بھی شمع برابر روشن ہے"
"اُس بزرگ نے جواب دیا کہ یہ حسینؑ کا تابوت اور حسینؑ ہی کے نام کا یہ چراغ ہے۔ اس"
"پر کوئی آندھی وغیرہ اثر نہیں کر سکتی۔ اس لئے شمع روشن اور تابوت اپنے مقام"
"پر قائم ہے۔ تم جانتے ہو کہ تمہارے قنادیل کیوں بجھ گئے اور تم مع برات کے"
"غضب الٰہی میں کیوں مبتلا ہو گئے؟ تم نہیں جانتے ہو تو میں بتائے دیتا ہوں کہ"
"آج محرم کی نویں تاریخ ہے۔ آج تیسرا روز ہے کہ حسینؑ مظلوم اور اُن کے اہلبیتؑ پر"
"پانی بند ہو گیا ہے۔ حسینؑ مع عزیز و انصار کے زغۂ اعدا میں گھرے ہوئے ہیں"
"اُن کے بھرے گھر کی بربادی کے سامان ہو رہے ہیں۔ ماسوا اللہ ان کی اس مصیبت"
"میں ماتم کناں ہے۔ مگر تم ہیں کہ ایسے دنوں میں اپنا گھر آباد کرنا چاہتے ہو یہی وجہ ہے"
"کہ تم مصیبت میں مبتلا ہو گئے۔ اگر تم اس مصیبت سے نجات پانا چاہتے ہو تو اب"
"بھی موقع ہے توبہ کر کے عہد کرلو کہ آئندہ سے ان ایام میں کوئی کام خوشی کا نہ کروں گا"
"اور ہر سال اس تابوت کے نمونے پر تعزیہ بنوا کر ریاست میں عزاداری حسینؑ مظلوم"
"برپا کیا کروں گا۔ اُس بزرگ کے ان الفاظ نے مہاراجہ کے دل پر گہرا اثر کیا۔ مہاراجہ"
"نے بصدق دل منت مانی کہ اگر میں اس بلا سے نجات پاؤں گا تو اپنی ریاست پہنچکر"

"ہر سال امام حسینؑ کی تعزیہ داری کیا کروں گا۔ اس منت کا ماننا ہی تھا کہ ژالہ باری"
"موقوف ہوگئی اور غضب الہی رحمت خدا سے مبتدل ہو گیا۔ مہاراجہ اور مہارانی مع"
"برات کے صحیح وسلامت اپنی ریاست میں داخل ہو گئے۔ محل میں پہونچکر مہاراجہ اور"
"مہارانی دونوں نے زروزیور اور شاہانہ ملبوس جو زیب تن کئے ہوئے تھے اتار کر"
"امام حسینؑ پر فقراء ومساکین پر تقسیم کر دیا۔ اور اتنی خیرات کی کہ جتنے فقراء ریاست میں"
"تھے وہ سب کے سب مالدار ہو گئے۔ مہاراجہ اور مہارانی نے سبز پوش ہو کر امام حسین"
"علیہ السلام کی فقیری لی۔ اور تعزیہ کی تیاری کا حکم دیا۔ اسی سال سے ریاست میں"
"تعزیہ داری امام حسین علیہ السلام کی بنا ہوئی ہے۔ نہ صرف اپنے والد اور والدہ"
"آنجہانی کی تتبع میں میں امام حسین علیہ السلام سے عقیدت رکھتا ہوں بلکہ خود مجھ کو حسینؑ سے"
"خاص خلوص ہے۔ جب کبھی کوئی مصیبت مجھ پر آجاتی ہے تو میں حضرت کو پکارتا"
"ہوں۔ پروردگار عالم ان کے طفیل سے میری مشکلیں آسان اور مصیبت دور فرما دیتا"
"ہے۔"

ہر سال ایک نیا تعزیہ ابرک اور بانس سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کی تیاری میں
ریاست کے لاکھوں روپیہ صرف ہوتے ہیں۔ یہ اس قدر وزنی ہوتا ہے کہ تین چار
سو آدمی بمشکل اٹھا سکتے ہیں۔ یہ تعزیہ کمپو کوٹھی میں استادہ ہوتا ہے۔ اس مقام پر
سابق میں کوئی پختہ امام باڑہ نہ تھا اس لئے شامیانہ تان کر تعزیہ استادہ کیا جاتا تھا۔
مگر اب ایک پختہ امام باڑہ بصرف زر کثیر تیار کیا گیا ہے۔ ہلال ماہ عزا نمودار ہونے سے
قبل تعزیہ امام باڑہ میں مکمل کر کے رکھدیا جاتا ہے۔ پہرے چھوڑ دئے جاتے ہیں
اور فوجی پہرہ قائم کر دیا جاتا ہے۔ اور ادھر ہلال ماہ عزا نمودار ہوا ادھر پہرے
اٹھا دئے گئے۔ امام باڑہ غرۂ محرم سے عشرۂ محرم تک بجلی کے قمقموں سے بقعۂ نور
بنا رہتا ہے۔ مہاراجہ، مہارانی اور راجدھانی کے سردار زادہ اور سردار زادیاں سبز

لباس زیب تن کر کے حسین علیہ السّلام کے فقیر ہوتے ہیں۔ غرۂ محرم کی صبح سے لنگر خانوں کے دروازے امام حسین علیہ السلام کے نام پر عوام کے لئے کھولدئے جاتے ہیں جس میں اعلیٰ اعلیٰ درجہ کے کھانے ہوتے ہیں اور جگہ جگہ سبیلیں لگاکر انواع واقسام کے شربت پلائے جاتے ہیں۔

امام باڑہ میں شاندار مجالس ہوتے ہیں۔ مقامی ذاکرین، واعظین اور حفاظ کے علاوہ ہندوستان کے ہر حصہ سے مشہور ومعروف ذاکرین وواعظین منجانب ریاست بلائے جاتے ہیں۔ جس وقت ذکر فضائل ومصائب ہوتا ہے تو مہاراجہ اور حکام ریاست نہایت ادب کے ساتھ بزم عزا میں حاضر رہکر صمیم قلب سے مصائب سماعت اور گوہر اشک نام امام حسین علیہ السّلام پر نچھاور کرتے ہیں۔ مہاراجہ محرم میں خود کو ایک ادنیٰ خادم امام حسین علیہ السّلام سمجھتے ہیں۔ ساتویں سے عشرہ تک ریاست کے جملہ مدارس اور دفاتر بالکل بند رہتے ہیں۔

محرم کی آٹھویں تاریخ کو سرکاری علم جلوس سے اٹھتے ہیں جن کے ساتھ ریاست کے جملہ افواج کے متعدد دستے رہتے ہیں۔ نویں محرم یعنے شب شہادت کو سرکاری تعزیہ جلوس کے ساتھ گشت کے لئے نکلتا ہے اس کے ساتھ مہاراجہ اور ریاست کے بڑے بڑے سردار ہوتے ہیں۔ تعزیہ چند میل کا گشت لگاکر اپنے مقام (کمپو کوٹھی) کو پلٹ جاتا ہے۔

یوم عاشور یعنی دسویں محرم کو صبح ہونے سے پہلے ہی تعزیہ کے ساتھ جانیوالی فوجوں کا اجتماع شروع ہو جاتا ہے اور صبح ہونے سے بیشتر امپیریل لانسرز حضورات پائیگاہ، ریاست کی پلٹنیں، ہاتھی، بہل اور گھوڑوں کے توپخانوں کا ہجوم رہتا ہے امامباڑہ میں قرآن خوانی اور مجلس عزا کے بعد مہاراجہ اور سرداران ریاست ہاتھ لگاکر تعزیہ اٹھاتے ہیں اور دفن کے لئے تعزیہ کربلا روانہ ہو جاتا ہے۔ تعزیہ کے

ساتھ مہاراجہ اور سرداروں اور حکام ریاست کے علاوہ ہزاروں کا مجمع رہتا ہے۔ نیز بہت سارے لوگ ہاتھیوں پر سوار رہتے ہیں۔ یہ ماتمی جلوس نہایت خاموشی کے ساتھ ساتھ (جیسے کہ کسی جنازہ کی مشایعت کیجا رہی ہو) آہستہ آہستہ کربلا کیطرف روانہ ہوتا ہے۔ جن جن راستوں سے تعزیہ گزرتا ہے۔ ان کے دور یہ خلقت کا اژدہام رہتا ہے۔ چار چار قدم کے فاصلہ پر خوش عقیدہ لوگوں کی طرف سے سبیل قائم کیجاتی ہے۔ عود اور لوبان کی خوشبو سے تمام راستے مہکتے اور صدائے حسینؑ حسینؑ، علیؑ علیؑ دولہا دولہا سے زمین و آسمان گونجتے رہتے ہیں۔ سہ پہر کے قریب تعزیہ کربلا پہنچ جاتا ہے۔ یہاں راج دہانی کی مہارانیاں اور سردارزادیاں زنانہ بارگاہ میں (جو کربلا کے مغربی جانب واقع ہے) تعزیہ کی زیارت کے لئے منتظر بیٹھی رہتی ہیں۔ تعزیہ کے چاروں گوشوں میں موٹے موٹے رستے باندھ دیئے جاتے ہیں۔ فاتحہ کے بعد تعزیہ کو اُس گڑھے (جو اس کے دفن کے لئے مخصوص ہے) میں رکھدیا جاتا ہے اور تمامی حاضرین پر غم طاری ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد زنانہ بارگاہ سے ایک لگن میں مٹی آتی ہے۔ مہاراجہ اپنے ہاتھ سے آہ و زاری کے ساتھ مٹی دیتے ہیں اس کے بعد مزدور گڑھے کو پاٹ دیتے ہیں اور توپ خانہ سے ماتمی توپیں سر ہونے لگتی ہیں۔

امام ہمام علیہ التحیۃ والسلام سے عقیدتمندی صرف مہاراجہ اور ان کے خاندان ہی تک محدود نہیں رہتی۔ بلکہ پوری رعایا اُن کی تتبع میں بلا تفریق مذہب و ملت غرق دریائے عقیدت رہتی ہے۔

صمصام شیرازی (ایڈیٹر الجاز)

دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری
اندرون دروازہ چادر گھاٹ۔ حیدرآباد دکن

ڈاکٹری
۱۳۴۹ف

محکمہ جات سرکار عالی

نوٹ:۔ اکثر باشندگان بلدہ و ممالک محروسہ سرکار عالی کے علاوہ ہندوستان اور دیگر ممالک کے باشندگان کو محکمہ جات سرکار عالی کے محل وقوع سے واقفیت حاصل کرنے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے لہٰذا ہم اس ضرورت کو محسوس کرکے برابر پانچ سال سے پبلک کی اس ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کررہے ہیں ان محکمہ جات کے علاوہ اکثر محکمہ جات ایسے ہیں جو ہمارے حد علم سے باہر ہیں جن سے پبلک کو آئے دن کام پڑتا رہتا ہے ادارہ ہذا کوشش کررہا ہے کہ آئندہ سال کی ڈائرکٹری کو مکمل صورت میں پیش کرے سررشتہ معلومات عامہ (جو ممالک محروسہ سرکار عالی کا ایک اہم سررشتہ ہے جس کا کام حیدرآباد کی سرکاری سرگرمیوں سے باہر کی پبلک کو آگاہ کرنا اور اخبارات کی تنقید پر متعلقہ محکموں کو توجہ دلانا اور غلط اطلاعات کی مستند تردید کرنا ہے) کی توجہ منعطف کرائی گئی ہے امید ہے کہ سررشتہ مذکور اس خصوص میں اس کمی کو پورا کرنے کے علاوہ مزید معلومات (جو نہ صرف حیدرآباد دکن کی معزز پبلک بلکہ اقطاع عالم کیلئے مفید اور کارآمد ہوں) سے ہماری مدد فرمائے گا (صمصام شیرازی)

محکمہ	مقام
پیشی حضرت اقدس و اعلی	کنگ کوٹھی مبارک
پیشی سر صدر اعظم بہادر	خیریت آباد
پیشی سر صدر المہام فوج	سوماجی گوڑہ
پیشی صدر المہام سیاسیات	بنجارہ ہل
پیشی صدر المہام تعمیرات	شاہ علی بنڈہ
پیشی صدر المہام مال و کوتوالی	بیگم پیٹھ
پیشی صدر المہام فینانس	بیگم پیٹھ
پیشی صدر المہام عدالت و امور مذہبی	خیریت آباد
معتمدی باب حکومت	دارالضرب
معتمدی سیاسیات	دارالضرب

معتمدی فینانس	کٹرہ حسین ساگر	نظامت کروڑگیری	کنٹہ روڈ
معتمدی ریلوے و معدنیات	دار الضرب	نظامت آبکاری	خیریت آباد
معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ	فتحمیدان	نظامت معدنیات	دار الضرب
معتمدی تعمیرات امکنہ و شوارع	دار الضرب	نظامت زراعت	حیدرگوڑہ
معتمدی ڈرینج	دار الضرب	نظامت تجارت وحرفت	سیف آباد
معتمدی فوج و طبابت	عابد روڈ	نظامت انجمن ہائے امداد باہمی	عابد روڈ
معتمدی تجارت وحرفت	سیف آباد	عثمانیہ عدالت العالیہ	بازار گھانسی
معتمدی وضع قوانین	فتحمیدان	نظامت عدالت دیوانی بلدہ	کوٹلہ اکبر جاہ
معتمدی امور دستوری	دار الضرب	نظامت عدالت فوجداری بلدہ	یوسف بازار
معتمدی تعمیرات ریلوے	سکندرآباد	نظامت مطالبات حقیقہ	پتلی باؤلی
چیف آرکیٹکچر	کاچی گوڑہ	نظامت دار القضاء	شاہ گنج
صدر محاسبی	دیوان دیوڑھی	صدر نظامت کوتوالی اضلاع	سیف آباد
اکزامنر آف اکونٹس	دیوان دیوڑھی	صدر محکمہ کوتوالی بلدہ	کوٹلہ اکبر جاہ
افسر انچارج عطیات نقدی	دیوان دیوڑھی	محکمہ کوتوالی محلات	حویلی قدیم
افسر انچارج بیمہ فنڈ	دیوان دیوڑھی	نظامت تعلیمات	چاپل روڈ
اکزامنر تنقیح تعمیرات	سیف آباد	نظامت دار الترجمہ و تالیف	اڈیکمیٹ
نظامت دار الضرب	دار الضرب	نظامت طبابت و حفظان صحت	سانچہ توپ
محکمہ برقی	دار الضرب	نظامت آرائش بلدہ	بشیر باغ
نظامت ورکشاپ	دار الضرب	نظامت یونیورسٹی بلڈنگ اسکیم	اڈیکمیٹ
نظامت بندوبست	اسٹیشن روڈ نامپلی	نظامت تعمیرات عامہ قسمت اورنگ آباد	سیف آباد
نظامت جنگلات	سیف آباد	نظامت تعمیرات عمارات خاص	سیف آباد

نظامت طبابت	چنچل گوڑہ
نظامت ورزش جسمانی	سیف آباد
نظامت نظم جمعیت	بازو دیوڑی نواب سالار جنگ بہادر
نظامت لاسلکی	کوچہ چراغ علی
نظامت امور مذہبی و صدارت العالیہ	دروازہ چادر گھاٹ
نظامت طبابت یونانی	چار مینار
نظامت دیوانی و ملکی و مالی	دار الضرب
نظامت باغات	باغ عامہ
نظامت علاج حیوانات	سیف آباد
نظامت آثار قدیمہ	سانچہ توپ
نظامت اعداد و شمار	اسٹیشن روڈ نامپلی
نظامت عطیات	مالگزاری
نظامت عدالت آرایش بلدہ	سیف آباد
تعلقداری باغات	سیف آباد
نظامت معلومات عامہ	سیف آباد
نظامت کورٹ آف وارڈز	اسٹیشن روڈ نامپلی
نظامت صدر گاہ نظامیہ	بیگم پیٹھ
نظامت رجسٹریشن و اسٹامپ	نظام شاہی روڈ
نظامت ٹپہ	عابد روڈ
نظامت بلدیہ	دار الشفاء
صدر مہتممی تعمیرات بلدہ	سیف آباد
صدر مہتممی آبرسانی	سیف آباد
صدر مہتممی تعلیمات سمت بلدہ	سانچہ توپ
صدر مہتممی تعلیمات سمت میدک	لنگم پلی
صدر مہتممی تعلیمات نسوان	حیدر گوڑہ
صوبیداری میدک	عابد روڈ
صدر عدالت گلشن آباد میدک	کنٹہ روڈ
صدر محبس بلدہ	چنچل گوڑہ
دفتر مسجل جامعہ عثمانیہ	اڈیکمیٹ
صدر مہتمم تعمیرات پیالس ڈویژن	سیف آباد
صدر مہتمم ڈرینیج	سیف آباد
خزانہ عامرہ	موتی گلی بلدہ

دفاتر صرفخاص مبارک پائیگاہ و جاگیرات کلان

صدر المہامی و معتمدی صرفخاص مبارک	موتی گلی
مہتممی امور مذہبی صرفخاص مبارک	موتی گلی
تعلقداری ضلع اطراف بلدہ	چار مینار
نظامت عدالت دیوانی و فوجداری ضلع اطراف	
مجلس پائیگاہ نواب آغا جنگ معین الدولہ بہادر	تنیج
مجلس پائیگاہ نواب سلطان الملک بہادر	شاہ گنج

مجلس پائیگاہ نواب لطف الدولہ مرحوم — شاہ گنج	معتمدی اسٹیٹ نواب مہدی جنگ بہادر — بیرون یاقوت پورہ
نظامت و معتمدی اسٹیٹ نواب سالار جنگ بہادر — نظام باغ	نظامت اسٹیٹ راجہ شیوراج بہادر آنجہانی — چار مینار
معتمدی اسٹیٹ مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر — شاہ علی بنڈہ	معتمدی اسٹیٹ راجہ شامراج بہادر — شاہ علی بنڈہ
معتمدی اسٹیٹ نواب کمال یار جنگ بہادر — کوچہ مرغ خانہ	معتمدی اسٹیٹ نواب علی یار جنگ بہادر — ملک پیٹھ
معتمدی اسٹیٹ نواب غازی جنگ بہادر — سوماجی گوڑہ	معتمدی اسٹیٹ نواب شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر — بیرون یاقوت پورہ

قیام گاہ عہدہ داران سرکار عالی

عہدہ دار	عہدہ	سکونت
راجہ راجایان راجہ مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر یمین السلطنت کے سی آئی ای جی۔ سی۔ آئی۔ ای	پیشکار	شاہ علی بنڈہ
رائٹ آنریبل نواب سر حیدر نواز جنگ بہادر کے۔ ٹی۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ ڈی	صدر اعظم باب حکومت و صدر المہام ریلوے، معدنیات و امور دستوری۔	خیریت آباد
نواب سر عقیل جنگ بہادر	صدر المہام فوج، طبابت، علاج حیوانات رصدگاہ نظامیہ، عجائب خانہ، سٹی سروے رجسٹریشن، کاغذ مختوم، ٹیپ خانہ، طبابت و لاسلکی	سوماجی گوڑہ
نواب مہدی یار جنگ بہادر ایم۔ اے۔ کینٹب	صدر المہام سیاسیات، تعلیمات، خلعت و تواضع صفائی، آرائش بلدہ، موٹر خانہ عام، باغ عامہ پریس کمشنری، معلومات عامہ۔	جوبلی ہل
راجہ شام راج راجونت بہادر	صدر المہام تعمیرات امکنہ و شوارع، آبپاشی کارہائے آبرسانی و سرمایہ ڈرینج، ٹیلیفون، برقی اضلاع	شاہ علی بنڈہ

آنریبل ٹی۔ جے ٹاسکر اسکوئر آئی، سی، ایس	صدرالمہام مالگزاری کوتوالی محبس زراعت اعداد و شمار آبکاری کروڑ گیری جنگلات تجارت و حرفت لوکلفنڈ	بیگم پیٹھ
نواب فخر یار جنگ بہادر	صدرالمہام فینانس، صدر محاسبی خزائن، دارالضرب پیپر کرنسی اسٹامپ و اسٹیشنری ڈپو، محکمۂ برقی، ورکشاپ انجمن ہائے امداد باہمی، توشکخانہ عامرہ۔	بیگم پیٹھ
نواب مرزا یار جنگ بہادر	صدرالمہام عدالت و امور مذہبی	خیریت آباد
نواب کاظم یار جنگ بہادر	چیف سکریٹری حضور پرنور خلد اللہ ملکہ	جوبلی ہل
آنریبل سی۔ ایچ۔ گڈنی اسکوئر	رزیڈنٹ حیدرآباد خداوندی	بلارم
نواب داراب جنگ بہادر	صدرالمہام و معتمد صرفخاص و پیشی	سکندرآباد
مولوی خواجہ معین الدین صاحب انصاری	معتمد باب حکومت	خیریت آباد
نواب حسن نواز جنگ بہادر	معتمد سیاسیات و صفائی	سیف آباد
مولوی محمد لیاقت اللہ صاحب	معتمد فینانس، ریلوے و معدنیات	بیگم پیٹھ
مسٹر آر یم کرافٹن اسکوئر آئی سی ایس	معتمد مالگزاری	بیگم پیٹھ
مولوی اظہر حسن صاحب	معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ	کوچہ چراغ علی
مسٹر ڈبلیو ای گرکسن اسکوئر	انسپکٹر جنرل مال	بیگم پیٹھ
مولوی حسن لطیف صاحب	معتمد تعمیرات کارہائے ڈرینیج آب پاشی	خیریت آباد
نواب احسن یار جنگ بہادر	معتمد تعمیرات عامہ	جوبلی ہل

نواب صمد یار جنگ بہادر	معتمد فوج وطبابت	سیف آباد
نواب رئیس جنگ بہادر	معتمد تجارت و حرفت	سوماجی گوڑہ
نواب عسکر یار جنگ بہادر	معتمد وضع آئین و قوانین	ہنومان ٹیکری
نواب علی یاور جنگ بہادر	معتمد امور دستوری	چاپل روڈ
مولوی سید علی رضا صاحب	معتمد تعمیرات ریلوے	کاچی گوڑہ
نواب زین یار جنگ بہادر	چیف آرکٹیکٹ	کاچی گوڑہ
رائے شنکر پرشاد صاحب	صدر محاسب	ملک پیٹھ
مسٹر سی ایچ آر مسٹیڈ اسکوئر	ناظم دار الضرب، برقی، ورکشاپ	سیف آباد
مسٹر جہانگیر بہمن جی مہتا صاحب	ناظم بندوبست	نارائن گوڑہ
مولوی مرزا محمد علی بیگ صاحب	ناظم جنگلات	سرور نگر
مولوی غلام محمود صاحب قریشی	ناظم آبکاری	جوبلی ہل
مولوی خورشید مرزا صاحب	ناظم معدنیات	سوماجی گوڑہ
مولوی نظام الدین حیدر صاحب	ناظم زراعت	کاچی گوڑہ
مولوی سید امین الحسن صاحب سبل	ناظم دیوانی بلدہ	کٹلمنڈی
مولوی سید غلام پنجتن صاحب	ناظم فوجداری بلدہ	حیدر گوڑہ
مولوی باسط علی خان صاحب	ناظم مطالبات خفیہ	خیریت آباد
نواب سید نور الحسنین خان بہادر	ناظم دار القضاۃ	کوٹلہ عالیجاہ
مسٹر پیس۔ ٹی۔ ہالنس اسکوئر	صدر ناظم کوتوالی اضلاع و محابس	بیگم پیٹھ
نواب رحمت یار جنگ بہادر	کوتوال اندرون و بیرون بلدہ	امیر پیٹھ

نواب سلطان یار جنگ بہادر	کوتوال محلات مبارک	ہنومان ٹیکری
مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری	ناظم تعلیمات	جوبلی ہل
مولوی الیاس برنی صاحب	ناظم دارالترجمہ و تالیف	جوبلی ہل
راجہ بہادر وینوگوپال پلے	ناظم طباعت و اسٹیشنری	ملک پیٹھ
مولوی مقصود علی خاں صاحب	ناظم طبابت یونانی	حیدرگوڑہ
ڈاکٹر مولوی حاجی حیدر علیخان صاحب	ناظم طبابت و حفظان صحت	جوبلی ہل
مولوی مہر علی فاضل صاحب	ناظم آرائش بلدہ	سیف آباد
مولوی محمد انوراللہ صاحب	ناظم عثمانیہ یونیورسٹی بلڈنگ اسکیم	جوبلی ہل
مسٹر یس یم بھروچہ اسکوئر	معتمد مالگزاری	جوبلی ہل
مولوی محی الدین احمد صاحب	ناظم کروڑگیری	بازار نورالامرا
مولوی علی الدین احمد صاحب	ناظم امور مذہبی صدارت العالیہ	عزیز باغ بازار نورالامرا
مولوی سید خورشید علی صاحب	ناظم دیوانی و مال	سیف آباد
مولوی سید جمال الدین صاحب	ناظم باغات	عقب باغ عامہ
مسٹر پی۔ کے۔ بادامی اسکوئر	ناظم علاج حیوانات	سیف آباد
مولوی غلام یزدانی صاحب	ناظم آثار قدیمہ	سوماجی گوڑہ
مولوی مظہر حسین صاحب	ناظم اعداد و شمار	خیریت آباد
مولوی جی۔ یم خاں صاحب	ناظم ڈرینج	سدی کارسالہ
مولوی مرزا محمد بیگ صاحب	تعلقدار باغات و ناظم علاالت آرائش بلدہ	کاچی گوڑہ
مولوی حبیب الرحمن صاحب	ناظم معلومات عامہ	کنٹہ روڈ

مولوی محبوب علی صاحب	ناظم لاسلکی	کوچہ چراغ علی
مولوی محمد احمد صاحب	ناظم ٹپہ	ہنومان ٹیکری
پنڈت ٹی۔ پی۔ بھاسکرن شاستری صاحب	ناظم رصدگاہ نظامیہ	بیگم پیٹھ
نواب مہدی نواز جنگ بہادر	ناظم بلدیہ	جوبلی ہل
مولوی آقا شیخ یاور علی صاحب	ناظم کورٹ آف وارڈز	خیریت آباد
مولوی عبدالباسط خاں صاحب	ناظم عطیات	سعید آباد
نواب جیون یار جنگ بہادر	میر مجلس عدالت العالیہ	درگاہ اجالے شاہ
نواب ناظر یار جنگ بہادر	رکن عدالت العالیہ	حیدرگوڑہ
مولوی عبدالعزیز صاحب (خواجہ)	رکن عدالت العالیہ	جوبلی ہل
مولوی ابوسعید مرزا صاحب	رکن عدالت العالیہ	خیریت آباد
نواب غازی یار جنگ بہادر	رکن عدالت العالیہ	عزیز باغ بازار نورالامراء
مولوی ہاشم علی خان صاحب	رکن عدالت العالیہ	خیریت آباد
مولوی خلیل الزماں صاحب	رکن عدالت العالیہ	جوبلی ہل
مولوی میر عالم علی خاں صاحب	رکن عدالت العالیہ	ٹولی چوکی
راجہ رائے بشیشور ناتھ بہادر	رکن عدالت العالیہ	خیریت آباد
مسٹر رام چندر راؤ نائک صاحب	رکن عدالت العالیہ	گل باغ
مولوی حامد علی خان صاحب	معتمد مجلس عدالت العالیہ	آصف نگر
راجہ ترمبک راج بہادر	معتمد مجلس بلدیہ	خیریت آباد
مولوی سید محمد ہادی صاحب	ناظم ورزش جسمانی	سوماجی گوڑہ

مولوی احمد محی الدین صاحب رضوی	ناظم رجسٹریشن واسٹامپ	نوبلی ہل
صاحبزادہ کمانڈر نواب قدرت نواز جنگ بہادر	ناظم نظم جمعیت	سہرورنگر
نواب عثمان نواز جنگ بہادر	کارونر بلدہ	سعید آباد
نواب رئیس یار جنگ بہادر	نائب معتمد فوج وطبابت	سوماجی گوڑہ
نواب میر حشمت علی خان بہادر	نظامت عدالت ضلع اطراف بلدہ	کوچہ فتح اللہ بیگ
مسٹر فریدوں سہراب جی صاحب	صدر مہتمم آبرسانی بلدہ	چلکل گوڑہ
مولوی سید فضل اللہ صاحب	ناظم انجمن ہائے اتحاد باہمی	سوماجی گوڑہ
چندولعل سی ڈنگوریہ صاحب	ڈویژنل انجینئر نمبر (۲) آرائش بلدہ	مشیر آباد
مولوی مرزا احسن علی خان صاحب	نائب ناظم طبابت وحفظان صحت	عنبر پیٹھ
مولوی سید علی اکبر صاحب	نائب ناظم تعلیمات	ماصاحبہ کا تالاب
مولوی عنایت الرحمان صاحب	مہتمم خزانہ عامرہ	چادر گھاٹ
مولوی سید یعقوب صاحب	مہتمم اوقاف	نامپلی
مولوی مرزا نجف علی خان صاحب	نائب ناظم معلومات عامہ	خیریت آباد
راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی صاحب	اسپیشل افسر کمیٹی صرفخاص مبارک	ملک پیٹھ
مولوی سید محمد تقی صاحب	نائب ناظم آبکاری	سیف آباد
نواب آغا یار جنگ بہادر	میر مجلس پائیگاہ نواب معین الدولہ بہادر	خیریت آباد
نواب مرزا محمد علی بیگ خان بہادر	رکن مجلس پائیگاہ نواب لطف الدولہ بہادر	حیدر گوڑہ
نواب غازی یار جنگ بہادر	رکن مجلس پائیگاہ نواب سلطان الملک بہادر	بازار نور الامراء
مولوی عبدالقادر صاحب رضوی	رکن مجلس پائیگاہ نواب سلطان الملک بہادر	حیدر گوڑہ

جاگیرداراں

نواب سالار جنگ بہادر	دیوان دیوڑھی	نواب سید زین العابدین خان بہادر	ملک پیٹھ
نواب نظامت جنگ معین الدولہ بہادر	سرور نگر	نواب سید فرخندہ علیخان بہادر	ملک پیٹھ
مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر	الوال شاہ علی بنڈہ	نواب محمد ظہیر الدین خان بہادر	سکندر آباد
نواب اقبال یار جنگ بہادر	منڈی میر عالم	نواب محمد افتخار الدین خان بہادر	نعمت باغ شاہ گنج
نواب غازی جنگ بہادر	سوماجی گوڑہ	نواب خواجہ نصر اللہ خان بہادر	شاہ علی بنڈہ
نواب رئیس یار جنگ بہادر	سوماجی گوڑہ	نواب خواجہ اسد اللہ خان بہادر	جوبلی ہل
نواب نفیس جنگ بہادر	سوماجی گوڑہ	راجہ خواجہ پرشاد بہادر	الوال شاہ علی بنڈہ
نواب شاہ نواز جنگ بہادر	سوماجی گوڑہ	نواب تراب یار جنگ بہادر	نظام باغ فتح نگر
نواب مہدی جنگ بہادر	بیرون یاقوت پورہ	نواب میر عباس علیخان بہادر	نظام باغ فتح نگر
نواب سید ہادی علیخان بہادر	کوچہ مقرب جنگ	نواب ساجد یار جنگ بہادر	بنگلور
نواب سید حسین علیخان بہادر	رنگیلی کھڑکی	نواب سید محمد عسکری حسین خان بہادر	دیوان دیوڑھی
نواب شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر	بیرون یاقوت پورہ	نواب سید محمد کاظم حسین خان بہادر	دیوان دیوڑھی
نواب محمد کاظم علیخان بہادر	بیرون یاقوت پورہ	راجہ دھرم کرن بہادر	دیوڑھی راجہ شیوراج
نواب محمد جعفر علیخان بہادر	بیرون یاقوت پورہ	راجہ محبوب کرن بہادر	دیوڑھی راجہ شیوراج
نواب محمد معین خان بہادر	فتح میدان	راجہ دھیراج کرن بہادر	گنٹہ گوشہ محل
نواب علی یار جنگ بہادر	ملک پیٹھ	رانی گجرا بائی صاحبہ	دیوڑھی راجہ اندر نجیا

رانی تارا بائی صاحبہ	دیوڑھی راؤ رنبھا	نواب دوست محمد خاں بہادر	کنگ کوٹھی روڈ
راجہ شیامراج راجونت بہادر	شاہ علی بنڈہ	نواب محمد اشرف علیخاں بہادر	کنگ کوٹھی روڈ
راجہ ترمبک راج بہادر	خیریت آباد	نواب داؤد جنگ بہادر	نارائن گوڑہ
راجہ دھونڈے راج بہادر	خیریت آباد	نواب اصغر نواز جنگ بہادر	بیرون یاقوت پورہ
نواب عنایت جنگ بہادر	منڈی میر عالم	نواب محمد غالب بیگ خاں بہادر	مشیر آباد
نواب سید عباس حسین خاں بہادر	منڈی میر عالم	نواب محمد سراج بیگ خاں بہادر	مشیر آباد
نواب سید نادر علی حسین خاں بہادر	منڈی میر عالم	نواب محمد ممتاز بیگ خاں بہادر	مشیر آباد
نواب سید محمد حسین خاں بہادر	منڈی میر عالم	نواب محمد فیاض الدین خاں بہادر	شاہ گنج
نواب سید کاظم حسین خاں بہادر	ملک پیٹھ	نواب محمد حفیظ الدین خاں بہادر	شاہ گنج
نواب میر وزارت حسین خاں بہادر	امیر پیٹھ	نواب میر سلیمان علیخاں بہادر	سوباجی گوڑہ
نواب ڈاکٹر سید محمد جعفر صاحب	نارائن گوڑہ	نواب امیر حشمت علیخاں بہادر	کوچہ فتح اللہ بیگ
کمانڈر نواب قدر نواز جنگ بہادر	سرور نگر	نواب محمد شمس الدین خاں بہادر	کنگ کوٹھی روڈ
نواب میر ظہور الدین علیخاں بہادر	حسینی علم	نواب محمد قطب الدین خاں بہادر	معظم جاہی مارکٹ
نواب میر سرفراز علی خاں بہادر	اعتبار چوک	نواب محمد لایق علیخاں بہادر	چوک اسپاں
نواب میر لایق علی خاں بہادر	میر چوک	نواب لطیف نواز جنگ بہادر	سیدنہ آباد
نواب میر تلاوت علی خاں بہادر	میر چوک	نواب مرزا محمد علی خاں بہادر	بیرون یاقوت پورہ
راجہ کندن لعل بہادر	بیگم پیٹھ	نواب مرزا سردار علیخاں بہادر	عثمان پورہ
راجہ کرن پرشاد بہادر	بیگم پیٹھ	راجہ سردرلال صاحب	کوچہ گلاب سنگھ
راجہ چتندر پرشاد بہادر	بیگم پیٹھ	راجہ وینکٹ جگناتھ راؤ بہادر	شاہ راہ عثمانی

رانی وینکٹ رتنماںبہ صاحبہ	شاہ راہ عثمانی	راجہ ترمک لعل بہادر	نند باغ آصف نگر
راجہ نارائن پرشاد بہادر	بیگم پیٹھ	راجہ نند لعل بہادر	نند باغ آصف نگر
رانی وینکٹ لچھما ماصاحبہ	بیگم پیٹھ	نواب محمد نجم الدین خاں بہادر	حیدر گوڑہ
راجہ رامچندر ریڈی صاحب	بیگم پیٹھ	نواب محمد فیاض الدین خاں بہادر	حیدر گوڑہ
رانی وینکٹ شنکراما صاحبہ	گنفہ روڈ	نواب محمد معین الدین خاں بہادر	خیریت آباد
راجہ سہری نواس ریڈی صاحب	گنفہ روڈ	نواب محمد نظام الدین خاں بہادر	مشیر آباد
راجہ جری سومیا نائک صاحب	حیدر گوڑہ	نواب محمد بہاؤالدین خاں بہادر	خیریت آباد
راجہ چیلم رام لنگا ریڈی صاحب	جام باغ ترپ بازار	نواب محمد نصیر الدین خاں بہادر	خیریت آباد
نواب فخر نواز جنگ بہادر	بازار نور الامراء	نواب رسول یار جنگ بہادر	گلمنڈی کوچہ نسیم
نواب محمد افضل علی خاں بہادر	بازار نور الامراء	نواب محمد مصطفٰے یار خاں بہادر	کوچہ نسیم
نواب محمد فرخندہ علیخاں بہادر	عثمان پورہ	نواب محمد حبیب یار خاں بہادر	کوچہ نسیم
نواب محمد باقر علی خاں بہادر	عثمان پورہ	نواب محمد عثمان یار خاں بہادر	کوچہ نسیم
نواب محمد اصغر علی خاں بہادر	عثمان پورہ	نواب احمد یاور جنگ بہادر	عدن باغ روڈ
نواب محمد کمال علی خاں بہادر	ٹولی چوکی	نواب محمد غوث یار خاں بہادر	عدن باغ روڈ
نواب محمد سلطان علیخاں بہادر	شاہ یار گڈہ	راجہ کشن داس بہادر	کالی کمان
نواب محمد ارشد علیخاں بہادر	شاہ یار گڈہ	راجہ گرو داس بہادر	کمان سحر باطل
نواب محمد فیاض علیخاں بہادر	سیف آباد	راجہ مرلیدھر داس بہادر	کالی کمان
نواب مرزا محمد علی بیگ خاں بہادر	حیدر گوڑہ	نواب محمد ولیداد خاں بہادر	کوچہ چراغ علی
نواب مرزا بہرام علی بیگ خاں بہادر	حیدر گوڑہ	نواب سید حبیب اللہ خاں بہادر	اڈیکمیٹ

رائے پرشوتم پرشاد بہادر	چار مینار	راجہ سرینواس راؤ بہادر [illegible]	سکندرآباد
رائے مہا دیو پرشاد بہادر	چار مینار	نواب سید مصطفےٰ خاں بہادر	کوچہ ایرانی
رائے ہند کشور ناتھ بہادر	چار مینار	نواب سید عباس خاں بہادر	کوچہ ایرانی
نواب سید قطب اللہ خاں بہادر	دار الشفاء	راجہ سرینواس راؤ بہادر	قریب محکمہ مالگزاری
نواب سید قادر اللہ خاں بہادر	دار الشفاء	راجہ سیتا راج کنور صاحبہ	دیوڑھی راجہ شیوراج
راجہ رائے موہن لعل صاحب	میر چوک	نواب فطرت جنگ بہادر	منڈی میر عالم
راجہ راج موہن لعل صاحب	میر چوک	نواب میر حشمت علی خاں بہادر	منڈی میر عالم
نواب میر رضا علی خاں بہادر	حیدر گوڑہ	نواب میر موسیٰ خاں بہادر	حیدر گوڑہ
نواب میر احمد علیخاں بہادر	حیدر گوڑہ	نواب مرزا جعفر علی خاں بہادر	مغل پورہ
راجہ بینائک راج بہادر	چار مینار	نواب میر جعفر علی خاں صاحب	حویلی قدیم
نواب بہادر یار جنگ بہادر	بیگم بازار	راجہ بہاسکر پرتاب صاحب	چار مینار
نواب محمد ناندور خاں بہادر	گوشہ محل	نواب میر معین الدین علیخاں بہادر	کمان شمس الامراء
رانی سیتا بائی صاحبہ	شاہ علی بنڈہ	راجہ سندر کرن بہادر	چار مینار
نواب اکرام جنگ بہادر	درگاہ برہنہ شاہ صاحب	نواب میر ابو القاسم خاں بہادر	ترپ بازار
نواب محمد زین العابدین خاں بہادر	اندرون یاقوت پورہ	رائے کلیان رائے بہادر	چار مینار
نواب محمد اقبال الدین خاں بہادر	اندرون یاقوت پورہ	نواب غلام میر معین الدین علیخاں بہادر	کوٹلہ عالیجاہ
نواب محمد سالار الدین خاں بہادر	اندرون یاقوت پورہ	راجہ دوارکا پرشاد بہادر	چار مینار
نواب محمد غوث خاں بہادر	لالہ گوڑہ	نواب سید حیدر علی خاں بہادر	منڈی میر عالم
رانی صاحبہ سمستان گوپال پیٹھ	لال ٹیکری	نواب سید نادر علی خاں بہادر	منڈی میر عالم

رانی صاحبہ آسمستان چنچولی	اسٹیشن روڈ نامپلی	نواب مرزا علی حسین خاں بہادر	دامن نوبت پہاڑ
نواب میر حمید علیخان بہادر	سلطان پورہ	راجہ جسونت راؤ بہادر	سکندرآباد
نواب میر اقبال علیخاں بہادر	سلطان پورہ	راجہ وجیا آپا راؤ بہادر	بیگم پیٹھ
نواب سید حسن علیخاں بہادر	منڈی میر عالم	راجہ کشٹپا نائک بہادر	حیدر گوڑہ
راجہ ونایک راؤ بہادر	مٹی کا شیر	نواب مرزا یسین علیخاں بہادر	جلال کوچہ
نواب میر عباس علیخاں بہادر	کوکہ کی ٹٹی	نواب مرزا وزارت علیخاں بہادر	جلال کوچہ
نواب میر تہور حسین خاں بہادر	نارائن گوڑہ	نواب مرزا داور علیخاں بہادر	کوچہ ایرانی
نواب میر احمد علی خاں بہادر	منڈی میر عالم	نواب مرزا سجاد علی خاں بہادر	کوچہ ایرانی
نواب میر اسمٰعیل علیخاں بہادر	کوکہ کی ٹٹی	نواب میر سیف نواز جنگ بہادر	فرسٹ لانسر
نواب سکندر علیم مرزا خاں بہادر	شاہ گنج	نواب میر واحد حسین خاں بہادر	جوبلی ہل
نواب اخوجی محمد کلیم الدین خاں بہادر	شاہ گنج	نواب میر شجاعت حسین خاں بہادر	سرور نگر
نواب میر مہدی حسین خاں بہادر	خیریت آباد	نواب میر یوسف حسین خاں بہادر	حیدر گوڑہ
نواب میر احمد حسین خاں بہادر	خیریت آباد	نواب میر جعفر حسین خاں بہادر	ماٹربن
نواب میر حسین علی خاں بہادر	خیریت آباد	نواب سید علی خاں بہادر	حویلی قدیم
نواب محمد قطب علی خاں بہادر	خیریت آباد	نواب سید محمد عسکری خاں بہادر	حویلی قدیم
نواب محمد فیاض علیخاں بہادر	سانچہ توپ	نواب سید یاور علی خاں بہادر	ملکاجگیری
نواب میر زین العابدین خاں بہادر	کماں شیخ فیض نا قوت پورہ	نواب سلطان الملک بہادر	امیر پیٹھ
نواب میر محمد باقر صاحب	کماں شیخ فیض	نواب ابوالفتح خاں بہادر	بیگم پیٹھ
رانی لچھما ماں صاحبہ	کلکتہ روڈ	نواب مظفر نواز جنگ بہادر	بیگم پیٹھ

نام	پتہ
نواب فرید نواز جنگ بہادر	بیگم پیٹھ
نواب نذیر نواز جنگ بہادر	بیگم پیٹھ
نواب خیر نواز جنگ بہادر	بیگم پیٹھ
نواب احسن یار جنگ بہادر	بیگم پیٹھ
نواب رشید نواز جنگ بہادر	بیگم پیٹھ
نواب حمایت نواز جنگ بہادر	پھسل بنڈہ
نواب احمد الدین خاں بہادر	پھسل بنڈہ
نواب محمد الدین خاں بہادر	پھسل بنڈہ
نواب محمد اکرام الدین خاں بہادر	شاہ گنج
نواب محمد وحید الدین خاں بہادر	شاہ گنج
نواب محمد نجیب الدین خاں بہادر	سرور نگر
نواب محمد یاور الدین خاں بہادر	شاہ گنج
نواب محمد فیاض الدین خاں بہادر	مشیر آباد
نواب شمشیر بہادر بہادر جنگ بہادر	فتح دروازہ
نواب اسکندر نواز جنگ بہادر	فتح دروازہ
نواب رحیم نواز جنگ بہادر	فتح دروازہ
نواب محمد غوث الدین خاں بہادر	بیرون جہام سنگھ
نواب محمد محی الدین خاں بہادر	بیگم پیٹھ
بیگم نواب ولی الدولہ	بیگم پیٹھ

نام	پتہ
نواب محمد رشید الدین خاں بہادر	بیگم پیٹھ
نواب سید قربان حسین خاں بہادر	دار الشفاء
راجہ صاحب سمستان دوم کنڈہ	ناپملی اسٹیشن
راجہ رام دیو راؤ بہادر	جوبلی ہل
نواب سید لیاقت حسین خاں بہادر	باغ تنگلم ملی خرد
نواب سید محب حسین خاں بہادر	باغ تنگلم ملی خرد
نواب محمد ہمت علی خاں بہادر گھٹالہ	اندرون یاقوت پورہ
نواب مرزا ہیبت علی خاں بہادر	بیرون دروازہ چادر گھاٹ
نواب میر ناصر حسین خاں بہادر	بیرون یاقوت پورہ
نواب مرزا عنایت حسین خاں بہادر	فرحت منزل
نواب محمد رضا علی خاں بہادر گھٹالہ	سلطان شاہی
رانی صاحبہ سمستان گدوال	اسٹیشن روڈ ناپملی
نواب محمد حامد الدین علی خاں بہادر	سرور نگر
رانی صاحبہ سمستان ونپرتی	سیف آباد
رانی صاحبہ سمستان امرچنتہ	اسٹیشن روڈ ناپملی
رانی صاحبہ سمستان اناگندی	ضلع رائچور
سجادہ صاحب روضہ بزرگ	خیریت آباد
سجادہ صاحب روضہ خرد	کوچہ چراغ علی
قاضی میر محمد انور علی صاحب	سلطان شاہی

سلیمان حاجی داؤد تاجر پارچہ پتھر گٹی حیدرآباد دکن

شعراء

تخلص	نام	پتہ
اختر	نواب اختر یار جنگ بہادر مینائی	بازار نور الامراء
الم	مولوی میر مہدی حسین صاحب	حسینی محلہ
اثر	مولوی سید علی حسن صاحب لکھنوی	جوبلی ہل
اجلال	مولوی سید علی محمد صاحب لکھنوی	کوچہ کروڑے صاحب
افضال	مولوی سید افضال حسین صاحب	دریچہ بانا
اکبر	مولوی سید اکبر علی صاحب	دار الشفاء
ارم	مولوی میر صلابت علی صاحب	اندرون چادر گھاٹ
اشجع	مولوی مرزا محمد جعفر صاحب	حمام باغ دار الشفاء
اسد	مولوی میر اسد علی صاحب موسوی	حویلی قدیم
ابر	مولوی غلام دستگیر صاحب	مستعد پورہ
ابد	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب	شکر گنج
ارشد	مولوی خواجہ فرید الدین احمد صاحب	اندرون دبیر پورہ
احسن	مولوی میر گوہر علی صاحب	طہماسپ خان پورہ
ارمان	مولوی محمد جلال الدین صاحب	دبیر پورہ
امیر	مولوی میر سردار علی صاحب	سلطان شاہی

تخلص	نام	مقام
اطہر	مولوی سید محبوب علی صاحب	بیرون دبیر پورہ
ازل	مولوی محمد اسماعیل شریف صاحب	الاوہ بی بی
اسد	مولوی میر اسد علی خان صاحب رضوی	کوچہ مرزا علی
باغ	مولوی میر کاظم علی صاحب	کاچی گوڑہ
بزم	مولوی سید عاشق حسین صاحب اکبرآبادی	ہوم آفس
بشارت	مولوی بشارت علی صاحب	اڈویکیٹ
برق	مولوی میر کاظم علی صاحب	قطبی گوڑہ
برتر	مولوی ایم - اے صاحب وکیل	جام باغ ترپ بازار
باقی	مولوی عبدالقیوم خان صاحب	عثمان پورہ
بسمل	مولوی سید محمد امین الحسن صاحب	گٹلمنڈی
بسمل	مولوی سید تفضل حسین صاحب	دارالشفاء
جلیل	نواب فصاحت جنگ بہادر لکھنوی	بارہ انوارالامراء
جواد	مولوی مرزا علی جواد صاحب وکیل	کوچہ ایرانی
جعفری	مولوی میر قاسم علی صاحب	دارالشفاء
جعفر	نواب محمد جعفر علی خاں بہادر	بیرون یاقوت پورہ
جوہر	مولوی بہادر علی صاحب	شکر گنج
داعی	آقا سید محمد علی صاحب داعی الاسلام	حیدر گوڑہ
ہوش	سید ناظر الحسن صاحب بلگرامی	حیدر گوڑہ
ہنر	مولوی شیخ محمد عبداللہ صاحب	میسرم

ہادی	مولوی سید ہادی علی صاحب کنتوری	حویلی قدیم
واصفی	مولوی محمد عبدالصمد صاحب	سلطان پورہ
واثق	مولوی سید کاظم حسین صاحب	کوچہ ایرانی
وکیل	مولوی عنایت حسین خاں صاحب	اندرون علی آباد
واثق	مولوی ارشاد حسین صاحب وکیل	اردو شریف
وفا	مولوی رکن الدین احمد صاحب	سلطان پورہ
وفا	مولوی غلام محمد صاحب انصاری	مغل پورہ
زور	مولوی سید قادر محی الدین صاحب قادری	خیریت آباد
زاہد	مولوی سجاد حسین خان صاحب	بازار نور الامراء
زیبا	مولوی سید حسین صاحب	چیلہ پورہ
حسرت	مولوی محمد علی صاحب ترمذی	نام پلی
حیرت	مولوی سید حسن صاحب	نام پلی
حلمی	مولوی محمد عباس صاحب افندی	منڈی میر عالم
حاوی	مولوی غلام علی صاحب	بیرون لال دروازہ
حیا	جناب صغرا ہمایون مرزا صاحبہ	صغرا منزل ہمایوں نگر
طلعت	آقا مرزا محمد خان صاحب یزدی	دار الشفاء
یوسفی	مولوی میر یوسف علی صاحب	طہماسپ خان پورہ
یاور	مولوی مرزا علی یاور صاحب	کوچہ ایرانی
کمال	نواب کمال یار جنگ بہادر	منڈی میر عالم

کامل	مولوی محمد عبداللہ خاں صاحب	رکاب گنج
کاظم	نواب محمد کاظم علی خاں بہادر	بیرون یاقوت پورہ
کامل	مولوی سید فرخ سلطان صاحب	منڈی میر عالم
گردوں	مولوی سید کاظم حسین صاحب لکھنوی	کوچہ خطیب حویلی قدیم
لبیب	مولوی مرزا نظام شاہ صاحب	جوبلی رمل
معین	نواب معین الدولہ بہادر	سرور نگر
معین	نواب میر معین الدین علی خاں بہادر	شاہ گنج
مفتون	حاجی آقا فتح اللہ صاحب یزدی	الاوہ یتیماں
مسرور	مولوی سید محمد علی صاحب وکیل	کوچہ عبادت خانہ دارالشفاء
ماہر	مولوی مرزا علی رضا صاحب	دیوان دیوڑھی
مجید	مولوی محمد جہانگیر صاحب	کوٹلہ عالیجاہ
مجید	مولوی میر سخاوت علی صاحب	دارالشفاء
مزاج	نواب نثار یار جنگ بہادر	کاچی گوڑہ
مہر	صاحبزادہ نواب میر آفتاب علی خاں بہادر	الاوہ بی بی
محوی	مولوی میر مسعود علی صاحب	سڑک اعظم جاہی کاچیگوڑہ
مظہر	مولوی سید مظہر الدین صاحب	کوچہ گلاب سنگھ
مجاہد	مولوی مجاہد الدین صاحب	عثمان شاہی
نگین	مولوی سید سجاد حسین صاحب	پیٹلہ برج
نصرت	مولوی سید علی احمد صاحب	پیٹلہ برج

تخلص	نام	محلہ
نظمی	مولوی غلام نبی صاحب	فلک نما
نواز	مولوی محمد نوازش علی صاحب	بازار عیسیٰ میاں
نیساں	مولوی میر ثامن علی صاحب	دریچہ ماتا
ناہید	مولوی سید محمد مہدی صاحب	دار الشفاء
ناظم	مولوی علی الدین احمد صاحب	سلطان پورہ
سعید	نواب تراب یار جنگ بہادر	فتح نگر
سرور	راجہ رائے سرور لعل صاحب	کوچہ گلاب سنگھ
سعید	مولوی میر عابد علی صاحب	حیدر گوڑہ
ساجد	مولوی عبد الرشید خاں صاحب	چیلہ پورہ
سالک	مولوی سید عبد المجید صاحب	الاوہ یتیماں
عزیز	نواب عزیز یار جنگ بہادر	عزیز گوڑہ
عالی	راجہ نرسنگ راج بہادر	حسینی علم
عباس	مولوی سید عباس حسین صاحب نقوی	حیدر گوڑہ
عشق	مولوی خواجہ غلام غوث صاحب	کوٹلہ عالیجاہ
عتیق	مولوی سید محمد انور الدین صاحب	سرور نگر
فاضل	مولوی حسام الدین صاحب	پنجہ شاہ
فاضل	مولوی میر محمد حسین خانصاحب	حویلی قدیم
فدائی	مولوی سید ہدایت محی الدین خانصاحب	چھتہ بازار
فوق	نواب میر ذر علی خان صاحب	منڈی میر عالم

گرشنا قلوٹ ہارمونیم اور گرشنا فون سب سے بہتر ثابت ہوا ہے

فرخ	آقا مرزا محمد رحیم خان صاحب شیرازی	منڈی میر عالم
صفی	مولوی بہبود علی صاحب اورنگ آبادی	مغل پورہ
صادق	نواب میر سعادت علی خان صاحب	منڈی میر عالم
صفدر	مولوی مرزا علی صفدر صاحب	کوچہ ایرانی گلی
صائم	مولوی سید محمد کاظم صاحب	کوٹلہ عالیجاہ
صفا	مولوی میر حیدر علی صاحب	منڈی میر عالم
صغیر	مولوی حبیب الدین صاحب	مغل پورہ
صمصام	آقا سید عباس حسین شیرازی	اندرون دروازہ چادرگھاٹ
قدرت	صاحبزادہ نواب قدرت نواز جنگ بہادر	سرور نگر
قاسم	مولوی میر قاسم علی صاحب	دارالشفا
قیصر	مولوی سید ابوالحسن صاحب قادری	ملک پیٹھ
قومی	حکیم محمد عبدالجبار صاحب	عثمان پورہ
قدر	مولوی سید یحیی حسینی صاحب	چیلہ پورہ
قیصر	مولوی عبدالقادر صاحب	رسالہ عبداللہ
راشد	مولوی محمد عبدالرزاق صاحب	لکڑی کا پل
رعد	مولوی میر نادر علی صاحب	قطبی گوڑہ
رضوان	مولوی میر حمایت علی صاحب	کوچہ گڑوی صاحب
رشید	مولوی رضا حسین خاں صاحب	بازار نور الامراء
راسخ	مولوی سید عباس حسین خاں صاحب	کوکہ کی ٹٹی

تخلص	نام	محلہ
ریاض	مولوی ریاض الدین صاحب	عثمان شاہی
رہبر	پنڈت ست گرو پرشاد صاحب	حسینی علم
شاد	مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر یمین السلطنۃ	شاہ علی بنڈہ
شمشاد	مولوی سید غلام پنجتن صاحب	حیدر گوڑہ
شہید	نواب شہید یار جنگ بہادر	حیدر گوڑہ
شعور	مولوی سید اکبر حسین صاحب	اندرون یاقوت پورہ
شہاب	مولوی شہاب الدین حسن صاحب	حویلی قدیم
شعور	مولوی میر خیرات علی صاحب	دار الشفاء
شفیق	مولوی میر محمد علی صاحب	عاشور خانہ شاہی
شاب	صاحبزادہ میر معین الدین علی خانصاحب	کوچہ ایرانی
تصور	مولوی سید علی نواز صاحب	الاوہ یتیماں
تائید	مولوی تائید حسین صاحب	قطبی گوڑہ
تقی	مولوی سید محمد تقی صاحب	شاہی عاشور خانہ
تاج	مولوی محمد تاج الدین صاحب	مغل پورہ
تمکین	مولوی سید مصباح الدین صاحب	سلطان پورہ
ثاقب	مولوی نجم الدین صاحب بدایونی	فتح دروازہ
خیالی	مولوی عبد الحمید خان صاحب	چیلہ پورہ
خلیل	مولوی سید ابراہیم صاحب	کالی کمان
ذکی	مولوی محمد عبد السلام صاحب	بازار گھانسی

ضو	مولوی سید ہاشم حسین صاحب لکھنوی	حویلی قدیم
ضابط	مولوی دلاور علی صاحب	شکر گنج
ضیا	نواب ضیا یار جنگ بہادر	ٹولی چوکی
ضامن	مولوی سید ضامن صاحب کنتوری	چیچل گوڑہ
غیور	حکیم مولوی میر عابد علی صاحب	دریچہ ماتا

سرکاری واعظین

نام	پتہ	نام	پتہ
مولوی سید نور اللہ حسینی صاحب	چیلہ پورہ	مولوی خواجہ عبد العزیز شاہ صاحب	چوک مرغان
مولوی عینی شاہ صاحب	عثمان گنج	مولوی شیخ محمود صاحب صدیقی	پتھر گٹی
مولوی قاری عبد الکریم صاحب	چھتہ بازار	مولوی احمد علی شاہ صاحب	بیرون بیر پورہ
مولوی احمد علی صاحب صوفی	رکاب گنج	مولوی محمد عبد الرحیم صاحب	کاچی گوڑہ
مولوی غلام غوث صاحب	شاہ علی بنڈہ	مولوی محمد عبد الرؤف صاحب	چیل بازار
مولوی سالم محمدی صاحب	نامپلی	مولوی سجاد علی صاحب صوفی	کبوتر خانہ قدیم
مولوی سید شاہ یوسف الدین صاحب	مغلپورہ	مولوی اعجاز الحق صاحب	نامپلی

غیر سرکاری واعظین

نام	پتہ	نام	پتہ
مولوی سید محمد یاد شاہ صاحب قادری	قادری چمن	مولوی محمد حسین صاحب	بہادر پورہ
مولوی مظہر علی صاحب وکیل	سلطان شاہی	مولوی سید لطیف محی الدین صاحب	احاطہ موسیٰ قادری
مولوی حسام الدین صاحب فاضل	کوچہ پنجہ شاہ	مولوی قاری ابراہیم رشید صاحب	مکہ مسجد
مولوی سید عبد المقتدر صاحب صدیقی	پنچی براق	مولوی سید وحید پاشا صاحب	احاطہ موسیٰ قادری
مولوی مناظر الحسن صاحب گیلانی	سانچہ توپ	مولوی لیاقت حسین صاحب قادری	بیرون بیر پورہ
مولوی ولی اللہ حسینی صاحب	راز دار خاں پیٹھ	مولوی غلام صمدانی صاحب	احاطہ موسیٰ قادری
مولوی سید شیخن احمد صاحب شطاری	دبیر پورہ	مولوی محمد غوث صاحب	[illegible]

مقررین

نام	پتہ	نام	پتہ
نواب بہادر یار جنگ بہادر	بیگم بازار	مولوی رضا حسین خاں صاحب نصار رشید مراتی	بازار نور الامراء
نواب اکبر یار جنگ بہادر	جام باغ ترپ بازار	مولوی ابوالحسن سید علی صاحب وکیل	نظام شاہی روڈ
مولوی الیاس برنی صاحب	جوبلی ہل	مولوی محمد عبدالرحمن صاحب	نام پلی

ولہ اناث

مسز سروجنی نائیڈو	نام پلی	مسز رستم جی	جوبلی ہل
بیگم ولی الدولہ	بیگم منیجہ کیسٹ	مسز مہر وجیہ	جوبلی ہل
مسز صغرا ہمایوں مرزا	ماں صاحب کا تالاب	مسز رحمت اللہ قادری	جوبلی ہل
مسز سندی	جوبلی ہل	مسز سید امیر حسن	جوبلی ہل
مسز پروفیسر حسین علی مرزا	جوبلی ہل	بیگم نواب بہادر یار جنگ بہادر	بیگم بازار

ذاکرین

مولوی سید نثار حسین صاحب	بازار نور خاں	مولوی سید ابوالحسن صاحب	دریچہ پاتا
مولوی سید زین العابدین صاحب	کوٹلہ عالیجاہ	مولوی رضا حسین خاں صاحب رشید	بازار نور الامراء
مولوی سید محمد شفیع الباقری صاحب	بازار نور خاں	مولوی سید علی محمد صاحب اجلال	بازار نور الامراء
مولوی سید بندہ حسن صاحب	دریچہ پاتا	مولوی سید احمد رضا صاحب	دار الشفاء

مولوی سید افضال حسین صاحب	کوچہ کڑویصاحب	مولوی مرزا غلام حسین صاحب	کہیت بالسٹی
مولوی سید عباس حسین صاحب	دار الشفاء	مولوی میر وزیر علی صاحب	دریچہ ماتا
مولوی میر جعفر علیصاحب بیدی	حسینی محلہ	مولوی میر اقبال علیصاحب	کوچہ ناجی صاحب
مولوی میر مصطفیٰ علیصاحب	حسینی محلہ	مولوی سید محمد عسکری صاحب	حویلی قدیم
مولوی سید شفقت حسین صاحب	بازار نور الامرا	مولوی میر رحیم علی صاحب	حسینی محلہ
مولوی آغا شیخ محمد صاحب طہرانی	بازار نور الامرا	مولوی مصطفیٰ علی صاحب	کوچہ کمل پوش

مرثیہ خواں

مولوی ابراہیم علی صاحب	کالی مسجد	مولوی وحید حسن صاحب رضوی	دریچہ پاتا
مولوی وزیر علی صاحب	دریچہ ماتا	مولوی یاور خاں صاحب	الاوہ بی بی
مولوی سید عابد حسین صاحب	کہیت بالسٹی	مولوی سید حسین صاحب	سلطان پورہ
مولوی حمایت علی صاحب	بازار نور خاں	مولوی محمد علی خانصاحب	الاوہ بی بی
مولوی نثار علی صاحب	الاوہ بی بی	مولوی مرزا حفاظت علیصاحب	حسینی محلہ
مولوی سید شفقت حسین صاحب	دریچہ ماتا	مولوی میر سجاد حسین صاحب	سلطان پورہ

علمائے فرقہ حنفیہ

مولوی سید بادشاہ حسینی صاحب	چوک اسپان	مولوی سید نور اللہ حسینی صاحب	چشتی چمن
مولوی سید حسام الدین صاحب فاضل	کوچہ گرونا	مولوی سید شیخن احمد صاحب	دبیر پورہ
مولوی عینی شاہ صاحب	عثمان گنج	مولوی غلام صمدانی صاحب	احاطہ موسیٰ قادری

علمائے فرقہ اثنا عشری

مولوی سید نثار حسین صاحب	بازار نور الامراء	مولوی سید ابو الحسن صاحب	دریچہ ماتا
مولوی سید بندہ حسن صاحب	دریچہ ماتا	مولوی سید زین العابدین صاحب	کوٹلہ عالیجاہ

مشائخین

مولوی سید صابر حسینی صاحب	عقب مکہ مسجد	مولوی سید معین الدین صاحب	عقب مکہ مسجد
مولوی سید فخر الدین صاحب	عثمان پورہ	مولوی سید مہدی پاشاہ صاحب	بازار نور الامراء

مہنت صاحبان

مہنت بابا پورن داس جی	حسینی علم	مہنت بابا گوپال داس جی	ڈھول پیٹھ
مہنت بالک داس جی	چوڑی بازار	مہنت بابا نارائن داس جی	چوڑی بازار

رہبران پارسیان

دستور جمشید خورشید	سکندر آباد	کیخسرو جیون جی	سکندر آباد
موبد خورشید نوشیروان لشکری	مصطفےٰ بازار	موبد سہراب جی پستن جی کانگا	مصطفےٰ بازار

رہبران عیسائیاں

ریورنڈ یف سی نیلپ	سانچہ توپ	ریورنڈ کیو شاہ	نام پلی
ریورنڈ ای پریسٹ لی	رام کوٹھ	ریورنڈ جی۔بی گارڈن	کنگ کوٹھی

رسالہ جات

المعلم	جوبلی ہل	شہاب	دبیرپورہ
اتالیق	مغلپورہ	ترجمان القران	خیریت آباد
خلیق	سدعنبر بازار	ارشاد	مغلپورہ
واعظ	شاہ علی بنڈہ	سب رس	خیریت آباد

انجمن

نظام والنٹیر کور	سیف آباد	انجمن ترک مسکرات	عابد روڈ
صدر انجمن اسلامیہ	پتھر گٹی	فرنڈس یونین	سلطان بازار
نظام کلب	سیف آباد	لیڈیز کلب	بشیر باغ
مجلس جاگیرداراں	بیگم بازار	کرناٹک منڈل	سلطان بازار
ہری جن سیوک سبھا	اسٹیشن روڈ	اتحاد المسلمین	بیگم بازار

ماروائی منڈل	سلطان بازار	انجمن صفوۃ الاسلام	مغل پورہ
آندھرا کمیٹی	سلطان بازار	انجمن خادم المسلمین	کاچی گوڑہ
انجمن پارسیاں	کنگ کوٹھی روڈ	وائی-ایم-سی-اے	نارائن گوڑہ
انجمن قمر بنی ہاشم	منڈی میر عالم	انجمن انصار الصفہ	مغل پورہ
انجمن [illegible] مظفر	زنانی پھاٹک	انجمن صبغتہ اللہ	نیا پل
انجمن رضوی	کوچہ ایرانی	سناتن دھرم سبھا	بیگم بازار

سرکاری کالج

عثمانیہ یونیورسٹی کالج	اڈیکمیٹ	عثمانیہ انجینیرنگ کالج	اڈیکمیٹ
عثمانیہ میڈیکل کالج	افضل گنج	سٹی انٹرمیڈیٹ کالج	پل مسلم جنگ
عثمانیہ ٹریننگ کالج	سیف آباد	عثمانیہ ٹکنیکل کالج	دار الضرب

ولہ اناث

کلیہ جامعہ اناث	اسٹیشن روڈ نامپلی

سرکاری انگریزی کالج

نظام کالج	فتحمیدان

سرکاری انگریزی مدارس

مدرسۂ عالیہ	فتحمیدان	جاگیرداری کالج	بیگم پیٹھ
گورنمنٹ ہائی اسکول چادرگھاٹ	عابد روڈ	سٹی ہائی اسکول	پل مسلم جنگ

ولہ اناث

محبوبیہ گرلس ہائی اسکول	سانچہ توپ	زنانہ ہائی اسکول	نام پلی

امدادی انگریزی مدارس

مدرسۂ اعزہ	ملک پیٹھ	اسلامیہ ہائی اسکول	سکندرآباد
مدرسۂ مفید الانام	اعتبار چوک	محبوب کالج	سکندرآباد
دھرم ونت ہائی اسکول	یاقوت پورہ	ولسن مشین بائز ہائی اسکول	سکندرآباد
ویدک وردھنی پاٹ شالہ	گولی گوڑہ	پروٹسٹنٹ آرفنیج بریگیڈ اسکول	سکندرآباد
سنیٹ جارجس گرامر اسکول	عابد روڈ	یس۔پی۔جی۔ہائی اسکول	سکندرآباد
میتھوڈسٹ بائز ہائی اسکول	کنگ کوٹھی روڈ	بلارم ہائی اسکول	بلارم
آکسینٹ انسٹیٹیوشن	سانچہ توپ	مشیر عالم ڈائرکٹری قیمت پانچ روپیہ	

ولۂ اناث

سینٹ جارجس گرلس سیمنیری اسٹانلی گرلس ہائی اسکول	سانچہ توپ چاپل روڈ	سینٹ آینز کانونٹ ہائی اسکول کیز ہائی اسکول	سکندرآباد سکندرآباد

سرکاری مدارس فوقانیہ عثمانیہ

سٹی ہائی اسکول دارالعلوم عثمانیہ ہائی اسکول	پل مسلم جنگ چارکمان نام پلی	عثمانیہ ہائی اسکول عثمانیہ ہائی اسکول	دارالشفاء چنچل گوڑہ

ولۂ اناث

زنانہ ہائی اسکول	نام پلی	عثمانیہ ہائی اسکول	مچھلی کمان

امدادی مدارس فوقانیہ عثمانیہ

مدرسۂ آصفیہ	ملک پیٹھ	انوار العلوم	نام پلی

مذہبی مدارس

مدرسۂ نظامیہ	شبلی گنج	مدرسۂ حفاظ شاہی	مکہ مسجد
مدرسۂ دینیات بگی خانہ عامرہ	عابد روڈ	مدرسۂ مسجد میاں مشک	پرانا پل

دارالیتامیٰ وغیرہ

وکٹوریہ میموریل آرفنج	سرور نگر	یتیم خانہ خادم المسلمین	کاچی گوڑہ
شیعہ یتیم خانہ	دارالشفاء	یتیم خانہ انیس الغرباء	نام پلی

گروہ ماتمیاں

گروہِ ابوالفضل العباسؑ	مولوی محمد عون آفندی صاحب سرگروہ	نیا پل
گروہِ جعفری	مولوی سید محمد جعفر صاحب سرگروہ	حویلی قدیم
گروہِ حسینی	مولوی سید ابرار حسین صاحب سرگروہ	دریچہ ماما
گروہِ رضوی	مولوی سید مہدی صاحب سرگروہ	سیف آباد
گروہِ مصطفوی	مولوی سید محمد علی صاحب سرگروہ	اندرون دبیر پورہ
گروہِ عزاداران حسینی	مولوی میر تراب علی صاحب سرگروہ	دریچہ ماما
گروہِ اصغری	مولوی مرزا مہدی صاحب کشمیری سرگروہ	دارالشفاء

ڈاکٹرس

ڈاکٹر حیدر علی خانصاحب	جوبلی ہل	ڈاکٹر خواجہ اسد اللہ صاحب	مغل پورہ
ڈاکٹر مرزا حسن علیخانصاحب	اوپل	ڈاکٹر جے۔ اے کریم صاحب	دروازہ چادر گھاٹ
ڈاکٹر نواب ارسطو یار جنگ بہادر	سرائے ابوالہیر	ڈاکٹر کیرتی دیو شرما صاحب	ترپ بازار
ڈاکٹر خورشید حسین صاحب	کنڈہ روڈ	ڈاکٹر راناڑے صاحب	چار مینار
ڈاکٹر خواجہ معین الدینصاحب	عابد روڈ	ڈاکٹر عبد الجبار صاحب	حیدر گوڑہ
ڈاکٹر گوکل شنکر صاحب	حیدر گوڑہ	ڈاکٹر حامد علی صاحب	زیر پل چادر گھاٹ
ڈاکٹر کیپٹن بی۔ ایس راج صاحب	کوچہ چراغ علی	ڈاکٹر اشرف نواز جنگ بہادر	ملک پیٹھ
ڈاکٹر سید عبد الرحیم صاحب	کاچی گوڑہ	ڈاکٹر ایچ آر گوگٹے صاحب	معظم جاہی مارکٹ
ڈاکٹر ایڈو صاحب	نامپلی	ڈاکٹر این ڈبلیو کارنہانس صاحب	سید علی عنبر بازار
ڈاکٹر نواب فیض جنگ بہادر	کاچی گوڑہ	ڈاکٹر محمد عبد السلام صاحب	نامپلی
ڈاکٹر میر احمد علیصاحب زیدی	دار الشفاء	ڈاکٹر ولی محمد صاحب	چار مینار
ڈاکٹر میر مصطفٰے علیصاحب زیدی	حسینی محلہ	ڈاکٹر حسن بیگ صاحب	بازار گھانسی
ڈاکٹر میر مہدی حسین صاحب الم	حسینی محلہ	ڈاکٹر میر مظفر علی صاحب جعفری	دار الشفاء

ڈاکٹر نیکٹ راؤ صاحب	بگل کنٹہ	ڈاکٹر یس ایم ائیڈو صاحب	چنچل گوڑہ
ڈاکٹر سریدھر نائیڈو صاحب	شاہ راہ عثمانی	ڈاکٹر ڈی صاحب	چنچل گوڑہ
ڈاکٹر بہادر خان صاحب	کالا ڈیرہ	ڈاکٹر محمد یسین صاحب	اعظم جاہی روڈ
ڈاکٹر سید عبدالرحیم صاحب	ترپ بازار	ڈاکٹر انعام اللہ صاحب	اعظم جاہی روڈ
ڈاکٹر عبدالکریم صاحب	ترپ بازار	ڈاکٹر ملک صاحب	فیلمنڈی
ڈاکٹر نظام الدین صاحب	حمایت نگر	ڈاکٹر یس آو صاحب	سانچہ توپ
ڈاکٹر ورگس صاحب	بگل کنٹہ	ڈاکٹر غلام علی یمنی صاحب	ڈیوڑھی ماما جمیلہ
ڈاکٹر واگرے صاحب	کنگ کوٹھی روڈ	ڈاکٹر نترائکل صاحب	بیگم بازار
ڈاکٹر محمود الحسن صاحب	الاوہ یتیماں	ڈاکٹر رانا ڈے صاحب	حشمت گنج
ڈاکٹر تصدق حسین صاحب	قطبی گوڑہ	ڈاکٹر جہانگیر صاحب	کنداسامی مارکٹ
ڈاکٹر محمد سلطان صاحب	لنگر حوض	ڈاکٹر مظفر حسین صاحب	نارائن گوڑہ
ڈاکٹر کنول چندر صاحب	حسینی علم	ڈاکٹر وی وندراسوامی صاحب	نارائن گوڑہ
ڈاکٹر ہم کے پنڈت صاحب	اعظم جاہی روڈ	ڈاکٹر گوبندراجلو مدلیار صاحب	سکندرآباد
ڈاکٹر یس اے رحیم صاحب	لنگم پلی	ڈاکٹر شیخ سالار مسعود صاحب	کاچی گوڑہ
ڈاکٹر عبدالستار صاحب	لنگم پلی	ڈاکٹر واڑیا صاحب	سکندرآباد
ڈاکٹر ابراہیم علی خان صاحب	کالا ڈیرہ	ڈاکٹر سی یف چینائی صاحب	سکندرآباد
ڈاکٹر سید قاسم علی صاحب	چنچل گوڑہ	ڈاکٹر چینائی صاحب	سکندرآباد
ڈاکٹر غلام مرتضی صاحب	چنچل گوڑہ	ڈاکٹر نرسنگ راؤ صاحب	لنگم پلی
ڈاکٹر محمد خلیل صاحب	چنچل گوڑہ	ڈاکٹر ناگندر راؤ صاحب	نارائن گوڑہ

ڈاکٹر قاضی صاحب	سعید آباد
ڈاکٹر کل کرنی صاحب	رزیڈنسی
ڈاکٹر محمد عبدالرب صاحب	اعظم جاہی روڈ
ڈاکٹر محمد احسن صاحب	کٹل گوڑہ
ڈاکٹر ریاست علی مرزا صاحب	ملک پیٹھ
ڈاکٹر برج موہن لعل صاحب	ہیوز ٹاون
ڈاکٹر علی حسین صاحب	حسینی علم
ڈاکٹر بنکٹ چر صاحب	کٹلمنڈی
ڈاکٹر خواجہ حمید الدین صاحب	عابد شاپ
ڈاکٹر بھومنا صاحب	رحمت باغ

ڈاکٹر سید اسمعیل صاحب	سرائے بوا بیر
ڈاکٹر ڈھاپچے صاحب	رزیڈنسی
ڈاکٹر سیتا رام ایڈوصاحب	افضل گنج
ڈاکٹر کنٹری صاحب	رزیڈنسی بازار
ڈاکٹر عصمت اللہ صاحب	حمایت نگر
ڈاکٹر عبدالرشید صاحب	گولی گوڑہ
ڈاکٹر پنڈت صاحب	گولی گوڑہ
ڈاکٹر خورشید صاحب	بگل کنٹہ
ڈاکٹر محمد فاروقی صاحب	حمایت نگر
ڈاکٹر ایم - پی پروانہ صاحب	روبرو گھڑیال چوک

اطبائے یونانی

نام	پتہ	نام	پتہ
حکیم مقصود علی خانصاحب	حیدر گوڑہ	حکیم محمد اعظم صاحب	بازار نور الامراء
حکیم محمد عباس صاحب	دار الشفاء	حکیم سید حبیب اللہ صاحب	اندرون چادر گھاٹ
حکیم محمود علی صاحب	الاوہ بی بی	حکیم میر احمد علی صاحب	حویلی قدیم
حکیم محمد عبد الحفیظ صاحب	الاوہ بی بی	حکیم میر عابد علی صاحب	دریچہ ماما
حکیم حبیب اللہ صاحب	کاچی گوڑہ	حکیم امتیاز حسین صاحب	حویلی قدیم
حکیم نارائن داس صاحب	بیگم بازار	حکیم سید محمد تقی صاحب	بازار نور الامراء
حکیم ولی محمد صاحب	چار مینار	حکیم خسرو شاہ نظامی صاحب	مسجد چوک
حکیم سید نواب بہادر صاحب	الاوہ تیمیاں	حکیم جوہر بریلوی صاحب	کاچی گوڑہ
حکیم انیس احمد صاحب	سلطان پورہ	حکیم یوسف علی صاحب	الاوہ بی بی
حکیم میر داور علی صاحب	طہماسب خان پورہ	حکیم محمد ابراہیم شریف صاحب	اعظم جاہی روڈ
حکیم پنڈت منوہر لعل صاحب	شبلی گنج	حکیم قاضی محمد حمید الدین صاحب	قطبی گوڑہ
حکیم میر سعادت علی صاحب	چوک اسپاں	حکیم مولوی ابراہیم علی صاحب	شبلی گنج
حکیم محمد بن صالح صاحب	اندرون علی آباد	حکیم خواجہ درویش محی الدین صاحب	محبوب کی مہندی
حکیم قاضی محمد حمید الدین صاحب	قطبی گوڑہ	حکیم حاجی محمود خانصاحب	نامپلی

حکیم اکرام الدین صاحب	منگل کا ہاٹ	حکیم شبیر احمد صاحب	گولی گوڑہ
حکیم غلام معین الدین صاحب	سبزی منڈی	حکیم محبوب علیخاں صاحب	لال دروازہ
حکیم محمود بیگ صاحب	گنٹہ روڈ	حکیم محمد احسن صاحب	بازار عیسیٰ میاں
حکیم نواب فخر الدین صاحب	چنچل گوڑہ	حکیم نواب خواجہ حسین خاں صاحب	عثمان پورہ
حکیم عبدالقادر صاحب	رین بازار	حکیم علی حسین صاحب	ترپ بازار
حکیم بشیر احمد صاحب	گنٹہ روڈ	حکیم سید عبدالستار صاحب	محبوب پورہ
حکیم اشرف الدین صاحب	چوک اسپان	حکیم عبدالستار صاحب	ملک پیٹھ

لیڈی ڈاکٹرس

ڈاکٹر مس ڈیکاسٹا صاحبہ	کنگ کوٹھی	ڈاکٹر صالحہ بیگم صاحبہ	سوماجی گوڑہ
ڈاکٹر مس بیس کروسکر صاحبہ	شاہ راہ عثمانی	ڈاکٹر مس این جے ڈی چینائی	اکسلسیر روڈ
ڈاکٹر مسز اشرف غوثیہ بیگم صاحبہ	چار مینار	ڈاکٹر مسز مقبول علی صاحبہ	نارائن گوڑہ
ڈاکٹر بٹ صاحبہ	خیریت آباد	ڈاکٹر مس ڈی سوزا صاحبہ	ترپ بازار
ڈاکٹر بیس یم مس شاہ صاحبہ	حیدر گوڑہ	ڈاکٹر مس رتن صاحبہ	سانچہ توپ
ڈاکٹر مس کوریا صاحبہ	سانچہ توپ	ڈاکٹر مس کرپادانہ صاحبہ	ملک پیٹھ
ڈاکٹر نائیر صاحبہ	گولی گوڑہ	ڈاکٹر مس بہیم سین صاحبہ	بازار گھانسی
ڈاکٹر مس جے بیس کانگا صاحبہ	کنگ کوٹھی	ڈاکٹر مس صابر النساء بیگم صاحبہ	حیدر گوڑہ
ڈاکٹر مسز کے لکشمی اماں صاحبہ	نارائن گوڑہ	ڈاکٹر مسز مار کار بنارس	رزیڈنسی روڈ

دندان ساز

نام	پتہ	نام	پتہ
ڈاکٹر عبدالرشید خاں	شاہ راہ عثمانی	ڈاکٹر محمد احمد حسین	گولی گوڑہ
ڈاکٹر آر ایس یم ڈی (جرمن)	چاپل روڈ	ڈاکٹر محمد منیر الدین احمد	چار مینار
ڈاکٹر ریولی	سکندرآباد	ڈاکٹر محمد حفیظ الدین	ترپ بازار
ڈاکٹر ایس ایس اشٹیفنس	سکندرآباد	ڈاکٹر آر ایس ورگیا	سلطان بازار
ڈاکٹر فرانس	سکندرآباد	ڈاکٹر بی۔ آر مانک	ترپ بازار
ڈاکٹر محمد ابراہیم	متصل پنالال بلڈنگ	ڈاکٹر محمد علی	چوک میداں خاں
ڈاکٹر الٰہی بخش	متصل پنالال بلڈنگ	کارخانہ دندان سازی (لندن)	نیا پل
ڈاکٹر جے جی پریرا	سکندرآباد	اقبال کارخانۂ دندان سازی	چھتہ بازار

جرّاح

نام	پتہ	نام	پتہ
محمد عبدالرحمن خان	لاڈو بی بی	حکیم جگیا	طہماسپ خاں پورہ
محمد غوث شاہ	دبیر پورہ	اشرف علی	دریچۂ ماما
جمو جراح	بیگم بازار	محمد شریف	اعظم جاہی روڈ
شیخ علی	چیچل گوڑہ	محمد عثمان	یاقوت پورہ

ڈائرکٹری

نام	پتہ	نام	پتہ
مشیر عالم ڈائرکٹری (اردو)	[illegible] پتھر گھاٹ	حیدرآباد ڈائرکٹری (انگریزی)	سکندرآباد

بیرسٹران

نام	پتہ	نام	پتہ
مولوی سید تقی حسن صاحب بلگرامی	نامپلی	مسٹر رائے گوپال ریڈی صاحب	توپ کا سانچہ
مسٹر گنپت راؤ صاحب	ہنومان ٹیکری	مسٹر شنکر راؤ صاحب	نامپلی
مسٹر ونایک راؤ صاحب	نظام شاہی روڈ	مسٹر ایس۔ بی شرما صاحب	گولی گوڑہ
نواب اصغر یار جنگ بہادر	عابد شاپ	مولوی سراج الحسن صاحب	کنٹہ روڈ
مولوی میر اکبر علیخان صاحب	بالگزار روڈ	مسٹر سری دہر نایک صاحب	ترپ بازار
مسٹر سرینواس راؤ صاحب	بیگم بازار	مسٹر سری کشن راؤ صاحب	کنگ کوٹھی روڈ
مولوی سید حیدر رضا صاحب زیدی	کنٹہ روڈ	مولوی سید یوسف حسین صاحب	رکاب گنج
مسٹر شری دھر وامن نایک صاحب	گولی گوڑہ	مسٹر وینکٹ راؤ صاحب	معظم جاہی مارکٹ
مولوی محمد امر اللہ صاحب صدیقی	ترپ بازار	مسٹر وٹھل راؤ صاحب	معظم جاہی مارکٹ
مسٹر فریدون وڈی ملا صاحب	مشیر آباد	مولوی ظفر حسین صاحب	کنٹہ روڈ
مولوی معین الدین انصاری صاحب	کنٹہ روڈ	مولوی سید محمد زین العابدین صاحب	سوماجی گوڑہ

ایڈوکیٹ

نام	پتہ	نام	پتہ
نواب اکبر یار جنگ بہادر	جام باغ	مولوی رفیع الدین صاحب جنیدی	ترپ بازار
مسٹر دامودھر ریڈی صاحب	سانچہ توپ	مولوی سید نثار احمد صاحب	پل نو
مولوی محمد فیض الدین صاحب	شاہراہ عثمانی	مولوی حکیم سید علی صاحب	دار الشفاء

مولوی محمد عبداللہ پاشاہ صاحب	ترپ بازار	مولوی حافظ عبدالعلی صاحب	ترپ بازار
دیوان بہادر آر مدا بیکا صاحب	شاہ علی بنڈہ	مسٹر ہری نارائن صاحب	اردو شریف
مولوی ابوالنصر سید علی صاحب	نظام شاہی روڈ	مسٹر کاشی ناتھ راؤ صاحب	سلطان بازار
مسٹر دیوی داس صاحب	ہنومان ٹیکری	مولوی محمد مسیح الدین صاحب	ترپ بازار
مولوی محمود علی صاحب	چیلہ پورہ	مولوی میر احمد علی خان صاحب	کٹل منڈی
مسٹر گوپال راؤ صاحب	نام پلی	مولوی مرزا محمد علی بیگ صاحب	دیوڑھی ماماجیلہ

وکلاء

مولوی عبدالرحیم صاحب	کنٹہ روڈ	مولوی عبدالکریم صاحب	ترپ بازار
مولوی عبدالرؤف صاحب	کنٹہ روڈ	مولوی غوث محی الدین صاحب	سلطان پورہ
مولوی عبدالواحد صاحب اویسی	ترپ بازار	مولوی مصلح الدین صاحب	کٹل منڈی
مولوی سید ارشاد حسین صاحب	اردو شریف	مولوی سراج الدین صاحب	دیوڑھی سلیمان جاہ
مولوی سید محمد علی صاحب اختر رودولوی	دار الشفا	مولوی عبدالقادر صاحب قریشی	سلطان بازار
مولوی مظہر علی صاحب اکمل	سلطان شاہی	مولوی سید مخدوم غوری صاحب	نام پلی
مولوی محمد فضل اللہ صاحب	مغل پورہ	مولوی میر غضنفر علی صاحب	راؤ رنبھا اسٹریٹ
مولوی محمود علی خان صاحب	بازار کوکہ	رائے دیبی داس صاحب	اردو شریف
مولوی جہانگیر علی صاحب	بازار گھانسی	مسٹر ست نارائن صاحب	اردو شریف
مولوی احمد عبدالغفور صاحب	دال کوٹرہ	مولوی اسلم خان صاحب	بازار گھانسی

پنڈت بالا پرشاد صاحب	عثمان شاہی	مولوی تاج الدین صاحب	شاہ گنج
مولوی عبد الجبار [illegible] صاحب	[illegible] آباد	مولوی [illegible] محمد حسین صاحب [illegible]	[illegible] عالم
پنڈت شنکر راؤ صاحب	سلطان بازار	مولوی میر محمد حسین صاحب	یاقوت پورہ
مولوی قاضی محی الدین صاحب	اندرون دبیر پورہ	مولوی محمد شفیع صاحب	بازار گھانسی
مولوی مرزا عسکری حسن صاحب	حسینی محلہ	مولوی سید یامین بسیری صاحب	معظم جاہی مارکٹ
مولوی محمد احسن صاحب	کنگٹہ روڈ	مولوی واحد بخش صاحب	ترپ بازار
مولوی حبیب اللہ صاحب	عثمان شاہی	مولوی معین الدین صاحب	معظم جاہی مارکٹ
مولوی سید رشید احمد صاحب	بازار اکبر جاہ	مسٹر سرینواس راؤ صاحب	بڑی چاوڑی
رائے گل بہادر صاحب	کوچہ چراغ علی	مولوی حمید اللہ صاحب	دار الشفاء
مولوی سید غلام محی الدین صاحب	عثمان پورہ	مسٹر کلیان رام آئیر صاحب	شاہراہ عثمانی
مولوی احمد سعید صاحب	ٹھاسپ خان پورہ	مولوی محمد عثمان صاحب	کوچہ ایرانی
مولوی میر حسن علی خان صاحب	ٹھاکرار جنگ	مولوی سید زین العابدین صاحب	حویلی قدیم
مولوی مرزا علی جواد صاحب	کوچہ ایرانی	مسٹر ٹی شد شنا چاریہ صاحب	گولی گوڑہ
مسٹر کیشو راؤ صاحب	ترپ بازار	مسٹر ایم وینکٹ لکشما چاری صاحب	گولی گوڑہ
رائے ہند کشور ماتھر صاحب	چار مینار	مسٹر ایم گوبند راؤ صاحب	گولی گوڑہ
مولوی عبد الرزاق صاحب	عثمان پورہ	مسٹر ماروتی راؤ صاحب جوشی	گولی گوڑہ
مولوی محمد اعظم الدین صاحب	ترپ بازار	مسٹر گنڈے راؤ صاحب جوشی	گولی گوڑہ
مولوی احمد علی صاحب	بازار گھانسی	مولوی احمد علی خان صاحب	بازار سدی عنبر
مولوی محمد مرزا صاحب	عابد روڈ	مسٹر رام کشن راؤ صاحب	ترپ بازار

مسٹر گنپت راؤ دیسپانڈیہ لائور	شاہ راہ عثمانی	مولوی محمد عبد السلام صاحب	نیا پل
مسٹر سالک رام صاحب	ترپ بازار	مولوی سید نور الا[illegible] صاحب	دار الشفاء
مسٹر ایس [illegible] صاحب	ریزیڈنسی گسٹ	مولوی ایم اے بیرسٹر صاحب	ترپ بازار
مسٹر کنڈی سرینواس راؤ صاحب	ترپ بازار	مسٹر بھوپے صاحب	گولی گوڑہ

خوشنویساں

مہاراجہ کشن پرشاد بہادر [illegible]	شاہ علی بنڈہ	مولوی میر ریاست علی صاحب	چھتہ بازار
مولوی میر حشمت علی صاحب قادر رقم	قدم رسول	مولوی غلام دستگیر صاحب	شاہ علی بنڈہ
مولوی قدرت اللہ صاحب انتخاب رقم	کوچہ خطیب	مولوی جابر صاحب	بازار نور الامراء
مولوی میر انور علی صاحب شریعت پناہ	مغلپورہ	مولوی ثناء اللہ صاحب	کوچہ خطیب
مولوی سراج الدین صاحب	الاوہ بی بی	مولوی باسط علی صاحب	اعظم اسٹیم پریس
مولوی غلام محمد صاحب وفا	چھتہ بازار	مولوی عبد السلام صاحب	عثمان پورہ
مولوی علی میاں صاحب	چھتہ بازار	مولوی محمد عبد الغفار صاحب	عثمان پورہ

اخبارات ہفتہ وار (اردو)

رعیت	باغ مرلیدھر	شوکت الاسلام	عیسیٰ میاں بازار
تعلیم	ترپ بازار	نظام گزٹ	نامپلی

اخبارات روزانہ (اردو)

رہبر دکن	افضل گنج	پیام	حیدر گوڑہ
مشیر دکن	گولی گوڑہ	صحیفہ	مالک پیٹھ
صبح دکن	افضل گنج	وقت	ترپ بازار

اخبارات روزانہ (انگریزی)

بلیٹن	سکندر آباد	نیوایرا	نظام شاہی روڈ

نیوز ایجنسی

رائٹر نیوز ایجنسی	وینکاجی ہوٹل	ایسوسئیٹیڈ پریس	وینکاجی ہوٹل
دکن نیوز ایجنسی	نظام شاہی روڈ	حیدرآباد پریس سروس	افضل گنج گول بنگلہ
اعظم نیوز سروس	پتھر گٹی	صحیفہ نیوز ایجنسی	ملک پیٹھ

بلدہ حیدرآباد

میں

ہر قسم کے آرام دہ، مضبوط، فیشن ایبل اور نسبتہً ارزاں

بوٹ، شوز، سینڈل، چپل، سلیپر وغیرہ

کا

تازہ ترین اسٹاک

ایوب بوٹ ہوس

میں

ملاحظہ فرمائیے

شوز

- ایریل
- ڈیوک
- برٹی
- چیف (کاف لیدر)
- گڈ لک
- میش
- بچکانہ شوز
- چیف
- ڈیوک
- برٹی (کاف لیدر)
- معمولی بچکانہ

پمپ شوز

- کارچوبی (مردانی)
- ” (زنانی)
- ” (بچکانہ)
- چوبی (پیٹنٹ)
- تحصیلدار (”)
- لبرٹی
- چیف (کاف لیدر)

سینڈل لیڈیز

- نیو لیف (گولڈن)
- پیٹنٹ
- سینڈل (فل گولڈن)
- سینڈل چپل

نوٹ عید، دسہرہ، شادی بیاہ اور دیگر تہواروں کے موقعوں پر عمدہ اور تازہ مال فراہم کیا جاتا ہے

مملکت دکن کا عظیم الشان و بے مثل واحد

کارخانہ

دکن بٹن فیاکٹری

کے

بٹن ہندوستان بھر میں عام مقبولیت حاصل کر چکے ہیں

خوبصورتی اور پائیداری میں اپنا جواب [illegible]

کے نو ساختہ بٹن اعلیٰ متوسط اور ادنیٰ غرض ہر طبقہ کے مذاق اور

خواہش کے مطابق نہایت اہتمام کیساتھ تیار کئے جاتے ہیں

دکن بٹن فیاکٹری کے بٹن خریدتے وقت

کارخانہ کا ٹریڈ مارک ضرور ملاحظہ فرمائیے

محمد غوث الدین پروپرائٹر

دکن بٹن فیاکٹری

حسینی علم حیدرآباد دکن

ممالک محروسہ سرکار عالی
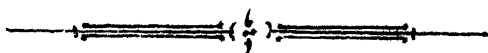
ممالک محروسہ سرکار عالی ہندوستان کے جنوب میں واقع ہے یہ مملکت اعلیحضرت حضور پُرنور سلطان العلوم خلد اللہ ملکہٗ وسلطنتہٗ کے زیر حکومت ہے بلحاظ انتظام اس کے دو حصے ہیں (۱) خالصہ اور (۲) غیر خالصہ

خالصہ وہ علاقہ ہے جس پر راست حکومت کا انتظام ہے اور جس کی مالگزاری خزانہ شاہی میں داخل ہوتی ہے اور مملکت کے انتظام میں خرچ ہوتی ہے

غیر خالصہ وہ علاقہ ہے جو براہ راست حکومت کے زیر انتظام نہیں اور جس کی مالگزاری بھی خزانہ شاہی میں داخل نہیں ہوتی ہے

مملکت ہذا کا دو تہائی حصہ خالصہ اور ایک تہائی غیر خالصہ غیر خالصہ کے دو حصے ہیں ایک صرف خاص مبارک جس کے مالک و مختار خود اعلیحضرت حضور پرنور سلطان العلوم خلد اللہ ملکہٗ وسلطنتہٗ ہیں۔ اور جس کا انتظام محکمہ صرف خاص مبارک کے ماتحت ہے جس کا افسر اعلیٰ صدر المہام کہلاتا ہے موجودہ صدر المہام نواب داراب جنگ بہادر ہیں اور یہ محکمہ براہ راست اعلیحضرت سے متعلق ہے دوسرا حصہ جاگیرات کا ہے جس میں پائیگاہ اور سمستان بھی شامل ہیں ہر جاگیردار اور والی پائیگاہ وسمستان اپنے اپنے حصہ کا خود انتظام کرتا ہے صرف خاص کا علاقہ مختلف اضلاع میں پھیلا ہوا ہے لیکن بلدہ حیدرآباد کے متصل جو علاقہ صرف خاص مبارک کا ہے اس کا ایک ضلع بنا کر ضلع اطراف بلدہ سے

موسوم کیا گیا ہے

علاقہ خالصہ جس کو دیوانی بھی کہتے ہیں چار صوبوں میں منقسم ہے اور ہر صوبہ میں کئی اضلاع اور ہر ضلع میں کئی تعلقات ہیں تفصیل حسب ذیل ہے

(صوبہ اورنگ آباد)

اضلاع	تعلقات
اورنگ آباد	اورنگ آباد، عنبڑ، بہوکردن، گنگاپور، جالنہ، کنڑ، پیٹن، بیجاپور، خلدآباد، سلوڑ،
بیڑ	بیڑ، مومن آباد، اشٹی، گیورائی، منجلے گاؤں، پاٹودہ
پربھنی	پربھنی، بسمت، ہنگولی، جیتور، کلمنوری، پالم، پاتھری
ناندیڑ	ناندیڑ، بلولی، دیگلور، حدگاؤں، قندہار، مدہول

(صوبہ گلبرگہ شریف)

اضلاع	تعلقات
گلبرگہ	گلبرگہ، چینچولی، کوڑنگل، سیڑم، یادگیر، اندولہ، شاہ پور، شوراپور،
رائچور	رائچور، عالم پور، دیودرگ، گنگاوتی، کشٹگی، لنگسگور، مانوی، سندہنور
عثمان آباد	عثمان آباد، کلم، پرینڈہ، لاتور، تلجاپور
بیدر	بیدر، نیلنگہ، احمدپور، اودگیر، جنوارہ

صوبہ ورنگل

اضلاع	تعلقات
ورنگل	ورنگل، کہمم، محبوب آباد، مدہرہ، پاکھال، پاپونچہ، ملگ، یلندو
کریم نگر	کریم نگر، جگتیال، حضور آباد، مہادیو پور، پرکال، سرسلہ، عثمان نگر۔
عادل آباد	عادل آباد، چنور، آصف آباد، لکشٹی پیٹھ، کنوٹ، نرمل، راجورہ، سرپور، اٹنور، بوتھ
نظام آباد	نظام آباد، آرمور، کاماریڈی، یلاریڈی، بودہن

صوبہ گلشن آباد میدک

اضلاع	تعلقات
میدک	میدک، اندول، کلبگور، سیدی پیٹھ
محبوب نگر	محبوب نگر، ناگر کرنول، امرآباد، کلواکرتی، مکتھل، پرگی
باغات	باغات
نلگنڈہ	نلگنڈہ، بھونگیر، بگاؤں، دیورکنڈہ، حضور نگر، مریال گوڑہ، سریاپیٹھ

حیدرآباد

شہر حیدرآباد مناظر قدرت اور انسانی صنّاعی کے نمونوں اور تاریخی یادگاروں کے لحاظ سے سارے ہندوستان میں ایک خاص امتیازی شکل رکھتا ہے بلکہ بعض بعض باتوں میں اس کی برابری متمدن دنیا کے بڑے بڑے شہر بھی نہیں کر سکتے خسرو مملکت دکن و برار کو شہر کی آرائش میں جو دلچسپی ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج حیدرآباد دکن اپنے مکانات کی خوشنمائی اور تفریحی مقامات کے لحاظ سے نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام دنیا کے شہروں میں ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ یہاں کے مکانات نہایت خوشنما ہیں دوسرے شہروں میں اگرچہ بڑے بڑے عالیشان مکانات مل جائیں لیکن جو خوشنمائی اور دلکشی عام طور پر اس شہر کے قریب قریب تمام مکانات میں پائی جاتی ہے وہ دنیا کے شہروں کے مکانات میں کم نظر آئیگی۔ اس شہر کے حسب ذیل جدید اور قدیم عمارات قابل دید ہیں جو حدود بلدہ کے علاوہ اطراف و اکناف میں واقع ہیں۔

کنگ کوٹھی مبارک، عدن باغ، فلک نما، چومحلہ، خلوت، بلادستہ، ہل فورٹ دیوان دیوڑھی، بشیر باغ، جامع مسجد، مکہ مسجد، چار مینار، صدر شفاخانہ یونانی، عثمانیہ پارک، عثمانیہ عدالت العالیہ، عثمانیہ جنرل ہسپتال، کتب خانہ آصفیہ، سٹی کالج، معظم جاہی مارکٹ، رزیڈنسی، حسین ساگر، بادشاہی عاشور خانہ، باغ عامہ، ٹون ہال، عجائب خانہ، ہیبلی ہال، فتحمیدان، تالاب میر عالم، تالاب عثمان ساگر، تالاب حمایت ساگر،

قلعہ گولکنڈہ، قطب شاہی گنبدیں، فتح میدان، وکٹوریہ گارڈن، عثمانیہ یونیورسٹی بلڈنگ، کوہ مولا علی، مسجد میاں مشک، ٹولی چوکی، لنگر حوض کنٹہ گوشہ محل، الاوہ بی بی، ان کے علاوہ بکثرت چھوٹی بڑی کوٹھیاں قدیم وجدید وضع کی خصوصاً جرمن ڈزائن کی شہر کے تقریباً ہر حصہ میں نظر آتی ہیں جو تعمیر کرنیوالوں کے اعلیٰ ذوق تعمیر کا پتہ دیتی ہیں اس شہر میں دنیا بھر کے ممالک کے باشندے آباد ہیں یہ ایک قدیم شہر ہے جس کی بنیاد موسیٰ ندی کے کنارے پر قطب شاہی خاندان کے پانچویں بادشاہ محمد قلی قطب شاہ نے ۱۵۹۱ء میں ڈالی اور اس کا نام اپنی محبوبہ کے نام پر بھاگ نگر کہا جس کے انتقال کے بعد اس کا نام حیدرآباد ہوا جو اب تک اسی نام سے موسوم ہے ۱۹۰۸ء کی طغیانی میں شہر کو جانی اور مالی نقصان پہنچا ندی کے ایک کنارے پر سوائے مٹی کی ٹوٹی ہوئی دیواروں کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا۔ اس سیلابی نقصان کی تلافی حضرت اقدس و اعلیٰ کے عہد میمنت مہد میں اس طرح ہوئی کہ جیسے طغیانی ہوئی ہی نہ تھی۔ ملک کے بڑے بڑے دفاتر تعلیم گاہیں یہیں واقع ہیں اس لئے اس کی آبادی پانچ لاکھ سے زائد ہے۔ جو بلحاظ آبادی ہندوستان میں چوتھے درجے کا شہر ہے۔ حضرت اقدس و اعلیٰ کے عہد میمنت مہد میں شہر کی آرایش و زیبایش ہوتی ہی چلی جا رہی ہے۔ سڑکیں چوڑی چکلی سمنٹ کی نہایت شاندار بنائی گئی ہیں جن پر سے موٹر بس نہایت آسانی کے ساتھ اور وقت واحد میں کئی ایک موٹریں گزر سکتی ہیں۔ سڑکوں کے دو رویہ عالی شان دوکانیں تعمیر ہوئی ہیں۔ جس کی نظیر ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں ملنی مشکل ہے۔ پبلک کی تفریح کے لئے نئے پل کے دونوں جانب موسیٰ ندی کے کنارے نہایت پرفضا خوشنما دلکش پارکس (رمنہ) بنائے گئے ہیں۔ جس میں شام کے وقت لوگ تفریح کے لئے آکر لطف اندوز ہوتے ہیں۔

صوبہ ورنگل
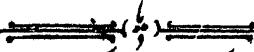
یہ ممالک سرکار عالی کا ایک صوبہ ہے حکومت سرکار عالی کی جانب سے یہاں اعلیٰ حاکم رہتا ہے جسے صوبہ دار کہتے ہیں موجودہ صوبہ دار مسٹر ایرج شاہ چینائی صاحب ہیں اسکا رقبہ ۵ء۲۲۴۲۴ مربع میل ہے اس کے تحت چار ضلع ہیں۔ (۱) ورنگل (۲) کریم نگر (۳) آصف آباد (۴) نظام آباد

سابق میں یہاں ہندو بادشاہت تھی۔ بارہویں صدی عیسوی میں تیلیگو خاندان کے ایک راجہ نے اسے آباد کیا تھا۔ ۱۳۰۹ء میں اس کو ملک کافور اور ۱۳۲۴ء میں محمد تغلق نے فتح کیا۔ چودھویں صدی عیسوی کے وسط میں یہ سلطنت بہمنی اور ۱۵۲۳ء میں قطب شاہی سلطان گولکنڈہ نے اس کو زیر کرکے اپنی سلطنت میں شامل کرلیا۔ یہاں کا قلعہ زمانہ قدیم کے فن صناعی کا نمونہ ہے اس کے نقش و نگار قدیم تیلیگو راجاؤں کی گذشتہ عظمت کو یاد دلاتے ہیں۔ قلعہ کے قریب چند خوبصورت منادر ہیں جو باوجود امتداد زمانہ کے خاص دلکشی رکھتے ہیں۔

ضلع ورنگل

یہ اوّل تعلقدار مستقر ہے جس کو صاحب ضلع بھی کہتے ہیں موجودہ اول تعلقدار مولوی محبوب علیخانصاحب ہیں اسکے شمال میں کریم نگر جنوب میں احاطہ مدراس مشرق میں گوداوری مغرب میں اضلاع نلگنڈہ و بیدر واقع ہیں اس کا رقبہ ۸۰۲۵ مربع میل ہے یہ ین۔یس ریلوے چوڑی پٹڑی کا اسٹیشن ہے یہاں کی آب وہوا خشک مگر صحت مند ہے۔ اوسط بارش (۳۵) انچ ہے اور پیداوار چاول، باجرہ، جوار، تور اور رینڈہ ہے اور مردم شماری تقریباً ۹۲۳ء۷۱۷ اور خاص شہر

ورنگل کی آبادی تقریباً ۶۳۰۰۰ ترسٹھ ہزار ہے یہاں دیوانی اور فوجداری عدالتیں اور آرٹ کالج اور انٹرمیڈیٹ کالج ہے یہاں برآمدی ارینڈ، تل، روئی اور قالین کی بہت بڑی منڈی ہے یہاں متعدد روئی چاول کی گرنیاں قایم ہیں۔ اور کاغذ سازی کے کارخانے بھی ہیں۔ ریشم بننے اور کاتنے کا یہاں ایک بہت بھاری کارخانہ بھی ہے جہاں ایک بڑی تعداد میں پارچہ باف کارگزار ہیں۔ یہاں کے مشہور مقامات قاضی پیٹھ، ہنمکنڈہ، پاکھال، پالم، ملگ، گارلہ، سنگرینی، کھمم، پالونچہ، بھدراچلم اور جمی کنٹہ ہیں۔

اس کے (۸) تعلقات ہیں (۱) ورنگل (۲) پاکھال (۳) محبوب آباد (۴) کھمم (۵) مدہرہ (۶) پالونچہ (۷) یلندو اور (۸) ملگ اس ضلع کی پہاڑیوں میں کندیکل گٹہ اور چندراگیری کی پہاڑیاں اور دریاؤں میں گوداوری، مانیرو ویرا ندی اور تالابوں میں پاکھال، رامپا، ناگارم، لکناورم، سنگر، بھوپالم، پالیر اور ویرا مشہور ہیں۔

قاضی پیٹھ نظام اسٹیٹ ریلوے (چوڑی پٹری) کا ایک بڑا جنکشن ہے یہاں سے بلہارشاہ لائن نکال کر دہلی، مدراس اور لاہور کے مابین فاصلہ بہت کم کر دیا گیا ہے یہاں سے ایک شاخ بجواڑہ ہوتی ہوی مدراس جاتی ہے اور دوسری بلہارشاہ ہوتی ہوی دہلی اور تیسری سکندرآباد اور حیدرآباد ہوتی ہوئی واڑی جاتی ہے یہاں حضرت شاہ افضل بیابانی رح کا مزار ہے جہاں ہر سال ۲۸ صفر کو بہت بڑا عرس ہوتا ہے اس کے آس پاس بعض عجیب و غریب شکل کی پہاڑیاں ہیں جن میں سے ایک پہاڑی جو دوسنگ کی شکل کی ریل میں سے نظر آتی ہے ان پہاڑیوں پر بعض منادر ہیں جن کے نقش و نگار زمانہ سابق کی صناعی کا ایک عمدہ نمونہ پیش کرتے ہیں۔ اسٹیشن سے ایک میل کے فاصلہ پر مودی کنڈہ کی پہاڑی ہے اس پہاڑی پر بعض قابل دید قدیم ہندو منادر بنے ہوئے ہیں۔

ہنمکنڈہ صوبہ داری اور تعلقداری یہاں سے کچھ فاصلہ پر واقع ہیں مقام نہایت

پر فضا اور صحت مند ہے ورنگل اور قاضی پیٹھ کے درمیان واقع ہے۔ قاضی پیٹھ سے ہنمکنڈہ یا ورنگل سے ہنمکنڈہ بس میں آنا پڑتا ہے یہ مقام ورنگل کا سرکاری مستقر ہے سرکاری دفاتر اور مدراس سب اسی مقام پر ہیں۔ ہزار ستون کا نادر روزگار مندر ہنمکنڈہ ہی میں واقع ہے جس کو ۱۱۶۵ء میں ورنگل کے ایک ہندو راجہ نے تعمیر کروایا تھا اور جو آج بھی امتداد زمانہ کے باوجود اپنی شکستہ حالت میں ماہرین فن تعمیر کی حیرت و استعجاب کا مرکز بنا ہوا ہے اس کے ستونوں کے نقش و نگار اور بیل بوٹوں کی نزاکت جو پتھر کو موم کر کے منقش کیئے گئے ہیں اپنی آپ ہی نظیر ہیں مملکت حیدرآباد میں کوئی اور مندر اتنا خوبصورت نہیں ہے یہ مندر محکمۂ آثار قدیمہ کی حفاظت و نگرانی میں ہے یہاں حضرت عبدالنبی شاہ صاحبؒ کا مزار ہے جن کا عرس ہر سال ۱۰ ذیقعدہ کو ہوا کرتا ہے ہنمکنڈہ میں رومال بہت عمدہ تیار ہوتے ہیں

مٹھواڑہ اس مقام پر بہترین قالین اور ٹسر کے کپڑے تیار ہوتے ہیں۔

پالم پیٹھ یہ مقام قاضی پیٹھ جنکشن سے (۴۰) میل کے فاصلہ پر راماپا جھیل کے کنارے واقع ہے یہاں کے منادر خوبصورت اور عجوبۂ روزگار ہیں ان میں سے بعض کے نقش و نگار دیول ہزار ستوں کے نقش و نگار سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں ان مندروں کے گنبد اینٹوں سے بنائے گئے ہیں اور ان میں جابجا تعمیر کے متعلق تحریریں نصب ہیں قاضی پیٹھ سے راماپا تک موٹر دوڑنے کیلئے پختہ سڑک بنائی گئی ہے

ملگ یہ ضلع ورنگل کا ایک تعلقہ ہے جو راماپا سے (۱۲) میل کے فاصلہ پر واقع ہے یہ شکار کا بہت ہی مشہور مرکز ہے یہاں سرکاری ڈاک بنگلہ بھی ہے اور لکھناورم کی جھیل قابل دید ہے۔

پاکھال یہ ضلع ورنگل کا تعلقہ ہے جس کا جنگل جنگلی جانوروں کے شکار کے لئے مشہور و معروف بجواڑہ لائن پر ورنگل سے ایک اسٹیشن آگے چنتلہ پلی کے

اسٹیشن سے (۲۶) میل کے فاصلہ پر جانب مشرق واقع ہے یہاں کی جھیل ممالک محروسہ سرکار عالی ہیں خاص شہرت رکھتی ہے اس جھیل کے تین طرف شاداب درختوں کا بہت ہی گنجان جنگل ہے یہ جھیل مچھلی کے شکار کے لئے مشہور ہے اس کے مغربی کنارے پر جو بند ہے وہ ایک میل لمبا اور سو برس پہلے کا تیار کردہ ہے۔

گارلہ یہ ورنگل کا تعلقہ ہے جو قاضی پیٹھ بجواڑہ لائن پر واقع ہے عمارتی لکڑی کیلئے یہ مقام خاص شہرت رکھتا ہے اس تعلقہ میں بعض قابل دید قدیم منادر ہیں۔ جس میں سری پور کا شیو مندر خاص کر قابل دید ہے۔

سنگرینی ایلندو میں واقع ہے یہاں کے کوئلہ کی کانیں تمامی ہندوستان میں مشہور ہیں اور ان میں سے ہر سال اتنا کوئلہ برآمد ہوتا ہے کہ ہندوستان کی کسی دوسری کان سے برآمد نہیں ہوتا۔ اس کا ٹھیکہ سنگرینی کوالری کمپنی لمٹیڈ کو دیا گیا ہے جو اس سے نفع کثیر حاصل کر رہی ہے کوئلہ کی نقل وحمل کی آسانی کے لئے ایک مخصوص ریلوے لائن ڈورنکل سے کاریپلی ہوتے ہوئے اس طرف آئی ہے۔ سنگرینی سے (۵) میل کے فاصلہ پر سنگ مرمر اور نرم پتھر کی کانیں دریافت ہوئی ہیں یہاں اچھی خاصی آبادی ہے اس لئے یہ مقام ایک چھوٹا سا شہر معلوم ہوتا ہے۔

کھمم یہ ورنگل کا تعلقہ ہے یہاں کا قلعہ زمانہ قدیم کی یادگاروں میں سے ہے جس کو سولہویں صدی کے اوائل میں سلطان قلی قطب شاہ نے ہندو راجہ سے فتح کیا تھا۔ اس قلعہ پر کچھ دنوں فرانسیسیوں کا بھی قبضہ رہا۔ اور پھر اس کو انگریزوں نے اپنے قبضہ میں لالیا مگر اب سلطنت آصفیہ کے قبضہ و تصرف میں ہے۔ یہاں کی آبادی صاف ستھری اور رعایا خوش حال ہے۔ یہاں سے ایک میل کے فاصلہ پر شمال مشرق کی جانب ایک قدیم مندر ایک پہاڑی پر واقع ہے جس کو نرسنگا کہتے ہیں اور جس کی ہر سال جاترہ ہوتی ہے یہاں کے بیل عمدہ ہوتے ہیں۔

پالونچہ | یہ سمستان قدیم ترین سمستان ہے جو ہندو سلطنت ورنگل کے زمانہ میں بصلہ اسپ سواری والی سمستان کے مورث اعلیٰ کو عطا ہوا تھا۔ یہ سمستان ضلع ورنگل میں واقع ہے بلندور (سنگرینی) سے پالونچہ موٹر بس میں جانا پڑتا ہے پالونچہ سے کچھ آگے بورگم پہاڑ ہے اور یہ قصبہ ایسٹ گوداوری کے کنارے واقع ہے اس سمستان کے والی کے قبضہ میں بھدراچہلم کا دیول ہے جو علاقہ انگریزی میں واقع ہے اس دیول کو نظام سرکار سے (۱۹۴۴۲ ۹) کلدار معاش ضلع ورنگل سے جاری ہے مگر یہ معاش مشروط ہے چنانچہ اس کی تنقیح وقتاً فوقتاً سرکاری طور پر ہوتی ہے اس سمستان کا رقبہ تخمیناً (۱۶۰۰) مربع میل ہے اور اس کا موجودہ محاصل بشمول جنگلات و آبکاری وغیرہ تخمیناً ساڑھے تین لاکھ روپیہ ہے۔ یہاں کے مشہور مقامات پالونچہ و ایشور او پیٹھ ہیں۔ ہر سال بھدراچلم دیول میں رامچندرجی کا میلہ بھرتا ہے۔ ہزارہا زائرین دیگر ممالک سے بھی آیا کرتے ہیں۔ یہاں کا تالاب نل پاک مشہور ہے منجانب سرکار عالی کھمم تا ایشور او پیٹھ۔ بلندور تا بورگم پہاڑ۔ پختہ سڑکیں تعمیر ہوئے ہیں موٹر سرویس ہر دو سڑکوں پر جاری ہے پالونچہ سے پانچ میل کے فاصلہ پر ایک ریلوے اسٹیشن ہے جو بھدراچلم روڈ کے نام سے موسوم ہے اس اسٹیشن کی وجہ سے آمد و رفت میں بہت سہولت ہے یہ سمستان زیر نگرانی سرکار عالی صیغہ کورٹ آف وارڈز ہے۔

بھدراچلم | اس مندر کو بصرفہ چھ لاکھ روپیہ ایک شخص مسمی رام داس نے دریائے گوداوری کے کنارے تعمیر کیا تھا اس کا شمار ہندوستان کے مقدس ترین منادر میں ہے چونکہ اسی مقام پر رام چندرجی نے مع اپنی بیوی اور بھائی کے اپنے بن باس کے زمانے میں سکونت اختیار کی تھی اور کوٹھا گڈم کے جنگل میں شکار کھیل کر بسر کیا کرتے تھے اور یہیں سے دریائے گوداوری پار کر کے سیتا جی کو راون کی قید سے چھڑانے لنکا گئے تھے۔ یہاں ہر سال وسط ماہ اپریل میں جاترا ہوا کرتی

ہے جس میں تسنر۔ ایچاپا ں ہ اٹھ ہزار عقیدت مند ہندو ہندوستان کے ہر حصہ سے آکر شریک ہوتے ہیں۔ سنا گیا ہے کہ ہر بارہویں سال دریائے گوداوری کے تقدس میں ہزاروں گنا اضافہ ہوجاتا اور اس موقع پر جاترائیوں کی تعداد بھی معمول سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ دریائے گوداوری جس وقت تک علاقہ سرکار عالی و سرکار عظمت مدار کی حد قرار نہیں پایا تھا۔ اسوقت تک یہ مندر سرکار عالی کے علاقہ میں تھا۔ حدود قایم ہونیکے بعد سرکار عظمت مدار کے علاقہ میں شامل ہو گیا لیکن پھر بھی اس دیول پر سرکار عالی ہی کی نگرانی برقرار ہے چنانچہ تحصیلدار صاحب بورگم پہاڑ اسکی حفاظت و نگرانی کرتے اور سرکار عالی ہی کے اس پر کئی ہزار روپیہ سالانہ خرچ ہوتے ہیں۔ یہاں سے تقریباً (۲۰) میل کے فاصلہ پر پنا سالا نا مشہور و معروف مندر واقع ہے۔ بھدرا چلم کے جاتریوں کی سہولت کے مدنظر ایک خاص ریلوے لائن کوٹھا گڈم تک نکالی گئی ہے یہاں کا ریلوے اسٹیشن بھدرا چلم روڈ کے نام سے موسوم ہے۔ جاتریوں اور مسافرین کے لئے موٹر سرویس بھی قایم ہے اور دریائے گوداوری میں صدہا کشتیاں مسافرین کو اس کنارے سے اس کنارے تک پہنچانے میں مصروف رہتی ہیں۔ سرکار عالی کی جانب سے حکام سرکار عالی جاتریوں کو ہر ممکنہ سہولت و آرام پہنچانے میں کوشاں رہتے ہیں جو سرکار عالی کے اپنی ہندو اور مسلم رعایا کے ساتھ مساویانہ برتاؤ کا بیّن ثبوت ہے۔ یلندو سے بورگم پہاڑ کو موٹر بس سرویس جاتی ہے۔ راستہ میں سمستان پالونچہ پڑتا ہے۔

حسن پرتی اس کا ریلوے اسٹیشن حسن پرتی روڈ کے نام سے موسوم اور ایک اسٹیشن قاضی پیٹھ اسٹیشن سے ورے بلہارشاہ لائن پر واقع ہے حسن پرتی میں بکثرت بڑے بڑے تالاب پھیلے ہوئے ہیں۔ جن میں آبی پرند شکار کئے جاسکتے ہیں۔ یہ مقام تیل کے شکار کے لئے خاص طور پر مشہور ہے۔ ریشمی کپڑا بننے والوں کی بھی یہاں اچھی خاصی آبادی ہے ایک مدرسہ سرکاری بھی بغرض تعلیم زبان اردو و تلنگی

قایم ہے اور ایک مشہور مندر وینکٹیشور سوامی کا واقع ہے جس کی جاترہ ہر سال بڑے ہی اعلیٰ پیمانہ پر ہوا کرتی ہے جس میں ہزاروں جاتری اطراف واکناف سے آکر شریک ہونے کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ اس کے قُرب وجوار میں لوہے کی کانیں ہیں۔ جن سے بکثرت لوہا برآمد ہوتا ہے اور آلات زراعت کی تیاری کے کام آتا ہے یہاں ٹسر کے کپڑے بہترین تیار ہوتے ہیں۔

مدھرہ | یہاں کے کمبل بہت اچھے ہوتے ہیں اور یہ مقام تجارت کا بہت بڑا مرکز ہے

ضلع کریم نگر

ممالک محروسہ سرکار عالی کا یہ ایک ضلع اور اول تعلقدار کا مستقر ہے اسکے حاکم کو صاحب ضلع بھی کہتے ہیں موجودہ اوّل تعلقدار مولوی حبیب محمد صاحب ہیں۔ اس کے شمال اور مشرق میں گوداوری جنوب میں میدک ورنگل و نلگنڈہ اور مغرب میں میدک و نظام آباد واقع ہیں۔ اس کا رقبہ ۵۳۶۹ مربع میل ہے یہ ایک پہاڑی ضلع ہے اس میں پہاڑ بکثرت ہیں۔ کندیکل گڈہ اور رکار ونچہ پہاڑ جو نہایت خوبصورت ہیں یہیں ہیں۔ یہاں ساگوانی لکڑی کا ایک جنگل ہے آبنوس اور شیشم وغیرہ کے درخت بھی بکثرت ہیں۔ دریائے گوداوری اور کرشنا اس ضلع میں سے گذرتے ہیں آب وہوا خشک مگر صحت مند ہے اوسط بارش (۳۱) انچ ہے۔ پیداوار چاول، جوار، روئی، تل، نیل، تمباکو اور مکائی ہے اس کی آبادی ۱۱۴۱۴۰۵ نفوس ہے یہاں چاندی کے تار کا کام ہوا کرتا ہے جو ہندوستان بھر میں بہترین شمار ہوتا ہے یہاں سوتی کپڑا بھی اعلیٰ درجہ کا تیار ہوتا ہے۔ پداپلی وکریم نگر کے درمیان پختہ سڑک بنی ہوئی ہے جس پر سے موٹر سرویس جاری اور مسافرین کو لاتی لیجاتی ہے۔ پداپلی بلہارشاہ لائن پر ایک ریلوے اسٹیشن ہے جس سے کریم نگر (۲۰) میل کے فاصلہ پر واقع ہے اس کے حسب ذیل (۷) تعلقات ہیں۔ (۱) کریم نگر (۲) جگتیال (۳) حضور آباد (۴) مہادیو پور (۵) پرکال (۶) سرسلہ اور (۷) سلطان آباد۔

جمی کنٹہ | نظام اسٹیٹ ریلوئے کا اسٹیشن ہے اس اسٹیشن سے (۲۴) میل کے فاصلہ پر بیجگیر نامی ایک موضع ہے جہاں حضرت انکوسی شاہ ولی ؒ

کا مزار مبارک ہے جس کا عرس ہر سال نہایت ہی دہوم دھام کیساتھ ہوتا ہے ہزاروں زائرین بلا تفریق مذہب وملت اس عرس میں شریک ہوکر سعادت حاصل کرتے ہیں۔ السندہ گنٹہ میں رامچندر جی کا مندر واقع ہے۔ جس کی جاترہ ہر سال رام نومی کو ہوا کرتی ہے جمی کنٹہ میں ایک قدیم اور تاریخی ستون ہے اس پر اڑیا زبان کی کچھ عبارت تحریر ہے جو کسی سے پڑہی نہیں جاتی۔

منتھنی | برہمنوں کی بہت بڑی بستی اور دریائے گوداوری کے کنارے واقع ہے

کورٹلہ | یہاں دیسی کاغذ تیار ہوتا ہے

ملنگور | یہاں نہایت قدیم قلعہ ہے جو سات سو یا ہزار سال پیشتر کا تعمیر شدہ ہے

ماناکنڈور | یہاں چاندی کے تار کا کام بہترین ہوا کرتا ہے اور یہ مقام کریم نگر سے قریب ہے

پرکال | یہاں پیتل کے ظروف بہترین تیار ہوتے ہیں۔

ویملواڑہ | یہ مقام سرسلہ سے ۸ میل کے فاصلہ پر جانب شمال واقع اور اہل ہنود کا بڑا تیرتھ ہے اس میں راجیشورکا دیول ہے جس کی جاترہ ہر سال بڑی دہوم سے ہوتی ہے

دھرمپوری | یہاں نرسہوان کا دیول ہے اور یہ مقام اہل ہنود کی تیرتھ اور برہمنوں کی جاگیر ہے۔

پداپلی | یہ تجارتی منڈی اور جاگیری علاقہ ہے۔

جگتیال | یہ ضلع کریم نگر کا ایک تعلقہ اور تحصیلدار کا مستقر ہے یہاں فرانسیسی انجینیر کا بنایا ہوا ایک قلعہ ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے جس کی تعمیر سنہ ۱۷۴۷ء میں ہوئی تھی۔

یلگندل یہ اپنے پرانے اور قابل دید قلعہ کے سبب مشہور ہے جس قلعہ میں ایک مسجد ہے جس کا مینار ہلانے سے حرکت کرتا ہے۔ یلگندل اور ورنگل کی سرحد کے قریب پرکال میں پیتل کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے جو بہت دور دور مشہور ہے

رام گنڈم قاضی پیٹھ بلہارشاہ نظام اسٹیٹ ریلوے کا ایک اسٹیشن ہے یہ مقام چونکہ دریائے گوداوری پر واقع ہے اس لئے یہاں چاند گہن اور سورج گرہن کے مواقع پر ایک بڑا بھاری میلا رہتا ہے ہزاروں اہل ہنود مرد عورت بچے بوڑھے جوان بغرض اشنان جمع ہوتے ہیں۔ ریلوے اسٹیشن سے تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر جنگاؤں ہے جہاں پتھر کے کوئلہ کی کانیں ہیں۔ منچریال (جو دریائے گوداوری کے مشرقی کنارے پر واقع ہے) کے قریب ہی اقسام اقسام کے بہترین پتھر عمارات کے کار آمد دستیاب ہوتے ہیں۔ بیلم پلی (ضلع عادل آباد) جو رام گنڈم سے کسی قدر فاصلہ پر ہے اس میں بھی اعلیٰ درجہ کے پتھر کے کوئلہ کی کان کا انکشاف ہوا ہے۔

ضلع آصف آباد یہ اوّل تعلقدار کا مستقر ہے جس کو صاحب ضلع بھی کہتے ہیں۔ موجودہ اوّل تعلقدار مولوی محمد عبدالستار صاحب ہیں۔ اسکے شمال میں دریائے پین گنگا اور وردھا جنوب میں اضلاع کریم نگر اور نظام آباد اور مغرب میں ضلع ناندیڑ ہے اس کا رقبہ ۷۰۴۳ مربع میل ہے یہ پہاڑی علاقہ ہے اور یہاں کے جنگل مشہور ہیں۔ یہاں کی آب و ہوا معتدل ہے۔ بارش اوسط ۳۰ انچ پیداوار گیہوں چاول دال جوار روئی اس کی آبادی ۶۲۰۳۰ ہے جس میں سے زیادہ تر گونڈ قوم (پہاڑی باشندے) ہیں جو محنتی اور مستعد ہوتے ہیں یہاں دیوانی اور فوجداری عدالتیں قایم ہیں۔ اس ضلع کے (۱۰) تعلقات ہیں (۱) آصف آباد (۲) سرپور (۳) راجورہ (۴) نرمل (۵) چنور (۶) لکشٹی پیٹھ (۷) کنوٹ (۸) عادل آباد (۹) بوتھ (۱۰) اٹنور۔ ریلوے اسٹیشن موسوم بہ آصف آباد روڈ (۱۲) میل کے فاصلہ پر واقع ہے اسکے قریب ایک قدیم اور مشہور مندر ہے جسمیں بکثرت پتھر کی برہنہ تصاویر ہیں

سرپور تیرہویں صدی عیسوی میں گونڈ راجاؤں کا یہ دارالسلطنت تھا اس کو راجہ ونیکار سنگھ (جو اس خاندان کا ساتواں راجہ تھا) کے عہد میں بہت کچھ عروج حاصل ہوگیا۔ راجہ اہل علم و اہل فن لوگوں کی بڑی قدر کیا کرتا تھا چنانچہ اہل کمال اس کے دربار میں دور دور سے آ آ کر حاضر ہوئے اور اپنے اپنے کمال کا اظہار کر کے فیضیاب ہوتے تھے اسی خاندان کا نواں راجہ سورج بلال سنگھ جو علاوہ فنون سپہ گری کے علم موسیقی میں بھی کمال حاصل کیا تھا۔ اس کی فوج نے جب لوٹ مار شروع کر دی تو شہنشاہ دہلی نے ناراض ہو کر اس کی گرفتاری کا حکم دیدیا اور یہ گرفتار ہو کر دہلی پہنچا۔ دہلی پہنچکر اس نے شاہنشاہی فوج میں شامل ہو کر میدان جنگ میں جانے پر آمادگی ظاہر کر کے اپنا قصور معاف کرالیا اور اپنے دارالسلطنت میں واپس جانے کے بعد عوض بلال سنگھ کے اپنا نام بلال شاہ رکھ لیا۔ چنانچہ یہ شاہ کا خطاب آخر وقت تک اس کے خاندان میں باقی تھا۔ اور اس وقت تک گونڈ سلطنت کی بہت سی یادگاریں سرپور اور اس کے قرب و جوار میں باقی اور اس زمانہ کی یاد کو تازہ کرنیوالی موجود ہیں۔ موضع انٹر (جو سرپور کے شمال مغرب میں واقع ہے) کے قریب ہی گونڈی پہاڑ ہے اس پر پانی کا ایک چشمہ ہے جس کا گونڈ قوم نہایت احترام کرتی اور اس کے پانی کو متبرک جانتی ہے۔ سرپور میں چھاگلیں بہت عمدہ تیار ہوتی ہیں۔

مانک گڈھ جبکہ یہ علاقہ گونڈ راجاؤں کے زیر حکومت تھا تو خاندان مذکا کے ایک راجہ مسمی گھیلو نے یہاں ایک مضبوط اور عالیشان قلعہ تعمیر کرایا تھا جو اب تک باوجود صدہا سال گذر نیکے بھی اپنی اصلی حالت پر قایم ہے اس سے تھوڑی دور کے فاصلہ پر تعلقہ راجورہ واقع ہے اس میں ایک نہایت ہی خوبصورت قدیم و مشہور مندر مہادیو جی مرجع خلائق و معبد اہل ہنود بنا ہوا ہے تعلقہ راجورہ میں شکار کیلئے چرند پرند بکثرت ملتے ہیں اور اس کے اطراف واکناف میں شاستی دماوتی ہیں جو اسی تعلقہ کے حدود میں واقع ہیں

ان میں بھی کوئلے اور لوہے کی کانیں پائی جاتی ہیں اور تعلقہ اوٹنور میں عینک کے پتھر اور ابرک کی کانیں ہیں۔

ماہور یہاں سے ۲۰-۲۵ میل کے فاصلہ پر انک دیو کا مندر ہے جس طرح سکل پہاڑیوں کے قریب ارجنڈا کالس اور بیورا میں گرم پانی کے چشمے ہیں اسی طرح یہاں بھی گرم پانی کا چشمہ ہے سنا جاتا ہے کہ اس چشمہ کے پانی سے جذامیوں کو شفا ہوتی ہے ماہوری بھینسیں دودھ زیادہ دینے میں ہندوستان بھر میں مشہور ہیں۔

چنور یہاں کوئلہ کی کان ہے اور ٹسر کے کپڑے عمدہ بنتے ہیں۔

راجورہ یہاں لوہے کی کان ہے اور ایک قدیم قلعہ ہے یہ ضلع آصف آباد کا ایک تعلقہ ہے اس کے علاقہ کے مواضعات ساسٹی اور پاؤنی میں بھی لوہے کی کانیں ہیں۔

انک دیو ماہور سے ۲۰ یا ۲۴ میل کے فاصلہ پر واقع ہے یہاں ایک مشہور دیول ہے اور ایک گرم پانی کا چشمہ ہے اسی قسم کے چشمے ارجنڈا کائس اور بیورا میں سکل کی پہاڑیوں سے تھوڑی دور پر واقع ہیں۔

یلغڑپ یہ پائیگاہ کا ایک تعلقہ اور عمدہ چاول کے لئے مشہور ہے یہاں بھی اعلیٰ درجہ کے لوہے کی کان پائی جاتی ہے۔

ضلع نظام آباد یہ صاحب ضلع کا مستقر ہے۔ موجودہ اول تعلقدار قاضی محمد زین العابدین صاحب ہیں۔ یہ گوداوری کے جنوب اور ضلع میدک کے شمال میں واقع ہے اس کا رقبہ ۳۲۸۲ مربع ہے۔ مانجرا اور گوداوری اس ضلع میں سے ہوکر گذرتے ہیں آب و ہوا اطمینان بخش۔ اوسط بارش ۳۲ انچ آبادی ۲۵,۲۳,۰۶ ہے۔ سرسوں، رائی، جوار، روئی، نیشکر، املی یہاں کی پیداوار ہے یہ ضلع سکندرآباد کے شمال میں ۱۰۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے نظام اسٹیٹ ریلوے چھوٹی پٹری کا اسٹیشن ہے۔ یہاں کپڑے بننے کے ملز دھان کی گرنیاں کاغذ اور شکر سازی کے کارخانے ہیں یہاں صنعت و حرفت کا مدرسہ بھی قائم ہے۔

ایک
کامیاب تاجر کے پاس ہر قسم کا سامان
ہونا اطمینان بخش ہے
حاجی ولی محمد اینڈ سنز اسٹیشنر
چار مینار حیدرآباد دکن
کے
یہاں بھی ہر قسم کا سامان نوشت و خواند اعلیٰ، پائیدار، نفیس اور
بازار سے سستا ملتا ہے۔ ایک مرتبہ آپ بھی اس دوکان
سے
معاملہ فرما کر اطمینان فرمالیجئے

نظام آباد کا نام قدیم زمانہ میں اندور تھا اور یہ مقام سیواجی مرہٹہ کے زمانہ میں مرکز جدال و قتال رہ چکا ہے اس لئے اس کو تاریخی اہمیت حاصل ہے یہاں کے قابل دید و قدیم عمارات کے منجملہ ایک قلعہ اور دوسرا نہایت خوشنما رام لچھمن اور سیتاجی کا مندر ہے اس کے مشرق میں ضلع کریم نگر مغرب میں ناندیڑ اور بیدر شمال میں گوداوری جنوب میں ضلع میدک واقع ہے۔

یلاریڈی ضلع نظام آباد کا ایک تعلقہ اور تحصیلدار کا مستقر ہے یہاں منجملہ دیگر عمارات کے دو ہندو مندر قابل دید ہیں ان کے نقش و نگار زمانہ قدیم کے فن تعمیر کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔

ڈچپلی نظام اسٹیٹ ریلوے چھوٹی پٹری کا اسٹیشن نظام آباد ریلوے اسٹیشن سے پہلا اسٹیشن ہے تعلقہ نرمل بوتھ اور کنوٹ جانیوالے مسافرین کو اسی اسٹیشن پر اترنا پڑتا ہے یہاں پر ایک انسپکشن بنگلہ واقع ہے جہاں مسافرین روزانہ بحساب ایک روپیہ کرایہ ادا کر کے قیام کر سکتے ہیں۔یہاں سے دو ڈھائی میل کے فاصلہ پر دودھ گاؤں کی ایک ندی واقع ہے۔ڈچپلی سے یہاں تک مسافرین کو موٹر کے ذریعہ آکر ٹوکرے میں بیٹھکر ندی کے پار ہونا پڑتا ہے ندی کے دوسرے کنارے پر موٹر تیار رہتی ہے جس میں سوار ہو کر نرمل پہنچتے ہیں نرمل کی آبادی ایک پہاڑ کے اطراف بسائی گئی ہے یہاں کی آب وہوا نہایت پاک وصاف اور صحت بخش ہے سنا جاتا ہے کہ آج تک یہاں کبھی پلیگ کی بیماری نہیں ہوئی بلکہ اگر کوئی پلیگ زدہ مریض کہیں سے آ بھی گیا تو اس نے یہاں صحت پائی ہے۔یہ مقام بھی ایک نہایت قدیم اور تاریخی ہے اور یہاں کا قلعہ مشہور ہے اور اکثر تاریخی آثار قدیمہ لائق دید ہیں۔یہاں مقلائی تاش بہترین تیار ہوتے ہیں۔ اور لکڑی کا کام نہایت اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے۔لکڑی کے مصنوعی پرند اور چھالیہ۔لونگ الائچی وغیرہ ایسے تیار ہوتے ہیں کہ دیکھنے والا تمیز نہیں کر سکتا کہ اصلی ہے یا نقلی۔نرمل

اور تھنگی کے درمیان محبوب گھاٹ واقع ہے جو قابل دید ہے دیچپلی میں بھی بعض آثار قدیمہ عجائبات روزگار سے پائے جاتے ہیں جن کے منجملہ راو دی زمانہ کا ایک خوبصورت اور عالیشان مندر قابل دید ہے جس کے نقش و نگار اُس زمانہ کی صناعی کا بہترین نمونہ ہیں اس مندر کے کارنسوں، گوشوں اور کھمبوں میں برہنہ تصویریں منقوش ہیں۔ یہاں عیسائی مشن کی طرف سے ایک بہت بڑا دواخانہ قایم ہے جس میں خاص جذامیوں کا معقول علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔ اس کو سرکار عالی سے رقمی امداد ملا کرتی ہے۔

نظام ساگر اکنا پیٹھ ریلوے اسٹیشن سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر اور ضلع نظام آباد سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں کا عظیم الشان تالاب عہد میمنت مہد عثمانی کی یادگار ہے جس کی تعمیر پر ساڑھے تین کروڑ روپیہ صرف ہوا ہے اس کا بند پختہ (۱۰۰۰۰، ۱۷) فٹ طویل اور عمیق (۱۱۱) فٹ ہے نہر نظام ساگر ۳۷ میل طول اور (۱۰۰) عریض اور (۱۰) فٹ عمیق ہے اس کی ایک شاخ ۲۴ میل طویل جس سے پونے تین لاکھ ایکڑ زمین سیراب ہوتی ہے یہ تالاب فن انجینیری کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے اکنا پیٹھ اسٹیشن سے روزانہ ساڑھے پانچ بجے صبح موٹر بس مسافرین کو لیکر دس بجے دن کے نظام ساگر پہنچتی ہے۔

سرنا پلی دولت عالیہ نظام کے زیر حکومت اس وقت جو سمستانات ہیں انہیں یہ سمستان ایک قدیم سمستان ہے جو صدہا سال سے نیکنامی میں مشہور و معروف و معزز و ممتاز چلا آرہا ہے یہ سمستان ضلع نظام آباد میں واقع ہے اس سمستان میں بڑے بڑے مضبوط و مستحکم تالابیں تعمیر ہوئے ہیں۔ جو اب تک موجود اور اپنی اصلی حالت پر قایم ہیں اس سمستان کے والیان نے ریاست حیدرآباد فرخندہ بنیاد کے لئے بڑے بڑے وفادارانہ خدمات انجام دیئے ہیں۔ اس سمستان کے والی راجہ جیلیم رام لنگا ریڈی صاحب ہیں جو اپنے سمستان کی رعایا سے بڑی ہمدردی رکھتے ہیں اور

متل حیدرآباد کی معزز گورنمنٹ کے سالانہ ہزار ہا روپیہ کی معافیات کرتے ہیں۔

پوچوارم | اپنے نہایت وسیع اور شاندار تالاب کی وجہ بہت دور دور تک مشہور ہے یہ تالاب حیدرآباد سے نظام آباد جانیوالے راستہ میں واقع ہے یہاں دریا کے اندر جو محل بنا ہوا ہے وہ چاندنی رات میں کچھ عجیب کیفیت پیدا کرتا ہے یعنے اس پر قصر جنت کا دہوکا ہوتا ہے۔

آرمور | یہاں ٹسر کے کپڑے بہترین تیار کئے جاتے ہیں۔

لنگم پیٹھ | یہاں پیتل کے ظروف اچھے بنتے ہیں۔

کاماریڈی | ریلوے اسٹیشن سے کچھ فاصلہ پر موضع ٹکریال میں الکحل تیار کرنے کا ایک بڑا کارخانہ ہے۔

بیمگل | متل تعلقہ نرمل کے یہاں لکڑی کی روغنی چیزیں بہت عمدہ تیار ہوتی ہیں۔

صوبہ گلبرگہ

یہ ممالک محروسہ سرکار عالی کا ایک صوبہ ہے۔ حکومت سرکار عالی کی جانب سے یہاں اعلیٰ حاکم رہتا ہے جس کو صوبہ دار کہتے ہیں۔ موجودہ صوبہ دار نواب غوث یار جنگ بہادر ہیں۔ اس کے تحت (۴) ضلع ہیں (۱) گلبرگہ (۲) رائچور (۳) عثمان آباد (۴) بیدر۔

ضلع گلبرگہ | یہ ممالک محروسہ سرکار عالی کا ایک ضلع اور تعلقدار کا مستقر ہے۔ موجودہ اوّل تعلقدار مولوی سیّد محی الدین احمد صاحب ہیں۔ اس کے شمال میں عثمان آباد، مشرق میں محبوب نگر، مغرب میں شولاپور اور جنوب میں دریائے

کرشنا واقع ہے اس کا رقبہ ۴۰۰۰ مربع میل ہے آب وہوا گرم اور بارش کبھی زیادہ کبھی کم ہوتی ہے۔ آبادی ۱۲ لاکھ ۲۵ ہزار نفوس یہاں دفاتر صوبہ داری اور عدالت دیوانی و فوجداری۔ ایک انٹر میڈیٹ کالج عثمانیہ اور ایک مدرسہ فوقانیہ عثمانیہ ہے شہر کی خالص آبادی اکتالیس ہزار تراسی ہے یہاں کی پیداوار روئی۔ جوار۔ گیہوں ارنیڈ اور تیل کے بیج ہیں اس ضلع کے آٹھ تعلقات ہیں (۱) گلبرگہ (۲) چنچولی (۳) کوڑنگل (۴) سیڑم (۵) یادگیر (۶) اندولہ (۷) شوراپور اور (۸) شاہ پور۔ اس کے علاوہ کئی ایک جاگیرات مثلاً تانڈور۔ کوسگی۔ فیروزآباد۔ چیتاپورا ور افضل پور بھی اسی ضلع میں واقع ہیں یہ شہر نہایت قدیم و خوشنما اور پر فضا وآباد ہے یہاں کی آب وہوا نہایت پاک صاف ہے جی۔ آئی۔ پی ریلوئے اسٹیشن گلبرگہ آبادی شہر سے کوئی دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ حضرت اقدس واعلیٰ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کی اسپیشل ٹرین ٹھہرنیکے لئے یہاں بھی مثل اسٹیشن کاچی گوڑہ و ناپیلی کے علٰحدہ اسٹیشن بنا ہوا ہے اسٹیشن سے شہر میں جانے کے لئے سستے کرایہ پر ٹانگے ملتے ہیں اسٹیشن کے قریب دفتر کروڑگیری اور متعدد دوکانات قایم اور مکانات بنے ہوئے ہیں۔ غرض کہ اسٹیشن کے یہاں بھی اچھی خاصی آبادی ہے مسافرین کو یہاں اشیاء خورد و نوش و اشیاء مایحتاج بہ دست ہوسکتے ہیں۔ قریب ہی ایک چائے خانہ بھی ہے جہاں مسافرین یا وہ لوگ جو شہر سے بطور تفریح اسٹیشن تک چلے آتے ہیں آرام لے سکتے ہیں تھوڑی دور پر ایک ڈاک بنگلہ بنا ہوا ہے جہاں روزآنہ ایک روپیہ کرایہ کے حساب سے مسافر ٹھیر سکتا ہے اس سے آگے بڑھنے کے بعد محکمہ صوبہ داری ہے یہاں کے صوبہ دار صاحب کی سکونت کے لئے ایک عالی شان مکان بصورت باغ بنا ہوا ہے جس پر صوبہ دار صاحب کی موجودگی میں پرچم آصفی لہراتا رہتا ہے محکمہ صوبہ داری کے عقب میں کچھ فاصلہ پر محبوب شاہی ملز قایم ہے جس میں قسم قسم کا کپڑا تیار ہوتا ہے۔ اس میں صدہا آدمی کام کرتے ہیں۔ شہر اور اسٹیشن کے درمیان

دواخانہ انگریزی سرکار عالی سنگ بستہ اور نہایت خوبصورت بنا ہوا ہے۔ اس میں
ایک سیول سرجن اور اسسٹنٹ سرجن مع ضروری عملہ کے اپنے اپنے کام کو باحسن الوجوہ
انجام دیتے ہیں۔ اس دواخانہ میں اِن پیشنٹ کی رہایش کا بھی کافی انتظام ہے۔
اسٹیشن سے جو سڑک شہر کو جاتی ہے وسیع اور پختہ ہے۔ اس کے دورویہ بڑے بڑے
سایہ دار درخت ہیں جن کے سایہ سے راہ رو فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی مسافت براہ
باآسانی طے کرسکتے ہیں اس سڑک پر اسٹیشن سے لیکر شہر تک شب میں روشنی کا خاصہ
انتظام ہے۔ جابجا پانی کے نل نصب ہیں۔ پانی کی سپلائی بھوسگہ تالاب (جس کا پانی
کبھی خشک نہیں ہوتا) سے کیجاتی ہے جو ۸۔۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے جس پر اکثر شوقین
مچھلی کے شکار کے لئے بھی جایا کرتے ہیں۔ دواخانہ مذکورۂ بالا کے روبرو حاجی حیدر
سوداگر کا بنگلہ پختہ و سنگ بستہ واقع ہے اس میں مہتمم صاحب آبکاری کا قیام رہتا
ہے اور دفتر مہتممی آبکاری بھی یہیں قایم ہے اس کے عقب میں محبوب گلشن واقع ہے
جو مثل باغ عامہ کے رعایا کی تفریح کے لئے ہر وقت کھلا رہتا ہے یہ باغ اگرچہ مثل
باغ عامہ کے وسیع نہیں لیکن نہایت خوشنما اور درختہائے گوناگون سے آراستہ و پیراستہ
زیر نگرانی ایک داروغہ کے تفریح کنندگان کی دل بہلائی کے لئے کافی ہے محبوب
گلشن اس کا نام غالباً اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ اس کی تعمیر حضرت غفران مکان
کے عہد میں ہوی ہے اس باغ سے متصل ایک بہت بڑا وسیع تالاب رات دن موجزن
رہتا ہے جس کو جگت کا تالاب کہتے ہیں۔ اس کے روبرو ایک بلندی پر محکمہ اول تعلقداری
ہے اس کے اطراف و اکناف کی بستی کو محلہ جگت کہتے ہیں۔ محکمہ مذکور کے روبرو کچھ
فاصلہ پر ٹپہ خانہ سرکار عالی ہے اسی مقام سے شہر کی آبادی شروع ہوتی ہے بلدۂ حیدرآباد
فرخندہ بنیاد میں جس طرح گلزار حوض کے چاروں طرف چار کمانیں بنی ہوئی ہیں اسیطرح
یہاں بھی گلزار حوض کے چار طرف چار پختہ کمانیں بنی ہوئی ہیں۔ ایک اسٹیشن جانے والی

سڑک پر دوسری ہمنا آباد ۔ تیسری روضہ حضرت خواجہ بندہ نوازؒ اور چوتھی قلعہ جانے والی سڑک پر۔ گلزار حوض سے کمان ہمنا باد تک سڑک کے دو رویہ غلہ و کرانہ کی دوکانیں ہیں جہاں ہر قسم کا غلہ ملتا ہے۔ علیٰ ہذا قلعہ کی کمان کی بھی یہی حالت ہے۔ یعنی ادھر بھی سڑک کے دونوں جانب غلہ کی دوکانیں ہیں۔ اسٹیشن کی کمان کی جانب آہنی سامان ملتا ہے اور روضہ کی کمان کی طرف مختلف قسم کی دوکانیں بیناری و خیاطی و پارچہ وغیرہ کی۔ دو ہوٹل نہایت عالی شان ہیں۔ ایک اسلامیہ اور دوسرا حمیدیہ۔ ان ہوٹلوں میں بھی با دائی کرایہ فی کمرہ ایک روپیہ سکہ عثمانیہ مسافر ٹھیر سکتا ہے علاوہ ان ہوٹلوں کے شہر میں متعدد ہندو۔ برہمن و لنگایت ہوٹل بھی ہیں۔ خیاطی کی دوکانوں میں زیادہ تر مسلمان خیاطوں کی دوکانیں ہیں۔ متذکرہ صدر ہر دو مسلم ہوٹلیں بنگلوں پر واقع ہیں ان کے نیچے کی ملگیوں میں مختلف قسم کی دوکانیں قایم ہیں حمیدیہ ہوٹل سے روضہ کو جانے والے راستہ پر جو دوکانیں ہیں ان میں سرکا خوشبودار مصالحہ اگربتی اور اگر کے قرص اور ربرکی کی ٹکیاں ملتی ہیں۔ یہاں کا مصالحہ اور اگربتی اور اگر کی ٹکیاں بہت مشہور ہیں۔ اس لئے جو لوگ یہاں بغرض زیارت حضرت خواجہ بندہ نوازؒ یا بغرض تفریح آتے ہیں وہ یہ اشیاء بطور تحفہ لیجاتے ہیں۔
روضہ کی کمان کے قریب ہی ایک چھوٹی سی منڈی بھی ہے جس میں بھاجی۔ ترکاری مچھلی گوشت اور غلہ وغیرہ ملتا ہے۔ اگرچہ یہ منڈی مثل منڈی میر عالم کے بڑی نہیں لیکن اس میں ہر قسم کی بھاجی ترکاری ملتی ہے۔ گلبرگہ میں ایک سنٹرل جیل بھی ہے جس میں شطرنجیاں کھادیاں خیمے اور قالین وغیرہ نہایت بہترین تیار ہوتے ہیں۔ محکمہ اول تعلقداری کے قریب ایک پریس ہے۔ اس میں ہر قسم کی طباعت کا کام ہوا کرتا ہے۔ اس سے آگے سرسوتی بنک قایم ہے اور اس سے کچھ فاصلہ پر انٹرمیڈیٹ کالج سرکار عالی ہے جس میں صدہا لڑکے تعلیم پاتے ہیں۔ اس کالج کا انتظام نہایت اچھا ہے۔ اس میں ہر سال بیسیوں طالبعلم کامیاب ہوتے ہیں یہیں پولیس اسٹیشن ہوس و ہیڈ کوارٹر بھی ہے۔ کمان قلعہ کے باہر

ایک سینما ہوس اور ایک گرنی آٹا پیسنے کی ہے۔ قلعہ اگرچہ کہ نہایت شکستہ حالت میں ہے لیکن پھر بھی سلاطین عادل شاہی کی عظمت اور انکی یاد کو تازہ کرتا ہے۔ تمام قلعہ میں صرف ایک برج جو بیچ میں بنا ہوا ہے وہ البتہ اچھی حالت میں ہے اس قلعہ میں ایک عالی شان جامع مسجد ہے جو مسجد قرطبہ کی طرز پر بنائی گئی ہے۔ اس شکستہ قلعہ میں اکثر غریب غربا آباد ہیں اور یہیں قاضی صاحب بھی رہتے ہیں۔ اسٹیشن کے رخ والی کمان کے اندر ایک سرائے موسوم بہ اکرام سرائے واقع ہے اس میں بھی مسافرین ٹھہرتے ہیں۔ اس کے تھوڑی دور فاصلہ پہ دواخانہ یونانی سرکار عالی ہے جہاں بیماروں کا علاج معالجہ نہایت دلدہی سے کیا جاتا ہے۔ صدہا مریض ہر سال صحت پاکر اپنے مالک مجازی کے ازدیاد عمر و اقبال کی دعا مالک حقیقی کی بارگاہ میں کرتے ہیں۔ آبادی شہر سے کچھ فاصلہ پر جانب شرق شاہان بہمنی کے ہفت گنبد ہیں اور ان سے تھوڑی دور پر روضہ حضرت سید محمد گیسو دراز خواجہ بندہ نواز ہے جہاں ہر سال ۱۶ ذیقعدہ کو بڑی دھوم سے عرس ہوتا ہے۔ حضرت اقدس و اعلیٰ بہ نفس نفیس صندل میں شرکت فرماتے اور دور دور سے ہزاروں زائرین شریک عرس ہو کر سعادت دارین حاصل کرتے اور اپنے حسب دلخواہ دربار فیض بار خواجہؒ سے مرادیں پاتے ہیں۔ کئی دن تک میلہ بھرا رہتا ہے۔ روضہ کے قریب بھی اکثر مکانات و دوکانات ہیں۔ یہ آبادی روضہ کے نام سے موسوم اور روضہ کے علاقہ کی پولیس کے زیر انتظام ہے یہیں سجادہ نشین صاحب بھی رہتے ہیں۔

۱۷ شوال کو خواجہ صاحب کی گنبد پر پھولوں کا ایک بہت بھاری سہرا چڑھایا جاتا ہے اس سہرے کو جھیلہ کہتے ہیں یہ بڑی دھوم دھام سے باجوں وغیرہ کے ساتھ لایا جاتا ہے اور چڑھانے والا شخص منہ میں اس کو پکڑے ہوئے شب کے وقت مشعل کی روشنی میں گنبد مبارک پر چڑھاتا ہے جس کو دیکھنے سینکڑوں لوگ جمع رہتے ہیں۔

شہر کے جانب غرب ایک مندر دیول شرن بسپا کے نام سے موسوم ہے یہاں ہر سال رتھ کشی کیجاتی اور بڑی دھوم سے جاترا ہوتی ہے ہزاروں اشخاص اس جاترہ میں شریک ہوتے ہیں یہ جاترہ دنوں بھری رہتی ہے۔

شہر سے دو تین میل کے فاصلہ پر جنگل میں ایک نہایت اونچے چبوترے پر رکن الدین تولہؒ کا مزار ہے یہاں بھی ہر سال عرس ہوا کرتا ہے۔ زائرین بہ تعداد کثیر شریک ہوتے ہیں۔ سنا جاتا ہے کہ یہاں گوشت کھاکر نہ جانا چاہئے ورنہ نقصان پہنچتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ یہ مزار حالانکہ نہایت اونچے چبوترے پر بنا ہوا ہے لیکن یہاں سے خواجہؒ کا گمنبد دکھائی دیتا ہے اور نہ خواجہؒ کے روضہ سے یہ مزار۔ اسکی وجہ یہ بتلائی جاتی ہے کہ ہر دو بزرگواروں میں نااتفاقی تھی اس لئے ان ہر دو نے یہ دعا کی تھی کہ ہمارے مرنیکے بعد ایک کا مزار دوسرے کو نہ دکھائی دے۔ العلم عنداللہ اس مزار اور شہر کے اثناء راہ میں ایک گنبد بنا ہوا ہے جو اپنی اصلی حالت پر باوجود صدہا سال گذر جانیکے قایم ہے۔ باہر سے یہ بھی کسی کا روضہ معلوم ہوتا ہے لیکن اس کے اندر جانے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ عمارت عبادت کے لئے تعمیر کی گئی تھی۔ گنبد کے اندرونی حصہ میں چاروں گوشوں پر چار راستے (زینے) بنے ہوئے ہیں جن کے ذریعہ اوپر جاسکتے ہیں اس کی بالائی منزل میں یہ خوبی ہے کہ جس راستے سے آدمی اوپر جاتا ہے اسی راستے سے واپس نہیں آسکتا جب واپس آیگا تو دوسرے ہی راستہ سے گویا گنبد نہیں بلکہ بھول بھلیاں ہے۔

گلبرگہ سلاطین بہمنی کا پہلا دارالسلطنت اور ایک زمانہ تک مقتدر و باحشم بادشاہوں کے خدم وحشم کا مرکز بنا رہا۔ اب ہمارے شاہجہاںؒ کے زیرنگین ہے ہمارا خیال تو یہ ہے کہ ممالک محروسہ بھر میں ایسا بارونق اور آباد شہر نہیں ہے۔ بلدہ حیدرآباد فرخندہ کے بعد اس شہر کا نمبر ہے۔ سڑکیں وسیع۔ آب و ہوا صحت بخش۔ یہاں کا ہر ایک انتظام

بہترین الحاصل یہ کہ یہ مقام نہایت پر فضا اور قابل دید ہے۔ مثل دارالسلطنت حیدرآباد کے یہاں بھی دن کے ۱۲ اور شب کے ۸ بجے توپ سر ہوا کرتی تھی لیکن نہیں معلوم چند سال سے یہ طریقہ کیوں مسدود ہو گیا ہے۔ یہاں کے موز مشہور ہیں۔

یادگیر | ضلع گلبرگہ شریف کا ایک تعلقہ اور جی۔ آئی۔ پی ریلوے کا اسٹیشن ہے یہ تعلقہ دریائے بھیمہ کے قریب واقع ہے یہاں کسی زمانہ میں سرکار عالی کی عربی فوجین رہا کرتی تھیں لیکن اب اس کی حیثیت ایک تجارتی منڈی کی رہ گئی ہے۔ یہاں ترکی ٹوپیوں کے پھندنے بہترین تیار ہوتے ہیں اور بڑی بڑے روئی کے کارخانے قایم ہیں۔ یہاں ایک عالی شان تاریخی قلعہ بنا ہوا ہے یہاں سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر شاہ پور واقع ہے جہاں ریشمی اور سوتی ساڑیاں اور دستاروں کے تھان تیار ہوتے ہیں۔ شاہ پور سے بارہ میل کے فاصلہ پر شور اپور (جو پہلے راجگان بیدر کا پایہ تخت تھا) ہے یہاں پیتل اور تانبے کے برتن بہت اچھے تیار ہوتے ہیں۔ جن کی شہرت دور دور تک ہے یہاں بیڑی کے متعدد کارخانے ہیں جن کی تیار کی ہوئی بیڑیاں بہت دور دور تک جاتی ہیں۔

واڑی | ین یس۔ آر اور جی۔ آئی۔ پی ریلوے کا بہت بڑا جنکشن اور پائیگاہ کا علاقہ ہے ین یس۔ آر لائن یہاں ختم ہوتی ہے۔

شاہ آباد | یہاں کا سنگ سیلو مشہور اور سمنٹ کا بہت بڑا کارخانہ ہے یہ علاقہ بھی پائیگاہ کا ہے

چیتا پور | یہاں چیتا شاہ ولی قدس سرہٗ کا نہایت خوبصورت مزار مرجع خاص و عام بنا ہوا ہے حضرت موصوف سے بہت سی باتیں خرق عادات وقوع میں آنا سنا گیا ہے۔ اور یہ مقام آپ ہی کے نام سے موسوم ہے۔ چیتا پور میں گوا کے پرتگیزوں کا تعمیر کردہ عجیب و غریب گرجا ہے جس کی تعمیر سولھوین صدی عیسوی میں ہوئی تھی۔

ناگٹی | یہاں قابل دید متعدد ہندو مناور ہیں جن میں قابل ذکر ہنومان جی کا مندر ہے جس کے نقش ونگار اور مہا بھارت کی تصویریں دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ اس مندر کے قرب وجوار میں جو متعدد چشمے ہیں وہ رامچندر جی ہی کی قوت روحانی سے جاری شدہ ہیں جبکہ سیتاجی کی تلاش میں جاتے وقت انھوں نے چند روز اس مقام پر قیام کیا تھا۔ یہ مقام قدیم اور ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے اور چتیاپور سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

ملکھیڑ | یہاں ایک مضبوط و مستحکم قلعہ زمانہ قدیم کا دریائے کاگنا پر بنا ہوا ہے اسکی عمارتیں نہایت خوبصورت اور قابل دید ہیں۔ شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر غازی کے حملہ دکن کے وقت یہ مقام ان کے جنرل کا صدر مقام اور اس سے پیشتر دسویں صدی عیسوی میں چالوکیا خاندان کے راجاؤں کا دارالسلطنت تھا۔

سیڑم | ایک تجارتی منڈی کی حیثیت رکھتا ہے اس میں اور اس کے قریب چینچولی کے علاقہ میں سنگ سیلو کی کانیں ہیں۔ سیڑم میں علاوہ بہت سے مناور کے ایک مندر بارھویں صدی عیسوی کا تعمیر شدہ شیو کے مندر کے نام سے مشہور ہے جس کے قریب ۲۴½ فٹ اونچا اور ٹھوس پتھر کا مینار بنا ہوا ہے جس پر چراغ رکھنے کے لئے لوہے کی سلاخوں کا خانہ بھی بنایا گیا ہے یہاں قطب شاہی افواج گولکنڈہ نے شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر غازی کی فوجوں کو ایک مرتبہ پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا تھا۔ الحاصل یہ کہ اس مقام کو تاریخی حیثیت سے ایک خاص اہمیت حاصل ہے یہاں کی جامع مسجد مغلیہ طرز تعمیر کا اعلیٰ نمونہ اور دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے اس شہر کی تعمیر ایک بہت ہی قدیم شہر کی شکستہ بنیاد پر ہوئی ہے یہ اب تحصیلدار کا مستقر اور ضلع گلبرگہ شریف کا ایک تعلقہ ہے۔

شورا پور | اس سمستان کا شمار تاریخی اور قدیم سمستانوں میں ہے اس کا تعلق کسی

نہ کسی طرح سے فرمار وایان بیجانگر و شاہان بہمنی عادل شاہی و شہنشاہان مغلیہ مرہٹہ پیشوا ٹیپو سلطان سلاطین آصف جاہی اور انگریزوں سے رہا ہے۔ اس سمستان پر دو سال تک انگریزوں کی حکومت رہی ہے اس وقت یہ سمستان ہماری سرکار کے تفویض ہے۔

اس سمستان کے والیان کی اولاد کی حیثیت معمولی جاگیرداروں کی سی ہے یہ سمستان ضلع گلبرگہ میں واقع ہے اس سمستان کو جانیکے لئے واڑی پر سے ہوکر یادگیر جی۔ آئی پی ریلوے اسٹیشن پر اترنا پڑتا ہے یادگیر ضلع گلبرگہ شریف کا ایک تعلقہ ہے۔ یہاں تحصیلدار کا مستقر اور تجارتی مرکز ہے یہاں سے موٹر بس پر شوراپور جانا پڑتا ہے بس دن میں دو مرتبہ یادگیر سے جاتی اور ایکمرتبہ آتی ہے یادگیر اسٹیشن سے شوراپور (۳۵) میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ شوراپور پہلے زمانے میں خود مختار تھا۔ چنانچہ اس کے عمارات پہلے زمانہ کی عظمت کو بتلاتے ہیں یہاں کے لوگ عموماً ٹامل بولتے ہیں۔ موجودہ حالت میں سمستان شوراپور ایک تعلقہ ہے۔ جو تحصیلدار کا مستقر ہے یہاں پر ایک عالیشان مکان ہے جو "دربار" سے موسوم ہے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے زمانے میں راجاؤں کا قیام اسی جگہ تھا۔ چنانچہ موجودہ والی سمستان راجہ کشٹپا نایک بھی یہیں قیام پذیر رہتے ہیں۔ یہاں ریشمی اور سوتی ساڑیاں بہترین تیار ہوتی ہیں۔

نوٹ گدڑی کیسورا چنچولی اور ضلع بیٹھ میں نہایت عمدہ باریک کمبل تیار ہوتے اور بدور میں بہترین لنگیاں تیار ہوتی ہیں جنکی بہت دور دور تک شہرت ہے۔ کوسگی جاگیر میں شسمر کے کپڑے اچھے تیار ہوتے ہیں۔

ضلع رائچور یہ ممالک محروسہ سرکار عالی کا ایک ضلع اور اول تعلقدار کا مستقر ہے موجودہ اول تعلقدار مولوی ظہیر احمد صاحب ہیں اسکے شمال میں کرشنا۔ مشرق میں محبوب نگر۔ مغرب میں دھارواڑ اور جنوب میں دریائے تنگبھدرا واقع ہے اس کا رقبہ (۶۸۷۹) مربع میل ہے آب و ہوا موسم گرما میں سخت گرم اور

ناقابل برداشت۔ بارش اوسط ۲۰ انچ۔ پیداوار جوار۔ روئی۔ چاول اور تیل کے بیج ہیں۔ آبادی (۳۵ء ۵ء ۳۷ء ۹) ہے یہاں ایک قابل دید تاریخی قلعہ ہے جو ۹۴۶ھ میں تعمیر ہوا۔ یہاں سے لنگسگور تک باضابطہ موٹر سروس کا انتظام ہے اسکے ۸ تعلقات ہیں (۱) رائچور (۲) دیودرگ (۳) عالم پور (۴) مانوی (۵) لنگسگور (۶) گنگاوتی (۷) کشتگی اور (۸) سندھنور اس کے علاوہ جاگیر گیل، سمستان گدوال وامر چنیہ گرگنٹہ اور اناگندی بھی اسی ضلع میں واقع ہیں۔

مدگل اکثر و بیشتر زمانہ قدیم کی یادگاریں یہاں موجود ہیں اسی مقام پر فیروز شاہ بہمنی اور راجہ بیجانگر کے درمیان جنگ ہوا تھا یہ ایک تعلقہ ہے جو تحصیلدار کا مستقر اور یہ تعلقہ ضلع رائچور میں واقع ہے۔

عالم پور یہ مقام تجارت کا اچھا خاصہ مرکز ہے مشہور ہے کہ بزمانہ بن باس رامچندر جی یہاں بھی کچھ عرصہ تک مقیم ہوئے تھے۔ اسلامی دور کے زمانہ کی یادگار ایک نہایت قدیم مسجد، قلعہ اور قدیم مناد بکثرت ہیں جو لایق دید ہیں یہاں کی آبادی عالم پور روڈ اسٹیشن سے تھوڑے فاصلہ پر واقع ہے عالم پور کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے اور یہ ضلع رائچور کا ایک تعلقہ ہے یہاں کے خربوزے بہت مشہور ہیں۔

ہٹی یہاں سونے کی کان ہے اور یہ تعلقہ لنگسگور میں رائچور سے ۴۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

گدوال یہ سمستان حیدرآباد دکن کا سب سے بڑا سمستان ہے جو ضلع رائچور میں کرشنا اور تنگبھدرا ندی کے درمیان میں واقع ہے اس کا رقبہ (۱۲۰۰) مربع میل ہے۔ اور اس کی آبادی سابقہ مردم شماری کی رو سے ایک لاکھ دس ہزار ہے اس سمستان کا ایک حصہ رائچور اور تعلقہ عالم پور کے درمیان واقع ہے۔ تاریخ یادگار کرشن لال میں تحریر ہے کہ بھوم بھوپال کو یاوری تقدیر سے صحرا میں ایک بہت بڑا دفینہ ہاتھ آیا

جس سے اس نے گدوال گڑھی تیار کی اور اس کی نگہداشت کے لئے جمعیت وغیرہ بھی رکھی اور ملک کرنول کو بھی قبضہ میں کیا۔ بعہد شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر غازی بھوم بھوپال کی تنبیہ کے لئے شاہی جمعیت مامور ہوئی۔ لیکن بھوم بھوپال نے بلا جنگ و جدال کے اطاعت قبول کر لی اور پیش کش پیش کیا۔ جس کے صلہ میں خطاب راجگی سے سرفرازی پائی۔ یہ سمستان جملہ سمستانوں میں درجہ اوّل کا کہلاتا ہے۔ یہ سمستان ۱۹۳۴ء سے مہارانی ادلکشمی دیوما کے زیر نگرانی و انتظام ہے۔ جن کے زیر نگرانی و انتظام میں سمستان نے ایک قلیل عرصہ میں بڑی حد تک نظم و نسق میں ترقی کی ہے اس سمستان کا دیول قابل دید ہے جس کی سالانہ رتھ کشی نہایت شاندار ہوتی ہے۔ یہاں کے بعض بعض مقامات قابل دید اور دلکش ہیں۔ گدوال نظام اسٹیٹ ریلوے کا اسٹیشن ہے۔ سمستان کی تعلقداری سیشن و دیگر دفاتر کا مرکز گدوال ہے۔

امر چنتہ ملک سرکار عالی میں جو سمستانات ہیں ان کو اس ریاست ابد مدت میں ایک ممتاز حیثیت حاصل رہی ہے اور مثل بعض دیسی باجگزار ریاستوں کے ہمارے سرکار کے زیر سایہ ان سمستانوں کو وسیع اختیارات حاصل رہے ہیں۔ چنانچہ ہر زبان کی متعدد مشہور و معروف تواریخ میں سمستانوں کا بطور خاص ذکر آیا ہے۔ بلحاظ قدامت اس سمستان امر چنتہ کو خاص وقعت حاصل ہے۔ چنانچہ متعدد تواریخ میں اکثر مورخین نے اس سمستان کا سب سمستانوں سے پہلے ذکر کیا ہے اس سمستان کو آتما کور بھی کہتے ہیں۔ اس کے مشرق میں سمستان ونپرتی مغرب میں مواضع ملحق شمال میں تعلقہ ملحق محبوب نگر مغرب میں رود کرشنا و سمستان گدوال واقع ہے اس سمستان کی آبادی (۴۷۱۱۵) اور آمدنی (۳۳۱۵۹۴) سالانہ ہے۔ اس سمستان میں کورموتی سوامی کی دیول ہے یہ دیول موضع اما پور میں جو ریلوے اسٹیشن کورموتی سے (۶) میل پر ہے ایک بلند پہاڑ پر واقع ہے اس دیول کا محل وقوع نہایت پرفضا اور دلکش ہے۔ یہ دیول

ہندوستان کے مشہور و معروف منادر سے ہے۔ زائرین زیارت کی غرض سے دور و دراز مقامات سے آتے ہیں اور دامن امید کو ہر مقصود سے بھر لیجاتے ہیں یہاں کی جاترا کا شمار ہندوستان کی بڑی جاتراؤں میں ہے ہر سال تیس چالیس ہزار سے زائد مجمع ہوتا ہے۔ جاترا متواتر پندرہ روز تک ہوتی رہتی ہے ایسی شاندار جاترا ہندوستان کے کسی حصہ میں نہیں ہوتی۔ اس جاترا میں مویشی۔ پارچہ اور خاص وضع کے کملوں کی تجارت کثرت سے ہوتی ہے۔ اس جاترہ کے علاوہ اس سمستان میں حضرت سید شاہ راجہ حسینی صاحب باگ سوارؒ کا عرس ہر سال نہایت شاندار ہوا کرتا ہے یہ مزار شریف امرچنتہ (آتماکور) سے (۴) میل کے فاصلہ پر جانب مغرب خاص قصبہ امرچنتہ میں واقع ہے۔

گرگنٹہ جملہ سمستانات ممالک محروسہ سرکار عالی میں سمستان گرگنٹہ بھی ایک پیش گذار سمستان ہے جو تعلقہ لنگسگور ضلع رائچور میں واقع ہے دریائے کرشنا اسکے مغربی جانب سے داخل ہوکر سمت شمال مشرق بہتا ہے اس کا رقبہ (۲۱۰) مربع میل ہے اور اس میں (۴۳) مواضعات ہیں اس کی مردم شماری (۲۰۱۹۲) اور اس کی آمدنی ایک لاکھ چالیس روپیہ ہے اس سمستان میں ایک پولیس آفیسر چھوٹے سے عملہ کے ساتھ انتظام سمستان کیلئے متعین ہے۔ آباد مواضعات سمستان میں ٹھانہ جات ہیں

اناگندی یہ سمستان سلطنت وجیانگر کی یادگار تاریخی اور قدیم سمستان ہے جو ضلع رائچور میں واقع ہے اس کو اہل ہنود کشن گڈھ بھی کہتے ہیں۔ یہاں اہل ہنود کے مقدس مقامات بھی پائے جاتے ہیں۔ ہندوستان کے دور و دراز مقامات سے لوگ جاترہ کے لئے یہاں آتے ہیں۔ یہاں پر آثار قدیمہ سے "گلن محل" وار دت کال منڈپ ڈاچپا کا مٹھ گنیش مندر نیما گوٹہ و دیگر چھوٹے چھوٹے عمارات موجود ہیں جن کے نقش و نگار و فن تعمیر کی قدیم صنعت سازی کو دیکھنے کے واسطے اب بھی

ہر وقت یورپ کے سیاح آتے رہتے ہیں یہ سمستان سرینت رانی کو بیا صاحبہ زوجہ راجہ کشن رایلو صاحب آنجہانی کے قبضہ میں ہے۔ اس کا رقبہ ۸۰۸ ایکڑ سالانہ محاصل ۸۰۰ روپیہ ہے۔

ضلع عثمان آباد | یہ ممالک محروسہ سرکار عالی کا ایک ضلع اور اوّل تعلقدار کا مستقر ہے۔ موجودہ اول تعلقدار مولوی محمد امیر علی خانصاحب ہیں اس کے شمال میں ضلع بیڑ۔ مشرق میں بیدر۔ مغرب میں شولاپور۔ جنوب میں ضلع گلبرگہ واقع ہے۔ اس کا رقبہ (۴۰۱۰) مربع میل ہے۔ آب وہوا اگرچیکہ گرم ہے۔ لیکن ناقابل برداشت نہیں بارش اوسط ۲۷ انچ ہے یہاں کی پیداوار باجرہ۔ کپاس۔ نیشکر۔ چاول اور گیہوں ہے آبادی ۶ لاکھ ۹۱ ہزار ۹ سو اکسٹھ ہے پانچویں اور چھٹی صدی عیسوی میں جین اور وشنو قوم کے تعمیر کردہ مشہور و معروف غار ہائے لینا یہاں سے دو میل کے فاصلہ پہ واقع ہیں۔ یہ غار اس قوم کی صناعی کے اعلیٰ نمونہ کی یادگار ہیں بلحاظ قدامت اپنی گذشتہ زمانے کو یاد دلاتے ہیں۔ بارسی لائٹ ریلوئے جو کر دواڑی سے لاتور جاتی ہے اسی مقام سے گزرتی ہے یہ ضلع کا صدر مقام ہونیکے علاوہ تجارتی بہت بڑی منڈی ہے دفاتر مال وعدالت کا بھی مرکز ہے اس کے (۵) تعلقات (۱) عثمان آباد (۲) کلم (۳) پرنیڈہ (۴) لاتور اور (۵) تلجاپور ہیں۔

تھیر | یہاں بدھ مذہب کے قابل دید قدیم مندر اور خانقاہیں ہیں جنکو ایک تاریخی حیثیت حاصل ہے یہ مقام شمال مغرب میں عثمان آباد سے بارہ میل کے فاصلہ پہ واقع ہے۔

تلجاپور | یہاں ہندوؤں کا مشہور و معروف دیول موسوم بہ تلجا بھوانی ہے جس کے درشن کے لئے دور دور سے معتقدین آتے ہیں۔ تلجاپور

عثمان آباد سے (۱۴) میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

اوسہ یہاں کے قابل دید عمارات میں ایک مسجد اورنگ زیب عالمگیر کی صوبہ داری کے زمانہ کی یادگار اور ایک مربع شکل کا قلعہ شاہان بیجاپور کا تیار کردہ ہے اس میں ایک توپ ۱۸ فٹ کی ہے۔

نلدرک اس سرزمین نے متعدد تاریخی تغیرات دیکھے ہیں۔ یہاں دریا کے بیچوں بیچ ایک محل بنا ہوا ہے جس کے اوپر سے دریا کا پانی بہتا ہے یہ عجیب و غریب محل پانی محل کہلاتا ہے آج تک اس کی مرمت نہیں ہوئی باوجود صدہا سال گذرنیکے بھی یہ اپنی اصلی حالت پر قایم ہے یہاں کا قلعہ بھی نہایت مضبوط اور قابل دید اور شہر بہت قدیم اور تاریخی لحاظ سے ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے

ضلع بیدر یہ ممالک محروسہ سرکار عالی کا ایک ضلع اور اول تعلقدار کا مستقر ہے موجودہ اول تعلقدار راجہ دھرم کرن بہادر ہیں اس کے شمال میں اضلاع پربھنی ناندیڑ۔ مشرق میں میدک و اطراف بلدہ۔ جنوب میں گلبرگہ۔ مغرب میں عثمان آباد و ضلع بیڑ ہے۔ اس کا رقبہ (۴۰۳۹) مربع میل ہے۔ اس میں بہت سی ندیاں بہتی ہیں۔ جن میں مانجرا سب سے بڑی ندی ہے آب و ہوا نہایت پاکیزہ و صحت بخش ہے۔ اوسط بارش ۲۷ انچ پیداوار گیہوں، باجرہ، چاول، تمباکو، نیشکر، آم، جوار، تیل ہے۔ آبادی آٹھ لاکھ ۳۷ ہزار ۶ سو پندرہ ہے اور اس کے (۵) تعلقات (۱) بیدر (۲) نلنگہ (۳) احمد پور (۴) اودگیر اور (۵) جنواڑہ اسکے علاوہ جاگیرات حسن آباد بہالکی کوہیر، کیلی اور کلیانی ہیں۔ آخر الذکر چالوکیا خاندان کا دارالسلطنت رہ چکا ہے۔ بقیہ مضمون کے لئے صفحہ (۶۲۱) ملاحظہ فرمایئے۔

کوہیر چودھویں صدی عیسوی میں راجگان ورنگل کی راجدھانی میں تھا جس کو سلطان علاؤالدین خلجی نے فتح کرکے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ یہ زمانہ دراز تک بہت بڑی

تجارتی منڈی کی حیثیت سے مشہور تھا لیکن اب پھول کی تجارت کا مرکز ہے کسی زمانہ میں گولکنڈہ سے سورت کو تجارتی کاروان اسی راہ سے جاتے اور یہیں قیام کیا کرتے تھے۔ اس کی قدیم وضع کی سڑکیں جابجا قدیم یادگاروں سے معمور ہیں منجملہ ان کے قابل ذکر و لایق یادگار سلاطین بہمنیہ کے زمانہ کی تعمیر کردہ جامع مسجد ہے۔ کوہیر بیدر سے ۲۴ میل اور جنوب مشرق میں واقع ہے یہاں کمبل بہترین تیار اور رام بکثرت ہوتے ہیں۔

اودگیر اس کو فتح کرتے میں سلاطین دکن و شہنشاہ دہلی کی کشمکش کے زمانے میں بہت ساری دشواریاں پیش آرہی تھیں۔ بالآخر ۱۰۴۶ھ ۱۶۳۶ء میں بماتحتی خان دوران شاہ جہاں کی فوج یہاں داخل ہوگئی۔ اور سدی مفتاح کماندار قلعہ اسکو حوالہ کردینے پر مجبور ہو کر حبش خان کے لقب سے ملقب ہوا اور سہ ہزاری منصب پر ملازمین شاہجہاں میں شامل ہو گیا یہ تاریخی شہر شمال مغرب میں بیدر سے ۴۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے یہاں سلاطین ماسلف کی یادگار متعدد عالیشان محل، مساجد مقابر و منار ہیں اور ایک قابل دید قلعہ شاہان بہمنی کے زمانہ کا تعمیر کردہ ہے اور ایک نہایت فرحت بخش باغ شاہان مغلیہ کے ایک صوبہ دار کا بنایا ہوا موسوم بہ فرحت باغ لایق دید ہے۔ سلاطین بہمنیہ کے دور حکومت میں یہ ایک جیتا جاگتا بارونق شہر ہونے کا اس کے آثار سے پتہ چلتا ہے کہ اس زمانہ میں اسکی آبادی موجودہ آبادی سے کئی گنی زیادہ ہوگی۔

صوبہ اورنگ آباد

یہ ممالک محروسہ سرکار عالی کا ایک صوبہ ہے۔ حکومت سرکار عالی کی جانب سے یہاں ایک صوبہ دار مقرر ہے۔ موجودہ صوبہ دار مولوی غلام احمد خان صاحب ہیں اس کے تحت (۴) ضلع ہیں (۱) اورنگ آباد (۲) بیڑ (۳) پربھنی (۴) ناندیڑ۔

ضلع اورنگ آباد یہ ممالک محروسہ سرکار عالی کا ایک ضلع اور اوّل تعلقدار کا مستقر ہے موجودہ اوّل تعلقدار مولوی سید علی اصغر صاحب بلگرامی ہیں اسکے شمال میں خاندیس مشرق میں برار اور ضلع پربھنی جنوب میں گوداوری مغرب میں احمد نگر واقع ہے۔ اس کا رقبہ (۶۱۷۱) مربع میل ہے۔ پیداوار گیہوں جو کپاس نیشکر اور میوہ جات مثلاً انجیر انگور سنترہ وغیرہ ہیں۔ آب و ہوا اچھی اوسط بارش (۲۴) انچ ہے۔ آبادی نو لاکھ چوالیس ہزار سو ۹۳ ہے۔ اس کے (۱۰) تعلقات (۱) اورنگ آباد (۲) انبڑ (۳) بھوکردن (۴) گنگاپور (۵) جالنہ (۶) کنڑ (۷) پیٹن (۸) ویجاپور (۹) خلد آباد (۱۰) سلوڑ ہیں۔ علاوہ ان کے جاگیرات ٹاکلی۔ سیولی اور اجنٹہ بھی اسی ضلع میں واقع ہیں۔ اس شہر کو ملک عنبر نے ایک قدیم قصبہ کھڑکی کی بنیاد پر ۱۶۱۰ء میں آباد کیا تھا اس کے بعد اس کے بیٹے فتح خاں کے نام سے فتح آباد موسوم ہوا۔ اس کے بعد شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے بہ زمانہ صوبہ داری دکن اس کا نام اورنگ آباد رکھکر اس کو اپنا مستقر بنایا۔ اس زمانے سے ابتک یہ اورنگ آباد ہی کہلا رہا ہے یہ شہر ہندوستان کے اہم تاریخی شہروں میں سے ایک ہے اس میں اکثر و بیشتر تاریخی

یادگاریں موجود ہیں۔ منجملہ ان کے قابل ذکر و لایق دید آصف جاہ اوّل کا فوکھنڈے کا محل۔ رابعہ دورانی کا مقبرہ جن کی عمارات نادر و آثار قدیمہ سے ہیں۔ اور جن کے دیکھنے کے لئے سیاح بہت دور دور سے آتے ہیں اور جو تاج محل کے نمونے پر بنی ہوئی ہے۔ اورنگ زیب کا محل۔ پن چکّی اور غار ہیں۔ یہاں کی نادر روزگار چیز ملک عنبر کے زمانہ کے آب رسانی کا انتظام ہے جو صدہا سال گذرنے کے بعد بھی بغیر کسی مشین یا انجن کے ابتک کار آمد ہے اور باشندگان شہر کو صحت بخش اور تازہ چشمہ کے پانی کی گچ کی تیار شدہ نلوں کے ذریعہ سپلائی کر رہا ہے۔ سنا جاتا ہے کہ اسی قسم کے نل جالنہ میں بھی زمین کے نیچے پائے جاتے ہیں۔ غالباً اس سے ملک عنبر کا قصد اس سلسلہ آب رسانی کو وہاں تک وسعت دینے کا ہوگا لیکن افسوس کہ وہ پورا نہ ہوسکا اور یہ انتظام ادھورا رہ گیا۔ یہہ مقام سرکار عالی کے ایک سرسبز و شاداب و زرخیز صوبہ کا صدر مقام ہے۔ اور بہت بڑی تجارتی منڈی ہے۔ یہاں کے ہمرو مشروع کمخواب اور سلک مشہور ہیں اور یہاں بڑے بڑے تجارتی اور حرفتی کارخانے قایم ہیں۔ یہاں اکثر و بیشتر بزرگان و اکابرین دین کے مزارات ہیں۔ جن کے منجملہ چند کے نام حسب ذیل ہیں۔

حضرت باباشاہ مسافر قدس سرہٗ حضرت سید شاہ تاج الدین حمویؒ حضرت سید سلیمان بغدادیؒ حضرت سید شاہ نظام الدینؒ۔ سید شاہ نور الہدیٰ قدس سرہٗ (زیر بارہ دری) حضرت شیخن صاحب شطاری (عین آبادی میں مونڈھے کے قریب) حضرت قادر الاولیا قدس سرہٗ (اندرون جعفر دروازہ) حضرت سید شاہ احمد گجراتی قدس سرہٗ حضرت شاہ حموی قدس سرہٗ حضرت شاہ علی نہری قدس سرہٗ (بیرون دروازہ پٹن) حضرت سید حمید حسینی قدس سرہٗ حضرت غلام حسین قدس سرہٗ۔

(زیر قلعہ ارک، حضرت شاہ بے ریا قدس سرہٗ (روبروئے مسجد چوک) حضرت شاہ نورالدین نقشبندی (قریب دروازہ بہر الکل) حضرت شاہ فخرالاولیاؒ (قریب گرنی) حضرت شاہ یونس قادریؒ (ہرسول) حضرت عبدالرسولؒ (ہرسول متصل جیل) حضرت سید قمرالدینؒ (قریب دروازہ بہرالکل) حضرت شاہ غریب اللہؒ (زیر قلعہ ارک) اسلام خاں المعروف بہ اسمعیل خانؒ (ہرسول) ملک عنبر

دیول مٹھ اور دہرم سالوں کے منجملہ ایک دیول گوبند مہاراج کے نام سے مشہور ہے اس میں کوئی مورتی ہے اور نہ سامان پرستش دوسرا دیول سپیاری ہنومان اسٹیشن کے راستہ پر پہلی کھڑک سے آگے واقع ہے۔

اورنگ آباد میں حسب ذیل مساجد ہیں۔

مسجد چینیہ واقع روشن دروازہ۔ مسجد شاہ علی صاحب نہری موسوم بہ مسجد شاہ بازار۔ مسجد پانچ اینٹ۔ مسجد شایستہ خاں۔ مسجد قلعہ ارک۔ مسجد سرائے خرد ہرسول۔ مسجد اندرون سرائے کلاں ہرسول۔ مسجد علاقہ بدیع الدین صاحب۔ مسجد واقع اندرون گرنی مسجد جوہری واڑہ۔ مسجد شاہ گنج۔ مسجد نواب بیگم۔ مسجد درگاہ شاہ غریب اللہ شاہ صاحب قدس سرہٗ۔ مسجد علاقہ بنے میاں صاحب۔

عیدگاہ = نہایت پر لطف و پر فضا مقام پر واقع ہے۔ اور وسعت میں حیدرآباد کی نئی عیدگاہ سے بھی زیادہ وسیع اور محصورہ ہے اور ایک آہنی پھاٹک دروازہ پر لگی ہوئی ہے

اجنٹہ اورنگ آباد سے (۵۸) میل کے فاصلہ پر مملکت سرکار عالی کی آخری سرحد کے قریب ہے۔ یہاں کے مشہور و معروف غار نواب سالار جنگ بہادر کی جاگیر میں واقع اور زیر نگرانی ناظم صاحب آثار قدیمہ سرکار عالی ہیں۔ یہ غار ایک عجوبہ روزگار و تاریخی یادگار سمجھے جاتے ہیں۔ ان غاروں کے بیمثل نقش و نگار

کا رنگ و روغن باوجود ڈیڑھ ہزار سال سے زائد زمانہ گزرنے کے بھی اپنی اصلی حالت پر قایم اور ماہرین آثار قدیمہ کے حیرت و استعجاب کا باعث بنے ہوئے ہیں۔
ماہرین آثار قدیمہ کے خیال کے مطابق یہ غار دو اور چار صدی عیسوی کے درمیان تعمیر ہوئے ہیں اور بلحاظ صنعت و تعمیر ہندوستان میں اپنی آپ نظیر ہیں اورنگ آباد سے اجنٹہ تک بہت ہی عمدہ او پختہ سڑک منجانب سرکار عالی تعمیر کرائی گئی ہے تاکہ مسافرین نہایت آسانی کے ساتھ سفر کرسکیں۔ موضع فردا پور اجنٹہ سے چار میل کے فاصلہ پر ہے اس میں سرکاری مہمان خانہ اور ڈاک بنگلہ ہے جس میں باجازت ناظم صاحب آثار قدیمہ سرکار عالی مسافرین قیام کرسکتے ہیں یہاں سے اجنٹہ جانے کے لئے ٹانگے بسہولت ملتے ہیں۔ اورنگ آباد سے اجنٹہ تک جانے کیلئے ہر قسم کی سواریاں ملتی ہیں۔ اجنٹہ کے غاروں کے فوٹو انگلستان اور دیگر ممالک متمدنہ کے عجائب خانوں میں بھی موجود ہیں۔

پیٹن دریائے گوداوری کے کنارے اورنگ آباد سے ۲۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اہل ہنود کا عقیدہ ہے کہ اس کو برہما نے آباد کرکے اپنا قیام گاہ بنایا تھا۔ یہ دوسری صدی عیسوی میں راجگان آندھرا خاندان کا راجدھانی تھا اور چودھویں صدی عیسوی میں اس مقام پر کرشنی فرقہ منبھا کی بنیاد پڑی تھی۔ اسوقت یہ ممالک سرکار عالی کا ایک قدیم ترین شہر ہے۔ اورنگ آباد سے یہاں تک آمد و رفت کے لئے ایک پختہ سڑک بنی ہوئی ہے یہاں کی عمارتیں گو زیادہ تر شکستہ حالت میں ہیں لیکن پھر بھی بعض بعض عمارات قابل دید ضرور ہیں منجملہ ان کے قدیم منادر موجود ہیں کہ جن کے چوبی نقش و نگار قدیم صناعی کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔
ناگ گھاٹ جو دریائے گوداوری پر سب سے بڑا گھاٹ ہے اور جس پر

اشنان کیلئے دور و دراز ات مقامات سے ہزار ہا آدمی آتے رہیں ہیں ہے۔
اس گھاٹ کے قریب ہی دو مندر ہیں جن میں کا ایک گنپتی کا مندر کہلاتا ہے۔
سری ناتھ مندر کے نام سے ایک سمادھ نہایت شاندار و سنگ بستہ بنا ہوا ہے
اہل ہنود کا عقیدہ ہے کہ ناتھ مہاراج اس میں سمائے گئے ہیں یہاں کی جاترا
بڑی دھوم دھام سے ہوتی ہے جس میں لاکھ ڈیڑھ لاکھ آدمی کا مجمع ہوتا ہے
ناتھ مہاراج کے دو مندر ہیں ایک اندرون آبادی اور دوسرا بیرون آبادی ہے
پیٹھن میں دو مسجد قابل ذکر ہیں۔ ایک مسجد چوک اور دوسری جامع مسجد
ایک قدیم اور تاریخی عمارت ہے۔ جو پہلے راجہ شالی باہن کا محل تھا۔ یہ مسجد
بالکل آبادی کے متصل واقع ہے اس کی عمارت نہایت وسیع اور شاندار اور
اس کا صحن بھی بہت کشادہ ہے۔
دریائے گوداوری کے کنارے ایک نہایت عمدہ اور بلند مقام پر درگاہ
حضرت مولانا معزالدین صاحب قبلہ قدس سرہٗ واقع ہے۔ درگاہ پر سے
میلوں دریا کی سیر دکھائی دیتی ہے اور موسم بارش میں اس درگاہ کے اطراف
پانی پھیل جاتا ہے یہ مقام ایسا اعلیٰ درجہ کی تفریح گاہ ہے کہ جس کی نظیر شاذ و
نادر ہی کہیں ملے۔ یہاں کا ریشمی اور سوتی کپڑا بہت مشہور اور اس کی مانگ
دور دور تک ہے۔ خصوصاً زرین دستار اور ساڑیاں نہایت نفیس اور کثرت
سے تیار ہوتے ہیں جو راجپوتانہ و احاطہ بمبئی میں فروخت ہوتے ہیں۔ قدیم سے
یہاں کا دستور ہے کہ فروخت دستار پر مسلمان جُلاہے فیصدی آٹھ آنہ مولانا
صاحب کے اخراجات درگاہ و دیگر رفاہی امور میں دیتے ہیں اور ہندو جلاہے
سری ناتھ مہاراج کے لئے۔ سنا جاتا ہے کہ یہاں کے کلابتوں پر جو جِلا ہوتی ہے
وہ کسی اور مقام پر نہیں ہوتی اور یہ صرف حضرت مولانا صاحب ہی کی برکت ہے۔

یہاں خربزہ، تربزہ، خیار اور ترککڑی وغیرہ بہترین اور بکثرت پیدا ہوتے اور نہایت ارزاں ملتے ہیں۔

دولت آباد

ابتدا میں یہ شہر دیوگڑھی کہلاتا تھا اور ایک زمانہ تک راجگان یادو خانداں کا دارالسلطنت رہا ہے۔ اس کو ہندوستان کی تاریخ میں بہت بڑی اہمیت حاصل ہے یہیں اورنگ زیب عالمگیر نے شاہان بیجاپور و گولکنڈہ کو بعد گرفتاری مقید کیا تھا۔ اس شہر کو ۱۲۹۴ء میں علاء الدین خلجی نے فتح کرکے دولت آباد اس کا نام رکھا۔ جو اب تک اسی نام سے مشہور ہے ۱۳۳۹ء میں محمد تغلق نے اس کو اپنا دارالسلطنت قرار دیا تھا جس کو زیادہ دنوں تک قیام نہ رہا۔ چونکہ جتنے لوگوں کو اُس نے دہلی سے لاکر یہاں بسائے تھے وہ سب کے سب دہلی واپس ہوگئے۔ اس کے بعد ۱۳۴۷ء میں سلطان علاء الدین حسن گنگو یہیں تخت نشین ہوا اور سلطنت بہمنی کی بنیاد اسی مقام سے پڑی۔ زاں بعد سلاطین بہمنیہ کا دارالسلطنت گلبرگہ قرار پایا۔ اور اس کے بعد بعہد حکومت شاہ جہاں ۱۶۳۲ء میں یہ سلطنت دہلی میں شامل ہوگیا یہاں کا قلعہ اور اس میں کی عمارتیں قابل دید ہیں منجملہ ان کے چاند مینار اور وہ بارہ دری جس میں سلطان ابوالحسن تانا شاہ آخری قطب شاہی تاجدار گولکنڈہ کو مقید کیا گیا تھا۔ شاہان دہلی کی طرز تعمیر کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔ یہ قلعہ زمانہ قدیم کے فوجی دفاع کے عجیب وغریب طریقوں کا بہترین نمونہ پیش کرتا ہے اس کی بعض فیل پیکر توپیں اور قدیم زمانہ کے اسلحہ آتشین بھی دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس قلعہ میں جانا مقصود ہو تو بحصول اجازت اوّل تعلقدار صاحب ضلع اورنگ آباد جا سکتے ہیں لیکن اس کا انتظام پہلے سے کرلینا پڑتا ہے یہاں سے قاضی پورجو دیسی کاغذ سازی میں بہت مشہور ہے تین میل کے فاصلہ پر اور خلد آباد سے سات میل کے فاصلہ پر

واقع ہے۔ یہاں سے ایک اور پختہ سڑک خلد آباد ہوتے ہوئے ایلورہ جاتی ہے۔ مسافرین و سیاحین کو دولت آباد ریلوے اسٹیشن پر ہر قسم کی سواریاں ملتی ہیں۔ یہاں کے میووں میں انجیر اور انگور مشہور ہیں۔

خلد آباد صرف خاص مبارک کا علاقہ ہے یہاں کی آب و ہوا نہایت پاک صاف اور خوشگوار ہے یہ ایک پہاڑی پر واقع ہے اس کو تاریخی اور مذہبی احترام کے لحاظ سے مملکت حیدر آباد میں خاص امتیاز حاصل ہے جتنی نمایاں مسلمان تاریخی ہستیاں اور بزرگانِ دین اس مقام پر مدفون ہیں۔ اتنے کسی اور مقام پر نہیں اس سرزمین میں ہر ہر قدم کے فاصلہ پر ایک نہ ایک بزرگ ہستی دفن ہے۔ منجملہ ان کے حضرت خواجہ منتجب الدین زر زری بخش کا مزار بھی یہیں ہے۔ جسوقت تک حضرت ممدوح کے مجاورین کو سرکار سے بغرض پرورشی جاگیرات عطا نہیں ہوئی تھیں اس وقت تک حضرت کے روضہ کے دروازہ پر سنگ مرمر کے فرش سے چاندی کے پودے اُگ کر جب چار چار انگل بڑے ہوجاتے تھے تو اُن کو کاٹ کر متوسلین اپنی بسر برد کیا کرتے تھے جبسے کہ سرکار سے جاگیریں عطا ہوئی ہیں۔ اور ان پودوں کے کاٹنے کی ممانعت کردی گئی ہے اسوقت سے پودوں کی باڑھ کم ہوگئی ہے پھر بھی زائرین اس عجوبہ روزگار خرق عادت کا معائنہ کرسکتے اور مختلف مدارج کے چاندی کے پودے فرش مزار سے اُگتے ہوئے دیکھ سکتے اور قدرت کا مشاہدہ کرسکتے ہیں۔ اس مزار پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے موئے مبارک بھی رکھے ہوئے ہیں۔ سنا جاتا ہے کہ یہ آثار شریف ہر سال بڑھتے جاتے ہیں۔ واللہ اعلم تاجداران دکن کو اس سرزمین سے ہمیشہ خاص انس رہا ہے یہی وجہ ہے کہ یہاں کے بہت سارے مزارات کے مجاورین و متوسلین کو جاگیریں سرفراز ہوئے ہیں۔ اور ان مزارات کے سالانہ عرس بڑی دھوم دھام

۔سبر ہوتے ہیں۔

یہاں درگاہ حضرت شاہ راجو قتال حسینی قدس سرہٗ والد بزرگوار حضرت خواجہ بندہ نواز حسینی قبلہ رحمۃ اللہ علیہ بھی واقع ہے جس کے احاطہ میں بہت سارے قبور ہیں جن کے منجملہ حضرت خواجہ بندہ نواز حسینی قدس سرہٗ کے برادر بزرگ اور بعض اقربا اور سلطان ابوالحسن تانا شاہ کے بھی قبور ہیں

حضرت برہان الدین غریب قدس سرہٗ (جنھوں نے ۷۴۱ھ میں وفات پائی تھی اور جو حضرت سلطان الاولیا نظام الدین محبوب الٰہی کے خلیفہ اور حضرت خواجہ منتجب الدین زرزری بخش کے بڑے بھائی تھے) کی درگاہ بھی یہیں واقع ہے۔اس کے احاطہ کے اندر حضرت آصفجاہ اول اور ناصر جنگ شہید رح کے مزارات ہیں۔

حضرت خواجہ زین الدین قدس سرہٗ المعروف بہ بائیس خواجہ خلیفہ حضرت خواجہ برہان الدینؒ کی درگاہ بھی یہیں واقع ہے ان کے زیر سایہ اورنگ زیب عالمگیر (جن کا مزار پہلے نہایت معمولی تھا۔اور دور ہمایونی حضرت ظل سبحانی میں جس کے اطراف سنگ مرمر کی ایک خوبصورت جالی لگوا دی گئی ہے) مدفون ہیں حضرت جلال الدین گنج رواں سہروردی اور حضرت امیر حسن سنجری خلیفہ حضرت سلطان الاولیا، خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی علیہ الرحمہ کا مزار مبارک بھی خلد آباد ہی میں شہر پناہ کے باہر واقع ہے آپ ہی کی درگاہ کے احاطہ میں مولوی غلام علی آزاد بلگرامی مشہور فاضل و مورخ و شاعر مدفون ہیں۔یہاں خاکسار صاحب کا تالاب شہر پناہ کے باہر تخمیناً ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔اس کے اوپر اور دو تالاب ہیں ان کے پانی سے شہر کی آبادی سیراب ہوتی ہے۔مسجد دائرہ بھی قابل دید ہے۔یہ مسجد حضرت جلال الدینؒ سہروردی کی درگاہ کے روبرو جانب شرق

ایک ٹیلے پر واقع ہے۔

ایلورہ خلد آباد کی پہاڑی کے نیچے ایلورہ کے (۳۴) مشہور و معروف عجائب روزگار غار جین بودھ اور برہمن مذہب کے کاریگریکے بہترین نمونے پانچویں صدی عیسوی سے لیکر دسوین صدی عیسوی تک کے تعمیر شدہ ہیں۔ یہ تمام مناور اور ان میں کی مورتیں اسی پہاڑی کے پتھر کو تراش کر بنائے گئے ہیں اور ان پر جو کندہ کاری ہوی ہے وہ قابل دید اور باوجود اس زمانہ کی صنعت وحرفت کی ترقی کے نگاہوں کو خیرہ کر رہی ہے ان غاروں کے منجملہ سب سے زیادہ برہمن مذہب کی طرز تعمیر اور صناعی کا نادر ترین نمونہ کیلاش کے غار کا مندر اور مندر اندر سبھا غار اور مندر اہلیا بائی ہے ان غاروں کو دیکھنے کے لئے بہت دور دور اور غیر ممالک سے سیاح و ماہرین آثار قدیمہ آیا کرتے ہیں۔ یہ غار زیر نگرانی ناظم صاحب آثار قدیمہ سرکار عالی ہیں ان کے تحفظ اور انکی بقا کیلئے حکومت سرکار عالی ایک رقم کثیر صرف کرتی ہے۔ جو اس کی بے تعصبی کا بیّن ثبوت ہے۔ اس بے تعصبی میں آج دنیا کی کوئی حکومت سرکار عالی کا مقابلہ نہیں کر سکتی کہ اس نے اپنے مذہبی آثار و یادگار سے زیادہ غیر اقوام کے مذہبی آثار کے تحفظ و بقا کا خیال ہر وقت پیش نظر رکھا اور ان پر کافی روپیہ خرچ کیا اور کر رہی ہے مسافرین کے سفر اور قیام کے لئے سہولتیں بھی بہم پہنچا دی ہیں۔

جالنہ ابتدا میں یہ شہر جنک پور کہلاتا تھا من بعد جالنہ مشہور ہوا۔ ہندو مسلم تاریخی لحاظ سے اس شہر کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے اور یہ شہر نہایت قدیم ہے یہاں حضرت محمد ابراہیم صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جو سب سے پہلے مسلمان عربوں کے ساتھ وارد ہندوستان ہوئے تھے اور جن کا قد نو فٹ بلند تھا) کا مزار ہے۔ یہ شہر زمانہ ناکتخدائی سیتا جی کا وطن

بھی رہا ہے اور کچھ دنوں کے لئے دربار اکبری کے نورتن کے رکن ابوالفضل بزمانہ عتاب یہیں مقیم تھے۔ من بعد بزمانہ صوبہ داری احمد نگر مشہور و معروف مدبر و اہل جیش خان خانان نے اس کو اپنا مستقر قرار دیا اور اپنے صوبہ داری دکن کے زمانہ میں اورنگ زیب عالمگیر نے اس کو صدر مقام بنایا۔ حضرت آصفجاہ اول کو بھی یہ مقام اس قدر پسند تھا کہ اکثر آپ یہیں تشریف لاکر دنوں قیام پذیر رہتے تھے۔ قابل دید عمارات میں آپ کے زمانہ کا قلعہ کالی مسجد جو نہایت عمدہ سنگ سیاہ کی قدیم زمانہ کی تعمیر شدہ اور جامع مسجد جس کو بزمانہ ملک عنبر صوبیدار جالنہ جمشید خان نے تعمیر کی تھی۔ اور اس کی باؤلی بلحاظ فن تعمیر عجائبات سے ہے۔ مسجد تغلق شاہی بیرون دروازہ پیٹھ۔ موتی مسجد۔ مسجد قاضی صاحب۔ مسجد اکیلی۔ مسجد انبٹر دروازہ۔ مسجد پلنگ باولی۔ شہر سے ۱۴ میل کے فاصلہ پر موضع دیول گاؤں میں بالاجی کا مندر جس کی جاترہ نہایت دھوم سے ہر سال ہوا کرتی ہے اور جس میں ہزارہا آدمی اطراف و اکناف سے آ آکر شریک ہوتے ہیں۔ اس کے قرب وجوار میں بھی بہت سارے مشہور و معروف قدیم مناد رہیں جن کی جاترائیں سال بسال بڑے پیمانے پر ہوا کرتی ہیں اور بڑے بڑے میلے لگتے ہیں۔ منجملہ ان کے جالنہ میں ایک گینتی کا دیول بھی ہے جس کو سرکار سے (۳۰۰) روپیہ کی معاش ہے۔ عاشور خانہ والا جاہی جو نہایت عمدہ و مستحکم اور نہایت خوبصورت و سنگ بستہ قدیم زمانہ کی سرائے محاذی کالی مسجد واقع ہے اور ایک تالاب آبادی جالنہ سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے اس کا پانی بذریعہ نل شہر میں آتا ہے۔ یہ تالاب اس قدر وسیع ہے کہ تمام اہل شہر اس کے پانی سے سیراب ہوتے ہیں۔ کالی مسجد کے قریب ایک نہایت شاندار اور قدیم حمام بھی بنا ہوا ہے جس کی تعمیر غالباً کالی مسجد اور سرائے کے ساتھ ہوئی ہے۔ جالنہ کے درمیان سے جو کنڈل کا ندی بہتی ہے۔ اس کے کنارے حضرت جان اللہ

شاہ صاحب پنجابی (جنھوں نے ۱۰۹۳ھ کو وفات پائی) اور حضرت باب اللہ صاحب قدس سرہما کی درگاہ ہے۔ یہاں دو عرس ہوتے ہیں ایک حضرت جان اللہ صاحب کا ماہ شوال میں اور دوسرا حضرت باب اللہ صاحب کا ۱۸ ذی الحجہ کو۔

درگاہ حضرت نور شاہ صاحب قادری قدس سرہٗ کسی قدر آبادی سے فاصلہ پر ندی کے کنارے ببول بن میں واقع ہے۔

رونہ پڑارہ میں حضرت علاؤالدین صاحب قدس سرہٗ عرف سقلاتی بابا کی درگاہ ہے۔ یہاں ایک مسجد بھی ہے اور ایک مدرسہ بھی حضرت کے عرس کی کوئی تاریخ معین نہیں ہے بلکہ ہر دوشنبہ و پنجشنبہ کو زائرین جمع ہوتے اور نذر و نیاز چڑھاتے ہیں۔ حضرت کے تصرفات سے ایک تصرف یہ ہے کہ ہر ہفتہ یہاں کے مسلخ میں صدہا بکرے ذبح ہوتے ہیں لیکن دوسرے روز وہاں خون رہتا ہے نہ آلائش نہ عفونت۔ حالانکہ یہاں ظاہری صفائی کا بھی کوئی انتظام نہیں۔ درگاہ ایک نالہ کے درمیان واقع ہے سنا جاتا ہے کہ کتنی ہی بارش ہو اور نالہ کو طغیانی ہو مگر غلاف اپنے مقام پر سے نہیں ہٹتا۔

انبڑ میں حضرت سید اشرف صاحب بیابانی قدس سرہ کی درگاہ آبادی کے جانب جنوب پہاڑ کے اس پار واقع ہے حضرت کا مزار ایک متوسط گنبد میں ہے جو بلحاظ خوبصورتی و نقش و نگار اپنی آپ نظیر ہے۔ گنبد کے بیرونی چاروں گوشوں پر چار ستون عمارت گنبد سے ملے ہوئے بنائے گئے ہیں۔ ان پر ایک ایک خوشنما کنول بنایا گیا تھا جو منارہ کا کام دیتے تھے اُن ستونوں میں سے تین تو منہدم ہوگئے ہیں۔ اب صرف ایک ستون مع کنول باقی ہے جو اپنے معماروں کی عمدہ کاریگری کی یاد دلا رہا ہے۔ حضرت کی گنبد کے سامنے آپ کے والد ماجد حضرت سید شاہ ضیاء الدین بیابانی قدس سرہٗ کا مزار ہے جس پر نصف گنبد تعمیر ہوتے ہوتے رہ گیا ہے

اس لئے کہ حضرت نے عالم رؤیا میں اس گنبد کی تکمیل سے منع فرما دیا تھا۔ جالنہ کے میووں میں سنگترہ مشہور ہے۔

انبڑ یہاں ایک قدیم مسجد بغیر ستون تعمیر شدہ ہے اس لئے یہ بن کھمی مسجد کے نام سے مشہور ہے۔

ضلع ناندیڑ یہ ممالک محروسہ سرکار عالی کا ایک ضلع اور اول تعلقدار کا مستقر ہے موجودہ اول تعلقدار مولوی سید ابوالحسن صاحب رضوی ہیں۔ یہ پربھنی اور نظام آباد کے درمیان واقع ہے اور اس کا رقبہ ۳۱۲ ۲ مربع میل ہے۔ اس کے شمال میں دریائے پین گنگا۔ جنوب میں ضلع بیدر مشرق میں اضلاع نظام آباد و عادل آباد مغرب میں پربھنی یہ ضلع پربھنی اور نظام آباد کے درمیان واقع ہے۔ آب و ہوا خشک اور اوسط بارش (۲۹) انچ ہے یہاں کی پیداوار گیہوں، کپاس، نیشکر، تیل کے بیج، جوار اور باجرہ ہے۔ اس کی آبادی ۲۲٫۰۰٫۰۷ ہے یہ ضلع دریائے گوداوری پر واقع ہے۔ اور یہ سکھوں کا مذہبی مرکز ہونیکی وجہ بہت مشہور ہے۔ ناندیڑ کے ریلوے اسٹیشن سے ایک میل کے فاصلہ پر سکھوں کا نہایت خوبصورت گردوارہ ہے۔ اس میں سکھوں کے گرو گوبند نانک مدفون ہیں یہ گردوارہ بیش بہا و نایاب اشیاء سے مزین ہے۔ اس کی آرائش و زیبائش قابل دید ہے۔ یہاں کی جاترا بھی بڑی دھوم سے ہوتی ہے جس میں شرکت کی غرض سے ہندوستان کے ہر ایک حصہ سے سکھ آیا کرتے ہیں۔ یہ گردوارہ برقی قمقموں سے جگمگاتا رہتا ہے۔ ناندیڑ زمانہ قدیم سے باریک سوتی کپڑے کی صنعت کی وجہ سے مشہور ہے۔ یہاں پر تاریخی قلعہ بھی ہیں۔ اس کے چھ تعلقے ہیں۔ (۱) ناندیڑ (۲) قندھار (۳) حدگاؤں (۴) دیگلور (۵) بلولی اور (۶) مدھول علاوہ بریں اکثر جاگیرات اس ضلع میں ہیں۔

قندھار یہاں ایک مقدس بزرگ حاجی سیاح نامی دفن ہیں۔ ان کا عرس ہر سال

۱۸ رجب المرجب کو نہایت دھوم سے ہوتا ہے جس میں ہزارہا زائرین شریک ہوکر سعادت حاصل کرتے ہیں۔ یہاں کا مستحکم و قابل دید قلعہ سطح سمندر سے ۲۴۳۱ فٹ بلندی پر واقع ہے۔ برید شاہی دور میں اس کو دارالسلطنت رہنے کا فخر بھی حاصل رہا ہے۔ اور دور حکومت سلاطین بہمنی میں صوبہ کا صدر مقام اور سترہویں صدی عیسوی کے اوائل میں جبکہ اس خطہ پر نظام شاہی سلاطین احمد نگر قابض تھے۔ اس کی صوبہ داری ملک عنبر کے تفویض تھی۔ چنانچہ اب تک ان کے ورثاء اس مقام پر موجود ہیں۔ یہاں کے تالاب اور چشمے وغیرہ عجائبات روزگار اور دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس شہر کی آرائش و استحکام سے ملک عنبر کی غیر معمولی مستعدی و ذہانت کا پتہ چلتا ہے۔ الحاصل یہ مقام نہایت بارونق و سرسبز و پر فضا اور بلحاظ قدامت و تاریخ اس کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

باسر ہندوؤں کا بہت بڑا تیرتھ گاہ ہے۔ یہاں سے ایک میل کے فاصلہ پر دریائے گوداوری کے کنارے ہر سال ایک بہت بھاری جاترا ہوتی ہے اسمیں ہزاروں کی تعداد میں دور و دراز مقامات سے جاتری آکر جمع ہوتے ہیں اسٹیشن کے نزدیک ایک بہت بڑا پل دریائے گوداوری پر بنا ہوا ہے تعلقہ کنوٹ و ضلع عادل آباد کو جانے والے مسافرین کو ریلوے اسٹیشن ڈھیلی یا ریلوے اسٹیشن باسر پر اترنا پڑتا ہے۔ یہ ہر دو اسٹیشن نظام اسٹیٹ ریلوے (چھوٹی لائن) میں واقع ہیں۔

بلولی ضلع ناندیڑ کا ایک تعلقہ اور ریلوے اسٹیشن دھرم آباد سے دس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں کے قابل دید عمارات میں ایک خوبصورت اور عالی شان مسجد سرفراز خان صوبہ دار کی تعمیر کردہ شاہجہاں بادشاہ کے دور حکومت کی ہے۔ اسی مسجد کے قریب ہی صوبہ دار مذکور کا مقبرہ بھی دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ دونوں عمارتیں زیر نگرانی ناظم صاحب آثار قدیمہ ہیں۔

مالیگاؤں یہاں کی جاترا بہت مشہور ہے۔ ممالک محروسہ بھر میں اس جاترہ کی برابری کوئی دوسری جاترہ نہیں کرسکتی یہ جاترہ تقریباً ایک ماہ تک رہتی ہے اس میں خاص طور پر مویشی کی خرید و فروخت ہوا کرتی ہے۔ اس مقام کا بھی قدیم بستیوں میں شمار ہے۔ گھوڑے کی تجارت کا یہ مقام مرکز ہے۔

ضلع پربھنی یہ ممالک محروسہ سرکار عالی کا ایک ضلع اور اول تعلقدار کا مستقر ہے۔ موجودہ اول تعلقدار نواب ملک یار جنگ بہادر ہیں یہ ضلع بیڑ کے مشرق میں واقع ہے۔ نہایت زرخیز اور شاداب ہے۔ اس کا رقبہ ۵۴۳۳ مربع میل ہے۔ آب و ہوا خشک مگر صحتمند اوسط بارش ۳۰ انچ ہے یہاں کی پیداوار کپاس، گیہوں جوار، باجرہ، نیشکر، نیل اور تیل کے بیج ہیں آبادی آٹھ لاکھ تریپن ہزار سات سو ساٹھ ہے۔ پربھنی ابتداء میں راجہ دیوگڈھی دولت آباد کی راجدھانی میں تھی اور اس پر ایک زمانہ تک ہندو راجہ قابض تھے۔ اوائل چودھویں صدی عیسوی میں علاؤالدین خلجی نے اس کو فتح کرکے اپنی سلطنت میں شامل کرلیا۔ اس کے بعد سنہ ۱۳۵۱ء میں محمد تغلق کی وفات کے بعد شاہان بہمنیہ نے اس کو اپنی سلطنت میں شامل کرلیا۔ اس کے بعد بعہد جلال الدین اکبر بادشاہ یہ سلطنت مغلیہ میں شامل ہوی۔ اٹھارہویں صدی عیسوی میں یہ مملکت آصفیہ میں داخل ہوگئی۔ سنہ ۱۹۱۶ء میں یہاں کی زمین سے سلطنت وجیانگر کی سولہویں صدی کی اشرفیاں بھی برآمد ہوی ہیں جن کو بلحاظ تاریخ بڑی اہمیت حاصل ہے۔ یہاں ہر سال ۲۹ ذی قعدہ کو حضرت سید شاہ تراب الحق صاحب کا عرس بڑی دھوم سے ہوا کرتا ہے۔ جس میں ہزاروں زائرین بلا تفریق مذہب و ملت شریک ہوتے ہیں۔ اور اس کے لئے ایک روز کی تعطیل مقامی منظورہ سرکار ہے اونڈھا جگناتھ اور پرلی کی مشہور جاترائیں ہر سال ماہ مارچ میں ہوا کرتی ہیں۔

ان میں بھی بہت دور دور سے جاتری آکر شریک ہوتے ہیں یہ مقام نہایت سرسبز وشاداب ہے۔ یہاں مرہٹہ لوگ بکثرت آباد ہیں۔ پربھنی نظام اسٹیٹ ریلوے کا ایک اسٹیشن ہے۔ جو سکندر آباد دکن سے ۲۰۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس کے (۷) تعلقات (۱) پربھنی (۲) جنتور (۳) بسمت (۴) کلمنوری (۵) پالم (۶) ہنگولی اور (۷) پاتھری۔ اس کے شمال میں برار جنوب میں بیدر مشرق میں بیڑ اور مغرب میں ضلع ناندیڑ واقع ہے۔

سیلو یہ ایک مشہور ومعروف مقام اور تجارتی منڈی ہے۔ یہاں اکثر کارخانے روئی دبانے اور اوٹنے کے قایم ہیں۔ یہاں ہر سال دو زبردست جاترائیں ایک تو ریلوے اسٹیشن سے دو میل کے فاصلہ پر ماہ ڈسمبر میں دوسری موضع بالوج یہاں سے پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے) میں فبروری میں ہوتی ہے ان ہر دو جاتراؤں میں دور و دراز مقامات سے ہزاروں جاتری آکر شرکت کرتے ہیں۔

پرتور یہاں منجملہ اکثر قابل دید اور تاریخی عمارات کے جامع مسجد مقبرہ نرسہا کا مندر اور چند ہندو راج کے زمانہ کے مینار ہیں جن کا شمار آثار قدیمہ میں ہے۔

بسمت نگر یہاں کی دو مسجدیں قابل دید ہیں ایک حضرت شاہ حسین مستانؒ کی اور دوسری ناصر شاہ ولی کی۔ یہاں ہر سال ماہ اکٹوبر میں نہایت اعلیٰ پیمانہ پر عرس ہوتا ہے۔ زائرین وسائرین ہزاروں کی تعداد میں اطراف واکناف اور دور و دراز مقامات سے آکر اس عرس میں شریک ہوکر سعادت حاصل کرتے ہیں۔

بوندہ یہاں دو مندر ہیں ایک ناگناتھ کا جو بلحاظ طرز تعمیر وخوشنمائی عجائبات

روزگار ہے اور جس کے اعلیٰ نقش و نگار دیکھنے والوں کو حیرت میں ڈال دیتے ہیں اور جس میں ہندوستان کے بارہ لنگوں کے منجملہ ایک لنگ ہے۔ اسکی جاترہ ہر شیوراتری کو بڑی دھوم سے ہوا کرتی ہے۔ اور اس میں دور دور سے ہزاروں جاتری آکر شریک ہوتے ہیں۔ دوسرا مندر اسکے کچھ فاصلہ پر چونڈی اسٹیشن کے پاس موضع ایپا میں واقع ہے یہ بھی نہایت قدیم اور مشہور مندر ہے ہر سال اس کی جاترہ میں بھی بہ تعداد کثیر لوگ جمع ہوتے ہیں۔ یہاں سے اسٹیشن مذکور تقریباً آٹھ نو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ہر دو مذکرہ منادر ناظم صاحب آثار قدیمہ سرکار عالی کی نگرانی میں ہیں۔ سررشتہ آثار قدیمہ اس کی نگہداشت کی جانب خاص طور پر متوجہ ہے۔

بولدہ ہر سال وسط ماہ اپریل میں پوترا جاترہ کے نام سے یہاں ایک بہت بڑی جاترہ ہوتی ہے اور موضع یلا گاؤں (جو یہاں سے اٹھارہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے) میں بھی نکارام بابا کا بہت بڑا اور شاندار مندر ہے اس میں ہر دوشنبہ کو جاتریوں کا ہجوم رہتا ہے۔

ہنگولی یہ ضلع پربھنی کا ایک تعلقہ اور پورنا ہنگولی ریلوے لائن کا آخری اسٹیشن ہے اس مقام کو بھی بلحاظ قدامت وبحیثیت تاریخ بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ابتداء میں یہ مقام عرصۂ دراز تک ٹھگوں کا بہت بڑا مرکز تھا بعد میں فوجی چھاؤنی قرار پایا۔ فی زمانہ افزایش نسل چوپایہ ملک سرکار عالی کے فرم کی وجہ مشہور ہے۔ اس میں اعلیٰ اعلیٰ درجہ کی نسل کے بیش قیمت گھوڑے اور بیل موجود ہیں

گنگا کھیڑ یہاں متعدد قدیم و تاریخی عمارات و منادر کے منجملہ قابل دید کرشن مندر ہے جو بلحاظ کندہ کاری و صناعی کے اپنی آپ نظیر ہے۔ اس مندر کے قریب ہی جانب شمال گوداوری کے کنارے راجہ کا محل بھی فن تعمیر کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے

اس کی لکڑی پر جو نقش و نگار قایم کئے گئے ہیں وہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں گنگا کھیڑ ایک جاگیری علاقہ اور پربھنی پرلی ریلوے لائن پر واقع ہے۔

بامنی | یہاں صندل کی لکڑی کثرت سے پیدا ہوتی ہے اور یہ تعلقہ جنتور کا علاقہ ہے۔

سون | گنگا کھیڑ پر تورجاگیرات میں ریشمی کپڑے اچھے تیار ہوتے ہیں

ضلع بیڑ | یہ ممالک محروسہ سرکار عالی کا ایک ضلع اور اول تعلقدار کا مستقر ہے موجودہ اول تعلقدار مولوی غلام محی الدین خاں صاحب ہیں اسکے شمال میں گوداوری مشرق میں اضلاع پربھنی و بیدر۔ جنوب میں دریائے مانجرا مغرب میں دریائے سینا ہے اس کا رقبہ ۴۶۰ ۴ مربع میل ہے۔ یہ ایک پہاڑی ضلع ہے یہاں کی آب و ہوا معتدل اور صحت بخش ہے۔ بارش کی مقدار (۲۵) انچ سالانہ ہے یہاں کی پیداوار جوار گیہوں باجرہ کپاس تیل کے بیج نیشکر اور میوہ جات ہیں۔ اس کی آبادی ۷ لاکھ تینتیس ہزار نوسو نودے ہے یہاں دفاتر ضلع عدالت فوجداری و دیوانی و منصفی ہیں اسکے (۶) تعلقات (۱) بیڑ (۲) منجھلے گاؤں (۳) مومن آباد (۴) اشٹی (۵) گیورائی اور (۶) پاٹودہ ہیں ضلع بیڑ میں چمڑے کی چھاگلیں اور گپتیاں اچھی بنتی ہیں۔

بیجناتھ | یہ اپنے تاریخی و قدیم مندر کے سبب دور دور تک مشہور ہے یہ مندر پرلی اسٹیشن کے مغرب میں ایک پہاڑی پر واقع ہے اس مندر میں بھی ہندوستان کے بارہ لنگ کے منجملہ ایک لنگ ہے اور اس مندر کے صحن میں ایک چراغ دان بنا ہوا ہے جس میں اکثر تہواروں کے مواقع پر سو چراغ سے بھی زائد چراغ جلائے جاتے ہیں۔ مندر اور اس کے آس پاس کی قدیم دیویں اور ان کے نقش و نگار قابل دید ہیں سیاحین و شایقین پجاری کے ذریعہ ان صناعیوں کا معائنہ کر سکتے ہیں جو زمانہ قدیم کے صناعوں کی یاد کو تازہ کر رہے ہیں۔

مومن آباد | یہ ضلع بیڑ کا ایک تعلقہ اور پرلی اسٹیشن سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر جانب

جنوب واقع ہے اس کا نام ابتدا میں انبا جوگئی تھا اور یہ ایک قدیم آبادی ہے جو دریائے جیونتی کے دونوں کناروں پر پھیلی ہوی ہے یہاں انبا جوگئی کا مندر جو پہاڑ کو تراشکر بنایا گیا ہے قابل دید ہے اس کے درمیانی ہال کا طول (۹۰) فٹ اور عرض ۵۴ فٹ ہے۔ اس کے قرب و جوار میں اکثر غاروں میں جین و برہمن مذہب کے مندر پہاڑی کو کاٹ کر بنائے گئے ہیں۔ مندر کے صحن میں پتھر کا تراشا ہوا ایک ہاتھی ہے جو بہترین صنعت سنگتراشی میں شمار ہوتا ہے اس تعلقہ کا ایک موضع پنچال ہے اس میں بھی سنہ ۱۲ء کے تعمیر شدہ دو مندر لایق دید ہیں۔ سنہ ۱۸۷۶ء کا دریافت شدہ ایک مندر بیرون شہر پناہ واقع ہے جو تیرہویں صدی عیسوی کا تعمیر شدہ ہے اس میں ایک کتبہ یادو خاندان کے تیسرے فرمانروا کے دور حکومت کا ہے۔ جو سنہ ۱۲۴۸ء تک حکمران تھا۔ الحاصل یہ کہ یہاں کی ہر چیز قابل دید اور اپنے میں ایک تاریخی پہلو رکھتی ہے۔

تلواڑہ یہاں تل دھونی کی بہت بڑی جاترہ ہوتی ہے جو ایک ماہ تک رہتی ہے تلواڑہ ضلع بیڑ میں گوداوری کے کنارے واقع ہے۔

صوبہ میدک

یہ ممالک محروسہ سرکار عالی کا ایک صوبہ ہے حکومت سرکار عالی کی جانب سے یہاں اعلیٰ حاکم رہتا ہے جو صوبہ دار کہلاتا ہے موجودہ صوبہ دار نواب عزیز نواز جنگ بہادر ہیں۔ اس کے تحت (۴) ضلع ہیں (۱) میدک (۲) محبوب نگر (۳) نلگنڈہ اور (۴) باغات۔

ضلع میدک یہ ممالک محروسہ سرکار عالی کا ایک ضلع ہے اس کو گلشن آباد بھی کہتے ہیں۔ یہ اوّل تعلقدار کا مستقر ہے۔ موجودہ اوّل تعلقدار مولوی رحمت اللہ شریف صاحب ہیں۔ اس کے شمال میں اضلاع نظام آباد و کریم نگر مشرق میں نلگنڈہ جنوب میں اطراف بلدہ اور مغرب میں ضلع بیدر واقع ہے یہ ضلع سرسبز و شاداب ہے۔ یہاں کئی ایک جھیلیں مثلاً پٹنچرو ماکا پور ابراہیم پٹن پوچارم ہیں۔ اس کا رقبہ ۳۲۴۷ مربع میل ہے آب و ہوا معتدل۔ بارش کی اوسط مقدار ۲۸ انچ سالانہ ہے یہاں کی پیداوار چاول جوار باجرہ نیشکر کپاس اور تمباکو ہے۔ اسکی آبادی ۳۸۰۶۱۵ ہے۔ یہاں کے مشہور مقامات میں سنگا ریڈی ہے جو اضلاع کے دفاتر کا مرکز ہے۔ موٹر سرویس روزانہ سنگاریڈی اور حیدرآباد کے درمیان دوڑتی ہے۔ یہ سلک کی صنعت کے لئے بہت مشہور ہے۔ اس کے (۴) تعلقات (۱) میدک (۲) اندول (۳) کلبگور (۴) سدی پیٹھ اور (۵) نظام ساگر ہیں۔ میدک میں پردوں اور حاجمونکی رنگوائی عمدہ ہوتی ہے۔

وقار آباد نواب سلطان الملک بہادر کی جاگیر اور نظام اسٹیٹ ریلوے کا جنکشن اور سطح سمندر سے ۲۰۵۸ فٹ بلندی پر واقع ہے یہاں کی آب و ہوا نہایت خوشگوار و فرحت بخش ہے یہیں سے ایک چوڑی پٹری کی لائن بیدر وا دوگیر سے پرلی بیجناتھ سے ملادی گئی ہے یہاں باغات اور بنگلے بکثرت ہیں۔ موسم گرما گذارنے کے لئے اکثر امراء و عمائدین حیدرآباد سے یہیں آکر قیام پذیر ہوتے ہیں۔ اس مقام کو حیدرآباد کی نیلگری کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا اننت گیری کی مشہور و معروف پہاڑی وقار آباد کے شمال و مغرب میں ۳ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اس پہاڑی پر شیوجی کا مندر ہے جس کی بہت بڑی بڑی

جاترائیں سال میں دو مرتبہ ایک جولائی اور دوسری نومبر میں ہوا کرتی ہیں۔ جن میں ہزاروں کی تعداد میں جاتری جمع رہتے ہیں۔ اس مندر کے بت کی نسبت یہ مشہور ہے کہ اس کا نزول اننت سوامی کی پوجا کے لئے آج سے پانچ ہزار سال قبل آسمان سے ہوا تھا۔ اہل ہنود کی اس پہاڑی کے دامن میں چند خوبصورت تالاب ہیں۔ ان میں نہا نہا کر جاتری پہاڑی پر جاتے اور مندر میں داخل ہوتے ہیں۔

گولا گوڑہ اس کا بھی شمار قدیم مقامات میں کیا جاتا ہے چنانچہ اس کی آبادی میں کثرت سے آثار قدیمہ شکستہ حالت میں دکھائی دیتے ہیں۔ اور آبادی سے کوئی دو میل کے فاصلہ پر بھی بہت سے خوبصورت و قدیم منادر واقع ہیں منجملہ ان کے ایک وہ مندر قابل دید ہے جسمیں بدھ جی کا نہایت خوبصورت مجسمہ رکھا ہوا ہے۔ اس مجسمہ کی تراش خراش اُس زمانے کی اعلیٰ صناعی کا اظہار کرتی ہے۔

چاٹکور یہاں ایک نہایت ہی خوبصورت اور قدیم مندر بغیر چونے اور پتھر سے تعمیر شدہ ہے۔ اس کے نقش و نگار دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں یہ موضع شنکر پلی ریلوے اسٹیشن سے ۲۴ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

لنگم پلی اس کے آس پاس کئی قابل دید زمین دوز مندر ہیں اور یہاں ایک قدیم زمانہ کی یادگار پتھر کا ایک ستون بھی ہے جس پر ایک پھول بنا ہوا ہے اور اس کے اطراف بارہ برج منقوش ہیں۔ زمانہ سابق میں یہ مقام لنگایتوں کا قیام گاہ تھا اور یہاں کا پتھر تعمیری عمدہ پتھروں میں شمار ہوتا تھا چنانچہ بمبئی بندرگاہ کی تعمیر اسی مقام کے پتھر سے ہوی ہے

پاپناپیٹھ ممالک محروسہ سرکار عالی میں یوں تو بہت سے باجگزار سمستانات میں

لیکن ان میں جو قدامت اور تفوق اس سمستان کو حاصل ہے وہ کسی دوسرے سمستان کو نہیں۔ اس سمستان کی قدامت اگرچیکہ (۹۵۰) سال کی شمار کیجاتی ہے لیکن اس کا داخلہ [illegible] سے ملتا ہے اور اس کا سلسلہ قدامت عہد حکومت نواب میر قمرالدین چین قلیچ خاں مغفرت مآب کے قبل سے چلا آرہا ہے اس سمستان کے مورثوں نے بصرف زرکثیر و رقم خطیر ذاتی اپنے علاقہ کے بے چراغ دیہات اور بنجر زمینات کو اس طرح آباد و سرسبز و شاداب کیا کہ مشکل سے اسکی نظیر دوسرے سمستانات میں ملے گی۔ ملک و مالک کے ساتھ ان کی وفاداری خیرسگالی وجاں نثاری مشہور ہے یہی وجہ تھی کہ ہر وقت مورد الطاف شاہان وقت اور حسن خدمات کے صلہ میں خطابات و عنایات سلطانی سے مفتخر و ممتاز ہوتے رہے ہیں اس سمستان کی ابتدائی معاش ([illegible]) تھی مگر بحالت موجودہ اس سمستان کا سالانہ محاصل ([illegible]) ہے۔ یہ سمستان ضلع میدک میں واقع ہے۔ فی الوقت اسپر کورٹ آف وارڈز کی نگرانی ہے۔

پٹن چیرو

زمانہ گذشتہ میں یہ مقام جینوں کی بہت بڑی پرستش گاہ تھا چنانچہ انکے پیشوا مہابیر کے بڑے بڑے مجسمے اور اکثر ان کی قابل دید یادگاریں ابتک اس مقام پر موجود ہیں۔ یہ مقام لنگم پلی سے بفاصلہ پانچ میل سڑک پر واقع ہے جو حیدرآباد سے بیدر جاتی ہے۔ پٹن چیرو کے گرد و نواح اور بلدہ حیدرآباد سے لنگم پلی تک بعض عجیب و غریب شکل کی پہاڑیاں دکھائی دیتی ہیں ان کی نسبت فرقہ اہل ہنود میں یہ مشہور ہے کہ سیتا جی کو راون کے پنجے سے چھڑانے کے لئے رامچندر جی ہنومان جی کی جو فوج لے گئے تھے وہ شمالی ہند سے پہاڑوں کے ٹکڑے لیجاکر ہندوستان اور لنکا کے درمیان جو سمندر حائل تھا۔ اسکو پاٹ دیا تھا ان پتھروں کے چند ٹکڑے یہاں بھی گر گئے تھے وہ پہاڑیوں کی شکل اختیار کرلئے ہیں۔

سدی پیٹھ | ریشمی کپڑے نہایت عمدہ تیار ہوتے پیتل اور چاندی کا سامان بہترین بنتا ہے۔

سداسیو پیٹھ | تجارتی بڑی منڈی ہے۔

راما یم پیٹھ | پیتل کے عمدہ ظروف کی تیاری کی وجہ مشہور ہے۔

جوگی پیٹھ | سیوانگر میں چمڑے کی دباغت ہوتی ہے۔

رنگم پیٹھ | میں سوتی ساڑیاں عمدہ تیار ہوتی ہیں۔

مدور | یہاں دیسی کاغذ تیار ہوتا ہے۔

کندی | سنگاریڈی پیٹھ سے (۵) میل کے فاصلہ پر جانب جنوب مشرق واقع ہے یہاں کی جاترہ مشہور ہے۔

ضلع نلگنڈہ

یہ ممالک محروسہ سرکار عالی کا ایک ضلع اور اول تعلقدار کا مستقر ہے۔ موجودہ اول تعلقدار راے ایکناتھ پرشاد صاحب ہیں۔

اس کے مشرق میں ضلع ورنگل۔ شمال میں کریم نگر۔ جنوب میں دریائے گوداوری مغرب میں اطراف بلدہ وضلع محبوب نگر واقع ہے۔ اس کا رقبہ ۴۱۳۸ مربع میل ہے۔ موسیٰ ندی مغرب سے مشرق کی جانب اس ضلع میں بہتی ہے۔ اس ضلع میں کئی ایک جھیلیں ہیں۔ یہاں کی پیداوار جوار باجرہ تل کپاس چاول اور تیل کے بیج ہیں۔ یہاں اوسط بارش کی مقدار سالانہ ۲۰ انچ ہے۔ اس ضلع کی آبادی ۱۱ لاکھ ۳۲ ہزار ۴۰۹ ہے یہ سطح سمندر سے تقریباً ایک ہزار فٹ بلندی پر واقع ہے۔ اس کے دونوں طرف پہاڑ ہیں جس کی وجہ گرمی بشدت ہوتی ہے انہیں سے ایک پہاڑ پر امام ضامن کا چلہ اور دوسرے پر حضرت لطیف صاحبؒ کا مزار ہے ان پہاڑوں سے کچھ آگے جدید وضع کے بنگلے اور باغ ہیں یہیں اکثر دفاتر سرکاری پولیس کوارٹرس ہیں۔ احاطہ پولیس میں ایک خوبصورت مسجد ہے۔ یہاں کی قدیم آبادی کے

ایک گوشہ میں ایک جانب پتھر کا ستون ہے جس کی بلندی ۴۱ فیٹ ہے یہ ستون ایک ہی پتھر میں تراشا گیا ہے۔ اس ضلع کے (۷) تعلقات (۱) نلگنڈہ (۲) بھونگیر (۳) دیورکنڈہ (۴) سریاپیٹھ (۵) چریال (۶) حضورنگر اور (۷) مریال گوڑہ ہیں۔

بھونگیر یہ ضلع نلگنڈہ کا ایک تعلقہ ہے اس کی آبادی دامن کوہ میں واقع ہے۔ بھونگیر اسٹیشن نظام اسٹیٹ ریلوے بجواڑہ لائن میں سکندرآباد سے ۲۸ میل کے فاصلہ پر ہے۔ پہاڑ پر ایک نہایت قدیم و مستحکم و عالیشان قلعہ بنا ہوا ہے جس کا محل دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے یہ قلعہ کسی زمانہ میں راجگان ورنگل کی راجدھانی کا سرحدی قلعہ تھا۔ من بعد سلاطین بہمنی و احمدنگر کا یکے بعد دیگرے اس پر قبضہ رہا۔ اسکے بعد سے اسوقت تک سلاطین آصفیہ کے قبضہ و تصرف میں ہے۔ بھونگیر میں حضرت جمال بہار کی درگاہ ہے اس کا عرس ہر سال ۱۳ر جمادی الاوّل کو بڑی دھوم سے ہوا کرتا ہے۔ مقامی دفاتر کے لئے ایک یوم کی تعطیل منظورہ سرکار ہے۔ اس عرس میں بغرض شرکت بلدہ حیدرآباد و اطراف و اکناف کے زائرین کے علاوہ دور دور سے ہندو مسلم بلاتفریق مذہب بنڈیوں موٹروں، ریلوں، بسوں اور سائیکلوں کے ذریعہ اور پیدل ہزاروں کی تعداد میں آتے ہیں۔ موضع نملوکلوا سے نکالی ہوی آصف نہر یہاں سے کچھ فاصلہ پر واقع ہے میووں میں یہاں کے سوہن موز مشہور ہیں اور اس مقام پر پان کے ملے بھی بکثرت ہیں۔ مٹی کی صراحیاں بھی بہترین اور خوبصورت یہاں تیار ہوتی ہیں۔ جن میں پانی بہت ٹھنڈا ہوتا ہے اکثر زائرین و سائرین بطور تحفہ پان، موز، اور صراحیاں اپنے ہمراہ لیجاتے ہیں۔ یہاں پان دو قسم کے ملتے ہیں ایک معمولی جو نہایت نرم اور عمدہ اور دوسرا لونگی پان جس میں لونگ کی بُو ہوتی ہے۔

رائے گیر نواب سالار جنگ بہادر کی جاگیر ہے یہاں بھی بیشمار تاریخی اور قدیم آثار پائی جاتے ہیں۔ رائے گیر کا ریلوے اسٹیشن بھونگیر سے دوسرا اسٹیشن ہے۔

جٹکل یہ مقام آلیر اسٹیشن سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے اور یہاں رامچندر جی کی مشہور و معروف جاترا بڑے دھوم دھام سے ہر سال ہوا کرتی ہے۔ اس میں بہت دور دور سے جاتری آکر شریک ہوتے ہیں اور یہ جاترا آٹھ دس روز تک بھری رہتی ہے۔ اس سے ایک میل کے فاصلہ پر اہل ہنود کی واجب الاحترام و مقدس لاڑی بنڈہ کی پہاڑی واقع ہے۔

شاہ پور یہاں کا مضبوط و مستحکم و عالی شان قلعہ اور اس کی فصیلیں اور زمین دوز عجیب و غریب راہیں قابل دید ہیں۔ اور یہ مقام جنگاؤں ریلوے اسٹیشن سے جانب شرق دس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ شاہ پور کی ریشمی اور سوتی ساڑیاں مشہور ہیں۔

ظفر گڈھ گھن پور اسٹیشن کے قریب ایک پہاڑی پر اٹھارہویں صدی عیسوی میں ایک مضبوط و مستحکم قلعہ نواب ظفر الدولہ مرحوم نے بنوایا تھا۔ جو باوجود امتداد زمانہ اب تک اپنی اصلی حالت پر قایم ہے۔ اس کا محل اور اسکی متعلقہ عمارتیں دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس قلعہ سے کچھ ہی فاصلہ پر ایک مندر ہے جو نرسنگ جی کا مندر کہلاتا ہے۔ اس مندر سے ایک تنگ و تاریک عمیق راستہ نرسنگ جی کے تالاب کو جاتا ہے۔ یہ گو بظاہر پرخطر معلوم ہوتا ہے مگر اسکی آمد و رفت میں کسی کو ابتک کوئی ضرر نہیں پہنچا۔ اس کی نسبت ہنود کا اعتقاد ہے کہ اس راستہ سے گزرنیوالوں کا محافظ وہی بت ہے جو نرسنگ جی کے مندر میں رکھا ہوا ہے۔ اس لئے ہر شخص بحفاظت تمام آتا اور جاتا ہے۔

دیور کنڈہ یہاں نیلیا رومال نہایت عمدہ تیار کئے جاتے ہیں۔

سرپا پیٹھ یہاں وینیر کوارٹس ہینگ کی دستی چھڑیاں بہترین بنائی جاتی ہیں۔

مدورر (سلاخ پور) کے دسترخوان جاجم اور پردے۔ پوچم پلی وپیمبرتی جاگیرات میں پیتل کے ظروف اچھے بنتے ہیں۔

ضلع محبوب نگر یہ ممالک محروسہ سرکار عالی کا ایک ضلع اوّل تعلقدار کا مستقر ہے موجودہ اوّل تعلقدار رائے برکت رائے صاحب ہیں۔ اس کے شمال میں ضلع میدک اور اطراف بلدہ واقع ہے۔ جنوب میں دریائے کرشنا۔ مغرب میں ضلع گلبرگہ مشرق میں ضلع نلگنڈہ۔ اس کا رقبہ ۵۸۴۲ مربع میل ہے۔ آبادی ۶۱۶,۱۷۰,۹ نفوس ہے۔ اسکی آب وہوا صحت مند اوسط بارش ۲۴ انچ سالانہ ہے۔ دریائے کرشنا کی باجگزار ندیاں اس ضلع سے گزرتی ہیں۔ یہاں گھنے جنگل ہیں جس کی لکڑی عمارات کے کام میں لائی جاتی ہے۔ محبوب نگر نظام اسٹیٹ ریلوے چھوٹی پٹری کا اسٹیشن ہے۔ اس سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ایک نہایت قدیم اور عجیب وغریب برگد کا درخت ہے۔ اس کے دیکھنے کے لئے دور دور سے لوگ آتے رہتے ہیں۔ اس کے تنے کا گھیر ۳۳ فیٹ۔ بلندی ۶۰ فیٹ اور پھیلاؤ ۱۱۲۵ فیٹ ہے اس ضلع کے چھ تعلقات (۱) محبوب نگر (۲) کلواکرتی (۳) مکتھل (۴) ناگر کرنول (۵) امراباد اور (۶) پرگی یہاں کی پیداوار چاول کپاس جوار باجرہ تل اور تیل کے بیج ہیں۔

جڑچرلہ سکندرآباد سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر ضلع محبوب نگر میں واقع ہے اسکے گردونواح میں اکثر مقامات قابل دید ہیں چنانچہ ناگر کرنول اور امراباد اس سے قریب ہیں۔ یہاں سے ایک پختہ سڑک ان ہردو مقامات کو جاتی ہے۔ اوّل الذکر مقام اور دیورکنڈہ میں اقسام اقسام کے نہایت عمدہ وبیش قیمت

کمبل تیار ہوکر دور دور تک جاتے ہیں اور آخر الذکر کا جنگل بہت مشہور اور گھنا ہے اس میں چرند۔ پرند درند شکار کے لئے بکثرت ملتے ہیں۔

سری رنگا پٹم یہاں ہر سال ایک بہت بڑی جاترہ ہوا کرتی ہے جو تقریباً دو ہفتہ تک رہتی ہے۔ اس میں کمبل، پارچہ، مویشی، اور گھوڑوں وغیرہ کی بکثرت خرید و فروخت ہوتی ہے۔ یہ مقام ریلوے اسٹیشن ونپرتی روڈ سے (۲۴) میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

جٹپول یہ سمستان نہایت قدیم اور ضلع محبوب نگر میں واقع ہے اس سمستان کا رقبہ (۶۲۵) مربع میل ہے اور اسکی سالانہ آمدنی قریب پانچ لاکھ روپیہ کے ہے۔ اس سمستان میں مدنہ سوامی کا عالی شان دیول اور ملیشر کا دیول اور منچا کنٹہ میں مادہوا سوامی کا دیول ہے۔ یہ دیولیں نہایت اچھی حالت میں ہیں انکی نگہداشت پر سمستان ایک معتدبہ رقم ہر سال صرف کرتا ہے۔ ان دیولوں میں پوجا پاٹ کا معقول انتظام ہے اور روبیساکھ ماس میں یہاں بڑی جاترہ ہوتی ہے جس کا ہندوستان کے بڑے جاتراؤں میں شمار ہے۔ ہزاروں آدمی جاترہ کے موقع پر یہاں دور و دراز مقامات سے آتے ہیں۔ اس سمستان کا صدر مقام کولاپور ہے۔ جہاں والی یا والیہ سمستان کا قیام رہتا ہے۔

ونپرتی یہ سمستان حیدرآباد کا ایک ممتاز سمستان ہے۔ جسے تاریخی لحاظ سے بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس سمستان کا نام سابق میں سگرتھاگر اب ونپرتی کہلاتا ہے۔ یہ ضلع محبوب نگر میں واقع ہے اسکا رقبہ ۴۴۰ مربع میل ہے۔ اس کے مشرق میں سمستان جٹپول مغرب میں امرچنتہ شمال میں خالصہ تعلقہ جات محبوب نگر اور جنوب میں کرشنا واقع ہے۔ یہ سمستان (۱۵۰) گاؤں اور (۲۹) قصبوں پر مشتمل ہے۔ اسکی آبادی (۱۸۰۰۰) ہے۔ اسوقت یہ سمستان زیر نگرانی سرکار عالی ہے۔

پانگل یہاں کا قابل دید قلعہ نہایت قدیم و مستحکم ہے اس کی سات فصیلیں ہیں اور اس میں ایک ایسا چشمہ بھی ہے کہ جس کا پانی نہایت صاف و شفاف رہتا ہے جو کسی زمانہ میں خشک نہیں ہوتا۔ یہ ایک پہاڑی پر واقع ہے۔ پانگل ضلع محبوب نگر میں ایک مشہور و معروف مقام ہے۔

منانور مملکت سرکار عالی کا کالا پانی مشہور ہے۔ سیاسی قیدیوں کو یہیں نظر بند کیا جاتا ہے۔ سنا گیا ہو کہ یہ مقام نہایت پرفضا صحت بخش اور پہاڑی ہے۔

راج کنڈہ یہاں ایک نہایت دلکش و پرفضا لایق دید پہاڑی ہے جو کچہری پہاڑی کہلاتی ہے۔ منجملہ اکثر قابل دید و قدیم منادر کے وشنوجی اور بہروں جی کے مندر دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس مقام پر ایک نہایت قدیم قلعہ بھی ہے۔ جس کے شکستہ آثار زبان حال سے اپنے تعمیر کرنیوالے کی یاد کو تازہ کر رہے ہیں۔

لنگال ضلع محبوب نگر میں واقع ہے اقوام جرائم پیشہ کی نوآبادی ہے۔ یہاں کا حسن انتظام لایق دید ہے۔

نارائن پیٹھ یہ ایک بڑی تجارتی منڈی ہے جہاں زرین قور کی دھوتیاں اور ریشمی ساڑیاں بہترین تیار ہوتی ہیں۔

ملکتھل ناگر کرنول امرآباد اور دیورکدرہ میں انواع و اقسام کے بہترین کمبل اور کوٹ بنانے کے لایق تیار ہوتے ہیں۔

آلیر اس کا ریلوے اسٹیشن رائے گیر ریلوے اسٹیشن کے آگے ہے کلپاک اور چیریال جانے والے مسافرین کو یہیں اترنا پڑتا ہے آلیر میں رام سوامی کا مشہور و معروف نہایت خوبصورت اور قابل دید مندر ہے۔

کلپاک نواب تراب یار جنگ بہادر کی جاگیر۔ آلیر کے شمال و مشرق میں بفاصلہ چار میل واقع ہے۔ گیارھویں صدی عیسوی میں یہ مقام چالوک راجاؤں کے ایک بڑے صوبہ کا صدر مقام رہ چکا ہے اور سات ہزار گاؤں اس کے تحت تھے۔ یہاں کے نادر اور قدیم آثار اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ یہ مقام کسی زمانہ میں مذہبی اور سیاسی سرگرمیوں کا مرکز ضرور رہا ہے۔

پانگل یہ نلگنڈہ کا ایک موضع ہے یہاں کے بڑا کے ظروف مشہور ہیں اس موضع کی آبادی سے متصل ایک شکستہ دیول ہے مگر اسمیں سنگتراشی کے اچھے نمونے موجود ہیں۔ اس سے کچھ آگے ایک اور قدیم دیول ہے جس کی نسبت اہل ہنود بیان کرتے ہیں کہ اس دیول کے لنگ پر کسی کا سایہ نہیں پڑتا۔ اور یہ دیول کی کرامت ہے لیکن ایسا نہیں ہے کیونکہ اس کے اطراف چار ستون آفتاب کے رُخ اس صنعت سے کھڑے کئے گئے ہیں کہ ہر وقت ایک نہ ایک ستون کا سایہ اس لنگ پر پڑتا رہتا ہے غرض یہ ایک صنعت تعمیر ہے۔ یہاں ایک پہاڑی پر زمانہ قدیم کا تعمیر شدہ قلعہ لائق دید ہے جسکی سات فصیلیں ہیں اس قلعہ میں ایک چشمہ ہے جس کا پانی نہایت شفاف ہے اور جو آج تک کبھی خشک نہیں ہوا۔

(بقیہ ضلع بیدر شریف سلسلہ کیلئے ملاحظہ ہو صفحہ ۵۹۲)

یہ شہر بہت وسیع نہایت قدیم اور ایک بلند مقام پر واقع ہے اس کے اطراف پختہ حصار اور خندق اور متعدد برج بنے ہوئے ہیں۔ ان برجوں پر کہیں چھوٹی کہیں بڑی توپیں رکھی ہوئی ہیں۔ منجملہ ان کے نو گزی اور سات گزی توپ مشہور ہے۔ اول الذکر توپ کا دہانہ اتنا بڑا ہے کہ اسمیں ایک

آدمی بیٹھکر اپنے سر پر شملہ باندھ سکتا ہے ان توپوں پر طلائی تحریریں بطور ظفر نامہ (جس میں بادشاہ وقت کا نام اور تاریخ تیاری وغیرہ وغیرہ) کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک توپ کی تحریرات میں سیروں سونا صرف کیا گیا ہے لیکن ان توپوں کی کافی نگہداشت نہونے سے شریر النفس اشخاص سونا اکھاڑ اکھاڑ کر لیگئے ہیں جن حروف سے سونا نکل نہیں سکا ہے وہ ابتک قایم ہے سات گزی توپ سے تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر جانب مغرب ایک مسجد زمانہ قدیم کی بنی ہوئی ہے سنا جاتا ہے کہ بوقت محاصرہ بیدر شہنشاہ اورنگ زیب اس مسجد کے بالائی حصہ پر وضو کرنے میں مصروف تھے تو اس توپ سے توپچی نے ایک گولہ ایسا مارا کہ شہنشاہ کے وضو کا لوٹا اڑ گیا اور شہنشاہ کو کوئی ضرر نہ پہنچا اس سے شہنشاہ کو یہ بتانا مقصود تھا کہ ہمارا نشانہ ایسا بیخطا ہوتا ہے کہ ہم جس چیز کو چاہتے ہیں توپ سے اڑا دیسکتے ہیں۔ شہر کے چاروں جانب نہایت مضبوط و مستحکم دروازے ہیں منگل دروازہ جانب شرق جس سے فرح باغ کو راستہ جاتا ہے اس کے باہر انگریزوں کا مشین ہوس۔ پولیس ہیڈ کوارٹر قایم ہے اس سے کچھ فاصلہ پر منگل کے روز بازار بھرتا ہے جس میں چارپایہ فروخت ہوتے ہیں۔ یہاں اہل ہنود کی اچھی خاصی آبادی ہے۔ اور خواجہ ابو الفضل کا مزار بھی اسی طرف واقع ہے جس کا سالانہ عرس ۷ ربیع الاول کو بڑی دہوم سے ہوتا ہے یہ مزار مبارک نہایت پر فضا مقام پر واقع ہے۔ دوسرا تل گہاٹ اور دلہن دروازہ ہے اس سے سلاطین بہمنیہ کے گنبدوں کو جاتے ہیں اس دروازہ کے باہر بھی ایک بستی آباد ہے۔ تیسرا دروازہ جانب غرب شاہ گنج دروازہ ہے جس سے ریلوے اسٹیشن اور سادات کے چشمے کو جاتے ہیں۔ اس دروازہ کے باہر سرکاری مسافر سرائے۔ بازار۔ ٹپہ خانہ سرکار عالی۔ سادات کے چشمہ کے قریب سنٹرل جیل

اور ریلوے اسٹیشن کے قریب محکمہ تحصیل اور عدالت ضلع و منصفی وغیرہ قائم ہیں
چوتھا فتح دروازہ ہے اس کے باہر بھی ایک چھوٹی سی مسافر سرائے اور کچھ
فاصلہ پر بیدری نواب کا باغ ہے جسمیں سیر و تفریح کیلئے عام لوگ جا سکتے ہیں
سنہ ۱۴۳۰ء میں سلطان احمد شاہ ولی نے حکومت بہمنی کا دارالسلطنت گلبرگہ سے
یہیں منتقل کیا اور اسکے دو سال بعد یہاں ایک عالیشان قلعہ تعمیر کرایا جو اس دور
کے طرز تعمیر کا اعلیٰ نمونہ ہے اس کا رنگین محل اور شہ نشین باوجود صدہا سال
گزرنے کے تعمیر کرنیوالونکی الوالعزمی اور ذوق سلیم کا پتہ دیرہے ہیں یہ قلعہ اسوقت
نہایت شکستہ حالت میں ہے بعض آثار جو اس میں باقی رہ گئے ہیں انکے قائم
برقرار رکھنے میں محکمہ آثار قدیمہ کوشاں ہے اس قلعہ کے اندر سولہ کھم کی نہایت
عالی شان و قابل دید مسجد ہے محکمہ جات عدالت ضلع اور عدالت حصہ ضلع و زائد
نظامت عدالت ضلع اور اول تعلقداری ضلع پہلے یہیں تھے۔لیکن اب صرف
محکمہ آخر الذکر اپنے مقام پر قایم ہے اس قلعہ کے اطراف عریض و عمیق خندقیں
کھدی ہوئی ہیں سنا جاتا ہے کہ اس میں بوقت جنگ آگ روشن کردیجاتی تھی
یا پانی دوڑا دیا جاتا تھا۔اس کے قریب ہی ایک کلب بھی زمانہ حال کا تعمیر شدہ ہے
اس شہر میں اکثر خانقاہیں بنی ہوئی ہیں جن کے سجادوں کے نام سرکار سے
جاگیرات بحال ہیں منجملہ اور مساجد کے شاہی جامع مسجد یہاں کی قابل دید ہے
نیز مدرسہ محمود گاواں جس کا نصف حصہ بجلی گرنے سے منہدم ہوگیا ہے اس پر
کاشی کا کام جو کیا گیا ہے وہ باوجود امتداد زمانہ ابھی نہایت اچھی حالت میں ہے
اسکی طرز تعمیر اور نقش و نگار میں خوشنمائی اور دلفریبی کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔زمانہ
حال کی ضروریات کے لحاظ سے درس و تدریس و مدرسین کے آرام کے کمرے
اور کتب خانہ وغیرہ جو اس میں تعمیر ہوئے ہیں۔وہ بھی اعلیٰ ترین نمونہ ہیں۔

یہ عمارت سرکار عالی کے آثار قدیمہ کے زیر نگرانی محفوظ حالت میں ہے۔ اسمیں سرکار عالی کا مدرسہ صنعت و حرفت قایم ہے۔ اور اسمیں بیدر کی قدیم حرفتوں کو از سر نو زندہ کرکے زمانہ حال کی ضروریات کے مطابق ترقی دیجارہی ہے۔
یہاں ایک زنانہ اسکول اور مدرسہ فوقانیہ سرکار عالی بھی قایم ہے۔ اور محلہ فرش پورہ میں برانچ ڈپہ خانہ سرکار عالی ہے۔ اس سے آگے ایک بہت بلند نہایت چوڑا سنگ بستہ مینار زمانہ قدیم کا بنا ہوا ہے یہ چوبارہ کہلاتا ہے۔ سنا جاتا ہے کہ اسپر چراغ جلایا جاتا تھا تو اس سے تمام شہر روشن ہوجاتا تھا اب اس پر کچھ حصہ کا اضافہ کرکے اس پر گھڑیال نصب کردی گئی ہے اس چوبارہ کے زیرین حصہ میں ایک عمارت زمانہ حال کی بنی ہوی ہے جو پولیس اسٹیشن ہوس بیدر ہے اسکے چاروں جانب چار راستے ہیں۔ ایک منگل دروازہ۔ دوسرا فتح دروازہ۔ تیسرا صدیق شاہ کی تعلیم چوتھا قلعہ کی طرف جاتا ہے۔ فرش پورہ میں ایک چوکھنڈی بنی ہوی ہے اسمیں سدا بہار کی قبر ہے اور شاہ گنج میں حضرت ملتانی پادشاہ کی درگاہ ہے شہر بھر میں یوں تو متعدد ہوٹل و چاءخانہ ہیں منجملہ انکے نواز علی کا چاءخانہ بہت مشہور ہے جو رنگل پورہ کی مسجد سے ملحق ہے۔ یہاں دو گنج ہیں ایک محبوب گنج۔ دوسرا عثمان گنج۔ عثمان گنج میں صرف غلہ و کرانہ اور محبوب گنج میں غلہ و کرانہ کے علاوہ روزانہ بارہ ایک بجے سے غروب آفتاب تک ترکاری بھاجی کی منڈی بھری رہتی ہے علاوہ اس کے اسمیں کپڑے وغیرہ کی دوکانیں بھی قایم ہیں۔ بیدر قابلدید پاپناس کا جھرہ، فرح باغ، سادات کا چشمہ اور فرح باغ میں اورنگ زیب کی بنوائی ہوی نہایت خوبصورت اور خوشنما چھوٹی سی مسجد بیرون شہر جانب غرب بریدشاہیوں کے مقابر اور شمال مشرق (اشٹور) میں سلاطین بہمنیہ کے مقبرے ہیں۔ فرح باغ میں جو دیول ہے وہ ایک درہ کے اندر واقع ہے

یاد رکھیے
شادی
اور
دیگر تقاریب
کیلئے
بیحد خوشنما
نان گل
خلیل ہوٹل
یعنی
دسترخوان
کے
پھولدار شیرمال
دسترخوان
پر چنیے
واقع گول بنگلہ افضل گنج حیدرآباد دکن

اس درّہ میں ہمیشہ پانی بھرا رہتا ہے جیسے جیسے درّہ کے اندر جائیں ویسے ویسے پانی زیادہ ملتا جاتا ہے حتیٰ اینکہ جب دیول کے قریب پہنچتے ہیں تو گلے برابر پانی میں رہتے ہیں۔ اس میں اہل ہنود بغرض درشن اور مسلمان بغرض تماشا جاتے ہیں۔ ایک دو آدمی اس میں تنہا نہیں جا سکتے کیونکہ خوف معلوم ہوتا ہے۔ دس دس پندرہ پندرہ آدمی مل کر جاتے ہیں چونکہ درّہ کے اندر اندھیرا رہتا ہے۔ اس لئے پجاری چراغ ہاتھ میں لئے ہوئے آگے آگے رہنمائی کرتا رہتا ہے۔ درّہ کے آخری حصہ میں تین بک بنے ہوئے ہیں۔ ایک جانب غرب دوسرا جانب جنوب تیسرا جانب شمال ان تینوں بکوں میں جانا چاہیں تو انکی سیڑھیوں کو طے کر کے جانا پڑتا ہے۔ دو بک تو خالی ہیں بیچ کی بک میں بت ہے جس کا پوجا پاٹ ہوتا ہے۔ اس مقام پر چراغ روشن رہتے ہیں اور ایک پتلی گھنٹہ آویزاں رہتا ہے جو پوجے کے وقت ہلایا جاتا ہے۔ اس بت کے متعلق یہ مشہور ہے کہ یہ ایک دیو تھا جو درّہ کے آخری حصّہ میں جا کر پتھر کا ہو گیا۔ چنانچہ اس کا منھ جانب غرب دیوار میں ہے اور پشت جانب شرق۔ اسی پشت کی پرستش ہوتی ہے اور درہ میں جو پانی رہتا ہے وہ اسی بت کی پشت سے نکلتا ہے ہر سال آشتور میں سلطان احمد شاہ ولی بہمنی کا عرس نہایت دھوم دھام سے ہوتا ہے جس میں بلا تفریق مذہب و ملت ہزارہا زائرین بہت دور دور سے آکر شریک ہوتے ہیں اور یہاں چار پانچ روز تک میلہ لگا رہتا ہے۔ سادات کے چشمے کے یہاں کھریا مٹی بکثرت دکھائی دیتی ہے جس سے یہ پایا جاتا ہے کہ یہاں اس کا کان ضرور ہے۔ اور اس چشمے کے قریبی راستہ پر جب کوئی آدمی آجاتا ہے تو اس کا اور اسکے کپڑوں کا رنگ کسی قدر زردی مائل معلوم ہونے لگتا ہے۔ چشمے کے پانی میں بھی خفیف سی گندھک کی بو معلوم ہوتی ہے۔ اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ یہیں کہیں قریب ہی

گندھک کی کان بھی موجود ہے اس چشمے کا پانی نہایت شیریں اور ہاضمہ کیلئے بیحد مفید ہے یہ چشمہ کبھی خشک نہیں ہوتا اور نہ کسی کو یہ پتہ چلتا ہے کہ اسمیں پانی آنے کا مخزن کہاں ہے اس چشمے کے بالائی حصہ میں ایک سنگ سیاہ جس پر کچھ عربی عبارت ہے نصب ہے کہا جاتا ہے کہ ان بیاہی (ناکتخدا) لڑکیوں کو اسکے نیچے بٹھا کر اس پتھر پر پانی ڈال کر انکو نہلایا جائے تو انکی شادی ہو جاتی ہے واللہ اعلم بالصواب۔ بیدر میں آم اور نیشکر اور مونگ پھلی ازراں بکثرت ملتی ہے یہاں کے بٹن۔ حقے۔ شمعدان۔ ڈبیاں۔ پان رکھنے کی تھالیاں صراحیاں وغیرہ بہت مشہور ہیں۔ یہ اشیاء رنانبہ، سیسہ، رانگا، اور جست کی دھاتوں کو ملاکر تیار کیجاتی ہیں اور ان پر نقش و نگار کندہ کر کے ان میں چاندی کا پتر بٹھا دیا جاتا ہے اس صنعت کو قایم و برقرار رکھنے کیلئے سرکار عالی نے بیدر میں ایک مدرسہ بھی قایم فرما دیا ہے ابتدا میں وقار آباد سے بیدر تک نظامس اسٹیٹ ریلوے کی ایک چوڑی پٹری کی لائن نکالی گئی تھی اب اور آگے بڑھا کر پرلی بیجناتھ سے ملا دیگئی ہے بیدر میں حضرت زین الدین کنج نشین کا بھی مزار ہے جن کا سالانہ عرس ۱۰ ربیع الثانی کو ہوا کرتا ہے اور سرکار سے اسکے لئے ایک یوم کی مقامی تعطیل بھی منظورہ ہے۔ بیدر میں جتنی بھی عمارتیں ہیں سنگ بستہ ہیں۔ شاذونادر ہی کوئی عمارت مٹی کی ہوگی۔ یہاں ایک خاص قسم کا پتھر عمارات وغیرہ کی تعمیر کے کام آتا ہے جس کو لوہے کی کلہاڑیوں سے تراش تراش کر عمارتیں بنائی جاتی ہیں۔ یہاں ذرائع آبنوشی صرف باؤلیاں ہیں جو نہایت عمیق ہوتی ہیں۔ پانی سیند ھنے کیلئے ٹوکروں رسی لگتی ہے۔ یہاں لنگوروں کے بہت سے مندسے ہیں۔ انکو سرکار سے دو وقتہ روٹی ملتی ہے۔

ضلع اطراف بلدہ یہ ممالک محروسہ سرکار عالی کا ایک ضلع اور اول تعلقدار کا مستقر ہے موجودہ اول تعلقدار مولوی محمد ولی حسن صاحب ہیں۔ اس کے شمال میں اضلاع بیدر، میدک اور کریم نگر ہیں مشرق میں ضلع نلگنڈہ

جنوب میں محبوب نگر اور مغرب میں گلبرگہ واقع ہے۔ اس کا رقبہ (۲۳۹۹) مربع میل ہے۔ اس کے اکثر تعلقات صرف خاص مبارک کے ہیں۔ یہ ضلع پہاڑی ہے راج کنڈہ اور اننت گیری اس ضلع کے پہاڑ ہیں۔ موسیٰ ندی اس ضلع سے گذرتی ہے۔ اس ضلع میں بہت سے تالاب ہیں۔ مثلاً تالاب میر عالم حسین ساگر میر جملہ عثمان ساگر اور حمایت ساگر۔ آب و ہوا صحت مند اوسط بارش (۲۸) انچ ہے یہاں کی پیداوار جوار باجرہ چاول کپاس اور تیل کے بیج ہے۔ آبادی تخمیناً ۵ لاکھ ہے یہ ضلع (۴) تعلقات پر مشتمل ہے (۱) میڑچال (۲) عنبرپیٹھ (۳) شمس آباد (۴) آصف نگر اور (۵) پٹلور۔

سررشتۂ امورِ مذہبی سرکارِ عالی

کی

مختصر تاریخ

مملکت آصفیہ کو ایک نمایاں امتیاز حاصل ہے کہ یہاں مذہبی امور کی انجام دہی کے لئے ایک خاص اور مستقل محکمہ قائم ہے درحالیکہ دیگر ریاستوں اور ممالک میں معاملات مذہبی کا انصرام کسی ایک محکمہ سے ضمنی طور پر متعلق کر دیا گیا ہے ذیل میں اس سررشتہ کے قیام اور اس کے ارتقاء کی مختصر تاریخ درج کیجاتی ہے۔

گزشتہ زمانہ میں جبکہ ابھی مستقل طور پر سررشتۂ مذہبی کا قیام عمل میں نہیں آیا تھا۔ اسوقت مذہب سے تعلق رکھنے والے جسقدر امور تھے مثلاً روزینوں کی تقسیم۔ مذہبی معاشوں کے مصرف کی نگرانی۔ مساجد و معابد کی تعمیر۔ حجاج کی روانگی کا انتظام وغیرہ ایک عہدہ دار کے تفویض تھا جو **"صدرالصدور"** کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا اس کے علاوہ اہل خدمات شرعیہ کے عزل و نصب، بحالی و برطرفی۔ تنقیح اوزان و پیمانہ جات سے متعلق اختیارات بھی صدرالصدور ہی کو حاصل تھے۔ صدرالصدور "نرخی" بھی کہلاتا تھا اور یہ اصطلاح طبقۂ عوام میں عالمگیر طور پر مستعمل ہوتی تھی۔ نرخی کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ تعین نرخ اجناس کا کام بھی صدرالصدور سے متعلق تھا۔ زمانہ گذشتہ میں عہدۂ صدرالصدوری کے اختیارات کی وسعت اور اس سررشتہ کی عظمت اس سے معلوم ہوتی ہے کہ عدالتی تصفیے اور دیگر امور بھی (قبل قیام سررشتۂ عدالت) قاضی۔ مفتی اور محتسب کے ذریعہ انجام پاتے تھے اور صدرالصدور کے توسط سے جاری ہوتے تھے۔

نواب سالار جنگ اول کے زمانہ میں بھی جملہ امور مذہبی و انتظامی ابتدار میں مظہری

معتمد مال اور بعد میں بتوسط معتمد متفرقات خانگی جن کا تعلق معین المہام سے تہا طے پاتے تھے لیکن کاروبار کے وسعت کے مدنظر ایک خاص اور مستقل محکمہ کے قیام کی ضرورت محسوس ہورہی تھی چنانچہ سنہ ۱۲۹۴ فصلی میں بزمانہ مدار المہامی عماد السلطنت ایک مستقل محکمہ کا قیام بنام محکمۂ امور مذہبی عمل میں آیا۔ لیکن اس وقت کے حالات کے لحاظ سے یہہ ایک چھوٹا سا سررشتہ تھا۔ ابتدا میں تمام احکام و مراسلات سرکاری میں صدر الصدور مذہبی کا عہدۂ استعمال ہوتا تھا۔ بعد میں یہ عہدہ برخاست کرکے عہدۂ "معتمد امور مذہبی قرار دیا گیا۔ لیکن جب سنہ ۱۳۰۴ف میں قانونچہ مبارک کا نفاذ ہوا تو معتمدی سے کے عہدہ کو تخفیف کرکے معتمدی عدالت و امور عامہ میں اس کو ضم کردیا گیا۔ لیکن ہر مزجنگ کی معتمدی کے زمانہ میں یہ صیغہ علیحدہ کیا گیا اور پھر سنہ ۱۳۱۱ف میں معتمدی امور مذہبی کے فرایض معتمد عدالت و امور عامہ سے متعلق کردیئے گئے اس کے ساتھ ساتھ بہت سی باتوں میں اصلاح و ترمیم عمل میں آئی اور سررشتہ کے فرائض کا تعین کیا گیا۔

سنہ ۱۳۱۷ف سے اس سررشتہ کے لئے نئے دور کا آغاز ہوا جبکہ مولوی عزیز مرزا معتمد عدالت و امور عامہ کے تفویض معتمدی امور مذہبی کا کام ہوا تو آپ نے اس کی اصلاح کیجانب توجہ فرمائی چنانچہ آپ کے زیر قیادت بہت سی مفید اصلاحیں عمل میں آئیں۔ قواعد بھی منضبط ہوئے اور کام بڑی سرگرمی سے انجام پانے لگا۔

مبارک عہد عثمانی کے ساتھ سررشتۂ امور مذہبی کا درخشان اور قابل یادگار دور شروع ہوتا ہے یہ سررشتہ اس دور میں ترقی کرتا رہا اور حضور پرنور کی شاہانہ توجہ سے اس کی بہت سی اصلاحیں ہوئیں۔ صدارت العالیہ کی حیثیت ایک مستقل محکمہ کی قرار پائی۔ عملہ میں اضافہ ہوا۔ اضلاع میں مذہبی صیغے قائم ہوئے۔ واعظین کا تقرر اور جائداد ہائے موقوفہ کا انتظام عمل میں آیا۔ وہیں مسلمانوں کی اصلاح کا کام جسکی بیحد ضرورت تہی اسی مبارک عہد میں ہوا۔

عہد عثمانی کے پہلے ناظم نواب فضیلت جنگ بہادر ہیں۔ اسی دور میں ایک مستقل "معین المہامی" قائم ہوئی۔ نواب مظفر جنگ بہادر کے انتقال کے بعد نواب فضیلت جنگ بہادر معین المہام امور مذہبی مقرر ہوئے۔ نواب فضیلت جنگ کے بعد معین المہامی امور مذہبی و صدر الصدوری پر مولانا حبیب الرحمٰن خاں شیروانی نواب صدر یار جنگ بہادر کا تقرر عمل میں آیا تنظیمات حکومت کے سلسلہ میں معین المہامی کے عہدہ کا نام بدل کر صدر المہامی رکھا گیا۔ ۱۳۳۲ف میں نواب سر امین جنگ بہادر صدر المہام امور مذہبی ہوئے اور ۱۳۳۶ف میں خدمت صدر المہامی نواب لطف الدولہ بہادر کے سپرد کی گئی۔ سررشتہ مذہبی کا یہ عہد بھی ترقی و اصلاح کے لحاظ سے نمایاں سمجھا جاتا ہے۔

اسی طرح نواب فضیلت جنگ بہادر کے بعد نواب اکرام اللہ خاں ناظم امور مذہبی مقرر ہوئے اسکے بعد ۱۳۲۹ف میں نظامت و معتمدی کی متحدہ خدمت پر نواب اختر یار جنگ بہادر کا تقرر عمل میں آیا۔ آپ جب اپنی خدمات کو عمدگی سے انجام دیکر وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے تو حسب فرمان خسروی یکم آذر ۱۳۴۵ف سے مولوی علی الدین احمد صاحب کا نظامت امور مذہبی پر تقرر عمل میں آیا۔ اور محکمۂ صدارت العالیہ کا تعلق بھی آپ سے کر دیا گیا۔ آپ اس خدمت پر بحیثیت ناظم امور مذہبی و صدارت العالیہ فائز و کارگزار ہیں۔ آپ کے رجحانات سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اس سررشتہ کی قیادت کے لئے آپ کا انتخاب نہایت ہی موزوں ہوا ہے آپ صاحب علم و فضل و معارف نواز ہیں آپ کو مذہبی و انتظامی امور سے غایت درجہ دلچسپی و انہماک ہے جس کا ثبوت سررشتہ سے متعلق ان کارہائے نمایاں سے ملتا ہے جو آپ کی توجہ فرمائی سے انجام پا رہے ہیں۔ فقط: (صمصام شیرازی)

نمبر شمار	سنہ	ناظم	معتمد	معین المہام یا صدر المہام	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	سنہ ۱۲۹۴ف	نواب رسول یار جنگ حکیم الحکما محی الدولہ بہادر	حافظ صدر الاسلام خاں	نواب تہور جنگ افتخار الملک بہادر	
۲	سنہ ۱۲۹۵ف	نواب رسول یار جنگ حکیم الحکما	معتمد خانگی	نواب نظام یار جنگ بہادر خانگی	
۳	سنہ ۱۳۰۲ف	محی الدولہ بہادر	رسول یار جنگ حکیم الحکما محی الدولہ	〃	
۴	سنہ ۱۳۰۴ف	〃	نواب عماد جنگ (اول)	نواب فخر الملک بہادر	
۵	سنہ ۱۳۰۵ف	نواب عزت یار جنگ حکیم الحکما محی الدولہ بہادر	نواب عزت یار جنگ محی الدولہ بہادر	〃	
۶	سنہ ۱۳۱۰ف	〃	مولوی عزیز مرزا صاحب	〃	
۷	سنہ ۱۳۱۹ف	〃	نواب نظامت جنگ بہادر	〃	
۸	سنہ ۱۳۲۱ف	〃	نواب حیدر نواز جنگ بہادر	〃	
۹	سنہ ۱۳۲۱ف	مولانا فضیلت جنگ بہادر	〃	نواب ظفر جنگ بہادر	
۱۰	سنہ ۱۳۲۳ف	صاحبزادہ نواب محمد اکرام [illegible] صاحب	〃	مولانا فضیلت جنگ بہادر	
۱۱	سنہ ۱۳۲۶ف	نواب اختر یار جنگ بہادر مینائی	〃	〃	
۱۲	سنہ ۱۳۲۷ف	〃	〃	نواب حیدر یار جنگ بہادر	لقب صدر الصدور قرار دیا گیا
۱۳	سنہ ۱۳۲۹ف	〃	نواب اختر یار جنگ بہادر مینائی	〃	
۱۴	سنہ ۱۳۳۶ف	〃	〃	نواب سر امین جنگ بہادر	
۱۵	سنہ ۱۳۳۷ف	〃	〃	نواب لطف الدولہ بہادر	
۱۶	سنہ ۱۳۴۵ف	علی الدین احمد صاحب	نواب ذو القدر جنگ بہادر	〃	
۱۷	سنہ ۱۳۴۶ف	〃	〃	نواب فخر یار جنگ بہادر	
۱۸	سنہ ۱۳۴۶ف	〃	محمد اظہر حسن صاحب	نواب مرزا یار جنگ بہادر	

سررشتۂ امور مذہبی کے قیام کا مقصد اور اسکے مختلف النوع فرائض

سررشتہ امور مذہبی کے نصب العین اور اسکے کام کا مختصر تذکرہ دلچسپی سے خالی نہوگا۔
فرماں روایان سلطنت آصفیہ دکن صانہا اللہ عن الشرور والفتن کا یہ اساسی اصول
رہا ہے اور اس ریاست مدید مدت کی یہ پالیسی ضرب المثل رہی ہیکہ جو مختلف المذاہب
فرقہ بندگان حضرت اقدس واعلیٰ کے سایہ عاطفت میں پر امن زندگی بسر کررہے ہیں
انکی معاشی واقتصادی ضروریات کو پورا کرنیکے ساتھہ ساتھہ انکی اخلاقی و روحانی فلاح
وبہبودی کے ذرائع بھی فیاضی وفراخ دلی سے مہیا کئے جائیں ہر فرقہ کو اسکے مذہبی
مراسم کی ادائی میں تا امکان سہولت بہم پہنچائی جاتی ہے۔
ممالک محروسہ سرکار عالی میں علاوہ گرجاؤں کے (۲۹۱۲۲) امکنہ مذہبی ہیں جنمیں
(۲۶۳۵۸) ہندوں سے اور (۱۲۷۷۲) مسلمانوں سے متعلق ہیں۔ ان امکنہ میں (۶۲)
ہزار مناد ر اور (۴) ہزار مساجد ہیں۔ مملکت آصفیہ کی رواداری کی روشن مثال یہ ہیکہ
سرکاری خزانہ سے (۱۱۲۵۵) ہندو اور (۵۰۲۴) مسلم امکنہ مذہبی کو نقد عطیہ کی صورتمیں
امداد ملتی ہے۔ جہاں گرجاؤں کو سالانہ عطیہ (۱۳۸۶۰) روپیہ ہے وہاں اسی قسم کا
عطیہ ہندو مذہبی امکنہ کیلئے (۱،۱۲،۸۰۰) روپیہ مقرر ہے۔ علاوہ بریں انعامی اراضی
اور معمولات کی آمدنی سالانہ (۳،۱۰،۹۴۶) منادر وغیرہ کو ملتی ہے۔ نیز اہل اسلام
واہل ہنود کے اماکن مذہبی کیلئے بڑی بڑی جاگیرات بھی عطا ہوئی ہیں عدد و بلدہ
میں صرف ایک دیول سیتا رام باغ کے نام تقریباً پچاس ہزار روپیہ کی جاگیر ہے۔

سرکار عالی میں (۱۲۵) اسلامی امکنہ مذہبی از قبیل مساجد و مقابر و عاشور خانہ جات ایسے ہیں جو ہندوؤں کے زیر اہتمام ہیں جنکے صلہ میں انکے نام معاشین بحال ہیں اور وہ انکی کی خدمت مسلمان نائبوں کے ذریعہ انجام دلاتے ہیں۔

محکمہ امور مذہبی کے اہم ترین اور قابل ذکر فرائض یہ ہیں کہ جن اماکن مذہبی کے لئے گرانبہا معاشین سرکار سے مقرر ہیں ان کی خدمت و نگہداشت کی نگرانی کا انتظام کرے۔ معاشہائے مشروطی کی صیانت کا انتظام کرے موقوفہ جائدادوں کی آمدنی کے صحیح صرف کی نگرانی کرے۔ مذہبی امکنہ کی تعمیر و ترمیم کی اجازت دے ہندوؤں اور مسلمانوں نیز دیگر فرقہ جات کو ادائی مراسم کی اجازت دے اور ان کی ادائی میں ممکنہ سہولت بہم پہونچائے اور اگر ایسے مراسم کی جائز طور پر ادائی میں کسی دوسرے فرقہ کی جانب سے رکاوٹ پیدا کی جائے تو اس کو رفع کرے۔ اس سررشتہ کے قیام سے سرکار عالی نے اپنی عزیز رعایا کے مذہبی احساسات کا کافی لحاظ اور ان کے مذہبی امکنہ کی حفاظت و صیانت اور ادائی رسوم مذہبی میں ممکنہ آسانیاں پیدا کر کے امن و امان کا کافی انتظام کیا ہے۔

یہاں یہ امر واضح کر دینا ضروری ہے کہ سررشتۂ مذہبی کے فرایض و اختیارات کے متعلق سرکار عالی نے ابتک وقتاً فوقتاً جو مناسب احکام نافذ کئے ہیں۔ ان کو مجموعہ احکام مذہبی کی شکل میں شائع کیا گیا ہے اور احکام اندراج اوقاف کے متعلق ایک رسالہ علحدہ طور پر اطلاع عام کیلئے اردو انگریزی تلنگی اور مرہٹی زبانوں میں شایع کیا گیا ہے آیندہ بھی جیسے جیسے ضرورت ہو اس قسم کے احکام جاری ہوتے رہیں گے جس سے رعایا کو ہر قسم کی سہولت اپنے مذہبی امور کی انجام دہی میں ملے گی۔ (صمصام شیرازی)

قاضی صاحبان بلدہ و بیرون بلدہ اور انکے نائبین

نوٹ - ذیل میں صرف بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد، لشکر فیروزی اور قلعہ محمد نگر (گولکنڈہ) کے قاضی صاحبان اور ان کے نائبین کے نام اور پتہ بصراحت محلہ جات و اسمات درج کئے جاتے ہیں جن کی بوقت عروسی عقد خوانی کے لئے اہل اسلام کو ضرورت لاحق ہوتی ہے، نائب قاضی منجانب قاضی محفل عقد میں ناکح کی طلب پر شریک ہوکر مجلس عقد ہی میں سیاہے کی تکمیل بدست خود کرتے ہیں سیاہہ جاتکے تین قطعہ اصل، مثنےٰ اور مثلث ہوتے ہیں۔ بعد از ان مراسم عقد بجالاتے ہیں۔ ان قطعات کا اپنے ذیلی رجسٹر میں داخلہ لیکر دفتر قضارت متعلقہ میں داخل کرتے ہیں وہاں سے اس کی کھتاؤنی صدر رجسٹر میں کیجا کر برداشت اصل اس کے مثنےٰ کو محکمۂ صدارت العالیہ میں اور مثلث کو عدالت متعلقہ میں روانہ کردیا جاتا ہے۔ نائب قاضی (قاری النکاح) کو مبلغ پانچ روپیہ حق نکاحانہ ناکح کی جانب سے دیا جاتا ہے جس میں دو روپیہ حق نائب اور تین روپے حق قضارۃ ہے۔ غریب ونادار ناکح کے ساتھ بشرط پیش کشی تصدیق نکاحانہ کا جز و یا کل حصہ حسب حیثیت معاف ہوسکتا ہے۔ قبل اسکے کہ ہم نائب قاضی صاحباں کے نام اور پتوں سے ناظرین کرام کو آگاہ کریں مناسب سمجھتے ہیں کہ خدمت قضارت کی مختصر الفاظ میں تعریف بھی کریں تاکہ ناظرین کو معلوم ہوجائے کہ خدمت قضارۃ کے فرائض اور اسکے قیام کا مقصد کیا ہے

قضاۃ کے فرائض انعقاد نکاح فیما بین عاقدین، خلعنامہ جات وطلاق نامجات کی تصدیق، سیاہہ جات کی ترتیب اور انکا تحفظ ہے جن پر ثبوت نسب کا دار ومدار ہے اگر یہ خدمت نہ ہوتی تو نسب کے ثابت ہونے میں بہت سی دشواریاں پیدا ہوجاتیں۔ نسب ایک ایسی چیز ہے کہ وراثت کا دار ومدار صرف اسی پر ہے۔ اگر کسی کا نسب ہی ثابت نہ ہو تو اس کی وراثت ہی معرض خطر میں پڑجاتی ہے اس لیئے ہماری معزز اور ممتاز گورنمنٹ نے اس اہم خدمت کو قرار دیکر اس پر نہایت متدین، بے لوث اور ذی علم افراد کا تقرر کر کے مناقشات وراثت کا ہمیشہ کے لیئے استیصال فرمادیا۔

اہالیان عقد کو چاہیئے کہ ۲۴ گھنٹے پہلے عقد کی اطلاع قاضی صاحبین یا نائبین متعلقہ کو دیں اور ان سے وقت بھی مقرر کرائیں (صمصام شیرازی)

قضاءت لشکر فیروزی

قاضی

مولوی میر شریعت علی صاحب

پتہ بازار گھانسی حیدرآباد دکن

نام نائب	سکونت	گزر	محلہ جات
۱	۲	۳	۴
محمد امام الدین صاحب	افضلگنج	افضلگنج وغیرہ	سانچہ توپ محبوب پورہ جانب جنوب باغ محی الدین بادشاہ عقب مسجد افضلگنج

پٹھان واڑی۔ بازار اکبر جاہ۔ تکیہ جان اللہ شاہ صاحبؒ، کلبا گوڑہ، گل گوڑہ مختار پورہ، عثمان شاہی دواخانہ عثمانیہ بازار سدی عنبر جانب جنوب گولی گوڑہ گل باغ تکیہ چینور شاہ۔ افضل گنج تکیہ متن شاہ صاحبؒ تکیہ سدا سہاگ صاحبؒ تکیہ محمد بجبل خانصاحبؒ ستدھی۔ گول بنگلہ کتب خانہ آصفیہ جدید۔			
محبوب گنج، مختار گنج، باغ بسنت گیری، جام باغ۔ محبوب پورہ جانب شمال۔ ترپ بازار عقب کوٹھی فیاض علی خاں کوٹھی راجہ نرسنگ راج۔ مسجد یٰسین صاحب کتب خانہ آصفیہ قدیم۔ صدر ٹپہ خانہ سرکار عالی احاطہ بھگوان داس۔ فرمان باڑی۔ باغ مرلیدھر کنٹہ گوشہ محل۔ نالا کنٹہ۔ باغ راجہ شیوراج پرتاب باغ۔ درگاہ عبداللہ شاہ صاحبؒ۔ توپ خانہ گوشہ محل۔ رسالہ عبداللہ۔ بازار سدی عنبر جانب شمال برہمن واڑی متصل فیل خانہ۔ فیل خانہ کوچہ پلیگران۔ کوٹھی بستن جی۔ منڈی لکھمی داس مہاراج گنج احاطہ شاہ سوار بیگ۔ حوض	فیلخانہ وغیرہ	فیل خانہ	سید ضیاء الدین احمد صاحب

			گوشہ محل جانب شرق۔ بازار سدی عنبر تکیہ امیر علی شاہ سندھی۔ شنکر باغ کشن گنج عثمان گنج۔ تکیہ رہبر علیشاہ۔ تکیہ محروم شاہ بشیر گنج۔ تلجا گوڑہ۔ باغ عبد الرزاق۔ مکان فیض علی خاں مرحوم
محمد ابو الحسن صاحب	چوری بازار	بیگم بازار وغیرہ	کولسہ واڑی۔ چہلہ ناصر جنگ شہید۔ تکیہ چار کوڑی۔ احاطہ بھگوان گنج۔ دیوڑھی نواب کمال یار جنگ مرحوم۔ سکندر بازار بیگم بازار۔ دال منڈی۔ مسجد کریم خاں۔ اسٹیشن بازار معظم شاہی۔ گوشہ محل۔ کنجر واڑی۔ چوڑی بازار فرید دن جاہ۔ گھانس منڈی۔ کارواں اسپان۔ محلہ ساربان۔ تکیہ ابو شاہ۔ تکیہ محمد شاہ صاحب۔ بازار اکبر جاہ کہنہ۔ نقار خانہ دیوڑھی بیبیاں۔ ملتانی پورہ۔ اکبر گنج۔ جوشی واڑہ۔ باغ بنسی راجہ۔ کنہ گوشہ محل۔ سکھہ واڑی۔
غلام قادر صاحب	چوراہا عنبی	چوراہا عنبی وغیرہ	چوراہا عنبی۔ منگل بازار۔ دھول پیٹھ سیتارام پیٹھ۔ باغ مقدم جنگ۔ بازار دار خاں پیٹھ۔ دلاور گنج۔ چشتی چمن۔ اپر دھول پیٹھ۔ تکیہ غنی اللہ شاہ۔ تکیہ اغیار شاہ ستاری۔ بودھے واڑی۔ مسجد گاذر۔

محمد ابوالحسن صاحب	چوڑی بازار	درگاہ حضرت محمد حسن صاحب رح وغیرہ	شاہ عنایت گنج متصل چوڑی بازار تکیہ بہار علی شاہ صاحب۔ چاکنہ واڑی آغا پورہ قدیم۔ درگاہ حضرت سردار بیگ صاحب رح۔ درگاہ حضرت محمد حسن صاحب رح۔ سیورتی پورہ۔ بیدرواڑی۔

قضات بلدہ

قاضی

مولوی سید انور علی صاحب

پتہ: شریعت منزل ہری باؤلی

حیدرآباد دکن

نام نائب	سکونت	گذر	محلہ جات
١	٢	٣	٤
شیخ محمد عمودی صاحب	محلہ چنچلگوڑہ	بیرون یاقوت پورہ	بیرون دروازہ یاقوت پورہ۔ کمان شیخ فیض۔ تکیہ۔ دیوڑھی نواب شوکت جنگ بہادر۔ تکیہ روشندل صاحب۔ کوٹلہ احسن اللہ خان۔ دیوڑھی عسکر جنگ۔ عیدگاہ قدیم۔ بیرون دروازہ دبیر پورہ۔ الاوہ بی بی۔ بنگلہ بینی صاحب۔ الاوہ نیمیان۔ کمیلہ گاؤ۔ کرما گوڑہ۔ چھاونی نادعلی بیگ خاں۔ دیوڑھی و باغ دولہ خاں۔ مادنا پیٹھ۔ دائرہ سلطان نگر۔ درگاہ بربہنہ شاہ صاحب۔ درگاہ مولوی شجاع الدین صاحب۔ رین بازار۔ امام باڑہ۔ بیرون دروازہ کٹہ تالاب میر جملہ۔ چپل بنڈہ“۔
شیخ عبدالقادر صاحب عمودی	باغ مسلم جنگ	کشن گوڑہ	بیرون دروازہ چادرگھاٹ۔ کشن گوڑہ عرف

			عثمان پورہ۔ بیرون دریچہ پو وعلی شاہ صاحب فیل تانہ ملک پیٹھ۔ باغ دولہ خان۔ روبروے مسجد جدید سرا یا ملک پیٹھ۔ درگاہ اجالے شاہ صاحب۔ جدید ملک پیٹھ۔ چنچل گوڑہ کا ڈیرہ۔ دیوڑھی نواب امین جنگ بہادر۔ دیوڑھی عبد الباقر خان۔ باغ لالہ بہادر۔ متصل مکان امام جنگ۔ باغ ذوالفقار الدولہ باغ موسیٰ رامو۔
میر احمد علی صاحب	بیرون غازی بنڈہ	بیرون لال دروازہ	بیرون دروازہ گولی پورہ۔ ناگہ چیتری۔ اپو گوڑہ کندیکل۔ بیگرہ۔ تلتا باغ۔ چندرا ین گٹہ۔ میلا ریڈی پلی۔ بیرون لال دروازہ۔ چھاؤنی غلام مرتضیٰ کمندان (یا لالہ گنج لین ملکوٹ) بیرون در علی آباد۔ شمشیر گنج۔ کالا دہ گدہ۔ فلک نما جنگم میٹھ ارم گدہ۔ لچھی گوڑہ۔ چشمہ بی بی۔ باغ حمدہ بیگم بنڈلہ گوڑہ۔ بیرون غازی بنڈہ۔ باغ غالب جنگ بخشی گنج۔ مصری گنج۔
محمد معین الدین صاحب	کمان ساجدہ بیگم	بیرون دودھ باؤلی	تکیہ جمال بی۔ بارہ دری چند و لعل۔ بیرون دروازہ دودھ باولی۔ کالا ٹی پورہ۔ عیدی بازار جنگلی پورہ۔ تہاراج گنج۔ زمست پورہ۔ بیرون دریچہ بیونرہ۔ اندرون فتح دروازہ دودھ باولی مسجد محمد شکور۔ دیوڑھی منی لعل۔ دیوڑھی

سید برہان الدین صاحب	اندرون علی آباد	شاہ علی بنڈہ	مولوی محمود صاحب۔ شاہ گنج۔ دیوڑھی خورشید جاہ بہادر۔ دیوڑھی اقبال الدولہ بہادر۔ دیوڑھی آسمانجاہ بہادر۔ تاڑبن۔ چوک مرغان۔ چوتحلہ مبارک تک مسجد۔ حویلی منجلی بیگم۔ تالاب میر عالم۔ بیرون فتح دروازہ۔ چوک اسپان۔ قاضی پورہ۔ مسجد قوت الاسلام۔ جوڑوان حوض۔ شکر گنج۔ شاہ علی بنڈہ۔ اندرون علی آباد۔ اندرون لال دروازہ۔ اندرون گوڑی پورہ۔ سلطان شاہی۔ بیلہ چند ولعل۔ دیوڑھی شکاری۔ باؤلی آغا غرباد۔ چبوترہ سید علی۔ دیوڑھی جہاندار جاہ۔ دائرہ میر مومن۔ اندرون غازی بنڈہ
سید اسد اللہ حسینی صاحب	مغلپورہ	مغلپورہ	مغلپورہ۔ کوچہ کھن لعل۔ محلہ ہری باولی۔ کٹہ تالاب میر جملہ۔ اندرون دریچہ آہنگ علیشاہ۔ کوٹلہ عالیجاہ۔ کوچہ کمبل پوش۔ اندرون یاقوت پورہ۔ مسجد شکر جنگ۔ دیوڑھی صمصام الدولہ۔ پنجہ شاہ۔ مدرسہ دار العلوم۔ جامع مسجد کمان مغلپورہ۔ گنبد عبد اللہ شاہ صاحب رحمۃ
محمد عبد القادر صاحب	پتھر گٹی	ملگی بازار	اندرون یاقوت پورہ جانب کوچہ ضراب جنگ۔ دیوڑھی شہاب جنگ۔ اعتبار چوک۔ جلو خانہ صمصام الدولہ۔ قدم رسول۔ کوچہ گرونا۔ کوچہ منڈی میر عالم۔ احاطہ کرار جنگ۔ دیوڑھی سردار یار جنگ۔ محلہ کوچہ کمان ماہی۔ بیرون

سید ندیم اللہ حسینی صاحب	محلہ مسجد کمیلہ بازار گھانسی	چار کمان	دریچہ ماتا۔ حویلی قدیم۔ منڈی میر عالم پتھر گٹی دیوڑھی سالار جنگ بہادر مسجد حاجی ٹپو خان صاحب۔ یوسف بازار چھتہ بازار اندرون دروازہ دبیر پورہ۔ دار الشفاء محلہ بازار نور الامرا۔ دیوڑھی راؤ رنبھا۔ سلطان پورہ۔ اندرون دریچہ بود علیشاہ رح حمام باغ۔ اندرون دروازہ چادر گھاٹ زنجلی خانہ۔ موتی مسجد۔ رکاب گنج۔ محلہ اردو شریف۔ محلہ شیر گل۔ دیوڑھی شمشیر یار جنگ دیوڑھی ذوالفقار الدولہ۔ بازار گھانسی۔ چیلہ پورہ۔ گولہ گلی۔ بازار سلیمان جاہ محلہ مہندی محبوب۔ مسجد شہامت جنگ۔ دیوڑھی نصیب الدولہ۔ دادمحل ہائیکورٹ۔ مدرسہ سٹی کالج"
محمد حسین صاحب	براق پنچی	حسینی علم	پتھیلہ برج۔ براق پنچی۔ دیوڑھی عالم علیخاں کوچہ گلاب سنگھ۔ حسینی علم۔ آبدار خانہ ابن صاحب۔ شبلی گنج۔ جلال کوچہ۔ کمان سنگیر اندرون دریچہ پچونرہ۔ بارہ گلی۔ کوچہ ستو موت چندر کا پور۔ اندرون دروازہ پل کہنہ احاطہ درگاہ حضرت موسیٰ قادری صاحب رح
شہران بن محمد صاحب	پل قدیم	سنتعد پورہ	بیرون دروازہ پل کہنہ مسجد میاں مشک رح۔

شیخ محمود صاحب عمودی	چنچلگوڑہ	نائب عقود شوافع	مسجد کویلو۔ رحیم پورہ ۔ مسعود پورہ ۔ چیا گوڑہ امام پورہ ۔ آثار شریف قدیمہ ۔ جھرہ جھجھاپ صاحب ؒ۔ املا پورہ ۔ سبزی منڈی ۔ بھوئی گوڑہ ۔ کباڑی گوڑہ ۔ کلثوم پورہ کاروان ساہوان ۔ وائی واڑہ فہیم پورہ ملائی بیٹھ ۔ تاڑلا گوڑہ ۔ کرفی گنبد ۔ کاغذی گوڑہ سرائے میاں شک ؒ۔ اقبال گنج ۔ ٹیہ چبوترہ کوچہ شاہ شبلی صاحب ؒ۔ ہبتی پورہ ۔ عاشور خانہ لکی لعل صاحب ۔ ابہم پورہ حدود قضارت بلدہ میں عاقد شوافع کے عقود اجرا کرتے ہیں۔

قضاءت قلعہ محمد نگر

محمد اجمل الدین حسین خانصاحب صدر نائب قضاءت قلعہ ساکن قلعہ گولکنڈہ

نام نائب	سکونت	گزر	نام محلہ جات
محمد عبد السلام صاحب	قلعہ محمد نگر	قلعہ محمد نگر	محلہ قاضی صاحب قلعہ محمد نگر۔ محلہ مچھلی باولی محلہ موتی دروازہ۔ محلہ جنسی بازار تا عقب موتی محل۔ از مکان محمد عالم صاحب محلہ قلعہ نو تا مکان عباس علی خاں صاحب۔ محلہ بنجاری دروازہ۔ کٹورہ حوض۔ محلہ گنج محلہ اٹھارہ سیڑہی۔ محلہ جامع مسجد۔ محلہ بازار کلاں۔ مکان بنگلہ باغ راجہ شیوراج لالہ بہادر۔ بازار خورد محلہ کماروا ڑی۔ محلہ موضع لنگر حوض تا ٹولی مسجد۔ محلہ جات مواضع بیرون قلعہ۔ موضع اتا پور۔ موضع حیدر شاہ کوٹھ موضع بندلہ گوڑہ۔ درگاہ قلیچ خاں صاحب۔ موضع منچر لال۔ موضع عزیز نگر۔ موضع کتہ پیٹھ موضع نانک رام گوڑہ۔ موضع خواجہ گوڑہ۔ موضع کیتان گوڑہ۔ موضع ابراہیم باغ۔ موضع نیکنام پورہ۔ موضع شیخ پیٹھ تا باغ جانی میاں

سید حمان علی صاحب	نام پلی	نام پلی	موضع ٹولی چوکی۔ بختاور باولی تا مقام بنگلہ یوسف الدین صاحب۔ گچی باولی مینی کنڈہ رام دیو گوڑہ۔ قسمت پورہ۔ عزت نگر عرف خانہ میٹھ۔ موضع مادہ پور۔ موضع بھراگی گوڑہ۔ مقام لنگم تاجی میٹھ۔ موضع محل نیکتام بیرون بنجاری دروازہ۔ مقام لودھے واڑی۔ موضع کلم میٹھ۔ موضع ناسپلی۔ موضع ملا پلی حبیب نگر۔ حیدر نگر۔ دیوڑھی نواب سلطان نواز جنگ۔ درگاہ حضرت یوسف صاحبؒ شریف صاحبؒ۔ درگاہ حضرت نورالدین شاہ صاحب درگاہ حضرت شاہ خاموش صاحبؒ۔ محلہ غوث پورہ۔ محمود باغ۔ باغ قمرالدین خاں گراؤنڈ قمر کلب۔ لطیف آباد۔ قادری گوڑہ محلہ گنٹلمنڈی۔ مکرم جاہی روڈ۔ شاپ عابد۔ کوچہ ڈاکٹر خواجہ معین الدین صاحب۔ روڈ کنگ کوٹھی مبارک۔ کوچہ چراغ علی۔ کوچہ مقرب جنگ۔ کوچہ فتح سلطان چاپل روڈ۔ فتح میدان۔ حیدر گوڑہ۔ حمایت نگر۔ بشیر باغ۔ دومل گوڑہ۔ سیف آباد۔ لکڑی کا پل۔ خیریت آباد۔ سوماجی گوڑہ۔ پنجہ گٹہ بیگم پیٹھ۔ حسین ساگر جنکشن۔ چنچل گوڑہ متصل رسالہ جوش۔

			بنجارہ روڈ عرف بنجارہ ہل ۔ نوبت پہاڑ ۔ باغ عام ۔ دفتر فینانس ۔ تا لاب حسین ساگر تالاب ما نصاحب ۔ جلساز پورہ عرف بمالوئیلگر ۔ سیف گلشن ۔ لال ٹیکری ۔ روبروئے سکنڈ بلیٹن ؟
غلام قادر صاحب	چوراہا جنبی	آصف نگر	اندرون و بیرون آصف نگر ۔ تالاب بھوئی گوڑہ ۔ باؤلی چکورہ ۔ باغ گوٹر دن تا بنگلہ یوسف الدین صاحب ۔ درگاہ مراد شاہ صاحب ۔ موضع ماکا پور ۔ موضع سید علی گوڑہ ۔ دیول جہام سنگ ۔ بیرین تا بنگلہ یوسف الدین صاحب ۔ بداہ قادر باغ ۔ محلہ دادہ شاہ حال بنگلہ ریاست علی میرزا صاحب کپتان ۔ مقبرہ جات ۔ نالی سیان و انور الدین صاحب و گنج شہیدان ؟
محمد عبد العلی صاحب	قصبۂ ٹپنچرو	قصبۂ ٹپنچرو	قصبۂ ٹپنچرو ۔ موضع کاچریڈی پلی ۔ موضع منمول موضع لنگم پلی ۔ موضع تارانگر ۔ اخلاص خاں کی چٹان ۔ موضع کنتہ گوڑہ ۔ موضع سیاں پور ۔ موضع حافظ پیٹھ ۔ موضع رام چندرہ پور ۔ موضع بیرم گوڑہ ۔ موضع کشن ریڈی پیٹھ ۔ موضع پٹیل گوڑہ موضع سلطان پور ۔ موضع دلاور گوڑہ ۔ موضع گنگدی گوڑہ ۔ موضع قاضی پلی ۔ موضع بلم پیٹھ ۔

			موضع تاج پلی۔ موضع کھمی گوڑہ۔ موضع ویلال موضع کوڑنچی۔ موضع مادھوارم۔ موضع جنارم جاگیر۔ موضع نری گوڑہ۔ موضع سنگا پیٹھ۔ موضع اوڑلہ۔ موضع چنتل چرو۔ موضع چدرپہ بیگم پیٹھ موضع ماچنور۔ فلک نور۔ لکڑارم۔ موضع گنگارم
محمد جمال علی صاحب	موضع رودرارم	موضع رودرارم	موضع رودرارم۔ موضع آشاپور۔ موضع بادشاہ میلارم۔ موضع ایڑومیلوارم۔ موضع سنگاپور موضع فتحپور۔ موضع جریال۔ موضع کاچی پور موضع کلیبول۔ موضع چرلہ گوڑہ قریہ۔ موضع آتو۔ موضع کولم پیٹھ۔ موضع ماڑپلی۔ موضع کندی۔ موضع چناپور۔ موضع اویرپلی۔
محمد بشیر احمد صاحب	اسمٰعیل خاں پیٹھ	اسمٰعیل خاں پیٹھ	موضع اسمٰعیل خاں پیٹھ۔ موضع ماچنور۔ موضع فصلواری۔ موضع کلبگور۔ موضع گوڑچرلہ موضع بلیپور۔ موضع پروانور۔ موضع آرٹلہ بیگم پیٹھ۔
احمد عبد العزیز صاحب	سعید آباد	سعید آباد	موضع سعید آباد۔ موضع اوپل گوڑہ۔
محمد عبد الرزاق صاحب	میسرم	میسرم	میسرم۔ بنگھال میسرم۔ موضع تکور۔ موضع سندی نگر۔ موضع باباصاحب گوڑہ۔ موضع ماڑپلی۔ موضع سیری کپہ پور۔ موضع گنگوارم۔ موضع آرسی گوڑہ۔ موضع تلکور موضع لمبور۔ موضع سرپیٹی گوڑہ۔ موضع کنور

عبدالرزاق صاحب ابوالمکارم	پیران دودھ باؤلی	بہادر پورہ	موضع کندکور۔ موضع بھراگی گوڑہ۔ موضع محمد نگر عرف مکان۔ موضع اوپل گوڑہ۔ موضع داس پلی۔ موضع الماس پور۔ موضع پوتریڈی گوڑہ موضع کلثوم نگر۔ موضع چنتوارم۔ موضع پھول ماملی۔ موضع چپل پلی۔ موضع نسان پلی۔ موضع ڈیبل گوڑہ۔ موضع ہری نگر۔ موضع محبت نگر محلہ بہادر پورہ خرد و کلاں۔ پہاڑی شریف حضرت میر محمود صاحبؒ۔ موضع گگن پہاڑ۔ موضع عطاپور موضع کاٹے درمن۔ کشن باغ موضع بندل گوڑہ میر ساگر۔ بارہ امرائی۔ پری ماجی پیٹھ۔ ندی موسلہ گوڑہ۔ رام باغ۔ حیدر گوڑہ۔ اوپرپلی۔ کوریڈی گوڑہ۔ موضع بدویل۔ مزرعہ حمایت ساگر حمایت ساگر۔ سیٹی گوڑہ۔"
محمد عبدالرزاق صاحب	اوپل کلاں	اوپل کلاں	موضع اوپل۔ پیرزادی گوڑہ
محمد علی صاحب	کوہ شریف	کوہ شریف	کوہ شریف۔ ملکاجگری۔ ناچوارم۔
		بوین پلی	کارخانہ ریلوے لالہ گوڑہ۔ نئی بستی لالہ گوڑہ۔ پیرزادی گوڑہ۔ تیرل ہٹہ عرف حیدر گوڑہ۔ رام کشٹاپور۔ میر پیٹھ۔ ملاپور۔ چنگی چرلہ۔ ستارہ پلی گھوڑہ کنٹہ۔ اسمٰعیل خاں گوڑہ۔ کریم گوڑہ۔ ریام پلی۔ پوگل گوڑہ۔ کتدن پلی۔ ناگورام۔ بخشائی گوڑہ۔ کہیرہ۔ چنتاپور۔ بتاپور۔ دمسی گوڑہ۔ یاپرال۔

			شیفع گوڑہ۔ شکر اللہ گوڑہ بخشی گوڑہ۔ سری گوڑہ۔ چیرلہ پلی۔ دیویا محال۔ حکیم پیٹھ۔ پوتانی پلی۔ تر کا پلی الوال۔ کوٹھی آصفیہ۔ خانہ جی گوڑہ حشمت پیٹھ بوین پلی۔ فیروز گوڑہ۔ شاہ پور نگر بیگم پیٹھ۔ موضع کوم پلی۔ بالانگر۔ بورڈنگ بیگم پیٹھ۔ لالن گوڑہ ۔؛
وزیر علی صاحب	مشیر آباد تعلقہ باغات	مشیر آباد	موضع زمستان پور۔ محلہ رسالہ نواب لطف الدولہ بہادر محلہ دایرہ زمستان پور۔ محلہ اڈکمیٹ۔ زمستان پور حال شریک لنگم پلی موضع باکوارم۔ محلہ کباڈی گوڑہ محلہ میوز ٹون باکوارم۔ محلہ مقطعہ ٹیپو صاحب حال نواب نالب جنگ محلہ ایلچی بیگ گوڑہ
عبد الجلیل صاحب	چلکل گوڑہ	چلکل گوڑہ	موضع چلکل گوڑہ۔ میلار گڈہ۔ سیتا پھل منڈی۔ تڈگڈہ۔ چینتہ باولی۔ کندی گوڑہ ۔؛
سید زین العابدین صاحب	ملک پیٹھ	ملک پیٹھ	ملک پیٹھ قدیم۔ سعید آباد۔
سید ولی اللہ حسینی صاحب	پرگنہ بالاپور	موضع بالاپور	۔ بالاپور۔ کتہ پیٹھ۔ ینکٹا پور۔ درگاہ حضرت تانا صاحب۔ چمپہ پیٹھ۔ جلل گوڑہ۔ میر پیٹھ۔ کرمن گھٹ ۔ کنگرہ کلان۔ ملاپور۔ تیرہ کنٹہ ۔؛
شرف الدین صاحب	کاچی گوڑہ	کاچی گوڑہ لنگم پلی	محلہ کاچی گوڑہ محلہ قطبی گوڑہ چپل بازار نارائن گوڑہ اسٹیشن کاچی گوڑہ۔ محلہ کرما گوڑہ۔ محلہ تکیہ گجرانی شاہ صاحب۔ محلہ ینار پیٹ۔ عنبر پیٹھ۔ رحمت پور اڈک پیٹھ۔ حیدر گوڑہ جبشی گوڑہ محلہ گنگ کوٹھی سیار

			ایڈن باغ۔ محلہ لنگم پلی"
محمد اکرام الدین صاحب	سرور نگر	سرور نگر	سرور نگر۔ حیات نگر۔ عنبر پیٹھ کلاں۔ کرمن گھ کٹہ پیٹھ۔ پھتل کنٹھ۔ صاحب نگر۔ بازار سنکیسہ گڈی انارم۔ منصور آباد۔ عبد اللہ پور۔ بیدلہ آبا گھٹکیسر۔ تارہ بستی پیٹھ۔ کنگرہ خورد۔ کنگرہ کلاں
ببدمن علیصاحب منصرم نائب	نامپلی	سوکٹ پلی	موضع گوکٹ پلی بہلول، خاں گوڑہ۔ پیرادی گوڑہ موسیٰ پیٹھ۔ سلطان نگر عرف بیرہ گڈہ۔ فتح نگر۔ رستم نگر۔ امیر پیٹھ۔ یلاریڈی پیٹھ۔ یوسف گوڑہ۔ بادشاہ نگر۔

نواب تہور جنگ اشرف الدولہ

رکن الملک خان دوران خان بہادر مرحوم

نواب مشیر جنگ مرحوم

آہ نواب مشیر جنگ مرحوم

آپ کی سرپرستی میں ادارہ ہذا نے اپنی پہلی جنتری غرہ محرم الحرام ۱۳۵۴ سنہ ار اور یکم آذر ۱۳۴۵ سنہ ف کو دوسری اور غرہ محرم الحرام ۱۳۵۵ سنہ ا ھ کو تیسری اور یکم آذر ۱۳۴۶ سنہ ف کو چوتھی اور غرہ محرم الحرام ۱۳۵۶ سنہ ا ھ کو پانچویں اور ۱۳۵۵ سنہ ا ھ کو چھٹی جنتری کے پیش کرنیکی عزت حاصل کی ادارہ ہذا کیلئے ۹ شوال المکرم ۱۳۵۵ سنہ ا ھ کی صبح نہایت نامبارک و نامسعود تھی کیونکہ آپکے انتقال پرملال کی خبر جانگسل سنی گئی۔ یہ ساتویں جنتری ہے جو ڈائرکٹری کی صورت میں آپکے انتقال پرملال کے بعد شائع ہوئی ہے اگرچہ کہ آپکے حالات مشیر عالم جنتری ۱۳۵۵ سنہ ار اور ۱۳۵۶ سنہ ا ھ نمبر یادگار سلور جوبلی میں بالتفصیل شائع ہو چکے ہیں۔ پھر بھی اب آخری دفعہ اس ڈائرکٹری میں اختصار کے ساتھ درج کرکے ادارہ اپنے حق کو ادا کر رہا ہے

آپ کا اصلی نام سید محمد کاظم خاں تھا آپ نواب میر علی حسین خان تہور جنگ اشرف الدولہ رکن الملک خان دوران خان بہادر (مرحوم) کے خلف اکبر تھے۔ ۱۳۰۲ سنہ ا ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ اردو فارسی عربی اور انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتے تھے ۱۳۱۱ سنہ ا ھ میں بتقریب جشن سالگرہ حضرت غفرانمکاںؒ خطاب خانی بہادری و جنگی (مشیر جنگ) و منصب دو ہزاری و یکہزار سوار و علم سے سرفرازی پائے اور اپنے والد کے انتقال کے بعد جملہ جائیداد و مناصب و جاگیرات سے مفتخر و مباہی ہوسے مثل اپنے اب و جد کے الطاف

شاہانہ سے ممتاز اور معزز مجلس وضع آئین و قوانین اور مجلس آرائش بلدہ کے ایک سرگرم رکن تھے۔ آپنے ہندوستان کے قریب قریب تمام بڑی بڑی شہروں کی سیر و سیاحت کی اور مقامات مقدسہ عراق و ایران کی زیارات سے بھی مشرف ہو چکے تھے نیز انگلستان کا بھی سفر فرمایا تھا امرائے حیدرآباد دکن میں آپکی ایک ممتاز حیثیت تھی اور ہر طبقہ میں آپکو ہر دلعزیزی حاصل تھی آپکا حلقہ احباب نہایت وسیع اور دست کرم ہمیشہ کشادہ تھا خاندانی امارت و وجاہت کے ساتھ ساتھ آپ میں جوہر مردم شناسی بدرجہ اتم موجود تھا۔ علما کی عزت اور اہل ہنر کی قدر کرتے تھے علمی کاموں سے آپکو بیحد دلچسپی تھی۔ آج ادارہ مشیر عالم ڈائرکٹری جو شاہراہ ترقی پر گامزن ہے وہ آپ ہی کی سرپرستی کی بدولت ہے اس سے آپکے علم دوست اور علم نوازی کا بخوبی پتہ چل سکتا ہے۔

افسوس آپنے بتاریخ ۹ رشوال المکرم ۱۳۵۵ھ داعی اجل کو لبیک کہا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے عزیز و اقارب سے جدا ہوکر اپنے آبائی مقبرہ (واقع پائین کوہ مولا علی ؑ) میں دفن ہوئے۔ آپ کے جنازہ کی مشایعت میں حکام عالیمقام و امرا و معزز و ممتاز افراد بہ تعداد کثیر شریک تھے۔ آپ کی وفات حسرت آیات پر اکثر شعرا نے مرثیہ اور تاریخی قطعات کے ذریعہ اور ہندوستان کے قومی اخباروں نے اپنے اخباروں کے کالموں کو سیاہ کر کے اظہار رنج و ملال کیا خدا بخشے مرحوم بڑے عمدہ صفات کے حامل نہایت منکسر المزاج اور متین امیر تھے۔ باوجود امارت غرور نام کو نہ تھا ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے تھے۔ آپ اپنی یادگار اس دار ناپائیدار میں پانچ فرزند (۱) نواب سید خورشید حسین خاں صاحب (۲) نواب سید ممتاز حسین خان صاحب (۳) نواب سید شہسوار علی خاں صاحب (۴) نواب سید کاظم حسین خاں صاحب اور (۵) نواب سید محمد اعظم خاں صاحب چھوڑ گئے۔ خداوند کریم مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (صمصام شیرازی)

جنتری آور تنخواہ

ایک یوم

۴ آنہ ماہوار سے ایک ہزار روپیہ ماہوار تک

تعداد	۲۹ دن کا مہینہ			۳۰ دن کا مہینہ			۳۱ دن کا مہینہ		
	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
۴ر	۲	۰	۰	۲	۰	۰	۲	۰	۰
۸ر	۳	۰	۰	۳	۰	۰	۳	۰	۰
۱۲ر	۵	۰	۰	۵	۰	۰	۵	۰	۰
عہ/	۷	۰	۰	۶	۰	۰	۶	۰	۰
عال	۱	۱	۰	۱	۱	۰	۰	۱	۰
سے	۸	۱	۰	۷	۱	۰	۷	۱	۰
للعہ	۲	۲	۰	۲	۲	۰	۱	۲	۰
صہ	۹	۲	۰	۸	۲	۰	۷	۲	۰
عـــہ	۶	۵	۰	۴	۵	۰	۳	۵	۰
عسہ	۰	۱۱	۰	۸	۱۰	۰	۴	۱۰	۰
سہ	۷	۰	۱	۰	۰	۱	۶	۱۵	۰

تعداد	۲۹ دن کا مہینہ			۳۰ دن کا مہینہ			۳۱ دن کا مہینہ		
	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
للعه	۱	۶	۱	۴	۵	۱	۸	۴	۱
صه	۷	۱۱	۱	۸	۱۰	۱	۱۰	۹	۱
مار	۲	۷	۳	۴	۵	۳	۷	۳	۳
مارء	۴	۱۴	۶	۸	۱۰	۶	۳	۷	۶
سمار	۶	۵	۱۰	۰	۰	۱۰	۱۰	۱۰	۹
اللعہ ر	۸	۱۲	۱۳	۴	۵	۱۳	۵	۱۴	۱۲
صمار	۱۰	۳	۱۷	۸	۱۰	۱۶	۱	۲	۱۶
الــ	۹	۷	۳۴	۴	۵	۳۳	۲	۴	۳۲

ڈاکخانہ کے ضروری قواعد کا خلاصہ

کاروباری ہر ایک ڈاک خانہ میں نمایاں طور پر لکھ کر لگا دیا جاتا ہے کہ کن کن اوقات میں کیا کیا کام ہونگے اور ڈاک کس وقت تقسیم ہوگی اور کس وقت بند کر دی جائے گی جس کام کے ختم کر دینے کے لئے جو وقت مقرر ہوتا ہے وہ کام ٹھیک اسی وقت ختم کر دیا جاتا ہے۔ بڑے ڈاکخانوں میں عموماً صبح آٹھ بجے سے شام کے چھ بجے تک کام ہوتا ہے مگر مختلف کاموں کیلئے اوقات مقرر ہوتے ہیں جن کا علم مقامی ڈاک خانوں سے ہو سکتا ہے۔ (دفعہ ۱۔ پوسٹل گائیڈ)

ڈاک خانہ کی تعطیلات ہر ایک اتوار نیو ایرس ڈے (یکم جنوری) گڈ فرائیڈے کرسمس ڈے (بڑا دن) سالگرہ شہنشاہ معظم یہ ڈاکخانوں کی عام تعطیلات کے دن ہیں جن میں ہندوستان کے تمام ڈاکخانوں میں سوائے چند ضروری کاموں کے اور کوئی کام نہیں ہوتا۔ ان عام تعطیلوں کے علاوہ عید الفطر، بقر عید، ہولی، جنم اشٹمی۔ دسہرہ اور دیوالی کی تعطیلیں بھی ہندوستان کے اکثر ڈاک خانوں میں ہوتی ہیں اور ہر صوبہ کے لئے کچھ مخصوص تعطیلات ان کے علاوہ بھی ہیں ہندو مسلمانوں کے تہواروں کی تعطیلات میں صرف ڈاک خانہ بند ہو جاتا ہے تار گھر بند نہیں ہوتا یعنی تار ان تعطیلات کے دنوں میں بھی حسب معمول آتے جاتے ہیں۔

ڈاک خانہ کی عام تعطیلات کے دنوں میں سوائے مندرجہ ذیل کاروبار کے اور کوئی کاروبار پبلک سے نہیں کیا جاتا۔

(۱) ولایتی ڈاک کی روانگی کے دن ڈاک کے ٹکٹ اور لفافے وغیرہ حسب معمول ملتے ہیں۔

(۲) اکسپریس تار اور اکسپریس تار کے منی آرڈر ہر روز تقسیم کئے جاتے ہیں اور

(۳) لیٹ فیس ادا کرنے پر اکسپریس تار اور منی آرڈر روانگی کے لئے بھی لے لئے جاتے ہیں۔ (دفعہ ۲۔ پوسٹل گائڈ)

دیر میں بھیجی جانیوالی اشیاء

کسی ڈاک کے بند ہونے کے مقررہ وقت کے بعد بھی (صرف ان ڈاک خانوں سے جن کو ایسا کرنے کا اختیار ہے اس ڈاک سے خطوط وغیرہ بھیجے جا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ دیر میں جانے والے خطوط کے لئے جو وقت مقرر ہے اس کے اندر پہنچ جائیں اور ان پر معمولی محصول کے علاوہ لیٹ فیس کا محصول بھی ادا کر دیا جائے لیٹ فیس کا محصول غیر رجسٹری شدہ اشیاء کے لئے عام طور پر دو پیسہ فی عدد اور رجسٹری شدہ اشیاء کے لئے دو آنے فی عدد لیا جاتا ہے۔ پارسل بعد از وقت نہیں لئے جا سکتے۔ (دفعہ ۱۳۔ پوسٹل گائڈ)

ڈاک گاڑی کا لیٹر بکس

ریل کی ڈاک گاڑیوں میں جو لیٹر بکس لگے رہتے ہیں ان میں بھی لفافے، پوسٹ کارڈ اور چھوٹے پیکٹ شرائط ذیل کی پابندی کے ساتھ ڈالے جا سکتے ہیں۔

(الف) کلکتہ بمبئی اور مدارس کے ریلوے اسٹیشنوں پر کوئی چیز ڈاک گاڑی

کے لیٹر بکس میں نہیں ڈالی جا سکتی۔

(ب) دوسرے اسٹیشنوں پر ڈاک گاڑی کے لیٹر بکس میں ڈاک ڈالنے کے لئے دو پیسہ فی عدد لیٹ فیس کا محصول زائد لگتا ہے۔ لیکن اگر اسٹیشن پر اور اسٹیشن سے ایک میل کے فاصلہ تک کوئی لیٹر بکس نہ ہو تو ایسی صورت میں ڈاک گاڑی کے لیٹر بکس میں بغیر لیٹ فیس کے بھی ڈاک ڈالی جا سکتی ہے۔ بیرنگ خطوط ڈاک گاڑی کے لیٹر بکس میں نہیں ڈالنے چاہئیں (دفعہ ۱۴ پوسٹل گائیڈ)

رجسٹری اور بیمے وغیرہ ڈاکخانہ کب بھیجنے چاہئیں

جن چیزوں کے متعلق اہلکاران ڈاک خانہ کو خاص طور سے اندراجات وغیرہ کرنے پڑتے ہیں۔ مثلاً رجسٹری بیمہ یا وی پی وغیرہ ان کو جس ڈاک سے بھیجنا مقصود ہو اس ڈاک کے بند ہونے سے کم سے کم آدھ گھنٹہ قبل ڈاک خانہ میں بھیج دینا چاہیئے (دفعہ ۱۲۔ پوسٹل گائیڈ)

تار اور تار کے منی آڈر

بڑے ڈاک خانوں میں جن کے ساتھ تار گھر بھی ہوتا ہے تار اور تار کے منی آڈر عام طور پر صبح ۸ بجے سے شام کے چھ بجے تک لئے اور دیئے جاتے ہیں اور اکسپریس (معجل) تار اور اکسپریس تار کے منی آرڈر لیٹ فیس ادا کرنے پر تار گھر بند ہونے کے بعد اور تعطیل کے دنوں میں بھی لئے جا سکتے ہیں۔ لیٹ فیس کم سے کم ایک روپیہ ہوتی ہے اور بعض اوقات اس سے زائد بھی (دیکھئے دفعہ ۱۔(۲) پوسٹل گائیڈ)۔

ڈاکخانہ کے ٹکٹ اور لفافے

ڈاک خانہ کے ٹکٹ ایک پیسہ سے لیکر

پندرہ روپیہ تک کے ہوتے ہیں ٹکٹوں کے علاوہ اکہرے اور جوابی پوسٹ
کارڈ ٹکٹ دار لفافے رجسٹری کے لفافے اخباروں اور کتابوں کے ریپر
ہوائی جہاز کے پوسٹنگ سرٹیفکٹ کے فارم تار کے فارم حسب ضرورت
ڈاک خانوں [illegible] اور پچاس پچاس فارموں کی کتابیں دو آنے
[illegible] (دفعہ [illegible] پوسٹل گائڈ)

[illegible]

[illegible] ایسی مشینیں بھی چلی ہیں جن کے ذریعہ سے ڈاک خانہ کا محصول پیشگی ادا کیا جا سکتا ہے ان مشینوں کے لئے پوسٹ ماسٹر جنرل سے لائسنس لینا پڑتا ہے۔ (دفعہ ۷۔ الف۔ پوسٹل گائڈ)

بیرونی ملکوں کیلئے جوابی کوپن

بیرونی ممالک کے خطوط میں جواب کیلئے کوپنیں بھی رکھی جا سکتی ہیں جن کے تبادلہ میں مکتوب الیہ اپنے ملک کے ڈاک خانہ سے اتنی ہی قیمت کے ٹکٹ حاصل کر سکتا ہے جو جواب کے لئے کافی ہوں (مفصل کیفیت کے لئے دیکھو دفعہ ۱۰۔ پوسٹل گائڈ)

پوسٹنگ سارٹیفکٹ

ڈاک خانہ سے غیر رجسٹری شدہ خطوط اور پیکٹ وغیرہ کے ڈاک میں ڈالنے کی سند بھی مل سکتی ہے جس کو سارٹیفکٹ آف پوسٹنگ کہتے ہیں۔ مقصد اس سند کا صرف یہ ہوتا ہے کہ فرستندہ کو اس کا اطمینان ہو جائے کہ اس کی بھیجی ہوئی چیز ڈاک خانہ میں پہنچ گئی ہے۔

سارٹیفکیٹ حاصل کرنیکا طریقہ

ہر اس چیز کا جس کی ڈاک خانہ سے باضابطہ [illegible]

پوسٹنگ سارٹیفکیٹ حاصل کیا جا سکتا [illegible]

(الف) ڈاک خانہ کے مطبوعہ فارم پر یا کسی سادے کاغذ پر سارٹیفکیٹ روشنائی سے لکھ کر اشیاء مرسلہ کے ساتھ ان اوقات میں جو سارٹیفکیٹ مذکور دینے کے لئے مقرر ہوں ڈاک خانہ کے اہلکار کے سامنے پیش کر دینا چاہیئے۔

(ب) سارٹیفکیٹ میں ان پتوں کو بجنسہ نقل کرنا چاہیئے جو اشیاء مرسلہ پر مرسل الیہم کے درج ہوں اور ہر تین چیزوں یا تین سے کم کے لئے سارٹیفکیٹ پر دو دو پیسہ کا ٹکٹ لگانا چاہیئے۔

(ج) جن چیزوں کی بابت سارٹیفکیٹ حاصل کرنا ہو ان کی صحیح تعداد سارٹیفکیٹ کے آخر میں لفظوں میں درج کر دینی چاہیئے اور ایک سارٹیفکیٹ میں یا درہے کہ تین چیزوں سے زیادہ درج نہ کرنی چاہئیں اور ہر سارٹیفکیٹ کے ساتھ وہی چیزیں پیش کرنی چاہئیں جو اس میں درج ہوں۔ (دفعہ ۱۷۔ پوسٹل گائڈ)

ڈاک میں ڈالی ہوئی چیز کا واپس لینا

ملکی ڈاک کے لفافے، پوسٹ کارڈ، رجسٹرڈ اخبارات کتابوں اور نمونوں کے پیکٹ اور پارسل اور غیر ملکی ڈاک کے خطوط اور غیر ممالک کے وہ پارسل بھی جو ہندوستان سے روانہ ہوئے ہوں بغیر مرسل الیہ کی اجازت کے بپابندی شرائط مندرجہ ذیل راستہ سے واپس منگا جا سکتے ہیں۔

(الف) کوئی مرسلہ چیز افسران مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک کی اجازت کے بغیر فرستندہ کو واپس نہیں کی جائے گی۔

(۱) فرسٹ کلاس پوسٹ ماسٹر صاحبان یا سپرنٹنڈنٹ صاحبان ڈاکخانہ جات۔

(۲) کسی حلقہ ڈاک کا بڑا افسر ڈاک خانہ۔

(۳) ڈائرکٹر جنرل ڈاک خانہ جات ہند۔

(۴) لوکل گورنمنٹ یا گورنر جنرل ان کونسل (خود یا بذریعہ اپنے سکرٹریوں کے)

(ب) ہر مرسلہ چیز کے واپس لینے کے لئے درخواست کے ساتھ ایک روپیہ کی فیس بھی داخل کرنی ہوگی جو کسی حالت میں واپس نہیں کیجائے گی۔

(ج) واپسی شئے مرسلہ کی درخواست تحریری افسران مندرجہ بالا میں سے کسی کو براہ راست بھی بھیجی جاسکتی ہے اور مقامی ڈاکخانہ کے کسی ذمہ دار افسر کے ذریعہ سے بھی

(د) شئے مرسلہ کی واپسی کی درخواست خود فرستندہ شئے مذکور کی طرف سے قبول کی جائے گی یا اس کے کسی مختار مجاز کی طرف سے۔

(ه) ہر درخواست کے ساتھ ایک تحریری بیان بھی ہوگا (جس کو سر بمہر لفافے میں بند کرکے درخواست کے ساتھ رکھا جاسکتا ہے) جس میں شئے مرسلہ کے واپس لینے کی وجوہات تحریر کی جائیں گی۔ اور یہ سر بمہر بیان کو صرف وہی افسر کھولے گا جس کے نام درخواست بھیجی جائے گی۔

(و) شئے مرسلہ کے راستہ میں روکنے اور مرسل الیہ کے حوالہ کرنے میں تار وغیرہ کے جو مصارف ہوں گے وہ سب شئے مذکور کے فرستندہ کو برداشت کرنے ہوں گے

(ز) درخواست واپسی شئے مرسلہ جب افسران مندرجہ بالا میں سے کسی کے

پاس پہنچ جائے گی تو افسر مذکور اس کا اطمینان کرنے کے بعد کہ درخواست واقعی فرستندہ شئے مذکور ہی نے بھیجی ہے اور جو وجوہات واپسی کی لکھی گئی ہیں وہ کافی ہیں حکم دے دیگا کہ شئے مذکور فرستندہ کو واپس دیدی جائے۔ ورنہ شئے مرسلہ فوراً اس کے مرسل الیہ کو بھیجدی جائے گی۔ (دفعہ ۸۱۔ پوسٹل گائڈ)

سکوں وغیرہ کی روانگی

سکے، سونا چاندی، قیمتی جواہرات، زیورات اور سونے چاندی کی دوسری چیزیں ملکی ڈاک میں بند کر کے بیمہ شدہ جا سکتی ہیں اور غیر ملکی ڈاک میں رجسٹری شدہ لفافوں یا بیمہ شدہ بکسوں میں بند کر کے ان ممالک کو جہاں ایسے بکس جا سکتے ہیں کرنسی نوٹ یا انکے آدھے صرف بیمہ شدہ ہی جا سکتے ہیں جو لوگ قیمتی اشیاء بغیر رجسٹری روانہ کرتے ہیں وہ اپنے مال کو خطرہ میں ڈالتے ہیں۔ (دفعہ ۴۰۔ پوسٹل گائڈ)

پیکنگ اچھا ہونا چاہیئے

چونکہ ڈاک خانہ ایسی چیزوں کے احتیاط سے پہنچانے کی کوئی ذمہ داری نہیں کرتا جن کے راستے میں ٹوٹنے پھوٹنے کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے ایسی چیزوں کو نہایت حفاظت کے ساتھ بند کر کے ڈاک میں بھیجنا چاہیئے تاکہ مہروں کی ضرب اور بار بار ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے سے شئے مرسلہ کو نقصان نہ پہنچے (دفعہ ۴۱۔ پوسٹل گائڈ)

بھیجنے والے کو اپنا پتہ بھی لکھدینا چاہیئے

شئے مرسلہ کے پتہ کی طرف بائیں جانب کے کونہ پر بھیجنے والے کو اپنا نام اور پتہ بھی لکھدینا چاہیئے تاکہ اگر شئے مذکور مکتوب الیہ کو تقسیم نہ کی جاسکے تو اس کے فرستندہ کو واپس بھیجنے کے لئے کھول کر دیکھنے کی ضرورت نہ پڑے ڈاکخانے

"لاپتہ خطوط کے دفتر" میں ہر سال ہزاروں چیزیں ایسی ضائع کر دی جاتی ہیں جن پر باہر ہی نہیں بلکہ اندر بھی فرستندہ کا پتہ نہیں ہوتا۔ (دفعہ ۴۳ پوسٹل گائڈ)

ڈاکخانہ کے خلاف شکایات

(۱) ڈاک خانہ کے خلاف جو شکایتی خطوط تحریر کئے جائیں ان کے کل محصول کا پیشگی ادا کرنا ضروری ہے ورنہ خط بیرنگ کر دیئے جائیں گے اور ان کا محصول فرستندہ سے وصول کیا جائے گا۔

(۲) شکایتیں پہلے ڈاک خانہ متعلقہ کے پوسٹ ماسٹر کو بھیجنی چاہئیں لیکن اگر معاملہ کی اہمیت آزادانہ تحقیقات کی متقاضی ہو یا پوسٹ ماسٹر متعلقہ کی کارروائی سے شکایت کنندہ مطمئن نہ ہو تو ایسی صورتوں میں سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات یا ایسے حلقہ متعلقہ کے پوسٹ ماسٹر جنرل کو لکھنا چاہیئے۔

خاص اہمیت رکھنے والی شکایتیں ہمیشہ پوسٹ ماسٹر جنرل کو بھیجنی چاہئیں سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات کے نام خط لکھنے کے لئے یہ پتہ کافی ہے (سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات مقامی)

(۳) منی آڈروں کی عدم ادائیگی یا غلط ادائیگی کی شکایت تاریخ روانگی منی آڈر سے بارہ مہینہ کے اندر اندر بھیجدینی چاہیئے ورنہ ان کی سماعت نہیں ہوگی۔ دیگر امور کے متعلق شکایات وجہ شکایت واقع ہونے کی تاریخ سے ۶ ماہ کے اندر چلی جانی چاہیئے اور غیر ملکی اشیاء کے متعلق کی روانگی سے ایک سال کے اندر اور اگر شکایت مذکور میں کسی شئے کی گمشدگی یا نقصان کا مطالبہ بھی شامل ہو تو روانگی شئی مذکور سے ۳ ماہ کے اندر بصورت گمشدگی اور تاریخ تقسیم شئی مذکور سے ایک ماہ کے اندر بصورت

نہ ملنے یا خراب ہو جانے کسی شے مرسلہ کے۔
تار منی آرڈروں کے محصول تار کی بابت کوئی مطالبہ جو روانگی منی آرڈر مذکور سے دو مہینے کے بعد پیش کیا جائیگا قابل سماعت نہ ہوگا۔
(۴) ملکی تاروں کے متعلق ایسی شکایتیں جن میں واپسی محصول وغیرہ کا بھی مطالبہ ہو پوسٹ ماسٹر جنرل حلقہ متعلقہ کے نام جانی چاہئیں اس قسم کی شکایات اسوقت قابل سماعت ہوں گی جب وہ روانگی تار سے دو مہینہ کے اندر اس افسر کے پاس پہنچ جائیں گی جس کے نام جانی چاہئیں اور غیر ملکی تاروں کی بابت شکایتی مطالبات تاریخ روانگی تار سے ۶ ماہ کے اندر بھیجدینی چاہئیں بجز اس صورت کے جس میں کسی غیر استعمال شدہ غیر ملکی جوابی تار کے محصول کی واپسی کا مطالبہ ہو۔ ایسے مطالبہ کی درخواست صیغہ افسر متعلقہ کو تاریخ روانگی تار سے تین مہینہ کے اندر پہنچ جانی چاہئے۔

ہندستانی ڈاکخانوں کے مختلف حلقے اور انکے بڑے افسروں کے پتے

صوبہ	افسر	مستقر
پنجاب اور صوبہ سرحد	پوسٹ ماسٹر جنرل حلقہ پنجاب و صوبہ سرحد	لاہور
صوبہ بنگال اور آسام	پوسٹ ماسٹر جنرل حلقہ بنگال و آسام	کلکتہ
صوبہ بمبئی	پوسٹ ماسٹر جنرل حلقہ بمبئی	بمبئی
صوبہ جات متوسط	پوسٹ ماسٹر جنرل صوبجات متوسط	ناگپور
مدراس	پوسٹ ماسٹر جنرل حلقہ مدراس	مدراس
صوبہ جات متحدہ آگرہ و اودھ	پوسٹ ماسٹر جنرل حلقہ صوبجات متحدہ	لکھنؤ
سندھ و بلوچستان	ڈائرکٹر ڈاک خانہ و تارگھر حلقہ سندھ و بلوچستان	کراچی
بہار و اڑیسہ	پوسٹ ماسٹر جنرل حلقہ بہار و اڑیسہ	پٹنہ

ڈاک کی تقسیم یا مکتوب الیہ کی حوالگی

حوالگی کی تعریف شئے موصولہ بذریعہ ڈاک اگر مکتوب الیہ کے مکان پر یا دفتر میں خود مکتوب الیہ کو یا اس کے کسی ملازم یا گماشتہ کو یا کسی اور شخص کو جو مکتوب الیہ کی ڈاک وصول کرنے کا مجاز خیال کیا جاتا ہے اگر اسی طریقہ پر حوالہ کر دی جائے جس طریقہ پر عام طور سے مکتوب الیہ کو ڈاک حوالہ کی جاتی ہے تو ایکٹ ڈاک خانہ جات کی رو سے اس کو "حوالگی ڈاک" سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ (دفعہ ۱۹۔ پوسٹل گائڈ)

بیمے، وی پی اور چنگی کی چیزوں کی حوالگی دو سو پچاس روپے سے زائد کے بیمے اور پچیس روپے سے زائد کے وی پی چیزیں بھی جن پر پچاس روپے سے زیادہ محصول چنگی واجب الادا ہوتا ہے، عموماً ڈاک خانہ ہی میں حوالہ کی جاتی ہیں (دفعہ ۲۰۔ پوسٹل گائڈ)

ڈاکیوں کے فرائض ڈاکیوں کو حکم ہے کہ وہ کوئی ایسی چیز جس پر کوئی رقم واجب الادا ہو بغیر کل رقم وصول کئے ہوئے مکتوب الیہ کو نہ دیں۔ ایسے ہی ان کو یہ بھی حکم ہے کہ چیزوں کی مکتوب الیہ سے رسید لینی ہے وہ بغیر رسید پر دستخط کرائے ہوئے مکتوب الیہ کے حوالہ نہ کریں۔ (دفعہ ۲۱۔ پوسٹل گائڈ)

لینے سے انکار مرسل الیہ اگر کسی چیز کو بغیر کھولے ہوئے فوراً ڈاکیہ کو واپس کر دیگا تو وہ شئے مذکور کی بابت کسی واجب الادا رقم کی ادائیگی کا ذمہ دار نہ ہوگا لیکن ایسی

صورت میں اس کو شئے مذکور کے لفافہ پر لکھنا پڑے گا کہ لینے سے انکار ہے۔ (دفعہ ۲۲۔ پوسٹل گائڈ)

چیزوں کا وصول کرلینا اگر کوئی شخص کوئی ایسی چیز جس پر ڈاک خانہ کا کوئی مطالبہ واجب ہے ڈاکیہ سے وصول کریگا تو اس پر رقم واجب کا ادا کرنا لازم ہو جائے گا۔ اگر واجب الادا مطالبہ سے زائد اس سے کچھ وصول کرلیا گیا ہو تو وہ بعد میں اس کی شکایت تقسیم کرنے والے ڈاکخانہ کے پوسٹ ماسٹر سے کرسکتا ہے (دفعہ ۲۳۔ پوسٹل گائڈ)

ڈاک خانہ اپنا مطالبہ کن طریقوں سے وصول کرسکتا ہے اگر کوئی شخص جس کے ذمہ ڈاک خانہ کا کوئی مطالبہ واجب ہے مطالبہ مذکور کی ادائیگی سے انکار کریگا تو اس سے مطالبہ مذکور اسی طریقہ سے وصول کیا جائے گا۔ جس طریقہ سے ایکٹ ڈاک خانہ جات کے ماتحت جرمانہ وصول کیا جاتا ہے ڈاکخانہ کو یہ بھی اختیار ہے کہ جب تک مطالبہ واجب وصول نہ ہو وہ شخص مذکور کی ڈاک کو روک لے (دفعہ ۲۴۔ پوسٹل گائڈ)

ڈاکخانہ سے براہ راست ڈاک منگانے کے طریقے

ڈاک کی براہ راست تقسیم (۱) کلکتہ بمبئی مدراس اور ان شہروں کے علاوہ جہاں پوسٹ بکس دینے کا طریقہ جاری ہے اور سب مقامات میں کسی شخص کی

طرف سے اس مضمون کی تحریری درخواست جانے پر کہ اس کی ڈاک ڈاکیوں کو نہ دی جائے بلکہ ڈاک خانہ میں محفوظ رکھی جائے تاکہ وہ خود آکر یا اپنا آدمی بھیجکر براہ راست ڈاک مذکور منگا لیا کرے ڈاک خانہ بلا کسی معاوضہ کے شخص مذکور کی ڈاک خود اس شخص کو یا اس کے کسی فرستادہ کو دیدی جایا کریگی لیکن یہ ڈاک کسی تھیلے وغیرہ میں بند کر کے نہیں بلکہ کھلی ہوئی دی جائے گی۔

(۲) ڈاک خانہ سے براہ راست ڈاک منگوانے والے اگر اپنے خرچ سے ایسے تھیلے خریدیں گے جن کی دو کنجیاں ہوں ایک ڈاک خانہ میں رہے اور ایک ڈاک منگانے والے کے پاس تو اہلکاران ڈاک خانہ ان تھیلوں میں تمام ڈاک جو پیشگی ادا شدہ ہو اور رجسٹری شدہ نہ ہو مقفل کر کے ڈاک منگانے والے کے فرستادہ کو دیدیا کریں گے ڈاک روانہ کرنے کے لئے بھی انہی تھیلوں سے کام لیا جا سکتا ہے لیکن بند تھیلیوں کے ذریعہ سے براہ راست ڈاک منگوانے اور ڈاک روانہ کرنیکا انتظام صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس مہینہ سے جس میں تھیلہ لیا جائے آئندہ مارچ تک (دونوں مہینوں کو شامل کر کے) ایک روپیہ ماہوار کے حساب سے فیس پیشگی ادا کر دی جائے مثلاً اگر اپریل میں تھیلہ لیا جائے تو بارہ روپے اور دسمبر میں لیا جائے تو چار روپے فیس ادا کرنی ہوگی ۳۱ مارچ کے بعد بارہ روپیہ پیشگی ادا کرنے پر ٹکٹ کی تجدید کرائی جا سکتی ہے ان فیسوں کی کسی صورت میں واپسی نہیں ہوگی (دفعہ ۲۸۔ پوسٹل گائڈ)

مخصوص نمبر کے پوسٹ بکس اور تھیلے

(۱) کلکتہ بمبئی مدراس دہلی اور ان تمام شہروں میں جہاں پوسٹ بکس کا

طریقہ جاری ہے براہ راست ڈاک منگانے کے لئے پوسٹ بکس کرایہ پر لئی جاسکتے ہیں ان بکسوں میں تمام پیشگی اداشدہ اور غیر رجسٹری شدہ خط پیکٹ وغیرہ جو پوسٹ بکس کے کرایہ دار کے نام وصول ہوتے ہیں اور کرایہ دار خود ڈاک خانہ آکر یا اپنا آدمی بھیج کر ڈاک خانہ کے کاروباری اوقات کے اندر جس وقت اس کو آسانی ہو پوسٹ بکس میں اپنی ڈاک نکال سکتا ہے ہر پوسٹ بکس کا ایک مخصوص نمبر ہوتا ہے جس کو پوسٹ بکس کا کرایہ دار اپنے پتہ میں بھی استعمال کرسکتا ہے پوسٹ بکس کی ایک کنجی کرایہ دار کے پاس اور ایک ڈاک خانہ میں رہتی ہے پوسٹ بکس کا کرایہ سال بھر کے لئے پیشگی پندرہ روپے لیا جاتا ہے اور سال سے کم کے لئے پانچ روپے سہ ماہی کے حساب سے پوسٹ بکس کے قفل اور کنجیوں کی قیمت بھی کرایہ دار ہی سے وصول کی جاتی ہے لیکن پوسٹ بکس چھوڑنے پر اگر قفل اور کنجیاں اچھی حالت میں ڈاک خانہ کو واپس کردی جائیں تو ان کی قیمت واپس مل جاتی ہیں۔

(۲) پوسٹ بکس کے بجائے یا پوسٹ بکس کے ساتھ مخصوص نمبر کا ایک پرائیوٹ تھیلہ بھی ڈاک خانہ سے براہ راست ڈاک منگانے اور پہنچانے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ پوسٹ بکس کی طرح اس تھیلہ کا بھی خاص نمبر ہوتا ہے اور ڈاک منگانے والے کو یہ تھیلہ مع ایک قفل اور دو کنجیوں کے خود خرید کردینا پڑتا ہے مخصوص نمبر کے اس تھیلہ کا کرایہ سال بھر کے لئے چوبیس روپے اور سال بھر سے کم کیلئے آٹھ روپے سہ ماہی کے حساب سے لیا جاتا ہے (دفعہ ۲۸ الف۔ پوسٹل گائڈ)

ایسے مقامات پر ڈاک کی تقسیم جہاں ڈاکئے روزانہ نہیں جاتے

جو شخص کسی ایسی جگہ رہتا ہو جہاں

ڈاکئے روزانہ نہیں جاتے وہ اپنی اور اپنے عزیزوں کی تمام غیر رجسٹری شدہ ڈاک اپنا آدمی روزانہ باقاعدہ ڈاک خانہ بھیج کر منگا سکتا ہے بشرطیکہ شخص مذکور کا فرستادہ بیرنگ اشیاء کا محصول ادا کرے یا بیرنگ اشیاء کے محصول کی ادائگی کے لئے ایک مناسب رقم ڈاک خانہ میں پیشگی جمع کرا دی جائے اس صورت میں ڈاک خانہ شخص مذکور کا حساب کھولدیگا۔ اور اس کا تصفیہ معین وقفوں کے بعد باقاعدہ ہوا کریگا۔

(۲) ڈاک منگانے والے کے فرستادہ کو رجسٹریاں بیمے اور منی آڈر کی رقومات بھی دی جاسکتی ہیں بشرطیکہ ڈاک منگانے والا ایک تحریر اس مضمون کی اپنی دستخطی ڈاک خانہ کو بھیجدے۔

میں ڈاک خانہ .... کے پوسٹ ماسٹر صاحب کو اجازت دیتا ہوں کہ وہ میرے فرستادہ مسمیٰ ...... کو تمام رجسٹریاں بیمے پارسل اور منی آڈروں کی رقومات حوالہ کر دیا کریں جو میرے یا میرے عزیزوں کے نام موصول ہوں اور فرستادہ مذکور سے رسید حاصل کرکے اس کو اشیاء اور رقومات مندرجہ بالا حوالہ کر دینے کی صورت میں ڈاک خانہ کو اشیاء و رقومات حوالہ کردہ کی نسبت تمام ذمہ داریوں سے بری الذمہ کرتا ہوں۔

لیکن قیمت طلب (وی پی) اشیا کسی شخص کے فرستادہ کو بغیر رقم واجب الادا پیشگی وصول ہوئے نہیں دی جائے گی۔

(۳) اگر ڈاک منگانے والا اپنے فرستادہ کو اپنی طرف سے دستخط کرنے کی اجازت نہ دے تو رجسٹریوں اور بیموں کی رسائید اور منی آڈروں کی کوپنیں فرستادہ کو

بہ اخذ رسید دیدی جائیں گی تاکہ وہ انھیں مکتوب الیہ کو پہونچا دے اور جب رسیدوں
اور کوپنوں وغیرہ کو مکتوب الیہ دستخط کر کے واپس کر دے گا تو اشیاء اور رقومات
متعلقہ فرستادہ کے حوالہ کر دی جائیں گی۔

(۴) یہ ضروری نہیں ہے کہ پوسٹ ماسٹر کے نام جو اجازت نامہ بھیجا جائے
اس میں سب ہی چیزوں کے فرستادہ کو حوالہ کرنے کا اختیار دیا جائے بلکہ صرف
غیر بیمہ شدہ رجسٹریوں کی نسبت بھی اختیار دیا جا سکتا ہے ایسی صورت میں بیموں
اور منی آڈروں کے متعلق وہی عمل کیا جائے گا جس کا اوپر ذکر ہوا۔

(۵) ڈاک منگانے والے کی خواہش پر اسکے خرچ سے تھیلا بھی مہیا کر دیگا۔ جس کے
ساتھ ایک قفل اور دو کنجیاں ہونگی۔ اس تھیلے میں بپابندی شرائط مذکورۂ بالا تمام
ڈاک بشمول رقم نقد رسائد و اطلاعنامہ جات وغیرہ احتیاط سے رکھدیئے جائیں گے
اور ان کے ساتھ ان کی ایک فہرست بھی ہوگی۔ تھیلہ کی ایک کنجی پوسٹ ماسٹر کے پاس
رہے گی اور ایک مکتوب الیہ کے پاس یہی تھیلہ ڈاک خانہ بھیجنے کے لئے بھی کام
میں لایا جا سکتا ہے لیکن کسی حالت میں کوئی رقم نقد اس تھیلہ میں بند کر کے ڈاکخانہ
نہیں بھیجی جائے گی اس تھیلہ کے ذریعہ سے ڈاک منگانے اور ڈاک روانہ کرنے کی
کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ (دفعہ ۲۹ و ۳۰ پوسٹل گائڈ)

قواعد ڈاک خانہ جات

سرکار عالی (مغلائی)

ٹپہ خانہ جات سرکار عالی میں حسب ذیل قیمت کے ٹکٹ و پوسٹ کارڈ

محمد اینڈ عبدالکریم مالکان دوکان حاجی وادا
محمد اینڈ عبدالکریم مالکان دوکان حاجی وادا
پتھر گٹی حیدرآباد دکن
ہر قسم کے مردانی و زنانی ملبوسات طرح طرح کے پارچہ جات مثلاً
ٹوئیڈ، سرج، سن پروف، بائلن، الپاک، سلک، نمونے
نمونے کے چکس اور ریشم جارجٹ، کریپ، تاش، مشجر بنارس
کمخواب کا زبردست ذخیرہ ہر وقت موجود رہتا ہے حیدرآباد دکن
کی سب سے بڑی اور قدیم دوکان ہے
ایک مرتبہ آزمائش شرط ہے
محمد اینڈ عبدالکریم
پتھر گٹی حیدرآباد دکن
فون نمبر ۳۳۵۴
محمد اینڈ عبدالکریم مالکان دوکان حاجی وادا

سب سے زیادہ اسٹاک جس جگہ ہو اُس جگہ معاملہ کرنا عین دانائی ہے
ہر قسم کے کاغذات اور اسٹیشنری وغیرہ ملنے کا

شاندار مرکز

رجسٹر شدہ
فانوس خیال
قیمت تین روپیہ
مصنفہ
سید جلال الدین توفیق
مرتبہ امیر الدین توفیق ہم سے خریدیے

دی عثمانیہ تجارتی ایجنسی
۸۷ ای اینڈ [illegible] سکندرآباد دکن

ایجنٹ
بنگال پیپر ملز کمپنی کلکتہ
چارلس ماریسن کمپنی لمیٹڈ مدراس
مدراس پنسل فیکٹری
ولس اینڈ کمپنی
نظام فونٹن پین
(میڈان انگلینڈ)
(وغیرہ وغیرہ)

جان ڈکنسن اینڈ میڈین برادرس کی مشہور و معروف
پرنٹنگ انکس اینڈ رولر کمپوزیشن اور رائٹنگ میٹریلس کا
اسٹاک ہر قسم موجود رہتا ہے ضرورت پر آرڈر دیجیے فوری تعمیل کی جائے گی

(۲) جب کہ محصول پیشگی ادا نہ ہو یا غیر کافی طور پر ادا ہوا ہو تو تقسیم کے وقت وصول کیا جائے گا۔

کسی بیرنگ خط یا کمر بند پر ..... پیشگی شرح محصول کا المضاعف کسی غیر کافی خط یا کمر بند پر ... کمی کا المضاعف۔

فیس رجسٹری ہر ایک خط پوسٹ کارڈ یا کمر بند معمولی یا کمر بند نمونہ یا بھنگی کے لئے رجسٹری مطلوب ہے ۲ر ۸ر

(فیس بیمہ) (فیس پرچہ رسید طلب)

ہر سو روپیہ کی بیمہ شدہ مالیت کیلئے ۲ر رجسٹر شدہ کے لئے ار

کمیشن منی آڈر ۱۰ تک ۲ر ۱۰ سے زاید ۲۵ تک ۴ر ۲۵ سے زاید ہو تو ہر پورے ۲۵ کے لئے ۴ر اور تتمہ کے لئے اگر ۱۰ تک ہو تو ۲ر اور اگر ۲۵ تک ہو تو ۴ر۔

فیس وی پی یہ فیس اس قسم پر شمار کی جاتی ہے جو مرسل کو ادا شدنی ہے اور اس کی شرح وہی ہے جو منی آڈر کمیشن کی ہے۔

سرکار عظمت مدار (انگریزی)

میں حسب ذیل قیمت کے پوسٹ کارڈ ٹکٹ و لفافہ جات وغیرہ رائج ہیں اور ہر ٹپہ خانہ سرکار مذکور میں مل سکتے ہیں۔

پوسٹ کارڈ سنگل	۳ر	پوسٹ کارڈ جوابی	۱ر	ٹکٹ دار لفافہ	ار ۳ر

ٹکٹ ایک تولہ کیلئے	۱ر	ٹکٹ	۲ر	ٹکٹ	۶ر
ٹکٹ	-/	ٹکٹ	۲؎ر	ٹکٹ	۸ر
ٹکٹ	./	ٹکٹ	۳ر	ٹکٹ	۱۲ر
ٹکٹ	؎ر	ٹکٹ	؎ر	ٹکٹ	عہ
ٹکٹ	۱ر	ٹکٹ	۴ر	لفافہ رجسٹری (۴ر ۹ر)	

پیکٹ پارسل ان رجسٹرڈ پیکٹ ۵ تولہ تک ؎ر ۵ تولہ سے زاید ہر ۵ تولہ اور اس کے کسرات پر (؎ر) پارسل ۲۰ تولہ وزن تک ۲ر ۲۰ تولہ سے زاید ۴۰ تولہ تک ۴ر ۴۰ تولہ سے زائد ہر ۴۰ تولہ اور اس کے جزو مقدار پر (۴ر) خرچہ رجسٹری ۳ر علاوہ ہوگا۔ اور وی پی پیکٹ یا پارسل بلا رجسٹرڈ نہیں جا سکے گا۔

بک پوسٹ مطبوعہ کاغذات کتابیں سادہ کاغذ تصویریں نقشے کاپیاں پروف مسودہ اور دوسرے کاروباری کاغذات جن کو پرائیوٹ خط وکتابت سے کوئی تعلق نہ ہو بذریعہ بک پوسٹ جا سکتے ہیں ایک پیکٹ کا سائز زائد سے زائد دو فٹ لمبا ایک فٹ چوڑا اور ایک فٹ اونچا ہو سکتا ہے گول پیکٹ کی لمبائی زائد سے زائد ۲½ انچ اور قطر (۴) انچ ہونا چاہیئے اور پیکٹ کے سرے کھلے ہونی چاہیئں تاکہ بغیر کاغذ کے چاک کئے اندر کی چیز دیکھی جا سکے ۵ تولہ تک ایک پیکٹ پر ؎ر محصول ہوگا اور ۵ تولہ تک اوسکی کسرات کی زیادتی پر ؎ر بڑھ جائیگا۔

اخبارات جو اخبارات کہ ڈاک میں رجسٹر ہوتے ہیں اسکی شرح محصول حسب ذیل ہوگی

نمبر	وزن	محصول	نمبر	وزن	محصول
۱	۸ تولہ تک	۔/	۳	ہر ۲۰ تولہ یا اسکی کسر پر	۱/
۲	۸ تولہ سے زاید ۲۰ تولہ سے کم	۱/			

نوٹ:۔ جس تاریخ کا اخبار اسی تاریخ کو پوسٹ ہو گا تو محصول بدستور رہیگا ورنہ تاریخ گذرنے کے بعد بک پوسٹ محصول لیا جائیگا۔

بیمہ — اپنے تمام قیمتی سامان نوٹ چک ہنڈیاں زیورات اور قیمتی دھاتیں مثلاً چاندی سونا زیورات وغیرہ کے پارسل کو بیمہ کرانا چاہیئے جس پر علاوہ فیس رجسٹری اور محصول پارسل کے مندرجۂ ذیل شرح ٹکٹ لگانا چاہیئے ایک صدر روپیہ کی مالیت تک ۲ ر ڈیڑھ سو پر ۳ ر دو صد پر پانچ آنہ دو صد سے ایکہزار تک فی صد ۲ ر یکہزار سے تین ہزار تک فی صد ایک آنہ تین ہزار سے زاید بیمہ نہیں کیا جا سکتا۔

نوٹ:۔ چھ سو سے زائد منی آڈر نہیں ہو سکتا اور جو منی آڈر بذریعہ تار بھیجنا ہو تو منی آڈر فارم کی خانہ پوری کر کے بذریعہ تار کا لفظ اوپر لکھدینا چاہیئے اسکی فیس حسب ذیل ہے فیس منی آڈر بحساب روپیہ فیس تار بحساب الفاظ و پتہ۔

تار — تار دو قسم کے ہوتے ہیں ایک معمولی دوسرا ضروری انکی فیس حسب ذیل ہے۔

ضروری تار کی فیس ۸ الفاظ تک ۱۲ جس میں مکتوب الیہ کا پتہ بھی شامل ہے اگر الفاظ ۸ سے زائد ہو جائیں گے تو ہر لفظ پر ۲ ر زائد دینا ہوگا۔

معمولی تار کی فیس ۸ الفاظ تک ۹ ر جس میں مکتوب الیہ کا پتہ بھی شامل ہے مگر ۸ الفاظ سے زائد ہوں تو ہر لفظ پر ایک آنہ زائد لیا جائیگا۔

اخباری تار کی فیس

ضروری ۴۸ الفاظ تک ایک روپیہ ۴۸ الفاظ سے زائد ہر چھ الفاظ کے لئے ۲ر بتہ صفت معمولی ۴۸ الفاظ تک ۸ر ۴۸ الفاظ سے زائد پر ۱۶ الفاظ کے لئے ار بتہ صفت۔

سیونگ بنک

(۱) ہر شخص اپنے یا اپنے نابالغ بچے کے نام پر جس کا وہ خود سرپرست ہے ڈاک خانہ کے سیونگ بنک میں روپیہ جمع کرا سکتا ہے

(۲) دس روپیہ پر ۳ فیصدی سالانہ حساب سے سود ملیگا۔ سود اس کم سے کم رقم پر ملیگا جو مہینہ کے شروع سے آخر تک ڈاک خانہ میں جمع رہی ہو۔

(۳) ایک نام پر ایک ہی حساب کھولا جا سکتا ہے۔

(۴) چار آنہ سے کم کوئی رقم جمع نہ ہوگی اور پائیاں بھی جمع نہیں ہوں گے۔

(۵) ایک سال میں ساڑھے سات سو روپیہ سے زیادہ جمع نہیں ہو سکتا۔

(۶) ہفتہ میں ایک ہی بار روپیہ نکالا جا سکتا ہے۔

(۷) ایک ڈاک خانہ سے دوسرے ڈاک خانہ میں حساب منتقل ہو سکتا ہے۔

(۸) حساب کے وقت ڈاک خانہ سے ایک پاس بک ملیگی اگر یہ گم ہو جائے تو ایکروپیہ ادا کرنے پر دوبارہ مل سکتی ہے لیکن کوئی شخص اس گمشدہ پاس بک کو حاصل کر کے جعلی دستخط سے روپیہ نکال لے تو ڈاک خانہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

قسم	غیر ممالک کے لئے	برطانیہ عظمیٰ اور اس کے مقبوضات کیلئے	قسم	غیر ممالک کے لئے	برطانیہ عظمیٰ اور اس کے مقبوضات کیلئے
پوسٹ کارڈ	۲ر جوابی ۴ر	۲ر جوابی ۴ر	پیکٹ فی اونس	؎ر	؎ر
لفافہ (ایک اونس تک)	۳ر ۶ر	۲ر ۶ر	رجسٹری	۳ر	۳ر
ہر مزید اونس یا اسکا جزو	۲ر	۲ر	واپسی رسید	۳ر	۳ر
سیلون اور پرتگیز انڈیا کے لئے وہی محصول ہے جو کہ ہندوستان کیلئے ہے					

شرح بیمہ ممالک غیر

برٹش مقبوضات اور غیر ممالک کے لئے ۱۲ پونڈ کی مالیت تک ——— ۴ ۰ ر

۱۲ پونڈ سے زائد ہر ۱۲ پونڈ یا جزو کے لئے ——— ۴ ۰ ر

شرح منی آرڈر ممالک غیر

دس روپیہ تک ۳ ر

دس روپیہ سے ۲۵ روپیہ تک ۶ ر

اس سے زائد ہر ۲۵ روپیہ یا اس کی کسر پر ۶ ر

پیکٹ ممالک غیر فی ۵ تولہ ۲ ر

پارسل کی شرح تمام بیرونی ممالک کے لئے علیحدہ علیحدہ مقرر ہے جو ڈاکخانہ سے دریافت کرنے پر معلوم ہو سکتی ہے۔

شرح محصول تار برقی ممالک غیر

نام ملک	فی لفظ	نام ملک	فی لفظ
عدن براہ بمبئی	۳/ ر	مکہ براہ ایسٹرن	عالـ ۱۵ ر
برٹش ایسٹ افریقہ براہ عدن، زنجبار	۱ ر	ایشیائی ٹرکی براہ ایسٹرن، فلسطین	۱۳ ر
آسٹریلیا براہ مدراس	عالـ ۴ ر	جرمنی براہ ایسٹرن	۴ ر
چین ہانگ کانگ، شنگھائی براہ بہاسو	عہ	مصر اسکندریہ براہ عدن، برطانیہ عظمیٰ شمالی آئرلینڈ	۱۲ ر
جاپان براہ مدراس	عالـ ۲ ر	جنوبی افریقہ	۱۵ ر
فرانس براہ ایسٹرن	۳ ر	اسپین	۴ ر
عراق براہ کراچی	۱۴ ر	اسٹریا، روس ٹرکی براہ ایسٹرن	۵ ر

ہوائی جہاز کی ڈاک

ہوائی جہاز کے ذریعہ سے جو خطوط ممالک غیر بھیجے جائیں ان پر انگریزی ڈاک خانہ کے قواعد پہ خانہ کا نفاذ ہوگا جسکی تفصیل پوسٹ اینڈ ٹیلگراف گائیڈ سرکار عظمت مدار میں مل سکتی ہے لیکن یہاں پر ہم چند ضروری باتیں جو حیدرآباد سے اس قسم کے ڈاک بھیجنے والوں کے لئے مفید مطلب ہیں درج کرتے ہیں ہندوستان سے انگلستان اور بعض دیگر ممالک کو ہوائی جہاز کے ذریعہ سے ہر ڈاک لیجانے کا انتظام ہے اور اس کیلئے ہر ہفتہ میں دو بار کراچی سے ڈاک کا ہوائی جہاز روانہ ہوتا ہے اور آتا ہے خود ہندوستان کے اندر دہلی جودھپور کراچی اور گوداوری کے مابین ہوائی جہاز کے ذریعہ سے ڈاک پہنچانے کا انتظام ہے لیکن اس سے اہل حیدرآباد کو کوئی نفع نہیں اس لئے حیدرآباد سے ممالک غیر کو ہوائی جہاز سے جانیوالی ڈاک کے لئے کراچی ہی کے راستہ میں سہولت ہے جو خطوط وغیرہ اس مقصد کے لئے روانہ کئے جائیں وہ کراچی ایسے وقت پہونچ جانا چاہئے کہ یکشنبہ اور چہارشنبہ کی صبح جو ڈاک کے تھیلے بند کئے جاتے ہیں ان میں یہ شامل ہوسکیں صحیح وقت ڈاک میں خط وغیرہ ڈالنے کا قریبی انگریزی ڈاک خانہ سے دریافت کیا جاسکتا ہے جو خطوط وغیرہ ممالک غیر کو اس ذریعہ سے روانہ کئے جائیں ان کے اوپر ہوائی جہاز کا نیلا ٹکٹ ہونا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ محصول کا پورا ٹکٹ ہونا چاہئے جو معمولی ڈاک کے ہے اور اگر رجسٹرڈ چیز ہے تو رجسٹری کے محصول کے علاوہ ہے ہوائی جہاز کے ڈاک کا محصول مقامی پوسٹ آفس سے دریافت فرمائیے ہر انگریزی ڈاک خانہ میں پوسٹل گائیڈ بہ قیمت ہر وقت مل سکتا ہے اولاً کراچی سے ہوائی ڈاک کا ہفتہ میں ایکبار روانگی اور آمد کا انتظام تھا۔ لیکن دفتر

انڈین پوسٹ اینڈ ٹیلگراف کی حالیہ ایک اطلاع سے منظر ہے کہ اب ہندوستان سے یورپ جنوبی افریقہ کراچی سے رنگون مدراس اور لاہور ہفتہ میں دو بار ہوائی جہاز کے ذریعہ ڈاک کی روانگی کا انتظام کیا جا چکا ہے ہوائی جہاز کے ذریعہ ڈاک یورپ جنوبی افریقہ سے کراچی ہر پنجشنبہ اور یکشنبہ کو پہونچتی ہے اور کراچی سے یورپ جنوبی افریقہ ہر یکشنبہ اور چہارشنبہ کو روانہ ہوتی ہے اندرون ہند کی ہوائی ڈاک کے اوقات سے ہر دو جانب (آمد و رفت) میں کنکشن رکھا گیا ہے ہوائی جہاز کے ذریعہ خاص خاص مقامات پر خطوط منی آڈر پارسل وغیرہ روانہ کرنیکا آخری دن وقتاً فوقتاً اپنے مقامی ڈاکخانہ (انگریزی) سے دریافت کیجئے ہوائی جہاز کے ذریعہ سے جو چیز بھیجی جائے اس پر ہوائی جہاز کے ٹکٹ کے اوپر یا نیچے راستہ کی تشریح ضروری ہے۔

ہوائی جہاز کی ڈاک مختلف مقامات تک پہنچنے کی مدت حسب ذیل ہے

کراچی سے جاسک تک ۷ گھنٹے	کراچی سے لنکا یا بوشہر تک ایک دن
کراچی سے عراق تک ۲ دن	کراچی سے فلسطین تک ۲ ½ دن
کراچی سے مصر تک ½ دن	کراچی سے یونان تک ۳ ½ دن
کراچی سے ابطالیہ تک ۴ دن	فرانس و انگلستان تک ۶ دن

ہوائی جہاز کے ذریعہ منی آرڈر پارسل

ہوائی جہاز کے ذریعہ سے منی آرڈر اور پارسل بھی جا سکتے ہیں منی آرڈر پر علاوہ مقررہ فیس منی آرڈر خواہ کتنی ہی رقم کا ہو ہوائی جہاز کا محصول علٰحدہ ادا کرنا ہوگا۔ نیز پارسل کے لئے بھی ایسا ہی ہے۔

مقامات

راستہ کا نشان

مقامات	راستہ کا نشان
یونان۔ البانیہ۔ جگوسلافیہ۔ چیکوسلافیہ۔ ہنگری۔ آسٹریا۔ بلغاریا۔ رومانیہ۔ یوروپین ترکی۔	کراچی۔ یونان
ایطالیہ۔ سسلی۔ سوئزرلینڈ۔ لکسمبرگ۔ ہالینڈ۔ جرمنی۔ پولستان۔ وینزنگ۔ ناروے۔ سویڈن۔ ڈنمارک۔ روس۔ واستھونیہ۔	کراچی۔ ایطالیہ
فرانس۔ بلجیم۔ فیلنڈ۔ اسپین۔ پورتگال۔ ممالک متحدہ امریکہ۔ کناڈا۔	کراچی۔ فرانس
برطانیہ عظمیٰ۔ شمالی آئرستان۔ آئرش۔ فری اسٹیٹ۔ لٹونیہ۔ لیتھوانیہ۔	کراچی۔ انگلستان

فہرست ٹپہ خانہ جات سرکار عالی

ٹپہ خانہ اسٹیشن نامپلی
ٹپہ خانہ اسٹیشن نامپلی
ٹپہ خانہ افضل گنج
ٹپہ خانہ بیگم بازار
ٹپہ خانہ چپل گوڑہ
ٹپہ خانہ دارالشفاء
ٹپہ خانہ شاہ علی بنڈہ
ٹپہ خانہ اعظم پورہ
ٹپہ خانہ عدالت العالیہ
ٹپہ خانہ بوین پلی

ٹپہ خانہ جوبلی
ٹپہ خانہ چندرائن گٹہ
ٹپہ خانہ حسینی علم
ٹپہ خانہ حیدرآباد (عابد روڈ)
ٹپہ خانہ حیات نگر
ٹپہ خانہ خیریت آباد
ٹپہ خانہ درگاہ حضرت حسین شاہ ولی
ٹپہ خانہ رجمنٹ بازار
ٹپہ خانہ سلطان بازار
ٹپہ خانہ سرورنگر

ٹپہ خانہ شمس آباد
ٹپہ خانہ سکندرآباد
ٹپہ خانہ عنبرپیٹھ
ٹپہ خانہ کاروان ساہوان
ٹپہ خانہ گولکنڈہ
ٹپہ خانہ میسرم
ٹپہ خانہ یاقوت پورہ
ٹپہ خانہ ابراہیم پٹن
ٹپہ خانہ امیرپیٹھ
ٹپہ خانہ بھاتیا نجومی چمن گولی گوڑہ

تعطیلات مخصوص بہ سررشتہ ٹپہ سرکار عالی

عام تعطیلات	۱	ہر جمعہ	دیوالی	۱	پہلا دن
محرم الحرام	۱	۱۰ محرم	دسہرہ	۱	پہلا دن
عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۱	۱۲ ربیع الاول	اوگادی	۱	یکم جیت سدی
عید الفطر	۱	غرہ شوال	سالگرہ مبارک حضور پرنور	۱	غرہ رجب
عید الضحی	۱	۱۰ ذی الحجہ	سالگرہ مبارک ملک معظم کنگ ہمارج ششم	۱	ذریعہ جریدہ

ٹپہ خانہ جات انگریزی موقوعہ ممالک محروسہ سرکار عالی

اورنگ آباد چھاؤنی	جالنہ	شاہ آباد	مکتھل
اورنگ آباد	جالنہ پیٹھ	عثمان آباد	نانڈیر
افضل گنج	حیدر آباد	کمنٹر	نارائن پیٹھ
بلارم بازار	اسٹیشن نام پلی	کشتنا	نکراکول
بیگم پیٹھ	حیدر آباد ورزیڈنسی	کیل	واڑی
بوین پلی	خیریت آباد	گنگا کھیڑ	ہیوز ٹون
پیٹن	رائچور	گلبرگہ	ہمناباد
پربھنی	ریجمنٹل بازار	لنگسگور	ہنگولی
پرتور	سکندر آباد	لاتور	یادگیر
ترملگری	سیلو	لالہ گوڑہ	پرلی
تانڈور	سنگارینی کولریز	مانوت	.
جیمس بازار	سپرز لائنز	مومن آباد	.

مختصر قواعد ریلوے

ریل کا وقت ریل کے ٹائم ٹیبلوں میں مدراس کا ٹائم دیا جاتا ہے اور تمام ہندوستان کے ریلوے اسٹیشنوں پر بھی ٹائم استعمال میں آتا ہے یہ کلکتہ کے وقت سے ۳۲ منٹ پیچھے الہ آباد کے ٹائم سے ۷ منٹ پیچھے دہلی کے ٹائم سے ۱۲ منٹ آگے آگرہ سے دس منٹ آگے اور بمبئی سے تیس منٹ آگے ہے اور ریل کا وقت ہمیشہ نیم شب سے نیم شب تک شمار ہوتا ہے مثلاً ۱۴ بجے سے دن کے (۲) بجے مراد ہے۔ دن کے ۲ بجے اور ۱۷ بجے سے مراد ۵ بجے سہ پہر۔

ذمہ داری کوئی ریلوے کمپنی ذمہ داری نہیں کرتی کہ اوقات معینہ پر وہ ضرور ہی فلاں اسٹیشن پر پہونچ جاویگی تاہم اپنی طرف سے پوری کوشش و وعدہ کرتی ہے اس لئے توقف سے جو نقصان ہو اُس کی ذمہ دار نہیں نہ کسی مسافر کو خواہ اوّل و دوم درجہ کا ہو سونے کے لئے جگہ دینے کی ذمہ دار ہے۔ البتہ اگر مسافروں کی بھیڑ نہ ہو تو اوّل و دوم درجوں کو آرام پہونچایا جاتا ہے۔

سوار ہونا وقت مقررہ سے دس پندرہ منٹ پہلے اسٹیشن پر پہونچ جانا چاہئے تاکہ آرام سے ٹکٹ لیکر سوار ہو سکیں یا بوجھ تلوا سکیں لیکن اگر ٹکٹ مل چکا ہے اور مسافروں کو ریل پر جگہ نہ ہونے کی وجہ سے سوار نہ کیا گیا ہو تو ان کو چاہیئے کہ ٹکٹ تین گھنٹہ کے بعد بکنگ آفس میں واپس کرنے کے لئے پیش کر دیں اس کا کرایہ واپس مل جائیگا اگر

ٹکٹ لینے کے بعد مسافر فوراً بیمار ہو جائے یا کوئی اتفاقی مجبوری پیش آجائے تو فوراً ٹکٹ واپس کر دینے پر کرایہ واپس مل سکتا ہے۔

ریل کے درجے

مسافروں کو سوار ہونے کے لئے ہندوستانی ریلوں میں چار درجے مقرر ہیں اوّل۔ دوم۔ اور درمیانہ انٹرمیڈیٹ اور سوم اور جو ٹکٹ ان درجوں کے دئے جاتے ہیں قریب قریب اُن کے وہی رنگ ہوتے جو ان درجوں کے ہیں۔

بچوں کا کرایہ

تین سال سے کم عمر کے بچے کا کرایہ معاف ہے اور تین سال سے زائد بارہ سال کی عمر تک کے بچے کا نصف کرایہ لیا جاتا ہے۔

انقطاع سفر

ہر ایک مسافر جس کے پاس سو میل سے زائد سفر کرنے کا ٹکٹ موجود ہو تو ہر ایک سو میل ۲۴ گھنٹہ کے لئے ٹھہر سکتا ہے مگر ٹھہرنے کے لئے اسٹیشن ماسٹر کی ٹکٹ پر دستخط کرا لینا چاہئے۔

مسافر جو اپنا ٹکٹ استعمال نہیں کر سکتے

اگر مسافر نے ٹکٹ خرید ا ہو مگر کسی وجہ سے سفر کرنے سے مجبور ہو اور اگر ٹکٹ سے فائدہ نہ اٹھا سکتا ہو تو اسٹیشن ماسٹر کو درخواست دینے پر ٹکٹ واپس لئے جا سکتے ہیں اور اس کا کرایہ واپس دیدیا جائیگا اگر کسی خاص درجہ میں جگہ نہ ہونے کے باعث ادنیٰ درجہ میں سفر کیا گیا ہے تو ایسی صورت میں گارڈ کو اطلاع دیکر منزل مقصود کو پہونچکر بقیہ رقم ریلوے سے واپس لیجا سکتی ہے

اسباب

ہر ایک مسافر کا اسباب تولا جاتا ہے اور مندرجہ ذیل درجہ کے ٹکٹ پر حسب ذیل وزن کا اسباب بغیر مزید کرایہ کے لیجانے کا حق ہے ہر ایک اول درجہ کے ٹکٹ پر ۲½ من اور دوم درجہ کے ٹکٹ پر ایک من انٹر کے ٹکٹ پر ۳۰ سیر

ہر ایک تیسرے درجہ کے ٹکٹ پر ۲۵ سیر نصف ٹکٹ کے لئے نصف وزن کیا جاتا ہے
اس سے زائد وزن کے اسباب کو پہلے لگیج کرلینا چاہیئے پارسل کا کرایہ حسب ذیل چارج
کیا جاتا ہے پارسل کا کرایہ یا تو وزن پر لیا جاتا ہے یا بروئے پیمایش مگر بستر اور کھانے کا
سامان وزن سے مستثنیٰ رہیگا۔ اور بلا محصول لیجایا جاسکتا ہے پیمایش میں مکعب فٹ ۱۰ سیر
کے برابر شمار ہوتا ہے پارسل میں ڈہائی سیر وزن کا کرایہ ہر ایک ۵۰ میل یا اس کے جزو
پر ۶ر سے زائد عہ تک اور ۵ سیر کا ہر ایک ۲۵۰ میل یا اس کے جز پر ۶ر زائد سے زائد عہ تک ہے
لگیج میں کم از کم ۱۰ سیر وزن کا کرایہ چارج ہوتا ہے۔

ٹھیک وقت پر جاگنے کی ترکیب۔ فرسٹ سکنڈ کلاس کا مسافر رات کے سفر میں
اگر کسی اسٹیشن پر کسی گھنٹہ پر جاگنا چاہے اور خود انتظام نہ کرسکے تو گارڈ کو نوٹ کرا سکتا ہے وہ
وقت معینہ پر جگانے کی کوشش کریگا۔

تبادلہ ٹکٹ چھوٹے درجہ کا ٹکٹ اثناء سفر میں اگر اونچے درجہ میں بدلنا چاہے تو ہر
اسٹیشن ماسٹر یا ٹرولینگ (گاڑی کیساتھ رہنے والا ٹکٹ بابو) سے
واقعی زائد کرایہ دیکر بدل سکتا ہے یا گارڈ سرٹیفکٹ حاصل کرکے درجہ بدل سکتا ہے اور
بعدہ کرایہ داخل کرسکتا ہے۔

بلا ٹکٹ کا سفر اگر کسی وجہ مجبوری سے ٹکٹ حاصل کرنیکا موقع نہ ہو تو گارڈ سے
اطلاع دیکر سارٹیفکٹ حاصل کرکے بیٹھ سکتا ہے بشرطیکہ وہ پہلے
ہی اپنے کو بلا ٹکٹ ظاہر کردے فرسٹ کلاس مسافر سے ایک روپیہ سکنڈ وانٹر کلاس سے ۸ر
تھرڈ کلاس سے ۴ر سے عہ تک واقعی محصول لیا جائیگا اگر مسافر اپنے کو چھپائے اور پکڑا جائے
تو فرسٹ کلاس سے چھ روپئے سکنڈ اور انٹر کلاس سے تین روپیہ اور تھرڈ کلاس سے ایکروپیہ

جرمانہ علاوہ کرایہ لیا جائیگا لیکن کرایہ تعداد جرمانہ سے اگر کم ہو تو دو چند محصول لیا جائیگا

گم شدگی ٹکٹ

مسافر کو نمبر نوٹ کرکے رکھنا چاہیئے اگر ٹکٹ جاتا رہے تو نمبر ٹکٹ بتلانا چاہیئے ٹکٹ کلکٹر کو اور ٹکٹوں کے چیک کرنیوالے کو اگر واقعی گم شدگی کا اطمینان ہو جائے تو بلا محصول چھوڑ سکتا ہے۔

نیچے یا اونچے درجہ میں سفر کرنا

جس درجے کا ٹکٹ لیا ہے اُس سے اونچے درجے میں بلا کرایہ زیادہ دینے کے سفر کرنا جرم ہے لیکن اگر ریل میں جگہ نہیں ہے تو گارڈ یا اسٹیشن ماسٹر کو اطلاع دیکر اس سے اونچے درجہ میں سفر کیا جا سکتا ہے بصورت بلا ٹکٹ سفر کرنے یا ٹکٹ سے اونچے درجہ میں سفر کرنے کے لئے کچھ تاوان لیا جاتا ہے گارڈ کو خود اطلاع کرنے کی صورت میں اوّل درجہ کے لئے عہ/ دوم درجے کے لئے ۸/ اور سوم درجے کے لئے ۲/ ہے مگر نہ اطلاع دینے کی صورت میں اوّل درجے کے لئے (لے) دوم درجے کے لئے (سے ۱۱ء) سوم درجے کے لئے عہ/ ہے بشرطیکہ مسافر کے اصل کرایہ سے رقوم زیادہ نہ ہوں۔

ملازمان ریلوے کی شکایت

ملازمان ریلوے کے لئے سزائے موقوفی مقرر ہے اگر وہ کسی سے کچھ انعام وغیرہ طلب کریں اگر کسی ملازم ریلوے کی شکایت کرنی ہو تو صاحب ٹرافک سپرنٹنڈنٹ کی خدمت میں تحریر بھیجدے۔

اسباب و مسافر چھوٹ جانا

اگر کوئی اسباب یا کمزور یا نا سمجھ مسافر ساتھ سے گاڑی پر چھوٹ جائے تو ایسی حالت میں نمبر گاڑی یاد رکھنا چاہیئے اور اسٹیشن ماسٹر سے فوراً بتلانے کیساتھ مفصل رپورٹ کرنا چاہیئے اسٹیشن ماسٹر کا فرض ہوگا کہ فوری تار اگلے اسٹیشن کو دے اور اوسکی تلاش کی کوشش کرے اگر اسباب کا پتہ

نہ چلنے مسافر کو ۲۴ گھنٹے کے اندر ریلوے اور شناخت اسباب کیساتھ ٹرافک منیجر ریلوے لائن کو اطلاع دینا چاہیئے۔

سپردگی مال ریلوے اگر کوئی مسافر اپنا مال اثنائے سفر میں ریلوے کی ذمہ داری پر کسی اسٹیشن پر محفوظ رکھنا چاہے تو ہر اسٹیشن پر جہاں چاہے چھوڑ سکتا ہے کلارک روم میں اسٹیشن پر محفوظ رہیگا۔

کرایہ فی پیکج اوّل ۱۲ گھنٹے کا ۲ رو دیگر ۲۴ گھنٹہ کا ایک آنہ لیا جاویگا اور اوسکی رسید ریلوے سے ملے گی جو بروقت واپسی مال داخل کرنی پڑیگی۔ ایسے پیکج ایک ماہ تک محفوظ رہ سکیں گے بعدہٗ بلا دعویٰ خیال کئے جائیں گے چارپائی اور بائیسکل کا کرایہ خواہ کیسی ہو ایک من کا محصول لیا جاویگا البتہ چارپائی اگر کھلی ہو تو اس کا وزن ہو کر کرایہ لیا جاویگا۔

زیادہ کرایہ کی واپسی اگر ٹکٹ اسباب پارسل وغیرہ کسی چیز پر زیادہ ریلوے وصول کرلے تو واپسی کا دعویٰ چھ ماہ تک تاریخ ادائی کے اندر کرنا چاہیئے اگر جس درجے کا ٹکٹ لیا تھا اس درجہ میں جگہ نہ ہو تو اسٹیشن ماسٹر اور گارڈ کو اطلاع دیدو اور ٹریفک سپرنٹنڈنٹ سے فوراً کرایہ کی درخواست کرو۔

نقصان کا معاوضہ اگر ریل پر کسی اسباب میں نقصان ہوجائے یا وہ تلف ہوجائے تو اسٹیشن سے اٹھانے سے پہلے اسٹیشن کے ذمہ دار افسر کو اوسکی اطلاع دینی چاہیئے اور ۴۸ گھنٹے کے اندر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ کو نقصان کی مقدار اور حالات کی اطلاع بھیجنی چاہیئے۔

پیشگی محصول جو چیزیں زیادہ قیمتی ہوں یا خوفناک قسم کی یا جلد تلف ہوجانیوالی

جیسے تازہ پھول یا زندہ جانور مثل کتا گھوڑا وغیرہ کے ان کا محصول ریلوی پیشگی لیا جاتا ہے

حقہ یا تمبا کو بلا رضامندی پینا کوئی شخص بلا رضامندی ہمراہی مسافروں کے کسی گاڑی میں حقہ وغیرہ نہیں پی سکتا۔

اور اگر وہ اس پر اصرار کرے تو ریلوے قوانین کے مطابق وہ جرمانہ کا سزاوار ہے۔

ریل کا ہر ملازم اُسے اُتار سکتا ہے۔

زنانہ ڈبہ میں جانا جو مرد بلا عذر معقول زنانی گاڑی کے اندر جاتا ہوا پایا جائیگا۔ وہ کرایہ یا پاس کی ضبطی کے علاوہ سو روپیہ تک جرمانہ کا

مستوجب ہوگا۔

نشہ کی حالت میں جو شخص نشہ کی حالت میں بدتہذیبی بدکلامی یا کسی کے آرام میں خلل اندازی و لیمپ بجھانے کی کوشش کرتا ہوا پایا جائیگا

وہ ٹرین سے اخراج اور ادا شدہ کرایہ کی ضبطی کے علاوہ (۵۰) روپیہ تک جرمانہ کا

مستوجب ہوگا۔

مسافر چلتی گاڑی میں مسافروں کو سر نکال کر کھڑکی سے جھانک کر چلتی دیا سلائی خالی بوتل یا اور چیزوں کے پھینکنے سے باز رہنا چاہئے

ان سے ملازمین ریلوے کو نقصان پہونچنے کا خوف ہے۔

مردہ چڑیا یا شکار مالک کی ذمہ داری پر بشرطیکہ ٹوکروں میں عمدہ پیک ہوں نصف پارسل ریٹ پر روانہ ہونگے۔

چھوٹی چڑیا ہر ایک چھوٹی چڑیا کا وزن ایکسپریس خیال کرکے پارسل ریٹ محصول لیا جائیگا لیکن پنجرہ میں دو چڑیوں سے زیادہ نہ ہونا چاہیئے شکاری و دیسی چڑیا مسافر کی

ذمہ داری پر اور راویس کے ہاتھ مضبوط ڈورہ بندھے ہوئے ہونے پر جا سکتی ہے بڑی چڑیا کتے کی شرح محصول اور قاعدہ پر بریک میں رکھی جا سکتی ہے۔

زیادہ تعداد | چڑیا مالک کی ذمہ داری پر محفوظ پنجروں میں وزن کے ساتھ پارسل ریٹ پر روانہ ہوگی۔

شرح ٹکٹ میعادی

حیدرآباد (براڈگیج) نامپلی، سکندرآباد اور حیدرآباد (میٹرگیج) کاچیگوڑہ سی حسب ذیل اسٹیشنوں تک

اسٹیشن	درجہ	حیدرآباد نام پلی			سکندرآباد			حیدرآباد کاچیگوڑہ		
		ماہواری	سہ ماہی	ششماہی	ماہواری	سہ ماہی	ششماہی	ماہواری	سہ ماہی	ششماہی
		روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ
حیدرآباد نام پلی	دوم	۰	۰	۰	۱۳	۲۸	۴۸	۲۰	۴۲	۷۳
	سوم	۰	۰	۰	۴	۹	۱۵	۸	۱۷	۲۹
خیریت آباد	دوم	۸	۱۷	۲۹	۸	۱۷	۲۹	۱۸	۳۹	۶۶
	سوم	۴	۹	۱۵	۴	۹	۱۵	۶	۱۳	۲۲
حسین ساگر جنکشن	دوم	۸	۱۷	۲۹	۸	۱۷	۲۹	۱۵	۲۳	۵۵
	سوم	۴	۹	۱۵	۴	۹	۱۵	۵	۱۱	۱۸
بیگم پیٹ گیٹ	دوم	۸	۱۷	۲۹	۸	۱۷	۲۹	۱۳	۲۸	۴۸
	سوم	۴	۹	۱۵	۴	۹	۱۵	۴	۹	۱۵
جیمس اسٹریٹ	دوم	۹	۲۰	۳۳	۱۷	۲۹	۱۳	۱۳	۲۸	۴۸
	سوم	۴	۹	۱۵	۳	۷	۱۱	۴	۹	۱۵
حسام گنج	دوم	۱۳	۲۸	۴۸	۸	۱۷	۲۹	۱۳	۲۸	۴۸
	سوم	۴	۹	۱۵	۳	۱۷	۱۱	۴	۹	۱۵

اسٹیشن	درجہ	حیدرآباد نامپلی			سکندرآباد			حیدرآباد کاچیگوڑہ		
		ماہواری	سہ ماہی	ششماہی	ماہواری	سہ ماہی	ششماہی	ماہواری	سہ ماہی	ششماہی
		روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ
سکندرآباد	دوم	۱۳	۲۸	۴۸	۰	۰	۰	۹	۲۰	۳۳
	سوم	۴	۹	۱۵	۰	۰	۰	۴	۹	۱۵
لالہ گوڑہ	دوم	۱۵	۳۳	۵۵	۸	۱۷	۲۹	۱۳	۲۸	۴۸
	سوم	۶	۱۲	۲۲	۳	۷	۱۱	۴	۹	۱۵
ملکاج گیری	دوم	۱۵	۳۳	۵۵	۸	۱۷	۲۹	۱۳	۲۸	۴۸
	سوم	۶	۱۳	۲۲	۴	۹	۱۵	۴	۹	۱۵
صفیل گوڑہ	دوم	۱۸	۳۹	۶۶	۸	۱۷	۲۹	۱۵	۳۴	۵۵
	سوم	۶	۱۳	۲۲	۴	۹	۱۵	۵	۱۱	۱۸
رام کشٹاپورم گیٹ	دوم	۲۰	۴۳	۷۳	۸	۱۷	۲۹	۱۸	۳۹	۶۶
	سوم	۷	۱۵	۲۶	۴	۹	۱۵	۶	۱۳	۲۲
اموگوڑہ	دوم	۲۰	۴۳	۷۳	۹	۲۰	۳۳	۲۰	۴۳	۷۳
	سوم	۸	۱۷	۲۹	۴	۹	۱۵	۶	۱۳	۲۲
کیولری بارکس	دوم	۲۳	۵۰	۸۴	۱۳	۲۸	۴۸	۲۰	۴۳	۷۳
	سوم	۸	۱۷	۲۹	۴	۹	۱۵	۷	۱۵	۲۶
الوال	دوم	۲۳	۵۰	۸۴	۱۳	۲۸	۴۸	۲۰	۴۳	۷۳
	سوم	۸	۱۷	۲۹	۴	۹	۱۵	۷	۱۵	۲۶

اسٹیشن	درجہ	حیدرآباد نامپلی			سکندرآباد			حیدرآباد کاچی گوڑہ		
		ماہواری	سہ ماہی	ششماہی	ماہواری	سہ ماہی	ششماہی	ماہواری	سہ ماہی	ششماہی
		روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ
بلارم بازار	دوم	۲۵	۵۴	۹۲	۱۳	۲۸	۴۸	۲۳	۵۰	۸۴
	سوم	۹	۲۰	۳۳	۴	۹	۱۵	۸	۱۷	۲۹
بلارم	دوم	۲۸	۶۱	۱۰۳	۱۸	۳۹	۶۶	۲۸	۶۱	۱۰۳
	سوم	۱۰	۲۲	۳۷	۶	۱۳	۲۲	۹	۲۰	۳۳
گوڑاولی	دوم	۴۰	۸۷	۱۴۷	۲۸	۶۱	۱۰۳	۳۸	۸۲	۱۳۹
	سوم	۱۴	۳۰	۵۱	۹	۲۰	۳۳	۱۳	۲۸	۴۸
میڑچل	دوم	۴۵	۹۸	۱۶۵	۳۵	۷۶	۱۲۸	۴۳	۹۳	۱۵۸
	سوم	۱۷	۳۷	۶۲	۱۳	۲۸	۴۸	۱۵	۳۳	۵۵
سیتھاپھل منڈی	دوم	۱۵	۳۳	۵۵	۸	۱۷	۲۹	۸	۱۷	۲۹
	سوم	۶	۱۳	۲۳	۳	۷	۱۱	۴	۹	۱۵
جامعہ عثمانیہ	دوم	۱۸	۳۹	۶۶	۸	۱۷	۲۹	۸	۱۷	۲۹
	سوم	۶	۱۳	۲۲	۴	۹	۱۵	۴	۹	۱۵
حیدرآباد کاچیگوڑہ	دوم	۲۰	۴۳	۷۳	۹	۲۰	۳۳	۰	۰	۰
	سوم	۸	۱۷	۲۹	۴	۹	۱۵	۰	۰	۰
ملک پیٹھ	دوم	۲۳	۵۰	۸۴	۱۳	۲۸	۴۸	۸	۱۷	۲۹
	سوم	۸	۱۷	۲۹	۴	۹	۱۵	۴	۹	۱۵

اسٹیشن	درجہ	حیدرآباد نامپلی ماہواری	حیدرآباد نامپلی سہ ماہی	حیدرآباد نامپلی ششماہی	سکندرآباد ماہواری	سکندرآباد سہ ماہی	سکندرآباد ششماہی	حیدرآباد کاچی گوڑہ ماہواری	حیدرآباد کاچی گوڑہ سہ ماہی	حیدرآباد کاچی گوڑہ ششماہی
		روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ
دبیرپورہ	دوم	۲۵	۵۴	۹۲	۱۳	۲۸	۴۸	۸	۱۷	۲۹
	سوم	۹	۲۰	۳۳	۴	۹	۱۵	۴	۹	۱۵
یاقوت پورہ	دوم	۲۵	۵۴	۹۲	۱۳	۲۸	۴۸	۸	۱۷	۲۹
	سوم	۹	۲۰	۳۳	۴	۹	۱۵	۴	۹	۱۵
اپوگوڑہ	دوم	۲۸	۶۱	۱۰۳	۱۸	۳۹	۶۶	۸	۱۷	۲۹
	سوم	۱۰	۲۲	۳۷	۶	۱۳	۲۲	۴	۹	۱۵
فلک نما	دوم	۲۸	۶۱	۱۰۳	۱۸	۳۹	۶۶	۹	۲۰	۳۳
	سوم	۱۰	۲۲	۳۷	۶	۱۳	۲۲	۴	۹	۱۵
عمدہ نگر	دوم	۴۵	۹۸	۱۶۵	۳۵	۷۶	۱۲۸	۲۵	۵۴	۹۲
	سوم	۱۷	۳۷	۶۲	۱۳	۲۸	۴۸	۸	۱۷	۲۹

کرایہ ریل

(اندرون مملکت)

سکندرآباد جنکشن سے مقامات مندرجۂ ذیل تک (یکطرفہ)

گاڑی	فاصلہ بحساب میل	نام مقام	درجہ اول			درجہ دوم			درجہ سوم		
			پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
بڑی	۱۷۵	آصف آباد روڈ	۰	۸	۱۶	۰	۴	۸	۰	۱۲	۲
چھوٹی	۳۱۵	اورنگ آباد	۰	۰	۳۰	۰	۰	۱۵	۰	۰	۵
چھوٹی	۳۳۱	ایلورہ روڈ	۰	۸	۳۱	۰	۱۲	۱۵	۰	۴	۵
بڑی	۲۸۴	پارسی	۰	۱۵	۳۰	۰	۱۱	۱۵	۳	۱	۵
بڑی	۲۲۷	بلہارشاہ	۰	۶	۲۱	۰	۱۱	۱۰	۰	۹	۳
بڑی	۷۴	بھدراچلم روڈ	۰	۵	۱۶	۰	۳	۸	۰	۱۵	۱
بڑی	۲۸	بھونگیر	۰	۱۲	۲	۰	۶	۱	۰	۷	۰
بڑی	۲۱۷	بجواڑہ	۰	۷	۲۰	۰	۴	۱۰	۰	۷	۳
بڑی	۱۰۸	بیدر	۰	۲	۱۰	۰	۱	۵	۰	۱۱	۱
چھوٹی	۲۰۵	پربھنی	۰	۱۱	۱۹	۰	۱۴	۹	۰	۵	۳
چھوٹی	۱۴۵	پرلی ویجناتھ	۰	۷	۲۳	۰	۱۲	۱۱	۰	۱۵	۳
چھوٹی	۱۸۷	پورنہ	۰	۰	۱۸	۰	۰	۹	۰	۰	۳
بڑی	۱۲۸	پیداپلی	۰	۲	۱۲	۰	۱	۶	۰	۰	۲
بڑی	۷۷	تانڈور	۰	۴	۷	۰	۱۰	۳	۰	۳	۱

لائن	میل از کاچیگوڑہ	نام مقام	درجہ اول			درجہ دوم			درجہ سوم		
			پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
چھوٹی	۲۷۶	جالنہ	۰	۶	۲۶	۰	۳	۱۳	۰	۶	۴
چھوٹی	۶۰	جڑچرلہ	۰	۱۰	۵	۰	۱۳	۲	۰	۱۵	۰
بڑی	۵	حیدرآباد (نامپلی)	۰	۹	۰	۰	۵	۰	۶	۱	۰
چھوٹی		حیدرآباد (کاچیگوڑہ)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
چھوٹی	۲۲۳	دولت آباد	۰	۱۲	۳۰	۰	۶	۱۵	۰	۲	۵
چھوٹی	۹۲	ڈچ پلی	۰	۲	۹	۰	۹	۴	۰	۸	۱
چھوٹی	۱۴۰	ڈورنکل	۰	۲	۱۳	۰	۹	۶	۰	۳	۱
بڑی	۱۸۵	ڈورناچلم	۰	۶	۱۷	۰	۱۱	۸	۰	۱۴	۲
بڑی	۱۸۲	رائچور	۰	۱۲	۲۱	۰	۱۴	۱۰	۰	۶	۳
بڑی	۱۹۵	سرپور	۰	۶	۱۸	۰	۳	۹	۰	۱	۳
بڑی	۱۵۶	سنگرینی	۰	۱۰	۱۴	۰	۱۱	۷	۰	۷	۲
بڑی	۸۱	قاضی پیٹھ	۰	۱۱	۷	۰	۱۴	۳	۰	۵	۱
چھوٹی	۱۵۱	کرنول	۰	۳	۱۴	۰	۱	۷	۰	۶	۲
بڑی	۳۱۱	کلم روڈ	۰	۳	۳۳	۰	۲	۱۷	۳	۱۰	۵
بڑی	۱۴۴	گلبرگہ شریف	۰	۴	۱۴	۰	۲	۷	۰	۶	۲
چھوٹی	۷۱	محبوب نگر	۰	۱۱	۰	۰	۵	۳	۰	۲	۱
بڑی	۳۴۸	لاتور	۰	۳	۳۶	۰	۰	۱۹	۳	۶	۶
چھوٹی	۱۶۸	ناندیڑ	۰	۴	۱۶	۰	۲	۸	۰	۱۱	۲

ریل	فاصلہ میل	نام مقام	درجہ اول			درجہ دوم			درجہ سوم		
			پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
چھوٹی	۱۰۰	نظام آباد	۰	۱۴	۹	۰	۱۵	۴	۰	۱۰	۱
بڑی	۱۲۱	واڑی جنکشن	۰	۶	۱۱	۰	۱۱	۵	۰	۱۴	۱
بڑی	۵۱	وقار آباد	۰	۱۳	۴	۰	۶	۲	۰	۱۳	۰
بڑی	۸۷	ورنگل	۰	۴	۸	۰	۲	۴	۰	۶	۱
بڑی	۱۴۵	یادگیر	۰	۲	۱۸	۰	۲	۹	۰	۱۲	۲

نوٹ ۔ جن مقامات کا کرایہ براہ راست ٹائم ٹیبل میں نہیں دیا گیا ہے ان کا کرایہ بحساب میل اندازہ سے درج کیا گیا ہے جس میں خفیف سی کمی بیشی ممکن ہے (صمصام شیرازی)

کرایہ ریل

سکندرآباد سے مقامات مندرجہ ذیل تک (بیرون مملکت) (یکطرفہ)

میل	نام مقام	براہ	درجہ اول پائی	درجہ اول آنہ	درجہ اول روپیہ	درجہ دوم پائی	درجہ دوم آنہ	درجہ دوم روپیہ	درجہ سوم پائی	درجہ سوم آنہ	درجہ سوم روپیہ
۹۷۰	اجمیر شریف	منماڑ	۰	۷	۱۰۰	۰	۴	۵۰	۰	۰	۱۶
۳۸۲	احمدنگر	واڑی	۰	۹	۴۰	۰	۴	۲۰	۰	۸	۶
۹۱۷	آگرہ چھاؤنی	بلہارشاہ	۰	۱۱	۹۰	۰	۵	۴۵	۰	۱۳	۱۳
۹۲۵	الہ آباد	بلہارشاہ	۰	۴	۹۲	۰	۲	۴۶	۰	۱	۱۴
۶۶۵	اندور	منماڑ	۰	۱۲	۶۹	۰	۱۵	۳۴	۰	۱	۱۱
۷۱۴	اوٹی	بجواڑہ	۰	۸	۹۴	۰	۱۲	۵۱	۳	۱۴	۱۴
۷۴۱	بڑودہ	واڑی	۰	۲	۷۸	۰	۲	۳۹	۰	۱	۱۲
۴۹۷	بمبئی	واڑی	۰	۵	۵۱	۰	۱۱	۲۵	۰	۱	۸
۱۰۰۸	بنارس	بلہارشاہ	۰	۱۲	۱۰۲	۰	۶	۱۵	۰	۸	۱۵
۴۰۳	بنگلور	ڈونا چلم	۰	۸	۴۲	۰	۴	۲۱	۰	۱۱	۶
۷۴۵	بھوپال	بلہارشاہ	۰	۴	۶۱	۰	۱۰	۳۰	۰	۱۲	۹
۱۷۷۹	پشاور	بلہارشاہ	۰	۵	۱۷۷	۰	۹	۸۸	۰	۱	۲۶
۳۷۸	پونہ	واڑی	۰	۳	۴۰	۰	۱	۲۰	۰	۷	۶
۱۰۲۵	جے پور	منماڑ	۰	۸	۱۰۵	۰	۱۳	۹۲	۰	۱۲	۱۶

میل	نام مقام	براہ	درجہ اول			درجہ دوم			درجہ سوم		
			پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
۶۹۹	جبل پور	بلہارشاہ	۰	۴	۷۰	۰	۲	۳۵	۰	۰	۱۱
۷۸۳	جھانسی	بلہارشاہ	۰	۳	۸۷	۰	۲	۳۹	۰	۲	۱۲
۱۰۴۹	دھلی	بلہارشاہ	۰	۲	۱۰۲	۰	۱	۵۱	۰	۷	۱۵
۱۳۱۲	شملہ	بلہارشاہ	۰	۱۲	۱۲۷	۰	۱۴	۶۳	۰	۴	۲۰
۹۸۲	کلکتہ	بجواڑہ	۰	۳	۱۰۶	۶	۲	۵۳	۶	۵	۱۵
۹۲۱	کانپور	بلہارشاہ	۰	۵	۸۶	۰	۷	۴۳	۰	۴	۱۳
۱۷۰۴	کراچی	منماڑ	۰	۷	۱۶۷	۰	۱۱	۸۳	۰	۳	۲۶
۵۷۸	کھنڈوہ	منماڑ	۰	۱۴	۵۸	۰	۸	۲۹	۰	۹	۹
۱۳۹۹	لاہور	بلہارشاہ	۰	۵	۱۵۰	۰	۱	۷۵	۰	۰	۲۳
۹۹۷	لکھنؤ	بلہارشاہ	۰	۱۱	۹۶	۰	۵	۴۸	۰	۱۱	۱۴
۴۸۶	مدراس	بجواڑہ	۰	۴	۵۰	۰	۲	۲۵	۰	۰	۸
۴۸۹	میسور	ڈورناچلم	۰	۴	۵۳	۰	۱۲	۲۵	۰	۴	۸
۳۶۰	ناگپور	بلہارشاہ	۰	۱۴	۳۷	۰	۱۵	۱۸	۰	۲	۶

نوٹ :- جن مقامات کا کرایہ براہ راست ٹائم ٹیبل میں نہیں دیا گیا ہے ان کا کرایہ بحساب میل اندازہ سے درج کیا گیا ہے جس میں خفیف سی کمی یا بیشی ممکن ہے (صمصام شیرازی)

سرکاری شرح مبادلہ

بحساب ۱۰۰ روپیہ کلدار = ۱۱۶ روپیہ ۱۰ آنہ ۸ پائی حالی

حالی			رقم	کلدار			حالی			رقم	کلدار		
پائی	آنہ	روپیہ	پائی	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
۱ ۱/۶	۰	۰	۱	۶/۷	۰	۰	۸	۱۰	۴	۴	۱ ۲/۷	۶	۳
۲ ۱/۳	۰	۰	۲	۱ ۵/۵	۰	۰	۴	۱۳	۵	۵	۶ ۶/۷	۴	۴
۳ ۱/۳	۰	۰	۳	۲ ۴/۷	۰	۰	۰	۰	۷	۶	۳ ۳/۷	۲	۵
۷	۰	۰	۶	۵ ۱/۷	۰	۰	۸	۲	۸	۷	۰	۰	۶
۱ ۱/۲	۰	۰	۹	۷ ۵/۷	۰	۰	۴	۵	۹	۸	۸ ۴/۷	۱۳	۶
۵/۶	۱	۰	۱۱	۹ ۳/۷	۰	۰	۰	۸	۱۰	۹	۸ ۱/۷	۱۱	۷
۰	۰	۰	آنہ	۰	۰	۰	۸	۱۰	۱۱	۱۰	۱ ۵/۷	۹	۸
۲	۱	۰	۱	۱۰ ۴/۷	۰	۰	۴	۴	۵	۲۳	۳ ۳/۷	۲	۱۷
۴	۲	۰	۲	۸ ۴/۷	۱	۰	۰	۰	۳۵	۳۰	۵ ۱/۷	۱۱	۲۵
۶	۳	۰	۳	۹ ۶/۷	۲	۰	۸	۱۰	۴۶	۴۰	۶ ۶/۷	۴	۳۴
۸	۴	۰	۴	۵ ۱/۷	۳	۰	۴	۵	۵۸	۵۰	۸ ۴/۷	۱۳	۴۲
۴	۹	۰	۸	۱۰ ۲/۷	۶	۰	۴	۱۰	۱۱۶	۱۰۰	۵ ۱/۷	۱۱	۸۵
۰	۱۴	۰	۱۲	۳ ۳/۷	۱۰	۰	۴	۵	[illegible]	[illegible]	۱۰ ۲/۷	۶	۱۷۱
۰	۰	۰	روپیہ	۰	۰	۰	۰	۰	[illegible]	[illegible]	۳ ۳/۷	۲	[illegible]
۸	۲	۱	۱	۸ ۴/۷	۱۳	۰	۸	۱۰	[illegible]	[illegible]	۸ ۴/۷	۱۳	[illegible]
۴	۵	۲	۲	۵ ۱/۷	۱۱	۱	۴	۵	[illegible]	[illegible]	۱ ۵/۷	۹	[illegible]
۰	۸	۳	۳	۱ ۵/۷	۹	۲	۸	۱۰	[illegible]	[illegible]	۳ ۳/۷	۲	[illegible]

محصول ریلوے پارسل و لگیج بحساب فاصلہ

فاصلہ بحساب میل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۵ میل تک	۶/	۶/	۶/	۶/	۶/	۶/	۶/	۶/
۲۵ ″ ۵۰ میل ″	۶/	۶/	۶/	۶/	۸/	۹/	۱۰/	۱۲/
۵۰ ″ ۷۵ ″	۶/	۶/	۸/	۱۰/	۱۳/	۱۵/	عہ	عہ ۱/
۷۵ ″ ۱۰۰ ″	۶/	۷/	۱۰/	۱۴/	عہ	عہ ۲/	عہ ۸/	عہ ۷/
۱۰۰ ″ ۱۲۵ ″	۶/	۸/	۱۳/	عہ	عہ ۴/	عہ ۷/	عہ ۱۰/	عہ ۱۳/
۱۲۵ ″ ۱۵۰ ″	۶/	۹/	۱۴/	عہ ۲/	عہ ۷/	عہ ۱۰/	عہ ۱۴/	عاں ۱/
۱۵۰ ″ ۱۷۵ ″	۶/	۱۰/	۱۵/	عہ ۴/	عہ ۸/	عہ ۱۴/	عاں ۱/	عاں ۵/
۱۷۵ ″ ۲۰۰ ″	۶/	۱۰/	عہ	عہ ۴/	عہ ۱۲/	عاں	عاں ۵/	عاں ۸/
۲۰۰ ″ ۲۲۵ ″	۶/	۱۲/	عہ ۱/	عہ ۷/	عہ ۱۳/	عاں ۲/	عاں ۷/	عاں ۱۲/
۲۲۵ ″ ۲۵۰ ″	۷/	۱۳/	عہ ۲/	عہ ۸/	عہ ۱۴/	عاں ۴/	عاں ۹/	عاں ۱۲/
۲۵۰ ″ ۲۷۵ ″	۷/	۱۴/	عہ ۴/	عہ ۹/	عہ ۱۵/	عاں ۵/	عاں ۱۱/	سے
۲۷۵ ″ ۳۰۰ ″	۷/	۱۴/	عہ ۵/	عہ ۱۰/	عاں ۱/	عاں ۷/	عاں ۴/	سے ۳/
۳۰۰ ″ ۳۲۵ ″	۸/	۱۵/	عہ ۶/	عہ ۱۳/	عاں ۴/	عاں ۹/	عاں ۱۵/	سے ۵/
۳۲۵ ″ ۳۵۰ ″	۸/	عہ	عہ ۷/	عہ ۱۴/	عاں ۵/	عاں ۱۲/	سے ۳/	سے ۸/
۳۵۰ ″ ۳۷۵ ″	۸/	عہ	عہ ۸/	عاں	عاں ۷/	عاں ۱۲/	سے ۵/	سے ۱۲/
۳۷۵ ″ ۴۰۰ ″	۹/	۹/	عہ ۹/	عاں ۱/	عاں ۹/	سے ۱/	سے ۸/	سے ۱۵/
۴۰۰ ″ ۴۲۵ ″	۹/	عہ ۱/	عہ ۱۰/	عاں ۳/	عاں ۱۱/	سے ۳/	سے ۱۱/	للعہ ۳/

فاصلہ بحساب میل	کرایہ ۵	کرایہ ۵ ب	کرایہ ۵ ب	کرایہ ۵ ب	کرایہ ۵ ب	کرایہ ۵ ب	کرایہ ۵ ب	کرایہ ۵ ب
۴۲۵ سے ۴۵۰ تک میل	۹/	عہ ۲/	عہ ۱۲/	عاں ۴/	عاں ۱۳/	سے ۶/	سے ۱۴/	للعہ ۶/
۴۵۰ 〃 ۴۷۵ 〃	۱۰/	عہ ۴/	عہ ۱۳/	عاں ۶/	عاں ۱۵/	سے ۸/	للعہ ۲/	للعہ ۱۰/
۴۷۵ 〃 ۵۰۰ 〃	۱۰/	عہ ۴/	عہ ۱۴/	عاں ۸/	سے ۱/	سے ۱۱/	للعہ ۴/	للعہ ۱۰/
۵۰۰ 〃 ۵۲۵ 〃	۱۱/	عہ ۵/	عہ ۱۵/	عاں ۹/	سے ۴/	سے ۱۴/	للعہ ۷/	صہ ۱/
۵۲۵ 〃 ۵۵۰ 〃	۱۲/	عہ ۶/	عاں	عاں ۱۱/	سے ۵/	سے ۱۵/	للعہ ۱۰/	صہ ۴/
۵۵۰ 〃 ۵۷۵ 〃	۱۲/	عہ ۷/	عاں ۳/	عاں ۱۴/	سے ۸/	للعہ ۳/	للعہ ۱۳/	صہ ۷/
۵۷۵ 〃 ۶۰۰ 〃	۱۳/	عہ ۸/	عاں ۴/	عاں ۱۵/	سے ۱۱/	للعہ ۶/	صہ ۱/	صہ ۱۱/
۶۰۰ 〃 ۶۲۵ 〃	۱۳/	عہ ۸/	عاں ۵/	عاں ۱۵/	سے ۱۱/	للعہ ۹/	صہ ۱/	صہ ۱۴/
۶۲۵ 〃 ۶۵۰ 〃	۱۳/	عہ ۹/	عاں ۹/	سے ۲/	سے ۱۵/	للعہ ۱۱/	صہ ۶/	لے ۲/
۶۵۰ 〃 ۶۷۵ 〃	۱۴/	عہ ۱۰/	عاں ۷/	سے ۴/	للعہ	للعہ ۱۳/	صہ ۱۰/	لے ۲/
۶۷۵ 〃 ۷۰۰ 〃	۱۴/	عہ ۱۴/	عاں ۸/	سے ۵/	للعہ ۱/	للعہ ۱۵/	صہ ۱۲/	لے ۶/
۷۰۰ 〃 ۷۲۵ 〃	۱۴/	عہ ۱۲/	عاں ۹/	سے ۷/	للعہ ۵/	صہ ۲/	صہ ۱۵/	لے ۱۲/
۷۲۵ 〃 ۷۵۰ 〃	۱۵/	عہ ۱۳/	عاں ۱۱/	سے ۸/	للعہ ۶/	صہ ۴/	لے ۲/	اعہ
۷۵۰ 〃 ۷۷۵ 〃	۱۵/	عہ ۱۴/	عاں ۱۳/	سے ۱۲/	للعہ ۱۰/	صہ ۷/	لے ۵/	اعہ ۳/
۷۷۵ 〃 ۸۰۰ 〃	۱۵/	عہ ۱۴/	عاں ۱۳/	سے ۱۲/	للعہ ۱۱/	صہ ۱۰/	لے ۹/	اعہ ۶/
۸۰۰ 〃 ۸۲۵ 〃	عہ	عہ ۱۵/	عاں ۱۴/	سے ۱۳/	للعہ ۱۲/	صہ ۱۱/	لے ۱۲/	اعہ ۹/
۸۲۵ 〃 ۸۵۰ 〃	عہ	عاں	سے	سے ۱۵/	للعہ ۱۴/	صہ ۱۳/	لے ۳/	اعہ ۱۱/
۸۵۰ 〃 ۸۷۵ 〃	عہ	عاں	سے	للعہ ۲/	عہ ۱/	صہ ۱۵/	لے ۱۲/	اعہ ۱۲/
۸۷۵ 〃 ۹۰۰ 〃	عہ ۱/	عاں ۱/	سے ۱/	للعہ ۲/	صہ ۲/	لے ۲/	اعہ ۱/	ٹے
۹۰۰ 〃 ۹۲۵ 〃	عہ ۱/	عاں ۱/	سے ۲/	للعہ ۲/	صہ ۴/	لے ۳/	اعہ ۳/	ٹے ۲/

مجلس بلدیہ

(میر مجلس)

نواب مہدی یار جنگ بہادر (جوبلی ہل)

(معتمد)

راجہ ترمبک راج بہادر (سوماجی گوڑہ)

(اراکین نامزدہ سرکار)

رائے موہن لعل صاحب	اعتبار چوک	راجہ ڈھونڈے راج بہادر	سوماجی گوڑہ
مسٹر لچھمی نارائن صاحب گپتا	بنجارہ روڈ	دیوان بہادر آراوامدو آئینگار صاحب	شاہراہ عثمانی
سیٹھ رگھوناتھ مل صاحب	عابد روڈ	نواب رحمت یار جنگ بہادر	امیر پیٹھ
مولوی غلام محمود صاحب قریشی	بیگم پیٹھ	مولوی سید یوسف علی صاحب	لکڑی کا پل
مولوی حکیم سید علی صاحب ایڈوکیٹ	دارالشفاء	مولوی عبدالواحد اویسی صاحب	ترپ بازار

(رکن منجانب پارسیاں)

ڈاکٹر سی یف چینائی صاحب (سیتاپھل منڈی سکندرآباد)

(رکن منجانب عیسائیاں)

مسٹر سی کرنیلیس صاحب (عابد روڈ)

(رکن منجانب پست اقوام)

مسٹر وینکٹ رائو صاحب (سکندرآباد قریب اسٹیشن)

(رکن منجانب علاقہ صرفخاص مبارک)

راجہ بہادر وینکٹ رامار یڈی صاحب (نارائن گوڑہ)

(رکن منجانب پائیگاہ نواب معین الدولہ بہادر)

مولوی میر سجاد علی صاحب (مہندی محبوب رض)

(رکن منجانب پائیگاہ نواب سلطان الملک بہادر)

مولوی محمد عبد العزیز صاحب (ملک پیٹھ)

(رکن منجانب پائیگاہ نواب لطف الدولہ مرحوم)

مسٹر ارشاد الرحیم صاحب (سکندرآباد)

(رکن منجانب اسٹیٹ نواب سالار جنگ بہادر)

مولوی سید ہادی علی صاحب (دار الشفاء)

(رکن منجانب اسٹیٹ مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر)

پنڈت گنڈے راؤ صاحب (فیلخانہ چندو لعل)

(اراکین منجانب جاگیرداران)

نواب دوست محمد خانصاحب (مسلم لاج کنگ کوٹھی)

نواب محمد فیاض الدین خانصاحب (شاہ گنج)

(رکن منجانب طیلسانین)

مولوی میر اکبر علی خان صاحب (سیف آباد)

(رکن منجانب ساہوکاران)

سیٹھ مکند داس صاحب (بیگم بازار)

مشہور عالم ڈائرکٹری آپ کے کتب خانے کی زینت ہے

(اراکین نامزدہ عوام)

مولوی سید محمد علی صاحب سوی حلقہ اول اندرون	(اڈیکمیٹ)
نواب میر احمد علی خان صاحب حلقہ دوم اندرون	(مغل پورہ)
مولوی سید محمد احسن صاحب وکیل حلقہ سوم اندرون	(کٹلمنڈی)
مولوی محمد شاہ عالم خان صاحب حلقہ چہارم اندرون	(بازار گھانسی)
مولوی غلام محمد خان صاحب حلقہ اول بیرون	(کالاڈیرہ)
پنڈت گنڈے راؤ صاحب ہروالکر حلقہ دوم بیرون	(اندرون لال دروازہ)
پریم جی لال جی صاحب حلقہ سوم بیرون	(اسٹیشن روڈ ناپلی)
مولوی غلام مصطفےٰ صاحب حلقہ (الف)	(کاچی گوڑہ اسٹیشن روڈ)
پنڈت سری دھر نائک صاحب حلقہ (ب)	(گولی گوڑہ)
حکیم نارائن داس صاحب حلقہ (ج)	(سانچہ توپ)
پنڈت کرشنا سوامی صاحب مدیراج حلقہ (د)	(بیگم بازار)
مولوی محمد رفیع الدین صاحب حلقہ (ھ)	(کوچہ چراغ علی)
مولوی محمد امراللہ صاحب صدیقی حلقہ (و)	(ملے پلی)

مجلس وضع آئین و قوانین سرکار عالی

(تاریخ قیام ۱۶-۴-۱۳۰۳ ف)

(صدر نشین)

رائٹ آنریبل نواب سر حیدر نواز جنگ بہادر صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی
پتہ:- دلکشا خیریت آباد

(نائب صدر نشین)

نائب صدر نشین سے وہ صدر المہام مراد ہونگے جن کے علاقہ کا مسودہ مجلس میں پیش ہوا یا جن کے کسی خاص مسودہ یا مسودات کیلئے یا کسی خاص زمانہ یا ایام کے اجلاسوں کیلئے سرکار عالی نائب صدر نشین قرار دے۔

(ارکان بحیثیت عہدہ)

نواب عسکر یار جنگ بہادر	معتمد مشیر قانونی سرکار عالی	ہنومان ٹیکری
مولوی محمد اظہر حسن صاحب	معتمد سرکار عالی صیغہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ	عابد روڈ
نواب جنیوین یار جنگ بہادر	میر مجلس عثمانیہ عدالت العالیہ سرکار عالی	سعید آباد

(ارکان ملازم)

نواب صمد یار جنگ بہادر	معتمد فوج و طبابت سرکار عالی	سوماجی گوڑہ

مولوی محمد لیاقت اللہ خانصاحب	معتمد فینانس سرکار عالی	بیگم پیٹھ
مولوی سید فضل اللہ صاحب	معتمد صنعت و حرفت سرکار عالی	سیف آباد
نواب علی یاور جنگ بہادر	معتمد امور دستوری سرکار عالی	چاپل روڈ
نواب رحمت یار جنگ بہادر	کوتوال اندرون و بیرون بلدہ	امیر پیٹھ
مسٹر ایس ایم بہروچہ صاحب	زائد معتمد مالگزاری سرکار عالی	جوبلی ہل
مولوی محمد یونس صاحب	انڈر سکریٹری مجلس وضع آئین و قوانین	بلدہ حیدرآباد
راجہ دھرم کرن بہادر	اوّل تعلقدار ضلع بیدر شریف	چوک میدان خان
راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی صاحب	اسپیشل افسر صرف خاص مبارک	نارائن گوڑہ

ارکان غیر ملازم

مولوی عبدالعزیز خانصاحب	معتمد مجلس پائیگاہ نواب سلطان الملک بہادر	ملک پیٹھ
مولوی سید محمد احسن صاحب	وکیل ہائی کورٹ	کٹلمنڈی
مسٹر شنکر راؤ بورگاونکر صاحب	وکیل ہائی کورٹ	اسٹیشن روڈ نامپلی
نواب سول یار جنگ بہادر	جاگیردار	کوچہ نسیم
مولوی محمد عبدالستار صاحب	جاگیردار	اردو شریف
مسٹر ایم نرسنگ راؤ صاحب	اڈیٹر رعیت	معظم جاہی روڈ

ارکان غیر معمولی

نواب اکبر یار جنگ بہادر	ایڈوکیٹ	سعید آباد
سیٹھ پنا لعل صاحب	ساہوکار	بیگم بازار

ارکان صاحبان جوڈیشل کمیٹی

نواب عسکر یار جنگ بہادر	ہنومان ٹیکری
راجہ بہادر بشیشور ناتھ صاحب	کوچہ چراغ علی
نواب رحیم یار جنگ بہادر	سکندر آباد

مجلس عثمانیہ عدالت العالیہ

میر مجلس

نواب جیون یار جنگ بہادر (خان بہادر)	سعید آباد

معتمد

مولوی محی الدین علی خانصاحب	سکندر آباد

اراکین

ڈاکٹر نواب ناظر یار جنگ بہادر	حیدر گوڑہ
مولوی ابو سعید مرزا صاحب	سدی امبر بازار
مولوی خواجہ عبد العزیز صاحب	جوبلی ہل
مولوی خلیل الزمان صاحب	جوبلی ہل
مسٹر راجندر ناتھ صاحب	ہنومان ٹیکری
مولوی میر ہاشم علی خانصاحب	جوبلی ہل
نواب میر عالم علی خانصاحب	لال ٹیکری کا میدان
مولوی فرحت اللہ خانصاحب (انسپکٹنگ آفیسر)	کاچی گوڑہ

آپ اُس خاندان رفیع الشان کے ہر دلعزیز اور اعلیٰ تعلیم یافتہ رکن تھے جس کے اکثر و بیشتر عزیز اراکین عالم و فاضل و متدین۔ ملک و مالک کے بہی خواہ اور بڑے بڑے گراں قدر و اہم ترین خدمات انجام دیکر مورد الطاف و عنایات شاہان وقت رہے اور مناصب جلیلۂ دیوانی و صدر صوبہ داری و بخشی گیری جاگیرات و لوازمات امیرانہ و خطاب اعلیٰ سے ممتاز اور بعض علماء کرام و مشائخین عظام و واعظین و مبلغین بھی گزرے ہیں۔ اس خاندان کے افراد بلحاظ رشد و ہدایات و اعلیٰ معیار اخلاق و فضل و کمال سلطنت ہائے بیجاپور و اورنگ آباد و حیدرآباد و میسور میں نہایت ہی عزت و توقیر کی نگاہ سے دیکھے گئے ہیں حیدر علی والی میسور اور اُن کے بیٹے ٹیپو سلطان و نیز شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے اس خاندان سے متوسل ہونے کو اپنی سعادت سمجھا اور احترام کیا ہے۔ اس خاندان کے حالات شرح و بسط کے ساتھ اکثر معتبر تواریخ دکن میں درج ہیں اس لئے یہاں ہم اجمالی طور پر آپ کے تذکرہ کا آغاز نواب رفعت یار جنگ اول سے کرتے ہیں
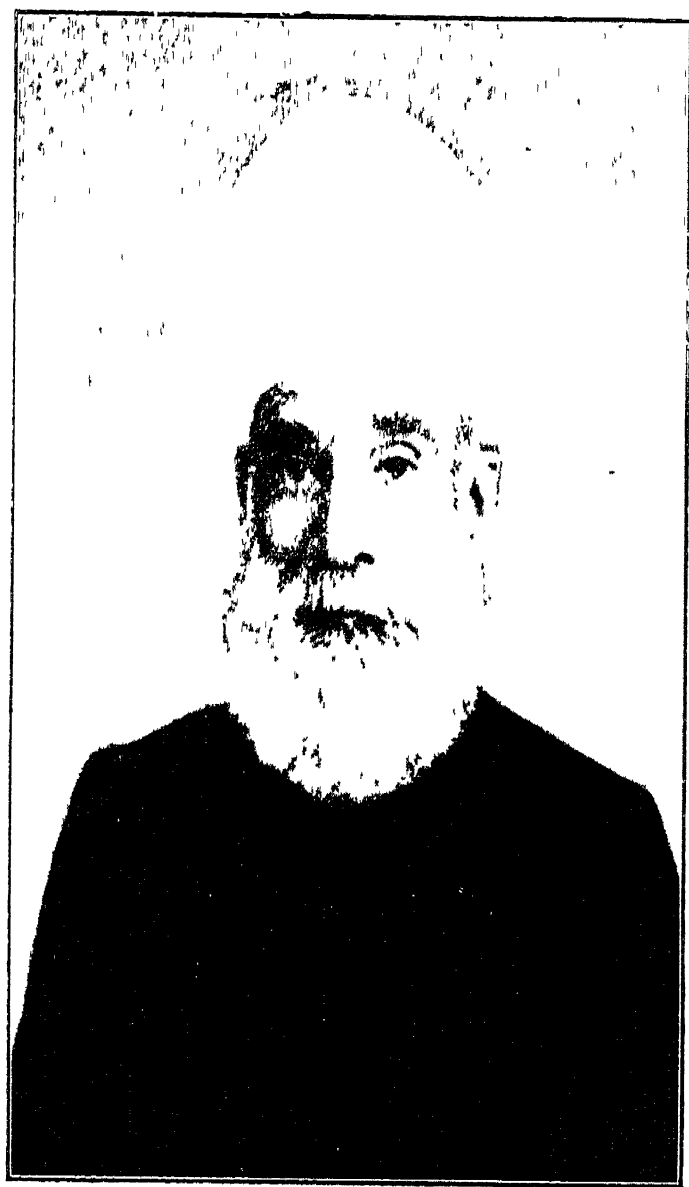
نواب رفعت یار جنگ ثانی مرحوم

نواب رفعت یار جنگ اول مرحوم

(جو آپ کے پدر بزرگوار تھے)

نواب رفعت یار جنگ اوّل مرحوم

آپ کا اصلی نام شیخ احمد حسین تھا آپ قاری حافظ حاجی شیخ عبدالرحمٰن صاحب کے فرزند اور مولوی شیخ عبدالحکیم صاحب کے نبیرہ اور شیخ محمد صدیق عماد جنگ اوّل کے بھائی تھے آپ کا جدی سلسلہ قاضی حمید الدین ناگوری اور ننھیالی سلسلہ شہاب الدین سہروردی پر منتہی ہوتا ہے۔ آپ ۱۲۴۹ھ میں پیدا ہوئے اپنے والد بزرگوار اور عم نامدار مولوی محمد حسین صاحب نقشبندی سے (جن کا تخلص ساماں تھا) ابتدائی تعلیم و ترتیب حاصل فرمائی۔ زاں بعد مدرسہ دارالعلوم میں شریک ہو کر امتیازی وظائف حاصل کرتے ہوئے فارغ التحصیل ہو گئے۔ آپ اردو فارسی اور عربی میں اعلیٰ قابلیت رکھتے اور سیاق وسباق سے بخوبی ماہر تھے۔ آپ کی ذہانت خداداد اور آپ کا تدبر لایق صدستایش اور آپ کا علم نہایت وسیع تھا۔ ۱۲۷۸ھ میں آپ سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے ۱۲۸۲ھ میں محکمہ مال میں (جو تمام محکمہ جات سرکار عالی سے اعلیٰ اور نہایت اہم محکمہ تھا) کام کرتے خاص اور اہم کاغذات اور سربمہر لفافے (جو نواب مکرم الدولہ بہادر کی خدمت میں بغرض دستخط پیش شدنی ہوتے) اپنی تحویل میں رکھتے اور نواب صاحب ممدوح کی پیشی میں رہکر متفرق کام بھی پیش فرماتے ۱۲۸۲ھ سے ۱۲۸۶ھ تک مجلس مال اور مدارالمہام وقت کے درمیان بحیثیت نائب کام انجام دیتے رہے مجلس سے آئے ہوئے تمام کاغذات پیش کرکے اُن کی کارروائیوں کو سمجھا کر ان پر تجاویز کراتے اور نواب

مکرم الدولہ بہادر جب معین المہامی مال کے منصب جلیلہ پر فائز ہوئے تو مددگاری کی خدمت آپ کے تفویض ہوئی جس کو آپ نے نہایت قابلیت وہوشیاری سے انجام دیکر ۱۲۹۲ھ میں اطراف بلدہ کی خدمت تعلقداری کا جائزہ حاصل فرمایا۔ اور کامل دو سال تک نہایت مستعدی وجانفشانی و ہوشیاری و تجربہ کاری سے اس شہر میں بہت سی مفید اصلاحیں کیں اور اس خوبی سے اپنے فرائض انجام دیئے کہ مدارالمہام بہادر وقت نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے آپ کی تقلید کرنے کی دوسرے حکام کو ہدایت فرمائی۔ ۱۸۷۵ء میں بزمانہ قحط شدید ضلع رائچور پر آپ کا تبادلہ ہوا۔ جہاں آپ نے مصیبت زدگان قحط سے پوری پوری ہمدردی کی۔ سڑکیں۔ پل اور عمارتیں تعمیر کرائیں۔ آپ کی ان عمدہ کارگزاریوں کو نہ صرف پبلک اور گورنمنٹ عالیہ سرکار عالی نے قدر کی نگاہ سے دیکھا بلکہ برٹش گورنمنٹ بھی تحسین و آفرین کئے بغیر نہ رہ سکی۔ اسکے بعد نواب مختار الملک بہادر نے آپ کو بلدہ طلب فرماکر اسپشل افسری کی خدمت تفویض فرمائی۔ تو آپ نے پیچیدہ اور اہم مقدمات کے تصفیئے باحسن الوجوہ کیئے۔ سرکار کے متقابل بڑے بڑے ساہوکاروں کے مطالبات۔ بڑے بڑے جاگیرداروں اور عربوں کے دعاوی جو پیش ہوتے تھے اُن کی تحقیقات اور اُن کے تصفیوں اور انتظامات سے متعلق بھی آپ ہی کے مفید مشوروں کی ضرورت ہوتی تھی اور آپ کی صائب رائے کی مدارالمہام وقت بڑی قدر کیا کرتے تھے۔ ایک عرصہ تک آپ مجلس قرضہ بابدداد بابد گرفت سرکار عالی کی معتمدی و رکنیت پر بھی فائز رہے اور حسب الحکم نواب مختار الملک بہادر آپ ۱۸۸۱ء میں یا

نواب مکرم الدولہ کے ہمراہ انگلستان تشریف لے گئے تھے۔ اس سفر میں آپ کو لندن، اٹلی، فرانس، وغیرہ کی سیاحت کا بھی موقع ملا۔ آپ کے حسن انتظام اور آپ کے بہترین کارگزاریاں نہ صرف نواب میر پرورش علیخان مکرم جنگ مکرم الدولہ ہی کی طمانیت بلکہ نواب تراب علی خاں سر سالار جنگ اول شجاع الدولہ مختار الملک کی بھی خوشنودی کا باعث ہویں۔ دوران سفر میں آپ نے ہر مقام کی گورنمنٹ اور وہاں کے انتظامات و حالات کا بنظر تعمق معائنہ فرما کر اپنے معلومات میں اضافہ فرما لیا۔ اس سے قبل آپ سوائے انگلش زبان کے یورپ کی کسی زبان سے واقف نہ تھے لیکن لندن میں آپ نے بول چال کی حد تک فرنچ زبان میں بھی تھوڑی بہت استعداد پیدا کر لی اور ہر جگہ کے معزز طبقہ میں اپنے حسن اخلاق و وضعداری و اعلیٰ قابلیت کی بدولت کافی رسوخ پیدا کر لئے اور نہایت عزت و توقیر کی نظر سے دیکھے جانے لگے۔ لندن سے واپس آنے کے بعد کچھ عرصہ تک مجلس دریافت انعامات کے رکن متقرر ہوے۔ زاں بعد صدر مجلس اور اس کے بعد کمشنر انعام کی اعلیٰ خدمت پر بغرض تحقیقات عطیات اراضی و نقدی سرکار عالی کامل اختیارات کے ساتھ فائز ہوئے۔ ۱۳۰۵ھ میں بتقریب جشن سالگرہ پیشگاہ حضرت غفراں مکاںؒ سے خانی و بہادری و خطاب مستطاب "رفعت یار جنگ" ومنصب دو ہزاری و یک ہزار سوار و علم سے مفتخر و مباہی فرمائے گئے۔ اس کے بعد چند دنوں تک بحیثیت کمشنر کروڑ گیری فرائض مفوضہ باحسن الوجوہ انجام دینے کے بعد منصب جلیلہ صوبہ داری سمت جنوبی سے ممتاز ہوے اور ۱۳۱۱ھ میں صوبہ داری صوبہ ورنگل سمت مشرقی پر آپ کا تبادلہ عمل میں آیا۔

یہاں بھی رعایا اور سرکار ہر دو کی بہبودی آپ کے پیش نظر رہی۔ رعایا کو زمینات کی بہترین نگہداشت اور غلہ و نیشکر کی کاشت اور لاک وغیرہ پیدا کر کے اس سے منفعت حاصل کرنے کی ترغیب و تحریص دلاتے زرعی و مصنوعاتی ترقیات کی نمائشوں کے انعقاد کی ہدایت فرماتے رہے۔ آپ ایک روشن دماغ، بلند خیال، مدبر، مستعد، ہمدرد، رحمدل، منصف مزاج، مردم شناس، دور رس، فضول تکلفات سے متنفر، وضع کے پابند، خوش اخلاق، ہر دلعزیز اور غربا پرور حاکم تھے۔ آپ کا ہر کام ایک اصول پر مبنی اور آپ کی ہمدردی و کارہائے رفاہ عام قابل تعریف تھے۔ چنانچہ شمس العلماء نواب عزیز جنگ مرحوم نے آپ کے تذکرہ میں آپ کی تعریف ان الفاظ میں فرمائی ہے۔

"رعایائے مالگزار آپ کی پرستش کرتی تھی۔ آپکا ہر ایک"
"کام اصول کے سانچے میں ڈھلا ہوا ہوتا تھا۔ آپ کی"
"دلسوزی اور حقیقی ہمدردی کا اندازہ دل ہی کر سکتا ہے"۔
"آپ کے رفاہ عام کاموں میں حسب ذیل اداروں کا"
"قیام ہمیشہ آپ کے نام کو زندہ رکھیگا (۱) مدرسہ"
"اسلامیہ نظامیہ (۲) مدرسۂ اعزہ (۳) سول سروس کلاس"
"(۴) نظام کلب۔ آپ نے یورپ کی تعلیم کے لئے طلبا کو"
"تیار کرنے اور وظیفہ دیکر روانہ کرنیکی بھی تحریک کی نیز"
"اردو زبان کو ذریعہ تعلیم قرار دینے پر زور دیا اور اس"
"بارہ میں ایک زبردست تحریک کی تھی جو آج جامعہ عثمانیہ کی"

"شکل میں تکمیل کو پہنچی۔ آپ نے اردو مڈل کو جاری کرایا۔"
"اور اضلاع میں صدہا مدارس رعایا کی تعلیم و تربیت کیلئے"
"قایم کرائے۔"

اس ستودہ صفات نواب نے اپنی یادگار چار صاحبزادے اس دار فانی میں چھوڑ کر بتاریخ ۸ صفر المظفر ۱۳۱۵ھ روز جمعہ دو بجے دن کے سفر آخرت اختیار فرمایا۔ آپ کے انتقال پُر ملال پر شہر کے اکثر بلند پایہ شعرانے اظہار رنج و الم فرمایا جن میں قابل الذکر شمس العلما نواب عزیز جنگ مرحوم **ولا** ہیں جن کا قطعہ ادبی اور تاریخی حیثیت سے ایک عالمانہ شان رکھتا ہے۔

(قطعہ)

جب چلے ملکِ بقا کو دولتِ ایماں کے ساتھ
قصرِ جنت میں ہوئے ممتاز رفعت یار جنگ
عرض کی فکرِ **ولا** نے سالِ رحلت فی البدیہ
چلدئیے دنیا سے با اعزاز رفعت یار جنگ

۱۳ ھ ۱۵

منجملہ آپ کے صاحبزادوں کے (۱) مولوی شیخ ضیاء الحق فصیح الدین احمد المخاطب بہ نواب رفعت یار جنگ ثانی مرحوم (صاحب تذکرہ) تھے اور (۲) مولوی نظام الدین احمد المخاطب بہ نواب سر نظامت جنگ بہادر (۳) حکیم فتح الدین احمد صاحب و مولوی عظیم الدین احمد صاحب بقید حیات ہیں۔

نواب رفعت یار جنگ ثانی مرحوم آپ کا نام ضیاء الحق فصیح الدین احمد خاں تھا

آپ نواب شیخ احمد حسین خان رفعت یار جنگ اوّل کے صاحبزادے اور قاری حافظ حاجی شیخ عبدالرحمٰن کے نبیرہ اور نواب سر نظامت جنگ بہادر کے بڑے بھائی تھے۔ آپ بمقام بلدہ حیدر آباد بتاریخ ۲۵ ذی الحجہ ۱۲۸۵ھ م ۲۸ اردی بہشت ۱۲۷۸ف تولد ہوئے اور اسی زمانہ میں آپ کا شمار منصبداران سرکار عالی میں ہونے لگا۔ چار سال کے سن سے آپکی تعلیم کا آغاز ہوا اور آپ ابتدائی اردو، فارسی، عربی اور دینیات کی تعلیم اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی مولوی محمد واصل اور مولوی محمد کامل وغیرہ سے اور انگریزی کی تعلیم ریورنڈ فرینڈس سے گھر ہی پر حاصل کرکے مدرسہ اعزہ میں شریک ہوئے اسکے بعد سینٹ جارجز گرامر اسکول میں داخل ہوئے ازاں بعد ۱۸۸۰ء میں مدرستہ العلوم علی گڈھ روانہ ہوکر انگریزی، ریاضی، تاریخ، جغرافیہ، دینیات و عربی ادب کی تعلیم حاصل فرمائی اور وہاں سے واپس آنیکے بعد مکرر مدرسہ اعزہ میں شریک ہوکر مسٹر جارج ٹیٹ بی۔ اے اور مولوی حافظ محمد ابراہیم صاحب کے زیر نگرانی انگریزی و عربی کی تعلیم پائی شیخ عبداللہ مکی سے آپنے عربی بول چال سیکھی اور مولوی عبدالجبار خانصاحب صدر مدرس علوم مشرقیہ سے علم ادب کا اکتساب فرمایا۔ اصلاح خیالات و ترقی کیواسطے ایک کمیٹی "مجلس اتحاد" اور ساتھ ہی ساتھ اس کے ایک کتب خانہ اور کرکٹ کلب کا بھی قیام فرماکر بحیثیت معتمد انکے کاروبار نہایت کامیابی کے ساتھ چلائے اور ینگ مینز امپرومنٹ سوسائٹی کے ممبر بھی رہے اور جب حضرت غفران مکان ؒ نے زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لی تو سوسائٹی کی جانب سے تہنیت نامہ پیش کرنے جو وفد حاضر ہوا تھا اوس میں بھی آپنے شرکت فرمائی اور سنہ ۱۸۸۳ء میں بعد تکمیل امتحان

میٹرک مدرسۂ عالیہ نظام کالج کی اس خاص جماعت میں شریک رہی جو حسب الحکم نواب مختار الملک مرحوم انگلستان جانیکے لئے مسٹر ہاڈسن اور مسٹر سٹن کی نگرانی میں تعلیم پا رہی تھی اور یہیں آپنے مولوی میر حیدر علی صاحب مرحوم (جو حیدر آباد کے ایک مشہور عالم تھے) سے قرآن مجید اور علم تفسیر کی بھی تعلیم پائی۔ اور آخر ۱۸۸۵ء میں یورپ تشریف لیجا کر بمشورہ مسٹر جوزف راک ایجنٹ سرکار عالی لندن کی یونیورسٹی کالج میں کچھ دنوں ڈاکٹر مالی سے انگریزی اور ڈاکٹر ہل سے ریاضی اور پروفیسر لال ماں سے شرح اور مسٹر گریفن سے تاریخ اور حبیب سلیمانی سے عربی کا درس لیتے رہے۔ زاں بعد حسب ہدایت اپنے والد ماجد کے سینٹ پیٹرز کالج اور اس کے بعد کالج بوٹ میں شریک ہوے۔ اور انجمن طلبا ہند (جس کا قیام اسی زمانہ میں ہوا تھا) کی مجالس میں بھی وقتاً فوقتاً شرکت فرماتے رہے زاں بعد ٹرینٹی ہال کالج میں منتقل ہو کر سر ہنری برین جیسے مشہور و معروف مقنن سے قانون اور ریورنڈ ہا بکر بیٹیوٹر لارڈ کیتھ فاکنر پروفیسروں سے عربی ادب اور تاریخ وغیرہ کی تعلیم حاصل فرمائی اور بعد انقطاع سلسلہ تعلیم پھر لندن واپس ہو کر مڈل ٹمپل میں قانون کی تکمیل فرمائی اور بعد انفراغ تعلیم قانونی مسٹر آمنڈ ہا عنڈ سکالر برسٹر کے چیمبرز میں اپنے قانونی معلومات میں اضافہ کر کے تصدیق حاصل فرمائی۔ دوران قیام لندن میں آزمائشی پارلیمنٹ میں ممبر کی حیثیت سے آپ شریک رہے اور لندن میں جشن میلاد النبی ہر سال منانے اور مختلف اقوام کو اس میں مدعو کرنیکا طریقہ جاری فرمایا اور کوئن وکٹوریہ قیصرۂ ہند کی تقریب جوبلی میں شرکت فرما کر ایڈورڈ ہفتم (جو اسوقت پرنس آف ویلز تھے)

کی ملاقات کا شرف اور بطور سرکاری سفیٹ چیمبرپیالیس سے کے دربار کے شرکت کی عزت حاصل فرمائی اور تبلیغ اسلام میں مشہور و معروف مبلغ مسٹر عبداللہ کوئیلم کے شریک کار رہے۔ چنانچہ جو شخص مسٹر موصوف سے اسلام کے متعلق کوئی اہم سوال کرتا تو اُس کو وہ آپکے یہاں بھیجدیتے اور آپ دلائل و براہین کیساتھ اسکے سوال کا جواب ادا کرکے اس کو مطمئن کردیتے۔ انتہا یہ کہ آپنے وہاں وہ تبلیغ کی کہ آپکی مساعی جمیلہ سے اکثر بڑے بڑے انگریز دائرۂ اسلام میں داخل ہوگئے جن میں قابل الذکر مسٹر کنلف سیول مکنیکل انجینئر جنہوں نے پہلے پہل میگزین ریٹر رائیفل کا نقشہ تیار کیا تھا اور جو بڑے ذہین و عالی دماغ انگریز تھے یورپ میں آپ نے اپنی اعلیٰ قابلیت وسیع معلومات اور حسن خلق کی بدولت اتنی ہر دلعزیزی حاصل کرلی کہ آپکے وطن واپس ہوتے وقت مسلمانان لیور پول نے آپکے لئے وداعی جلسہ ترتیب دیا جسمیں ترکی کونسل جنرل ہز آنر آسد بے اور شیخ الاسلام عبداللہ کوئیلم اور مولوی برکت اللہ نے آپکی اُن ہمدردیوں اور نمایاں خدمات (جو کہ آپنے راہ اسلام میں کی تھیں) کا ذکر کرکے خلوص و محبت کے ساتھ خداحافظ کیا۔ غرض مراجعت فرمائے وطن ہونیکے بعد آپ ۲۳ امرداد ۱۳۰۳ف کو بحیثیت کارآموز سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے اس کو ایک سال بھی گزرنے نہ پایا تھا کہ آپ خدمت زائد مددگاری صوبہ گلبرگہ شریف پر فائز ہوئے اور اسی حیثیت سے ورنگل جنگاؤں اور بھونگیر پر بھی آپنے خدمات انجام دیں اور ۱۳۰۵ف میں دوم تعلقدار ہو کر آغاز ۱۳۰۸ف میں ڈپٹی کمشنری کروڑگیری کی خدمت پر ترقی پاکر بلدہ آئے۔ اسکے بعد بلحاظ قابلیت و تجربہ صیغۂ

زراعت و تجارت پیشے منتخب ہوئے۔ زاں بعد ڈویژن ہائے حمی کنٹہ و سدی پیٹھ و بکہ شیت و بعد تقرر نائب تحصیلداری اپنے فرائض مفوضہ نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیکر ضلع ایلگندل کی خدمت اول تعلقداری پر منصرم اور اسکے بعد مددگار صوبہ دار ہوئے ۱۳۱۴ف میں بذریعہ ترقی ضلع محمد آباد بیدر شریف پر آپ کا مستقلانہ تقرر عمل میں آیا جہاں آپ نے قابل قدر تعلیمی و معاشرتی بہت سی اصلاحیں عمل میں لائیں جسکی وجہ نمایاں ترقیاں محکمہ جات سرکاری میں رونما ہوئیں۔ اس کے بعد اسی حیثیت سے آپ نے اضلاع نلگنڈہ ورنگل و نظام آباد پر خدمات انجام دیں اور تین ماہ تک ۱۹۱۵ء میں صوبہ داری ورنگل کی خدمت بھی انجام دی اور ۱۳۲۵ف میں آپ بارگاہ جہاں پناہی سے منصب جلیلہ صوبہ داری صوبہ اورنگ آباد سے سرفراز فرمائے گئے اور دو سال تک اس خدمت جلیلہ پر کارگزار رہنے کے بعد نظامت خطیات کے عہدہ سے سرفراز ہوکر اس سررشتہ کی بہت کچھ اصلاح کی۔ اس طرح بلدہ کے علاوہ آپ چھ سات ڈویژنوں پر دوم تعلقدار اور پانچ اضلاع پر اول تعلقدار و مجسٹریٹ ضلع رہکر ملک و مالک کے گرانقدر خدمات انجام دیکر ۱۳۳۳ف میں بوجہ ختم مدت ملازمت بحصول وظیفہ حسن خدمت سبکدوشی حاصل فرمائی۔ آپ نے بہ زمانہ ملازمت جس ضلع پر قیام فرمایا ایسی مفید اصلاحیں کیں اور گورنمنٹ و رعایا میں ربط و اتحاد کی نئی نئی راہیں نکالیں اور سرکاری رعب و اقتدار سرکش رعایا پر قایم فرمایا کہ اسکی بدولت تا قیام سلطنت ابد مدت آپ کا نام نامی تابان و درخشان رہیگا۔ لارڈ کرزن وائسرائے ہند (جو آپ کے لندن کے شناساؤں سے تھے) جب بغرض شکار ضلع ورنگل تشریف لیگئے تو آپ سے نہایت خندہ پیشانی کیساتھ ملاقات فرمائی

آپکی اوّل تعلقداری بیدر کے زمانہ میں جب حضرت اقدس و اعلیٰ (بحیثیت ولیعہد)
بغرض ازدیاد معلومات و سیر و سیاحت رونق افروز بیدر ہوئے تو آپکے
ہر ایک کام اور حسن انتظام کو ملاحظہ فرما کر اظہار خوشنودی فرما کر آپ کی حوصلہ
افزائی فرمائی۔ بزمانۂ صوبہ داری اورنگ آباد و ورنگل آپ کو لارڈ چیمسفورڈ
وئیسرائے ہند اور لارڈ لائیڈ گورنر بمبئی کی ملاقات کے مواقع بھی ملے۔ ان ہر دو
نے بھی آپ کے حسن انتظام و خوش سلیقگی کی بہت تعریف کی۔ بیدری صنعت و
حرفت اور صنعت کاغذ سازی نظام آباد کو آپنے ازسر نو زندہ فرما دیا۔ افزایش
نسل اسپاں و مویشی بھی آپ ہی کی رہین منّت ہے۔ مالیگاؤں کی جاترا ازسر نو
جاری کرائی۔ ایک کلب اور کئی کتب خانے اور دار المطالعے آپنے قایم فرمائے
ملک میں صنعتی نمایشوں کی بنیاد آپ ہی نے ڈالی الحاصل یہ کہ ملک و اہل ملک
کی فلاح و بہبود کے جو جو طریقے تھے وہ سب آپنے اختیار فرمائے صنعت و حرفت
تجارت و زراعت کو آپ نے فروغ دیا۔ ہمیشہ ایک نہ ایک مفید و کارآمد و
رفاہی کام کی فکر میں لگے رہتے تھے۔ حضرت غفراں مکانؒ کو آپکی ذات پر کامل
اعتماد تھا۔ آپ کو اپنا وفادار اور ملک کا بہی خواہ تصوّر فرمایا کرتے تھے چنانچہ آپکو
بصلۂ وفاداری و حسن کارگزاری بتقریب جشن چہل سالہ جوبلی ۱۳۲۳ھ میں خطاب
آبائی "رفعت یار جنگ بہادر" سے مفتخر و مباہی فرمایا۔ حکام سرکار عالی کے علاوہ برٹش
رزیڈنٹس اور یوروپین عہدہ دار بھی آپ کی نہایت قدر و منزلت کرتے اور آپ کو
حیدرآباد کے اعلیٰ ترین افراد سے شمار کرتے تھے۔ حضرت غفراں مکانؒ کی طرح حضرت
اقدس و اعلیٰ کے مراحم خسروانہ ہمیشہ آپکے حال پر مبذول رہے۔ جہاں کہیں آپنے

وہاں کے اطراف واکناف کے حالات سے باخبر رہے۔ اگر کہیں فتنہ وفساد رونما ہوتا ہوا نظر آیا تو حکمت عملی سے اُس کا سدِ باب کر دیا کرتے اور بہتر سے بہتر تدابیر عمل میں لاکر اُس کی ہمیشہ کیلئے بیخ کنی کر دیتے۔ آپ باوجود خاندانی وجاہت و امارت کے جس کسی سے ملتے نہایت خندہ پیشانی سے ملتے غرور و تکبر آپ میں نام کو تک نہ تھا۔ آپ کے اخلاق حسنہ و عادات پسندیدہ کی بدولت جو کوئی آپ سے ایک مرتبہ ملتا وہ ہمیشہ ملنے کا متمنی رہتا۔ نادار طلبا بیواؤں اور یتیموں کی امداد فرمایا کرتے اور سخاوت اس طرح کرتے کہ اس ہاتھ کی اس ہاتھ کو خبر نہ ہوتی جس طرح آپ مسلم طبقہ میں عزت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے اسی طرح طبقہ ہنود میں بھی دیکھے جاتے تھے۔ آپ حقیقی طور پر ہر دلعزیز کہلانیکے مستحق خوش خلق، ملنسار، نہایت سادہ طبیعت، سیر چشم، بلند ہمت، نفاست پسند، بے تعصب، عالی دماغ، صائب الرائے، پابند وضع قدیم وصوم وصلوٰۃ ہمدردبنی نوع انسان، متشرع سائرین وزائرین کی دامے، درمے، قدمے، سخنے اعانت فرمانیوالے زہد وورع میں اپنی آپ نظیر اور تمام اوصاف حمیدہ کے حامل تھے۔ افسوس کہ ایسے عالی صفات نواب نے بتاریخ ۲۰ ہر ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ م ۹ ہر فروردی ۱۳۳۸ف م ۱۱ ہر فبروری ۱۹۳۲ء بروز شنبہ ۱/۲ ۸ ساعت شب اس دار ناپائیدار سے حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ کوچ فرمایا۔ آپ کے انتقال پُرملال کی خبر دوسرے روز صبح ہی شہر بھر میں پھیل گئی اور مقامی تمام جرائد نگاروں نے اپنے اپنے جرائد میں آپ کے مختصر حالات کے ساتھ اس خبر کو درج کرکے اظہار تاسف کیا اور شہر کے اکثر شعرا نے قطعات تاریخ وفات لکھکر اس غم میں حصہ لیا جنمیں قابل ذکر مولوی میر قاسم علی صاحب

جعفری کا قطعہ ہے جو حسب ذیل ہے۔

قطعۂ تاریخی

بستم ذی الحجہ بود و روز شنبہ وقت شب

ماہ رفعت یار جنگِ اوّل از چشمم نہفت

جعفری سالِ وفاتِ آن جواد و فیض بخش

آہ رفعت یار جنگِ زاہد و مرحوم گفت

۱۳ ھ ۵۷

آپ کی شادی ۱۸۹۷ء میں نجم العلماء مولانا ظہور حسن صاحب فرنگی محل جاگیردار سرکار عالی کی دختر ہمشیرۂ نواب نصیر جنگ آصف جاہی سے ہوئی جس میں حضرت غفران مکان نے اپنے دست مبارک سے سہرا باندھکر عزت افزائی فرمائی۔

اس وقت آپ کی یادگار تین لائق و فائق فرزند (۱) مولوی غازی الدین احمد صاحب مددگار مہتمم برقی (۲) مولوی ناصر الدین احمد صاحب مددگار تعلقدار باغات (۳) مولوی سراج الدین احمد صاحب (جو ہنوز زیر تعلیم ہیں) اور چار دختر (۱) محل نواب میر باسط علی خاں صاحب (۲) محل نواب ظہور حسن صاحب انصاری (۳) محل ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زور اور (۴) محل مولوی افضل الدین حسن صاحب ہیں۔

فہرستِ قسموا
فہرست قسموا میں اپنا نام درج کروائیے اجرت خفی کے لیے عہ جلی کے لیے عہ

بیوپاریوں سے خاص رعایت

قوام زلیخا

فی شیشی ۸ر - ۴ر - ۲ر

پان

کے ساتھ کھانے سے ہی لطف و ذائقہ پیدا کرتا ہے دانتوں کے محافظ، گندہ دہنی کے دشمن، ہاضم، مقوی باہ اور

اور زلف کی درازی میں بے نظیر

برقی قوام عنبری

فی شیشی عہ/ - ۸ر - ۴ر

بالوں کے دراز کرنے اور دماغ کو فرحت اور تقویت بخشنے

میں بیحد مفید

کیا؟

زلیخا ہیر آئل

فی شیشی عہ/

سلور جوبلی بجیل ہیر آئل

فی شیشی ۱۲ر

شاہ ناز ہیر آئل

فی شیشی ۱۲ر

آزمائش شرط ہے

یہ دونوں عطر زمانہ کے لائق تحفے جو آج ملک کے ہر گوشہ میں زلیخا نصیب

عطر نخلستان

فی تولہ آٹھ روپے

عطر سیر فردوس

فی تولہ چار روپیہ

تیار کردہ

زلیخا ہیر آئل کمپنی

افضل گنج حیدرآباد دکن

دیوی دتا
تیار کردہ
دیوی ولاس
DEVIS DEVIDATTA
قیمت
مبلغ
تین روپیہ آٹھ آنے
سرٹیفکیٹ معطیہ سید رالدین صاحب بی-اے ایچ-سی-یس نائب معتمد مال سرکار عالی
"میں مسرت کے ساتھ اس امر کی تصدیق کرتا ہوں کہ دیوی دتا تیار کردہ دیوی ولاس"
"امراض اناث کیلئے مجرب دوا ہے میرے اکثر متعلقین کو اس کے استعمال سے جید فائدہ ہوا۔"

نتھو لعل جی صاحب آنجہانی

آپ سنہ ۱۸۸۷ء میں بمقام مادھا پور کچھ اسٹیٹ پیدا ہوئے۔ اپنے والد کے ہمراہ سنہ ۱۸۹۰ء میں وارد حیدرآباد ہوئے۔ آپ کی تعلیم کا آغاز سکندرآباد میں ہوا اور بحیثیت طالبعلم آپکا زمانہ بوجہہ ذہانت و ذکاوت نہایت

نتھو لعل جی صاحب آنجہانی

اچھا گزرا سولہ سال کی عمر میں آپنے کاروبار شروع کئے اور مختلف کام اسٹیٹ ، ریلوے اور تعمیرات میں انجام دئے۔ نوعمر ہونے کے کام کی صلاحیت آپمیں بہت جلد پیدا کرکے کئی انجنیرس اور نظمائے سررشتہ کا اعتماد حاصل فرمایا۔ آپ کا مقصد عظیم، کام کی خوش اسلوبی اور بروقت انجام دہی تھا۔ آپ کو کتب بینی کا بھی بڑا ذوق وشوق تھا۔ اپنے فرصت کے اوقات ادب اور انجینیرنگ کے کتب کے مطالعہ پر صرف فرماکر علمی استعداد میں اضافہ فرمالیا تھا۔ سنہ ۱۹۱۸ء میں صرفخاص مبارک کے کام آپکے تفویض ہوئے۔ ملک نما ، کمگٹ کوٹھی مبارک ، اور دیگر محلات کے کام آپ نے اس خوش اسلوبی سے انجام دیا کہ حضرت اقدس و اعلی نے ازراہ قدردانی مزید اہم اور ضروری کام آپکے سپرد فرمائے اس کے ساتھ ھی ساتھ سررشتہ ریلوے نے بھی کار تعمیر میں آپ کی لیاقت و کاردانی کے مدنظر پورا رقبہ پربھنی پرلی ریلوے لائن کا آپ کے تفویض کیا جو کئی لاکھ روپیوں کا کام تھا اس دوران میں متعدد سڑکیں کنال اور لاکھوں کے کارھائے پراجکٹ آپ نے تعمیر کئیے۔ اپنے پاس اعلی تعلیم

یافتہ ، فنی اور لایق اشخاص ملازم رکھکر اسم سے اہم اور بڑے سے بڑے کار تعمیر کو نہایت سلیقہ سے انجام دیتے رہے اس کے علاوہ آپ نے متعدد بنگلہ جات تعمیر کئے ہوائی شفا خانہ واقع چار مینار جسی مہتم بالشان لاکہون کی عمارت آپ ہی نے تعمیر کی ہے آپ بڑے مخیر ، سنجیدہ

طبیعت، سخی، ہمدرد اور ہر دلعزیز تہے آپ نے نہایت اطمینان اور سکون قلب کے ساتھہ اپنی زندگی بسر فرمائی - ایک کامیاب بزنس مین اور کنٹہ دار کی حیثیت سے سلطنت میں کافی رسوخ اور اثرات پیدا کر لئے تہے - ڈسمبر سنہ ۱۹۳۲ء میں بعمر ۵۰ سال آپ راہی آنجہانی ہوئے - آپ کی بیوقت موت سے ہر ایک کے دل کو ملال ہوا آپ اپنی یادگار دنیا میں چار لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑ گئے -

مسٹر رگھوناتھہ نتھو

میسرز وشرام نتھو اور رگھوناتھہ نتھو صاحبان خاندان کے اعلیم یافتہ اور بڑے ارکان ہیں جو اپنے باپ کے جملہ کاروبار کو نہایت ہی قابلیت و لیاقت کے ساتھہ اعلی پیمانہ پر انجام دے رہے ہیں سلطنت کے اہم سے اہم تعمیراتی کام بہی انجام دیتے ہیں - سانیٹری اور الکٹرک کے کاموں میں وسیع تجربہ رکھتے ہیں -

پتہ :- ساہچہ توپ حیدرآباد دکن

ایورویدک اور ہومیوپیتھک دواخانہ جات

دواخانہ آروک بھون	شیر گل چار کمان	ایورویدک دواخانہ یونانی	نام پلی
دواخانہ ہومیوپیتھک	گلزار حوض	نظام ایورویدک صدر دواخانہ	شاہ راہ عثمانی
دواخانہ ہومیوپیتھک	گول بنگلہ	دواخانہ ہومیوپیتھی	ترپ بازار

المونیم ویر مرچنٹ

حاجی محمد یسین	چار کمان	سراج برادرس	بازار عثمانیہ
دی جوگل اینڈ برادرس	سدی عنبر بازار	حاجی قربان حسین ولد ملا عبد الطیب	بازار عثمانیہ
محمد عبد الستار اینڈ کو	بازار عثمانیہ	حسین علی عبد الطیب	بازار عثمانیہ
اے یس عبد القادر	سکندرآباد	یم مقبول حسین اینڈ سنس	بازار سدی عنبر

اسٹیشنرس

ولی محمد اینڈ سنس	چار کمان	فدا علی محمد علی	پتھر گٹی
اے محمد علی	پتھر گٹی	حاجی غلام اسمعیل	چار مینار
سید اسمعیل اینڈ سنس	پتھر گٹی	اسٹیشنری ہوس	چھتہ بازار
مشیر عالم اسٹیشنری	دروازہ چادر گھاٹ	عبد علی	چار مینار

مین دھن راج کمپنی	پتھر گٹی	غلام علی	چارمینار
غلام عباس حاجی جعفر حسین	چارمینار	دکن بک اینڈ اسٹیشنری مارٹ	عابد روڈ
پی وینکٹ سوامی اینڈ سنس	عابد روڈ	جی بالکرشنیا اینڈ برادرس	پتھر گٹی
ملیارام لنگم	سکندرآباد	اسٹیشنری امپوریم	سکندرآباد

انامل ورکس

مولوی مرزا عبدالعلی صاحب	کاچی گوڑہ	مظہر کمپنی	سلطان بازار
دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری (شعبہ انامل)		دروازہ چادر گھاٹ	

اسپورٹس

بی ای آئیبار اینڈ سنس	سکندرآباد	ریگل اسپورٹس کمپنی	سکندرآباد
گڈ لک اسپورٹس کمپنی	سکندرآباد	حیدرآباد اسپورٹ ہاوس	ترپ بازار
کوکر اینڈ کمپنی	شاہ راہ عثمانی	دکن اسپورٹ ورکس	عابد روڈ
سگہنل اسپورٹ کمپنی	عابد روڈ	ٹنی برادرس	شاہ راہ عثمانی
پولنگا برادرس	شاہ راہ عثمانی	کے ڈی عبدالغفور اینڈ سنس	شاہ راہ عثمانی
سید یوا اینڈ کو	سکندرآباد	براد راینڈ کو	عابد روڈ
حمید اینڈ کو	شاہ راہ عثمانی	پائنیر اسپورٹس کمپنی	سکندرآباد

انشورنس کمپنی

الائینس انشورنس کمپنی لمیٹیڈ	نظام شاہی روڈ
پروونشنل انشورنس کمپنی لمیٹیڈ	نظام شاہی روڈ
حیدرآباد پانیر انشورنس کمپنی لمٹیڈ	باغ عام
بھارت انشورنس کمپنی لمٹیڈ	سلطان پورہ
لکشمی انشورنس کمپنی لمیٹڈ	معظم جاہی مارکٹ
دکن انشورنس کمپنی لمیٹیڈ	اسٹیشن روڈ ناپملی
حیدرآباد کوآپریٹیو انشورنس سوسائٹی محدود	بشیر باغ
دی پی پلز انشورنس سوسائٹی لمیٹیڈ	شاہ راہ عثمانی
ہندوستان کوآپریٹیو سوسائٹی لمیٹید	شاہ راہ عثمانی
نیشنل انڈین لائف انشورنس کمپنی لمٹیڈ	شاہ راہ عثمانی
ہندوستان انڈیا یس لینڈنگ لائف انشورنس لمیٹیڈ	شاہ راہ عثمانی
یس فضل اللہ بھائی اینڈ کمپنی لمیٹڈ	شاہ راہ عثمانی

الکٹرک کنٹراکٹر اینڈ فیٹرس

ہن ونکنا اینڈ رام لنگم	افضل گنج روڈ
شمشیر علی وائرنگ کنٹراکٹرس	افضل گنج روڈ

محمودیہ الکٹرک اینڈ فرنیچر ہوس ایم۔مقبول حسین اینڈ سنس ولی محمد کنٹراکٹر	افضل گنج روڈ سدی عنبر بازار ترپ بازار	طیب علی الکٹرک کنٹراکٹر اسلامیہ گتہ دار برقی فاضل انجینرنگ کمپنی	چارکمان افضل گنج شاہ راہ عثمانی

اسٹیل بیمس

لال جی میگ جی	کنٹہ روڈ	چتراواسدیو کا نتیا کمپنی	اسٹیشن نامپلی

ایجنٹس

بی۔سیاراؤ اینڈ سنس حاجی قربان حسین ملا عبد الطیب	ہنومان ٹیکری چارکمان	اقبال برادرس یس یورا ینڈ کو	نظام شاہی روڈ سکندرآباد

آہن فروش

صادق الیقین اینڈ سنس محمد عبد الرشید ریلائینس انجینرنگ ہوس ڈی۔ایم۔جی	افضل گنج افضل گنج افضل گنج افضل گنج	محمد عبد الغفور ولد محمد عبد اللطیف کے۔اے رحیم عبد الغفور حاجی امیر میاں ایچ۔یم جلال میاں	افضل گنج افضل گنج افضل گنج افضل گنج

سید محمد یس سعید الدین	سدی عنبر بازار	سٹی ہارڈ ویر اینڈ انجینیرنگ اسٹورس	سدی عنبر بازار
ین رام کرشنیا بی رامیا	افضل گنج	کے نارائن اینڈ سنس	افضل گنج
ویلو رلنگیا	افضل گنج	شیخ عبداللہ سید حسین	افضل گنج
بی راجہ ریڈی	افضل گنج	لال جی میگ جی	کنٹہ روڈ
آٹروینکٹ رامیا	کنٹہ روڈ	چترا واسدیو کانتیا کمپنی	سکندرآباد
اسے وینکیا اینڈ سنس	بازار سدی عنبر	انڈین آئرن اینڈ اسٹیل	سکندرآباد

بلاک میکرس

دارالطبع سرکار عالی	چنچل گوڑہ	مشیر عالم ڈائرکٹری	دروازہ چادر گھاٹ
مظہر کمپنی	سلطان بازار	عظیم ہاف ٹون بلاکس	کنٹہ روڈ
پریم ساگر پریس	گولی گوڑہ	بالرڈی اینڈ کو	سکندرآباد

بنکس

امپریل بنک آف انڈیا	شاہ راہ عثمانی	سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹیڈ	شاہ راہ عثمانی
جی رگھوناتھ مل بنکرس	عابد روڈ تیھر گٹی	دی مسلم بنک اینڈ اسٹورس لمیٹیڈ	نظام شاہی روڈ
اورنیٹل کمرشل بنک لمیٹیڈ	عابد بلڈنگ	آندھرا بنک	شاہ راہ عثمانی
انکار مل منالعل بنکر	نام پلی اسٹیشن روڈ	سرسوتی بنک	نام پلی اسٹیشن روڈ

فہرست قسم وار میں آپ اپنا نام اور پتہ درج کروائیے اجرت | خفی کیلئے عہ / جلی کیلئے عال

حیدرآباد کوآپریٹیو ڈومینین بنک لمیٹڈ	اسٹیشن روڈ نامپلی	گردھاری لعل اینڈ سنس	سکندرآباد
دھیراج چند مل	سکندرآباد	ہیراچند پونم چند	سکندرآباد
ملتان مل چندن مل	سکندرآباد	سکندرآباد کمرشل بنک کمپنی	سکندرآباد

بنارسی پارچہ فروش

حاجی احمد حاجی اسماعیل	لاڑبازار

برف اینڈ لیمن ڈپو

حبیب برف اینڈ لیمن ڈپو	افضل گنج	چشتیہ کمپنی	حویلی قدیم
صفدر برف اینڈ لیمن ڈپو	پل چادر گھاٹ	کالے خان	پتھر گٹی

بارود گولی و اسلحہ فروش

فرحت علی حاجی عبدالحسین	لاڑبازار	محمد یعقوب حسین ولد حاجی محمد عمر	لاڑبازار
خورشید علی شجاع علی	لاڑبازار	محمد عبدالقادر اینڈ سنس	لاڑبازار
محمد جعفر حسین ولد حاجی محمد عمر	سدی عنبر بازار	محمد سلامت اللہ اینڈ برادرس	لاڑبازار
محمد ابراہیم	سدی عنبر بازار	حاجی محمد قاسم	کبوتر خانہ قدیم

فہرست قسم وار میں آپ اپنا نام اور پتہ درج کروائیے اجرت خفی کیلئے ۱۰؎ جلی کیلئے ۲۰؎

محمد سلامت اللہ اینڈ برادرس	کبوتر خانہ قدیم	محمد وزیر اینڈ سنس	لاڑ بازار
حاجی عبدالحسین غلام محمد	لاڑ بازار	غلام رسول	چوک مرغاں
وائس برادرس	سکندر آباد	حاجی عبدالکریم	لاڑ بازار
حاجی محمد عمر	لاڑ بازار	محمد ابراہیم	لاڑ بازار

بیڑی فروش

گلدستہ مارٹ	چھتہ بازار	ممتاز محل جاری بیڑی	الاوہ بی بی
جنٹلمن بیڑی	افضل گنج	بمبئی فوٹو بیڑی	گولی گوڑہ
اسپیشل فیض جاری بیڑی	شاہ راہ عثمانی	فیض کمپنی بیڑی	بیرون یاقوت پورہ
شیر چھاپ بیڑی	مٹی کا شیر	چاند مارک بیڑی	نیا پل
یوروپین بیڑی	نیا پل	قینچی مارک بیڑی	الاوہ بی بی
طوطا مارک بیڑی	چھتہ بازار	غبارہ مارک بیڑی	چھتہ بازار
کارخانہ عثمانیہ بیڑی	چھتہ بازار	گلبرگہ مارک بیڑی	اندرون پل نو

باغبانی کا سامان

شیخ محمد علی اینڈ سنس	افضل گنج	ریلائینس انجنیرنگ ہوس	افضل گنج
سٹی ہارڈ ویر اینڈ انجنیرنگ اسٹورس		سدی عنبر بازار	

فہرست قسم وار میں آپ اپنا نام اور پتہ درج کروائیے اجرت خفی کیلئے عسعہ جلی کیلئے عاں

پرنٹنگ پریس

نام	پتہ	نام	پتہ
کوہ نور پریس	پتلی باؤلی	سلوجوبلی پریس	سلطان بازار
پریم ساگر پریس	پتلی باؤلی	مارواڑی پریس	افضل گنج
گنگادھر پریس	افضل گنج	چندرکانت پریس	گولی گوڑہ
حیدرآباد پرنٹنگ ورکس	نظام شاہی روڈ	اکسلسیر پریس	سکندرآباد
بلوٹن پریس	سکندرآباد	اعظم اسٹیم پریس	مغل پورہ
بال ریڈی پریس	سکندرآباد	موسس اینڈ کو	سکندرآباد
سی نارائن اینڈ کو	سکندرآباد	ڈی نارائن ریڈی اینڈ کو	سکندرآباد
پرل پریس	سکندرآباد	پریمیر پریس	سکندرآباد
مکتبہ ابراہیمیہ پریس	کٹلمنڈی روڈ		

پھندنہ ساز

نام	پتہ
ایچ ایس محمد سالار اینڈ کمپنی	جلال کوچہ

پارچہ جات تیار شدہ

نام	پتہ	نام	پتہ
پتنگے برادرس	دیوان دیوڑھی	نیمکر برادرس	سدی عنبر بازار
پبلکٹی ویتکنا	افضل گنج	مظہر ریڈی میڈ کلاتھ	سلطان بازار

ریڈی میڈ کلاتھ اسٹور	اندرون پل نو	شکور قاسم	اندرون پل نو

پارچہ فروش

چندی رام برادرس	سکندرآباد	مری پرلی شنکریا	سکندرآباد
بل چند اینڈ کمپنی (سلک پیالیس)	عابد روڈ	پٹالو بابوجی بالارام	سکندرآباد
آر آر گوپال	عابد روڈ۔ پتھر گٹی	رام دیال سیڈمل	پتھر گٹی
حاجی سلیمان حاجی دادا	پتھر گٹی	جوگل کشور سورج مل	پتھر گٹی
ہنس راج مانگی لال	پتھر گٹی	یم۔ اے۔ غضنفر علی	پتھر گٹی
مسلم تجارت گاہ	پتھر گٹی	محمد اینڈ عبدالکریم	پتھر گٹی
رام دیال بھوکرمل	شاہی عاشور خانہ	نون کرن ہنڈی رام	نیا پل
یس رامنا	نیا پل	ٹی آسارام (رائل سلک اسٹور)	عابد روڈ
یم۔ بی سنگھی	پتھر گٹی	یس مہن لال اینڈ کو	عابد روڈ
حاجی محمد امین الدین غضنفر علی	پتھر گٹی	انند اسٹور	نامپلی
پرم ست نارائین	بازار عیسی میاں	جے۔ اے کریم	سکندرآباد
محمد یونس اینڈ سنس	عابد روڈ	سن برج	عابد روڈ
میر حسن اینڈ سنس	عابد روڈ	گوپی کشن شنکرلال	پتھر گٹی
آر۔ بنٹوجی	پتھر گٹی	آر۔ آر گپتا	سدی عنبر بازار
پتنگے بالارام شرفاجی	سدی عنبر بازار	کے بال راجیا ڈی نرسملو	سکندرآباد

فہرست قسم وار میں آپ اپنا نام اور پتہ درج کروائیے اجرت خفی کیلئے عہ جلی کیلئے عا

مرلیدھر گوپی کشن	سکندرآباد	نرنکا سوامی سیتیا	سلطان بازار
احمد لطیف کلاتھ مرچنٹ	پتھرگٹی	کریم لطیف کلاتھ مرچنٹ	پتھرگٹی
خواجہ معین الدین حسامی	پتھرگٹی	محبوب اینڈ برادرس	پتھرگٹی
احمد ابراہیم کلاتھ مرچنٹ	پتھرگٹی	سید یٰسین علی	پتھرگٹی

پیٹرومکس ڈیلرس

قمرالدین نذرعلی	مچھلی کمان	حاجی قربان حسین ملا عبداللطیف	مچھلی کمان
حفاظت حسین احسان حسین			ڈیلی ہم شاہی روڈ

پن اسٹور

بمبئی پن اسٹور	گولی گوڑہ	فدا علی محمد علی	پتھرگٹی
دکن پن اسٹور	شاہ راہ عثمانی	حاجی ولی محمد	چارمینار

پکچر ڈیلرس

پکچر اسٹال	شاہ راہ عثمانی	نائیڈو	شاہ راہ عثمانی
بیایس اینڈ کو	پتلی باؤلی	ملکی آرٹ اسٹوڈیو	گولی گوڑہ

جلد ساز

مشیر عالم کارخانہ جلد سازی	دروازہ چادر گھاٹ	محبوبیہ کارخانہ جلد سازی	نظام شاہی روڈ
لاجواب کارخانہ جلد سازی	چھتہ بازار	کبیر بک بائنڈنگ کمپنی	جام باغ ترپ بازار
محبوب جلد ساز	کالی کمان	نجف کمپنی	چھتہ بازار
مرزا اسد اللہ بیگ جلد ساز	افضل گنج	نظام الدین جلد ساز	افضل گنج
سید فخر الدین جلد ساز	افضل گنج	یم نرسملو کارخانہ جلد سازی	سلطان بازار

جنرل مرچنٹس

یوسف برادرس	سکندرآباد	بلاقی کشمیری اینڈ کو	خیریت آباد
معین اینڈ کو	عابد روڈ	کیوریاسٹی شاپ	خیریت آباد
یس۔ اے رحیم	سالار جنگ بلڈنگ	اے۔ یس عبد القادر	سکندرآباد
حاجی قربان حسین ولد ملا عبد الطیب	مچھلی کمان	حاجی محمد ترکی	سالار جنگ بلڈنگ
حاجی بدر الدین غلام حسین	مچھلی کمان	حاجی محمد یسین	چار کمان
اے۔ اے حسین اینڈ کو	عابد روڈ	میر حسن اینڈ سنس	عابد روڈ
حاجی محمد ترکی کیاپ مرچنٹ	سالار جنگ بلڈنگ	شیخ امام	نام پلی
سید ابراہیم سید حسن	سالار جنگ بلڈنگ	دی رام چندر اینڈ کمپنی	افضل گنج
دی امپیریل جنرل اسٹور	عابد بلڈنگ	حاجی محمد افضل الرحمان	مچھلی کمان

دی رام چند رانیڈ کمپنی	سدی عنبر بازار	احمد حسین ولد محمد ابراہیم	سالار جنگ بلڈنگ
محمد یونس اینڈ سنس	عابد روڈ	جے لے کریم اینڈ سنس	عابد روڈ
یم عبدالرحمان	مچھلی کمان	شیخ امام جنرل مرچنٹ	سدی عنبر بازار
یم اے غضنفر علی	عابد روڈ	سی انند اینڈ سنس	سلطان بازار
یم ڈی دتاترے کمپنی	رزیڈنسی روڈ	حسینی جنرل اسٹور	چنچل گوڑہ
یم مقبول حسین اینڈ سنس	بازار سدی عنبر	حیدرآباد کوآپریٹیو	عابد روڈ
آر-پی رستم فرم	شاہ راہ عثمانی	سید عباس جنرل مرچنٹ	ترپ بازار

جوہری

للتا پرشاد شام سندر لعل	عابد روڈ	کیدار ناتھ جگدیش پرشاد	پتھر گٹی
سورج بھان اینڈ کمپنی	چار کمان	جی تاراچند جوہری	عابد روڈ
طوطا رام رام جس اینڈ برادرس	عابد روڈ	آر پوتم چند	عابد روڈ
گھانسی رام تاراچند	عابد روڈ	چھگن لعل مرلیدھر	چار مینار
بندہ مل ہیرالعل	گلزار حوض	کالورام	گلزار حوض
موتی رام	گلزار حوض	کبلاوائی ست نارائن	سلطان بازار
جمناتھ لعل	بازار سدی عنبر	منور علی فدا علی	گلزار حوض
جوہری جنرل اسٹور	عابد بلڈنگ	یم شنکر لعل	چار کمان
جعفر علی صفدر علی	گلزار حوض	داس اینڈ سنس	سکندرآباد

فہرست قسم وار میں آپ اپنا نام اور پتہ درج کروائیے اجرت خفی کیلئے عشر جلی کیلئے عال

جیمس ربنی اینڈ کو	سکندرآباد	فیانسی جیولری مارٹ	سکندرآباد
پیسٹن جی نوروزجی	سکندرآباد	ریچارڈ اینڈ سنس	سکندرآباد
رگھوناتھ داس جواہر لعل	گلزار حوض	شیوچندرائے موہن لعل	گلزار حوض
جوالا پرشاد پنا لعل	گلزار حوض	چنی لال کیول کش	گلزار حوض

جنتریاں

آصفی جنتری	شتر خاصر فخاص مبارک	جعفری جنتری	کوٹلہ عالیجاہ
حیدری جنتری	چھتہ بازار	شمسی جنتری	بازار سدی عنبر

چوبینہ فروش

محمد وزیر ولد حاجی دادے	معظم جاہی مارکٹ	فدا حسین عنایت اللہ صاحب	گنٹہ روڈ
لال جی میگ جی	گنٹہ روڈ	نان جی میگ جی	گنٹہ روڈ
انگولا سانیا	اسٹیشن روڈ ناپلی	آروینکٹا رامیا	اسٹیشن روڈ ناپلی
ڈی بی اویریا	سکندرآباد	گنڈا آگیا اینڈ سنس	سکندرآباد
ای انتیا	سکندرآباد	پی۔ گوپال کرشنیا	سکندآباد
بال گوبند جیبل داس	سکندرآباد	جیکوٹی ویرنا اینڈ سنس	سکندرآباد
چترا داس دیو	اسٹیشن روڈ ناپلی	مدرس ٹمبر اینڈ کمپنی	سکندرآباد

جہازوں کے ایجنٹس

وائٹس برادرس	سکندر آباد	جی رگھوناتھ مل	عابد روڈ
طیب علی		سانچہ توپ	

چائے خانہ ہوٹل رسٹوران

جان اینڈ کو	سانچہ توپ	پرسینز	سکندر آباد سیف آباد
آرویکا جی	کوٹھی حسن الملک	عزیز اینڈ کو	عابد روڈ
دکن کافی ہوس	عابد روڈ	گرانڈ ہوٹل	عابد روڈ
نظامیہ رسٹورنٹ	عابد روڈ	بمبئی بیکری	عابد روڈ
بمبئی رسٹورنٹ	عابد روڈ	اے یس جہادیو آئر	عابد روڈ
کرشنا بھوان رسٹورنٹ	روبرو گرامر اسکول	مقبول رسٹورنٹ	گنٹہ روڈ
جوزف ہوٹل	نام پلی	سعیدیہ ہوٹل	نام پلی
چائے خانہ ظہوریہ	افضل گنج	خلیل ہوٹل	افضل گنج
عظیمیہ ہوٹل	سلطان بازار	کیفے گرانڈ	سکندر آباد
حسن ہوٹل	پل چادر گھاٹ	حسینی ہوٹل	پل چادر گھاٹ
کوثر نیر رسٹورنٹ	افضل گنج	رسولیہ رسٹورنٹ	حویلی قدیم
کالے خاں	پتھر گٹی	مدراس برہمن ہوٹل	نام پلی

یوسف ہوٹل	نام پلی	رائل ہوٹل	نام پلی
مچھلی کمان رسٹورنٹ	گلزار حوض	ممتاز رسٹورنٹ	نیا پل
صابر رسٹورنٹ	سیف آباد	عربیہ رسٹورنٹ	لاڑ بازار
علی رسٹورنٹ	دبیرہ پورہ گیٹ	پنجاب رسٹورنٹ	کمان شمس الامراء
مصری فرحت گاہ	ترپ بازار	ابراہیمیہ ہوٹل	افضل گنج
برہمن کافی ہوٹل	افضل گنج	جیلانی ہوٹل	کنٹہ روڈ
لطیف رسٹورنٹ	معظم جاہی مارکٹ	حسینی ہوٹل	افضل گنج
منوہر رسٹورنٹ	افضل گنج	بال ریڈی ہوٹل	افضل گنج
رحمت ہوٹل	افضل گنج	سری وینکٹیشن بھون ہوٹل	سدی عنبر بازار
حفیظیہ رسٹورنٹ	چار مینار	کشمیر ہوٹل و رسٹورنٹ	معظم جاہی مارکٹ
محبوبیہ رسٹورنٹ	عابد روڈ	اسلامیہ رسٹورنٹ	عابد روڈ
استنبول رسٹورنٹ	عابد روڈ	امپائر رسٹورنٹ	سکندرآباد
جان سن کیفے	سکندرآباد	موگالا اینڈ کو	سکندرآباد

چرمی سامان

حاجی قربان حسین ولد ملا عبد اللطیف	گلزار حوض	حاجی محمد فیاض علی اینڈ سنس	گلزار حوض
سید محمود اینڈ سنس	افضل گنج	پہلوان محمد حسن	افضل گنج
آرتر سیا سوداگر چرم	دیوان دیوڑھی	دکن اسٹار بوٹ فیاکٹری	دیوان دیوڑھی

ڈائری فارم

کے کرشن	بیگم بازار	جامعہ عثمانیہ ڈائری فارم	اڈیکمیٹ
مسلم شیر خانہ	حویلی قدیم	ماڈل ڈیری فارم	چادر گھاٹ روڈ

ہیر آئیل

دکن ہیر آئیل	حویلی قدیم	نظام ویجیٹیبل ہیر آئیل	حویلی قدیم
گلبہار ہیر آئیل	افضل گنج	آملہ ہیر آئیل	افضل گنج
زلیخا ہیر آئیل	زیر مسجد افضل گنج	گلوریس ہیر آئیل	زیر مسجد افضل گنج
مہاراجہ ویجیٹیبل ہیر آئیل	گلزار حوض	ہنی مون ہیر آئیل	سلطان بازار
نور دکن ہیر آئیل	گلزار حوض	حفیظیہ ہیر آئیل	سدی عنبر بازار
محبوبیہ ہیر آئیل	تیلی باؤلی	روح تازہ کمپنی	چمن گولیگوڑہ

ہیر کٹنگ سیلون

دکن ہیر کٹنگ سیلون	نام پلی روڈ	بمبئی ہیر کٹنگ سیلون	شاہ راہ عثمانی
کلکتہ ہیر کٹنگ سیلون	حویلی قدیم	اسپیشل ہیر کٹنگ سیلون	چھتہ بازار
ریگل ڈرسنگ ہیر کٹنگ سیلون	عابد روڈ	دیم بی مسلم سیلون	عثمان پورہ

ایسٹ انڈیا ہیر ڈریسنگ سیلون	گولی گوڑہ	فرینچ ہیر ڈریسنگ سیلون	افضل گنج
ممتاز محل ہیر ڈریسنگ سیلون	ترپ بازار	انگلش ہیر کٹنگ سیلون	چوک مرغان

ہراج خانہ جات

محمد رحیم خاں اکشنرز	نام پلی اسٹیشن روڈ	وزیر سلطان اینڈ سنس	سکندرآباد
یم اسماعیل اینڈ براورس	سکندرآباد	مدن لعل اینڈ برادرس	گلمنڈی
جے موسی اینڈ سنس	دیوان دیوڑھی	شیخ چاند	عاشورخانہ شاہی
محمد عبدالعزیز خان	عابد روڈ	محمد بخش اینڈ سنس	سکندرآباد
سری کشن سورج کرن	سکندرآباد	واڈیا اینڈ کو	سکندرآباد

ہیاٹ مرچنٹ

حاجی احمد	ترپ بازار	سید احمد معین الدین	ترپ بازار

واچ ڈیلرس

سالون واچ کمپنی	شاہراہ عثمانی	امیر واچ کمپنی	سلطان بازار
اسماعیل واچ کمپنی	عابد روڈ	یس فیروز اینڈ سنس	عابد روڈ

یوسف واچ کمپنی	افضل گنج	قادر واچ کمپنی	عثمان گنج
بمبئی واچ مارٹ	گولی گوڑہ	شکور واچ کمپنی	عابد روڈ
ایچ آر خاں	چھتہ بازار	این ایم پٹنی	عابد روڈ
جلال اینڈ سنس	عابد روڈ	ویی اینڈ کمپنی	عابد روڈ
وسٹنڈ واچ کمپنی	سکندرآباد	محمود واچ کمپنی	چھتہ بازار
عنایت واچ کمپنی	افضل گنج	پائنیر واچ کمپنی	رزیڈنسی گیٹ
سید احمد حسین اینڈ سنس	نیا پل	پالی اینڈ کمپنی	سکندرآباد
محمد قاسم	لاڑ بازار	نظیر احمد اینڈ سنس	پتھر گٹی
رچارڈ اینڈ کو	سکندرآباد	سید عباس	افضل گنج

واچ میکرس

امیر واچ کمپنی	سلطان بازار	ریاست واچ کمپنی	لاڑ بازار
بمبئی واچ کمپنی	چمن افضل گنج	ایچ آر خان	چھتہ بازار
سید یحییٰ	سلطان بازار	آقا اکبر علی	چھتہ بازار
محمود واچ کمپنی	چھتہ بازار	سلامت اینڈ کمپنی	عابد روڈ
داؤد واچ کمپنی	گلزار حوض	غوث واچ کمپنی	عابد روڈ
شکور واچ کمپنی	عابد روڈ	بی گنیش راؤ اینڈ برادرس	گولی گوڑہ
قادریہ واچ کمپنی	عثمان گنج	پائنیر واچ کمپنی	رزیڈنسی گیٹ

پالی اینڈ کمپنی	سکندر آباد	ویمی اینڈ کمپنی	عابد روڈ
جی یس ۔ نائیڈو	پتلی باؤلی	محمد قاسم	لاڑ بازار
نظیر احمد اینڈ سنس	پتھر گٹی	سید عبدالخالق	سکندر آباد
سید عمر	سکندر آباد	اسماعیل واچ کمپنی	عابد روڈ

واشنگ کمپنی

امپیریل واشنگ اینڈ ڈائینگ کمپنی	سکندر آباد	علی واشنگ اینڈ ڈائینگ کمپنی	نظام شاہی روڈ
یوسف کمپنی	نظام شاہی روڈ	وکٹوریس واشنگ کمپنی	سلطان بازار
نیو دہلی واشنگ کمپنی	افضل گنج	جوبلی واشنگ کمپنی	دروازہ چادر گھاٹ
برٹش واشنگ اینڈ ڈائینگ ورکس	کاچی گوڑہ	سری رام واشنگ کمپنی	افضل گنج
محمودیہ واشنگ کمپنی	افضل گنج	علی ڈائینگ اینڈ کلیننگ ورکس	بازار سدی عنبر
مظفر واشنگ کمپنی	حویلی قدیم	انٹرنیشنل ڈائینگ اینڈ کلیننگ ورکس	شاہ راہ عثمانی
مسلم واشنگ کمپنی	چوک مرغاں	دی ڈائمنڈ واشنگ کمپنی	بشیر باغ
واڈیا اینڈ سنس	ترپ بازار	الکٹرک لانڈری اینڈ کمپنی	مشیر آباد
اکسلسیر کلیننگ کمپنی	عابد روڈ	شمشیر علی واشنگ کمپنی	دروازہ مکہ مسجد

زردوزی وکارچوبی

محمد خواجہ	افضل گنج	محبوب خان	گولی گوڑہ

سید غوث زکارخانہ کارچوبی	موتی گلی خزانہ عامرہ	یوتم چند رام گوپال	لاڑ بازار
کارخانہ محمدیہ	لاڑ بازار	محمد عبدالغفور	لاڑ بازار
سید امین	لاڑ بازار	ست نارائن چندریا	لاڑ بازار
چنی لال امر چند	پتھر گٹی	سید ہاشم حسین	گولی گوڑہ

طبی ایجادات

آب حیات	حسینی محلہ	زندہ طلسمات	کاچی گوڑہ
سفوف بہار زندگی	عثمان شاہی	منجن فاروقی	کاچی گوڑہ
مرہم نادر	مولوی [illegible]	پیام حیات	الاوہ بی بی
نمک جعفری	عثمان شاہی	طلسم حیات	ملک پیٹھ
مرہم زندگی	شاہ راہ عثمانی	روح طلسمات	دبیر پورہ
منجن مسیح	چپل بازار	انفن ٹون	گلزار حوض
ڈاکٹر بخار	چھتہ بازار	مرہم جعفری	عثمان شاہی

یونانی دواخانہ جات

دواخانہ حکیم حبیب اللہ صاحب شاہنوری	کاچی گوڑہ	دواخانہ جامع الادویہ	لاڑ بازار
مخزن الادویہ مجیدیہ	نظام شاہی روڈ	مخزن الشفاء	نظام شاہی روڈ

دواخانہ معدن الصحت	چمن گولی گوڑہ	مطب قاسم الشفاء	سدی عنبر بازار
دواخانہ مسیح دکن حب	مغل پورہ	دواخانہ سلطانیہ	عثمان پورہ
دواخانہ حکیم میر محبوب علی صاحب	افضل گنج	شفاخانہ راجیا صاحب	افضل گنج
یونانی فارمیسی	کنٹہ روڈ	شفاخانہ یونانی رحمانی	معظم جاہی مارکٹ
حکمت محل	روبروئے باغ مرلیدھر	دواخانہ مسیح الملک	روبروئے باغ مرلیدھر
دواخانہ یونانی	گلزار حوض	دواخانہ چشمہ فیض	عقب دیوڑھی نوب ا.
			اقبال الدولہ

یونانی دواساز و دوافروش

بستان الادویہ	حویلی قدیم	گلشن لعل	حویلی قدیم
محمد معین	حویلی قدیم	شیودیال رام برچال	کمان سحر باطل
محمد احمد و محمد یعقوب	کمان سحر باطل	منو لعل	افضل گنج
بہاری لعل	حویلی قدیم	محمد یعقوب	معظم جاہی مارکٹ
برج لعل جے نارائن	گلزار حوض	رام پرشاد برج نارائن	گلزار حوض
محمد ابراہیم محمد اعظم	کمان سحر باطل	رام پرشاد	نیا پل
شیام فارمیسی	حویلی قدیم	محمد ابراہیم	گلزار حوض
میر وزیر علی ولد عباس علی	لاڑ بازار	معدن مفردات	نیا پل

کاتب

نام	مقام	نام	مقام
مولوی محمد عبدالغفار صاحب	عثمان پورہ	مولوی سید محبوب علی صاحب اطہر	دبیر پورہ
مولوی قارالدین صاحب	چھتہ بازار	مولوی علی نواز صاحب	الاوہ یتیماں
مولوی واحد علی خاں صاحب	الاوہ بی بی	مولوی نثار علی خاں صاحب	سلطان شاہی
مولوی افسر علی صاحب	کاچی گوڑہ	مولوی خیرالدین صاحب	سلطان شاہی
مولوی عبدالغفور صاحب	عثمان پورہ	مولوی منیرالدین صاحب	اعظم اسٹیم پریس
مولوی احمد خان صاحب	چھتہ بازار	مولوی قاسم علی صاحب	شاہ گنج

کتب فروش

نام	مقام	نام	مقام
حیدرآباد بک ڈپو	سانچہ توپ	مشیر عالم بک ڈپو	دروازہ چادر گھاٹ
مکتبہ ابراہیمیہ	عابد روڈ	کتب خانہ شطاریہ	چوک مرغاں
کتب خانہ معینیہ	چھتہ بازار	سید عبدالقادر تاجر کتب	چار مینار
سید عبدالرزاق تاجر کتب	چار مینار	کتب خانہ محمودیہ	چار مینار
کتب خانہ مفید عام	چار مینار	بھارت بک ڈپو	گلزار حوض
غلام دستگیر تاجر کتب	عابد روڈ	محمد برہان الدین کتب فروش	اندرون پل نو
کتاب محل	چار کمان	یم عثمان تاجر کتب	عابد روڈ
پروہت اینڈ کمپنی	سلطان بازار	محمد علی احمد حسین	عابد روڈ

سید جہانگیر تاجر کتب	حویلی قدیم	علیم الدین تاجر کتب	اسٹیشن روڈ نامپلی
مکتبہ علمیہ	چار مینار	عباس بصروی تاجر کتب	چار مینار
بال کرشنا تاجر کتب	چار کمان	کتب خانہ حیدری	چھتہ بازار

کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ

شبیر میڈیکل ہال	افضل گنج	عظیم میڈیکل ہال	کاچی گوڑہ
سید عبدالرزاق کیمسٹ	گلزار حوض	بیگ برادرس	شاہ راہ عثمانی
بشیر اینڈ کو	اسٹیشن روڈ نامپلی	متیا لا اینڈ کو	اسٹیشن روڈ نامپلی
رائل میڈیکل ہال	افضل گنج	نہدی اینڈ کو	اندرون نیاپل
کریم برادرس	ترپ بازار	فرنڈ اینڈ کو	اسٹیشن روڈ نامپلی
شنکر فارمیسی	چھتہ بازار	دواخانہ حیدری	چھتہ بازار
ڈی سلورا اینڈ کو	چھتہ بازار	دواخانہ قادریہ	چھتہ بازار
بھارت میڈیکل ہال	افضل گنج	لزلی گے اینڈ کو	اسٹیشن روڈ نامپلی
ارسطو فارمیسی	گنفنہ روڈ	دکن فارمیسی	اسٹیشن روڈ نامپلی
کرشنا فارمیسی	اسٹیشن روڈ نامپلی	وکٹر اینڈ کو	سلطان بازار
دواخانہ جی پال اینڈ کو	اسٹیشن روڈ نامپلی	رائل فارمیسی	معظم جاہی روڈ
بھگوان میڈیکل ہال	سکندرآباد	شبیر میڈیکل ہال	سکندرآباد
سید عبدالرزاق کیمسٹ	عابد روڈ	سید عبدالرزاق کیمسٹ	سکندرآباد

بھاری بھاری سیاہ ٹوپیاں ملنے کا شاندار مرکز محمد اینڈ عبدالکریم پتھر گٹی فون نمبر ۳۳۵۴

کلاہ فروش

نام	پتہ	نام	پتہ
حاجی احمد ترکی کباب مرچنٹ	سالار جنگ بلڈنگ	محمد اعظم معین الدین	سالار جنگ بلڈنگ
محمد سردار علی	حویلی قدیم	دادے صاحب	پتھر گٹی
عبدالسلام عبدالرحمان	پتھر گٹی	بھارت جنرل کباب مرچنٹ	پتھر گٹی
مغلیہ جنرل کباب مرچنٹ	پتھر گٹی	مصری کباب	عابد روڈ
ایچ۔ ایف عبدعلی	پتھر گٹی	جعفر علی کلاہ فروش	چھتہ بازار
آر گوپال	رزیڈنسی گیٹ	ایچ۔ یم برادرس	اندرون پل نو
بن نرسملو کے راجیا	سلطان بازار	رام دیال بہوکرمل	شاہی عاشور خانہ
گولکنڈہ کباب مارٹ	پتھر گٹی	کے مہابیر پرشاد	شاہی عاشور خانہ
نیاپل کباب مارٹ	نیا پل	محمد احمد محی الدین تاجر کباب	پتھر گٹی
عابدہ کباب مارٹ	پتھر گٹی	محمد احمد خان کباب مارٹ	پتھر گٹی

کرانہ

نام	پتہ	نام	پتہ
دی مسلم بنک اینڈ اسٹورس لمیٹڈ	نظام شاہی روڈ	شیخ عبداللہ	حویلی قدیم
جنرل اسٹورس لمیٹڈ	نظام شاہی روڈ	یوسف اسٹورس	حویلی قدیم
پی گنیش مل	عابد روڈ	سکھدیو میگراج	عابد روڈ
حمید اینڈ کمپنی	ترپ بازار	گوبند گوپال	عثمان پورہ

ہزاری مل جگرناتھ	عثمان گنج	کھیم چند کشن لعل	مہاراج گنج
رام گوپال رام دھر	مہاراج گنج	جیٹھ مل گنگا لعل	مہاراج گنج
داؤد عبداللہ	بیگم بازار	محمدیہ گودام	چھتہ بازار
محمد عمر (انڈین اسٹور)	الاوہ بیبیان	کرانہ اسٹور	گلزار حوض
موتی لعل رام گوپال	گلزار حوض	محمود خاں	گلزار حوض
انجمن اسلامیہ کرانہ اسٹور	حویلی قدیم	محمد یسین تاجر کرانہ	حویلی قدیم
غوثیہ کرانہ اسٹور	پنجہ شاہ	رام شنتو لعل	گلزار حوض
اسلامیہ جنرل اسٹور	سدی عنبر بازار	سعیدیہ اسٹور	دروازہ دبیرپورہ
میمن احمد	دروازہ دبیرپورہ	احمد لطیف	الاوہ بیبیاں
حاجی عزیز اللہ	دروازہ دبیرپورہ	عزیز برادراں	بازار سدی عنبر
دی جنرل اسٹور لمیٹڈ	بازار سدی عنبر	اتحادی گودام	بازار نور خان

کارخانہ و فیکٹری

دارالضرب سرکار عالی	سیف آباد	محمد سلامت اللہ اینڈ برادرس	کبوتر خانہ قدیم
رحمانیہ مشنریز فیاکٹری	افضل گنج	مرتضیٰ میکانیکل ورک	افضل گنج
دکن ٹین فیاکٹری	حسینی علم	دارالصنعت	چمن گولیگوڑہ
گولکنڈہ سگریٹ فیاکٹری	مشیرآباد	چارمینار سگریٹ فیاکٹری	مشیرآباد
حیدرآباد میاچ فیاکٹری	مشیرآباد	روتر بسکٹ ورکس	کنڈہ حسین ساگر

محمد عبدالقدوس	عیسیٰ میاں بازار	مارواڑی مولڈنگ فیاکٹری	کسارہٹہ
چترا داس دیوکا نتیا کمپنی	مشیرآباد	غوثیہ بٹن فیاکٹری	کسارہٹہ
بھارت بٹن فیاکٹری	شاہ گنج	سگری بٹن فیاکٹری	شاہ گنج

کراکری

اے یس عبدالقادر	جیمس اسٹریٹ سکندرآباد

کٹلری اینڈ ہوزی

دکن کٹلری اسٹور	سدی عنبر بازار	سید احمد معین الدین	ترپ بازار

گتہ داران کار تعمیرات

مسٹر فدا حسین عنایت اللہ صاحبان	گنشہ روڈ	مولوی آقا جانی صاحب	کاچی گوڑہ
مولوی مرزا عبدالعلی صاحب	کاچی گوڑہ	مولوی سید علی صاحب	سانچہ توپ
مولوی مقصود احمد صاحب	چنچل گوڑہ	مولوی حبیب احمد صاحب	سیف آباد
مولوی غلام حسین صاحب	نامپلی	مولوی سید حسین صاحب	دریچہ باتا
مسٹر کیری صاحب	بنگلنشہ رام کوٹ	مسٹر پریم جیون صاحب	سکندرآباد

بھاری بھاری سائز یونکے ملنے کا شاندار مرکز محمد اینڈ عبدالکریم پتھر گٹی فون نمبر ۳۲۵۴

آقا سید اسد اللہ صاحب شیدا	دبیر پوتر گیٹ	سندھے اینڈ سنس صاحبان	سلطان بازار
آقا مرزا عبد الحسین	ٹھگی جیل	مولوی عبد الحکیم صاحب	دروازہ چادر گھاٹ
مولوی سید محمد علی دیماوندی حسینی	جام باغ دار الشفاء	مولوی عبد العزیز صاحب	سلطان پورہ
آقا علی رضا صاحب	عثمان پورہ	ایڈورڈ اینڈ کو	اڈکمیٹ
دتہ بابو سودا راج	عابد روڈ	مولوی عبد الحلیم صاحب	دروازۂ چادر گھاٹ

گلاس اور مرچنٹ

سراج برادرس	مچھلی کمان	محمد عبد الستار اینڈ کو	مچھلی کمان
حاجی قربان حسین ولد ملا عبد الطیب	مچھلی کمان	امداد علی مراد علی	افضل گنج روڈ
حاجی محمد یٰسین	چار کمان	دی جوگل اینڈ برادرس	سدی عنبر بازار
ایم مقبول حسین اینڈ سنس	سدی عنبر بازار	اے یس عبد القادر	سکندر آباد
اے حسن علی	چھتہ بازار	حاجی قربان حسین	نظام شاہی روڈ

گلاس مرچنٹ

سجاد حسین نذر حسین	پتھر گٹی	عبد الحسین طیب علی	پتھر گٹی - عابد روڈ
اے آر اینڈ برادرس	سلطان بازار	جوبلی گلاس ورکس	جام باغ ترپ بازار
تائیڈ و اینڈ کو	سلطان بازار	بیاس اینڈ کو	پتلی باؤلی

گرد چوب

حسن اسٹور	شاہ علی بنڈہ	رجب علی	رزیڈنسی گیٹ
وزیر خان	افضل گنج	محمد سبحان خان	افضل گنج
یوسف غوری غلام حسین	افضل گنج	محمد قاسم ولد محمد صاحب	افضل گنج
انیر خان ویوسف خان	بازار سدی عنبر	محمد خان	بازار سدی عنبر
رجب علی	پتھر گٹی	غلام محی الدین	پتھر گٹی
محمد ابراہیم والد محمد خواص	پتھر گٹی	محمد قاسم ولد محمد صاحب	چار مینار

گڑاکو فروش

یم۔اے۔یس گڑاکو (محمد عبد السلام پروپرائٹر)			چھتہ بازار
ڈبل یس یس گڑاکو	نیا پل	شیخ محمد تاجر گڑاکو و زردہ	سلطان بازار

لیتھو الکٹرک پریس

دار الطبع سرکار عالی	چنچل گوڑہ	دار الطبع جامعۂ عثمانیہ	اڈیکمیٹ
اعظم اسٹیم پریس	مغل پورہ	مکتبۂ ابراہیمیہ	کٹلمنڈی
اعظم جاہی برقی پریس	شاہ علی بنڈہ	انتظامی پریس	نظام شاہی روڈ

عہد آفریں پریس	معظم جاہی مارکٹ	دکن لاء رپورٹ پریس	ترپ بازار
رزاقی مشین پریس	چار مینار	ژند و طلسمات فائن آرٹ پریس	کاچی گوڑہ
دار الطباعت (رہبر دکن)	شنکر باغ	صحیفہ پریس	ملک پیٹھ
شمس المطابع مشین پریس	سدی عنبر بازار	کریمی پریس	نظام شاہی روڈ

لیتھو ہینڈ پریس

مشیر عالم پریس	دروازہ چادر گھاٹ	تاج پریس	چھتہ بازار
عماد پریس	چھتہ بازار	شمس الاسلام پریس	چھتہ بازار
نظام پریس	چھتہ بازار	معین دکن پریس	چھتہ بازار
مطبع حیدری	چھتہ بازار	مہدی آرٹ پریس	چھتہ بازار
مشیر دکن پریس	گولی گوڑہ	رحیم پریس	چھتہ بازار
چشتیہ پریس	چھتہ بازار	سلطان المطابع	چھتہ بازار
حمایت دکن پریس	بازار عیسیٰ میاں	نظام دکن پریس	بازار عیسیٰ میاں
مسعود دکن پریس	کالی کمان	محمدی پریس	چار مینار
آصفیہ پریس	چھتہ بازار	احمدیہ پریس	چار مینار
گولکنڈہ پریس	نظام شاہی روڈ	نظامیہ یاقوتی پریس	چار مینار
نظام سلور جوبلی پریس	سلطان بازار	مارواڑی پریس	افضل گنج
محبوب شاہی پریس	چھتہ بازار	خورشید پریس	چھتہ بازار

مونوگرامس میکر

محمد عبد الغنی اینڈ برادرس	رکاب گنج	محبوب علی انگریور	گلزار حوض
مظہر کمپنی	سلطان بازار	رحیم کمپنی	افضل گنج
مونوگرامس ہوس	پھتہ بازار	دفتر مشیر عالم (شعبہ مانوگرام)	دروازہ چادر گھاٹ

مل اسٹور

سنگر مشین کمپنی ایجنسی	سکندرآباد	دکن سیونگ اینڈ سیکل کمپنی	سلطان بازار
یم۔ اے عاشق حسین اینڈ کمپنی	اسٹیشن روڈ نامپلی	سنیاسی اینڈ کمپنی	شاہراہ عثمانی
دی ماڈرن انجینرنگ کمپنی	سکندرآباد	نیشنل انجینرنگ کمپنی	سکندرآباد
پٹنی اینڈ کو	سکندرآباد	والکرٹ برادرس	سکندرآباد
پیاف سیونگ مشین کمپنی	سکندرآباد	دکن مل اسٹور	سکندرآباد

ماربل ورکس

آگرہ ماربل ورکس	سکندرآباد	اے دکٹ اینڈ کمپنی	سکندرآباد
یم نواب علی	سکندرآباد	صفدر حسین	سلطان پورہ
ریڈی اینڈ کو	معظم جاہی مارکٹ	حیدرآباد ماربل ورکس	معظم جاہی مارکٹ

مصوّری (فوٹوگرافی)

دفتر مشیر عالم (شعبہ فوٹوگرافی)	دروازہ چادرگھاٹ	راجہ دین دیال اینڈ سنس	سکندرآباد
ایف فرانکل اینڈ سنس	سکندرآباد	کلاستری اینڈ سنس	سکندرآباد
بیاسس اینڈ کو	بشیر باغ	اوندیکر اسٹوڈیو	نامپلی اسٹیشن روڈ
قلعہ دار آرٹ اسٹوڈیو	نامپلی اسٹیشن روڈ	دکن آرٹ اسٹوڈیو	سلطان بازار
ملکی آرٹ اسٹوڈیو	گولی گوڑہ	تارا فوٹوگرافر	گولی گوڑہ
بی۔جی چملگی	گولی گوڑہ	سنٹرل آرٹ اسٹوڈیو	گولیگوڑہ
امجد اسٹوڈیو	عثمان پورہ	حبیب اینڈ کو	بازار سیدی عنبر
سکلا برادرس	شاہ راہ عثمانی	سی۔ فرانسس اینڈ سنس	سکندرآباد

مصوّری کا سامان

بی۔جی چملگی	گولی گوڑہ	مضا برادرس	شاہ راہ عثمانی

ملز

عثمان شاہی ملز	خیریت آباد	اعظم جاہی ملز	خیریت آباد
رام گوپال ملس لمیٹیڈ	دومل گوڑہ	عثمان شاہی ملز	خیریت آباد

ہائی کلاس اسٹیشنری
روبرو ناکہ عابد شاپ - حیدرآباد دکن
اصغر علی محمد علی عطر فروش لکھنؤ
شاخیں
حیدرآباد دکن
عابد شاپ
حیدرآباد دکن
سید عبد الرزاق اینڈ کو بسکٹ خاص
ہیڈ آفس چار کمان حیدرآباد دکن
برانچ - عابد روڈ حیدرآباد دکن
سکندرآباد دکن
حبیب محمد حبیب اینڈ کو
سیکل ڈیلرس
ریزیڈنسی مین گیٹ - حیدرآباد دکن -
فراموش نہ کیجئے
انجمن ترقی اردو ہند
جامعہ ملیہ اسلامیہ
تاج کمپنی لمیٹڈ
حالی پبلشنگ ہاؤس
کی جملہ مطبوعات اور علمی، ادبی اور مذہبی کتابوں کا نایاب
ذخیرہ مدرسہ اور کالج کے طلباء کی جملہ ضروریات کا مرکز
ہمہ اقسام اشیاء صادر کا اعلیٰ مخزن
کتاب خانہ
عابد شاپ حیدرآباد دکن
مالک سید علی شبر حاتمی بی ایس سی (عثمانیہ)

موٹر ماپ

حاجی قربان حسین ولد ملا عبد الطیب	روبروئے گرامر اسکول سانچہ توپ
محبوب خاں اینڈ سنس	روبروئے سنیٹ جارجس چرچ سانچہ توپ

موٹر لائننگ ہڈ ورک

محبوب خاں اینڈ سنس	روبروئے سنیٹ جارجس چرچ سانچہ توپ
آر ناراین اینڈ کمپنی	پتلی باؤلی

میٹل ورکس

دکن میٹل ورکس	جیمس اسٹریٹ سکندر آباد

موٹر ٹکسی

کریم موٹر ٹکسی	عابد روڈ	افسر موٹر ٹکسی	عابد روڈ
حاجی محمد یوسف موٹر ٹکسی	سدی عنبر بازار	اسلامیہ موٹر ٹکسی	شنکر باغ
خورشید موٹر ٹکسی	گھنٹہ روڈ	رگھوناتھ موٹر ٹکسی	سلطان بازار
حمیدیہ موٹر ٹکسی	پل چادر گھاٹ	توکل موٹر ٹکسی	نامپلی روڈ

موٹر پارٹ ڈیلر اینڈ پٹرولیم

بمبئی موٹر اسٹور	سکندرآباد	توفیق برادرس - نامپلی	روڈ - سدی عنبر بازار
ہنومان برادرس	افضل گنج	ڈومینن آٹو اسٹور	معظم جاہی مارکٹ
ملا فدا علی شیخ فخرالدین	بازار سدی عنبر ترپ بازار	بمبئی آٹو ٹریڈنگ کمپنی	سدی عنبر بازار
حاجی قربان حسین ولد ملا عبدالطیب	سانچہ توپ	عبدالرحمان خان اینڈ سنس	عابد بلڈنگ
ایشاٹک پٹرول کمپنی	نام پلی	حیدرآباد موٹر آئیل کمپنی	عابد روڈ
آر-یل سوہنی اینڈ کمپنی	رنگ محل روڈ گنیش باغ	شیخ محی الدین	ترپ بازار
سید عبدالکریم عرف حاجی میاں	افضل گنج	سید امیر علی	عابد روڈ
ڈیفائنس موٹر آٹو موبائل	سدی عنبر بازار	اولمپیا موٹر اسٹورس	رانی گنج سکندرآباد

موٹر ڈیلرس

مدراس سیکل اینڈ موٹر ڈیلرس — جیمس اسٹریٹ سکندرآباد

پربھاکر اینڈ کمپنی	سکندرآباد	بمبئی سیکل اینڈ موٹر ایجنسی	سکندرآباد
سہراب برادرس	ترپ بازار	نصیر آٹو موبائلس اینڈ انجینیرنگ ورکس	خیریت آباد
گولکنڈہ گیاریج	شاہ راہ عثمانی	بابلر موٹر کار کمپنی	بشیر باغ
بانرجی اینڈ کمپنی	سکندرآباد	بمبئی آٹو ایجنسی	سکندرآباد
بہرام شاہ ایجنسی	سکندرآباد	ہرمزجی اینڈ کمپنی	سکندرآباد

موٹر ریپیررس

غلام محبوب موٹر ورکس	معظم جاہی مارکٹ	دی دکن موٹر ریپیرنگ کمپنی	افضل گنج
نیشنل والکنائزنگ ورکس	عابد روڈ	حیدرآباد آٹو موبائلس انجنیرس	عابد روڈ
نیشنل آٹو موبائیلس کمپنی	عابد روڈ	احمد آٹو موبائیلس انجنیرس	عابد روڈ
دکن آٹو موبائیلس انجنیرس	سانچہ توپ	عبدالغفور موٹر ورکس	گولی گوڑہ
عثمانیہ والکنائزنگ کمپنی	گولی گوڑہ	چاری اینڈ کو	عابد روڈ
مرتضی میکانیکل ورکس	گولی گوڑہ	دکن موٹر ورکس	گولی گوڑہ
یو۔ یس ۔ اے موٹر و موٹر سیکل ورکس	توپ بازار	آصفیہ موٹر ورکس	پل چادر گھاٹ
دی یونیورسل موٹر ورکس	پتلی باؤلی	دی دکن کوچ اینڈ موٹر ورکس	کنٹہ روڈ

میکانک

محمد اسد اللہ اینڈ برادرس	مکرم جاہی روڈ
احمد آٹو موبائیل انجنیرس	شنکر باغ کوچہ فصیح جنگ

نشریات کے ماہر

دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری	دروازہ چادر گھاٹ	صبا اینڈ کو	چاپل روڈ
دکن اڈورٹائزنگ کمپنی	شاہراہ عثمانی	ویسٹنڈ آڈ کرافٹ کمپنی	سکندرآباد

نل آب

مارکر اینڈ کو	بشیر باغ	سٹی ہارڈ ویر اینڈ انجینرنگ اسٹورس	سدی عنبر بازار
یس۔ ایچ اسماعیل جی	افضل گنج	ریلائیفس انجینرنگ ہوس	افضل گنج
امیر محمد خان اینڈ کو	ترپ بازار	محمد سلیم	قطبی گوڑہ

نان فروش

خان اینڈ کو	سانچہ توپ	عزیز اینڈ کو	عابد روڈ
آر۔ ویکا جی	کوٹھی محسن الملک	پرسنیر ہوٹل	سکندرآباد
نظامیہ ہوٹل	عابد روڈ	روز بسکٹ ورکس	کنٹہ حسین ساگر
جوبلی نان (بارہ دری نواب سالار جنگ بہادر)		منشی صاحب	حویلی قدیم
خلیل ہوٹل	افضل گنج	اسٹار بیکری	نظام شاہی روڈ
لیاقت علی	قریب مکہ مسجد	بمبئی بیکری	عابد روڈ
عبدالستار	بشیر باغ	داؤد بسکٹ فیاکٹری	معظم جاہی مارکٹ

سلک فروش

چندی رام برادرس	سکندرآباد	ہاشارام	سکندرآباد

بمبئی ساک امپوریم	عابد روڈ	لیڈیز امپوریم	سکندر آباد
جے۔ ڈی مستری	سانچہ توپ	رام دیال بھوگرل	دیوان دیوڑھی

ساہو کاراں

سیٹھ مکند داس جی	بیگم بازار	سیٹھ ہری رام جی	چار کمان
سیٹھ بنکٹ لال جی لویا	چوک مرغاں	رام دیال گھانسی رام جی	محبوب گنج
سیٹھ امرچند متھرداس لاہوٹی	دارالشفاء	سیٹھ کلیان مل جی	عثمان گنج
سیٹھ منی رام رام رتن جی	بیگم بازار	رام بخش جے چند ساہو	لاڈ بازار
رام پرتاب کنہیا لعل اچجی ساہو	بیگم بازار	رام گوپال لچھمی نارائن	سکندر آباد
گنگا بشن موہن لعل	سکندر آباد	سدا سکھ جانکی داس	حیدر آباد
بنسی لعل عبیر چند جی	حیدر آباد	رائے صاحب جمنا لعل رام لعل	سلطان بازار

سودیشی اشیاء کے تاجر

انڈین انڈسٹریلیس	سکندر آباد	بھارت واسترا بھانڈر	رزیڈینسی روڈ
سودیشی کلاتھ اسٹور	گولی گوڑہ	لکشمی اسٹور	نظام شاہی روڈ

سادہ کار

محمود حسین مشتاق حسین	گلزار حوض	حسین خان حفیظ الدین	گلزار حوض

جلیل الرحمان	گلزار حوض	جعفر علی	گلزار حوض
محمد عبدالقادر	گلزار حوض	سید احمد حسین	گلزار حوض
شیخ احمد گلٹ ساز	گلزار حوض	محمد قلندر علی	گلزار حوض
سید عزیز	مکہ مسجد	محبوب علی	گلزار حوض

سیکل ڈیلرس

ٹی۔ بابا میاں اینڈ برادرس	سکندرآباد	سنٹرل سیکل مارٹ	چھتہ بازار
سید احمد اینڈ برادرس	گلزار حوض	یم فضل اللہ اینڈ برادرس	چمن گولیگوڑہ
بی آر پرشوتم اینڈ برادرس	عثمان گنج	دکن سیونگ مشین اینڈ سیکل کمپنی	سکندرآباد
کے گرراؤ اینڈ سنس	سلطان بازار	کرن سیکل اسٹور	چھتہ بازار
یس زین العابدین اینڈ سنس	چار کمان	دی دکن سیکل مارٹ	گلزار حوض
خداداد سیکل اسٹور	نظام شاہی روڈ	پی ڈائمنڈ اینڈ سنس	عابد روڈ
راجہ سیکل اینڈ موٹر ورکس	عابد روڈ	گولڈن سیکل کمپنی	گولی گوڑہ
بی ین نائیڈو اینڈ کو	گولی گوڑہ	بھارت سیکل اسٹور	گولی گوڑہ
کرشنا سیکل اسٹور	گولی گوڑہ	دکن سیونگ مشین اینڈ سیکل کمپنی	سلطان بازار
دی ریڈیو سیکلس	متصل محبوب گنج	دکن سیکل مارٹ	نظام شاہی روڈ
بمبئی سیکل ٹریڈنگ کمپنی	سکندرآباد	حبیب محمد حبیب اینڈ کو	رزیڈنسی مین گیٹ
اسحاق سیکل مارٹ	سکندرآباد	مردان جی اینڈ سنس	سکندرآباد

ولنگٹن سیکل کمپنی	سکندرآباد	سکندرآباد سیکل ایجنسی	سکندرآباد

سوڈا فیاکٹری

اے علاؤالدین اینڈ سنس	سکندرآباد	ڈالٹن اینڈ سنس	ترپ بازار
بادشاہ اینڈ سنس	اسٹیشن روڈ نامپلی	جی علاؤالدین اینڈ سنس	بیگم پیٹھ
طیب علی	مچھلی کمان	گلوب سوڈا فیاکٹری	نام پلی
برانڈن اینڈ کو	سکندرآباد	کیفے حیان سن	سکندرآباد
الائٹ منیرل واٹر	سکندرآباد	قاسم خان اینڈ کو	سکندرآباد

سگریٹ وسگار فروش

جے اے کریم	سکندرآباد	محمد قاسم	سلطان بازار
فلک نما سگریٹ ایجنسی	مشیرآباد	محمد لطیف	سلطان بازار
ٹی کے مدلیار	پچھتہ بازار	کیاش اسٹور	عابد روڈ
معین اینڈ کو	عابد روڈ	یس ۔ وی بہاسکر	سکندرآباد

مشنری انجنیرس اینڈ کنٹراکٹرس

فدا حسین عنایت اللہ	کنٹہ روڈ	پارمن برادرس	عابد روڈ

مارکر اینڈ کو	بشیر باغ	نتھو لال جی	سانچہ توپ
کے آر چاری اینڈ کمپنی	سلطان بازار	پانچی ایدل جی	عابد روڈ
آر۔ آر اینڈ سنس	سلطان بازار	نتھو لال جی	سکندرآباد

سینما اینڈ تھیٹرس

ڈریم لینڈ ٹاکیز	سکندرآباد	سلکٹ ٹاکیز	نیا پل
زمرد محل ٹاکیز	عابد روڈ	ساگر ٹاکیز	شاہ راہ عثمانی
کرشنا ٹاکیز	گلزار حوض	پلازا ٹاکیز	سکندرآباد
پیالس ٹاکیز	عابد روڈ	ویسٹنڈ ٹاکیز	کاچی گوڑہ
رائل ٹاکیز	سلطان بازار	نشاط ٹاکیز	گولی گوڑہ
ٹیولی ٹاکیز	سکندرآباد	منوہر ٹاکیز	سکندرآباد
راجیشور ٹاکیز	سکندرآباد	امپیریل ٹاکیز	سکندرآباد

سمنٹ ورکس

ریلائینس سمنٹ فلورنگ ٹائیل ورکس	دومل گوڑہ کٹہ حسین ساگر
جے دادابھائی اینڈ سنس	دومل گوڑہ کٹہ حسین ساگر

سمنٹ مرچنٹ

خان بہادر احمد علاؤالدین	آکسفورڈ اسٹریٹ سکندرآباد

سنگ سیلو

محمد عبدالوہاب ریاض الرحمان	گٹلمنڈی قدیم

عینک فروش

آپٹیک ہاؤس	متصل ساگر ٹاکیز	تاج آپٹیکل کمپنی	معظم جاہی مارکٹ
ہارڈی اینڈ کو	سکندرآباد	ایچ ۔ یم سلطان	شاہ راہ عثمانی
ایس یم لقمان	شاہ راہ عثمانی	رائل آپٹیکل ہوس	عابد روڈ
محمد منیر ممتحن چشم	سلطان بازار	ولایت حسین	نظام شاہی روڈ
کرشنا آپٹیکل کمپنی	سکندرآباد	رائل آپٹیکل کمپنی	سکندرآباد
اسٹانڈرڈ آپٹیکل کمپنی	سکندرآباد	سلامت آپٹیکل پیالیس	عابد روڈ

عطر فروش

ہنی مون پرفیومرورکس	سلطان بازار	محمد نیاز الدین محمد حفیظ الدین	سدی عنبر بازار
اصغر علی محمد علی	گلزار حوض	محمد ثناء اللہ	افضل گنج
محمد سمیع اللہ	افضل گنج	محمد ہدایت اللہ	افضل گنج
محمد قدرت اللہ	افضل گنج	معصوم علی ولد نور محمد	افضل گنج

واجبی قیمت پر پارچہ ملنے کی دوکان محمد اینڈ عبدالکریم پتھر گٹی فون نمبر ۳۳۵۴

بھگوان اینڈ کمپنی	گلزار حوض	یس۔ یم یعقوب	کنٹ روڈ
ین یس شرما اینڈ کمپنی	بازار سندی منیر	سلیمان عطر فروش	موتی گلی
روح تازہ پرفیومری	گولی گوڑہ	اسرار حسین پرفیومری ورکس	لول بنگلہ
ین یس شرما اینڈ کو	افضل گنج	نثار کمپنی	بیگم بازار
چھگن لال نارائن جی	پتھرگٹی	آ۔ ڈی راما لنگم اینڈ کمپنی	پتھرگٹی
لارین اینڈ برادرس	سکندر آباد	شیولال ڈی کوٹھی	سکندر آباد

فریم ورکس

امداد علی مراد علی	افضل گنج	عبدالحسین طیب علی	پتھرگٹی۔ عابد روڈ
یم رامیا	سلطان بازار	سخاوت حسین نذر حسین	پتھرگٹی

فریٹ ورکس ڈیلرس

حفاظت حسین نذر حسین	نظام شاہی روڈ

فرنیچر ہاوس

محمدیہ الکٹرک اینڈ فرنیچر کمپنی	افضل گنج روڈ

بمبئی فرنیچر ہوس	افضل گنج روڈ	سینڈ وڈ ورکس	عابد روڈ
منروا فرنیچر ورکس	عابد روڈ	یعقوب علی اینڈ سنس	افضل گنج
سید محمد علی اینڈ سنس	سکندرآباد	لچھمنا فرنیچر ہوس	گول بنگلہ افضل گنج
شمسیہ فرنیچر ہوس	گول بنگلہ افضل گنج	جوبلی فرنیچر ورکس	گول بنگلہ افضل گنج
شیخ داؤد فرنیچر مارٹ	گول بنگلہ افضل گنج	ڈی آرا اینڈ سنس	بشیر باغ روڈ
کارخانہ محبوبیہ	افضل گنج	ریاض اسلام فیکٹری	معظم جاہی مارکٹ
عباس برادرس	سکندرآباد	ایدل جی اینڈ کو	سکندرآباد
ایچ جے جن والا	سکندرآباد	ٹی۔ کے حسن اینڈ کو	سکندرآباد
خواجہ میاں	سکندرآباد	طیب علی اینڈ سنس	سکندرآباد

صنعتی سامان

مصنوعات ملکی	سانپہ توپ	کیور یاسٹی شاپ	خیریت آباد
آرٹ ٹریڈرز			سکندرآباد

قالین فروش ایرانی

یس۔ یم شاہ	سکندرآباد	آقا اسد اللہ	افضل گنج
آقا عباس کرمانی	حویلی قدیم	نور اللہ	حویلی قدیم

ربر اسٹامپ

مظہر کمپنی دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری	سلطان بازار (شعبہ ربر اسٹامپ)	رحیم کمپنی اندرون دروازہ	افضل گنج چادر گھاٹ

ریڈیو و گراما فون و ساز موسیقی

ریڈیو فون الکٹرک سنٹر	سکندرآباد	دی ریڈیو اینڈ ٹاکیز ہوس	سانچہ توپ
ہالی اوڈ ریڈیو کمپنی	سلطان بازار	یونیورسل ریڈیو ہوس	عابد روڈ
بی۔جی چمکلی (حمام باغ)	ترپ بازار	کالی داس بی پروہت	شاہراہ عثمانی
یم۔اے حمید اینڈ کو	رزیڈنسی گیٹ	ہما کار ریڈیو فون ہوس	سکندرآباد
وائرلس ہوس	سکندرآباد	کے و ردھراج	سکندرآباد

ریلوے کول

دکن ریلوے کول کمپنی	پل مسلم جنگ بیگم بازار

شطرنجی فروش

حاجی احمد علی خان و علی محمد خان	متصل مچھلی کمان

شو میکر اینڈ ریپیرر

بن سوٹر اینڈ کمپنی	سکندرآباد	جے بالنا اینڈ کو	سکندرآباد
ماڈرن اینڈ کو	سکندرآباد	وائس برادرس	سکندرآباد
حیان لی اینڈ کو	سکندرآباد	باٹا	حیدرآباد دکن

شیرینی فروش

اسلامی شیرینی فروش	پتھرگٹی	اکرام علی عبادت علی	پتھرگٹی
شاہی حلوائی	پتھرگٹی	صاحب علی	حویلی قدیم
شیخ حسین بخش	حویلی قدیم	مکرم جاہی کنفکشنرز	حسینی علم
فدا علی مخدوم علی	حسینی علم	پنڈری ناتھ بالاجی	چارمحل لوہارخانہ
محمد عثمان شیرینی فروش	شاہ علی بنڈہ	جگناتھ درگا پرشاد	عیسیٰ میاں بازار
مجیدی کنفکشنرز	معظم جاہی مارکٹ	ممتاز رسٹورنٹ	نیا پل

یوسف کمپنی شامیانہ

یوسف کمپنی	معظم جاہی مارکٹ

شوز مرچنٹ

عنایت بوٹ ہاؤس	پتھرگٹی	ذاکر بوٹ ہاؤس	پتھرگٹی

واجبی قیمت پر پارچہ ملنے کی دوکان محمد اینڈ عبد الکریم پتھرگٹی فون نمبر ۳۵۴۲

بیگ برادرس	پتھر گٹی	ایوب بوٹ ہاؤس	پتھر گٹی
معین بوٹ ہاؤس	سالار جنگ بلڈنگ	ٹیس۔ اے رحیم	سالار جنگ بلڈنگ
حاجی محمد ترکی	سالار جنگ بلڈنگ	نصیر الدین معین الدین	پتھر گٹی
وحید اینڈ کو	دروازہ نیا پل	محمد عبداللہ	پتھر گٹی
محبوب بوٹ ہاؤس	پتھر گٹی	سید ابراہیم سید حسن	سالار جنگ بلڈنگ
میر حسن اینڈ سنس	عابد روڈ	محمد یونس اینڈ سنس	عابد روڈ
جے۔ اے کریم اینڈ سنس	سکندر آباد	چوہان بوٹ ہاؤس	رزیڈنسی گیٹ
یم اسحٰق علی	نظام شاہی روڈ	آزاد بوٹ ہاؤس	نظام شاہی روڈ
عزیز برادرس	پتھر گٹی	انٹرنیشنل بوٹ ہاؤس	عابد روڈ
محبوب خان اینڈ برادرس	نظام شاہی روڈ	باٹا شوز ایجنسی	عابد روڈ
وڈکس شو اسٹورس	سکندر آباد	ایچ یم شریف برادرس	سکندر آباد

تجوری و آہنی الماریاں

گاڈریج اینڈ بوائس مینو فکچرنگ کمپنی لمیٹیڈ	عابد روڈ
سدیشور اینڈ کمپنی	عابد بلڈنگ

تقاریب کا سامان

کارخانہ محبوبیہ	چمن افضل گنج	وحیدیہ اسٹور	نامپلی

محمدیہ سپلائنگ اسٹور	تام پلی	چشتیہ کمپنی	حویلی قدیم
کارخانہ حسن ہوٹل	پل چادر گھاٹ	کارخانہ قادریہ	کساٹہ
عنایت کمپنی	افضل گنج	کارخانہ محمدیہ	بیگم بازار
سپلائنگ کمپنی	چار مینار	یوسف کمپنی	چار مینار

ٹی امپوریم

ٹی سنڈیکیٹ	دروازہ پل نو	احمدیہ ٹریڈنگ اینڈ جنرل ایجنسی	نظام شاہی روڈ
اے سلطان اینڈ سنس	چمن گوڑ گوڑہ	ٹی امپوریم	دروازہ نیا پل
چینیا ٹی امپوریم	معظم جاہی مارکٹ	گولکنڈہ چائے	شاہ علی بنڈہ

ٹرنک فروش

رام گوپال موتی لعل	پتھرگٹی	محمد شہاب الدین	پتھرگٹی

ٹائپ رائٹر ایجنسی

ریمنگٹن ٹائپ رائٹر	عابد روڈ	انڈر ووڈ ٹائپ رائٹر	پتلی باؤلی
رائل ٹائپ رائٹر	عابد روڈ	دی اسٹانڈرڈ ٹائپ رائٹر کمپنی	شاہراہ عثمانی

ٹائپ رائٹنگ انسٹیٹیوٹ

امریکن ٹائپ رائٹنگ انسٹیٹیوٹ	چھتہ بازار	جنرل ٹائپ رائٹنگ انسٹیٹیوٹ	پتلی باؤلی
عثمانیہ ٹائپ رائٹنگ انسٹیٹیوٹ	پتلی باؤلی	ڈوغیس ٹائپ رائٹنگ انسٹیٹیوٹ	پتلی باؤلی
انڈروڈ ٹائپ رائٹنگ انسٹیٹیوٹ	پتلی باؤلی	کمرشیل ٹائپ رائٹنگ انسٹیٹیوٹ	پتلی باؤلی
حمایت ٹائپ رائٹنگ انسٹیٹیوٹ	گول بنگلہ افضل گنج	نظامیہ ٹائپ رائٹنگ انسٹیٹیوٹ	عابد روڈ

خیاطی

جان برٹن لمیٹڈ	سکندرآباد	سٹی ٹیلرنگ فرم	پتھرگٹی
بابوخاں اینڈ سنس	نیاپل	نظامیہ ٹیلرنگ فرم	پتھرگٹی
یس حسین ٹیلرنگ فرم	عابد روڈ	ولیسٹنڈ	سکندرآباد
حسن ٹیلرنگ فرم	بیگم بازار	علی ٹیلرنگ فرم	بازار سدی عنبر
یم جعفر ٹیلرنگ فرم	گنفنہ روڈ	اسٹانڈرڈ ٹیلرنگ فرم	عابد روڈ
اسماعیل ٹیلرنگ فرم	چھتہ بازار	سردار ٹیلرنگ فرم	سالار جنگ بلڈنگ

ظروف پیتل مرادآبادی

حاجی احمد علی خاں علی محمد خان	متصل مچھلی کمان	نتھاجی پونم چند	فیلخانہ بیگم بازار
راماجی بالاجی	فیلخانہ بیگم بازار	مرلیدھر چنی لعل	کسارٹہ

آپکے تعارف کی چنداں
ضرورت نہیں حال ہی میں
آپ نے دو سو روپیہ کے
عطیہ سے ادارہ ھذا کی
اعانت فرمائی ہے ادارہ
آپکی اس سرپرستی کا تہ
دل سے شکر گذار ہے امید
کہ آئندہ بھی آپکے الطاف
ادارہ کے شامل حال رہینگے
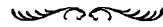
الحاج سیدالاخبار مجتہد زادہ
سابق مدیر جریدہ سیدالاخبار

آپ فن خوشنویسی میں اپنی
آپ نظیر ہیں خوش خلق،
خوش عقیدہ اور خوشنویس
آقا ہیں دفتر پیشی خداوندی
میں کارگزار ہیں

آقا محمد علی صاحب لاری

سید لطف علی صاحب مہتمم
مشیر عالم ڈائرکٹری
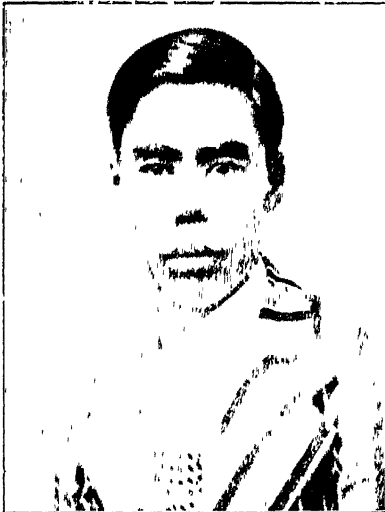
آقا محمد علی صاحب مینجر
مشیر عالم ڈائرکٹری

صمصام شیرازی

مالک و مولف مشیر عالم ڈائرکٹری یادگار سلور جوبلی و چہاردہ
سلام حضور نظام ، مصنف نذر قائم نذر حجت ، گلدستہ شیراز
نغمہ ایران ، مونس آخرت ، معراج غم ، شش مراثی ، شبیہ غم
شہید غم ، دفتر راہ نجات ، دفتر عثمانی ، تازیانہ عبرت ، باغ دلکشا
بیشن کی کہانی فیشن ایبل کی زبانی وغیرہ وغیرہ ـ

میر عابد علی صاحب
خواہر زادہ صمصام شیرازی

مشیر عالم ڈائرکٹری سنہ ۱۳۴۹ف

روز	آذر ۱۳۴۹ف	شعبان ۱۳۵۸ھ	اکتوبر ۱۹۳۹ع	بھادوں ۱۹۹۶	کیفیت تعطیلات
شنبہ	۱	۲۳	۷	۹	یکیوم تعطیل عام آغاز سال نو فصلی و مالیہ ریاست او دیگر امور متعلقہ دفتر صدر محاسبی حسب معمول کار جاری
یکشنبہ	۲	۲۴	۸	۱۰	
دوشنبہ	۳	۲۵	۹	۱۱	
سہ شنبہ	۴	۲۶	۱۰	۱۲	پتراکاری
چہارشنبہ	۵	۲۷	۱۱	۱۳	
پنجشنبہ	۶	۲۸	۱۲	اماس	سربراہی اثا و اشیاء دفتر صدر محاسبی کے متعلق
جمعہ	۷	۲۹	۱۳	یکم اشون سدی	
شنبہ	۸	۳۰	۱۴	۲	
یکشنبہ	۹	غرۂ رمضان	۱۵	۳	
دوشنبہ	۱۰	۲	۱۶	۴	
سہ شنبہ	۱۱	۳	۱۷	۵	
چہارشنبہ	۱۲	۴	۱۸	۶	یکیوم کی تعطیل عام وفات حسرت آیات حضرت غفران مکان
پنجشنبہ	۱۳	۵	۱۹	۷	
جمعہ	۱۴	۶	۲۰	۸	
شنبہ	۱۵	۷	۲۱	۹	یکیوم کی تعطیل عام یادگار تخت نشینی مبارک اعلیحضرت بندگان عالی متعالی مد ظلہ العالی

یادداشت

روز	آبان ۱۳۴۳ف	رمضان ۱۳۵۲ھ	[illegible] ۱۹۳۳ء	[illegible]	کیفیت تعطیلات
یکشنبہ	۱۶	۸	۲۲	۱۰	دو یوم کی تعطیل عام دسہرہ
دوشنبہ	۱۷	۹	۲۳	۱۱	〃 〃
سہ شنبہ	۱۸	۱۰	۲۴	۱۲	ایکیوم کی تعطیل عام یادگار تجدید معاہدہ برار [illegible]
چہارشنبہ	۱۹	۱۱	۲۵	۱۲	
پنجشنبہ	۲۰	۱۲	۲۶	۱۳	
جمعہ	۲۱	۱۳	۲۷	۱۴	
شنبہ	۲۲	۱۴	۲۸	یہ یوم	
یکشنبہ	۲۳	۱۵	۲۹	یکم اشو بدی	
دوشنبہ	۲۴	۱۶	۳۰	۲	
سہ شنبہ	۲۵	۱۷	۳۱	۳	
چہارشنبہ	۲۶	۱۸	یکم نومبر	۴	
پنجشنبہ	۲۷	۱۹	۲	۵	
جمعہ	۲۸	۲۰	۳	۶-۷	ایکیوم کی تعطیل علم شہادت حضرت امیر علیہ السلام
شنبہ	۲۹	۲۱	۴	۸	
یکشنبہ	۳۰	۲۲	۵	۹	

یادداشت

روز	۱۳۲۶ف	رمضان ۱۳۳۵ھ	۱۹۱۷ء	[illegible] ۱۸۲۱	کیفیت تعطیلات
دوشنبہ	۱	۲۳	۶	۱۰	ویساکھ کارتی
سہ شنبہ	۲	۲۴	۷	۱۱	
چہارشنبہ	۳	۲۵	۸	۱۲	
پنجشنبہ	۴	۲۶	۹	۱۳	
جمعہ	۵	۲۷	۱۰	۱۴	تین یوم کی تعطیل عام شب قدر — دو یوم کی تعطیل عام [illegible]
شنبہ	۶	۲۸	۱۱	اماس	〃 〃 〃 〃
یکشنبہ	۷	۲۹	۱۲	یکم کارتک سدی	〃 〃 ایک یوم کی تعطیل عام یادگار عقد مبارک حضرت شہزادگان اعلی و الاشان بہادر
دوشنبہ	۸	غرہ شوال	۱۳	۲	چار یوم کی تعطیل عام عید الفطر — حضرت ولی عہد اعظم جاہ بہادر و شاہ معظم جاہ
سہ شنبہ	۹	۲	۱۴	۳	〃 〃
چہارشنبہ	۱۰	۳	۱۵	۴	〃 〃
پنجشنبہ	۱۱	۴	۱۶	۵	〃 〃
جمعہ	۱۲	۵	۱۷	۶	
شنبہ	۱۳	۶	۱۸	۷	
یکشنبہ	۱۴	۷	۱۹	۸	انورادہ کارتی
دوشنبہ	۱۵	۸	۲۰	۹	

یادداشت

روز	ماہ [illegible] ۱۳۱۶ف	ماہ [illegible] ۱۳۲۴	ماہ [illegible] ۱۹۰۶ء	ماہ [illegible] ۱۹۶۳	کیفیت تعطیلات
سہ شنبہ	۱۶	۹	۲۱	۱۰	
چہارشنبہ	۱۷	۱۰	۲۲	۱۱	کارتکی ایکادشی دفتر صدر محاسبی صبح کا ہوگا
پنجشنبہ	۱۸	۱۱	۲۳	۱۲	
جمعہ	۱۹	۱۲	۲۴	۱۳	
شنبہ	۲۰	۱۳	۲۵	۱۴	ویکنٹھ چتوردشی دفتر صدر محاسبی صبح کا ہوگا
یکشنبہ	۲۱	۱۴	۲۶	پورنم	
دوشنبہ	۲۲	۱۵	۲۷	یکم کارتک بدی	
سہ شنبہ	۲۳	۱۶	۲۸	۲	ایک یوم کی تعطیل عرس حضرت خدانما شاہ حسینی رح کی خاص دفاتر متعلقہ [illegible] کے لیے
چہارشنبہ	۲۴	۱۷	۲۹	۳	
پنجشنبہ	۲۵	۱۸	۳۰	۴	
جمعہ	۲۶	۱۹	یکم دسمبر	۵	
شنبہ	۲۷	۲۰	۲	۶	جیسٹھ کارتی
یکشنبہ	۲۸	۲۱	۳	۷	
سہ شنبہ	۲۹	۲۲	۴	۸	

یادداشت

کیفیت تعطیلات	ماگھ ۱۹۸۶ بکرمی	فروری ۱۹۳۰ عیسوی	شوال ۱۳۴۸ ہجری	بهمن ۱۳۰۸ فرس	روز
	۹	۵	۲۳	۱	سہ شنبہ
	۱۰	۶	۲۴	۲	چہارشنبہ
	۱۱-۱۲	۷	۲۵	۳	پنجشنبہ
	۱۳	۸	۲۶	۴	جمعہ
	۱۴	۹	۲۷	۵	شنبہ
	اماس	۱۰	۲۸	۶	یکشنبہ
	یکم پھاگن سدی	۱۱	۲۹	۷	دوشنبہ
	۲	۱۲	۳۰	۸	سہ شنبہ
	۳	۱۳	غرہ ذیقعدہ	۹	چہارشنبہ
	۴	۱۴	۲	۱۰	پنجشنبہ
	۵	۱۵	۳	۱۱	جمعہ
مولاکارتی	۵	۱۶	۴	۱۲	شنبہ
	۶	۱۷	۵	۱۳	یکشنبہ
	۷	۱۸	۶	۱۴	دوشنبہ
	۸	۱۹	۷	۱۵	سہ شنبہ

یادداشت

روز	بہمن ۱۳۳۹ ف	رجب ۱۳۴۸ ہجری	دسمبر ۱۹۲۹ع	پوس ۱۸۵۱	کیفیت تعطیلات
چہارشنبہ	۱۶	۸	۲۰	۹	
پنجشنبہ	۱۷	۹	۲۱	۱۰	
جمعہ	۱۸	۱۰	۲۲	۱۱	ایکیوم کی تعطیل عرس حضرت عبد الغنی شاہ صاحب خاص دفاتر ورنگل کے لیے
شنبہ	۱۹	۱۱	۲۳	۱۲	
یکشنبہ	۲۰	۱۲	۲۴	۱۳	
دوشنبہ	۲۱	۱۳	۲۵	۱۴	ایکیوم کی تعطیل عام کرسمس آٹھ یوم کی تعطیل خاص عیسائیوں کے لیے ایکیوم کی تعطیل عرس حضرت سید شاہ نظام الدین قدس سرہٗ دفاتر اورنگ آباد کے لیے
سہ شنبہ	۲۲	۱۴	۲۶	پوس ختم	،، ،،
چہارشنبہ	۲۳	۱۵	۲۷	یکم ماگھ [illegible]	ایکیوم کی تعطیل عام بتقریب سالگرہ والا شان جنرل ہز ہائینس نواب اعظم جاہ بہادر تین یوم کی تعطیل عرس گلبرگہ شریف خاص دفاتر گلبرگہ کے لیے
پنجشنبہ	۲۴	۱۶	۲۸	۲	ایکیوم کی دفاتر رائچور [illegible] ،، ،،
جمعہ	۲۵	۱۷	۲۹	۳	،، ،، پوترا ایکادشی
شنبہ	۲۶	۱۸	۳۰	۴	
یکشنبہ	۲۷	۱۹	۳۱	۵ - ۶	ایکیوم کی تعطیل خاص فرقہ مہدویہ کے لیے بغرض عرس حضرت سید محمد جونپوری
دوشنبہ	۲۸	۲۰	یکم جنوری	۷	ایکیوم کی تعطیل عام غرہ جنوری (آغاز سال سنہ ۱۹۳۰ع)
سہ شنبہ	۲۹	۲۱	۲	۸	
چہارشنبہ	۳۰	۲۲	۳	۹	ایکیوم کی تعطیل عرس حضرت سید شاہ علی بادشاہ حسینی صاحب قدس سرہٗ خاص دفاتر [illegible]

یادداشت

روز	اسفندار ۱۳۴۹ فصلی	ذیقعدہ ۱۳۵۸ ہجری	جنوری ۱۹۴۰ عیسوی	۱۸۶۱ شکھ	کیفیت تعطیلات
پنجشنبہ	۱	۲۳	۴	۱۰	
جمعہ	۲	۲۴	۵	۱۱	
شنبہ	۳	۲۵	۶	۱۲	
یکشنبہ	۴	۲۶	۷	۱۳	
دوشنبہ	۵	۲۷	۸	۱۴	
سہ شنبہ	۶	۲۸	۹	اماس	
چہارشنبہ	۷	۲۹	۱۰	یکم پوس شدی	
پنجشنبہ	۸	۳۰	۱۱	۲	اترا شاڑھ کارتی
جمعہ	۹	غرہ ذی الحجہ	۱۲	۳	
شنبہ	۱۰	۲	۱۳	۴	
یکشنبہ	۱۱	۳	۱۴	۵	ایکیوم کی تعطیل عام تل سنکرات
دوشنبہ	۱۲	۴	۱۵	۶	
سہ شنبہ	۱۳	۵	۱۶	۷	بلدہ و جولکی
چہارشنبہ	۱۴	۶	۱۷	۷	نصف یوم کی تعطیل عرس شریف حضرت حبیب یوسف صاحب و شریف صاحب قبلہ خواجہ فاتحہ
پنجشنبہ	۱۵	۷	۱۸	۸	

یادداشت

روز	اسفندار ۱۳۴۹ ف	ذی الحجہ ۱۳۵۸ھ	جنوری ۱۹۴۰ء	پوس ۱۸۶۱	کیفیت تعطیلات
جمعہ	۱۶	۸	۱۹	۹	
شنبہ	۱۷	۹	۲۰	۱۰	پانچ یوم کی تعطیل عام عید الضحیٰ
یکشنبہ	۱۸	۱۰	۲۱	۱۱	″ ″
دوشنبہ	۱۹	۱۱	۲۲	۱۲	″ ″
سہ شنبہ	۲۰	۱۲	۲۳	۱۳	″ ″
چہارشنبہ	۲۱	۱۳	۲۴	۱۴ پونم	″ ″ شراون کارتی
پنجشنبہ	۲۲	۱۴	۲۵	یکم پوس بدی	
جمعہ	۲۳	۱۵	۲۶	۲	
شنبہ	۲۴	۱۶	۲۷	۳	
یکشنبہ	۲۵	۱۷	۲۸	۴	
دوشنبہ	۲۶	۱۸	۲۹	۵	ایکیوم کی تعطیل عام فاتحہ طیبہ سوم بنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سہ شنبہ	۲۷	۱۹	۳۰	۶	
چہارشنبہ	۲۸	۲۰	۳۱	۷	
پنجشنبہ	۲۹	۲۱	یکم فروری	۸	
جمعہ	۳۰	۲۲	۲	۹	یکیوم کی تعطیل عرس حضرت سید شاہ تراب الحق صاحب قدس سرہ خاص دفاتر بلدہ کے لیے

یادداشت

روز	بہمن ۱۳۴۹ف	فروری ۱۹۴۰ء	ذی الحجہ ۱۳۵۸ھ	ماگھ بدی ۱۹۹۶	کیفیت تعطیلات
شنبہ	۱	۳	۲۳	۱۰	
یکشنبہ	۲	۴	۲۴	۱۱	
دوشنبہ	۳	۵	۲۵	۱۲	
سہ شنبہ	۴	۶	۲۶	۱۳	وہنشتھ کارتی
چہارشنبہ	۵	۷	۲۷	۱۴	
پنجشنبہ	۶	۸	۲۸	اماس	
جمعہ	۷	۹	۲۹	یکم ماگھ سدی	سالانہ جلسہ عام ۱۹۴۰ء
شنبہ	۸	۱۰	غرہ محرم	۲	بارہ یوم کی تعطیل عام عشرہ محرم شریف کی تعطیلات مع تحفہ خلیفہ دوم
یکشنبہ	۹	۱۱	۲	۳	″ ″
دوشنبہ	۱۰	۱۲	۳	۴	″ ″
سہ شنبہ	۱۱	۱۳	۴	۵	″ ″ ایک یوم کی تعطیل عام بسنت پنچمی
چہارشنبہ	۱۲	۱۴	۵	۶	″ ″
پنجشنبہ	۱۳	۱۵	۶	۷	″ ″
جمعہ	۱۴	۱۶	۷	۸	″ ″
شنبہ	۱۵	۱۷	۸	۹	″ ″

یادداشت

روز	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت تعطیلات
یکشنبہ	۱۶	۹	۱۸	۱۰	بقیہ تعطیل عام عشرہ شریف
دوشنبہ	۱۷	۱۰	۱۹	۱۱	〃 〃 شتابھوشنا کارتی
سہ شنبہ	۱۸	۱۱	۲۰	۱۲	〃 〃
چہارشنبہ	۱۹	۱۲	۲۱	۱۳	〃 〃
پنجشنبہ	۲۰	۱۳	۲۲	۱۴	
جمعہ	۲۱	۱۴	۲۳	پونم	
شنبہ	۲۲	۱۵	۲۴	یکم ماگھ بدی	
یکشنبہ	۲۳	۱۶	۲۵	۲	
دوشنبہ	۲۴	۱۷	۲۶	۳	
سہ شنبہ	۲۵	۱۸	۲۷	۴-۵	
چہارشنبہ	۲۶	۱۹	۲۸	۶	
پنجشنبہ	۲۷	۲۰	۲۹	۷	
جمعہ	۲۸	۲۱	یکم مارچ	۸	
شنبہ	۲۹	۲۲	۲	۹	
یکشنبہ	۳۰	۲۳	۳	۱۰	پوڑا بہادر ابدا کارتی
دوشنبہ	۳۱	۲۴	۴	۱۱	

یادداشت

روز	اردی بہشت ۱۳۳۵ ف	محرم ۱۳۴۵ ہجری	۱۹۲۶ء	۱۸۴۸ شاکا	کیفیت تعطیلات
سہ شنبہ	۱	۲۵	۵	۱۲	
چہارشنبہ	۲	۲۶	۶	۱۳	
پنجشنبہ	۳	۲۷	۷	۱۴	یکیوم کی تعطیل عام مہاشیوراتری
جمعہ	۴	۲۸	۸	اماس	
شنبہ	۵	۲۹	۹	اماس	
یکشنبہ	۶	۳۰	۱۰	یکم بھادوں لگی	
دوشنبہ	۷	غرۂ صفر	۱۱	۲	
سہ شنبہ	۸	۲	۱۲	۳	
چہارشنبہ	۹	۳	۱۳	۴	
پنجشنبہ	۱۰	۴	۱۴	۵	
جمعہ	۱۱	۵	۱۵	۶	
شنبہ	۱۲	۶	۱۶	۷	اترا بھادر ابدا کارتی
یکشنبہ	۱۳	۷	۱۷	۸	
دوشنبہ	۱۴	۸	۱۸	۹	
سہ شنبہ	۱۵	۹	۱۹	۱۰	

یادداشت

کیفیت تعطیلات	پھاگن ۱۹۶۲	مارچ ۱۹۰۶ع	صفر ۱۳۲۴ھ	اردی بہشت ۱۳۱۵ف	روز
	۱۱	۲۰	۱۰	۱۶	چہارشنبہ
جمشیدی نوروز خاص فرقہ پارسیوں کیلئے	۱۲-۱۳	۲۱	۱۱	۱۷	پنجشنبہ
	۱۴	۲۲	۱۲	۱۸	جمعہ
دو یوم کی تعطیل عام ہولی و دہولنڈی	پورنم	۲۳	۱۳	۱۹	شنبہ
ایکیوم کی تعطیل عرس حضرت شمس عالم حسینی صاحب خاص دفاتر رچوڑ کے لئے	یکم پھاگن بدی	۲۴	۱۴	۲۰	یکشنبہ
	۲	۲۵	۱۵	۲۱	دوشنبہ
	۳	۲۶	۱۶	۲۲	سہ شنبہ
	۴	۲۷	۱۷	۲۳	چہارشنبہ
جاترا شری سپا سادہو گلبرگہ کیلئے	۵	۲۸	۱۸	۲۴	پنجشنبہ
جاترائے امین خاص دفاتر متعلقہ ضلع اورنگ آباد کے لئے	۶	۲۹	۱۹	۲۵	جمعہ
ایکیوم کی تعطیل عام اربعین یوم فاروقی	۷	۳۰	۲۰	۲۶	شنبہ
	۸	۳۱	۲۱	۲۷	یکشنبہ
	۹	یکم اپریل	۲۲	۲۸	دوشنبہ
	۱۰	۲	۲۳	۲۹	سہ شنبہ
ایکیوم کی تعطیل عام آخری چہار شنبہ	۱۱	۳	۲۴	۳۰	چہارشنبہ
	۱۲	۴	۲۵	۳۱	پنجشنبہ

یادداشت

روز	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت تعطیلات
جمعہ	۱	۲۶	۵	۱۳	
شنبہ	۲	۲۷	۶	۱۴	
یکشنبہ	۳	۲۸	۷	اماس	ایکیوم کی تعطیل عام عرس حضرت سید شاہ افضل بیابانی صاحب [illegible]
دوشنبہ	۴	۲۹	۸	یکم چیت سدی	ایکیوم کی تعطیل عام اگادی (آغاز سال شک ۱۸۶۲)
سہ شنبہ	۵	۳۰	۹	۲	
چہارشنبہ	۶	غرۂ ربیع الاول	۱۰	۳	
پنجشنبہ	۷	۲	۱۱	۴	
جمعہ	۸	۳	۱۲	۵	
شنبہ	۹	۴	۱۳	۶	
یکشنبہ	۱۰	۵	۱۴	۷	ایکیوم کی تعطیل عام فاتحہ حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام
دوشنبہ	۱۱	۶	۱۵	۸	تین یوم کی تعطیل عرس حضرت خواجہ منتجب الدین [illegible] خاص [illegible]
سہ شنبہ	۱۲	۷	۱۶	۹	ایکیوم کی تعطیل عام سری رام نومی 〃 ایکیوم کی تعطیل عرس [illegible]
چہارشنبہ	۱۳	۸	۱۷	۱۰	〃 〃
پنجشنبہ	۱۴	۹	۱۸	۱۱	یکیوم کی تعطیل خاص فرقہ شیعہ کیلئے بغرض عید نہم
جمعہ	۱۵	۱۰	۱۹	۱۲	

یادداشت

روز	جمادی الثانی ۱۳۳۴ھ	[illegible] ۱۳۲۵ف	اپریل ۱۹۱۶ء	چیت ۱۹۷۳	کیفیت تعطیلات
شنبہ	۱۶	۱۱	۲۰	۱۳	دو یوم کی تعطیل عام دوازدھم شریف
یکشنبہ	۱۷	۱۲	۲۱	۱۴	" " "
دوشنبہ	۱۸	۱۳	۲۲	پنوم	
سہ شنبہ	۱۹	۱۴	۲۳	یکم چیت بدی	
چہارشنبہ	۲۰	۱۵	۲۴	۲-۳	
پنجشنبہ	۲۱	۱۶	۲۵	۴	
جمعہ	۲۲	۱۷	۲۶	۵	جبرنی کارتی
شنبہ	۲۳	۱۸	۲۷	۶	
یکشنبہ	۲۴	۱۹	۲۸	۷	
دوشنبہ	۲۵	۲۰	۲۹	۸	
سہ شنبہ	۲۶	۲۱	۳۰	۹	
چہارشنبہ	۲۷	۲۲	یکم مئی	۹	
پنجشنبہ	۲۸	۲۳	۲	۱۰	
جمعہ	۲۹	۲۴	۳	۱۱	
شنبہ	۳۰	۲۵	۴	۱۲	
یکشنبہ	۳۱	۲۶	۵	۱۳	

یادداشت

روز	[illegible]	[illegible]	مئی ۱۹۰۱ عیسوی	[illegible]	کیفیت تعطیلات
سہ شنبہ	۱۶	۱۳	۲۱	[illegible]	
چہار شنبہ	۱۷	۱۴	۲۲	یکم ویساکھ بدی	
پنجشنبہ	۱۸	۱۵	۲۳	۲	
جمعہ	۱۹	۱۶	۲۴	۳	ایکیوم کی تعطیل عام سالگرہ کوئن وکٹوریہ قیصرہ ہند روبکاری
شنبہ	۲۰	۱۷	۲۵	۴	
یکشنبہ	۲۱	۱۸	۲۶	۵	
دوشنبہ	۲۲	۱۹	۲۷	۶	
سہ شنبہ	۲۳	۲۰	۲۸	۷	
چہار شنبہ	۲۴	۲۱	۲۹	۸	
پنجشنبہ	۲۵	۲۲	۳۰	۹	
جمعہ	۲۶	۲۳	۳۱	۱۰	
شنبہ	۲۷	۲۴	یکم جون	۱۱	
یکشنبہ	۲۸	۲۵	۲	۱۲	
دوشنبہ	۲۹	۲۶	۳	۱۳	
سہ شنبہ	۳۰	۲۷	۴	۱۴	
چہار شنبہ	۳۱	۲۸	۵	۱۴	

یادداشت

کیفیت تعطیلات	[illegible]	[illegible]	ربیع الثانی ۱۳۶۵ ھ	امرداد ۱۳۵۵ ف	روز
	اماس	۶	۲۹	۱	پنجشنبہ
مارگیسر اکارتی	سدی ۲ یوم جمشید	۷	۳۰	۲	جمعہ
	۳	۸	غرہ جمادی الاول	۳	شنبہ
	۴	۹	۲	۴	یکشنبہ
	۵	۱۰	۳	۵	دوشنبہ
	۶	۱۱	۴	۶	سہ شنبہ
	۷	۱۲	۵	۷	چہارشنبہ
	۸	۱۳	۶	۸	پنجشنبہ
	۹	۱۴	۷	۹	جمعہ
	۱۰	۱۵	۸	۱۰	شنبہ
	۱۱	۱۶	۹	۱۱	یکشنبہ
	۱۲	۱۷	۱۰	۱۲	دوشنبہ
	۱۳-۱۴	۱۸	۱۱	۱۳	سہ شنبہ
	پدوکم	۱۹	۱۲	۱۴	چہارشنبہ
ایکیوم کی تعطیل کی بجائے [illegible]	یوم بیساکھی	۲۰	۱۳	۱۵	پنجشنبہ

یادداشت

روز	امرداد ۱۳۵۵ فصلی	رجب ۱۳۶۵ ہجری	جون ۱۹۴۶ عیسوی	جیٹھ ۲۰۰۳ سمبت	کیفیت تعطیلات
جمعہ	۱۶	۱۴	۲۱	۲	ایکروم کی تعطیل خاص فرقہ مہدویہ کیلئے بغرض میلاد شریف حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعود
شنبہ	۱۷	۱۵	۲۲	۳	
یکشنبہ	۱۸	۱۶	۲۳	۴	
دوشنبہ	۱۹	۱۷	۲۴	۵	
سہ شنبہ	۲۰	۱۸	۲۵	۵	
چہارشنبہ	۲۱	۱۹	۲۶	۶	
پنجشنبہ	۲۲	۲۰	۲۷	۷	
جمعہ	۲۳	۲۱	۲۸	۸	
شنبہ	۲۴	۲۲	۲۹	۹	
یکشنبہ	۲۵	۲۳	۳۰	۱۰	
دوشنبہ	۲۶	۲۴	یکم جولائی	۱۱	
سہ شنبہ	۲۷	۲۵	۲	۱۲	
چہارشنبہ	۲۸	۲۶	۳	۱۳	
پنجشنبہ	۲۹	۲۷	۴	۱۴	
جمعہ	۳۰	۲۸	۵	اماس	پونروسو کارتی
شنبہ	۳۱	۲۹	۶	یکم اساڑھ	

یادداشت

روز	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت تعطیلات
یکشنبہ	۱	غرہ جمادی الثانی	۷	۲	
دوشنبہ	۲	۲	۸	۳	
سہ شنبہ	۳	۳	۹	۴	
چہارشنبہ	۴	۴	۱۰	۵-۶	
پنجشنبہ	۵	۵	۱۱	۷	
جمعہ	۶	۶	۱۲	۸	
شنبہ	۷	۷	۱۳	۹	
یکشنبہ	۸	۸	۱۴	۱۰	
دوشنبہ	۹	۹	۱۵	۱۱	آشاڑہ ایکادشی دفتر صدر [illegible]
سہ شنبہ	۱۰	۱۰	۱۶	۱۲	
چہارشنبہ	۱۱	۱۱	۱۷	۱۳	
پنجشنبہ	۱۲	۱۲	۱۸	۱۴	
جمعہ	۱۳	۱۳	۱۹	پورنم	بدھ شیا کا رتی
شنبہ	۱۴	۱۴	۲۰	یکم اشاڑہ بدی	
یکشنبہ	۱۵	۱۵	۲۱	۲	

یادداشت

روز	بہمن ماہ ۱۳۰۹ ف	جمادی الثانی ۱۳۱۸ھ	جولائی ۱۹۰۱ع	اساڑھ ۱۳۱۲	کیفیت تعطیلات
دوشنبہ	۱۶	۱۶	۲۲	۳	
سہ شنبہ	۱۷	۱۷	۲۳	۴	
چہارشنبہ	۱۸	۱۸	۲۴	۵	
پنجشنبہ	۱۹	۱۹	۲۵	۶	
جمعہ	۲۰	۲۰	۲۶	۷	
شنبہ	۲۱	۲۱	۲۷	۸	
یکشنبہ	۲۲	۲۲	۲۸	۹	ایکیوم کی تعطیل عام فاتحہ خلیفۂ اول حضرات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
دوشنبہ	۲۳	۲۳	۲۹	۱۰	
سہ شنبہ	۲۴	۲۴	۳۰	۱۱	
چہارشنبہ	۲۵	۲۵	۳۱	۱۲	
پنجشنبہ	۲۶	۲۶	یکم اگست	۱۳	اسیشیاکارتی
جمعہ	۲۷	۲۷	۲	۱۴	
شنبہ	۲۸	۲۸	۳	اماس	
یکشنبہ	۲۹	۲۹	۴	یکم سراون بدی سنکرانت	
دوشنبہ	۳۰	۳۰	۵	۲	
سہ شنبہ	۳۱	غرۂ رجب	۶	۳	ایکیوم کی تعطیل عام سالگرہ مبارک بندگانعالی متعالی ظلہم العالی

یادداشت

روز	۱۳۴۶ ف	رجب ۱۳۵۵	[illegible]	[illegible]	کیفیت تعطیلات
چہارشنبہ	۱	۲	۷	۴	
پنجشنبہ	۲	۳	۸	۵	ناگ پنچمی فرصت مجاز حسب منشا صیغہ کا ہوگا۔
جمعہ	۳	۴	۹	۶	
شنبہ	۴	۵	۱۰	۷	
یکشنبہ	۵	۶	۱۱	۸	ایکیوم کی تعطیل عام بغرض حفظ صحت [illegible]
دوشنبہ	۶	۷	۱۲	۹ -- ۱۰	
سہ شنبہ	۷	۸	۱۳	۱۱	
چہارشنبہ	۸	۹	۱۴	۱۲	
پنجشنبہ	۹	۱۰	۱۵	۱۳	
جمعہ	۱۰	۱۱	۱۶	۱۴	تگبہ کارتی
شنبہ	۱۱	۱۲	۱۷	پورنم	ایکیوم کی تعطیل عام راکھی پونم
یکشنبہ	۱۲	۱۳	۱۸	یکم شہر اذر کی	ایکیوم کی تعطیل عام ولادت جناب امیر علیہ السلام
دوشنبہ	۱۳	۱۴	۱۹	۲	
سہ شنبہ	۱۴	۱۵	۲۰	۲	
چہارشنبہ	۱۵	۱۶	۲۱	۳	دو یوم کی تعطیل عام بسبب [illegible] حضرت خواجہ حسن [illegible]

یادداشت

روز	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت تعطیلات
پنجشنبہ	١٦	١٧	٢٢	٤	دو یوم کی تعطیل عرس [illegible] - ایکیوم کی تعطیل عرس حضرت [illegible] کے لیے [illegible]
جمعہ	١٧	١٨	٢٣	٥	〃 〃
شنبہ	١٨	١٩	٢٤	٦	
یکشنبہ	١٩	٢٠	٢٥	٧	ایکیوم کی تعطیل عام جنم اشٹمی
دوشنبہ	٢٠	٢١	٢٦	٨	
سہ شنبہ	٢١	٢٢	٢٧	٩	
چہارشنبہ	٢٢	٢٣	٢٨	١٠	ایکیوم کی تعطیل عرس حضرت معشوق ربانی صاحب (ورنگل کے لیے)
پنجشنبہ	٢٣	٢٤	٢٩	١١	
جمعہ	٢٤	٢٥	٣٠	١٢	[illegible]
شنبہ	٢٥	٢٦	٣١	١٣	دو یوم کی تعطیل عام شب معراج
یکشنبہ	٢٦	٢٧	یکم ستمبر	١٤	〃 〃
دوشنبہ	٢٧	٢٨	٢	اماس	
سہ شنبہ	٢٨	٢٩	٣	یکم بھادوں ٢	ایکیوم کی تعطیل عام یادگار اعلان خود مختاری سلطنت دکن [illegible]
چہارشنبہ	٢٩	غرۂ شعبان	٤	٣	
پنجشنبہ	٣٠	٢	٥	٤	ایکیوم کی تعطیل عام گنیش چتورتھی - ایکیوم کی تعطیل عید نوروز پارسیوں کے لیے آغاز سال ١٣١٠

یادداشت

روز	آبان ۱۳۵۰ف	شعبان ۱۳۵۹ھ	ستمبر ۱۹۴۰ع	بھادوں ۱۹۹۷ب	کیفیت تعطیلات
جمعہ	۱	۳	۶	۵	
شنبہ	۲	۴	۷	۶	
یکشنبہ	۳	۵	۸	۷	
دوشنبہ	۴	۶	۹	۸	مہالکشمی اشٹمی دفتر مذہبی صبح کا ہوگا۔
سہ شنبہ	۵	۷	۱۰	۹	
چہارشنبہ	۶	۸	۱۱	۱۰	
پنجشنبہ	۷	۹	۱۲	۱۱	
جمعہ	۸	۱۰	۱۳	۱۲	اترا پھلگونی کارتی
شنبہ	۹	۱۱	۱۴	۱۳	
یکشنبہ	۱۰	۱۲	۱۵	۱۴	ایکیوم کی تعطیل عام اننت چتوردشی
دوشنبہ	۱۱	۱۳	۱۶	پونم	
سہ شنبہ	۱۲	۱۴	۱۷	یکم بھادو بدی	ان کی دو یوم کی تعطیل عام شب برات
چہارشنبہ	۱۳	۱۵	۱۸	۲	" " "
پنجشنبہ	۱۴	۱۶	۱۹	۳	
جمعہ	۱۵	۱۷	۲۰	۴	

یادداشت

روز	[illegible]	ماہ [illegible]	ماہ ستمبر [illegible]	[illegible]	کیفیت تعطیلات
شنبہ	۱۶	۱۸	۲۱	۵	
یکشنبہ	۱۷	۱۹	۲۲	۶	
دوشنبہ	۱۸	۲۰	۲۳	۷	ایک یوم کی تعطیل عرس حضرت بابا شرف الدین صاحبؒ بلدہ و حوالی کی
سہ شنبہ	۱۹	۲۱	۲۴	۸	
چہارشنبہ	۲۰	۲۲	۲۵	۹	آدھیہ یوم دفتر صدر محاسبی کا صبح ہوگا۔
پنجشنبہ	۲۱	۲۳	۲۶	۱۰	
جمعہ	۲۲	۲۴	۲۷	۱۱	بستہ کاری
شنبہ	۲۳	۲۵	۲۸	۱۲	
یکشنبہ	۲۴	۲۶	۲۹	۱۳	
دوشنبہ	۲۵	۲۷	۳۰	۱۴	
سہ شنبہ	۲۶	۲۸	یکم اکتوبر	اماس	سرو پتری اماوس [illegible] دفتر صدر محاسبی [illegible]
چہارشنبہ	۲۷	۲۹	۲	یکم کارتک سدی	
پنجشنبہ	۲۸	غرۂ رمضان	۳	۲	تبدیل اوقات دفاتر از ۹ تا ۱ ساعت۔
جمعہ	۲۹	۲	۴	۳	
شنبہ	۳۰	۳	۵	۴	

یادداشت

یہاں پر ہر قسم کے ملٹری زر دوزی کام کے یونیفارم آرڈر پر نہایت خوبی کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں و دیگر ہمہ اقسام کا زر دوزی کام مقیش ساڑیاں، فراک، مسند، ہار، تورین، ٹوپیاں وغیرہ وغیرہ تیار ملتے ہیں۔ آرڈر دیئے پر بھی تیار کئے جاتے ہیں۔

وعدہ کی پابندی ہماری تجارت کی ترقی کا راز ہے

شادی و دیگر تقاریب کیلئے حال ہی میں **بنارس** سے ہمارے یہاں قابل دید نفیس اعلیٰ ساڑیاں بکثرت آئی ہیں امید کہ معزز بیگمات ساڑیوں کی خریدی کے وقت ہمارے اسٹاک کو بھی ملاحظہ کا شرف بخشیں گی۔

المشتہر

حاجی دادا زری والا مالک فرم محمد اینڈ عبدالکریم

لاڑ بازار :- حیدرآباد دکن

فون نمبر (۲۲۷۰)

روبرو دیوڑی نواب سیف نواز جنگ بہادر

ریاست حیدرآباد دکن کا قدیم ومشہور زردوزی کارخانہ

ناظرین کے لئے ایک لاجواب تحفہ ! اپنے جیون کی طاقت کا عجیب و غریب انمول نسخہ

پریم بٹی

ناظرین !

میں ایک زمیندار کا لاڈلا لڑکا تھا بری صحبت کے باعث جریان، احتلام کے خطرناک امراض میں مبتلا ہو گیا۔ پہلے میں نے ایک دو سال شرم و حیا ننگ و ناموس کی وجہ اپنا حال چھپائے رکھا۔ مگر کچھ عرصہ بعد بیماری نے خطرناک صورت اختیار کر لی۔ تب میری آنکھیں کھلیں اور میں علاج معالجہ شروع کیا۔ روپیہ کی افراط تھی اس لئے بڑے بڑے ڈاکٹروں حکیموں اور نامی دواخانوں سے دوائیں منگوائیں بقول شخصے "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" آخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ میں اپنی زندگی سے بیزار ہو گیا اور موت کو زندگی پر ترجیح دینے لگا۔ ہمارے گاؤں سے ایک میل کے فاصلہ پر اونیٹوں کا ایک اونچا کھیڑا ہے اس کھیڑے میں کبھی کبھی کسی نہ کسی سادھو یا مہاتما کا گزر ہوتا رہتا تھا حسن اتفاق سے اسی کھیڑے کے قریب کاٹھیاواڑ کے ایک فقیر کا گزر ہوا اور وہ جھاڑی میں آسن لگا کر بیٹھ گئے۔ گاؤں کے لڑکوں نے جب ان کو دیکھا تو ان کی آمد کی خبر گاؤں بھر میں پھیلا دی یہ سن کر لوگ جوق در جوق اُن کے دیکھنے کے لئے آنے لگے چنانچہ مجھ جیسا مایوس و نا امید بھی اس شہرت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور چار و ناچار اُس بزرگ کامل کی خدمت میں اپنے کو پہنچا ہی دیا اُن کی نورانی صورت دیکھکر میں حیران ہو گیا اور دل ہی دل میں اپنی حماقت پر پچھتانے لگا۔ یہ کیفیت تھوڑی ہی دیر تک قائم رہی اس کے بعد یک بیک امید کی جھلک میرے دلمیں پیدا ہو گئی اور فرط مسرت سے میرا دل باغ باغ ہو گیا لیکن جب انھوں نے نظر اٹھا کر میری طرف دیکھنا شروع کیا تو میں مارے شرم کے زمین میں گڑنے لگا۔ مہاتما میرے دلی جذبات بھانپ گئے۔ اور اس طرح گویا ہوئے

"بیٹا تم بڑے کمزور اور دکھی معلوم ہوتے ہو، طبیعت کیسی ہے؟" ان جادو اثر الفاظ کے سنتے ہی میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ انھوں نے نہایت شفقت سے دلاسا دیا اور کہا بیٹا! فقیر تمہارے لئے جو کچھ کرسکتا ہے اس سے دریغ نہ کرے گا تم اپنا مفصل حال بلا کم و کاست مجھ سے بیان کر دو۔ یہ سنکر میں نے اپنی بیماری کو بلا تامل کہہ سنایا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے تسلی دیتے ہوئے نہایت شفقت سے ایک نسخہ تجویز کر کے دیا جس کو میں نے تیار کر کے استعمال کیا اور اب بفضلہ تعالیٰ تندرست و توانا ہوں۔

نسخہ

تر پھلا کا چورن، ۵ تولہ۔ اصلی سورج تاپ سلاجیت ۲½ تولہ۔ اصلی بھنگ بھسم، ۲ ماشے۔ اصلی سورج چھاپ کیسر، ۶ ماشے۔ اصلی عقرقرحا، ۴ ماشہ۔ اصلی نیپالی کستوری، ۹ رتی۔ ان سب ادویہ کو کوٹ چھان کر کھرل میں ڈال کر اوپر سے سیتل چینی کا ۳۰ بوند بیزنہ کا تیل ۳۰ بوند صندل کا تیل ۲۰ بوند ڈال کر تازہ برہمی عرق میں بارہ گھنٹے گھوٹ کر جھربیری کے بیر کے برابر گولیاں بنا کر سایہ میں سکھالیں بس دوائی تیار ہے۔

ترکیب استعمال

ایک گولی صبح ایک گولی شام پاؤ بھر دودھ میں شکر یا چینی ڈال کر کھائیں اس دوا کے استعمال سے میں بیس روز میں بالکل تندرست ہوگیا۔ یہاں تک کہ اب ایک مدت گزر گئی ہے پھر کوئی شکایت نہیں ہوئی ہے۔ اور اس قادر مطلق کی مہربانی سے اب میرے تین بچے ہیں جو بالکل تندرست اور توانا ہیں۔ اس وقت سے میں بھی نسخہ بنا بنا کر دور و نزدیک کے لوگوں کو دام کے دام پر دے رہا ہوں جس سے سینکڑوں

نا امیدوں کی امیدیں برآئیں اور کئی نا امید فیضیاب ہوئے۔ یہ دیکھکر ان لوگوں نے جن کو اس دوا نے امید سے زیادہ فائدہ پہنچایا۔ میری توجہ اس فرمان کی طرف مبذول فرمائی جو اس کامل بزرگ نے نسخہ دیتے ہوئے میرے ذمہ کیا تھا کہ اگر میں تندرست ہوگیا تو رفاہ عام کے لئے اس کو اخبارات میں مشتہر کردوں۔ تاکہ ہر ایک آدمی اس سے فیض یاب ہوسکے۔ اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ تمام لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نسخہ اوپر درج کردیا گیا ہے ناظرین بناکر فائدہ اٹھائیں یہ دوا منی کے پتلاپن، بیسیوں قسم کے جریان، احتلام، پیشاب کے ساتھ چونے کی طرح دہات کا گرنا۔ خواب میں دہات کا چل جانا۔ سوزاک، کمزوری، ذیابطیس۔ جوانی میں بڑھاپے کی سی حالت۔ اصلی طاقت کی کمی معلوم ہونا۔ سوچنے کی طاقت کم ہوجانا۔ وغیرہ، نامردی کو دور کرکے انتہائی طاقت پیدا کرتی ہے اور رگ رگ میں جوانی کا مزہ بجلی کی طرح پیدا کرتی ہے اس لئے جو بھائی بنانا چاہیں نسخہ اوپر درج ہے۔ مگر جن کو کچھ دقت معلوم ہو یا بوجہ عدیم الفرصتی یا اصل ادویات نہ ملنے کے باعث دقت محسوس کرتے ہوں اور اس کے حیرت انگیز معجزے دیکھنا چاہیں وہ ہم سے بنی ہوئی دوا منگا کر اس کے معجزے دیکھیں اور ہماری محنت کی داد دیں

قیمت (۴۰) گولی (عـہ) علاوہ محصولڈاک اور اسّی گولی کی قیمت عـہ
علاوہ محصولڈاک

المشتہر

بابو شیام لعل رئیس

پریم بٹی آفس منبر (۵) بازار کنجوسی ضلع اٹاوہ (یو پی)

قبض کشا ٹبلٹ

ان قرصوں سے ایک دو دست بافراغت ہو جاتے ہیں۔ نہ متلی نہ قے، نہ گھبراہٹ، نہ درد، پیچش بلکہ نہایت سہولت سے قبض دور ہو جاتا ہے۔ ہر مزاج۔ ہر موسم اور ہر عمر میں یکساں مفید ہے۔ بخار اور صفراوی امراض میں بھی جو جگر کی خرابی کی وجہ پیدا ہوں فائدہ بخش ہے

اینٹی ہرنیا

یہ دوائی پرانے اور نئے فتق یعنی ہرنیا کے لئے روس میں بدون آپریشن لوگ اس دوا کا استعمال صدیوں سے کر رہے ہیں۔ جس کو پانی کا فتق۔ ریحی فتق۔ فوطہ کی رگوں کا پھولنا۔ خصیوں کا درد۔ خصیوں کی سوجن وغیرہ میں بے حد مفید ہے۔

گولڈن ٹانک ٹابلیٹ

یہ دوائی امراض تنفس کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ کھانسی۔ کالی کھانسی ڈبہ اطفال۔ نمونیا۔ دمہ اور دق درجۂ اول و دوم میں نہایت مفید ہے۔ آخری درجہ میں جب منہ آجاتا ہے تو اس کو یہ دوا کچھ آرام دیتا ہے۔

سندر آئنٹ منٹ

یہ ہر ایک قسم کے جلدی امراض۔ خارش تر و خشک پتہ چھپل۔ چھاجن۔ چھائیں۔ داد گنجہ پن اور ہاتھ پاؤں ہونٹ وغیرہ کے پھٹ جانے کے لئے بیحد مفید ہے۔

چورن ٹبلیٹ

امراض جگر کے لئے تیر بہدف دوائی ہے۔ درد جگر۔ پاؤں کا ورم۔ یرقان۔ اجتماع خون اور استسقاء۔ چہرہ کا۔ بھوک بے قاعدہ۔ کمزوری۔ وریدوں کا پھول جانا۔ بدہضمی امراض تلی کے لئے مفید ہے۔

الکٹرو ریمیڈی

نیند اور دل کو قرار دینے والی اور دل کو تسکین دینے والی دوا ہے۔ غم۔ تھکاوٹ۔ کثرت کام۔

کایا پلٹ

بوڑھے نے تین شادیاں کیں

بوڑھے گوالے نے جب یوگراج شری رتنا گری جی مہاراج کی دی ہوئی دوائی کی چھ خوراکیں ایک ہی دفعہ کھالیں تو اس کی جو حالت ہوئی اس کا پورا حال بیان کرنے کی تہذیب اجازت نہیں دیتی۔ قصہ مختصر اس نے تین شادیاں یکے بعد دیگرے کر کے ہی دم لیا۔ یہ خبر آناً فاناً چاروں طرف پھیل گئی۔ امیر، تعلقدار، زمیندار، رئیس و نواب طرح طرح سے مہاتما جی کی خوشامد کر کے اس عجیب غریب دوائی کا نسخہ حاصل کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ نواب صاحب بہاولپور کے خسر حاجی حیات محمد خاں صاحب کی کوششیں بار آور ہوئیں اور مہاتما جی نے اسکا نسخہ اور ترکیب تیاری انہیں بتادی۔ حاجی صاحب سے یہ نسخہ امرت دھارا کے مشہور موجد و نود پنڈت ٹھاکر دت شرما کے ہاتھ لگا جنہوں نے اپنے دوا اور نسخوں کے ہمراہ اس نسخہ کو اپنے طبی رسالہ دیش اپکار میں شائع کر کے اس سے بہتر بنانے والے کو ایک ہزار روپیہ انعام دینے کا اعلان کر دیا۔ اس اعلان کو شائع ہو کر ۷ سال ہو چکے ہیں لیکن کسی نے بھی اس انعام کے حاصل کرنے کی جرأت نہیں کی۔ یہی نسخہ دوبارہ متھرا کے مشہور و معروف وید راج بابا ہری داس جی کی طبی کتاب "چکتسا چندرا ودے" میں شائع ہوا تو اس سے ہم نے یہ نسخہ لے کر دوائی تیار کر کے ہزاروں نامردی، جریان و کثرت احتلام کے مریضوں پر اس کی آزمایش کی۔ اس کے حیرت انگیز کرشموں نے زندہ درگور مریضوں کی کایا پلٹ کر دی جس کو دیکھنے کے بعد ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی چند ہی روز کے استعمال سے ان کے چہروں پر سرخی دوڑنے لگی۔ بھوک حیرت انگیز طریقہ پر بڑھ گئی اور چالیس روز کے مسلسل استعمال سے یہ لوگ قابل فخر مرد بن گئے۔ نسخہ حسب ذیل ہے۔ جو صاحبان موذی امراض کی بدولت موت کو زندگی پر ترجیح دیتے ہیں اس کو تیار کریں اور چالیس روز تک استعمال کر کے قدرت خدا کا مشاہدہ کریں۔ **نسخہ** در شدہ برادہ فولاد دو تولہ۔ خالص سنکھیا سفید ایک تولہ۔ خالص [illegible] ۵ ماشہ کو گھنٹے گھیکوار کے گودے میں گھوٹ کر مٹی کے کوزہ میں بند کر کے بطریقہ گل حکمت ۵ سیر

اوپلوں کی آنچ میں پھونکیں، پھر ٹھنڈا ہونے پر ایک تولہ ہڑتال ورقی ½ ۱ ماشہ کافور کے ساتھ اور تیسری بار ایک تولہ گندھک آملہ سار اور ½ ۱ ماشہ کافور کے ساتھ اور چوتھی بار ایک تولہ شدہ شنگرف پارہ اور ½ ۱ ماشہ کافور کے ساتھ پھونکیں۔ اسی طرح سولہ آنچ دیکر اسی بھسم کو مٹی کے کوزہ میں بند کرکے زمین میں گاڑھ دیں اور چار ماہ بعد نکالیں۔ بس یہ عجیب و غریب مقویات کی سرتاج دوائی تیار ہے، خوراک نصف رتی صبح اور نصف رتی شام بالائی یا مکھن میں ملا کر کھائیں اور اوپر سے دودھ پی لیں۔ گرم اور ترش اشیاء سے پرہیز کریں۔ اس دوائی کی تعریف میں متھرا کے بابو ہری داس جی لکھتے ہیں کہ ایک مریض کا اس کے استعمال سے ایک ہفتہ میں چار پونڈ وزن بڑھ گیا۔ اور اس کے چہرہ پر سرخی جھلکنے لگی۔ بھوپال کے ویدراج بالکرشن جی شرما نے اس کو (۳۵۰) سے زاید مریضوں پر استعمال کیا۔ اور امید سے بڑھ کر فائدہ دیکھا۔ رتناکر کے ایڈیٹر آیور ویداچاریہ چھوٹے لعل جی جین نے اپنی مشہور کتاب گرہ چکتسا منتھ پرودیشک میں لکھا ہے کہ ہم نے آج تک ایسا تیر بہدف اور مقوی نسخہ نہیں دیکھا۔ رسالہ متر کے ایڈیٹر ویدبھوشن شری شیام بہاری لال جی وید کی رائے ہے کہ اس دوائی کا چالیس روز کے استعمال سے (۸۰) سال تک بڑھاپا نزدیک نہیں پھٹکتا۔ خود ہمارا تجربہ ہے کہ اس کے سات روزہ استعمال سے جسم میں تازہ خون دوڑنے لگتا ہے۔ ۲۱ دن میں چہرہ کندن کی طرح چمکنے لگتا ہے اور چالیس روز کے بعد کیسا ہی نامرد سے نامرد اور مایوس سے مایوس مریض کیوں نہ ہو ایک طاقتور اور صحیح معنوں میں مرد بن جاتا ہے' زیادہ تعریف فضول ہے۔ عورتوں کے تمام امراض ہسٹریا۔ جریان الرحم ایام حیض کی خرابی کیلئے اکسیر ہے۔ بواسیر، دمہ، ذیابطیس جیسے موذی امراض کا قلع قمع کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی دوا نہیں۔ ہم نے واضح طور پر اس دوا کی تیاری کی ترکیب بتا دی ہے جو صاحب کسی وجہ سے تیار نہ کر سکیں وہ بلا تکلف ہم سے واجبی دام پر منگوائیں۔ چالیس روز کے اسی خوراک (۵) صہ مع خرچہ ڈاک

نیازمند- ویدرتن ستیہ دیوجی گپتا پردھان

رسائن شالا نمبر (۵۰) کچھوسی (اناؤ یو-پی)

سید لطف علی الماس منیجر مشیر عالم ڈائرکٹری

کی

نشر صوتی تقریر

قلمی ریڈیو کے ذریعہ

(جو یکم آذر ۱۳۴۹ف کو مشیر عالم قلمی ریڈیو اسٹیشن سے براڈکاسٹ کی گئی)

مشہترین دوستو! بلدۂ حیدرآباد کے جس گوشہ میں بھی ہوں میری اس آواز کو جو ایک مفید مشورہ پر مبنی ہے غور سے سنو:۔

کاریگروں، صناعوں، تاجروں، مالکان کارخانجات و انشورنس کمپنیوں کی کامیابی کا دار و مدار اور ان کے کاروبار کی ترقی اشتہارات کے تاثرات پر موقوف ہے چنانچہ ممالک متمدنہ یورپ و امریکہ نیز جاپان کی تجارتی ترقی کا راز تشہیر میں مضمر ہے جب ہی ممالک مذکورہ کے تجار اور صناع اپنی آمدنی کا ایک بہت بڑا حصہ اپنے کاروبار کی تشہیر میں بلا دریغ خرچ کرتے ہیں۔ ان کے اشتہارات چوٹی کے اخباروں، شاندار رسالوں اور ملک کی بہترین ڈائرکٹریوں میں درج ہوتے ہیں اسی وجہ سے ان کے اشتہار ان کے کاروبار کی صحیح معنوں میں ترجمانی کرتے اور صداقت پر مبنی سمجھے جاتے ہیں حیدرآباد دکن کے صناع، تجار، مالکان کارخانجات کو بھی اس کا احساس ہو لیا ہے کہ تجارت کو فروغ دینے کا بہترین ذریعہ اشتہار ہے اور اشتہار ہی کلید کامیابی ہے۔ مگر ابھی اس بات کا تجربہ نہیں ہوا کہ وہ کیونکر اس کے ذریعہ صحیح طور پر خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

مشتہرین کو چاہئے کہ وہ امور مندرجۂ ذیل پر کافی غور و خوض کر کے اپنا اشتہار کسی ایک ایسے اڈورٹائزر کے حوالہ کریں جو اس کا اہل ہو۔

اشتہار کو ایسے اخبار، رسالہ، یا ڈائرکٹری کے ذریعہ پبلک میں لانا چاہیئے کہ جس کو امراء، عمائدین سلطنت، حکام عالیمقام اور معززین و خوش باش افراد مملکت کے ملاحظہ کا شرف حاصل ہو۔

اشتہار مختصر، مفید، جاذب نظر صورت میں پیش ہونا چاہیے۔ نہ اس قدر لمبا چوڑا ہو کہ پڑھنے والا اکتا جائے اور نہ اس قدر مصور کہ ناظر کو تصویر ہی تصویر نظر آئے اور پھر تصویر بھی ایسی کہ جس کے دیکھنے سے نہ مطلب نکلے اور نہ فرحت حاصل ہو بلکہ وحشت ہونے لگے اور ناظرین اس پر نظر ڈالنا تک پسند نہ کریں۔

حیدرآباد دکن میں شعبۂ تشہیر ترقی کرتے کرتے اب ایک بہت اہم اور نہایت ضروری شعبہ بن گیا ہے کہ محکمۂ بلدیہ نے بھی تشہیری خدمات کی انجام دہی کو جزو پبلک خدمت قرار دے کر اس کے لئے ایک صیغہ بنام نہاد صیغۂ تشہیر قایم فرمایا۔ محکمۂ موصوف کے اس صیغہ نے تشہیر سے متعلق وہ طریقے اختیار فرمائے ہیں جو متمدن ممالک میں رائج ہیں۔ علاوہ ازیں مملکت آصفیہ میں اڈورٹائزنگ کی متعدد کمپنیاں قائم ہیں جن میں قابل ذکر:۔ صبا اینڈ کو۔ خان اینڈ سنس۔ ٹریڈ۔ اڈمو اور اجنٹ ہیں۔ اول الذکر کمپنی اس فن میں مہارت تامہ رکھتی ہے اور جانتی ہے کہ کس انداز میں اڈورٹائز پبلک میں لایا جائے۔ نیز اس کمپنی نے اڈورٹائز کو نہایت شاندار و جامع الفاظ اور عمدہ پیرایہ میں پبلک کے ملاحظہ میں لانے کی غرض سے گراں قدر معاوضہ پر اعلیٰ تعلیم یافتہ اصحاب کے خدمات کو حاصل کی ہے۔ جب ہی تو اس کا کام جب پبلک میں آتا ہے تو بنظر استحسان دیکھا جاتا ہے اور مشتہر کو سو فی صدی کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ برخلاف ان کے بعض ایسے حضرات جو متذکرہ کمپنیوں میں بل کلکٹری یا ٹپہ رسانی کا کام انجام

دیا کرتے تھے اور جن کو کسی نہ کسی الزام کے تحت متذکرہ کمپنیوں نے علیحدہ کر دیا تھا اب وہ بھی ان کے مقابلہ میں یہ سمجھ کر کہ تشہیری خدمات کی انجام دہی ایک آسان اور منفعت بخش کام ہے اور اس کام کو ہر کس و ناکس (خواندہ ہو یا ناخواندہ) انجام دے سکتا ہے۔ اپنا ذریعۂ معاش بنا لیا ہے اور تجار صاحبین کو یہ باور کرا کر کہ ہم بھی صاحب ادارہ اور ماہر نشریات ہیں اونے پونے داموں میں اشتہار فراہم کر کے ان کو بازاری جنتریوں اور معمولی رسائل کے ذریعہ پبلک میں لا کر اشتہار کا خون اور تجارتی کاروبار پر مضر اثرات ڈالنے کے باعث ہو رہے ہیں۔

پس مشتہرین کو چاہئے کہ ایک جزئی فائدہ کے لئے ان مصنوعی اڈورٹائزرس کو اپنا اشتہار دے کر اپنے تجارتی وقار کو ضائع نہ کریں فقط

سید لطف علی الماس
مینجر مشیر عالم ڈائرکٹری (شعبۂ تشہیر)

آرٹسٹ

ایم۔ اے۔ قیوم ــــ چمن افضل گنج	سید فضل اللہ ــــ یوسف بازار
پینٹنگ ہوس ــــ گنگوے سکندرآباد	اسٹار پینٹنگ ہوس ــــ معظم جاہی مارکٹ
ایم رشید پینٹر ــــ چھتہ بازار	مظہر پینٹنگ ہوس ــــ زیر پل چادرگھاٹ
ولی پینٹنگ ہوس ــــ معظم جاہی مارکٹ	احمد اللہ پینٹر ــــ سرور نگر

نوٹ فہرست فنکار کے سلسلہ میں بوجہ سہو کتابت یہ نام درج ہونے سے رہ گئے تھے اس لئے یہاں درج کئے گئے

فہرست

پالن جی ایدل جی اینڈ سنز
سانٹری انجینیرز و بلڈنگ کنٹریکٹرز
حیدرآباد دکن
مشہور و قدیم ترین فرم سے مفت مشورہ
PALLONJI EDULJEE & SON